دار العلوم دیوبند و اکابر علماء کرام سے تصدیق شدہ

# ربط و خلاصہ تفسیر

## امام لاہوری و امام شاہ منصوری

☆ سورتوں، رکوعات اور آیات مبارکہ کے درمیان ربط
☆ ہر سورت کی بسم اللہ کا ترجمہ سورت کی مناسبت سے
☆ ہر سورت کی وجہ تسمیہ
☆ ہر سورت اور رکوع کا موضوع و خلاصہ
☆ ہر سورت کی فضیلت احادیث کی روشنی میں
☆ ہر سورت کی ترتیب نزولی و عثمانی
☆ ہر سورت میں تعداد کلمات، حروف و اعراب
☆ چہل حدیث بابت فضائل سورۃ اخلاص
☆ ہر سورت کو خواب میں پڑھنے کی تعبیر

افادات
اقوال امام الاولیاء شیخ الحدیث والتفسیر
حضرت علامہ احمد علی لاہوری
واقوال زینت المحدثین والمفسرین حضرت علامہ
عبد الہادی المعروف شاہ منصور باباجی

تالیف و ترتیب
ابو محمد مفتی عبد الحمید حقانی
بن مولانا عبد الرحیم حقانی بن عبد الحکیم


مکتبہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ
بالمقابل صف ڈپلازہ اردو بازار
محلہ جنگی قصہ خوانی پشاور
091-2580103 | 0311-8845717

دار العلوم دیوبند و اکابر علماء کرام سے تصدیق شدہ

# ربط و خلاصۂ تفسیر

## امام لاہوریؒ و امام شاہ منصوریؒ

☆ سورتوں، رکوعات اور آیات مبارکہ کے درمیان ربط
☆ ہر سورت کی بسم اللہ کا ترجمہ سورت کی مناسبت سے
☆ ہر سورت کی وجہ تسمیہ
☆ ہر سورت اور رکوع کا موضوع و خلاصہ
☆ ہر سورت کی فضیلت احادیث کی روشنی میں
☆ ہر سورت کی ترتیب نزولی و عثمانی
☆ ہر سورت میں تعداد کلمات، حروف و اعراب
☆ چہل حدیث بابت فضائل سورۃ اخلاص
☆ ہر سورت کو خواب میں پڑھنے کی تعبیر


افادات

اقوال امام الاولیاء شیخ الحدیث والتفسیر
حضرت علامہ احمد علی لاہوری

واقوال زینت المحدثین والمفسرین حضرت علامہ
عبد الہادی المعروف شاہ منصور باباجی

تالیف و ترتیب
ابو محمد مفتی عبد الحمید حقانی
بن مولانا عبد الرحیم حقانی بن عبد الحکیم



مکتبہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ
بالمقابل صرف ڈیلازہ اردو بازار
محلہ جنگی قصہ خوانی پشاور
091-2580103 | 0311-8845717

حضرات اہل علم،عزیز طلبہ اور معزز قارئین السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ عزیزان محترم الحمد للہ مذکورہ کتاب

# ربط وخلاصہ تفسیر

امام لاہوریؒ وامام شاہ منصوریؒ

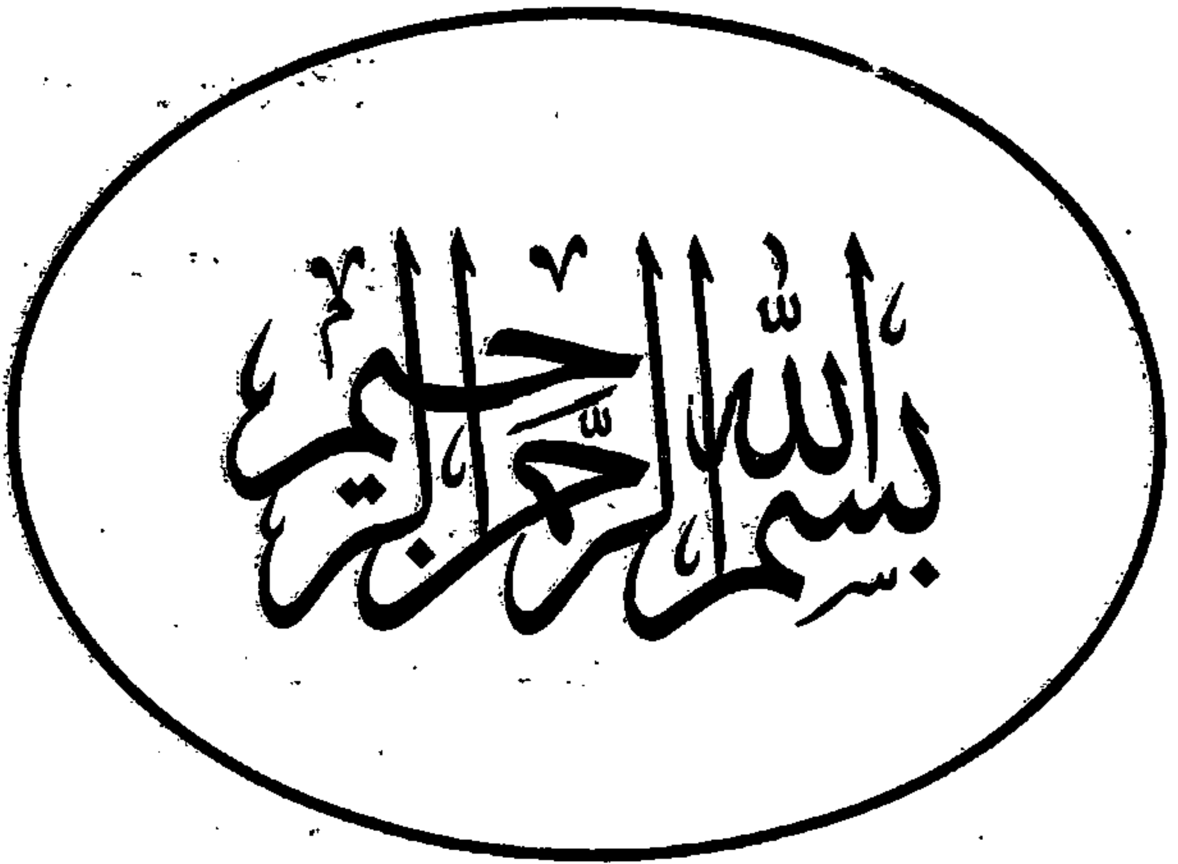
کی تصحیح کی حتی الوسع کوشش کی گئی ہے۔ اس کے باوجود اگر کوئی غلطی نظر آئے یا کوئی مفید تجویز ہو تو براہ کرم ہمیں ضرور مطلع فرمائیں تاکہ آئندہ اشاعت بہتر اور غلطی سے پاک ہوسکے۔ جزاکم اللہ تعالی فی الدارین

مکتبہ عمر فاروقؓ پشاور


| | |
|---|---|
| نام کتاب | ربط وخلاصہ تفسیر امام لاہوریؒ وامام شاہ منصوریؒ |
| افادات | شیخ الحدیث والتفسیر علامہ احمد علی لاہوریؒ وشیخ الحدیث والتفسیر علامہ عبد الہادیؒ |
| تالیف وترتیب | ابو محمد مفتی عبد الحمید حقانی بن مولانا عبد الرحیمؒ حقانی بن عبد الحکیمؒ بن عالم خانؒ |
| کمپوزنگ | آصف رضا، عزیر علی، محمد طیب تائب |
| نظر ثانی | حضرت مولانا قاری حبیب محمد حقانی۔ حضرت مولانا قاری نصیر الحق حقانی |
| معاون | حضرت مولانا قاری عطاء اللہ شاہ حقانی |
| ناشر | جامعہ احیاء العلوم جلبئی۔ فقیر آباد 0302-5774346 |
| تعداد | (۱۱۰۰) گیارہ سو |
| اشاعت اول | جنوری، 2017ء |
| اشاعت دوم | جون 2017ء |

پرنٹنگ




قرآن میں ہو غوطہ زن اے مردِ مسلمان اللہ کرے تجھ کو عطا جدّتِ کردار

# یا اللہ!

اس کتاب کو میری زندگی کی ہر سانس کا کفارہ بنا دے ! آمین یارب العالمین!

گر تو می خواہی مسلمان زیستن نیست ممکن جز بہ قرآن زیستن

وہ زمانے میں معزز تھے مسلماں ہو کر اور تم خوار ہوئے تارک قرآں ہو کر

## ﴿ضروری گزارش﴾

راقم الاثیم اور اس کے ساتھ معاونین حضرات پروف ریڈنگ اور تصحیح کا بھرپور اہتمام کرتے ہیں مگر پھر بھی ﴿بندے کی کتاب ہو اور بندے کا کام﴾ تو غلطی کا احتمال تو باقی رہتا ہے۔

لہٰذا قارئین کی خدمت میں گزارش ہے۔ کہ قرآنی آیات، زیر، زبر، پیش، شدومد، اردو الفاظ، جملے کی ترکیب یا حوالہ جات میں کوئی غلطی نظر سے گزرے تو مہربانی فرما کر اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے اس کی نشاندہی کر کے ارسال فرمائیں تا کہ آئندہ ایڈیشن میں اس کی اصلاح کی جاسکے۔

واجرکم علی اللہ

عبدالحمید حقانی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ
عَلٰٓی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ
اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۝

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی
اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰٓی
اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ
اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۝

آں کتاب زندہ قرآن حکیم حکمت او لایزال است و قدیم

عنوانات — صفحہ نمبر

عنوانات | صفحہ نمبر

عنوانات — صفحہ نمبر

عنوانات　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　صفحہ نمبر

عنوانات | صفحہ نمبر

عنوانات صفحہ نمبر

عنوانات صفحہ نمبر

عنوانات صفحہ نمبر

عنوانات　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　صفحہ نمبر

عنوانات صفحہ نمبر

عنوانات صفحہ نمبر

عنوانات صفحہ نمبر

عنوانات | صفحہ نمبر

عنوانات　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　صفحہ نمبر

عنوانات صفحہ نمبر

عنوانات صفحہ نمبر

عنوانات صفحہ نمبر

عنوانات | صفحہ نمبر

عنوانات صفحہ نمبر

عنوانات | صفحہ نمبر

عنوانات | صفحہ نمبر

عنوانات — صفحہ نمبر








# تقریظ

شیخ الحدیث والتفسیر مفتی اعظم ہند حضرت مولانا مفتی حبیب الرحمٰن خیر آبادی دامت برکاتہم

(رئیس مفتی دارالافتاء دارالعلوم دیوبند)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

**الحمد للہ رب العلمین والصلوۃ والسلام علی سید الانبیآء والمرسلین وعلی آلہ وصحبہ اجمعین وعلی من تبعھم باحسان الی یوم الدین اما بعد:**

اس میں کوئی شک نہیں کہ قرآن کریم علوم ومعارف کا ناپیدا کنارہ سمندر ہے اس کے علوم ومعارف رموز وغوامض اسرار ومطالب احکام ومسائل معانی وتفسیر کو سمجھنے کیلئے ابتک لاکھوں کتابیں لکھی جاچکی ہیں اور انشاءاللہ قیامت تک اس کا سلسلہ جاری رہیگا، اس کی ایک کڑی زیر نظر کتاب ربط وخلاصہ تفسیر امام لاہوریؒ وامام شاہ منصوریؒ ہے۔ عالم بے بدل عالی جناب مفتی عبدالحمید حقانی دامت برکاتہم نے مرتب فرمائی ہے۔ اس کتاب میں علم تفسیر کی نابغہ روزگار شخصیت ولی کامل شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ کی تفسیر سے ہر سورت کا موضوع تحریر کیا گیا ہے۔ اور ہر رکوع اور ہر سورت کا خلاصہ اور ہر آیت کا باہم ربط نہایت سلیقے کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔

نیز علوم تفسیر کے آفتاب وماہتاب شیخ الحدیث والتفسیر امام الاولیاء حضرت مولانا عبدالہادی شاہ منصوریؒ جو خیبر پختونخواہ میں شاہ منصور باباجیؒ کے نام سے معروف ومشہور ہوئے۔ اور ہند دارالعلوم دیوبند کے عظیم ثبوت ثابت ہوئے۔ انکے افادات، نوادرات اور تفسیری خصوصیات کو تحریر فرمایا ہے۔ اور ہر سورت کی بسم اللہ کا ترجمہ اسی سورت کے مناسبت سے کیا ہے، سورتوں کے درمیان ربط بھی تحریر فرمایا ہے۔ دو رکوع کے درمیان مختصر اور جامع انداز سے ربط بھی تحریر فرمایا ہے۔ اس کے علاوہ مرتب موصوف نے خود کتب احادیث وتفاسیر کا مطالعہ کر کے نادر رموز واسرار تحریر فرمائے ہیں جن سے اس کتاب کی افادیت میں دوبالا اضافہ ہوگیا ہے۔ اس کتاب کا مطالعہ کرنے سے قارئین کرام کو صحیح اندازہ ہوگا کہ محترم شیخ ابومحمد مفتی عبدالحمید حقانی علم تفسیر میں کس قدر غیر معمولی مناسبت رکھتے ہیں۔ خاص کر امام لاہوریؒ اور امام شاہ منصوریؒ کی تفاسیر پر کتنی گہری نظر رکھتے ہیں اور ان دونوں حضرات کے علوم ومعارف اور رموز واسرار کے سمجھنے میں کس درجہ بصیرت رکھتے ہیں جو ان دونوں کے تفسیری خصوصیات اور رموز واسرار کو پوری طرح سمجھے ہے وہ بلاشبہ ان دونوں اماموں کی جانشینی کا حق رکھتا ہے۔

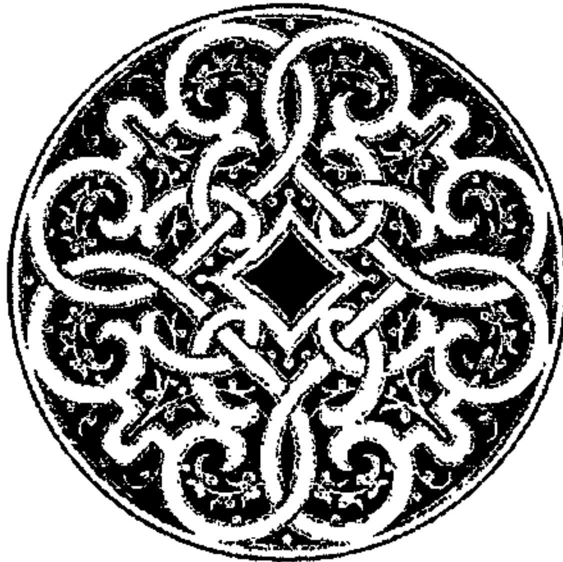
علاوہ ازیں مسلک میں اس درجہ اعتدال کا نمایاں ہے کہ اہل سنت و جماعت کے آپ صحیح ترجمان ہیں اور امت مسلمہ کیلئے ایک مخلص رہبر ہیں۔

اللہ تعالیٰ حضرت مفتی صاحب موصوف کے اس عظیم الشان اور بے مثال کارنامہ کو عالم انسانیت کیلئے مشعل راہ بنائے۔ اس کی شعاعوں سے امت مسلمہ کے قلوب کو روشنی فرمائے۔ اور امت مسلمہ کی رہنمائی فرما کر انہیں دونوں جہاں میں کامیابیوں سے ہمکنار فرمائیں اور مفتی صاحب کی اس عظیم علمی کاوش کو قبولیت سے نوازے اور ان کے لئے ذخیرۂ آخرت بنائے آمین ثم آمین۔ فقط

حبیب الرحمٰن خیرآبادی عفا اللہ عنہ

مفتی دارالعلوم دیوبند

۲۵ شوال ۱۴۳۷ھ



# تقریظ

## شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا سمیع الحق حقانی مدظلہ
(مہتمم دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لحضرة الجلالہ والصلوۃ والسلام علی خاتم الرسالة

برصغیر میں قرآن فہمی کا سلسلہ عرصہ دراز سے جاری ہے۔ مختلف اکابر نے متنوع مناہج واسالیب میں تفسیر قرآن کی خدمت کی ہے۔ لیکن ان میں سب سے زیادہ مقبول، دیرپا، مختصر، مگر جامع اور طویل دور پر مشتمل سلسلہ امام اولیاء حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ بانی خدام الدین لاہور کا ہے۔ جسے اپنے استاد اور شیخ مجاہد کبیر، امام کبیر، امام انقلاب مولانا عبیداللہ سندھیؒ کی از بر پڑھایا کرتے تھے حضرت لاہوریؒ کے دورہ تفسیر کو برصغیر پاک وہند میں بڑی اہمیت حاصل تھی بڑے بڑے اجلہ علماء واکابر یہاں دورہ تفسیر پڑھنے کے لئے تشریف لاتے تھے۔

برصغیر کے نامور مفکر داعی اسلام، عظیم مصنف، ہمارے مخدوم مولانا سید ابوالحسن علی ندوی نے بھی تفسیر میں یہاں سے کسب فیض حاصل کیا ہے اور یہاں صوبہ خیبر پختونخواہ کے مردم خیز خطہ صوابی میں زینت المفسرین حضرت مولانا عبدالہادی شاہ منصوریؒ کے تفسیری خدمات بھی قابل صد ستائش ہیں۔ انہوں نے علوم نبوت برصغیر کے عظیم دینی درسگاہ اور علمی دانشگاہ جامعہ دارالعلوم دیوبند سے حاصل کر کے مشرف ہوئے اور خیبر پختونخواہ میں دورہ تفسیر کا سب سے پہلے ابتداء کرنے والے پشتو زبان کے عظیم مفسر کے نام سے یاد کئے جاتے ہیں۔ جن کا اوڑھنا بچھونا قرآن ہی تھا جنھوں نے قرآن کریم اور علوم نبوت کے ان گنت معارف وحکم، رموز واسرار، مصادر ومرجع کو اس صوبہ پر بالخصوص اور پورے پاکستان اور افغانستان پر بالعموم بارش کی سی صورت میں برسائے اور شیخ التفسیر کے عظیم لقب سے ملقب ہوئے اور ساتھ طریقت میں بھی روحانی منازل طے کر کے شیخ طریقت کے لقب سے نوازے گئے۔

زیر نظر مجموعہ ان شیخین کریمین (مولانا احمد علی لاہوریؒ، مولانا عبدالہادی شاہ منصوریؒ) کے تفسیری نکات

وافادات پر مشتمل ہیں جسے جامعہ حقانیہ کے قدیم فاضل مولانا عبدالرحیم مرحوم کے صاحبزادے لائق فاضل عالم دین مولانا مفتی عبدالحمید حقانی نے انتہائی جانفشانی اور عرقریزی کے ساتھ مرتب کیا ہے، کتاب کی ترتیب موصوف مرتب کے علمی و تحقیقی ذوق کا آئینہ دار ہے۔ اسفار وقلت وقت کی بہتات کی وجہ سے بعض اوراق پر طائرانہ نظر ڈالنے سے معلوم ہوا کہ موصوف مرتب نے ان افادات، خلاصہ جات اور ربط الرکوع والسور میں ان دو ہی نامی گرامی مفسرین کا اسلوب تفسیر اختیار کیا گیا ہے۔ یقیناً یہ طالبان علوم تفسیر کے لئے ایک گوہر نایاب اور گراں قدر تحفہ سے کم نہیں۔

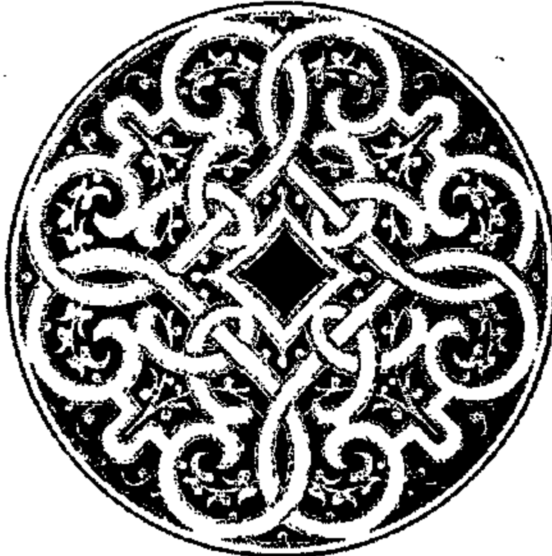
دل سے دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس کو قبولیت عطاء فرمائے اور عوام اور خواص کے لئے فلاح دارین کا ذریعہ بنائے

آمین۔

(شیخ الحدیث حضرت مولانا) سمیع الحق حقانی

مہتمم دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

تاریخ 11-04-2016



# تقریظ

## شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا نور الہادی دامت برکاتہم
(مہتمم دار العلوم تعلیم القرآن شاہ منصور)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله الذى خص من شاء من عباده بالعلوم اللدينية فاستخرجوا الاسرار والغوامض من الايات القرآنية والصلوة والسلام على سيدنا محمد بن عبد الله خير البرية وعلى آله واصحابه وازواجه نجوم الهدية .

قرآن مجید اللہ تعالیٰ کا شاہانہ کلام اور ایک معجز کتاب ہے۔ جس کی حفاظت کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ نے خود اپنے ذمہ لی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: انا نحن نزلنا ذکر وانا له لحافظون ۔قرآن مجید کی جن جہتوں سے خدمت کی گئی ہے۔ اس میں ایک اہم جہت تفسیر ہے۔

جس میں قرآن کے معانی اور مطالب کا صحیح وضاحت ہوتی ہے اس نہج پر علماء کرام نے لاکھوں تفاسیر ہر زبان میں لکھی ہیں۔

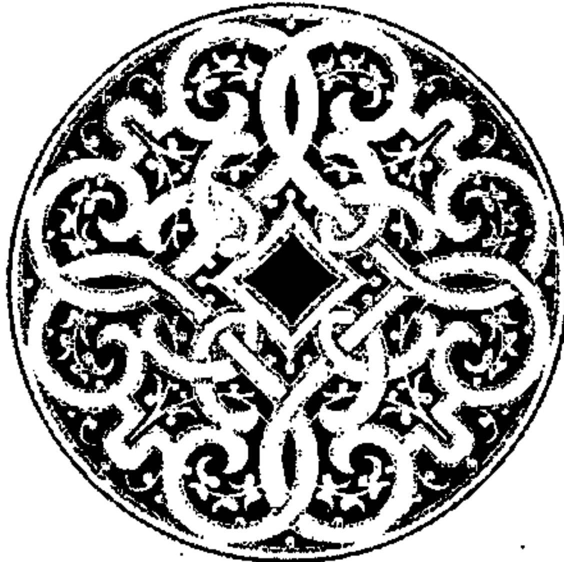
ان میں سے میرے خصوصی شاگرد نوجوان عالم دین حضرت مولانا مفتی عبدالحمید حقانی بن حضرت مولانا عبدالرحیم حقانی کی مایا ناز تالیف (ربط وخلاصہ تفسیر امام لاہوریؒ وامام شاہ منصوریؒ) اس سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ جس میں انھوں نے قرآن وتفسیر کے معنی وتعریف، تفسیر وتاویل میں فرق، حروف مقطعات پر اکابرین کی آراء، مکی ومدنی سورتوں میں فرق، ان کی علامات۔ سورتوں کی موضوعات اور ان کے ماخذ، سورتوں کے درمیان ربط، رکوعات کے درمیان ربط، ہر رکوع کا خلاصہ، ربط آیات، ہر سورت کی بسم اللہ کا ترجمہ علی نہج قبلہ گاہ، وجہ تسمیہ سورۃ ایک عجیب انداز میں، فضیلت سورۃ، ہر سورت کو خواب میں پڑھنے کی تعبیر، سورتوں کے درمیان ترتیب نزولی وعثمانی، تعداد آیات وحروف واعراب کو مکمل ضبط وتنسیق کے ساتھ قلمبند فرما کر اور اس پر مستزاد سورۃ الاخلاص کے بارے میں مکمل حدیث جمع فرما کر مزین کر کے اس میں چار چاند لگا دیے ہیں۔

اللہ تعالیٰ حضرت مفتی عبدالحمید حقانی صاحب کی اس کاوش کو قبول فرمائے اور دل کی گہرائی سے دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو امت مسلمہ کے لئے مفید اور نفع بخش وقبولیت عامہ عطا فرمائیں اور مفتی صاحب اور ان کے والد محترم مولانا عبدالرحیمؒ و دادا عبدالحکیمؒ کے لئے ذخیرہ آخرت بنائے۔

آمین ثم آمین

وصلی اللّٰہ تعالیٰ علی خیر خلقه محمد و اله و اهل بیته و اصحابه اجمعین

شیخ الحدیث والقرآن حضرت مولانا نور الہادی عفی عنہ
استاذ الحدیث والتفسیر و مہتمم دار العلوم تعلیم القرآن شاہ منصور
02-04-2016



## تقریظ

## شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا حافظ انوار الحق حقانی دامت برکاتہم

(نائب مہتمم دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک و نائب صدر وفاق المدارس العربیہ پاکستان)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

**الحمدللّٰہ وحدہ والصلوۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ**

اما بعد!

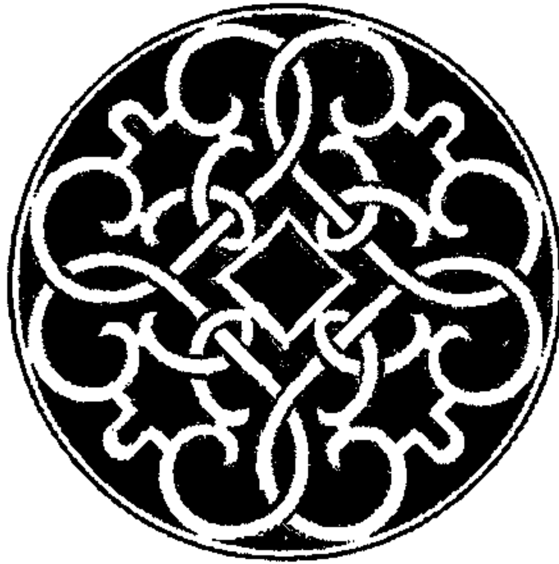
قرآن مجید رب کائنات کی آخری، مکمل ترین، محفوظ ترین اور سب سے بہترین کتاب ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کے آخری، افضل ترین، اعلیٰ ترین اور امام النبیین ﷺ پر نازل ہوئی۔ جو حقائق و دقائق، عجائب و غرائب، احکام و مسائل پر مشتمل ایک انمول خزینہ ہے اور یہ وہی کتاب ہے جس نے کائنات میں وہ انقلاب برپا کیا جس کی مثال تا قیامت کوئی پیش نہیں کر سکتا۔ اور ایسی محفوظ ترین کتاب جس کی حفاظت خود رب لایزال نے اپنے ذمے لے کر اعلان فرمایا: انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون بہرحال اس عظیم کتاب کی خدمت میں کروڑوں علماء کرام اور مفسرین نے لیل و نہار صرف کئے لیکن اس کے باوجود آج تک کوئی شخص یہ دعویٰ نہیں کر سکتا کہ میں نے قرآن مجید کا حق ادا کر دیا ہے۔

حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

اس سلسلے میں اکابرین دیوبند نے بھی امت محمدیہ ﷺ کا دامن قرآن کے علوم، معارف، حقائق، مسائل اور ہمہ جہتی علوم و فنون کے خزانوں سے بھر دیا ہے اور لاکھوں کی تعداد میں تفاسیر و تراجم کی کتابیں لکھیں ہیں پاکستان میں بھی اکابرین دیوبند نے اس عظیم کتاب کی خدمت اور عوام الناس تک اس کے علوم و معارف پہنچانے میں استطاعت انسانی کے مطابق کوششیں کیں اور تقریر و تحریر کے ذریعے قرآن مجید کے علوم کو عام کیا۔ ان عظیم ہستیوں میں شیخ الحدیث والتفسیر حضرت العلامہ مولانا احمد علی لاہوریؒ سرفہرست ہیں جنہوں نے لاہور کی ایک چھوٹی سی مسجد میں ترجمہ قرآن شروع فرمایا اور پھر وہ مسجد قرآن کے علوم کی عظیم الشان درسگاہ بنتی گئی اور لاکھوں کی تعداد میں علماء، طلباء اور عوام الناس نے قرآن مجید کے اسرار و رموز سیکھے۔ اسی طرح صوبہ سرحد کے عظیم مفسر حضرت العلامہ مولانا عبدالہادی (شاہ منصور باباجیؒ) نے پشتون قوم کو ان کی زبان میں قرآن مجید کے انمول موتی فراہم کئے اور آج تک طلباء کرام اس سے استفادہ کر رہے ہیں۔

بہر حال ہمارے انتہائی محسن اور عزیز، زمانہ طالب علمی کے دوست حضرت مولانا عبدالرحیم حقانیؒ کے لائق وفائق فرزند حضرت مولانا مفتی عبدالحمید حقانی مدظلہ نے حضرت لاہوریؒ اور حضرت شاہ منصور باباجیؒ کے نادر ونایاب اقوال، ربط سورت وآیات، خلاصہ سورت وآیات، سورتوں کے اسرار ورموز، لطائف ونکات اور اس کے علاوہ بہت ہی نادر ونایاب معلومات پر مشتمل ایک عظیم تحفہ (ربط وخلاصہ امام لاہوریؒ وامام شاہ منصوریؒ) کے نام پر امت کو پیش کیا ہے۔ چیدہ چیدہ مقامات دیکھنے کا موقع ملا۔ رب کائنات سے دست بدعا ہوں کہ موصوف کی یہ بہترین کاوش اپنے دربار عالیہ میں شرف قبولیت سے نواز کر والد محترم حضرت مولانا عبدالرحیمؒ کے درجات عالیہ کا سبب بنائے۔

(شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا حافظ) انوار الحق حقانی دامت برکاتہم
نائب مہتمم دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک
01-04-2016






## شیخ الحدیث والتفسیر حضرت علامہ مغفور اللہ دامت برکاتہم

(شیخ الحدیث دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمدللّٰہ و کفی و سلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ

اما بعد:

اللہ تبارک وتعالیٰ اپنی کتاب قرآن مقدس کی حفاظت کے لئے ہر دور میں ایسے افراد کا انتخاب کرتا ہے جو علم وعمل اور ورع وتقویٰ میں اپنی مثال آپ ہوتے ہیں۔ان برگزیدہ ہستیوں میں شاہ منصور سے تعلق رکھنے والی ہستی جو تفسیر میں شاہ ولی اللہ KPK تھے۔

بندہ کے تفسیر کے اساتذہ میں حضرت العلامہ عبدالہادی شاہ منصوری نور اللہ مرقدہ بھی تھے۔دوسری ہستی امام لاہوری ہیں۔ ان قدسی صفات شخصیات کے تفسیری نکات میں سے ربط بین السور والایات اور خلاصہ جات رکوع و سور وغیرہ محترم حضرت مولانا مفتی عبدالحمید حقانی صاحب حفظہ اللہ نے جمع کی ہیں۔بندہ کثرت مشاغل اور ضعف وبیماری کے سبب اس کا بالاستیعاب مطالعہ نہ کرسکا۔

البتہ دست بدعا ہوں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ مفتی صاحب کی اس کاوش کو قبول فرمائیں اور نجات آخرت کا ذریعہ بنائیں۔

(شیخ الحدیث) مغفور اللہ

مدرس جامعہ حقانیہ اکوڑہ خٹک

# تقریظ

## شیخ الحدیث والتفسیر استاذ العلماء حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی دامت برکاتھم

(مہتمم جامعہ ابوھریرۃ خالق آباد نوشہرہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

**الحمد لحضرة الجلاله والصلوة السلام علی خاتم الرسالة**

قرآن کریم اپنے دامن میں اس قدر وسعت و تبحر لیے ہوئے ہے کہ اس کے ایک ایک لفظ میں سمندر کی گہرائی پنہاں ہے اور جس قدر اس میں غور وفکر سے کام لیا جائے۔ معانی ومفاہیم کے نئے نئے آفاق ظاہر ہوتے رہتے ہیں اور اس کے عدبھی لاتنقضی عجائبہ کا منظر رہتا ہے۔ قرآن خود جگہ جگہ اپنے اندر تدبر وتفکر کی دعوت دیتا ہے۔

قرآن کریم میں اگر حامل قرآن اور مہبط انوار وحی رسالت ﷺ کے فرمودات وتعلیمات اور آپ سے فیض یافتہ صحابہ وتلامذہ اور ان کے بعد ان کے متبعین اور پیروکاروں کی تفسیر وتشریح اور تعلیم وتفہیم کی روشنی میں غور وتدبر کیا جائے اور اس کے مطالب و معانی سمجھنے کی کوشش کی جائے تو سراپا سعادت اور عین فضل خداوندی اور ذریعہ عزت وسربلندی ہے لیکن اگر دماغی روز رابھی بہکی اور اپنے فہم اور سمجھ پر انحصار کیا گیا اور خدا اور رسول کی تعلیمات سے سرموانحراف اور صرف نظر کیا گیا۔ تو بجائے ہدایت و سعادت کے ذلت ورسوائی مقدر ہوجاتی ہے اور "این رہ کہ می روی بہ ترکستان است" کا مصداق ہوجاتی ہے۔

تفسیر قرآن کے حوالے سے پیش نظر کتاب جواں سال حقانی فاضل کے اشہب قلم کی یادگار ہے۔ جس سے موصوف نے اکابر مفسرین شیخ التفسیر مولانا احمد علی لاہوریؒ اور شیخ التفسیر مولانا بابا جی شاہ منصوریؒ کے درسی افادات کو محفوظ کیا ہے۔

جو اپنے موضوع، مواد اور محتویات کے لحاظ سے اردو زبان کی ایک منفرد تفسیری کاوش ہے دونوں اکابر کا تفاسیر قرآن کا مطالعہ کتنا تھا اور تفسیر پر ان کی کس قدر گہری نگاہ تھی۔ اس کا اندازہ بھی پیش نظر تفسیری کاوش سے لگایا جاسکتا ہے۔

حضرت مولانا مفتی عبدالحمید حقانی مدظلہ روز اول سے قلم وکتاب، مطالعہ، اخذ وانتخاب، ترتیب وتالیف اور قلمی کاوشوں میں لگے رہتے ہیں۔ فرق باطلہ کا تعاقب ان کا پسندیدہ موضوع ہے۔ اب کے بار جو انکی تفسیری کاوش دیکھی تو بے اختیار دل سے دعائیں نکلیں۔ ترتیب وتالیف اور اکابر کے افادات کی حفاظت کی مساعی لائق صد تحسین ہے۔ اس کیساتھ ساتھ قرآن کریم کے فہم وتدبر، اس سے استنتاج اور اخذ معانی کی غیر معمولی استعداد اور صلاحیت اور ذہن وفکر کی رسائی کا اندازہ بھی ہوتا ہے۔ ہمہ وقتی مشاغل، اسفار اور کثرت کار کیوجہ سے کتاب نہ دیکھ سکا۔ چند مقامات دیکھے تو بے اختیار مؤلف کو داد دینی پڑی۔

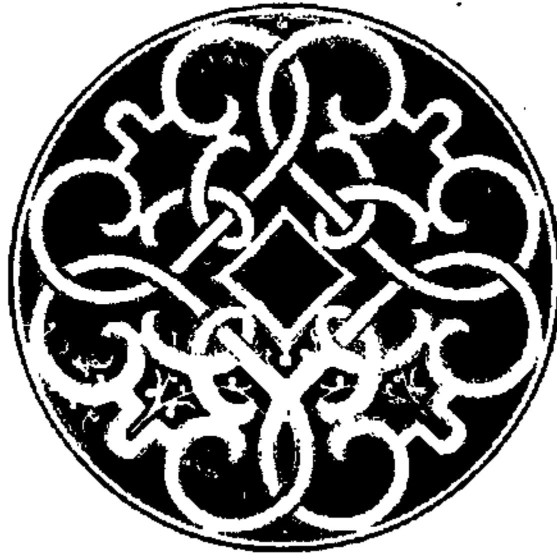
تاہم اردوادب تذکیر وتانیث، مفرد وجمع اور ادبی معیار کے حوالے سے کتاب پر نظر ثانی بلکہ نظر ثالث سے لیکر نظر عاشر تک محنت کی جائے تب بھی ناکافی ہے۔اس حوالے سے بھی مفتی صاحب اہل علم سے مشورہ اور بھر پور استفادہ کریں تو فائدہ ہوگا اور کتاب نور علی نور کی مصداق بن جائیگی۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد و الہ وصحبہ اجمعین

شیخ الحدیث والتفسیر علامہ عبدالقیوم حقانی

جامعہ ابوھریرہ خالق آباد نوشہرہ کے پی کے پاکستان۔

۲۶ جمادی الثانی ۱۴۳۷ھ



بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للّٰہ الذی خلق الانسان وعلمه البیان ورسم له منهاج الحق والایمان بکتابه العزیز الناسخ الفرقان. واعلی شأن المهتدی بالحجة والبرهان. والصلاة والسلام علی المبعوث النبی الامی للانس والجان الذی اوتی جوامع الکلم ومعجزة القرآن. وعلی آله وصحبه ومن تبع منهجه الی یوم الدین والاحسان. مادامت السموات واختلف الملوان.

رب کائنات نے بنی آدم کے وجود مسعود سے اس کائنات کو زینت بخشی اور پھر اس کائنات کی تمام تر شادابیاں اور صانع کی تمام تر گلکاریاں اس اولاد آدم کی خدمت پر مامور فرمادی ظاہری اصلاح کے ساتھ ساتھ جب بھی ضرورت پڑی تو باطنی اصلاح کیلئے بھی آفتاب عالمتاب کو کائنات پر طلوع فرمایا جسکی ضیا پاشیاں صحن عالم کو منور کر دیتی تھی اسی وجہ سے جب دنیا پر گمراہی وضلالت کے خطرناک ترین بادل چھا گئے اور اس کی کڑک اور شرک کے طوفانی ہواوں سے توحید کا چراغ بجھنے لگا خدا بزرگ وبرتر کے گھر میں ۳۶۰ بت رہنے لگے۔ امن وامان کی جگہ فتنہ وفساد قابض ہوگیا۔ حوا کی بیٹی صرف حوا کی بیٹی ہونے کے جرم میں زندہ درگور ہونے لگی۔ خون انسان پانی سے بھی زیادہ سستا ہونے لگا۔ دنیا حرص ومطامع کی آماجگاہ بن گئی۔ عدل وانصاف کے بجائے ظلم وجبر وبے انصافی عام ہوگئی حتی کہ آسمان وزمین، بحر وبر، حیوانات وجمادات گناہ دیکھ دیکھ کر تھک گئے تو اسی اثنا میں غار حرا سے ایک مشعل ہدایت کی شعاعیں بلند ہوئیں اور پھر قلیل عرصہ میں تمام حجاز کا ریگستان ان شعاعوں سے جگمگانے لگا رب ذوالجلال نے ایک ہاشمی، قریشی، اُمی نبی پیدا فرما کر ایک عظیم کتاب مرحمت فرمائی۔ جس نے عالم اسلام کے فلسفیوں کی زبان گنگ کردی۔ اور منطقیوں کا منطق پامال کردیا۔

بہرحال! وہ عظیم الشان اور بے مثال کتاب قرآن مجید جس کا لفظ لفظ معجزہ جس کا حرف حرف لاریب اور جس کی آیت آیت ،سورت سورت رب لایزال کا حقیقی کلام ہے جو علمی نایاب موتیوں کا مخزن، عالم انسانیت کیلئے شمع ہدایت اور تمام امراض ظاہرہ اور باطنہ کیلئے شفاء۔ جس نے ہر ہر زمانے میں بنی نوع انسان کی کما حقہ رہنمائی کر کے اس کو ''عہد الست'' یاد دلایا ہے اور اس عظیم سرمایہ کو اپنی ہی حفاظت میں لیکر ارشاد فرمایا: کہ انا نحن نزلنا الذکر وانا له لحافظون (ہم نے ہی قرآن مجید کو نازل فرمایا اور ہم ہی اسکے نگہبان ہیں) اس کتاب عظیم کے علوم ومعارف کو سمجھنے کیلئے آج تک کیلئے لاکھوں کتابیں (تفاسیر) لکھی جاچکی ہیں اور یہ سلسلہ تا قیامت جاری رہے گا عہد رسالت سے لیکر تا ہنوز صحابہ کرام، تبع تابعین، ائمہ کرام، علمائے کرام اور خصوصاً برصغیر پاک وہند پر اسلامی انقلاب برپا کرنے والے عظیم سپوت علمائے دیوبند نے قرآن مجید کے معانی وتفسیر ،اسرار ومطالب، احکام ومسائل اور اس عظیم سمندر سے نکات نکالنے کیلئے جو مساعی ومحنت کی ہے دنیا کی کوئی بھی قوم ومذہب

اسکی مثال پیش کرنے سے عاجز ہے۔ قرآن مجید کی لاکھوں کی تعداد میں تفاسیر لکھی جا چکی ہیں اور تا قیامت یہ سلسلہ جاری رہے گا۔ راقم اثیم نے بھی ان بحور العلوم والفنون ائمۃ المفسرین جوامع المعقول والمنقول شیوخ الکل فی الکل خصوصاً امام لاہوریؒ اور امام شاہ منصوریؒ سے مستفادہ روابط بین الرکوعین والسور اور ان کا خلاصہ انتہائی سہل اور عام فہم انداز میں یکجا کر کے مثل خریدار یوسف کالعجوزۃ قرآن حکیم فرقان حمید کی نشر واشاعت میں دین سے گہری دلچسپی رکھنے والوں کے لئے نایاب تحفے کی صورت تالیف کی۔ راقم اثیم نے معارف اور علوم کی اس خوبصورت لڑی میں درجہ ذیل خصوصیات کے پھول پرونے ہیں۔

(۱) حضرات اکابرین دیوبند کے ماتھے کا جھومر علم التفسیر کے امام ولی کامل صاحب کشف وکرامات قطب عالم شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ کی بہترین تفسیر قرآنی عزیز سے ہر سورت کا موضوع تحریر کیا گیا ہے۔ اور ہر رکوع اور سورت کا خلاصہ اور آیتوں کا آپس میں ربط بھی مناسب انداز سے بیان کیا گیا ہے۔

(۲) خیبر پختونخواہ میں دورہ تفسیر کا سب سے پہلے ابتداء کرنے والے پشتو زبان کے عظیم مفسر، درس قرآن جن کا اوڑھنا بچھونا تھا جنہوں نے علم التفسیر کے ان گنت معارف ومصادر کو اس صوبے پر خصوصاً اور پورے پاکستان وافغانستان پر عموماً بارش کی صورت برسائے۔ شیخ الحدیث والتفسیر امام الاولیاء حضرت مولانا عبد الہادیؒ جو شاہ منصور باباجیؒ کے نام سے ملقب ہیں۔ جنہوں نے قرآن مجید ذعلوم نبوت برصغیر کی عظیم دینی علمی دانش گاہ دارالعلوم دیوبند سے حاصل کر کے مشرف ہوئے۔ احقر کا چونکہ شاہ منصور باباجیؒ سے علمی، تفسیری اعتقادی، مسلکی گہری نسبت اور تعلق ہے اس لئے باباجیؒ کے افادات میں سے بندہ نے چند نوادر خصوصیات کو اس لڑی میں پرو دیا۔

(۱) ہر سورت کی بسم اللہ کا ترجمہ اسی سورت سے ایک عجیب انداز اور مناسبت کے طریقے سے کیا گیا۔

(۲) سورتوں کے درمیان ربط۔

(۳) دو رکوع کے درمیان ربط احسن مختصر اور جامع انداز سے بیان کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ بندہ ناچیز نے اسی مصحف میں کتب احادیث اور تفاسیر سے استفادہ کر کے چیدہ نکات بھی ساتھ ساتھ بیان کر کے ہدیہ قارئین کئے۔ اللہ تعالیٰ میرے والدین اور دادا جان عبد الحکیمؒ کے لئے خصوصاً اور تمام امت مسلمہ مسلک اعتدال اہل السنۃ والجماعۃ علماء دیوبند کے لئے اسے صدقہ جاریہ اور ذخیرہ آخرت بنائے۔ (آمین ثم آمین) ولمن قال بہ آمین برحمتك یا ارحم الراحمین.

احقر الناس المفتقر الی غفران رب الناس

(مفتی، مولانا، حافظ) ابو محمد عبد الحمید حقانی

# ﴿قرآن کا معنی وتعریف موضوع اور غرض وغایۃ﴾

## قرآن کا معنی وتعریف:

شیخ الاسلام مفتی تقی عثمانی دامت برکاتہم علوم القرآن میں تحریر فرماتے ہیں:

''قرآن'' دراصل قَرَأَيَقْرَأُ سے نکلا ہے جس کے لغوی معنی ہیں جمع کرنا پھر یہ لفظ پڑھنے کے معنی میں استعمال ہونے لگا کہ ان میں حروف اور کلمات کو جمع کیا جاتا ہے قرأ یقرأ کا مصدر قراءۃ کے علاوہ قرآن بھی آجاتا ہے چنانچہ باری تعالیٰ کا ارشاد ہے (ان علینا جمعه و قرآنه) پھر عربی زبان میں کبھی کبھی مصدر کو اسم مفعول کے معنی میں استعمال کرلیا جاتا ہے کلام اللہ کو قرآن اسی معنی میں کہا جاتا ہے یعنی پڑھی ہوئی کتاب۔

علامہ صابونیؒ نے التبیان فی علوم القرآن میں یہ تعریف کی ہے:

هو كلام الله المعجز المنزل على خاتم الانبياء والمرسلين بواسطة الامين جبرائيلؑ المكتوب في المصاحف المنقول الينا بالتواتر المتعبد بتلاوته المبدء بسورة الفاتحة المختتم بسورة الناس.

یہ اللہ تعالیٰ کا معجزانہ کلام ہے جو خاتم الانبیاء والمرسلین حضرت محمد ﷺ تسلیما تسلیما کثیرا کثیرا پر حضرت جبرائیلؑ کے واسطے سے اترا ہے اس کی تلاوت عبادت ہے سورۃ الفاتحہ سے شروع اور سورت الناس پر ختم ہوتا ہے۔

محدث کبیر علامہ عبدالہادی المعروف شاہ منصور باباجیؒ نے قرآن کی یہ تعریف کی ہے:

الكتاب المنزل على الرسول نجما نجما المكتوب في المصاحف المنقول عنه ﷺ نقلا متواترا بلا شبهة یہ قرآن کہ جو رسول اللہ ﷺ تسلیما کثیرا کثیرا پر تھوڑا تھوڑا اترا ہے مصاحف میں لکھا ہوا ہے اور آپ ﷺ تسلیما کثیرا کثیرا سے تواتر کیساتھ بغیر کسی شک وشبہ کے نقل ہے اور اسی کے قریب قریب علامہ نسفی کے المنار اور نور الانوار التلویح علی التوضیح اور الحسامی میں بھی مذکور ہے۔

محدث کبیر امام الاولیاء استاذی استاذ العلماء علامہ عبدالحلیم المعروف دیر باباجی قرآن کی تعریف کچھ اس طرح فرماتے ہیں:

هو الكتاب المنزل على الرسول ﷺ المكتوب في المصاحف المحفوظ في الصدور المتلو بالالسنة المسموع بالاذن المنقول عنهم نقلا متواترا بلا شبهة.

موضوع قرآن:

محدث کبیر علامہ عبدالھادی المعروف شاہ منصور باباجیؒ موضوع کے متعلق تحریر فرماتے ہیں:

1)التوحید الماموربہ فی القرآن یا یھا الناس اعبدوا ربکم

2)انسان من حیث انہ مکلف اس کا موضوع انسان ہے جو مکلف بالشرائع ہے۔

غرض وغایۃ:

محدث کبیر زینت المفسرین علامہ عبدالہادی شاہ منصور باباجیؒ فرماتے ہیں:

الفوز فی الدارین بالسعادۃ الابدیۃ المشار الیہ بقولہ تعالی ان ھذا القرآن یھدی للتی ھی اقوم.

(۲)اصلاح العلم والعمل تمسک بالعروۃ الوثقی.

## ﴿تفسیر کا معنی اور مفہوم﴾

لفظ تفسیر باب تفعیل سے مصدر کا صیغہ ہے اور اس کا ماخذ ہے فسر. جس کے معنی کشف، کھولنا، واضح کرنا، یعنی کسی مجمل بات کی وضاحت کرنا۔ کسی مخفی چیز سے پردہ اٹھانا اس علم میں چونکہ قرآن مجید کے معانی اور مطالب ومفہوم کو کھول کر اسطرح بیان کیا جاتا ہے جس میں کوئی شک وشبہ باقی نہیں رہتا اس لئے اس کو علم تفسیر کہتے ہیں۔

علامہ مجدالدین فیروزآبادی القاموس المحیط، مادہ: فسر: ج ۱: ۱۱۰ پر لکھتے ہیں:

الفسر الابانۃ و کشف المغطی کالتفسیر والفعل کضرب و نصر

فسر کے معنی ہے ظاہر کرنا، واضح کرنا کسی مخفی چیز سے پردہ اٹھانا اور تفسیر کا بھی یہی معنی ہے۔ اس کا فعل ضرب یضرب اور نصر ینصر کے باب سے آتا ہے۔

## ﴿تفسیر کی اصطلاحی تعریف﴾

(ا)علامہ زرکشی نے تفسیر کی یہ تعریف کی ہے:

التفسیر علم یعرف بہ فھم کتاب اللہ المنزل علی نبیہ ﷺ و بیان معانیہ و استخراج احکامہ و حکمتہ.

(البرھان ۱:۱۳)

تفسیر وہ علم ہے جس سے قرآن مجید کا فہم حاصل ہوتا ہے جو اسکے نبی حضرت محمد ﷺ تسلیما کثیرا کثیرا پر نازل ہوئی ہے جس کے

ذریعے اس کے معانی کی وضاحت اوراس کے احکام اور حکمتیں معلوم کی جاتی ہیں۔

(۲)علامہ زرقانی علم تفسیر کی تعریف کچھ اس طرح کرتے ہیں:

والتفسير في الاصطلاح علم يبحث فيه عن القرآن الكريم من حيث دلالته على مراد الله تعالى بقدر الطاقة البشرية. (مناهل العرفان ج ۲:۳)

اصطلاح میں تفسیر وہ علم ہے جس میں قرآن مجید کے بارے میں بحث کی جاتی ہے اس حیثیت سے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی مراد پر دلالت کرتا ہے انسانی طاقت کے مطابق۔

(۳)علامہ آلوسی نے علم تفسیر کی یہ تعریف کرتے ہوتے کہتے ہیں کہ:

هو علم يبحث فيه عن كيفية النطق بالفاظ القرآن ومدلولاتها و احكامها الافرادية و التركيبية و معانيها التى تحمل عليها حالة التركيب و تتمات لذلك. (روح المعانى ج ۱ :۴)

علم تفسیر وہ علم ہے جس میں الفاظ قرآن کی ادائیگی کے طریقوں اوران کے معانی اوران کے انفرادی وترکیبی احکام اوران معانی سے جن پر الفاظ ترکیب کی حالت میں دلالت کرتے ہیں اوراس علم کے تتموں سے بحث کی جاتی ہے۔

(۴)علامہ ابوحیان اندلسی نے علم تفسیر کی تعریف میں کچھ اس طرح رقمطراز ہیں:

التفسير علم يبحث فيه عن كيفية النطق بالفاظ القرآن ومدلولاتها و احكامها الافرادية و التركيبية و معانيها التى تحمل عليها حالة التركيب و تتمات لذلك . (تفسير البحر المحيط ج۱ :۱۳)

تفسیر وہ علم ہے جس میں قرآنی الفاظ کے تلفظ کی کیفیت، ان کے معانی ومفاہیم، ان کے انفرادی اور ترکیبی احکام اور معانی سے بحث کی جاتی ہے جن پر الفاظ ترکیبی اور تالیفی حالت میں محمول کئے جاتے ہیں اوراس علم کے تتموں سے بحث کی جاتی ہے۔

## ﴿تفسیر اور تاویل میں فرق﴾

لفظ تاویل باب تفعیل سے مصدر کا صیغہ ہے جس کا ماخذ "اوّل" ہے جو آل یول کے باب سے مصدر کا صیغہ ہے جس کے معنی ہے لوٹنا اور باب تفعیل چونکہ متعدی ہے اس لئے تاویل کے لغوی معنی ہے لوٹانا۔

امام راغب اصفہانی المفردات فی غریب القرآن :ص ۳۰: پر لکھتے ہیں:

التاويل من الاول اى الرجوع الى الاصل و منه الموئل للموضع الذى يرجع اليه و ذالك هو رد الشىء الى الغاية المرادة منه.

تاویل لفظ اول سے ماخذ ہے یعنی اپنی اصل کی طرف لوٹنا اس بنا پر موئل اس جگہ کو کہتے ہیں جس کی طرف رجوع کیا جاتا ہے اور تاویل کا معنی بھی کسی چیز کو اس کی اصل غرض وغایہ اور مقصد ومراد کی طرف لوٹاتا ہے۔

محدث کبیر فخر علماء دیوبند حضرت مولانا سلیم اللہ خان دامت برکاتہم تفسیر اور تاویل پر بحث کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:

متقدمین کے نزدیک تفسیر اور تاویل میں کوئی فرق نہیں۔ چنانچہ امام ابوعبیدہ نے تصریح کی ہے کہ یہ دونوں لفظ بالکل مترادف ہیں لیکن بعد کے علماء نے ان دونوں میں فرق کیا ہے اور وہ دونوں کے درمیان فرق بتانے میں مختلف آراء ظاہر کرتے ہیں مثلا چند اقوال یہ ہیں:

(۱) تفسیر نام ہے بیان المراد باللفظ کا اور تاویل نام ہے بیان المراد بالمعنی کا۔

(۲) تفسیر کا تعلق نقل وروایت سے ہے اور تاویل کا تعلق عقل اور روایت سے ہے۔

(۳) تفسیر اس لفظ کی تشریح کا نام ہے جس میں ایک سے زیادہ معنی کا احتمال نہ ہو اور تاویل کہتے ہیں لفظ میں جو مختلف معانی محتمل ہیں قرائن اور دلائل کے ذریعہ ان میں سے کسی ایک کو اختیار کرنا۔

(۴) تفسیر یقین کے ساتھ تشریح کرنے کو کہا جاتا ہے اور تاویل تردد کے ساتھ تشریح کرنے کو کہا جاتا ہے۔

(۵) تفسیر الفاظ کا مفہوم بیان کردینے کا نام ہے اور تاویل اس مفہوم سے نکلنے والے نتائج کی توضیح کا۔

(کشف الباری، کتاب التفسیر بحوالہ: الاتقان فی علوم القرآن: ۲:۲۲۱؛ روح المعانی ۱:۶؛ فتح الباری ۸:۱۵۵؛ علوم القرآن ۳۲۶)

## ﴿سند قرآن﴾

محدث کبیر فخر المفسرین علامہ عبدالھادیؒ فرماتے ہیں:

(۱) ایک سند ہے ایک متن ہے سند کا تعلق افراد سے ہے اور متن کا تعلق الفاظ سے ہے حدیث کی سند نیچے سے اوپر کی طرف لیکن قرآن مجید کی سند اوپر سے نیچے کی طرف وانه لتنزيل رب العالمين۔

(۲) ذالك الكتاب لاريب فيه لا برائے نفی جنس یعنی اتارنے والے میں کوئی شک نہیں جس پر اتارا گیا اس میں بھی شک نہیں نزل به الروح الامين یا نزل على محمد ﷺ یا ان كنتم فى ريب مما نزلنا على عبدنا لانے والے میں بھی کوئی شک نہیں انه لقول رسول كريم ذى قوة عند ذى العرش مكين مطاع ثم امين

## ﴿صداقت قرآن﴾

محدث کبیر زینت المفسرین علامہ عبدالہادیؒ فرماتے ہیں:

ماقبل تمام صحف و کتابوں کا مجموعہ قرآن مجید ہے سورۃ بقرۃ تمام قرآن کا مجموعہ ہے سورۃ بقرۃ کا مجموعہ سورۃ فاتحہ ہے سورۃ فاتحہ کا خلاصہ تسمیہ ہیں تسمیہ کا خلاصہ باء ہے۔

## ﴿اسماء القرآن و اوصاف القرآن﴾

(۱)القرآن: قال سفیان ابن عیینة: سمی القرآن قرآنا لان الحروف جمعت فصارت کلمات والکلمات جمعت فصارت آیات والایات جمعت فصارت سور والسور جمعت فصارت قرآنا ثم جمع فیه علوم الاولین و الاخرین: فالحاصل ان اشتقاق لفظ القرآن اما من التلاوة اومن الجمعیة

(التفسیر کبیر: ۱۴۰۲)

ترجمہ: سفیان ابن عیینہ فرماتے ہیں کہ قرآن کو قرآن اسلئے کہا گیا کہ حروف جمع ہوئے تو کلمات بن گئے کلمات جمع ہوئے تو آیات، آیات جمع ہوئے تو سورتیں اور سورتیں جمع ہوئی تو قرآن بن گیا پھر قرآن میں قدیم اور جدید (اول واخر) علوم جمع ہوگئے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد: شهر رمضان الذی انزل فیه القرآن (البقره ۱۸۵)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد: ان هذا القرآن یهدی للتی هی اقوم (الاسراء:۹)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد: انا جعلنه قرانا عربیا لعلکم تعقلون (الزخرف :۳)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد: انه لقران کریم (الواقعة :۷۷)

(۲)الفرقان: کل ما فرق به الحق والباطل فهو فرقان (لسان العرب: ۳۰۲،۱۰)

ترجمہ: ہر وہ چیز جو حق اور باطل کے درمیان فرق کرے پس وہ فرقان ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد: و بینات من الهدی والفرقان (البقره ۱۸۵)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد: تبارك الذی نزل الفرقان علی عبده (الفرقان :۱)

(۳)الکتاب: الکتاب المصدر یقال کتب یکتب کتابا وکتابة ، ثم سمی به المکتوب .(مفاتیح الغیب

:۲/۱٤)

ترجمہ: الکتاب مصدر ہے کہا جاتا ہے کتب یکتب کتابا و کتابۃ پھر کتاب کا لفظ مکتوب یعنی (لکھے ہوئے) پر بولا جانے لگا۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد: ذلك الكتاب لا ريب فيه هدى للمتقين (البقرہ ۲)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد: والكتاب المبين (الدخان: ۲)

(۴)التنزیل:

ترجمہ: التنزیل فعل نزل کا مصدر ہے اسکا اطلاق نازل ہونے والی چیز جو کہ قرآن ہے پر ہونے لگا اس کو قرآن اسلئے کہا جانے لگا کہ یہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے بزبان جبریل نازل ہوا۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد: وانه لتنزيل رب العالمين (الشعراء: ۱۹۲)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد: تنزيل من الرحمن الرحيم (سورة فصلت: ۲)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد: تنزيل الكتاب لاريب فيه من رب العلمين (السجده: ۲)

(۵) الذکر: الذكر مصدر ذكرت ذكرا وسمى القرآن ذكرا لما فيه من المواعظ و التحذير و اخبار الأمم الماضية و اخبار الانبياء (البرهان ۱:۲۷۹)

ترجمہ: الذکر ذکرت ذکرا کا مصدر ہے قرآن کو ذکر کا نام اس لئے دیا گیا کہ اس میں مواعظ تحذیر پچھلی امتوں اور انبیاء سابقہ کا ذکر ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد: انا نحن نزلنا الذكر وانا له لحفظون (الحجر ۹)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد: و هذا ذكر مبارك انزلنه افانتم له منكرون (الانبياء ۵۰)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد: و انزلنا اليك الذكر لتبين للناس ما نزل اليهم (النحل ٤٤)

## ﴿اوصاف القرآن﴾

(۱)النور: لانه به تتبين الاحكام و يهتدى به من الضلالة فهو نور مبين اى بين واضح.

(الجامع لاحكام القرآن ٦:٥٧)

ترجمہ: قرآن کو نور بھی کہا جاتا ہے کیونکہ اس کے ذریعے احکام واضح وروشن ہوتے ہیں اور اس کے ذریعے گمراہی سے نکلنے

کا راستہ ملتا ہے پس قرآن مجید واضح روشنی ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد: یایها الناس قد جائکم برهان من ربکم و انزلنا الیکم نورا مبینا (النساء: ۱۷۴)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد: فامنوا باللّٰه ورسوله و النور الذی انزلنا (التغابن: ۸)

(۲)هدی: لان فیه دلالة بینة الی الحق و تفریق بینه و بین الباطل، (البرهان: ۱،۲۷۹)

ترجمہ: قرآن کو ھدی (ہدایت) بھی کہا گیا کیونکہ قرآن میں حق کی طرف واضح راہنمائی اور حق و باطل کے بیچ جدائی و تفریق ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد: ذلك الکتاب لاریب فیه هدی للمتقین (البقرة ۲)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد: هدی و بشری للمومنین (النمل ۲)

(۳)الرحمة: لان اللّٰه یرحم به من یشاء من خلقه فینقذه به من الضلالة الی الهدی و ینجیه من الهلاك و الردی وجعله تبارك وتعالی رحمة للمؤمنین. (جامع البیان للطبری ۶،۵۶۷)

ترجمہ: قرآن کی ایک صفت الرحمة بیان کی گئی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے اپنی مخلوق میں سے جس پر چاہے مہربانی فرماتا ہے پس اس کتاب کے واسطے اس کو گمراہی سے ہدایت کی طرف لے جاتا ہے۔ اور ان کو ہلاکت وارتداد سے نجات دلاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد: یایها الناس قد جاء تکم موعظة من ربکم و شفاء لما فی الصدور و هدی و رحمة للمومنین (یونس: ۵۷)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد: هدی و رحمة للمحسنین (لقمان: ۳)

(۴)شفاء: لانه من امن به کان له شفاء من سقم الکفر ومن علمه و عمل به کان له شفاء من سقم الجهل فهو داء لما فی صدور من الجهل (البرهان: ۱،۲۸۰)

ترجمہ: قرآن کو صفت شفاء کے ساتھ متصف کیا گیا کیونکہ جس نے قرآن پر ایمان لایا تو اس کو کفر کی بیماری سے شفا حاصل ہو گئی جس نے قرآن کو سیکھا اس پر عمل کیا تو اس کے لئے جہالت کی بیماری سے شفا مل گئی پس قرآن سینوں میں پھیلنے والی جہل کی بیماری کے لئے دوا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد: یایها الناس قد جاء تکم موعظة من ربکم و شفاء لما فی الصدور (یونس: ۵۷)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد: وننزل من القرآن ما هو شفاء و رحمة المومنين (الاسراء: ۸۲)

(۵) موعظة: في القاموس :۹۰۳ :مادة (و ع ظ) وعظه يعظه وعظا و عظة وموعظة: ذكره ما يلين قلبه من الثواب و العقاب فاتعظ.

ترجمہ: قاموس میں موعظۃ کو وعظه يعظه وعظا و عظة وموعظة سے مشتق بتایا گیا ہے جو کسی وہ بات یاد دلائے جو ثواب وعذاب کی صورت میں دل کو نرم کردے پس نصیحت حاصل کرو۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد: يايها الناس قد جاء تكم موعظة من ربكم و شفاء لما في الصدور و هدى و رحمة للمومنين (یونس: ۵۷)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد: ولقد انزلنا اليكم ايت مبينت و مثلا من الذين خلوا من قبلكم و موعظة للمتقين (النور: ۳۴)

(۶) كريم: الكريم النفيس الرفيع في نوعه وهذا تفصيل للقرآن على افراد نوعه من الكتب الالهية مثل التوراة والانجيل و الزبور. (التحرير و التنوير ۳۲۹،۲۷)

ترجمہ: کریم اپنے نوع میں عمدہ اوراعلیٰ کو کہتے ہیں یہ قرآن مجید کی فضیلت بیان کرتا ہے اس کی نوع کے تمام افراد پر جو کہ تورات زبور، انجیل جیسی کتابیں ہیں۔

وفضله عليها بانه فاقها في استيفاء اغراض الدين و احوال والمعاش ولمعاد و اثبات المعتقدات بدلائل التكوين.

اور قرآن کی فضیلت کی صورت یہ ہے کہ اغراض دنیاوی احوال معاش ومعاداور تکوین دلائل کے ذریعے عقائد کے اثبات میں ان پر بڑھا ہوا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد: انه لقرآن كريم في كتاب مكنون، (الواقعة: ۷۸،۷۷)

(۷) علي: لانه ذو علو و رفعة.

ترجمہ: قرآن کو علی کی صفت سے موصوف کیا گیا ہے کیونکہ قرآن مجید رفعت و بلندی والی کتاب ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد: وانه في ام الكتب لدينا لعلي حكيم (الزخرف: ۴)

(۸)حکیم:لانہ الکتاب المحکم الذی احکمہ اللہ و بیّنہ لعبادہ فھو ذوالحکمۃ الفاصلۃ بین الحق و الباطل (تفسیر الطبری: ٦،٥٢٦)

ترجمہ:قرآن کریم کو حکیم کہنے کی وجہ یہ ہے کہ وہ مضبوط کتاب ہے جس کواللہ تعالیٰ نے باعتبار دلائل مضبوط بنایا اوراپنے بندوں کیلئے بیان فرمایا پس قرآن حق وباطل کے درمیان فیصلہ کرنے والی پر حکمت کتاب ہے۔

اللہ تعالیٰ کاارشاد: الر تلك ایت الکتاب الحکیم (یونس: ۱)

اللہ تعالیٰ کاارشاد: یٰس والقرآنِ الحکیم (یٰس: ۱،۲)

(۹)المھیمن: عن ابن عباسؓ: المھیمن الامین قال القرآن امین علی کل کتاب قبلہ......وقال ابن جریر: القرآن امین علی الکتب المقدمۃ قبلہ........ فھو امین و شاھد و حاکم.

(ابن کثیر ۱۰۲/۲)

ترجمہ: حضرت ابن عباس سے مروی ہے المھیمن بمعنی امین ہے فرمایا کہ قرآن پچھلی تمام کتابوں پر امین ہے....ابن جریر نے فرمایا کہ قرآن اپنے سے پہلے نازل شدہ تمام کتب پر امین...قرآن مجید اپنے پہلے تمام کتب پر امین گواہ اور حاکم ہے۔اللہ تعالیٰ نے اس عظیم کتاب کو کتابوں کے لئے مہر اور خاتمہ بنایا۔

اللہ تعالیٰ کاارشاد:وانزلنا الیك الکتاب بالحق مصدقا لما بین یدیہ من الکتب و مھیمنا علیہ

(المائدہ:۴۸)

(۱۰)مبارك :والمبارك ، المنبثۃ فیہ البرکۃ وھی الخیر الکثیر و کل ایات القرآن مبارك فیھا لانھا اما مرشدۃ الی خیر و اما صارفۃ عن شر و فساد و ذلك سبب الخیر فی العاجل و الاجل و لا برکۃ اعظم من ذلك (التحریر والتنویر:۲۳،۲۵۱)

ترجمہ:مبارک جس میں برکت رکھی گئی ہو۔اور برکت سے مراد خیر کثیر ہے۔قرآن کی تمام آیات بابرکت ہیں کیونکہ قرآن بھلائی کی طرف راہ دکھلانے والی یا برائی سے موڑنے والی ہے اور یہ جلدی اور بعد میں آنے والی خیر و بھلائی کے سبب ہے اور اس سے بڑی برکت کوئی نہیں۔

اللہ تعالیٰ کاارشاد: و ھذا کتب انزلنہ مبارك مصدق الذی بین یدیہ و لتنذر ام القری ومن حولھا.

(سورۃ الانعام: ۹۴)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد: وهذا كتاب انزلنه مبارك فاتبعوه واتقوا لعلكم ترحمون (سورہ الانعام: ۱۵۵)

(۱۱) قیم: لانه مستقيم لا اختلاف فيه ولا تفاوت، بل بعضه يصدق بعضا و بعضه يشهد لبعض، لا اعوجاج فيه ولا ميل عن الحق كما انه قيم على هدى الامة و اصلاحها فكما له متعد بالنفع.

(تفسير الطبري ۸:۱۷۳)

ترجمہ: قرآن کی صفت قیم بھی ہے۔ کیونکہ وہ ایک سیدھی (راہ دکھانے والی) کتاب ہے۔ اس میں کوئی اختلاف وتفاوت نہیں بلکہ بعض مضامین دیگر بعض کی تائید وتصدیق کرتے ہیں اور بعض، بعض کی درستگی کی گواہی دیتے ہیں۔ اس میں نہ تو کوئی ٹیڑھا پن ہے اور نہ حق سے مڑنے کی کوئی بات۔ جیسا کہ وہ امت کی ہدایت واصلاح پر نگران ہے اور اسکا کمال یہ ہے کہ اس کا نفع متعدی ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد: الحمد لله الذى انزل على عبده الكتب ولم يجعل له عوجا، قيما لينذر باسا شديدا.

(۱۲) فصل: لانه يفصل بين الحق والباطل، اى يبين الحق و يبطل الباطل.

ترجمہ: قرآن کو فصل کی صفت کے ساتھ متصف کیا گیا ہے، کیونکہ قرآن مجید حق و باطل کے درمیان فرق کرتا ہے یعنی حق کو واضح اور باطل کو ناحق (باطل) کردیتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد: انه لقول فصل (سورة الطارق: ۱۳)

(۱۳) احسن الحديث: و احسن الحديث اى احسن الخبر، وسمى القرآن حديثا لان رسول الله ﷺ كان يحدث به اصحابه و قومه (القرطبى ۱۵:۲٤۸)

ترجمہ: قرآن کو احسن الحدیث یعنی عمدہ بات کہا گیا ہے، کیونکہ رسولؐ اپنے صحابہ کرامؓ اور قوم کے ساتھ اس کے ذریعے گفتگو کرتے تھے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد: الله نزل احسن الحديث كتبا متشبها مثانى تقشعر منه جلود الذين يخشون ربهم

(سورة الزمر: ۲۳)

(۱۴) متشابها: قال اهل اللغة: معنى متشابها، يشبه بعضه بعضا فى الجودة والحسن و المتشابهات: المتماثلات. (اللسان ۱۳: ۵۰۳، مادة، ش ب ه)

ترجمہ: اہل لغت نے متشابہا کا معنی بتایا ہے کہ متشابہا اس شے کو کہتے ہیں جس کا بعض حصہ اپنے دوسرے بعض حصے کا حسن وعمدگی

میں ہم مثل ہو۔ تشابہات بمعنی ہم مثل۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد: اللّٰہ نزل احسن الحدیث کتبا متشبھا (سورۃ الزمر :۲۳)

(۱۵) المثانی: لان الایۃ تثنی بعد الایۃ، والسورۃ بعد السورۃ، و قیل : لانہ یثنی فی التلاوۃ فلا یمل لحسن سماعہ . وقیل لانہ تثنی فیہ قصص ا لانبیاء و قصص الامم الماضیۃ

(الطبری ۱۰:۶۲۸) الماوردی ۵:۱۲۳) قرطبی ۱۵:۲۴۹)

ترجمہ: قرآن کو المثانی یا تو اس لئے کہا جاتا ہے کہ اس میں ایک آیت کے بعد دوسری اور ایک سورت کے بعد دوسری سورت آتی ہے۔ یا اس لئے کہا جاتا ہے کہ یہ بار بار پڑھا جاتا ہے مگر حسن سماعت کی وجہ سے اس سے اکتاہٹ محسوس نہیں ہوتی۔ یا اس لئے قرآن کو مثانی کہتے ہیں کہ اس میں انبیاء اور پچھلی امتوں کے واقعات کا بار بار ذکر ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد: اللّٰہ نزل احسن الحدیث کتٰبا متشٰبھا مثانی (سورۃ الزمر :۲۳)

(۱۶) وحیا : لان فیھا الھاما بسرعۃ و خفیۃ (البرھان ۱:۲۸۰)

ترجمہ: قرآن کو وحی کی صفت سے موصوف کردیا گیا کیونکہ اس میں جلدی اور پوشیدہ طریقے سے الہام رکھا گیا ہے

اللہ تعالیٰ کا ارشاد: وما ینطق عن الھویٰ ان ھو الا وحی یوحیٰ ( سورۃ النجم : ۳،۴)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد: قل انما انذرکم بالوحی ولا یسمع الصم الدعاء اذا ماینذرون (سورۃ الانبیاء :۴۵)

(۱۷) عربیا: لانہ انزل علی العرب ولسانھم و کلامھم عربی فانزل ھذاالکتاب بلسانھم لیعقلوہ و یفقھوہ. (تفسیر الطبری ۷:۱۴۷)

ترجمہ: قرآن مجید کو عربی کی صفت سے موصوف کیا گیا ہے کیونکہ یہ قوم عرب کی طرف نازل کیا گیا۔ قوم عرب کی زبان وکلام عربی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کتاب کو ان کی زبان عربی میں نازل فرمایا تا کہ وہ اسے جانے اور سمجھے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد: انا انزلنہ قرء نا عربیا لعلکم تعقلون (سورۃ یوسف ۲)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد: انا جعلنہ قرء نا عربیا لعلکم تعقلون (سورۃ الزخرف ۳)

(۱۸) بصائر: لانہ یبصر بہ الھدی من الضلال والایمان من الکفر، و یعرف بہ سبیل الرشاد

(تفسیر الطبری ۵:۲۹۹)

ترجمہ: قرآن کو بصیرت کی صفت سے موصوف کیا گیا کیونکہ اس کے ذریعے ہدایت گمراہی سے اور ایمان کفر سے مختلف اور الگ

ہو جاتا ہے اور اس کے ذریعے سیدھا راستہ پہچانا جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد: قد جاء کم بصائر من ربکم فمن ابصر فلنفسه (سورۃ الانعام: ۱۰۴)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد: هذا بصائر للناس و هدی و رحمة لقوم یوقنون (سورۃ الجاثیة ۲۰)

(۱۹) الحق: لانه حق و صدق من عند الله لاکذب فیه فهو الحق وما جاء به حق وما امر به و دعا الیه.

ترجمہ: قرآن کی صفت حق ہے کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے حق اور سچ ہے اس میں کوئی جھوٹ نہیں اسلئے وہ سچ ہے جو اس کو لے آیا جس نے اسکا حکم دیا اور جس نے اس کی طرف بلایا وہ بھی حق گو اور سچا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد: وبالحق انزلنه و بالحق نزل وما ارسلنك الا مبشرا و نذیرا (سورۃ الاسراء ۱۰۵)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد: ولیعلم الذی اوتوا العلم انه الحق من ربك فیومنو به (سورۃ الحج ۵۴)

(۲۰) الصدق: لانه من عند الله انزله مصدقا لما قبله من الکتب التی انزلت علی انبیاء الله قبل ان تغیر او تبدل (تفسیر الطبری ۶: ۵۶۹)

ترجمہ: قرآن کی صفت صدق بھی ہے کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اللہ تعالیٰ نے اس کو پہلے انبیاء پر نازل ہونے والی کتب کی تصدیق کرنے کی حیثیت سے اتارا تغیر اور تبدل سے پہلے پہلے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد: وتمت کلمت ربك صدقا و عدلا لا مبدل لکلمته (سورۃ الانعام ۱۱۵)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد: والذی جاء بالصدق و صدق به اولئك هم المتقون (سورۃ الزمر ۳۳)

(۲۱) العدل: لانه العادل فی احکامه فکل ما امر به فهو عدل و کل ما نهی عنه فباطل فانه لا ینهی الا عن مفسدة (ابن کثیر ۲: ۲۶۸)

ترجمہ: قرآن کو عدل کے ساتھ موصوف کیا گیا کیونکہ وہ اپنے احکام میں انصاف کرنے والا ہے جس امر کا بھی قرآن حکم کرے وہ انصاف اور حق ہوگا اور جس کو بھی قرآن منع کریگا وہ باطل ہوگا۔ کیونکہ قرآن خرابی اور بگاڑ ہی سے روکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد: وتمت کلمت ربك صدقا و عدلا لا مبدل لکلمته وهو السمیع العلیم

(سورۃ الانعام ۱۱۵)

(۲۲) بشریٰ: بانه بشری لانه بشری للمومنین فقد اعلمهم بما اعدلهم من الکرامة عنده فی جناته ........ و ذلك هو البشری التی بشر الله بها المومنین فی کتابه (الطبری ۱: ۴۸۳)

ترجمہ: قرآن خوشخبری ہے کیونکہ یہ مومنوں کیلئے خوشخبری اور بشارت ہے کہ قرآن مومنوں کو ان کے واسطے اللہ کی جنتوں میں تیار کردہ عزت وشرافت کی خبر دی ہے..... یہ وہ خوشخبری ہے جس کی بشارت خدا نے اپنی کتاب میں مومنوں کو دی ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد: قل من کان عدوا الجبریل ...... وھدی و بشری للمومنین (سورۃ البقرہ ۹۷)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد: تلك ایت القرآن و کتاب مبین ھدی و بشری للمومنین (سورۃ النمل ۲۰۱)

(۲۳) المجید: لانہ من شرفہ اللہ حفظ عن التغیر و التبدیل و الزیادۃ والنقصان و جعلہ معجزا فی نفسہ عن ان یوتی بمثلہ (البرھان ۱: ۲۸۰)

ترجمہ: قرآن مجید کو مجید کی وصف کے ساتھ موصوف کیا گیا کیونکہ اس کی شرافت میں سے ایک بات یہ بھی ہے کہ یہ تغیرو تبدیلی، زیادت ونقصان سے محفوظ ہے اور قرآن کو اسی بناء پر معجزہ بنایا گیا ہے کہ اس جیسا لایا جائے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد: ق والقرآن المجید (سورۃ ق ۱)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد: بل ھو قرآن مجید (سورۃ البروج ۲۱)

(۲۴) المبین: لانہ اظھر الحق من الباطل (الاتقان ۱۳۷)

ترجمہ: قرآن کی صفت مبین ہے کیونکہ یہ حق کو باطل سے ظاہر اور الگ کر دیتی ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد: الر تلك ایت الکتب المبین (سورۃ یوسف ۱)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد: والکتب المبین (سورۃ الدخان ۲)

(۲۵) العزیز: باعزاز اللہ ایاہ وحفظہ من کل اراد لہ تبدیلا او تحریفا او تغیرا (الطبری ۱۱: ۱۱۶)

ترجمہ: قرآن کی صفت عزیز ہے کیونکہ اللہ نے اسے یہ اعزاز دیا ہے کہ یہ ہر اس شخص کی دسترس سے محفوظ ہے جو اس میں تبدیلی تحریف اور تغیر کرنا چاہتا ہے

اللہ تعالیٰ کا ارشاد: ان الذین کفروا بالذکر لما جاء ھم و انہ لکتب عزیز (سورۃ فصلت ٤١)

(۲۶) البلاغ: ھذا القرآن بلاغ للناس ابلغ اللہ بہ الیھم فی الحجۃ علیھم و اعذر الیھم بما انزل فیہ من مواعظہ وعبر (تفسیر الطبری: ٤٦٧/٧، ابن کثیر: ٢٤٤/٢)

ترجمہ: یہ قرآن لوگوں کیلئے خبر، اطلاع، اعلان، پیغام، نوٹس، اناؤنسمنٹ ہے (بلاغ بمعنی مقصد تک پہنچنے کا ذریعہ) اللہ تعالیٰ پیغمبر کے ذریعے لوگوں کو ثبوت پہنچاتا ہے

اللہ تعالیٰ کا ارشاد: ان فی هذا لبلٰغا لقوم عبدین (سورۃ الانبیاء ۱۰۶)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد: هذا بلٰغ للناس و لینذروا به ... (سورۃ ابرٰهیم ۵۲)

## ﴿قرآنی مضامین﴾

محدث دہلوی حضرت علامہ شاہ ولی اللہ نور اللہ مرقدہ الفوز الکبیر الباب الاول میں تحریر فرماتے ہیں:

جاننا چاہئے کہ قرآن کریم کے صریح مضامین پانچ علوم سے باہر نہیں ہیں۔

**(۱) علم الاحکام:** احکام سے مراد یہ ہیں۔ واجب، مندوب، مباح، مکروہ اور حرام ہے۔ چاہے وہ احکام عبادتوں کے قبیل سے ہو یا معاملات کے قبیل سے، یا تدبیر منزل سے یا سیاست مدنی اور اس علم کی تفصیل کرنا فقیہ کی ذات سے وابستہ ہے۔

**(۲) علم الجدل:** علم المناظرہ: ان چار فرقوں کے ساتھ مباحثہ کرنا ہے۔ یعنی یہود، نصاریٰ، مشرکین و منافقین۔ اور اس علم کی وضاحت کرنا متکلم کی ذات کے ساتھ تعلق رکھتا ہے۔

**(۳) علم التذکیر بالاء اللہ:** اور وہ آسمانوں اور زمین کی پیدائش کا بیان، اور بندے جن باتوں کے محتاج ہیں ان کو دل میں ڈالنے کا بیان، اور اللہ تعالیٰ کے صفات کاملہ کی وضاحت ہے۔

**(۴) علم التذکیر بایام اللہ:** اور وہ ان واقعات کی وضاحت ہے جن کو اللہ تعالیٰ نے ایجاد فرمایا ہے۔ نیک بندوں کو نوازنے اور نافرمان لوگوں کو سزا دینے کی خاطر۔

**(۵) علم التذکیر بالموت وما بعد الموت:** یعنی عالم کائنات کے فناء ہونے کی کیفیت اور فنا ہونے کے بعد دوبارہ زندگی میں پیش آنے والے حالات (حشر و نشر، حساب، میزان اور جنت و جہنم)






## ﴿قرآنی سورتوں کے مختلف نام واقسام﴾

(۱) سبع طوال: سات بڑی سورتیں، (۱) سورۃ البقرہ (۲) سورۃ آل عمرآن (۳) سورۃ النساء (۴) سورۃ المائدہ (۵) سورۃ الانعام (۶) سورۃ الاعراف (۷) سورۃ الانفال مع توبہ تک۔

(۲) مئین: وہ سورتیں جن میں سو (۱۰۰) یا کسی قدر زیادہ آیتیں ہوں۔ سورۃ یونس سے سورۃ فاطر تک۔

(۳) المثانی: وہ سورتیں جن میں سو (۱۰۰) سے کم آیتیں ہوں سورۃ یٰسین سے سورۃ ق تک۔

(۴) مفصل یا محکم: چھوٹی چھوٹی سورتوں کا نام ہے۔ سورۃ ق سے آخر قرآن تک۔ یہ چھبیسویں (۲۶) پارہ کے ثلث کے بعد آخر قرآن تک ہے۔

## ﴿مفصل کی تین اقسام ہیں﴾

(۱) طوال مفصل: سورۃ ق یا سورۃ حجرات سے سورۃ بروج تک۔

(۲) اوساط مفصل: سورۃ بروج سے سورۃ لم یکن تک۔

(۳) قصار مفصل: سورۃ لم یکن سے سورۃ والناس تک۔

☆ اور بعض کے نزدیک ☆

(۱) طوال مفصل: سورۃ ق سے سورۃ مرسلات تک

(۲) اوساط مفصل: سورۃ نباء سے سورۃ الضحیٰ تک۔

(۳) قصار مفصل: سورۃ الم نشرح سے سورۃ الناس تک

(علوم القرآن، فصل ششم، ص، ۱۴۳)

## ﴿قرآنی آیات کے نام و معلومات﴾

(۱) طویلہ: جن کے کلمات دس سے زیادہ ہوں۔

(۲) متوسطہ: جن کے کلمات تین سے دس تک ہو۔

(۳) مختصرہ: یہ دو کلمات کی آیتیں ہوتی ہیں۔

(۴) قصیرہ: جو ایک کلمہ کی ہو۔ (تحفۃ حفاظ: ۱۰۶)

## ﴿مکی و مدنی سورتوں میں فرق﴾

محدث کبیر و زینت المفسرین علامہ عبدالہادی المعروف شاہ منصور باباجیؒ فرماتے ہیں:

کہ قرآن مجید کی سورتیں دو قسم کی ہیں، مکی اور مدنی اور کل سورتیں (۱۱۴) ہیں جن میں (۸۳) مکی اور (۳۱) مدنی ہیں۔

امام الاولیاء علامہ احمد علی لاہوریؒ صاحب فرماتے ہیں:

کہ تقسیم سور، ترتیب سور و تعین سور بھی حضور ﷺ (تسلیما کثیرا کثیرا) نے بیان فرمائی ہیں۔ جو سورتیں آنحضرت ﷺ (تسلیما کثیرا کثیرا) پر ہجرت سے پہلے نازل ہوئیں وہ مکی سورتیں شمار ہوتی ہیں اور جو ہجرت کے بعد نازل ہوئیں وہ مدنی سورتیں ہیں البتہ ترتیب سور میں علماء کا اختلاف ہے مگر محققین کے نزدیک جس طرح آیات کی ترتیب توفیقی ہے اسی طرح سورتوں کی ترتیب بھی آپ ﷺ کے زمانہ خیر و برکت میں ہوئی ہے۔

(اسرار الفرقان، مقدمہ: ۲۴: بحوالہ از زبدۃ القرآن ص: ۲۷، افادات: از حضرت لاہوری صاحبؒ)

مکی و مدنی سورتوں کی تعریف: مکی اور مدنی کے متعلق تین اصطلاحات ہیں۔

(۱) جو سورتیں ہجرت سے قبل نازل ہوئیں ہیں انہیں مکی کہا جاتا ہے اور جو سورتیں ہجرت کے بعد نازل ہوئیں ہیں انہیں مدنی کہا جاتا ہے۔ اس میں مکان کا اعتبار نہیں ہے چاہے جہاں بھی نازل ہوئی ہو۔

(۲) جو سورتیں مکہ مکرمہ میں نازل ہوئیں ہیں اس کو مکی کہتے ہیں، نزول چاہے ہجرت سے پہلے ہو یا بعد میں اور جو سورتیں مدینہ منورہ میں نازل ہوئیں اس کو مدنی کہتے ہیں اس صورت میں مکی اور مدنی سورتوں کے درمیان واسطہ ثابت ہوتا ہے اور وہ مکہ و مدینہ سے باہر والی سورتیں ہیں۔

عن ابی امامۃ: قال، قال رسول اللہ ﷺ انزل القرآن فی ثلاثۃ امکنۃ، مکۃ و المدینۃ و الشام

(الاتقان: ۳۶)

(۳) جن سورتوں میں خطاب اہل مکہ کے ساتھ ہو وہ مکی ہیں اور جن میں خطاب اہل مدینہ کو ہو وہ مدنی ہیں۔

(الاتقان فی علوم القرآن: النوع الاول فی معرفۃ المکی والمدنی، ص: ۳۵، ۳۶: البرھان فی علوم القرآن، النوع التاسع فی

معرفۃ المکی والمدنی، ج۱: ۸۷، ۱۹۰: علوم القرآن، فصل ششم، ۱۴۱ شاہ منصور باباجی کیسٹ: ۲)

## ﴿مکی اور مدنی سورتوں کی علامات﴾

### مکی سورتوں کی علامات:

(۱) جن سورتوں میں لفظ کلا کا ذکر ہو وہ مکی ہیں۔ لفظ کلا ۳۳ جگہ پندرہ سورتوں میں آیا ہے جو سب قرآن کے نصف آخیر میں ہے گویا نصف آخیرا کثر حصہ مکی ہے۔

(۲) جن سورتوں میں آیت سجدہ ہو وہ مکی ہوگی (آیت سجدہ حنفی مسلک کے مطابق)

(۳) جن سورتوں میں انبیاء کرامؑ اور امم سابقہ کے واقعات کا ذکر ہو وہ مکی ہونگی، سوائے سورۃ البقرۃ کے۔

(۴) جن سورتوں میں حضرت آدمؑ اور ابلیس کے واقعہ کا ذکر ہو وہ مکی ہونگی سوائے سورت البقرۃ کے۔

(۵) جن سورتوں میں یایھا الناس کے ساتھ خطاب ہو وہ مکی ہونگی۔

(٦) جن سورتوں کی ابتداء حروف تھجی سے ہو مکی ہونگی سوائے سورۃ البقرہ اور آل عمران کے۔

### مدنی سورتوں کی علامات:

(۱) جس سورت میں حدود اور فرائض کا بیان ہو اسکو مدنی کہتے ہیں۔

(۲) جس سورت میں جہاد اور احکام جہاد کا حکم ہو اسکو مدنی کہتے ہیں۔

(۳) جس سورت میں منافقین کا ذکر ہو وہ مدنی ہوگی سوائے سورت العنکبوت کے۔

(۴) جس سورت میں یا ایھا الذین امنوا کے ساتھ خطاب ہو اس کو مدنی کہتے ہیں۔

(البرھان فی علوم القرآن: النوع التاسع معرفۃ المکی والمدنی از: بدر الدین زرکشی ۱: ۱۸۸، ۱۹۱: مناھل العرفان: الطریق الموصلۃ الی معرفۃ المکی والمدنی ۱: ۱۹۰: علوم القرآن، فصل ششم: ۱۴۲، الاتقان فی علوم القرآن: ضوابط فی المکی والمدنی: ۵۵، ۵۷ شاہ منصور باباجی کیسٹ: ۲، معارف القرآن: ۱۰، ۲۷)

## ﴿مکی و مدنی سورتوں کی خصوصیات﴾

(۱) مکی سورتوں میں اثبات عقائد، رد علی المشرکین، قصص الانبیاءؑ، اور مدنی سورتوں میں احکام شرعیہ رد علی الیھود والنصاری، ذکر المنافقین والفتوی فی المسائل و ذکر غزوات ہوتا ہے، (باباجی)

(۲) مکی سورتوں میں زیادہ تر بیان توحید، رسالت، آخرت اور حشر و نشر کی نظر کشی آنحضرت ﷺ کو صبر و تسلی کی تلقین اور پچھلی

امتوں کے واقعات پر مشتمل ہیں، اس کے برعکس مدنی سورتوں میں خاندان کی تمدن قوانین جہاد، وقتال کے احکام وحدود و فرائض بیان کئے گئے ہیں۔

(۳) مکی سورتوں میں زیادہ تر مقابلہ بت پرستوں سے ہےاور مدنی سورتوں میں اہل کتاب اور منافقین سے۔

(۴) مکی سورتیں اور آیتیں عموماً چھوٹی چھوٹی اور مختصر اور مدنی سورتیں طویل اور مفصل ہیں۔

(۵) مکی سورتوں کا اسلوب زیادہ پرشکوہ ہے، اس میں استعارات وتشبیہات اور تمثیلیں زیادہ ہیں اور ذخیرہ الفاظ بہت وسیع ہے اس کے برخلاف مدنی سورتوں کا انداز نسبۃً سادہ ہے۔ (معارف القرآن:۱۔۱۷،۱۸)

## حروف مقطعات کے بارے میں اکابرین امت کا مؤقف:

قرآن مجید کی وہ سورتیں جن کی شروع حروف مقطعات سے ہے وہ ۲۹ ہیں۔ان حروف مقطعات کی کل تعداد چودہ (۱۴) ہے جن سے قرآن مجید کی انتیس ۲۹ سورتوں کا آغاز ہوا ہے۔

معروف محدث ومفسر امام بغویؒ تحریر فرماتے ہیں:

**قال الشعبی وجماعة:الم و سائر حروف الهجاء فی اوائل السور من المتشابه الذی استاثر اللّٰه تعالیٰ بعلمه ، وهی سرّ القرآن ، فنحن نومن بظاهرها، ونکل العلم فیها الی اللّٰه تعالیٰ، و فائدة ذکرها: طلب الایمان بها، قال ابو بکر الصدیقؓ : فی کل کتاب سر ، و سر اللّٰه تعالیٰ فی القرآن اوائل السور، وقال علیؓ : لکل کتاب صفوة، و صفوة هذاالکتاب حروف التهجی،وقال داء ود ابن ابی هند: کنت اسال الشعبی عن فاتح السور فقال : یاداء ود، ان لکل کتاب سراً و ان سرالقرآن فواتح السور، فدعها و سل عما سوی ذلك.**

امام شعبیؒ اور ایک جماعت نے کہا، کہ الم اور بعض سورتوں کے اوائل میں باقی حروف ہجاء متشابہات میں سے ہیں جن کا علم اللہ تعالی کے سوا کسی کو حاصل نہیں ہے۔ وھی سر القرآن اور یہ قرآن مجید کا ایک راز ہے ہم ان کے ظاہر پر ایمان لاتے ہیں (ان کے قرآن ہونے پر یقین رکھتے ہیں) اور ان کی حقیقت کا علم اللہ تعالیٰ کو حوالہ کرتے ہیں اور ان حروف کے ذکر کا مقصد ان پر ایمان لانے کا مطالبہ کرنا ہے، حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت علیؓ نے فرمایا ہے کہ ہر کتاب میں ایک راز ہوتا ہے اور قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا راز بعض سورتوں کے اوائل میں یہ حروف مقطعات ہیں۔داؤد بن ابی ھند کہتے ہیں کہ میں ان حروف کے بارے میں امام شعبیؒ سے پوچھا کرتا تھا تو اس نے کہا اے داؤد ہر کتاب میں ایک راز بھی ہوتا ہے اور قرآن مجید کا

رازیہ حروف ہیں اسلئے ان کو چھوڑو اوران کے علاوہ جو چاہو پوچھو۔ (معالم التنزیل ص:۱۱۔ج۱)

علامہ ابوالليث سمرقندیؒ تحریر فرماتے ہیں:

وروى عن الشعبی انه قال ان لله سرا جعله فی كتبه و انّ سره فی القرآن هو الحروف المقطّعة وروی عن عمرؓ و عثمانؓ و ابن مسعودؓ انهم قالوا لحروف المقطّعة من المكتوم الذی لا يفسر.

امام شعبیؒ سے مروی ہے کہ اللہ نے اپنی کتابوں میں کوئی نہ کوئی راز رکھا ہے اور قرآن مجید میں اسکا راز حروف مقطعات ہیں اور حضرت عمرؓ، عثمانؓ اور ابن مسعودؓ سے مروی ہے کہ حروف مقطعات ایک پوشیدہ راز ہے جس کی تفسیر نہیں کی جاسکتی ہے۔

(تفسیر سمرقندی ص۸۷: ج۱)

علامہ قاضی محمد ثناء اللہ عثمانیؒ تحریر فرماتے ہیں:

قرآنی مقطعات میں میرے نزدیک (قطعی فیصلہ) اور حق بات یہ ہے کہ قرآن مجید کے متشابہات اوران مخفی رموز واسرار میں سے ہیں جو صرف حق تعالیٰ اور اس کے نبی کریم ﷺ (تسلیما کثیرا کثیرا) کے مابین دائر ہیں اور جنہیں عام لوگ سمجھنے کی لیاقت نہیں رکھتے بلکہ خود خدا کو منظور نہیں کہ عام لوگ ان سے مطلع ہو۔ خدا تعالیٰ نے اپنے رسول کریم ﷺ کو اور آپ کے کامل پیروں اور معتقدوں میں سے جسے چاہا اس کو سمجھا دیا۔۔۔۔۔ حضرت سجاوندیؒ کا قول ہے کہ حروف مقطعات کے بارہ میں صدر اول کے تمام لوگوں (علماء کرام) کے متفقہ الفاظ یہ ہیں انها سر بين الله و بين نبيه ﷺ۔

(تفسیر مظہری ص۱۹: ج۱)

رئیس المفسرین عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں:

اسم من اسماء الله تعالىٰ

اس تفسیر پرایک اشکال وارد ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے کل ننانوے نام ہیں اوران میں سے الم نہیں ہے؟

جواب: محدث کبیر زینت المفسرین علامہ عبدالہادی (المعروف) شاہ منصور باباجیؒ فرماتے ہیں:

کہ یہاں یہ اشکال درست نہیں ہے اسلئے کہ هی من اسماء الله تعالىٰ کا مطلب ومقصد یہ ہے کہ ایک ایک حرف اللہ تعالیٰ کے اسم مبارک کی طرف مشیر ہے۔ الف سے مراد اللہ، لام سے مراد لطیف، میم سے مراد ملک ہے۔

رئیس المفسرین عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں:

کھیعص" الکاف سے مراد کافی، الھاء سے مراد ھادی، الیاء سے مراد حکیم، العین سے مراد علیم، الصاد سے مراد صادق ہے۔

(معالم التنزیل، ص ۱۱: ج ۱)

بعض حضرات نے یہ تفسیر کیا ہے کہ یہ حروف مقطعات ان سورتوں کے نام ہیں جن کے آغاز میں ان کا ذکر ہوا ہے۔

امام مجاہد، عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم فرماتے ہیں۔

انما هی اسماء السور (تفسیر ابن کثیر: ۳۵: ج ۱ ، معالم التنزیل : ۱۲: ج ۱)

بعض نے یہ تفسیر بیان کی ہے کہ حروف مقطعات قرآن مجید کے اسماء ہیں۔

امام قتادہؒ فرماتے ہیں:

هذه الحروف اسماء القرآن (معالم التنزیل: ۱۲: ج ۱: زاد المسیر ۲۶: ج ۱)

بعض حضرات نے یہ تفسیر کی ہے هو رمز فیما بین الله و بین رسول الله

حروف مقطعات کی بحث کا خلاصہ یہ ہے جو مفتی اعظم پاکستان ۔ مفتی محمد شفیعؒ نے بیان فرمایا ہے جمہور صحابہ تابعینؒ اور علماء امت کے نزدیک راجح یہ ہے کہ یہ حروف رموز و اسرار ہیں جن کا علم خدا تعالیٰ کے سوا کسی کو نہیں اور ہوسکتا ہے کہ رسول ﷺ کو اس کا علم بطور ایک راز دیا گیا ہو جس کی تبلیغ امت کے لئے روک دی گئی ہو، اسلئے آنحضرت ﷺ (تسلیما کثیرا کثیرا) سے ان حروف کی تفسیر و تشریح میں کچھ منقول نہیں۔ (معارف القرآن ۱۰۷: ۲۷)

حروف مقطعات بعض سورتوں کی ابتداء میں ذکر کرنے میں کیا حکمت ہے؟

حروف مقطعات بعض سورتوں کی ابتداء میں ذکر کرنے کی حکمت قرآن مجید کا اعجاز بیان کرنے کے لئے ہوا ہے۔

اسلئے علامہ ابن جوزی تحریر فرماتے ہیں:

انـه نبـه بذلك على اعجازه ، فكانه قال: هو من هذا الحروف التى تؤلفون منها كلامكم، فما بالكم تعجزون عن معارضته؟ فاذا عجزتم فاعلمو انه ليس من قول محمد عليه السلام

(زاد المسیر : ۲۵

علامہ ابن کثیر تحریر فرماتے ہیں:

ماهی مع قطع النظر عن معانيها فى نفسها..... و قال آخرون بل انما ذكرت هذه الحروف فى اوئل

السور التی ذکرت فیھا بیانا لا عجاز القران وأن الخلق عاجزون عن معارضته بمثله ھذا مع أنه مرکب من ھذہ الحروف. المقطعة التی یتخاطبون بھا، وقد حکی ھذا المذھب الرازی فی تفسیرہ عن المبرد و جمع من المحققین، و حکی القرطبی عن الفراء و قطرب نحو ھذا: و قررہ الزمخشری فی کشافه و نصرہ اتم نصر، و الیه ذھب الشیخ الامام العلامة ابو العباس ابن تیمیة وشیخنا الحافظ المجتھد ابو الحجاج المزی و حکاہ عن ابن تیمیة.قال الزمخشری ولم ترد کلھا مجموعة فی اول القرآن و انما کررت لیکون ابلغ فی التحدی و لتبکیت......

قطع نظر اس کے کہ نفس الامر میں ان کے معنی کیا ہیں۔۔۔۔۔۔تو اس کے بارے میں بعض علماء کرام فرماتے ہیں کہ ان کا ذکر قرآن مجید کا اعجاز بیان کرنے کے لئے ہوا ہے۔یعنی اس بات کو ثابت کرنے کیلئے کہ لوگ اسکا مقابلہ کرنے سے عاجز ہیں باوجود اسکے کہ یہ قرآن مجید ان ہی حروف مقطعات سے مرکب ہے جن میں لوگ ایک دوسرے سے گفتگو کرتے ہیں یہ مسلک امام فخر الدین رازیؒ نے اپنی تفسیر میں مبرد اور محققین کی ایک جماعت سے نقل کیا ہے۔امام قرطبیؒ نے اس قول کو قطرب اور فراء سے نقل کیا ہے اور علامہ زمخشری نے کشاف میں اس کی تقریر و توجیہ کی ہے اور اس کی بڑی تائید کی ہے،اسی رائے کو شیخ ابو العباس ابن تیمیہ نے پسند کیا ہے اور ہمارے شیخ حافظ مجتہد ابوالحجاج مزی نے یہ قول میرے سامنے ابن تیمیہ سے نقل کیا تھا اور اسے پسند کیا تھا۔علامہ زمخشری نے فرمایا ہے ان تمام حروف کو یکجا طور قرآن کے آغاز میں ذکر نہیں کیا گیا بلکہ مختلف سورتوں کے آغاز میں دھرایا گیا ہے تا کہ بار بار چیلنج دیا جائے اور لا جواب کیا جائے۔ (تفسیر ابن کثیر:۳۸:ج۱)

علامہ ابن کثیرؒ فرماتے ہیں:

ولھذا کل سورة افتتحت بالحروف فلا بد ان یذکر فیھا الانتصار للقرآن و بیان اعجازہ و عظمته و ھذا معلوم بالاستقراء وھو الواقع فی تسع و عشرین سورة.

جس سورت کی آغاز ان حروف (مقطعات) سے ہوا ہے تو ضروری ہے کہ اس میں ان حروف کے بعد قرآن مجید کا اعجاز اور اس کی عظمت بیان ہوئی ہو اور استقراء سے ایسا معلوم ہوا ہے جن انتیس (۲۹) سورتوں میں ان حروف کا ذکر ہوا ہے ان میں ان حروف کے بعد قرآن مجید کی عظمت اور صداقت بیان ہوئی ہے۔ (تفسیر ابن کثیر ۳۸:ج۱)

حروف مقطعات کے خواص اور ان کی برکات:

علامہ حسن الھاشمیؒ فاضل دار العلوم دیو بند اعمال ناسوتی ۷۴ میں لکھتے ہیں:

## صحابہؓ اور بزرگوں کے معمولات:

(۱) حجۃ الاسلام حضرت امام غزالیؒ نے لکھا ہے کہ عبدالرحمٰن بن عوف حروف مقطعات کو لکھ کر اپنے مال و اسباب میں رکھ لیتے تھے تاکہ یہ سب مال ہر قسم کی آفات سے محفوظ رہے۔

(۲) حضرت امام کمالؒ جب دریائے دجلہ میں جاتے تو حروف مقطعات پڑھ لیا کرتے تھے کسی نے وجہ پوچھی تو فرمایا کہ جس چیز پر یہ کلمات پڑھے یا لکھے جائیں وہ تلف ہونے سے محفوظ رہے گی۔

(۳) حضرت امام غزالیؒ نے خواص القرآن میں لکھا ہے کہ بعض اکابرین جب بحری سفر میں جاتے تھے تو کاغذ یا کسی ٹھیکری پر یہ حروف مقطعات لکھ کر ساتھ رکھتے تھے۔ اگر دریا میں طوفان آتا تو یہ کاغذ دریا میں ڈال دیا کرتے تھے اور طوفان رک جایا کرتا تھا۔

(۴) حضرت علی کرم اللہ وجہہ جب دعا فرماتے تو اسطرح دعا کرتے تھے۔

**یا کھیعص یا حم عسق اغفرلی وارحمنی.**

## تعداد آیات قرآن مجید:

قرآن مجید کی آیات کی تعداد میں اہل کوفہ اور اہل شام اور اہل بصرہ اور اہل مکہ و اہل مدینہ کا اختلاف ہے۔ اختلاف کی وجہ یہ نہیں کہ ایک گروہ بعض کو آیات قرآنی کہتا ہے اور دوسرا ان کو قرآن میں داخل نہیں کرتا بلکہ اس وجہ سے کہ جس گروہ کے نزدیک نبی ﷺ (تسلیما کثیرا کثیرا) کا جس جگہ وقف کرنا پایا گیا انہوں نے اس کو ایک آیت شمار کیا اور جن کے نزدیک دونوں جگہوں میں وقف کرنا ثابت نہ ہوا ہو بلکہ وصل ثابت ہوا ہو تو انہوں نے دونوں کو ایک آیت سمجھا۔

(تفسیر حقانی، مقدمہ اسمائے سور قرآن، فصل ششم ۱/۱۷۱: الاتقان فی علوم القرآن: ۱۷۵)

قرآن مجید کی آیات چھ ہزار (۶۰۰۰) سے زائد ہیں اس پر سب علماء کرام کا اتفاق ہے یہاں چند علماء کے مشہور اقوال نقل کر رہا ہوں۔

(۱) محدث کبیر علامہ شمس الحق افغانیؒ نے ابن جوزیؒ کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ بشمار ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ کے آیات قرآن کریم کی کل تعداد ۶۶۶۶ ہے۔

(علوم القرآن تعداد آیات قرآن: ۱۴۳، الاتقان فی علوم القرآن: ۱۷۵)

(۲) اہل مدینہ سے اس کے بارے میں دو اقوال منقول ہیں پہلا قول جو حضرت نافعؒ کی طرف منسوب ہے قرآن کریم کی کل

آیات کی تعداد ۶۲۱۷ ہیں اور دوسرے قول کے مطابق ۶۲۱۴ ھ۔

(۳) اہل مکہ کے نزدیک کل آیات کی تعداد ۶۲۲۰ ہے اور یہ قول حضرت عبداللہ ابن عباسؓ کی طرف منسوب ہے۔

(۴) اہل کوفہ کے نزدیک کل آیات کی تعداد ۶۲۳۳ ہے۔

(۵) اہل بصرہ سے اس کے بارے میں دو اقوال منقول ہیں پہلے قول کے مطابق کل آیات کی تعداد: ۶۲۰۵ اور دوسرے قول کے مطابق ۶۲۱۹ ہیں۔

اہل شام سے اس کے بارے میں دو اقوال منقول ہیں پہلے قول کے مطابق کل آیات کی تعداد ۶۲۲۵ اور دوسرا قول کے مطابق ۶۲۲۶ کی روایات بھی مروی ہیں۔

(البرھان فی علوم القرآن، فصل فی عدد سور القرآن وآیاتہ وکلماتہ وحروفہ: ج۱، ۲۴۹: مناہل العرفان، عدد آیات القرآن: ج۱، ۳۳۶)

## ﴿تعداد حروف وکلمات قرآن مجید﴾

قرآن مجید کے حروف وکلمات کی تعداد کے بارے میں اکابرین امت کا اختلاف ہے اختلاف کا سبب یہ ہے کہ بعض اکابرین امت نے حروف مشددہ میں سے ایک کو دوگنا اور بعض اکابرین نے ایک ہی شمار کیا ہے۔

(تفسیر حقانی، فصل ہشتم، اسمائے سور قرآن: ۱، ۱۷۱

## ﴿تعداد حروف﴾

(۱) محدث کبیر علامہ شمس الحقؒ نے علامہ ابن جوزیؒ سے نقل کیا ہے کہ عبداللہ بن مسعودؓ کے حساب کے مطابق قرآن مجید کی تمام حروف کی تعداد: (۳۲۲۶۷۱ تین لاکھ بائیس ہزار چھ سو اکہتر)

دوسرا قول عبداللہ ابن مسعودؓ نیز اہل کوفہ اور ہشام بن عمار کا بھی یہی قول ہے۔ کہ (۳۲۱۲۵۰ تین لاکھ اکیس ہزار دو سو پچاس)

(۲) عطاء بن یسارؒ کے حساب کے مطابق قرآن مجید کے حروف کی تعداد: (۳۲۳۰۱۵، تین لاکھ تئیس ہزار پندرہ)

(۳) حروف قرآن مجید بقول امام مجاہد: (۳۲۱۱۸۰، تین لاکھ اکیس ہزار ایک سو اسی)

(۴) حجاج بن یوسف کے زمانے میں اس کے حکم سے قرآن مجید کے حروف کو شمار کیا گیا تو کل تعداد (۳۴۰۷۴۰، تین لاکھ چالیس ہزار سات سو چالیس)

(۵) رئیس المفسرین حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے قول کے مطابق نیز حضرت سعید بن جبیر اور ابن جریج کا بھی یہی قول ہے کہ قرآن کے حروف کی تعداد: (۳۲۳۶۷۱، تین لاکھ تئیس ہزار چھ سو اکہتر)

## ﴿تعداد کلمات﴾

(۱) امام مجاہدؒ کے شمار کے مطابق قرآن مجید کی کلمات کی تعداد (۷۶۲۵۰ چھتر ہزار دو سو پچاس)

(۲) عطا ابن یسارؒ کے حساب کے مطابق قرآن مجید کے کلمات کی تعداد (۷۷۴۳۹، ستتر ہزار چار سو انتالیس)

(علوم القرآن، فصل ششم، ۱۴۳، البرھان فی علوم القرآن، فصل فی عدد سور القرآن و آیاتہ وکلماتہ وحروفہ: ج۱، ۲۴۹، احکام القرآن للقرطبی، باب ماجاء فی ترتیب سورۃ القرآن وآیاتہ: ۱، ۶۴، تفسیر ابن کثیر مقدمہ: ج۱، ۷، الاتقان فی علوم القرآن، طریق تحدید الآیۃ التوفیق: ۱۷۵، رواہ ابن الضریس فی فضائل القرآن، رقم: ۱۷، ص: ۳۳ تا ۳۵)





# بسم اللہ الرحمن الرحیم

# سورۃ الفاتحة

## سورۃ الفاتحۃ مکیہ، نزلت بعد سورۃ المدثر

**تسمیہ سورۃ فاتحہ:**

(۱) (بسم اللّٰہ) الذی جعل القرآن ناسخا للکتب السابقۃ (الرحمن) باعطاء النبوۃ للنبی ﷺ والبشارات بالوعد و التنذیرات بالوعید (الرحیم) علی المومن باعطاء الایمان.

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں، جس نے پچھلی آسمانی کتابوں کے لئے قرآن مجید کو منسوخ کرنے والا ٹھہرایا۔ جس نے نبی پاک ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) پر نبوت و رسالت کے عطیے کے ساتھ بڑی مہربانی فرمائی، (جنت) اخروی خوشیوں کے وعدوں کی خوش خبری کے ساتھ اور (جہنم) کی تہدیب کے خدشات سنانے کے ساتھ اسی ذات نے مومنوں پر اعطائے ایمان کے ساتھ رحم کیا۔

**اسماء سورت فاتحہ:**

**(ا) فاتحة الکتاب:**

وجہ التسمیة: لأنہ تفتح قراءۃ القرآن بھا لفظا، وتفتح بھا الکتابۃ فی المصحف خطّا فھی فواتح لھا یتلوھا من سور القرآن فی الکتابۃ والقرآ.

(تفسیر الطبری: ۷۴/۱)(قرطبی: ۱۱۱/۱)(الماوردی: ۴۵/۱)(معالم التنزیل: ۲۳/۱)

ترجمہ: سورۃ الفاتحہ کو فاتحہ اس وجہ سے کہتے ہیں کہ اس ہی کے ذریعے لفظی اعتبار سے قرآن کی تلاوت اور تحریری اعتبار سے مصحف میں قرآن کی کتابت شروع ہوئی ہے۔ پس یہ سورت ہائے قرآن کے لیے کتابت و قرأت ہر دو لحاظ سے دروازے جیسا ہے۔

عن عبادہ بن الصامتؓ أن رسول اللّٰہ ﷺ قال: لاصلوۃ لمن لم یقرأ بفاتحۃ الکتاب.

(بخاری شریف، کتاب التوحید و مسلم: ۲۹۵/۱، کتاب الصلوۃ)

ترجمہ: حضرت عبادہ بن صامتؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) نے فرمایا اس شخص کی نماز نہ ہوئی

جس نے سورۃ الفاتحہ نہ پڑھی ہو۔

وعن ابی هريرةؓ قال :قال رسول اللهﷺ:من صلى صلاة لم يقرأ فيها بفاتحة الكتاب فهي خداج يقولهاثلاثا.

(مسلم،کتاب الصلوة:۱/۲۹۷)

ترجمہ:حضرت ابوھریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ (تسليماً كثيراً كثيراً) نے فرمایا کہ جس نے نماز پڑھی مگر اس میں فاتحہ نہ پڑھی تو اس کی نماز ناقص ہے اور اس بات کو تین بار دہرایا۔

(۲) أم الكتاب۔(۳) وأم القرآن:

وجه التسمية:سميت أم القرآن وأم الكتاب لأنها أصل القرآن منها بدئ القرآن.

(معالم التنزيل:۱/۱٤۹)

ترجمہ:سورۃ الفاتحہ کو ام القرآن اور ام الکتاب کہتے ہیں کیونکہ یہ قرآن کی ابتداء اور بنیاد ہے اس سے قرآن کی ابتداء ہوئی۔

عن ابی هريرةؓ قال:قال رسول اللهﷺ اذا قرأتم الحمد لله فاقرء وابسم الله الرحمٰن الرحيم وانها أم القرآن وأم الكتاب والسبع المثانى وبسم الله الرحمٰن الرحيم احد ها.

(الدار قطنى فى سننه:۱/۳۱۲)(الجامع الصغير:۱/۲٦۱)(البيقهى فى سننه:۲/٤۷)

ترجمہ:حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ (تسليماً كثيراً كثيراً) نے فرمایا"جب تم الحمد لله پڑھنے لگو تو بسم الله الرحمٰن الرحيم پڑھو۔الحمد لله ام القرآن،ام الكتاب اور سبع مثانى ہے اور بسم الله اس کی ایک آیت ہے۔

عن ابی هريرةؓ قال:قال رسول اللهﷺ:الحمد لله رب العلمين أم القرآن،وأم الكتاب،والسبع المثانی. (ابو داؤد،كتاب الصلوة:۲/۷۱)(ترمذى شريف:كتاب التفسير،حديث رقم:۳۱۳۷)(واحمد فى مسنده:۲/۵۹۷)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ (تسليماً كثيراً كثيراً) نے فرمایا کہ"الحمد لله رب العا لمين" ام الكتاب،ام القرآن اور السبع المثانى جیسے ناموں والی سورت ہے۔

## (۴) السبع المثانی:

وجہ التسمیۃ: عن علیؓ حینما سئل عن السبع المثانی فقال: الحمد للہ، فقیل لہ: انما ھی ست آیات، فقال: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم آیۃ.

(الدار قطنی: ۱/۳۱۳) (الاتقان فی علوم القرآن: ۲/۱۴۲)

ترجمہ: حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ جب السبع المثانی کے (مطلب) کے متعلق پوچھا گیا تو کہا الحمد للہ۔ پھر اسے کہا گیا کہ یہ چھ آیات ہیں تو آپ ﷺ نے کہا کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم آیت ہے۔

عن ابی ھریرۃؓ أن ابی قرأ علی النبی ﷺ أم القرآن فقال رسول اللہ والذی نفسی بیدہ ما نزل فی التورلۃ ولا فی الانجیل ولا فی الزبور ولا فی الفرقان مثلھا انھا السبع المثانی والقرآن العظیم الذی أعطیت.

(ترمذی شریف کتاب فضائل القرآن برقم حدیث: ۳۱۳۸) (النسائی: ۲/۱۳۹) (الحاکم فی مستدرک: ۱/۷۴۴)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ابیؓ نے نبی ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کو ام القرآن (سورۃ الفاتحہ) پڑھ کر سنائی۔ آپ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) نے فرمایا کہ اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے کہ تورات، انجیل، زبور اور خود قرآن مجید میں بھی اس کے مثل نازل نہیں ہوا۔ وہ سبع مثانی (سورۃ الفاتحہ) اور وہ قرآن عظیم ہے جو مجھے دیا گیا۔

وعن ابی ھریرۃؓ عن رسول اللہ ﷺ قال: ھی أم القرآن وھی فاتحۃ الکتاب وھی السبع المثانی.

(اخرجہ الطبری فی تفسیرہ: ۱/۷۴) (الدر المنثور: ۱/۱۲)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) نے فرمایا کہ وہ ام القرآن اور فاتحۃ الکتاب اور سبع مثانی ہے۔

## (۵) القرآن العظیم:

وجہ التسمیۃ: لاشتمالھا علی المعانی التی فی القرآن. (الاتقان: ۱۴۲)

ترجمہ: سورہ فاتحہ میں قرآن کے تقریباً تمام معانی و مضامین کو شامل کیا ہے اس لیے اسے قرآن عظیم بھی کہتے ہیں۔

عن أبی ھریرۃؓ قال: قال رسول اللہ ﷺ انہ قال فی أم القرآن: ھی أم القرآن وھی السبع المثانی وھی

القرآن العظيم.

(أخرجه أحمد في مسنده: ۲/ ۹۷ ۵)(البيهقي: ۲/ ۳۷۶)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) نے ام القرآن کے متعلق فرمایا کہ وہ سبع المثانی اور عظیم قرآن ہے۔

## (۶)سورة الحمد:

وجه التسمية: سميت سورة الفاتحة بسورة الحمد لأنه ذكر في أولها لفظ الحمد.

ترجمہ: سورۃ الفاتحہ کو سورۃ الحمد کہا گیا، کیونکہ اس کے شروع میں "حمد" کا لفظ مذکور ہے۔

عن أبي هريرةؓ قال: قال رسول الله ﷺ: الحمد لله رب العلمين سبع آيات بسم الله الرحمن الرحيم احداهن وهي السبع المثاني والقرآن العظيم، وهي أم الكتاب وفاتحة الكتاب.

(البيهقي في السنن الكبرى، كتاب الصلوة: ۲/ ۳۷۶)(ابن كثير: ۱/ ۱۶)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) نے فرمایا کہ الحمد لله رب العلمين سات آیات ہیں بسم الله الرحمن الرحيم ان میں سے ایک ہے۔ وہ سبع مثانی اور قرآن عظیم ہے وہ ام الکتاب اور فاتحہ الکتاب ہے۔

## (۷) سورة الصلاة:

وجه التسمية: لوجوب قرأتها فيها ولتوقف الصلاة عليها.

(تفسير أبو السعود: ۱/ ۸)

ترجمہ: نماز میں سورۃ فاتحہ کے واجب ہونے اور نماز کے فاتحہ پر موقوف ہونے کی وجہ اس کو "سورۃ الصلاۃ" کا نام دیا گیا ہے۔

لحديث الرسول ﷺ وهو ما رواه أبوهريرةؓ قال الله تعالىٰ: قسمت الصلاة بيني وبين عبدي نصفين ولعبدي ما سأل فاذا قال العبد: الحمد لله رب العلمين، قال الله تعالىٰ: حمدني عبدي، واذا قال: الرحمن الرحيم، قال الله تعالىٰ: أثنى على عبدي، واذا قال: مالك يوم الدين، قال: مجدني عبدي فاذا قال: اياك نعبد واياك نستعين، قال: هذا بيني وبين عبدي ولعبدي ما سأل، فاذا قال: اهدنا

الصراط المستقيم صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم والضالين،قال:هذا لعبدى ولعبدى ماسأل.

(مسلم شريف: ١/٢٩٦)

ترجمہ:حضرت ابوہریرہؓ رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) سے نقل کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا"میں نے نماز اپنے اور اپنے بندے کے بیچ آدھی آدھی تقسیم کی ہے۔اور بندے کو وہ ملے گا جو وہ مانگے گا۔پس جب بندہ کہے"الحمد لله رب العلمين"تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میرے بندے نے میری تعریف کی۔اور جب بندہ کہے"الرحمن الرحيم"تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میرے بندے نے میری ثناء بیان کی۔اور جب بندہ"مالك يوم الدين"کہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میرے بندے نے میری بزرگی بیان کی۔اور جب بندہ"اياك نعبد ۔۔۔"تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں یہ میرے اور میرے بندے کے آپس کا معاملہ ہے اور میرے بندے کو اس کی مانگ مل کے رہے گی۔پھر جب بندہ"اهدنا الصراط المستقيم ۔۔۔الخ"کہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ یہ میرے بندے کی مانگ ہے اور میرے بندے کی مانگ پوری ہوگی۔

## (٨،٩)سورة الشفاء والشافية:

وجه التسمية:(شفاء من كل داء)يشتمل على داء الجهل،والكفر والمعاصى والامراض الظاهرة.

(شرح الطيبى: ٤/٢٦٤)

ترجمہ:سورۃ الفاتحہ ہر بیماری سے شفاء ہے۔بیماری کا لفظ جہل،کفر،گناہوں اور ظاہری بیماریوں کو شامل ہے۔

عن جابر بن عبد اللهؓ أن رسول الله ﷺ قال:الاأخبرك بخير سورة نزلت فى القرآن؟قلت بلى يا رسول الله ﷺ قال:فاتحة الكتاب و أحسبه قال:فيها شفاء من كل داء.

(البيهقى فى الشعب،باب فى تعظيم القرآن: ٢/٤٥٠)

ترجمہ:حضرت جابر بن عبد اللہؓ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) نے فرمایا کہ میں تمہیں قرآن میں نازل ہونے والی ایک بہترین سورت کے متعلق نہ بتلاؤں۔ہم نے کہا یا رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کیوں نہیں۔آپ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) نے فرمایا فاتحۃ الکتاب میرا خیال ہے آپ نے یہ کہا کہ یہ ہر بیماری سے شفاء ہے۔

## (١١)سورة الرقية:

وجه التسمية:أنها وردت فيها أحاديث صحيحة تدل على أنها يرقى به المريض.

سورۃ الفاتحہ کو سورۃ رُقیہ بھی کہتے ہیں، کیونکہ ایسی بہت سی احادیث وارد ہوئی ہیں جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ اس سورت کے ذریعے مریض کو دم کیا جاتا تھا۔

عن أبی سعید الخدریؓ قال: کنا فی مسیر لنا، فنزلنا فجاء جاریة، فقالت: ان سید الحیّ سلیم، وان نفرنا غیب، فهل منکم راق؟ فقام معها رجل ما کنا نأبنه (قال النووی أی نظنه) برقیه، فرقاه فبرأ فامر له بثلاثین شاة وسقانا لبنا، فلما رجع قلنا له: أکنت تحسن رقیة أو کنت ترقی، قال: ما رقیت الا بأم الکتاب، قلنا: لاتحدثوا شیئا حتی نأتی أو نسأل النبیﷺ فلما قدمنا المدینة ذکرناه للنبیﷺ فقال: وما کان یدریه أنها رقیة؟ اقسموا واضربوا لی بسهم.

(بخاری، کتاب فضائل القرآن، برقم حدیث/۵۰۰۷)

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدریؓ روایت کرتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں تھے۔ ہم نے ایک جگہ پڑاؤ ڈالا۔ تو ایک چھوٹی لڑکی آئی اور کہا کہ محلے کے سردار کو سانپ نے ڈس لیا ہے یا بچھو نے ڈنک مار لیا ہے اور ہمارے مرد گھر پر نہیں ہیں۔ آپ میں سے کوئی دم پھونکنے والا ہے؟ پس اس کے ساتھ ایک آدمی کھڑا ہو گیا جس کے متعلق ہمیں معلوم نہیں تھا کہ دم کرنا جانتا ہے۔ اس نے اس ڈسے ہوئے کو دم کیا اور وہ ٹھیک ہو گیا۔ اس نے دم کرنے والے کے لئے تیس بکریوں کا حکم دیا اور ہمیں دودھ پلایا۔ پھر جب وہ لوٹ آیا تو ہم نے اس سے کہا کہ کیا تم دم کرنا اچھی طرح جانتے ہو، یا دم کرتے رہتے ہو۔ اس نے جواب دیا کہ میں نے تو صرف ام الکتاب (سورۃ الفاتحہ) پڑھ کر دم کیا۔ ہم نے آپس میں کہا کہ کچھ گفتگو نہ کرو۔ یہاں تک کہ ہم آئیں یا حضور ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) سے پوچھ لیں۔ پھر جب ہم مدینہ آئے تو حضور ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) سے اس کا تذکرہ کیا تو حضور ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) نے (خوش ہو کر) کہا کہ اسے کیسے پتہ چلا کہ یہ دم ہے۔ ان بکریوں کو تقسیم کر دو اور اس میں میرا حصہ رکھو۔

## (۱۲) سورۃ الاساس:

وجه التسمیة: لأنها اصل القرآن وأول سورة فیه.

(روح المعانی: ۱/۳۸) (تفسیر کبیر: ۱/۱۷۶) (الاتقان: ۱۴۳)

ترجمہ: سورۃ الفاتحہ۔ سورۃ الاساس ہے کیونکہ یہ قرآن کی بنیاد اور اس کی پہلی سورت ہے۔

عن الشعبی أن رجلا شکا الیه وجع الخاصرة فقال: علیك بأساس القرآن فاتحة الکتاب سمعت ابن عباس یقول: لکل شیء اساس وأساس الدنیا مکة لأنها منها دحیت وأساس السموات عریبا، وهی

السماء السابعة وأساس الأرض عجيبا وهي الارض السابعة السفلى، وأساس الجنان جنة عدن وهي سرة الجنان عليها أسست الدركات وأساس الخلق آدم و أساس النار جهنم، وهي الدركة السابعة السفلى عليها أسست الدركات وأساس الخلق آدم وأساس الانبياء نوح وأساس بني اسرائيل يعقوب وأساس الكتب القرآن وأساس القرآن الفاتحة وأساس الفاتحة بسم الله الرحمن الرحيم فاذا اعتللت أو اشتكيت فعليك بالفاتحة تشفى، (القرطبي: ۱/۱۱۳)

شعبی سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے ان کو پہلو کے درد کی شکایت کی۔انہوں نے کہا: تم أساس القرآن یعنی فاتحۃ الکتاب پڑھتے رہو۔ میں نے حضرت ابن عباسؓ کو فرماتے ہوئے سنا کہ: ''کہ ہر چیز کی ایک بنیاد ہے اور دنیا کی بنیاد مکہ ہے، کیونکہ دنیا اسی سے پھیل گئی ہے۔آسمانوں کی اساس عربیا یعنی ساتواں آسمان ہے۔زمین کی اساس عجیبا ہے جو نچلی ساتویں زمین ہے۔جنتوں کی اساس جنت عدن ہے۔اور وہ عمدہ جنت ہے۔اسی پر جنت کی بنیاد رکھی گئی۔آگ کی اساس جہنم ہے وہ دوزخ کا نچلا ساتواں طبقہ ہے اسی پر طبقات قائم وکھڑے ہیں۔مخلوق کی اساس آدمؑ ہے اور انبیاء کی اساس نوحؑ، بنی اسرائیل کی اساس یعقوبؑ اور کتابوں کی اساس قرآن اور قرآن کی اساس سورۃ الفاتحہ ہے اور فاتحہ کی اساس بسم اللہ الرحمن الرحیم ہے۔جب تم بیمار ہو جاؤ یا کوئی شکایت ہو تو فاتحہ پڑھا کرو، شفایاب ہو جاؤ گے۔

## (۱۳) سورة الكنز:

وجه التسمية: اشتما لها على الجواهر المكنوزة فيه. (روح المعاني: ۱/۳۸)

ترجمہ: چھپے ہوئے بیش قیمت حکمتوں پر مشتمل ہونے کی وجہ سے سورۃ الفاتحہ، سورت الکنز بھی ہے۔

عن انسؓ عن النبي ﷺ قال: ان الله أعطاني فيما منّ به عليّ، أني أعطيتك فاتحة الكتاب وهي من كنوز عرشي، ثم قسمتها بيني وبين عبدى نصفين. (البيهقي: ۲/۶۴۸)

حضرت انسؓ سے روایت ہے رسول ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے ایک چیز دے کر مجھ پر احسان فرمایا میں نے تجھے فاتحۃ الکتاب دیا ہے وہ میرے عرش کے خزانوں میں سے ہے۔پھر میں نے اس کو اپنے اور اپنے بندے کے بیچ تقسیم کیا۔

## (۱۴) سورة الكافية:

وجه التسمية: لأنها تكفي عن غيرها وأما غيرها فلا يكفي عنها.

(تفسیر کبیر: ۱/۱۷۶)

ترجمہ: سورۃ کافیہ کہلانے کی وجہ یہ ہے کہ یہ اپنے غیر کی طرف سے کافی ہو جاتا ہے، مگر کوئی غیر سورت اس کی طرف سے کافی نہیں ہو سکتا۔

عن عبادہ بن صامتؓ قال: قال رسول اللہ ﷺ أم القرآن عوض من غیرھا ولیس غیرھا منھا بعوض.

(الدار قطنی فی سننہ: ۱/۳۲۲)(الحاکم فی مستدرک: ۱/۳۶۳)(تفسیر کبیر: ۱/۱۷۶)

حضرت عبادہ بن صامتؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) نے فرمایا کہ ام القرآن غیر کا بدل بن سکتا ہے، مگر کوئی غیر اس کا بدل اور عوض نہیں بن سکتا۔

(۱۵) سورۃ النور:

وجہ التسمیۃ: النور لظھورھا بکثرۃ استعمالھا أو لتنویرھا القلوب لجلالۃ قدرھا.

زیادہ استعمال (پڑھنے کی) وجہ سے روشنی کی مانند ہے یا اپنی جلالت شان کی وجہ سے دلوں کو روشن کر دیتا ہے۔

عن ابن عباسؓ قال: بینما جبریلؑ قاعد عند النبی ﷺ سمع نقیضا (ای الصوت) من فوقہ فرفع رسول اللہ رأسہ فقال: ھذا باب من السماء فتح الیوم لم یفتح قط الا الیوم فنزل منہ ملك فقال: ھذا ملك نزل الی الأرض لم ینزل الا الیوم فسلم وقال أبشر بنورین أوتیتھما لم یؤتھما نبی قبلك: فاتحۃ الکتاب وخواتیم سورۃ البقرۃ لن تقرأ بحرف منھا الا أعطیتہ.

(مسلم، کتاب صلوۃ المسافرین وقصرھا رقم حدیث: ۸۰۶ باب فضل الفاتحۃ وخواتیم سورۃ البقرۃ)

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے فرمایا کہ جبرائیلؑ نبی ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کے پاس بیٹھے تھے۔ اس نے ایک آواز سنی تو اپنا سر اٹھایا اور کہا کہ آسمانی دروازہ ہے جو آج تک کبھی نہیں کھلا، اس دروازے سے ایک فرشتہ اترا، اور کہا یہ فرشتہ جو زمین پر اترا ہے، آج تک کبھی نہیں اترا، اس نے سلام کیا، اور کہا دو ایسی روشنیوں کی خوشخبری اور جو روشنیاں میں نے آج تک کسی نبی کو نہیں دی۔ فاتحۃ الکتاب اور سورت البقرہ کی آخری آیات۔ تم اس میں سے جو بھی حرف پڑھو وہ تمہیں دیا جائے گا۔

(۱۶) الوافیۃ:

وجہ التسمیۃ: قال الثعلبی: أنھا لا تقبل التنصیف، الا تری أن کل سورۃ من قرآن لو قرئ نصفھا فی رکعۃ ونصف الثانی فی رکعۃ أخری لجاز وھذا التنصیف غیر جائز فی ھذہ السورۃ.

(تفسیر کبیر: ۱/۱۷۶)(قرطبی: ۱/۱۲۳)

ترجمہ: الوافیہ بھی سورۃ الفاتحہ کو کہتے ہیں، ثعلبی فرماتے ہیں کہ سورۃ الفاتحہ تجزی وتنصیف کو قبول نہیں کرتی۔ کیا تو نہیں دیکھتا کہ ہر کوئی سورت اگر آدھی ایک رکعت اور آدھی دوسری رکعت میں پڑھی جائے تو جائز ہے۔ لیکن اس سورت کے ساتھ یہ تنصیف ناجائز ہے۔

عن عبد الجبار بن العلاء قال: كان سفيان ابن عيينة يسمي فاتحة الكتاب بالوافية.

(الدر المنثور للسیوطی: ۱/۱۲)

عبدالجبار بن العلاء روایت کرتے ہیں کہ سفیان ابن عیینہ فاتحہ الکتاب کو وافیہ کہا کرتے تھے۔

## (۱۷)سورة السوال:

وجه التسمية: أنها اشتملت على الدعاء الذي هو السوال الله تعالى.

سورت فاتحہ ایسی دعا پر مشتمل ہے جو اللہ سے سوال اور مانگنا ہے۔

قال الأمام فخر الدين الرزى: روى أن رسول الله ﷺ حكى عن رب ربه العزة سبحانه وتعالى انه قال: من شغله ذكرى عن سؤالي أعطيته أفضل ما أعطى السائلين وقد فعل الخليل ذلك حيث قال: (الذى خلقني فهو يهدين) الى ان قال (رب هب لى حكما و الحقني بالصالحين) ففى هذه السورة أيضا وقعت البداء ة بالثناء عليه سبحانه وتعالى وهو قوله (الحمد لله رب العلمين. الي قوله مالك يوم الدين) ثم ذكر العبودية وهو قوله (اياك نعبد واياك نستعين) ثم وقع الختم على طلب الهداية وهو قوله تعالى (اهدنا الصراط المستقيم) وهذا يدل على أن أكمل المطالب هو الهداية في الدين.. الخ

(تفسیر کبیر: ۱/۱۷۷)

امام رازی فرماتے ہیں ہیں: روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) رب العزت سے حکایت کرتے ہیں کہ جس بندے کو میرا ذکر مجھ سے مانگنے سے مشغول کر دے میں اس کو مانگنے والوں سے زیادہ بہتر چیز عطا کرتا ہوں۔ بلا شبہ خلیل (ابراہیمؑ) نے یہ کیا، کیونکہ انہوں نے فرمایا "الذى خلقني فهو يهدين الى ان قال "" رب هب لى حكما والحقني بالصالحين "۔ اسی سورت میں بھی اللہ تعالیٰ کی ثناء کے ساتھ ابتداء ہوئی ہے اور اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے "الحمد لله رب العلمين. الرحمن الرحيم. مالك يوم الدين ۔ پھر عبودیت (بندگی) کا ذکر کیا اور وہ اللہ تعالیٰ کا یہ قول ہے "اياك نعبد واياك نستعين "پھر ہدایت مانگنے پر مہر واقع ہوئی۔ اور وہ اللہ تعالیٰ کا یہ قول ہے "اهد نا

الصراط المستقیم" اور نیز اس بات پر دلالت کرتا ہے کامل ترین مطالبہ اور demand وہ دین کی ہدایت ہے۔

## (۱۸)سورۃ الشکر:

وجه التسمية: قال الامام فخر الرازی: وذلك لانها ثناء على الله بالفضل والكرم والاحسان.

(تفسیر کبیر: ۱/۱۷۷)

سورۃ الفاتحہ سورۃ الشکر بھی ہے امام رازی نے فرمایا کہ کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کی مہربانی و احسان کی وجہ سے اس کی تعریف ہے۔

## (۱۹)سورۃ التفویض:

وجه التسمية: يحصل التفويض فى قوله تعالى: اياك نعبد واياك نستعين.

(روح المعانی: ۱/۳۸)

اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد میں ایاک نعبد ۔۔میں اس کے ذریعے اللہ کی طرف سپردگی حاصل ہوتی ہے۔ کہ ہم تیری ہی عبادت اور تجھ ہی سے سوال کرتے ہیں۔

## (۲۰)سورۃ الدعاء:

وجه التسمية: لاشتمالها عليه على قوله تعالى: (اهدنا الصراط المستقيم)

(تفسیر کبیر: ۱/۱۷۷)(الاتقان فی علوم القرآن: ۱۴۴)

اللہ کے اس (تعلیم دعا) کے قول اهدنا الصراط المستقيم کو شامل ہونے کی وجہ سے یہ سورت، سورۃ الدعاء کہلاتی ہے۔

## موضوع وخلاصہ سورۃ الفاتحہ:

یہ سورۃ سارے قرآن حکیم کے مضامین کا اجمالی نقشہ ہے۔ ماخذ توحید آیت ۱۔۲، قیامت۔ آیت ۳ رسالت وغیرہ۔ آیت ۶ برگزیدگان۔ آیت ۶ مردودین آیت ۷۔

## فضیلت سورۃ الفاتحۃ:

عن ابی هريرةؓ ان رسول اللهﷺ قال لابی بن كعبؓ اتحب ان اعلمك سورة لم ينزل فى التوراة ولا فى الانجيل ولا فى الزبور ولا فى القران مثلها قال نعم يا رسول اللهﷺ فقال رسول اللهﷺ كيف تقرء فى الصلوة قال: فقرأ ام القران ،فقال رسول اللهﷺ والذى نفسى بيده ما أنزلت فى التوراة ولا فى الانجيل ولا فى الزبور ولا فى القرآن مثلها وانها سبع من المثانى والقران العظيم الذى اعطيته.

(رواہ الترمذی، باب ما جاء فی فضل فاتحۃ الکتاب: ۲/ ۱۳۰)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) نے حضرت ابی بن کعبؓ سے فرمایا کہ: کیا تمہاری خواہش ہے کہ میں تم کو قرآن مجید کی وہ سورت سکھاؤں جس کے مرتبہ کی کوئی سورت نہ توریت میں نازل ہوئی نہ انجیل میں، نہ زبور میں اور نہ قرآن ہی میں؟ حضرت ابی بن کعبؓ نے عرض کیا ہاں حضور ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) مجھے وہ سورت بتا دیں۔ آپ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) نے فرمایا: نماز میں قرأت کس طرح کرتے ہو؟ حضرت ابی بن کعبؓ نے آپ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کو سورۃ فاتحہ پڑھ کر سنائی (کہ میں نماز میں یہ سورت پڑھتا ہوں، اور اس طرح پڑھتا ہوں) آپ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) نے فرمایا: قسم ہے اس ذات پاک کی جس کے قبضے میں میری جان ہے۔ توریت، انجیل، زبور میں سے کسی میں اور خود قرآن میں بھی اس جیسی کوئی سورت نازل نہیں ہوئی وہ (سبع من المثانی والقرآن العظیم) ہے، جو مجھے اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا ہے۔

## خواب میں سورۃ الفاتحہ پڑھنے کی تعبیر:

حضرت ابن سیرینؒ نے فرمایا ہے۔ اگر خواب میں دیکھے کہ اس نے سورۃ الحمد شریف پڑھی ہے۔ دلیل ہے کہ اس کی عمر دراز ہو گی اور اس کا خاتمہ ایمان پر ہوگا۔ (تعبیر الرویا: ۳۴۹)

ترتیب جمعی (1) ترتیب نزولی (5) آیات (7) رکوعات (1) کلمات (27) حروف (140) زبر (38) زیر (26) پیش (6) دو زبر (0) دو زیر (0) دو پیش (0) کھڑا زبر (4) کھڑی زیر (0) الٹا پیش (0) جزم (27) شد (11) مد (1)

## خلاصہ مضامین سورۂ فاتحہ:

اور وہ سارے قرآن حکیم کے مضامین کا اجمالی نقشہ ہے۔ عقاید اسلامی کے اصل الاصول تین عقیدے ہیں۔ (۱) توحید یعنی خدائے تعالیٰ کو ذات وصفات میں وحدہ لاشریک لہ ماننا۔ (۲) رسالت: سید المرسلین خاتم النبیین علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سچا رسول جاننا اور (۳) قیامت کا قائل ہونا۔ چنانچہ قبل از ہجرت تیرہ سالہ آپ کی مبارک زندگی جو مکہ معظمہ میں بسر ہوئی ہے۔ اس اثنا میں جتنا حصہ قرآن حکیم کا نازل ہوا ہے۔ اس میں زیادہ تر انہیں تین عقیدوں کا مخالفین کے ذہن نشین کرانا۔ انہیں کے متعلق شکوک وشبہات کا رفع کرنا۔ ان کے ماننے والوں کو جزائے خیر اور نہ ماننے والوں کی سزاؤں کا ذکر ہے۔ ان عقائد کے ذہن نشین کرانے کے بعد دوسرا مقصد قرآن حکیم کی تعلیم کا یہ معلوم ہوتا ہے کہ ہر مسلم کلمہ گو خدا کے برگزیدہ بندوں کے نقش قدم پر چلانا اور بارگا

ہ الٰہی سے مردود ہستیوں کے راستے سے ہٹانا۔ چنانچہ سورۂ فاتحہ کے اندر یہ دوسرا مقصد بھی نہایت عمدگی سے بیان فرمایا گیا ہے

## ربط آیات:

(۱) دنیا میں صفات الٰہیہ کے غیر متناہی مظاہر ہیں۔ سب سے پہلے ماں کے پیٹ سے پیدا ہوتے ہی جس مظہر الٰہی سے انسان کا تعارف ہوتا ہے وہ مظہر صفتِ ربوبیت ہے، مثلاً دنیا میں آتے ہی جب بچے کو بھوک لگتی ہے تو روتا ہے جب ماں کا پستان منہ میں لے لیتا ہے تو چپ ہو جاتا ہے۔ بلکہ اس مظہر ربوبیت سے یہاں تک مانوس ہوتا ہے کہ سخت رو رہا ہو اور ماں آ کر پاس لیٹ جائے تو چپ ہو جاتا ہے۔ گود میں فقط اٹھالے تو مطمئن نظر آتا ہے۔ اس آیت میں عاقل بالغ انسان کو یہ سمجھایا گیا ہے کہ اے انسان مظہر ربوبیت کے ایک ادنیٰ سے نمونے کے ساتھ جب تمہیں اتنا سخت انس ہے، تو تمہیں منبع ربوبیت کے ساتھ بطریق اولیٰ انس ہونا چاہیئے جو سارے جہان کا حقیقی مربی ہے بلکہ تمہیں مجاز سے نظر ہٹا کر ہر نعمت کے لئے حقیقی مربی کا شکر بجا لانا چاہیئے۔ (۲) صفت ربوبیت کے تین مظہر ہیں جن کے ساتھ ہر انسان کا تعلق ہے۔ (۱) باپ (۲) ماں اور (۳) بادشاہ پدری اور مادری رحمت میں فرق: باپ یہ چاہتا ہے کہ بیٹا صاحب فضل وکمال ہو جائے خواہ کتنی ہی محنت کرے مشقت اٹھائے مصیبتیں جھیلے مگر اس قابل ہو جائے کہ دنیا کی زندگی اپنے ہمعصروں میں عزت سے بسر کر سکے اسی جذبہ کے ماتحت بعض اوقات باپ بیٹے کو استاد کے سپرد کرتے وقت یہ کہہ دیتا ہے کہ اس کی ہڈیاں ہماری اور گوشت تمہارا۔ ماں کا دل یہ چاہتا ہے کہ بیٹے کو کھانا عمدہ نصیب ہو۔ اس کا لباس قیمتی ہو، کپڑے ستھرے ہوں، میٹھی نیند سوئے، مارنا تو بجائے خود رہا کوئی اسے گھورنے بھی نہ پائے۔ اگر استاد کبھی بچے کو تھپڑ مارے تو اسے کوستی ہے۔ بددعائیں دیتی ہے۔ رحمٰن اللہ تعالیٰ کی وہ صفت ہے جو باپ کی سی رحمت عمومی کا منبع ہے بلکہ باپ تو فقط اولاد کی دنیاوی سرفرازی کا متمنی تھا اور اللہ تعالیٰ یہ چاہتا ہے کہ انسان ایسے کمالات اپنے اندر پیدا کرے جن سے غیر متناہی زمانہ تک اپنے ہمعصروں میں معزز رہ سکے اور رحیم وہ صفت ہے جس کا تقاضہ یہ ہے کہ انسان اپنی سعادت کے باعث ایسا ہو جائے کہ دنیا میں آرام کی زندگی بسر کرے بلکہ ہمیشہ کے لئے مستحق آرام ہو جائے۔ گویا کہ صفت رحیم والدہ کی رحمت کا غیر متناہی منبع ہے۔ (۳) بچپن میں ہر انسان اپنے نفع پانے اور شر سے اپنے آپ کو بچانے کے لئے والدین کی طرف رجوع کرتا ہے لیکن جب بڑا ہو جائے اور کاروبار کا سلسلہ چلائے تو پھر اپنے حقوق کی نگہداشت کے لئے جس مظہر ربوبیت کی طرف رجوع کرتا ہے۔ وہ بادشاہ عادل ہے۔ اگر اس کی کوئی حق تلفی کرے تو بادشاہ کا دروازہ کھٹکھٹاتا ہے۔
(۴) جب ایک منصف مزاج انسان ان مذکورۃ الصدر مظاہر ربوبیت کی قدردانی اور عزت افزائی اپنا فرض منصبی خیال کرتا ہے تو ان کے منبع اصلی خدائے قدوس وحدہ لاشریک لہ کی اطاعت بطریق اولیٰ فرض ہو گی بلکہ حقیقت میں مستحق شکر یہ فقط وہی ہو گا۔

اس آیت میں اسی کا اعلان ہے اور جب زمین و آسمان کے چلانے والے مولیٰ حقیقی عزاسمہ سے انسان کا براہ راست تعلق ہے ۔تو دوسرے کسی کے سامنے ہاتھ پھیلانے کی بجائے کیوں نہ اس سے ہی مدد کی درخواست کی جائے ۔(۵) جب انسان نے خدا تعالیٰ کی غلامی کا حلقہ اپنے گلے میں ڈال لیا تو اسے ہر وقت ہر آن میں اپنے آقا سے احکام لینے کی ضرورت ہوگی۔ جب مجازی غلام پر مجازی آقا کا یہ حق ہے کہ اس کی اجازت کے بغیر ایک پیسے کی خرید و فروخت نہیں کر سکتا۔اس کی اجازت کے سوا عبادت کے لئے نہیں جا سکتا تو حقیقی غلام پر حقیقی آقا کے تو اور زیادہ مستحکم حقوق ہونگے اس لئے درخواست کی گئی ہے کہ مجھے اپنی غلامی کا حق ادا کرنے کے لئے احکام عطا فرما۔(۶) الذین انعمت علیھم کی تفسیر دوسری جگہ قرآن حکیم میں موجود ہے۔ ’’ ومن یطع اللہ والرسول فاولئك مع الذین انعم اللہ علیھم من النبیین والصدیقین والشھداء والصالحین وحسن اولئك رفیقا ‘‘(ترجمہ)اور جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کریں گے وہ ان لوگوں کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ نے انعام کیا ہے اور وہ انبیاء اور صدیقین اور شہداء اور صالحین ہیں اور یہ لوگ بہتر رفیق ہیں۔ ایک خدا پرست ان حضرات کی نقش قدم پر چلنے کی توفیق چاہتا ہے اور انہی کا مسلک صراط مستقیم ہے۔(۷) راندۂ درگاہ الٰہی کے مسلک سے بچنے کے لئے اللہ تعالیٰ سے استدعا کرتے ہیں۔ مغضوب علیھم سے مراد یہود اور ضالین سے مراد نصاریٰ ہیں۔






# سورة البقره

سورة البقره مدنية،نزلت بعد سورة المطففين.

الربط بين الفاتحه و البقرة: باربعة اوجه.

الوجه الاول:

ان في الفاتحة سوال طريق المستقيم بقوله تعالىٰ: اهدنا الصراط المستقيم. وفي البقرة ان دعائك للصراط المستقيم مقبول و الصراط المستقيم هو ذٰلك الكتٰب لا ريب فيه.

والوجه الثاني:

في الفاتحة يذكر المدعىٰ وفي البقرة دلائل.

والوجه الثالث:

ان في الفاتحة قلتم اياك نعبد وفي البقرة ايضاً قولو الا نعبد البقرة كما عبدت اليهود.

والوجه الرابع:

ان في الفاتحة ثلاث حصص. الاول للّٰه تعالىٰ خاصةً. والثاني مشترك بين اللّٰه تعالىٰ وبين عباده. والثالث للعباد خاصةً وفي الفاتحة بيان فرق الثلثة اجمالاً وفي البقرة تفصيلاً وليس هذا التفصيل في غير سورة البقرة. الاول: من الفرق الثلاثة "انعمت عليهم" وتفصيل هذا من: الم الىٰ المفلحون. والثاني: مغضوب عليهم. مبين من "ان الذين كفروا .... الىٰ عذاب عظيم. والثالث: ضالين مبين "ومن الناس.... ان اللّٰه علىٰ كل شيء قدير".

## تسميه سورة البقرة :

(بسم اللّٰه ) الذى جعل حيات القلب بذبح بقرة النفس التى تسر الناظرين دا لة با لبعث بعد الموت و علامة يا لصانع الكامل (الرحمن) بارسال الكتاب الذى لا ريب فيه (الرحيم) بجعله هدى للمتقين.

ترجمہ: اس اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں جس نے گائے کے ذبح کے ذریعے جو دیکھنے والوں کو اچھی لگے ایک انسان کے زندہ ہونے کو موت کے بعد دوبارہ زندہ ہونے پر دلیل بنائی اور کامل کاریگر کی نشانی بنائی ہے۔ وہ بڑا مہربان ہے اسی کتاب کے بھیجنے کے ساتھ جس میں کوئی شک نہیں۔ بہت زیادہ مہربانی فرمائی کہ اس کتاب کو متقی لوگوں کے لئے ہدایت و رہنمائی کا

ذریعہ بنایا۔

وجہ تسمیہ سورۃ البقرۃ:

سورۃ بقرہ کے نام سے اس لیے موسوم کیا گیا کہ اس سورت میں ایک گائے کا ذکر کیا گیا ہے، جس کے ذبح کرنے کا اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو حکم دیا تھا تا کہ یہ ایک نشانی ہو۔ واذ قال موسیٰ لقومہ ان اللہ یامرکم ان تذبحوا البقرۃ..... الخ

عن ابن مسعودؓ قال: قال النبی: من قرأ الآیتین من آخر سورۃ البقرۃ فی لیلۃ کفتاہ.

(اخرجہ البخاری فی کتاب الفضائل، رقم الحدیث: ٥٠٠٩)

ترجمہ: ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ تسلیما کثیرا نے فرمایا: جو سورت بقرہ کی آخری دو آیات رات کو پڑھے تو یہ اس کے لیے کافی ہو جاتی ہیں۔

دوسرا نام: سورۃ الزہراء

عن ابی أمامۃ الباھلیؓ قال: سمعت رسول اللہ ﷺ یقول: اقرء وا القرآن فانہ یأتی یوم القیامۃ شفیعاً لأصحابہ اقرء وا الزہراوین البقرۃ وسورۃ آل عمران فانھما تأتیان یوم القیامۃ کأنھما غمامتان أو کأنھما فرقان من طیر صواف تحاجان عن أصحابھما، اقرء وا سورۃ البقرۃ فان أخذھا برکۃ، وترکھا حسرۃ، ولا تستطیعھا البطلۃ (السحرۃ).

(أخرجہ مسلم فی کتاب صلاۃ المسافرین، رقم الحدیث: ٨٠٤)

ترجمہ: حضرت ابوامامہ باہلیؓ روایت کرتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ تسلیما کثیرا کو فرماتے ہوئے سنا کہ قرآن پڑھو؛ کیونکہ وہ اپنے پڑھنے والوں کے لیے روز قیامت شفاعت کرے گا۔ زہراوین یعنی سورۃ البقرۃ پڑھتے رہا کرو، گویا وہ بادل ہیں یا گویا یا قطار میں اڑنے والے پرندوں کی طرح جو اپنے پڑھنے والوں کے گرد گھومتی ہیں۔ سورت بقرہ پڑھتے رہا کرو۔ اس کا اپنانا باعثِ برکت اور چھوڑنا افسوس کا باعث ہے۔ اور سحر اس کے سامنے نہیں ٹک سکتی۔

تیسرا نام سنام القرآن:

سنام کل شیء اعلاہ، والجمع أسنمہ (النہایۃ: ٢/٤٠٩)

سورت بقرہ کا تیسرا نام سنام القرآن ہے۔ ہر چیز کے بلند حصے کو سنام (کوہان) کہتے ہیں۔ اس کی جمع اسمنہ ہے۔

**عن سهل بن الساعدیؓ قال :قال رسول الله ﷺ :ان لكل شيء سناما، وان سنام القرآن سورة البقرة .من قرأها في بيته نهارا لم يقرب بيته الشيطان ثلاثة أيام .ومن قرأها في بيته ليلا لم يدخل بيته الشيطان ثلاث ليالٍ** (أخرجه البيهقي في شعب الايمان ،باب تعظيم القرآن رقم الحديث:٢٣٧٨، ٢/٤٥٣).

ترجمہ: حضرت سہل بن ساعدیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ تسلیما کثیرا نے فرمایا: ہر چیز کے واسطے کوہان (اونچائی) ہے اور قرآن کی بلند مقام سورت بقرہ ہے۔ جو اس کو اپنے گھر میں دن کے وقت پڑھے تو شیطان تین دن تک اس کے گھر کے قریب نہیں جاسکتا، اور جو اس کو اپنے گھر کے اندر رات کو پڑھے تو شیطان تین راتوں تک اس گھر میں داخل نہیں ہوسکتا۔

## چوتھا نام فسطاط القرآن:

**المدينة التي فيها مجتمع الناس و كل مدينة فسطاط** (النهاية: ج ٣، ص ٤٤٥)

**عن أبي سعيد الخدریؓ قال :قال رسول الله ﷺ :السورة التي يذكر فيها البقرة فسطاط القرآن، فتعلموها فان تعلمها بركة وتركها حسرة، ولا تستطيعها البطلة.**

(مسند الفردوس بمأثور الخطاب، رقم الحديث ٣٥٥٩، الاتقان: ١٤٤)

ترجمہ: حضرت ابو سعید خدریؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ تسلیما کثیرا نے فرمایا: وہ سورت جس میں بقرہ (کا لفظ) ذکر کیا گیا وہ فسطاط القرآن ہے۔ بس اس کو سیکھو کیونکہ اس کا سیکھنا باعث برکت، اس کا چھوڑنا باعث افسوس ہے اور سحر اس کے سامنے ڈٹنے کی طاقت نہیں رکھتا۔

## خلاصہ سورۂ بقرہ

رکوع ۱ تا ۱۸ مناظرہ بالیہود، رکوع ۱۹ تہذیب اخلاق، رکوع ۲۰ تا ۲۳ تدبیر منزل، رکوع ۲۴ تا ۳۱ سیاست مدینہ کے دو شعبے ملک گیری و ملک داری، رکوع ۳۲ تا ۴۰ خلافت کبریٰ۔

## فضیلت سورۃ البقرۃ:

**عن ابي هريرةؓ أن رسول الله ﷺ قال: لاتجعلوا بيوتكم مقابر ان الشيطان ينفر من البيت الذي تقرأ فيه سورة البقرة.** (اخرجه مسلم: ١/٥٣٩، والترمذي في فضائل القرآن: ٢/١٣٥)

ترجمہ:ابوھریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) نے فرمایا:"اپنے گھروں کو مقبرے نہ بناؤ۔ بے شک شیطان ایسے گھر سے بھاگ نکلتا ہے جس گھر میں سورہ بقرہ کی تلاوت کی جاتی ہے۔"

**عن ابی هريرةؓ قال:قال رسول اللهﷺ أن لكل شيء سناما وأن سنام القرآن البقرة،وفيها آية هي سيدة اى القرآن،هي آية الكرسي.** (اخرجه الترمذي في فضائل القرآن:١٣٥/٢)

ترجمہ:ابوھریرہؓ سے روایت ہے فرماتے ہیں:رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) نے ارشاد فرمایا:"ہر چیز کے لئے کوہان بلند جگہ ہوتا ہے اور قرآن کا کوہان سورت بقرہ ہے۔اس سورت میں ایک آیت ہے جو قرآنی آیات کی سردار ہے۔وہ آیت الکرسی ہے۔"

**خواب میں سورۃ البقرۃ پڑھنے کی تعبیر:**

اگر خواب میں دیکھے کہ سورۃ البقرۃ پڑھی ہے۔تو بھی یہی تاویل ہے جو سورۃ الفاتحہ کی ہے۔اور دشمنوں کی شرارت سے امن میں رہے گا۔ (تعبیر الرؤیا:۳۴۹)

**ترتیب جمعی(2)ترتیب نزولی(87)آیات(286)رکوعات(40)کلمات(6121)حروف(25500)زبر(8135) زیر(3323) پیش (3099) دوزبر(190) دوزیر(134) دوپیش(224) کھڑا زبر (758) کھڑی زیر(83) الٹا پیش (94) جزم (4086) شد (1792) مد (368)**

**خلاصہ رکوع ۱:**

یہود کو دعوت الی الکتاب واوصاف متقین ۔ ماخذ آیت (۲،۳،۴)۔

**ربط آیات:**

(۲) اہل کتاب کو دعوت الی الکتاب (القرآن) (۳) ان متقین کے اوصاف جو تعلیم قرآن سے تیار ہوئے ہیں۔(۴) فقط عرب ہی نہیں بلکہ اہل کتاب بھی اس (قرآن) پر ایمان لائے ہیں۔جب ناقض تورات بھی اس پر ایمان لا چکے تو تمہیں کیا اعتراض ہے۔(۵) اوصاف سابقہ والے حضرات مہتدی ہیں اور یہی دنیا اور آخرت کے مصائب سے نجات پائیں گے۔
(۶۔۷) شامت اعمال سے فطرت انسانی کو مسخ کرنے والی ہستیاں قرآن سے ہرگز متاثر نہیں ہوسکتیں۔

## ربط بین الرکوعین (۱،۲)

ماقبل میں مؤمنین کاملین اور کفار کا بیان تھا اور اس میں منافقین کی تذبذب کا بیان ہے۔

## خلاصہ رکوع ۲ :

امراض المنافقین واقسامھم ۔ ماخذ آیت (۹۔۱۰۔۱۲۔۱۳۔۱۴۔۱۷۔۱۹)

## ربط آیات :

(۸) وہ منافق جن کے ظاہر پر قرآن کا پھیکا رنگ چڑھا اور دل میں اس تعلیم کے دشمن ہیں۔ (۹) کسی جماعت کو دھوکا دینا اس کے مقتدائے اعظم کو دھوکا دینے کا مترادف ہے۔ لہٰذا یہ منافق ظاہر داری سے اپنے زعم میں اللہ تعالیٰ اور مسلمانوں کو دھوکا دے رہے ہیں۔ (۱۰) ان کے دلوں میں عناد بالاسلام کا مرض ہے۔ (۱۱۔۱۲) ان کے دلوں میں دوسرا مرض فساد فی الارض کا ہے یعنی کفر کو اسلام کے مساوی رکھنا چاہتے ہیں تا کہ باغی اور وفادار برابر کے حقوق پائیں یہی انکے خیال میں اصلاح ہے حالانکہ حقیقۃً فساد فی الارض ہے۔ (۱۳) ظاہر اور باطن میں اسلام کی حمایت کرنے کو سفاہت (بیوقوفی) خیال کرتے ہیں۔ (۱۴) منافق ذو وجہین ہیں۔ مسلمانوں میں مسلمان بنتے ہیں اور اعدائے اسلام میں انکے ہی خواہ اور ہم مشرب کہلاتے ہیں۔ (۱۵) انکو عذاب بصورت استہزاء ہوگا۔ بالفعل انہیں مہلت ملی ہوئی ہے۔ (۱۶) سرور کائنات ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) فداہ ابی وامی کے دربار میں ان کا حصہ دراصل ہدایت تھی لیکن شامت اعمال کے باعث بجائے ہدایت کے انہوں نے گمراہی پائی۔ (۱۷) اول صدق دل سے ایمان لائے۔ نور ایمان چمکا پھر شامت اعمال کے باعث بجھ گیا۔ (۱۸) ایسا بجھا کہ دوبارہ اس کا روشن ہونا محال ہوگیا (یہ لوگ نا قابل اصلاح ہو چکے ہیں)۔ (۱۹) پہلے نمبر کے منافقین تو نا قابل اصلاح تھے۔ اب دوسرے نمبر کے منافقین کا تذکرہ ہے جن کی حالت قابل اصلاح ہے۔ (۲۰) ان کی حس سمع و بصر فنا نہیں ہوئی ان پر نور کی جھلک پڑ جائے تو راہ دیکھ کر چل سکتے ہیں۔

## ربط بین الرکوعین (۲،۳)

(۱) ماقبل میں تین گروہ مؤمنین کاملین، کفار اور منافقین کا بیان تھا۔ اس میں عام خطاب ہے۔ (۲) ماقبل میں اللہ تعالیٰ نے منافقین کا تذکرہ فرمایا۔ اب عمومی طور پر سب جن وانس کو خطاب ہے۔ اور توحید کا حکم دیا جا رہا ہے اور نعمتوں کا تذکرہ ہے۔

## خلاصہ رکوع ۳:

تذکیر بآلاء اللہ سے منافقین نمبر۲ کی اصلاح کا قانون۔ ماخذ آیت (۲۱۔۲۲)

### ربط آیات:

(۲۱) اگرچہ خطاب عام ہے لیکن ربط آیت کے لحاظ سے دوسرے نمبر کے منافقین کی اصلاح پیش نظر ہے اوراس آیت میں تذکیر بآلاء اللہ ہے۔ (۲۲) تذکیر بآلاء اللہ (۲۳) تذکیر بآلاء اللہ سے متاثر ہوکر اگر خداتعالیٰ سے رابطہ جوڑنا چاہتے ہوتو اتباع قرآن کرواور اگر قرآن کے منزل من اللہ ہونے میں شک ہوتو تم بھی اس جیسی سورت بنا کر لاؤ۔ (۲۴) اگر ساری قوت صرف کرکے بھی ایک چھوٹی سی سورت کا مقابلہ نہ کرسکو تو سمجھ لوکہ یہ انسانی طاقت سے نہیں بلکہ خدائی طاقت سے نازل ہورہی ہے پھراس کی مخالفت چھوڑ دو۔ تاکہ عذاب الٰہی سے بچ سکو۔ (۲۵) اتباع قرآن کرنے والوں کی جزائے خیر۔ (۲۶) عام فہم مثالوں سے مومنوں کے ایمان پختہ ہوتے ہیں اور پوشیدہ عداوت والوں کی عداوت ظاہر ہوجاتی ہے۔ (۲۷) قرآن حکیم کی تعلیم سے وہ لوگ فائدہ نہیں اٹھاسکتے جن کی تینوں قوتیں (ایمانی، طبعی، عقلی) بے کار ہوچکی ہوں۔ (۲۸) قرآن حکیم سے اعراض کرکے خدائے قدوس سے تعلقات بگاڑ رہے ہوں۔ حالانکہ تمہاری موت وحیات کی باگ بھی اسی کے قبضے میں ہیں۔ (۲۹) وہ تو تمہارا اتنا بڑا محسن ہے کہ اس نے زمین وآسمان کا نظام ہی تمہارے لئے بنایا ہے۔

### ربط بین الرکوعین (۳، ٤)

ماقبل میں عام اور خاص دونوں نعمتوں کا بیان تھا۔ اس میں عام نعمت یعنی حضرت آدمؑ کی تخلیق کا بیان ہے۔

## خلاصہ رکوع ٤:

ضرورت الہام۔ ماخذ آیت (۳۷)

### ربط آیات:

(۳۰) آدمؑ کی پیدائش کی اطلاع فرشتوں کو ملی تو انھوں نے اجزائے ترکیبی ارضی دیکھ کر اعتراض کیا کہ اس پتلے کے اندر حس وحرکت ہوگی لیکن یہ مآل اندیش نہیں ہوگا اس لئے نفع عاجل کے لئے لڑمرے گا۔ جواب ملاکہ میں اس کی حکمت خصوصی کو جانتا ہوں۔ (۳۱) فطری طور پر سکھائے نہ کہ بطریقہ تعلیم وتعلم۔ واللہ اعلم۔ (۳۲) ہمارے علم سے یہ چیز باہر ہے۔ (۳۳) آدمؑ نے استعداد جبلی سے بتلادیئے۔ اور ملائکہ عظام پر خلقت آدمؑ کی حکمت کا انکشاف ہوگیا۔ (۳۴) آدمؑ کو

تحیۃ کا سجدہ کرایا گیا۔ ممکن ہے سارے فرشتے وہی ہوں جو آدمؑ کی خدمت پر مامور ہونے والے تھے اور آدمؑ کی امارت اور اطاعت تسلیم کرانے کی لئے سجدہ کرایا گیا ہو۔ واللہ اعلم۔ (۳۵) دونوں حضرات قانون خلقت انسان کے خلاف پیدا ہوئے ہیں لہٰذا قوائی طبعیہ اس قابل نہیں تھے کہ فوراً دنیا میں کما کر کھائیں لہٰذا چندروز کے لئے جنت میں قیام کرایا گیا۔ (۳۶) جس شجرہ سے روکا گیا تھا شیطان نے جھوٹی قسم کھا کر وہی کھلایا اور ہر دو بزرگوں کو معتوب بنا کر جنت سے نکلوایا۔ (۳۷) ایک عرصہ تک سرگرداں و پریشان رہنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے چند کلمات عطا فرمائے جن سے دوبارہ رضائے الٰہی نصیب ہوئی جب آدمؑ کے تعلق باللہ کی درستی بغیر الہام کے نہیں ہوئی تو نسل آدم کے لئے یہ چیز بطریق اولیٰ ضروری ہوگی۔ (۳۸۔۳۹) آدمؑ کو مع ان کی اولاد (جو صلب میں ہے) کے اخراج کے وقت مطلع کیا گیا کہ آئندہ تمہیں عزت تب ملے گی جب میری نازل کردہ ہدایات کی قدر کرو گے۔

## ربط بین الرکوعین (۴،۵)

ماقبل میں عام خطاب تھا اور اس میں خاص بنی اسرئیل کو خطاب ہے۔

## خلاصہ رکوع ۵:

نئی ملہم من اللہ جماعت کی ضرورت کیونکہ یہود بے کار ہو چکے ہیں۔ ماخذ آیت (۴۱۔۴۲۔۴۴)

## ربط آیات:

(۴۰۔۴۱) اہل کتاب کو تذکیر بالآء اللہ سے دعوت الی الکتاب دی گئی ہے۔ (۴۲) تلبیس الحق بالباطل اور کتمان الحق چھوڑ دو اور قرآن حکیم کے متبع بن جاؤ۔ (۴۳) اتباع قرآن حکیم کا عزم مصمم کر کے بدنی اور مالی قربانی شروع کر دو۔ (۴۴) لوگوں کو نیکی کی رغبت دلاتے ہو اور خود نیکی پر عمل کرنے سے جی چراتے ہو ورنہ اتباع قرآن سے اور کون سی چیز مانع ہے۔ (۴۵) اتباع قرآن میں مصائب کا خطرہ ہے تو صبر کرو اور اللہ تعالیٰ سے رفع تکلیف کی دعا کرو۔ (۴۶) سابقہ آیت والا مسلک خدا پرستوں کے لئے کوئی مشکل نہیں ہے۔

## ربط بین الرکوعین (۵،۶)

ماقبل میں بنی اسرائیل کو خطاب تھا اور اس میں بھی اسی طرح ان پر انعامات اور وعید کا بیان ہے۔

## خلاصہ رکوع ٦:

(١) تذکیر بالآء اللہ و بما بعد الموت سے یہود کو دعوت الی الکتاب۔(٢) اوران کا بدوی اور قروی زندگی میں فیل (نا کام) ہونا
۔ماخذ (١) آیت (٤٧تا٥٦)(٢) آیت (٥٧۔٥٨)

## ربط آیات:

(٤٧) تذکیر بالآء اللہ۔(٤٨) تذکیر بما بعد الموت ۔یعنی اس دن کا بچاؤ سوچو جس دن مجرم کی نجات کی چاروں راہیں بند ہوں گی۔یعنی ایک کے بدلے میں دوسرے کا گرفتار ہونا۔ناجائز سفارش یا بلا اجازت الٰہی سفارش کا ہونا۔جرمانہ دے کر چھوٹ جانا۔مددگاروں کا زبردستی سے مجرم کو چھڑا لینا۔(٤٩) تمہیں قومی نشوونما کے بدترین دشمن سے چھڑایا۔(٥٠) تمہیں ہلاکت کے مقام سے بچایا اور بدترین دشمن کی غرقابی کا منظر دکھایا۔(٥١۔٥٢) تمہاری دنیا اور آخرت کی بھلائیوں کے لیئے موسیٰ کو طور پر اللہ تعالیٰ سے قانون لینے کیلیے گئے تو تم نے سونے اور چاندی کا بچھڑا پوجنا شروع کردیا اس جرم کو اللہ تعالیٰ نے معاف کردیا۔معافی کی صورت آگے آرہی ہے۔(٥٣) اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیئے فرقان اور کتاب نازل کیے ۔فرقان قوت فارقہ بین الحق والباطل ہے اور وہ انبیاءؑ کی بعثت سے پہلے نازل ہوتی ہے جس کو تشنگی طلب حق کہنا چاہیئے ۔اگر فرقان طبائع میں نہ ہو تو کتاب بے کار نظر آئے چنانچہ ارشاد واجب الاعتقاد نبوی ﷺ اس پر شاہد ہے ان الامانة نزلت فی جذر قلوب الرجال فعلموا من الکتب وعلموا من السنة۔ترجمہ بے شک لوگوں کے سویدائے قلب میں امانت کا نزول ہوا۔اس لئے انہوں نے کتاب وسنت کی تعلیم حاصل کی۔(٥٤) جتنے لوگوں نے گوسالہ پرستی کی تھی سب کے سب واجب القتل تھے۔لیکن چند افراد کو قتل کر کے باقی سے درگزر کیا یہ بھی اللہ تعالیٰ کی نعمت اور اس کا احسان تھا۔(٥٥۔٥٦) فرد جرم لگا کر سزا کے طور پر انہیں مار ڈالا پھر موسیٰ کی دعا سے اللہ تعالیٰ نے انہیں زندہ کیا۔(٥٧) یہود کا بدوی زندگی میں ناکام ہونا جب کبھی کوئی قوم ارتقائے قومی کے منازل طے کرتی ہے تو سب سے پہلے بدوی زندگی کا دور اس پر گزرتا ہے یعنی پرتکلف طرز معاشرت سے اسے سروکار نہیں ہوتا۔جنگل کے ساگ پات اناج پر گزر اوقات کرتی ہے اور نہایت ہی سادہ قسم کی جھونپڑیاں بنا کر رہتی ہے یہود نے جزیرہ نمائے سینا میں اس ابتدائی مرحلے کو طے کیا اس موقع پر بھی وہ عصیان امر الٰہی سے باز نہ آئے وما ظلمونا الآیہ اس پر شاہد ہے۔(٥٨۔٥٩) یہود کی ارتقائے طبعی کی منزل دوم یعنی قصبہ کی زندگی میں ناکام ہونا۔

## ربط بین الرکوعین (٦،٧)

ماقبل میں یہود پر انعامات اور ان کے اعمال بد کا ذکر تھا اور اس میں بھی وہی بیان ہے۔

## خلاصہ رکوع ۷:

یہود کا مصری زندگی میں ناکام ہونا۔ ماخذ آیت (۶۱)

### ربط آیات:

(۶۰) یہود کا قریہ سے نکل کر دوبارہ جنگل میں آنا اور موسیٰ کے معجزے سے پانی کا ملنا۔ (۶۱) علم مثال کی قوی سے پیدا شدہ پاکیزہ ترین لطیف غذا کی بجائے مادی اور کثیف غذا کا مطالبہ جو پہلی غذا سے بہت کم درجہ رکھتی ہے پھر شہری زندگی میں قدم رکھنا اور وہاں بھی ناکام رہنا۔ (۱) ذلت، مسکنت، غضب الٰہی (۲) کفر بآیات اللہ، قتل الانبیاء (۳) عصیان وعدوان، ان تینوں نمبروں میں سے جو چیز ذکر میں سب پر مقدم ہے وہ تحقق میں سب میں مؤخر ہے اور جو ذکر میں سب میں مؤخر ہے وہ تحقق میں سب پر مقدم ہے

### ربط بین الرکوعین (۷، ۸)

ماقبل میں یہود کی بداعمالیوں اور ان کی مذمت کا بیان تھا اور اس میں بھی وہی بیان ہے۔

## خلاصہ رکوع ۸:

یہود کے امراض ثلاثہ: تولی، حیلہ سازی، تعمق۔ ماخذ آیت (۶۴ تا ۶۵، ۶۷)

### ربط آیات:

(۶۲) تمام ملل و مذاہب کی نجات کا معیار۔ (۶۳۔۶۴) یہود کے مرض تولی کا ذکر۔ (۶۵۔۶۶) یہود کے مرض حیلہ سازی کا ذکر۔ (۶۷ تا ۷۱) یہود کے مرض تعمق کا ذکر۔

### ربط بین الرکوعین (۸، ۹)

ماقبل میں یہود کی مذمت، ان کا حق سے اعراض اور تعمق فی الدین کا بیان تھا اور اس میں بھی قتل نفس اور دلوں کی سخت ہونے کی مذمت کا بیان ہے۔

## خلاصہ رکوع ۹:

(۱) یہود مسلمانوں کے مساوی رہ کر بھی کام نہیں کر سکتے (۲) اور ان کی علمی کمزوریاں۔ ماخذ (۱) آیت ۷۵۔ (۲) ۷۸۔ ۷۹۔

ربط آیات:

(۷۲۔۷۳) نبی کے جس حکم کو تم بے معنی اور بے مصلحت سمجھتے تھے اسی میں مردہ کو زندہ کرنے کی تاثیر ظاہر ہوئی لہٰذا آئندہ کسی حکم پر اعتراض نہیں کرنا چاہیئے۔ بلکہ اسے حیات قومی کا پیغام سمجھنا چاہیئے۔(۷۴) خدا تعالیٰ کی نعمتوں سے مالا مال ہو کر بھی تمہاری ایمانی قوتوں نے نشو و نما نہ پائی اور اس قدر بے حسی اور مردگی طاری ہوئی کہ پتھروں سے بھی زیادہ بیکار ہو گئے۔(۷۵) دو جماعتوں کے مل کر کام کرنے کی عقلاً تین صورتیں ہو سکتی ہیں۔ مثلاً دو قومیں الف، ب ہیں اول الف کو متبوع اور ب کو تابع نہ مانا جائے دوم الف اور ب مساوی ہوں۔ سوم ب متبوع اور الف تابع ہو اس سے ماقبل ثابت ہو چکا ہے کہ یہود میں متبوع بننے کی قابلیت نہیں رہی ان آیت میں بتلایا جاتا ہے کہ ہمیں اس کی طمع بھی نہیں رکھنی چاہیئے کہ وہ ہماری بات مان جائیں گے اور ہمارے ساتھ مساوی رہ کر کام کریں گے۔ آیندہ وقالو قلوبنا غلف میں بتلایا جائے گا کہ وہ ہمارے ماتحت رہ کر بھی کام نہیں دے سکتے لہٰذا وہ ہر لحاظ سے بیکار ہیں۔ واللہ اعلم۔(۷۶) یہ ذو وجہین ہیں۔(۷۷) ان کی شرارت اللہ تعالیٰ سے چھپ نہیں سکتی۔(۷۸) جہال یہود کا مبلغ علم۔(۷۹) علمائے یہود کا علمی مذاق۔(۸۰) باوجود سابقہ کمزوریوں کے اپنی نجات کا وثوق۔(۸۱) اس ناگفتہ بہ حالت تک پہنچنے والوں کی ناکامی۔(۸۲) کامیابی کا اصل معیار۔

ربط بین الرکوعین(۹،۱۰)

ماقبل میں یہود کی مذمت کا بیان تھا اور اس میں بھی اسی طرح کا بیان ہے۔

**خلاصہ رکوع ۱۰:**

یہود کی عملی کمزوریاں۔ ماخذ آیت(۸۴۔۸۵)

ربط آیات:

(۸۳) حقوق اللہ و حقوق العباد کو پامال کرتے ہیں۔(۸۴۔۸۵) بدترین جرم یعنی خونریزی کا ارتکاب کرتے ہو حالانکہ اس سے بچنے کا اللہ تعالیٰ سے عہد کر چکے ہو۔(۸۶) معلوم ہوتا ہے کہ ان لوگوں نے دنیا کے مفاد پر آخرت کو قربان کر دیا ہے۔ ان کی سزا جہنم ہوگی۔

ربط بین الرکوعین(۱۰،۱۱)

ماقبل میں یہود کی مذمت اور ان کے اعمال بد کا بیان تھا اور اس میں ان پر بعثت موسیٰ کے انعام کا ذکر ہے۔

## خلاصہ رکوع ۱۱:

یہود کے امراض مستمرہ ہیں اور وہ مسلمانوں کے تحت رہ کر بھی کام نہیں کر سکتے۔ ماخذ آیت (۸۷۔۸۸)

### ربط آیات:

(۸۷) دعوت الی الحق دینے والوں سے عناد ان کی عادت مستمرہ ہے۔ (۸۸) ہمارے ماتحت رہ کر بھی کام نہیں کر سکتے کیونکہ اگر انھیں کوئی بات سمجھائی جائے تو ٹھٹھے کے طور پر کہتے ہیں کہ آپ کی بات ہماری سمجھ میں نہیں آتی۔ ماتحت کا کم از کم اتنا فرض ہے کہ جو بات سمجھائی جائے اسے سمجھ لے اور کام پورا کر دیں۔ (۸۹) جس کتاب کی تعلیم کو قلوبنا غلف کہہ کر ٹال رہے ہیں اس کے نزول سے پہلے اسی کی برکت سے دشمنوں پر فتح کی دعائیں مانگا کرتے تھے۔ (۹۰) قرآن مجید سے انکار محض اس لئے کر رہے ہیں کہ یہ نعمت بجائے بنی اسرائیل کے بنی اسمٰعیل کو کیوں عطا ہوئی۔ (۹۱) قرآن مجید پر ایمان کی دعوت دی جاتی ہے تو کہتے ہیں ہم فقط تورات کو مانتے ہیں۔ حالانکہ قرآن حکیم اور تورات اصولاً ایک ہیں۔ دراصل تورات پر عمل کرنے اور ماننے کا دعویٰ بھی غلط ہے۔ ورنہ وہ اپنے انبیاؑ کو قتل نہیں کرتے۔ (۹۲) دوسرے انبیاؑ تو بجائے خود رہے یہود نے خود حضرت موسیٰؑ کی مخالفت کی اور وہ بھی مسئلہ توحید میں (۹۳) تورات کی بھی توہین کی۔ اس مخالفت اور توہین کا باعث یہود کی زر پرستی تھی ۔(۹۴۔۹۵) بایں ہمہ قبائح اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے ہاں بلا شرکت غیرے عزت کا مستحق سمجھتے ہیں۔ اگر ان کا یہ دلی عقیدہ ہے تو ایسے مواقع میں قدم رکھیں جہاں جلد انھیں موت آ جائے لیکن یہ لوگ اپنی بد اعمالی کے باعث کبھی اس کا خیال بھی نہیں کر سکتے جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں ہمارے لئے عذاب ہی مقدر ہوگا۔ (۹۶) یہ تو دنیا کی زندگی کے لئے مشرکوں سے بھی زیادہ حریص ہیں۔

## ربط بین الرکوعین (۱۱،۱۲)

ماقبل میں یہود کی مذمت قولاً و فعلاً تھا اور اس میں ان کی صرف قولاً مذمت ہے۔

## خلاصہ رکوع ۱۲:

حالت انحطاط میں یہود کا مشغلہ۔ ماخذ آیت (۱۰۲)

### ربط آیات:

(۹۷) کہتے ہیں ہم قرآن حکیم کو اس لئے تسلیم نہیں کرتے کہ اس کا لانے والا (جبرائیلؑ) ہمارا دشمن ہے (۹۸) اگر جبرائیلؑ

سے تمہاری دشمنی ہے تو پھر یوں سمجھو کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتوں اور سارے رسولوں کے تم دشمن ہو۔ کیونکہ دوست کا دشمن دشمن ہوتا ہے۔ (۹۹) باتیں تو ہم نے تمہیں صحیح اور واضح کر کے بتلا دی ہیں لیکن جن لوگوں نے نافرمانی کو شیوہ بنالیا ہو وہ کیسے مان سکتے ہیں۔ (۱۰۰) عہد شکنی ان کی پرانی عادت ہے۔ (۱۰۱) جب تورات کے مصدق نبی (رسول اللہ ﷺ تسلیماً کثیراً کثیراً) آئے تو انھوں نے تورات کو بھی پس پشت پھینک دیا۔ حالانکہ تورات میں حضور سراپا نور کی تصدیق موجود تھی۔ (۱۰۲) خدائی تعلیم (تورات) کو چھوڑ کر شیطانی تعلیم کے پیچھے لگ گئے اور ہاروت و ماروت دو فرشتہ سیرت انسانوں پر جو ادعیہ نازل ہوئی تھیں جن کے باعث وہ لوگ میاں بیوی میں تفریق ڈالا کرتے تھے ان کے درپے رہتے ہیں۔ (۱۰۳) اگر یہ لوگ ایسی باتوں کی بجائے ایمان لے آتے اور خدا تعالیٰ سے تعلق درست کر لیتے تو بہتر تھا۔

## ربط بین الرکوعین (۱۲، ۱۳)

ماقبل میں یہود کی عملی بدکاریوں کا بیان تھا اور اس میں قولی بدکاریوں کا بیان ہے۔

## خلاصہ رکوع ۱۳:

(۱) اہل کتاب سے مقاطعہ اور (۲) بحث نسخ الشرائع۔ ماخذ آیت (۱) ۱۰۴۔ (۲) ۱۰۶۔

### ربط آیات:

(۱۰۴) یہود کے الفاظ مخصہ میں اشتراک عمل سے مسلمانوں کو روکا گیا تو باقی خصائل ذمیمہ سے بطریق اولیٰ احتراز لازمی ہوگا۔ (۱۰۵) اہل کتاب اور مشرکین تمہارے دشمن ہیں۔ وہ نہیں چاہتے کہ تمہیں کوئی بھلائی نصیب ہو۔ (۱۰۶) ان کی عداوت باطنی کا نتیجہ ہے کہ تحویل قبلہ کے وقت انھوں نے شور مچا دیا کہ اگر یہ خدائی تعلیم ہو تو اس میں نسخ کیوں ہوتا۔ اس اعتراض کے الزامی جوابات انہیں متعدد دیئے جائیں گے تحقیقی جواب اگلے پارے کے پہلے رکوع میں مذکور ہے۔ پہلا جواب اسی آیت کے اخیر میں جو ہے۔ کیا خدا تعالیٰ کو ایک حکم کے بعد دوسرا حکم دینے کی قدرت نہیں ہے۔ (۱۰۷) کیا تم اللہ تعالیٰ کو زمین اور آسمان کا مالک نہیں سمجھتے لہٰذا مالک جو حکم چاہے دے سکتا ہے۔ (۱۰۸) اے مسلمانو! تم بھی رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) سے غیر متعلقہ سوال کرنا چاہتے ہو جس طرح موسیٰ سے کیے گئے۔ (۱۰۹) اہل کتاب تمہیں مرتد بنانا چاہتے ہیں لیکن جب تک اللہ تعالیٰ اتمم کا حکم نہ دے اشتعال میں آ کر خود بخود انتقام لینے کے لئے تیار نہ ہو جانا۔ (۱۱۰) بدلہ کا حکم یعنی قتال کی اجازت سے پہلے بدنی اور مالی قربانی کی مشق کیا کرو۔ (۱۱۱) ہم نے یہود کے ذمیمہ اوصاف اس قدر بیان کیے ہیں کہ ان کو اپنی عزت اور وجاہت کے بچانے کی کوئی صورت نظر نہیں آتی۔ اب ان کو ایک نئی بات سوجھی ہے کہ آخرت کی عزت کے فقط ہم

مستحق ہیں۔ سوال کیا جاتا ہے کہ ان کا تمہارے ساتھ کیا ثبوت ہے۔ (۱۱۲) اللہ تعالیٰ کے ہاں کامیابی اور وراثت جنت کی یہ شرطیں ہیں۔ کیا تم میں یہ پائی جاتی ہیں۔

### ربط بین الرکوعین (۱۳،۱۴)

ماقبل میں یہود کے بداعمال کا بیان تھا اور اس میں اسی طرح ان کے اعمال بد کا بیان ہے۔

### خلاصہ رکوع ۱۴:

یہود بحث نسخ فی الشرائع چھیڑ کر مساجد الٰہیہ کو غیر آباد کرنا چاہتے ہیں۔ ماخذ آیت (۱۱۴)

### ربط آیات:

(۱۱۳) اگر نسخ فی الشرائع نہیں ہے تو تمہاری شرائع کیسے ثابت ہوسکتی ہیں یہود کا یہ خیال ہے کہ پہلی شرائع منسوخ ہوچکی ہیں اور ہماری شریعت ان کی ناسخ ہے۔ نصاریٰ کا یہ خیال ہے کہ یہود کی ملت کے لئے ہمارا دین ناسخ ہے۔ لہٰذا اے اہل کتاب تم نسخ کے معاملے میں آپس میں نپٹ لو۔ (۱۱۴) بحث نسخ سے بیت اللہ الحرام اور اس کی ملحقہ مسجد کو یہ غیر آباد کرنا چاہتے ہیں۔ (۱۱۵) مشرق اور مغرب سب خدا تعالیٰ کے ہیں۔ جدھر چاہے توجہ کا حکم دے۔ (۱۱۶) بحث نسخ میں یہ ایسا ہی دھوکہ کھا رہے ہیں جس طرح انھوں نے اتخاذ ولد میں دھوکہ کھایا۔ (۱۱۷) اللہ تعالیٰ کا ولد کوئی نہیں ہے اللہ تعالیٰ تمام زمین اور آسمان (ومافیہا) کا از سر نو پیدا کرنے والا ہے۔ (۱۱۸) اہل کتاب کے اعتراضات ایسے ہی واہیہ ہیں جس طرح بے سمجھی سے کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہم سے باتیں کیوں نہیں کرتا۔ ہمارے ہاں کوئی نشانی کیوں نازل نہیں ہوتی۔ ان کی یہ باتیں جہالت پر مبنی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے کہ منصب رسالت کا کون مستحق ہے۔ (۱۱۹) آپ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کا کام انذار و تبشیر ہے۔ ان نالائقوں کے ہدایت یافتہ نہ ہونے کے متعلق آپ سے باز پرس نہ ہوگی۔ (۱۲۰) جب تک اپنا دین چھوڑ کر اہل کتاب کی خواہشات کو پورا نہ کر دکھائیں گے اہل کتاب آپ سے کبھی راضی نہیں ہوسکتے۔ (۱۲۱) آپ ان مخالفین اہل کتاب کی پروا نہ کیجئے۔ آپ کے متبعین مسلمان تو قرآن کے پڑھنے کا حق ادا کرتے ہیں۔

### ربط بین الرکوعین (۱۴،۱۵)

ماقبل میں یہود کی اعمال بد کا بیان تھا اور اس میں ان پر انعامات کا تذکرہ ہے ان کی اصلاح کیلئے۔

## خلاصہ رکوع ۱۵:

مسلمات یہود پر رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کا قبلہ بیت اللہ الحرام ہونا چاہیئے۔

ماخذ آیت (۱۲۴۔۱۲۵۔۱۲۶۔۱۲۷۔۱۲۹)

## ربط آیات:

(۱۲۲۔۱۲۳) (۱) تذکیر بالآء اللہ (۲) تذکیر بما بعد الموت۔ ان دو تذکیروں کے بعد بنی اسرائیل سے پوچھا جاتا ہے کہ جو واقعات آئندہ آیت میں پیش کیے گئے ہیں اگر وہ صحیح ہیں تو انصاف سے بتاؤ کہ رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کا قبلہ کو نسا ہونا چاہیئے۔ بیت الحرام یا بیت المقدس۔ (۱۲۴) حضرت ابراہیمؑ سے اللہ تعالیٰ نے چار امتحان لئے جن میں وہ کامیاب ہوئے اور امامت پیشوائی کا عہدہ ملا۔ پہلا امتحان جذبہ توحید کی پاداش میں آگ میں ڈالے گئے۔ تو اسی پاک جذبہ کے باعث وطن، دیار اور اعزہ کو خیر باد کہنا پڑا۔ تیسرا شیر خوار بچہ اور عصمت پناہ بیوی کو اعتماد علی اللہ پر بیابان میں چھوڑا اور نشر واشاعت دین کے لئے تشریف لے گئے۔ چوتھا اپنے اکلوتے بیٹے کو اپنے ہاتھ سے ذبح کرنے کے لئے تیار ہو گئے۔ (۱۲۵) ابراہیم اور اسمٰعیلؑ سے خدا پرستوں کے لئے یاد الٰہی کا مرکز بنوایا۔ (۱۲۶) اے اللہ اس شہر کو آباد فرما اور یہاں کے رہنے والوں کو رزق عطا کر۔ (۱۲۷) اے اللہ جس غرض کے لئے ہم یہ عمارت بنا رہے ہیں اسے قبول فرما۔ یعنی اس گھر کو خدا پرستوں کا ملجا و ماویٰ بنا۔ (۱۲۸) اے اللہ ہماری اولاد میں سے امت مسلمہ پیدا کر۔ (۱۲۹) اس امت مسلمہ میں ایک رسول بھیج۔ فیصلہ: یہود انصاف سے بتلائیں کہ اگر رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کا قبلہ بیت اللہ الحرام نہ رہے تو کیا سابقہ دعائیں پوری ہو سکتی ہیں۔ اگر اب بھی تحویل قبلہ والا اعتراض واپس نہ لو تو معلوم ہو گا کہ تمہیں دین ابراہیمی سے عداوت ہے۔

## ربط بین الرکوعین (۱۵،۱۶)

ما قبل میں بیت اللہ کے بناء جس کی بنیاد حضرت ابراہیمؑ نے رکھی تھی اور ابراہیمؑ کا اس کے اہل کے لئے امن کی دعا کا بیان ہے۔ اور اسی میں اس کے ساتھ ابراہیمؑ کے دین سے اعراض کرنے والے کی حماقت کا ذکر ہے۔

## خلاصہ رکوع ۱۶:

دین میں ہمارا مسلک یہود کے مسلم التعظیم بزرگوں والا ہے۔ ماخذ آیت (۱۳۶)

## ربط آیات:

(۱۳۰) ملت ابراہیمی سے اعراض حماقت کی دلیل ہے۔ (۱۳۱) ابراہیمؑ تو اللہ تعالیٰ کے اعلیٰ درجہ کے فرماں بردار تھے۔

(۱۳۲) ابراہیمؑ اور یعقوبؑ اپنی اولاد کو بھی اعلیٰ درجہ کی وفاداری کی وصیت کر گئے تھے (۱۳۳) چنانچہ حضرت یعقوبؑ کے صاحبزادوں نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت تامہ ہی کا عہد اپنے والد کے روبرو کیا تھا۔ (۱۳۴) یہود اپنی کمزوریوں اور بے ایمانیوں کا کوئی صحیح جواب نہیں دے سکتے۔ اس لئے انہیں اپنے بزرگوں کی طرف نسبت کر دیتے ہیں کہ ہمارے ہاں بزرگوں سے یہی سلسلہ چلا آرہا ہے ان سے کہا جاتا ہے کہ ہر شخص اپنے اعمال کا خود ذمہ دار ہے۔ ان کے اعمال کے متعلق ان ہی سے پوچھا جائے گا۔ تمہارا فرض ہے کہ اپنے اعمال پر تنقیدی نگاہ ڈالو۔ اور جو کمزوری اعتقادات و اعمال کے متعلق نظر آئے اس کی خود اصلاح کر لو۔ (۱۳۵) محکم اعتراضوں کا ان کے پاس کوئی صحیح جواب تو ہے ہی نہیں ایک ہی بے دلیل دعویٰ کی رٹ لگائے جا رہے ہیں کہ یہودی یا نصرانی ہوئے بغیر انسان ہدایت کی راہ نہیں پا سکتا۔ واقعہ یہ ہے کہ ملت ابراہیمی کے اتباع کے بغیر انسان ہدایت یافتہ نہیں ہو سکتا اور ابراہیمؑ مشرک نہیں تھے۔ (۱۳۶) ابراہیمی ایمان تو یہ ہے۔ (۱۳۷) اگر وہ مسلمانوں کے مسلک کو مان لیں تو صد غنیمت ورنہ وہ سیدھے راستے سے بھٹکے ہوئے کہلائیں گے۔ (۱۳۸) کہتے ہیں کہ دائرہ اہل کتاب میں آئے بغیر رنگ نہیں چڑھتا۔ انہیں سنا دو کہ اللہ تعالیٰ سے بہتر رنگ چڑھانے والا کون ہو سکتا ہے۔ لہٰذا بہتر رنگ چاہتے ہو تو اللہ تعالیٰ کے دروازے پر آؤ۔ (۱۳۹) یہود کو اطاعت الٰہی کی دعوت دی جاتی ہے اور وہ جھگڑتے ہیں حالانکہ خدا ان کے نزدیک بھی مسلم ہے۔ (۱۴۰) یہودیت اور نصرانیت پر اتنا ناز ور دیتے ہیں کہ گویا انبیاؑ بھی یہودی اور نصرانی ہی تھے کیا انہیں اللہ تعالیٰ سے بھی زیادہ علم ہے۔ (۱۴۱) یہ لوگ ان مقدس ترین ہستیوں کا نام ہی کیوں لیتے ہیں جن کے متعلق ان سے کوئی باز پرس نہیں ہوگی۔ یہ اپنا خیر منائیں۔

## ربط بين الركوعين (۱۶، ۱۷)

ما قبل میں خانہ کعبہ کے بانی بناء کعبہ اور ملت ابراہیمیؑ کا بیان تھا اور اس میں معاندین کے لئے تحویل قبلہ پر تنبیہہ اور تمہید ہے اور مزید یہ کہ قبلہ کی موافقت پر یہودیوں کو خوشی حاصل نہیں ہوتی بلکہ ان کی آرزوں کی اتباع پر ان کو خوشی ملتی ہے۔

## خلاصہ رکوع ۱۷:

(۱) تحویل قبلہ کا تحقیقی جواب اور (۲) اہل کتاب کی خوشنودی بیت المقدس کو قبلہ بنانے سے حاصل نہیں ہو سکتی بلکہ ان کی خواہشات کے اتباع سے حاصل ہو سکتی ہے۔ اور وہ بدترین جرم ہے۔ ماخذ آیت (۱) ۱۴۳۔ (۲) ۱۴۵۔

### ربط آیات:

(۱۴۲) اس سے پہلے چار رکوع میں متعدد جواب دیئے جا چکے ہیں جن سے ثابت ہو جاتا ہے کہ بیت المقدس کو چھوڑ کر بیت

اَللّٰهُمَّ کی طرف توجہ کیوں کرائی گئی لیکن بے وقوف اب بھی مطمئن نہیں ہیں۔(۱۴۳) جس طرح ہم نے آپ ﷺ (تسلیما بہترین قبلہ عطا فرمایا اسی طرح امتوں میں سے آپ کی۔امت کو بہترین امت بنایا اور عارضی طور پر بیت المقدس کو قبلہ بنوانے کی غرض یہ تھی کہ ایمانداروں کے ایمان کا امتحان ہو جائے۔(۱۴۴) تحویل قبلہ کے شوق وانتظار میں رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کی نظریں بار بار آسمان کی طرف اُٹھ اُٹھ جاتی تھیں اس شوق وانتظار کا ذکر فرماتے ہوئے ارشاد ہوتا ہے کہ اب بیت اللہ الحرام ہی کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی جائے۔(۱۴۵) اہل کتاب کے سامنے کوئی نشانی پیش کی جائے تو وہ کسی حالت میں بھی بیت اللہ الحرام کو قبلہ ماننے کیلئے تیار نہیں ہے بلکہ قبلہ کے معاملے میں تو وہ ایک دوسرے کے بھی مخالف ہے۔

(۱۴۶) اہل کتاب سے بیت اللہ الحرام کی حقیقت اور اسکے قبلہ بن جانے کے معارف پوشیدہ نہیں ہیں بلکہ وہ ان چیزوں سے آگاہ ہیں۔(۱۴۷) قبلہ کے معاملے میں صحیح مسلک وہی ہے جو اللہ تعالیٰ نے بتلا دیا ہے۔

## ربط بین الرکوعین (۱۷، ۱۸)

ماقبل میں بیان عام تھا اور اس میں خاص یعنی نماز کا بیان ہے۔

## خلاصہ رکوع ۱۸:

(۱) تلقین استقامت علی القبلہ اور (۲) باب تہذیب اخلاق کے دو مسائل۔ذکر، شکر یہ۔ ماخذ آیت (۱) ۱۴۹۔(۲) ۱۵۲۔

## ربط آیات:

(۱۴۸) ہر ایک امت کا قبلہ اپنا اپنا رہا۔قیامت کے دن دیکھا جائے گا کہ کس امت نے اپنے قبلہ کی کتنی قدر کی اور اس کی طرف توجہ کر کے یاد الٰہی کا کیا حق ادا کیا۔(۱۴۹) دنیا کے کسی حصہ میں جاؤ قبلہ تمہارا یہی رہے۔(۱۵۰) جہاں جاؤ قبلہ یہی رہے تاکہ مخالفین اسلام کو یہ کہنے کا موقع نہ ملے کہ مسلمانوں کا کوئی اصول نہیں وہ جس قوم میں حقیقتاً جاتے ہیں اس کے قبلہ کی طرف منہ کر لیتے ہیں۔اگرچہ ظالم تو اس ایک دفعہ کی تحویل کے باعث بھی پیچھا نہیں چھوڑتے جو رسول ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) حقیقۃً امر الٰہی کے مطابق کی۔(۱۵۱) جس طرح تمہارے لئے ایک رسول منتخب کیا گیا ہے اسی طرح تمہارے لئے قبلہ بھی بہترین مقرر کیا گیا ہے۔(۱۵۲) ابتدا پارہ الم سے لے کر اس سے ماقبل کی آیت تک اہل کتاب سے مناظرہ تھا۔اب یہاں سے اخیر سورۃ تک ترقی کے پانچ مرتبوں کی تشریح اور ان کے اسباب بیان کئے جائینگے۔واللہ اعلم جب کوئی قوم بام عروج پر چڑھنا چاہتی ہے۔تو اسے زندگی کے پانچ مرحلے طے کرنے پڑتے ہیں۔پہلا زینہ تہذیب اخلاق کا ہے۔دوسرا تدبیر منزل کا، تیسرا سیاست مدینہ میں ملک گیری کا، چوتھا سیاست مدینہ میں ملک داری کا، پانچواں خلافت کبریٰ کا۔یعنی دنیا بھر میں اس

منصب کے حاملوں جیسا کوئی بادشاہ نہ ہو۔ فاذکرونی الآیہ سے باب تہذیب اخلاق شروع ہوتا ہے اس باب میں پانچ مسئلے ہیں۔(۱) ذکر (۲) شکر (۳) صبر (۴) دعا (۵) تعظیم شعائر اللہ۔ دو پہلے مسئلے اس آیت میں حل کئے گئے ہیں کہ ہر طرح کی ضرورت کے وقت اللہ تعالیٰ کے دروازے پر جاؤ جب مطلب برآری ہو جائے تو اس کا شکر بجالاؤ۔

## ربط بین الرکوعین (۱۸، ۱۹)

(۱) ماقبل میں تحویل قبلہ کا بیان تھا اور مابعد میں تحویل قبلہ کے حکم کا بیان ہے۔(۲) تحویل قبلہ کا مسئلہ مشرکین اور یہود نے بہت اچھالا جس سے مسلمانوں کو تکلیف ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ صبر کرو۔ صبر اور امداد کے واسطے امداد طلب کرو۔

## خلاصہ رکوع ۱۹:

باب تہذیب اخلاق کے بقیہ مسائل ثلثہ صبر، دعا، تعظیم شعائر اللہ۔ ماخذ آیت (۱۵۲۔۱۵۸)

### ربط آیات:

(۱۵۳) اللہ تعالیٰ کے دروازے پر جانے کے بعد اگر مطلب کے پورا ہونے میں دیر لگے تو صبر کے ساتھ اس کے دروازے پر پڑے رہو اور دعا کا سلسلہ جاری رکھو۔(۱۵۴) منزل مقصود تک پہنچنے سے پہلے بعض آدمی راستے میں ہی فنا ہو جائے تو ان کو مردہ نہ سمجھو اور یہ خیال نہ کرو کہ الٰہی نعمتوں سے محروم ہیں بلکہ ان کو حیات اخروی مل چکی ہے اور وہ رحمت الٰہی سے مستفید ہو رہے ہیں لیکن تم نہیں معلوم کر سکتے۔(۱۵۵) قرب الٰہی کے لئے جس وقت قدم اٹھاؤ گے اور نصرت واعانت کے لئے دروازہ الٰہی پر ہاتھ پھیلاؤ گے۔ تو پہلے امتحان کی بھٹی میں ڈالے جاؤ گے۔ ان امتحانوں کی تفصیل اس آیت میں موجود ہے۔ جو لوگ امتحان میں کامیاب نکلیں گے انہیں بشارت دی گئی ہے۔ یعنی وہ ضرور منزل مقصود پر پہنچا دیے جائیں گے۔(۱۵۶) جو لوگ مصیبت کے وقت کہتے ہیں کہ ہم تو اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہیں اس کی طرف سے جو کچھ ہم پر نازل ہوا ہم اس پر راضی ہیں اور ہمیں اس کے ہاں جا کر ہر تکلیف کا اجر ملنے والا ہے۔(۱۵۷) اسی قسم کے سچے اور برگزیدہ لوگوں پر اللہ تعالیٰ کی رحمتیں نازل ہونگی۔ (۱۵۸) محبت کا پیمانہ جب لبریز ہو جاتا ہے تو محبوب سے گزر کر متعلقات محبوب بھی محبوب نظر آتے ہیں۔ اگر چہ ذکر، شکر، صبر، دعا، محبت الٰہی کا پتہ دیتے ہیں مزید برآں تعظیم شعائر اللہ بھی پیمانہ محبت کے فیضان کی دلیل ہے۔(۱۵۹) جتنا جرم عظیم ہو اتنی ہی سزا سخت ہوتی ہے۔ باب تہذیب اخلاق میں جن مسائل کی تعلیم دی گئی ہے اگر انسان کے اندر یہ صفات حمیدہ پیدا ہو جائیں تو وہ صحیح معنی میں انسان کامل نظر آئے گا۔ اس سے اللہ تعالیٰ بھی راضی ہوگا اور خلق خدا بھی راضی ہو گی اس کی دنیا بھی سنور جائے گی اور وہ آخرت میں بھی نجات پائے گا۔ ایسا نسخہ اکسیر جس شخص کے پاس موجود ہو اور وہ خاموش رہے یعنی اس نسخہ

سے لوگوں کو آگاہ نہ کریں اور اس وجہ سے دنیا میں فسادات بپا ہوں اس جہان میں لوگ جیل خانوں میں جائیں اور آخرت میں جہنم رسید ہوں تو واقعی اس کتمانِ حق کرنے والے کی سزا ایسی ہونی چاہیئے۔ اللھم اعذنا منه و جمیع المسلمین (۱۶۰) جو اس کتمانِ حق سے تائب ہو جائینگے اور اعلائے کلمۃ اللہ شروع کر دیں گے تو وہ کتمان کی سزا سے بچ جائینگے۔ (۱۶۱) جو لوگ مرض کتمان میں مبتلا رہیں گے وہ لعنت میں مبتلا رہیں گے۔ (۱۶۲) ایک مقتول جسمانی کا قاتل جہنم میں جاتا ہے تو مقتول روحانی کے قاتل کی سزا اس سے بدرجہا زیادہ ہونی چاہیئے کیونکہ جسمانی مقتول کا قاتل مقتول کو فقط جسمانی دنیا کی نعمتوں سے محروم کرتا ہے اس کے خلاف روحانیت کا قاتل اپنے مقتول کو ابدالآباد کی نعمتوں سے محروم کر دیتا ہے اور کتمان حق کرنے والے عالم کے مقتول روحانی بیسیوں سینکڑوں بلکہ ممکن ہے لاکھوں تک پہنچ جائیں۔ لہٰذا یہ شخص واقعی تخفیف سزا کا مستحق نہیں ہو سکتا۔ اللھم اعذنا منه و جمیع المسلمین ۔ (۱۶۳) باب تہذیب اخلاق کا ماحصل یہ ہے کہ معبود حقیقی وحدہ لا شریك له عز اسمه و جل مجدہ سے انسان کا تعلق بہترین طریقے سے قائم ہو جائے۔ لہٰذا خاتمہ باب پر انتہائی غایت تہذیب بتلا دی گئی ہے۔ واللہ اعلم

## ربط بین الرکوعین (۱۹، ۲۰)

ماقبل کے ساتھ اس کا ربط ظاہر ہے اس لئے کہ پہلے رکوع کے آخر میں توحید کا مضمون اور دعویٰ ہے اور اس میں توحید پر دلائل کا بیان ہے۔

## خلاصہ رکوع ۲۰ :

تدبیر منزل کے پانچ مسئلوں میں سے پہلا مسئلہ کسب رزق۔ ماخذ آیت (۱۶۴)

**ربط آیات:**

(۱۶۴) خزائن قدرت الٰہیہ ابل رہے ہیں اور خدائے قدوس وحدہ لا شریك له نے عقل دے دی ہے لہٰذا عقل کے ذریعے ترکیب و تحلیلِ اشیاء سے رزق کماؤ۔ (۱۶۵) ذرائع معاش میں دست اندازی کرنے کے بعد رکاوٹوں کا پیدا ہونا لازمی ہے۔ اس وقت انسان شیطان کے مشورہ سے بعض اوقات غیر اللہ کے دروازے پر جا کر حاجت روائی کے لئے ہاتھ پھیلاتا ہے اور حق عبودیت کے پھول ان ہی کی بارگاہ بطور نذرانہ پیش کرتا ہے لیکن ایمان والے سوائے دروازہ الٰہی کے نہ کہیں جاتے ہیں نہ حقیقی مولیٰ کے سوا کسی سے لو لگاتے ہیں ایک وقت آئے گا مشرکین کو معلوم ہو جائے گا کہ ساری قوت محض اللہ تعالیٰ کے قبضہ میں ہے۔ اگر انہیں آج اس چیز کا یقین ہوتا تو غیر اللہ کے دروازے پر کیوں جاتے۔ (۱۶۶) یہ لوگ جن کو آج

حاجت روا جانتے ہیں، قیامت کے دن وہ ان سے بیزار ہو جائیں۔ (۱۶۷) غیر اللہ کے دروازے پر جانے والے حسرت سے کہیں گے کہ گر دنیا میں ہمیں دوبارہ بھیجا جائے تو ہم بھی ان سے ایسے ہی بیزار ہو جائیں جس طرح یہ آج ہم سے بیزار ہیں۔

## ربط بین الرکوعین (۲۰، ۲۱)

قبل میں مال کے حصول کے طریق کا بیان ہے۔ اور اس میں مال خرچ کرنے کے طریق کا بیان ہے۔

## خلاصہ رکوع ۲۱ :

مسئلہ دوم صرف کرنے کے اصول۔ (ماخذ آیت ۱۶۸)

**ربط آیات:**

(۱۶۸) جب انسان کو کوئی خصلت پیدا کرنا منظور ہو تو وہ اپنے طرز کو ایسے رنگ میں بدل دیتا ہے جس کے پیش نظر مقصد پورا ہو جائے۔ مثلاً پہلوان بننے کیلئے دودھ، گوشت، انڈے اور دوسری مقوی غذاؤں کو لازم کیا جاتا ہے اسی طرح جس شخص کو دنیا میں بڑا کام کرنا ہے اس کے لئے ضروری ہے کہ اپنے روحانی مربی یعنی نبی کے مشورے سے چیزیں صرف کریں تا کہ اس کا مطلب و ارادا جلد پورا ہو جائے۔ نبی کی تعلیم کا یہ اثر ہوتا ہے کہ انسان کی عقل میں ایسے علوم اور خیالات بھر دئے جاتے ہیں۔ جن سے اس کے ارادے میں پختگی پیدا ہو اور وہ جلد منزل مقصود تک پہنچ سکے۔ اس کے برعکس القاء شیطانی اور اتباع شیطانی کا یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ انسان کی ہمت پست ہو جائے۔ نہ ارادہ کی تکمیل ہو اور نہ منزل مقصود پر پہنچنا نصیب ہو لہٰذا اے لوگو! اللہ تعالیٰ کی ہر چیز کو اجازت لے کر (حلال) کھایا کرو اور حلال شدہ چیزوں میں سے بھی ستھری اور پسندیدہ چیزوں کا استعمال کیا کرو۔ (۱۶۹) شیطان تمہیں بے حیائی اور بد خلقی کی تعلیم دیتا ہے اور یہ سکھاتا ہے کہ تم خود خواہشات نفسانی کو پورا کرنے کے لئے باتیں بناؤ۔ اور یہ دعویٰ کرتے رہو کہ جو کچھ کر رہے ہو اللہ تعالیٰ کے حکم ہی سے کر رہے ہو۔ (۱۷۰) اگر نبی کی تعلیم چھوڑنے پر یہ لوگ کسی کا اتباع نہ کرتے تو بھی عیب ہوتا لیکن یہ تو نبی کی تعلیم چھوڑ کر باپ دادا کی رسمیں پوری کرتے ہیں بہر حال کسی نہ کسی قانون کی پابندی تو یہ ضرور کریں گے اس لئے بہتر یہی ہے کہ نبی کے قانون کا اتباع کریں اور یہی قانون گھر میں جاری کریں اگر نبی کا اتباع نہیں کرتے تو انہیں جاہلوں کا اتباع کرنا پڑیگا۔ (۱۷۱) تدبیر منزل کی جو مصلحتیں ان کے سامنے پیش کی جاتی ہیں ان پر یہ لوگ اس لئے غور نہیں کرتے کہ ان کے اپنے طریقوں کی غلطیاں ظاہر ہو جائیں گی جنہیں اپنے باپ دادا کی پیروی میں انہوں نے اختیار کر رکھا ہے۔ ایسے لوگوں کی حالت حیوانوں کی سی ہے۔ ان کو سمجھانا اور ایسی باتیں ان کے

رو برو پیش کرنا ایسا ہے جس طرح حیوانوں کو کوئی شخص پکار رہا ہو۔ (۱۷۲) آمنوا سے مراد وہ لوگ ہیں جو تعلیم نبوی پر چلنے کا ارداہ کرلیں۔ایمان کی تعریف میں بہت اختلاف ہے لیکن مذکورہ معنوں پر سب محققوں کا اعتماد ہے اور مولانا محمد قاسم صاحب مرحوم کا بھی یہی خیال ہے کیونکہ ارادہ ہی اصل چیز ہے اور اگر کام بھی کرلیا جائے۔تو وہ اسلام ہے (کلوا من طیبات) جن چیزوں کی تمہیں نبی اجازت دیتا ہے۔ان میں سے جو پسند آئے وہ کھاؤ (واشکروا اللہ) اور جو تمہارا مقصد معین تھا۔یعنی عبودیت کا حق ادا کرنا اس کو پورا کرو (ان کنتم ایاہ تعبدون) خدائے وحدہ کے تابع فرمان ہو کر چلنے کا طریقہ یہی ہے۔(۱۷۳) جن چیزوں کے کھانے کی تمہیں ممانعت ہے وہ یہ ہیں۔(۱۷۴) اب کھانے کا قانون ختم ہو گیا۔پہلے حکم ہوا تھا کہ اللہ تعالیٰ کے خزانوں سے محنت کے ساتھ کما کر کھاؤ اور کھانے میں یہ قاعدہ بیان ہوا کہ مقتدا کی رائے بہر حال مقدم ہے۔جن چیزوں کی اجازت دے کھاؤ اور باقیوں سے رک جاؤ۔اس کے بعد بیان ہوا کہ تم اپنے گھر میں کوئی نہ کوئی قاعدہ ضرور رکھو گے تو پھر نبی کی تعلیم جو عقل کے موافق ہے اس کا اتباع بہر حال بہتر ہے اب علمائے کرام کا فرض ہے کہ گھر کے قانون کے یہ دو چھوٹے حصے عام کردیں اگر علماء دنیا کے فائدے کی وجہ سے اس قانون کی اشاعت سے رکتے ہیں۔تو اللہ تعالیٰ کے ہاں ان کی کوئی عزت نہیں۔(۱۷۵) چاہیئے تو یہ تھا کہ یہ لوگ تعلیم پا کر ہدایت پاتے۔لیکن انہوں نے بجائے ہدایت کے گمراہی خریدی اور بجائے مغفرت کے عذاب پایا۔(۱۷۶) یہ سزا اس لئے دی جاتی ہے کہ کتاب تو ضرورت پوری کرنے کے لئے نازل کی گئی تھی اور ان لوگوں نے کتاب کی تفسیر میں اتنا اختلاف پیدا کردیا ہے جس سے وہ قابل فیصلہ ہی نہیں رہی تو گویا انہوں نے کتاب کو بیکار کر دیا ہے۔جملہ معترضہ: تدبیر منزل کا ادنیٰ حصہ ختم ہو گیا ہے۔جس میں کمانے اور صرف کرنے کے اصول بتلائے گئے ہیں۔

## ربط بین الرکوعین(۲۱،۲۲)

ماقبل میں حق کو چھپانے والوں جو یہود اور نصاریٰ ہیں ان کا بیان تھا اور اس میں بھی اس کتمان حق کا بیان ہے۔

## خلاصہ رکوع ۲۲:

مسئلہ سوم۔نظام فوجداری و مسئلہ چہارم نظام دیوانی۔ (ماخذ آیت ۱۷۸۔۱۸۰)

## ربط آیات:

(۱۷۷) اس رکوع میں تدبیر منزل کا دوسرا حصہ آئے گا جس میں انتظامی مشق ہو۔علمی لحاظ سے تو قرآن شریف کو اچھا سمجھنے والا معزز قرار دیا گیا ہے چنانچہ رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) نے فرمایا ہے (خیرکم من تعلم القرآن و علمہ) اور عملی لحاظ سے اچھائی کا معیار یہ ہے کہ جو انسان گھر میں اچھا ہو وہی اچھا ہے کیونکہ جو شخص یہاں اپنے لواحق میں اچھی طرح رہ

سکتا ہے وہی اوپر جا کر بھی اچھا رہے گا۔ جب گزشتہ حالت سے ترقی ہوئی تو فرائض کا دائرہ بھی وسیع ہو گیا۔ لہٰذا ارشاد ہوتا ہے کہ جب تم آگے بڑھنا چاہتے ہو تو یہ سب کام کرو۔ انفاق مال پر زور اس لئے دیا گیا ہے کہ بخل دور ہو اور بخیل آدمی کبھی اچھا حاکم نہیں بن سکتا۔ اور جن لوگوں پر انسان احسان کریگا وہ اس کے تابع ہو جائینگے۔ اس آیت میں پہلا فرض ایمان ہے دوسرا: ایتاء مال، تیسرا: اقامۃ الصلوۃ وایتاء زکوۃ، چوتھا: ایفائے عہد، پانچواں: تکالیف میں صبر (اولئك الذين صدقوا) ان فرائض کو بجالانے والے لوگ ہی سچے ہیں۔ اور یہی امام بننے کے قابل ہیں۔ (۱۷۸-۱۷۹) نظام حکومت میں دو صیغے ہیں فوجداری اور دیوانی۔ ان دو آیتوں میں نظام فوجداری سکھایا گیا ہے۔ ابتدائی سلسلہ اس کا گھر سے شروع ہوتا ہے۔ مثلاً اگر گھر میں لڑائی ہو تو کس طرح فیصلہ ہوگا۔ گھر کا بڑا آدمی اس قسم کے فیصلے کریگا کہ گھر میں سیاست کا مادہ پیدا ہو سکے۔ قصاص کے معنی قتل کرنا غلط ہیں۔ شاہ ولی اللہؒ نے مسوّیٰ میں قصاص کے معنی مساوات کے لکھے ہیں۔ (۱۸۰) مسئلہ چہارم نظام دیوانی جس طرح مالدار کے لئے وصیت میں انصاف کا خیال رکھنا لازمی ہے اسی طرح مال کے ہر معاملہ میں عدل وانصاف کا ملحوظ رکھنا لوازم انسانیت میں سے ہے۔ جملہ معترضہ: اس آیت کو منسوخ مانا جاتا ہے۔ اگر والدین یا اعزہ غیر مسلم ہوں اس حالت میں یہی آیت معمول بہا ہو سکتی ہے۔ واللہ اعلم۔ (۱۸۱) بعد کو وصیت تبدیل کرنے کا جرم اس کے بدلنے والوں پر ہوگا نہ کہ وصیت کرنے والے پر۔ (۱۸۲) مصلح پر کوئی گناہ نہیں ہے۔

## ربط بين الركوعين (۲۲، ۲۳)

ماقبل میں عبادت عامہ یعنی نماز کا بیان تھا اور اس میں خاص عبادت یعنی روزے کا بیان ہے۔

## خلاصہ رکوع ۲۳ :

مسئلہ پنجم اشاعت تعلیم اور اصلاح معاملات۔ ماخذ آیت (۱۸۵-۱۸۸)

ربط آیات:

(۱۸۳) قانون الٰہی کی پابندی سکھلانا روزے کا خاص مقصد ہے اس لئے معلوم ہوتا ہے کہ پہلی امتوں سے بھی روزے رکھائے گئے واللہ اعلم جملہ معترضہ۔ ماہ رمضان میں تین چیزیں مقصود نظر آتی ہیں۔ اول گھروں میں مذہبی تعلیم پھیلانا۔ دوم قانون مذہب اور روح مذہب کا پابند بنانا۔ سوم انتظام قائم کرنا۔ جملہ معترضہ۔ اقوام عالم میں ایک دستور معلوم ہوتا ہے کہ جس زمانے میں جس قوم پر کوئی نعمت نازل ہو اس وقت اور اس دن میں اس کی سالگرہ مناتے ہیں اور خوشی کرتے ہیں مسلمانوں پر نزول قرآن ایک نعمت عظمیٰ ہے اور اس کا نزول ماہ رمضان میں ہوا۔ لہٰذا قرآن حکیم کی سالگرہ رمضان المبارک میں منائی جاتی ہے

اور اس میں قرآن پاک کو دہرایا جاتا ہے۔ لہٰذا مسلمانوں کا نصاب تعلیم قرآن ہے۔ زمانہ تعلیم رمضان ہے اور طریقہ صلوۃ التراویح ہے۔ واللہ اعلم۔ (۱۸۴) سال کے تین سو ساٹھ دنوں میں سے کل تیس دن رمضان المبارک کے ہیں۔ چونکہ روزہ دار کے اخلاق کی تکمیل مقصود ہے۔ محض بھوکا پیاسا رہنا مقصود نہیں ہے اس لئے اگر بیمار یا مسافر ہونے کی وجہ سے روزہ کی مقصد کی طرف پوری توجہ نہیں کر سکتا تو ان عوارض کے دفع ہونے کے بعد رکھ لے (وعلی الذین یطیقو نہ) فدیہ طعام مسکین مبتدا ہے اور علی الذین یطیقو نہٗ خبر مقدم ہے طعام مسکین فدیہ سے بدل ہے یطیقو نہ' میں ضمیر منصوب طعام مسکین کی طرف راجع ہے حضرت شاہ صاحب نے بھی یہی معنی لکھے ہیں اور پہلے لوگوں سے بھی ان کی طرف اشارہ موجود ہے اور یہی صدقہ فطر ہے جو استطاعت والوں پر واجب ہے اس کے وجوب کی حکمت بیان کر دینا بھی ضروری ہے روزے کی اصلی روح اور حقیقی مقصد یہ معلوم ہوتا ہے کہ انسان میں اعلیٰ درجہ کی اخلاقی خوبی پیدا ہو جائے کہ اسے جب کسی محبوب چیز کے چھوڑنے کا حکم ملے تو بلا تامل اس کی تعمیل کے لئے تیار ہو جائے اور انسان کی ذاتی مرغوبات میں سے خورد و نوش سے بڑھ کر اور کوئی چیز محبوب نہیں جس پر اس کی حیات مستعار کا انحصار ہے روزے میں چونکہ انسان ایک معین وقت تک کھانے پینے سے محترز رہتا ہے اور ماکولات و مشروبات کا استعمال اس پیمانے پر نہیں کرتا جس پیمانے پر ماہ رمضان سے پہلے یا پیچھے کرتا ہے اس لئے خطرہ تھا کہ کہیں کھانے پینے سے معین احتراز کے باعث بخل کی خصلت نہ پیدا ہو جائے۔ اس خطرے کے انسداد کیلئے بظاہر یہ مناسب تھا کہ رمضان میں انسان کو حکم دیا جاتا کہ مقررہ وقت میں کھانے پینے سے الگ رہنے کے علاوہ روزانہ اپنا کھانا مسکینوں کو دے دیا کرے لیکن اس طرح کا حکم مشکل بن جاتا اور عام مسلمان اس کی پیروی نہ کر سکتے۔ دوسری صورت یہ تھی کہ رمضان کے اختتام پر سارے مہینے کا کھانا جمع کر کے مساکین میں تقسیم کر دیا جاتا۔ لیکن اس میں بھی مشکلات تھیں۔ لہٰذا یہ حکم دیا گیا کہ رمضان کے اختتام پر نماز عید سے قبل ہر ذی استطاعت مسلمان ایک مقررہ مقدار میں صدقہ فطر ادا کرے چھوٹے بچوں، غلاموں، عورتوں، سب کی طرف سے صدقہ فطر کو واجب بنا دینے سے مقصد کثرت صدقہ بھی پورا ہو گیا۔ بعض احادیث میں آیا ہے کہ جو شخص صدقہ فطر ادا نہ کرے اس کے روزے قبول نہیں ہوتے۔ فقہائے احناف کے نزدیک مشہور ہے کہ صدقہ فطر صاحب نصاب کے ذمے واجب ہے۔ حدیث شریف سے معلوم ہوتا ہے کہ جو شخص عید کے دن ادائے صدقہ کی استطاعت رکھتا ہو اس کے ذمے واجب ہے منذری نے یہی لکھا ہے کہ صحابہ کرام اور تابعین کا معمول بھی یہی رہا ہے احناف کی تاویل یہ معلوم ہوتی ہے کہ صدقہ بہر حال صاحب استطاعت یا غنی پر واجب ہے اور غنی کا عام معیار یہی ہے کہ وہ صاحب نصاب ہو۔ تحریر سابق کے لحاظ سے (وعلی الذین یطیقو نہ') منسوخ نہیں ہے لہٰذا ( وان تصوموا خیر لکم ) کا مطلب یہ ہوگا کہ روزہ تمہارے لئے بہترین چیز ہے۔ (۱۸۵) رمضان المبارک میں قرآن نازل ہوا لہٰذا اسی مہینہ میں اس کی عید منائی جا

ئے اور یاد تازہ کی جائے (فعدۃ من ایام اخر) اگر کوئی طالب علم جماعت میں حاضر نہ ہوسکیں تو اسے لازم ہے کہ اپنی جگہ پر مضامین یاد کریں (ولعلکم تشکرون) شکر کا یہ مطلب ہے کہ جو نعمت تمہیں ملی ہے اسے صحیح مصرف میں صرف کرو یعنی جب اللہ تعالیٰ نے تمہیں قرآن عطا فرمایا ہے تو اسے لیکر آگے بڑھو اور کوئی چیز تمہیں روک نہ سکے گی۔(۱۸۶) اب دوسرا کام شروع ہو تا ہے یعنی روح تعلیم عملی طور پر مذہبی پابندی کے لئے دعا نہایت عمدہ ذریعہ ہے آپ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) نے فرمایا ہے الدعاء مخ العبادۃ۔ اس کے آزمانے کا صحیح طریقہ یہ ہے کہ جو اعلیٰ سے اعلیٰ قبولیت دعا کے وقت ہیں ان میں دعا کے تمام شرائط کو پورا کرکے دعا کرو۔ اگر اکثر اچھا نتیجہ نکلا تو سمجھ لینا کہ دعا بھی کوئی چیز ہے قبولیت دعا کے اعلیٰ اوقات اور شرائط دعا موجود نہ ہوتو مطلوبہ نتیجہ حاصل نہیں ہوسکتا اس کی مثال یہ ہوسکتی ہے کہ اگر ہم کسی کو گندم کے اگنے کا تجربہ کرانا چاہیں گے تو یہ تجربہ فصل گندم کی کاشت ہی کے اوقات ہی میں دکھایا جاسکے گا۔(۱۸۷) چونکہ مسلمانوں میں لڑنے کی قوت پیدا کرنا سخت ضروری ہے اس لئے ان کا موٹا تازہ رہنا بھی ضروری ہوگا۔ اور موٹا تازہ رہنے کے بعد اگر وہ نکاح نہ کریں تو سخت خرابیاں پیدا ہوں گی اور نکاح کے بعد ایسے آدمیوں سے اہل کتاب کے قانون صوم (یعنی مغرب کے بعد اگر نیند آجائے تو کھانا پینا، میاں بیوی کا ملنا حرام ہوجائے) کی پابندی کرانا سخت تکلیف کا باعث ہوگا۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے سحر تک خوردونوش اور میل جول وغیرہ کی اجازت دے دی (وابتغوا ما کتب اللہ) یعنی اولاد طلب کرو۔ (۱۸۸) تدبیر منزل کے فرائض انتظامی بھی ختم ہو چکے۔ تدبیر منزل اور سیاست مدنیہ کے درمیان ایک چھوٹا سا حصہ ہے جسے شاہ صاحب کی اصطلاح میں معاملات کہتے ہیں اس آیت میں اس کا بیان ہے۔ مثلاً چار گھر مل کر رہیں گے تو انہیں تبادلہ اشیاء کی ضرور ہی ضرورت پڑے گی۔ اس کے لئے قاعدہ کلیہ بتلا دیا گیا ہے کہ ایک دوسرے کا مال نارضامندی سے نہ کھاؤ۔ اگر چہ ناحق دعویٰ پیش ہونے پر حکومت کی عدالت بھی اس کے مطابق فیصلہ کردے۔ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والوں کے لئے اصلاح معاملات کا اتنا قانون کافی ہے جتنا اس آیت میں بتلایا گیا ہے۔

## ربط بین الرکوعین (۲۳، ۲۴)

ماقبل میں جہاد اور حج کا بیان تھا اور اس میں مضمون جہاد کی طرف عود ہے اسی طرح ماقبل میں بعض منافقین کا بیان تھا اور اس میں منافقین کو توبیخ یعنی زجر ہے۔

## خلاصہ رکوع ۲۴ :

باب سوم ملک گیری۔ ماخذ آیت (۱۹۰)

**ربط آیات:**

(۱۸۹) عام تفاسیر میں لکھا ہے کہ لوگوں نے چاند کے گھٹنے بڑھنے کا سوال کیا تھا۔ شاہ صاحب لکھتے ہیں کہ ''اہلہ'' کا ترجمہ چاند نہیں ہے بلکہ مہینہ، تو اب مطلب یہ نکلا کہ وہ پوچھتے ہیں مہینے قمری استعمال کریں یا شمسی۔ حالانکہ شمسی مہینوں میں یہ دقت ہے کہ وہ عام فہم نہیں ہیں۔ اور ایک اچھے محاسب کی ضرورت پڑتی ہیں جس طرح ہندؤں کے ہاں برہمن ہوتے ہیں اور مذہبی ضروریات کے لئے ممکن ہے کہ ہروقت اچھے محاسب نہ مل سکیں۔ قمری مہینے عام فہم ہیں اس لئے حکم ہوا کہ ان کا اعتبار کیا کرو۔ اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بھی قمری مہینوں کا اعتبار کیا ہے کیونکہ حج وغیرہ ان ہی مہینوں پر مقرر کیا ہے یہ شرعی حکمت ہے (و لیس البر) اس طرح نہ کیا کرو کہ صورت قانون کی تعمیل کردی جائے اور روح قانون اڑا دی جائے۔ (۱۹۰) عام طور پر یہ ترجمہ کیا گیا ہے کہ جو لڑنے کیلئے آئے تو اس سے لڑو اور جو لڑنے کیلئے نہ آئے تو خود بخود لڑنے کیلئے نہ جاؤ۔ عقلی طور پر یہ بات مسلم ہے کہ جو قوم حملہ کرنے کیلئے تیار نہ ہو وہ غالب نہیں ہو سکتی۔ اگر خدا تعالیٰ کو مسلمانوں کا محفوظ رکھنا منظور ہے تو یہ تعلیم ہو ہی نہیں سکتی بلکہ مطلب یہ ہے کہ تم لڑنے کیلئے ہروقت تیار رہو جس طرح فوج چھاؤنی میں ہروقت تیار رہتی ہے وہ گویا لڑ رہی ہے کیونکہ لڑنے پر ہروقت آمادہ رہنا بھی لڑنا ہے یہ نہیں کہ ہروقت تلوار ہی مارتے رہو یعنی اس قانون الٰہی کیلئے اگر کوئی شخص مانع ہو اور روک پیدا کرے اور وہ تم سے لڑنے کیلئے تیار رہتا ہو تو تم بھی اس سے لڑنے کیلئے ہروقت تیار رہو اور جو لوگ فطرتاً لڑنے سے عاجز ہیں ان پر زیادتی نہ کرو۔ اگر زیادتی کرو گے تو برکات الٰہی بند ہو جائیگی۔ (۱۹۱) مسجد حرام میں لڑائی کی ابتداء کرنا بیشک ناجائز اور ممنوع ہے لیکن اس حکم کا باہر جاری کرنا ناجائز ہے (اخرجوهم من حيث) جیسے انہوں نے تمہیں دار السلطنت مکہ معظمہ سے نکالا ہے تم بھی وہاں سے انکو نکال دو (فتنہ) کے معنی بدنظمی کے ہیں اور بدنظمی میں امتحان ہوتا ہے اور قرآن حکیم میں کہیں تو فتنہ بمعنی امتحان ہوتا ہے اور کہیں بدنظمی اور اس آیت سے بدنظمی مراد ہے بدنظمی میں چونکہ کام اچھا نہیں ہوتا اس لئے جو لوگ بدنظمی پھیلاتے ہیں ان کو قتل کرنا لازمی ہوگا جس طرح ایک عضوِ ماؤف کو کاٹ دیا جائے تو باقی بدن صحیح و سالم ہو کر کام کر سکتا ہے۔ ایسی حالت میں عضو کا کاٹنا رحمت ہے اسی طرح جب کوئی قوم ناقابل اصلاح ہو جائے اور اس کا وجود دوسرے انسانوں کے لئے تباہی کا موجب ہو تو انبیاء اس کے کاٹنے کا حکم دے دیتے ہیں۔ (۱۹۲) اگر وہ لوگ اپنی اصلاح کر لے تو انہیں تکلیف دینے کی ہمیں ضرورت نہیں ہے۔ (۱۹۳) لڑتے رہو یہاں تک کہ ساری دنیا میں قانون الٰہی قائم ہو جائے یعنی قانون الٰہی وہ قانون بن جائے جس کے خلاف پر حکومتیں سزا دیتی ہیں۔ (۱۹۴) عام طور پر مشہور ہے کہ مہینے حرام کے منسوخ ہیں۔ یہ صحیح نہیں ہے بلکہ حرمت باقی ہے۔ تین مہینے حج کے لئے حرام ہیں اور رجب عمرہ کیلئے اگر کوئی قوم ہماری مذہبی

مقدس اشیاء کو تباہ کریگی تو ہمیں بھی ان کی مذہبی مقدس اشیاء کو تباہ کرنا چاہیئے ( ان اللّٰہ مع المتقین ) اللہ تعالیٰ کا پہلا انعام جو لوگوں پر ہوتا ہے وہ ہے ارادہ کا جزم اور استحکام جب تک کسی قانون چلانے والی قوم کی ہمت مضبوط ہوگی کوئی قوم اس کا مقابلہ نہیں کر سکے گی۔ اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ ہے یعنی تمہارے ارادوں کو مستحکم رکھے گا واللہ اعلم۔ (۱۹۵) انصار نے خیال کیا کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کی معیت میں اسلام کی کافی خدمت کی اور جہاد میں شریک رہے اب آپ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کے پاس مسلمان مہاجر بکثرت جمع ہو گئے ہیں لہٰذا ہمیں اب جہاد میں شرکت کی ضرورت نہیں ہے اور بہتر ہے کہ اب ہم اپنی کھیتی باڑی سنبھال لیں اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ جہاد سے جی چرانا ہلاکت ہے (واحسنوا) قانون الٰہی کی پابندی نیک نیتی سے کرو۔ (۱۹۶) قتال کی تیاری کے حکم کے بعد حج کا حکم دیا گیا۔ کیونکہ جن اوصاف کی قتال میں ضرورت ہوتی ہیں ان کی مشق پہلے حج میں ہر مسلمان کو ہونی چاہیئے۔ سفر حج میں مندرجہ ذیل اشیاء پیدا ہوگی۔ (۱) اعزہ واقرباء سے مفارقت۔ (۲) وطن ودیار کو خیر باد کہنا۔ (۳) مصائب سفر جھیلنا۔ (۴) خوراک و پوشاک میں سادگی اختیار کرنا۔ (۵) حصول رضاءِ الٰہی کے لئے سینکڑوں روپے خرچ کرنا۔ (۶) تعمیل حکم میں سرِ مو تجاوز ہو جائے تو سزا پانا۔ (۷) ایک ماہ ایک دن ایک گھڑی میں ساری دنیا کے مسلمانوں کا ایک مرکز پر جمع ہونا۔ (۸) ساری دنیا کے نمائندوں کا ایک امام کے حکم کی تعمیل کرنا۔ (۹) ساری دنیا کے مسلمانون کا ایک جگہ پر جمع ہونا۔ اور تمام خانگی مناقشات کو خیر باد کہہ کر یک دل و یک جان ہو کر رہنا (لا رفث ولا فسوق ولا جدال فی الحج) قربانی کر کے سرفروشی کا مادہ پیدا کرنا۔

## ربط بین الرکوعین (۲۴، ۲۵)

اس سے پہلے رکوع کے آخر میں حج کا بیان تھا اور اس میں بھی اسی طرح حج کا بیان ہے۔ اور ماقبل میں مہینوں کے چھوٹے اور بڑے ہونے کی حکمت کا بیان تھا اور اس میں حج کے مہینوں اور اس کے احکام کا ذکر ہے۔

## خلاصہ رکوع ۲۵ :

اقسام الحجاج۔ ماخذ آیت (۲۰۰۔۲۰۱)

### ربط آیات:

(۱۹۷) سفر حج میں اخلاق ہی کی تو اصلاح منظور ہے۔ لہٰذا اس سفر مبارک میں کوئی کسی قسم کا جھگڑا نہ ہونے پائے اور اس میں میں اصلاح روحانیت اور حفاظت اخلاق کا زاد راہ ساتھ لاؤ۔ تاکہ کوئی بد اخلاقی نہ ہونے پائے تعلق باللہ میں کوئی خلل نہ آ جائے واللہ اعلم۔ (۱۹۸) سفر حج میں تجارت جائز ہے اس کا یہ مطلب ہے کہ چونکہ مسلمانوں نے لڑائی اس لئے کی تھی تاکہ

کلمۃ اللہ سر بلند ہو لیکن جب فتوحات ہوئی تو جو چیزیں انہیں غنیمت میں ملے گی یہ ایسی ہی ہیں جیسے آدمی حج میں تجارت کرے حالانکہ تجارت حج کا اصلی مقصد نہ تھی (فاذا افضتم) عرفات میں فقط خطبہ ہوتا ہے یعنی جو باتیں ساری دنیا کے لئے ضروری ہو وہ امام سب کو پیش کر دے۔(۱۹۹) قریش نے یہ بدعت اختیار کر رکھی تھی کہ مزدلفہ اگرچہ حد حرم کے اندر اور مکہ معظمہ سے ۶ میل کے فاصلہ پر ہے لیکن وہی کھڑے ہو کر اپنا خطبہ پڑھ لیتے تھے اور عرفات میں نہ جاتے اس لئے حکم دیا گیا کہ تم بھی مسلمانوں کے برابر رہو۔ مسلمانوں میں کسی قوم کے لئے جدا قانون نہیں ہے (واستغفروا اللہ) اکثر قوموں کی تباہی کی ابتداء یہیں سے ہوتی ہے کہ خاص آدمی عوام سے علیحدہ رہنا شروع کر دیتے ہیں اور آخر دونوں تباہ ہو جاتے ہیں۔(۲۰۰) اس آیت سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ شریف اور خاندانی آدمی دینی کاموں کی طرف متوجہ ہوں آپ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) نے فرمایا ہے (الناس معادن کمعادن الذھب والفضۃ) چونکہ خاندانی آدمیوں میں اکثر اچھے ملکات موروثی ہوتے ہیں اگر انہیں تعلیم بھی اعلیٰ دے دی جائے تو ان کے ملکات جلدی بھڑک سکتے ہیں مذہب کو جب تک عمدہ غذا نہ ملے ترقی نہیں کر سکتا ۔آپ نے اس قسم کے الفاظ بھی فرمائے ہیں (خیارکم فی الجاھلیۃ خیارکم فی الاسلام اذا فقھوا) (فمن الناس من یقول) کام کی جب مشق ہو گئی تو اس کے بعد تعلیم حاصل کرنے والے دو طرح کے ہو جاتے ہیں۔ ایک وہ جن کو محض دنیا مطلوب ہو گی۔(۲۰۱) اور دوسرے وہ لوگ جن کو اللہ تعالیٰ کی رضا کے علاوہ فلاح دنیا بھی مطلوب ہو گی۔(۲۰۲) اللہ تعالیٰ کی رضا اور دنیا میں عزت کی زندگی پانے کے فقط یہ لوگ مستحق ہوں گے۔(۲۰۳) جس کا جی چاہے دسویں کے بعد دو دن ٹھہرے اور جی چاہے تین دن رہے۔(۲۰۴) بعض آدمی صورت کی پابندی فقط ریا کے طور پر کر لیتے ہیں۔ اخلاق کی طرف مطلق توجہ نہیں کرتے اور قسمیں کھا کر کہتے ہیں کہ وہ اخلاق ہم میں اچھی طرح پیدا ہو گئے ہیں۔ (۲۰۵) حالانکہ وہ بہت بڑا مفسد ہے (اہلاک حرث زنا ہے اور اہلاک نسل لواطت ہے۔)(۲۰۶) اگر کوئی شخص محض صورت اچھی بنا لے تو اسلام میں اس کی کوئی عزت نہیں ہے۔(۲۰۷) بعض وہ لوگ ہیں کہ سفر حج کے باعث اور احکام حج کے ادا کرنے سے ان کے اندر یہ ملکہ پیدا ہو گیا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے نام پر بک چکے ہیں۔ جو خدمت ان سے رضائے الٰہی کے لئے لی جائے حسبۃً للہ دینے کے لئے تیار ہیں وہ مقبول اور قابل تعظیم ہیں۔(۲۰۸) جس طرح تم نے حج کے احکام کو ان پابندیوں سے پورا کیا ہے اس طرح جو احکام اسلامی تمہیں دیئے جائیں سب کو اسی مشق اور قاعدے پر جاری کر لو (ولا تتبعوا خطوات الشیطن) اور جن لوگوں میں یہ مطلب حاصل نہیں ہے اور وہ مقتدیٰ بنے بیٹھے ہیں۔ ان کے قواعد کی پابندی نہ کرو۔(۲۰۹) اگر تم صحیح تعلیم پا لینے کے بعد بھی پھسلے تو پھر جان لو کہ اللہ تعالیٰ سخت مواخذہ کریگا۔(۲۱۰) جب ہمارا عقیدہ ہے کہ رزق اللہ تعالیٰ دیتا ہے اور مینہ اللہ تعالیٰ برساتا ہے اور پیدا بھی اللہ تعالیٰ ہی کرتا ہے۔ حالانکہ پیدا والدین کے ذریعے سے ہوتے ہیں، اور رزق نباتات کے ذریعے

سے ملتا ہے، تو تعلیمی حصہ میں کیوں ہمارے دل میں یہ خواہش پیدا ہو کہ نبی کے واسطے کو الگ کر کے ہم اللہ تعالیٰ سے براہ راست سب کچھ لیں۔

## ربط بین الرکوعین (۲۶،۲۵)

پہلے رکوع کے آخر میں عذاب الٰہی کی دھمکی تھی۔ اب یہاں وقوع عذاب کا بیان ہے۔

## خلاصہ رکوع ۲۶ :

تمہید قتال کے بعد اعادہ حکم قتال۔ ماخذ آیت (۲۱۶)

**ربط آیات:**

(۲۱۱) مسلمانوں کو حکم ہوا کہ سارے کے سارے اسلام میں داخل ہو جاؤ۔ ایسا نہ ہو کہ وہ بنی اسرائیل کی طرح زبان سے تو پابندی احکام کا اقرار کرتے جائیں لیکن عمل کے اعتبار سے اس کی بے قدری کے مرتکب ہوں اور ان تمام سزاؤں کے مستوجب قرار پائیں جو بنی اسرائیل کو دی گئیں۔ (۲۱۲) تعلیم صحیح ملنے کے بعد بھی جو لوگ معاندت پر جمے رہیں ان کا کفر مسلم ماننا چاہیے۔ یہ لوگ جب دیکھتے ہیں کہ مصلحین اخلاق کے پاس دنیوی ساز و سامان نہیں ہے تو ان کا تمسخر اڑاتے ہیں ان پر آوازے کستے ہیں۔ حالانکہ اگر ان کی نظر حقائق پر ہوتی تو جان لیتے کہ اخلاق ہی انسان کی حقیقی دولت ہیں۔ ان تمسخر پیشہ لوگوں کو اتنا ذلیل کر دینا چاہیے کہ یہ تمسخر نہ اڑا سکیں۔ اس لئے کہ قانون کی پابندی نہ کرنا ایک جرم ہے لیکن قانون کا تمسخر اڑانا یا پابندی قانون کی تعلیم دینے والوں کو سر مشق استہزا بنانا دوہرا جرم ہے۔ ہر مسلمان کا فرض ہے کہ وہ تمسخر اڑانے والوں کے قطعی انسداد کی کوشش کرے (واللہ یرزق من یشاء) مسلمانوں کو اس کام کے لئے کھڑے ہو جانا چاہیے اگر ان کے پاس ساز و سامان موجود نہ ہوگا تو اللہ تعالیٰ اپنے لطف و فضل سے ضرور اس کا بندوبست فرما دیگا۔ ارادے کا استقلال اور انصاف کی پابندی دو ایسی قوتیں ہیں جن کا مقابلہ ساری دنیا نہیں کر سکتی۔ یہی دو چیزیں سارے سر و سامان کا سرچشمہ ہیں۔ (۲۱۳) انسانوں کے لئے ضروری تھا کہ باوجود اختلاف مزاج ایک جماعت بن کر رہیں اور جب مختلف المزاج لوگ مل کر رہیں گے اختلاف ضرور رونما ہوگا اس اختلاف لازمی کے حل کے لئے اللہ تعالیٰ انبیاء کرام کو مبعوث فرماتا رہا۔ نبی چونکہ ہمیشہ نہیں رہتا اس لئے اس کے ساتھ کتاب نازل ہوتی ہے تاکہ نبی کے فوت ہو جانے کے بعد وہ کام دیتی رہے (فھدی اللہ الذین آمنوا) جن باتوں میں پہلے لوگ اختلاف کر چکے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو ان باتوں کا اختلاف دور کر کے صحیح تعلیم دی۔ پہلا

مقصد تو یہ تھا کہ تمسخر کرنے والوں کو روکا جائے۔ دوسرا یہ ہوا کہ اہل کتاب سے کتاب کو بچایا جائے جو اسے بگاڑنا چاہتے ہیں۔ اب حاصل یہ نکلا کہ سب فرقوں کے ساتھ لڑنا پڑیگا۔ کیونکہ دوسرے فرقے اہل کتاب سے کم دشمن نہیں ہونگے تو ایک طرح پر مسلمانوں کو ساری دنیا کے مقابلے کے لئے تیار کیا جا رہا ہے۔ ممکن ہے اس خیال سے مسلمانوں کے دلوں پر برے اثر پیدا ہو جس کی اصلاح آئندہ آیت ام حسبتم والی میں ہے۔ (۲۱۴) یعنی کیا تمہارے لئے وہ قانون بدل دیا جائیگا؟ باسا اور ضرا بیرونی تکالیف ہیں اور زلزال ہمتوں ارادوں کے ضعف اور اضمحلال کو کہتے ہیں کم ہمت لوگ پریشانی میں پھسلنے لگتے ہیں اور پھر سب کو تکلیف پہنچتی ہے (حتی یقول الرسول) حتی کہ نبی اور مخلص آدمی بھی انتظار کرتے کرتے یاس کے مرتبہ تک آگئے پھر امداد الٰہی ظہور میں آئی۔ جب ان کے ارادے اور ہمتیں صرف ہو چکیں اور کچھ باقی نہ رہا تو پھر عمدہ نتیجے نکلنے لگے۔ (۲۱۵) یعنی مال اللہ تعالیٰ کے لئے صرف کریں۔ تو کہاں اور کس مصرف میں صرف کریں (فللو الدین الخ) جو لوگ تمہارے گردو پیش ہیں اور انہیں جہاد کے لئے تیاری کی ضرورت ہے انہیں دے دو (وما تفعلوا من خیر) تم نے جس کام کے لئے روپیہ دیا تھا اگر اس نے اس مال پر صرف نہیں کیا تو اس پر تمہیں مواخذہ نہیں ہوگا بلکہ تم نے اپنا فرض ادا کر دیا۔ جملہ معترضہ: عمرو بن الجموح نے رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) سے سوال کیا کہ کتنا خرچ کریں اور کہاں خرچ کریں۔ اس پر جواب ملا کہ جو مال خرچ کرو اس کے مصارف یہ ہیں۔ (۲۱۶) سوال پیدا ہوا تھا کہ جہاد کا حکم کب تک رہے گا۔ اس کا جواب ہے کہ امن تمہارے لئے مضر نتائج پیدا کریگا اس لئے جہاد کا حکم دوامی ہے۔

## ربط بین الرکوعین (۲۶،۲۷)

ماقبل میں مسئلہ ذو جہتین یعنی مال کو حلال طریقے اور حرام طریقے سے خرچ کرنے کا بیان تھا اور اس میں بھی اس طرح مسئلہ ذو جہتین یعنی اللہ کی رضا کے لئے جہاد کرنے اور دکھلاوے کے لئے جہاد کرنے کا بیان ہے۔

## خلاصہ رکوع ۲۷:

مسائل متفرقہ ومتعلقہ قتال۔ شروع باب پنجم ملک داری ماخذ آیت (۲۱۷۔۲۲۱)

### ربط آیات:

(۲۱۷) حیلہ ساز آدمی اگر جہاد سے بچنے کا حیلہ سوچنا چاہیں تو ان کے لئے جواب ہے، کہ قتال سب کے لئے اور ہمیشہ کے لئے لازم ہے اگرچہ امن پھیلانا ضروری ہے۔ لیکن اگر قتال کے لئے ہمیشہ تیار نہیں رہوگے تو بدنظمی پھیلے گی۔ (لا یـــزالـــون یقاتلونکم) کفار چونکہ ہمیشہ کوشاں رہیں گے کہ تمہیں اپنے دین سے پھسلائیں۔ اس لئے تمہیں بھی ہمیشہ لڑنے کے لئے

تیار رہنا ہوگا رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) نے فرمایا ہے (الجهاد ماض الیٰ یوم القیامة) اگر جہاد کے لئے ہر وقت تیار نہ رہیں تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ ہم خدانخواستہ مرتد ہونے کے لئے تیار ہو گئے (حبطت) مثلاً ساری عمر ایک شخص بادشاہ کا وفادار رہ کر آخیر میں بغاوت شروع کر دے تو اس کے سارے گزشتہ اعمال غیر معتبر ہو جائیں گے۔ (۲۱۸) اگر کوئی وطن پرست اپنا وطن چھوڑ سکتا ہے تو ایک مسلم بطریق اولیٰ وطن چھوڑ سکتا ہے جو قوم راحت دنیا کے لئے لڑتی ہے مسلمان اس سے زیادہ ہمت کے ساتھ لڑ سکتا ہے۔ (۲۱۹) جب کام اتنا بڑا ہے تو روپے کی سخت ضرورت ہوگی جس کے لئے قمار اچھا خاصہ ذریعہ ہے اور قوت تیز کرنے کی بھی ضرورت ہے جس کے لئے شراب اچھا ذریعہ معلوم ہوتا ہے تو اب سوال یہ ہو سکتا ہے کہ ایسے ذرائع بھی گوارا کر لئے جائیں یا نہ کئے جائیں جو اخلاقی لحاظ سے جرم ہے تو اس کا جواب نفی میں ہے یہ ذرائع ناجائز ہیں۔ اس لئے کہ اخلاق کی جڑ کاٹنے والے ہیں یہ ہے اسلام کی تعلیم کا خاصہ کہ جو قانون ہم نے ابتداً شروع کیا ہے اس کو پورا نباہیں گے (ویسئلونك ماذا ینفقون) یعنی کتنا روپیہ جہاد میں صرف کریں۔ کہ وہ جو ضروریات سے زائد ہو وہ جہاد میں صرف کر دو اور اپنی ضروریات میں اس طرح احتیاط سے صرف کرو جس طرح یتیم کے مال کو احتیاط سے صرف کرتے ہو۔ (۲۲۰) جہاد کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ یتامیٰ بکثرت ہو اب ان کی اصلاح کے لئے قانون کی ضرورت ہے جتنی تم سے اصلاح ہو سکے کرو انہیں ویسا رکھو جیسے تم اپنے چھوٹے بھائیوں اور بچوں کو رکھتے ہو یہ بات بڑی ضروری ہے کہ جنگ میں جانے والے آدمی اپنی عورتوں اور بچوں کی طرف سے بےفکر رہے ان کے ضائع ہونے یا تکلیفوں میں پڑ جانے میں کوئی اندیشہ باقی نہ رہے (ولو شاء اللّٰه لا عنتکم) جتنے احکام بڑھائے جائے اتنی ہی دقت بڑھ جاتی ہے اس لئے ہر کسی کو اس کی رائے پر چھوڑ دیا جائے۔ ضروری تمہید ۲۷ ویں رکوع سے ۳۱ ویں رکوع تک ملک داری کے مسائل اعتباراً مستنبط ہوتے ہیں اور ان مسائل کو تفسیر نہیں کہا جا سکتا اور انہیں بطریق اعتبار استنباط کرنے کا بحث یہ ہے کہ سید المرسلین خاتم النبیین علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد ہے کلکم راع و کلکم مسئول عن رعیته۔ ترجمہ۔ تم میں سے ہر ایک راعی (حاکم) ہے اور ہر ایک سے اپنی رعایا کے متعلق باز پرس کی جائے گی۔ گھر کی چار دیوری کے اندر متبوع کو حاکم اور تابع کو محکوم قرار دیا گیا ہے۔ بعد ازاں اس چھوٹے سے راعی اور تھوڑی سی رعایا کے تعلقات کی درستی کے لئے ایک مکمل قانون ساڑھے چار نمبر رکوع میں دیا گیا ہے تو بعید از قیاس نہ ہوگا کہ ان ہی مسائل سے بڑے راعی یعنی والی سلطنت اور اس کی رعایا کے تعلقات کی درستی کا قانون بھی اعتباراً نکال لیا جائے۔ فرق فقط اتنا ہوگا کہ گھر کی چار دیواری کے اندر کی چھوٹی سی سلطنت کا دائرہ تنگ سلطنت ملکی کا دائرہ اس سے وسیع ہے۔ گھر میں قانون کا اجراء چند افراد پر ہوگا اور مسائل ملکیہ میں ایک بہت بڑے جم غفیر پر۔ واللہ اعلم بمرادہ واسرار کتابہ۔ المسائل المستنبطه: بالاعتبار والتاویل ولا یقال لها التفسیر مسائل مستنبطہ صفحہ ہذا۔ (۲۲۱) جب ایک

مسلمان لڑکی کا راعی مشرک نہیں ہوسکتا تو امت مسلمہ کا راعی مشرک کب ہوسکے گا (ولا تنکحوا المشرکین حتی یؤ منو. ولعبد مومن خیر من مشرك الآیة) مشبہ کو مشبہ بہ کے ساتھ ادنیٰ وجہ تشبیہ بھی کافی ہے لہٰذا یہ ضروری نہیں ہے کہ ہر آیت کے ہر فقرے سے مسئلہ استنباط کیا جائے۔ البتہ یہ ہوسکتا ہے کہ میاں بیوی کے متعلق جو حکم دیا جائے اس سے مجملاً ایک مسئلہ سیاسی قیاساً نکال لیا جائے۔

## ربط بین الرکوعین (۲۷، ۲۸)

پہلے رکوع میں بھی یتیم کے مال کے بارے میں سوال تھا آگے ان میں سے حیض کے بارے میں سوال ہے۔

## خلاصہ رکوع ۲۸ :

مسائل ملک داری۔ ماخذ آیت (۲۲۲ تا ۲۲۸)

### ربط آیات:

(۲۲۲) خلاصہ مضمون: اگر چہ شرعاً میاں کو بیوی پر ہر طرح کا اقتدار حاصل ہے اور وہ اس کے ہر معاملے میں دخیل ہوسکتا ہے لیکن بعض حالتیں ایسی بھی ہیں جن میں شارع نے عورت کو ناپاک قرار دے کر مرد کے انتفاع کو ناجائز قرار دیا ہے بعینہٖ اگر چہ راعی کبیر (حاکم) کو رعایا پر اقتدار تام حاصل ہے لیکن پھر بھی مشرک رعایا کی بعض ایسی ناپاک حالتیں ہیں جن میں راعی مداخلت کا حقدار نہیں ہے۔ مثلاً جس وقت مشرکین اپنے مندروں میں بت پرستی کر رہے ہوں اس وقت راعی دخل دینے کا مجاز نہیں ہے۔ لا اکراہ فی الدین الآیۃ ماخذ قل ھو اذی فاعتزلوا النساء فی المحیض ولا تقربوھن حتی یطھرن ۔ (۲۲۳) خلاصہ مضمون۔ اختیارات راعی کی تحدید یعنی راعی ایسے احکام جاری کرے جن سے اس کے مستقبل پر برا اثر نہ پڑے اور تقویٰ کے اندر ہوں (ماخذ) وقدموا لانفسکم واتقوا اللہ ۔ (۲۲۴) خلاصہ مضمون۔ اگر راعی بر تقویٰ اصلاح بین الناس کے خلاف کوئی حکم دے چکا ہے جس سے مضر نتائج نکل رہے ہیں تو اس کا فرض ہے کہ اس حکم کو واپس لے خواہ اس حکم کی توثیق قسم ہی سے کر چکا ہو (ماخذ) ولا تجعلوا اللہ عرضۃ الآیۃ۔ (۲۲۵) خلاصہ مضمون۔ اگر راعی یمین لغو سے کوئی حکم نافذ کر چکا ہے تو اس کے واپس لینے میں کوئی کفارہ نہیں دینا پڑے گا۔ (ماخذ) لا یؤاخذکم اللہ باللغو فی ایمانکم ۔ (۲۲۶۔ ۲۲۷) خلاصہ مضمون۔ راعی اور رعایا کے تعلقات میں کشیدگی پیدا ہو جائے تو راعی کو استعفیٰ سے قبل چار ماہ غور کی مہلت دی جائے کیونکہ ہر عہدہ کے لئے قابل آدمی کا ملنا آسان کام نہیں ہے سیاسی امور میں چار ماہ کی مہلت سورۃ التوبہ کی دوسری آیت سے بھی ثابت ہوتی ہے (ماخذ) للذین یؤلون من نسائھم تربص اربعۃ اشھر۔ (۲۲۸) خلا

صہ مضمون۔ جس طرح مطلقہ عورت کے لئے شوہر کی حق تلفی جائز نہیں اسی طرح رعایا کے لیے مستعفی راعی کی حق تلفی (مثلاً بقایا مشاہرات کا ضبط وغیرہ) جائز نہیں۔ راعی مستعفی استعفا واپس لے کر دوبارہ کام کرنا چاہے تو یہ بہتر ہے بشرطیکہ رعایا کی خیر خواہی مقصود ہو جس طرح راعی کے حقوق رعایا پر ہیں اس طرح رعایا کے حقوق راعی کے ذمہ میں تعارض آراہ میں دونوں پہلو مساوی نظر آئیں تو جس طرف راعی ہو اس کو ترجیح دے دی جائے کیونکہ راعی کی فضیلت دوسرے لوگوں پر مسلم ہے۔ (ماخذ)۔

(۱) ولا یحل لھن ان یکتمن (۲) و بعو لتھن احق بردھن فی ذلك ان ارادوا اصلاحا (۳) ولھن مثل الذی علیھن با لمعروف (٤) للرجال علیھن درجة.

## ربط بین الرکوعین (۲۹،۲۸)

ماقبل میں سائلین کے سوال اور جواب کا بیان ہے اور اس میں طلاق کے احکام کا بیان ہے۔

## خلاصہ رکوع ۲۹ :

مسائل ملک داری۔ ماخذ آیت (۲۲۹ تا ۲۳۱)

**ربط آیات:**

(۲۲۹۔۲۳۰) خلاصہ مضمون۔ (۱) راعی رعایا کے تعلقات کی کشیدگی کے باعث اگر تین دفعہ مستعفی ہو چکا ہو تو پھر اسے انتخاب کرنا قرین قیاس نہ ہوگا۔ ورنہ یہ عہدہ بازیچۂ اطفال بن جائے گا۔ (۲) ہاں یہ ممکن ہے کہ راعی کسی دوسری جگہ تبدیل کر دیا جائے وہاں ایک عرصہ تک ایسا نظام کرے کہ کوئی شکایت نہ ہونے پائے جس سے ثابت ہو جائے کہ اس کے اندر انتظامی قابلیت کافی پیدا ہو گئی ہے۔ تب دوبارہ اسے سابقہ عہدہ پر مامور کر دیا جائے تو کوئی حرج نہیں ہوگا۔ (۳) راعی کے لئے استعفا کے وقت اصلاحی تجاویز (جو اس نے نافذ کی تھی) کا فنا کرنا جائز نہیں۔ (۴) اگر راعی کے استعفا کرنے پر آتش فشاں کے مشتعل ہونے کا خطرہ ہے تو اندرونی طور پر رعایا راعی کو کچھ دے دلا کر جان چھڑا لے تو جائز ہے۔ وا للہ اعلم با سرا ر کتا بہ. (ماخذ)(۱) الطلاق مرتٰن ....فان طلقھا فلا تحل له من بعد (۲) حتی تنکح زوجا غیرہ (۳) ولا یحل لکم ان تا خذوا مما اٰتیتموھن شیئا (٤) فلا جناح علیھما فیما افتدت به۔ (۲۳۱) خلاصہ مضمون۔ رعایا کو محض اپنی شکم پروری کے لئے قبضہ کرنے میں رکھنا جائز نہیں ہے ورنہ اس کے نتائج کا راعی ذمہ دار ہوگا ماخذ۔ ولا تمسکو ھن ضرارً التعتدوا و من یفعل ذلك فقد ظلم نفسه'.

## ربط بین الرکوعین (۲۹، ۳۰)

ماقبل میں طلاق کے احکام کا بیان ہے اور اس میں بھی اسی طرح طلاق اور رضاعت کا بیان ہے۔ یہ دونوں عورتوں سے متعلق ہیں۔

## خلاصہ رکوع ۳۰ :

مسائل ملک داری۔ ماخذ آیت (۲۳۲ تا ۲۳۵)

### ربط آیات:

(۲۳۲) خلاصہ مضمون۔ جس طرح طلاق دینے کے بعد شوہر اول کو یہ حق نہیں ہے کہ عورت کو دوسرے خاوند کے ساتھ نکاح کرنے سے روکے اسی طرح پہلے مستعفی حاکم کے لئے جائز نہیں ہے کہ وہ رائی جدید کے انتخاب میں روڑے اٹکائے ماخذ فلا تعضلو هن ان ينكحن ازوا جهن۔ اشارات ضروریہ: عموماً مفسرین حضرات لا تعضلو هن کا خطاب ورثاء کو کیا کرتے ہیں۔ بخلاف حضرت مولانا عبید اللہؒ کے۔ حضرت مولانا فرماتے تھے کہ یہ خطاب بھی بدستور سابق شوہروں کو کرنا مناسب ہے تاکہ فصیح وبلیغ کلام میں انتشار ضمائر لازم نہ آئے۔ شاہ ولی اللہ صاحبؒ بھی لا تعضلو ا کا خطاب مردوں ہی کی طرف خیال فرماتے ہیں اور حدیث شریف میں جو واقعہ آیا ہے اس کو بطریق اولیٰ پر حمل کرتے ہیں۔ کیونکہ اولیاء میں سے بھی مرد میں عورت کی نسبت زیادہ غیرت ہوتی ہے۔ جملہ معترضہ۔ یہاں تک قرآن میں مرکزی حکومت کا ذکر تھا۔ اب آئندہ اس قانون کا ذکر ہوگا جو دوسری قوموں پر حکومت کے لئے ضروری ہے۔ (۲۳۳) خلاصہ مضمون۔ نوزائیدہ بچے کے حق میں جس طرح دونوں ماں باپ تربیت کی کوشش کرتے ہیں باپ تو روپے پیسے سے امداد کرتا ہے اور ماں دودھ پلاتی ہے اسی طرح حاکم اور رعایا کی متفقہ کوشش سے جو ملک فتح ہونگے وہاں کی رعایا کی مثال بعینہ نوزائیدہ بچے کی سی ہوگی لہٰذا حاکم کا فرض ہے کہ امن اتنا قائم رکھے کہ رعایا علوم صحیحہ اور تعلیم صحیحہ کو (جو بمنزلہ شیر مادر کے ہیں) ان لوگوں کو بخوبی پہنچا سکے اور ان کے اخلاق کی صحیح طریقہ پر تربیت ہو سکے۔ ماخذ۔ وعلى المولو دله رز قهن وكسو تهن۔ (۲۳۴) خلاصہ مضمون۔ جس طرح مرد کے مرنے کے بعد عورت چند روز تک انتظار کرتی ہے اور اپنے سابقہ اثاث البیت پر اکتفاء کرتی ہے اسی طرح جس وقت مسلمان حاکم نہ رہے اور مسلمان نئے حاکم کی تلاش میں ہوں اس وقت اسی سابقہ قانون پر عملدرآمد کرتے ہیں جو پہلے دیا جا چکا ہے ماخذ۔ تربصن بانفسهن اربعة اشهر وعشرا۔ (۲۳۵) خلاصہ مضمون۔ ایام عدت میں دوسرے شوہر کو عورت سے خطبہ کرنے کی اجازت نہیں ہے کیونکہ ابھی تک ایک طرح پر وہ عورت پہلے خاوند کے تعلق میں ہے اسی طرح اگر ایک رائی کی اپنی رعایا

سے ان بن ہوگئی ہے لیکن تعلق پورے طور پر منقطع نہیں ہوا تو دوسرے شخص کو حق نہیں کہ وہ اپنے آپ کو راعی بننے کے لئے پیش کرے۔ہاں تعریض دونوں کو جائز ہے۔ماخذ۔ولا جناح علیکم فیما عرضتم بہ ..والکن لا تواعدوھن سرا.

ربط بین الرکوعین(۳۰،۳۱)

پہلے طلاق کا ذکر تھا۔آگے طلاق کے متعلق کچھ احکام کا ذکر ہے۔

خلاصہ رکوع ۳۱:

مسائل ملک داری۔ماخذ آیت(۲۳۶۔۲۳۷۔۲۴۰۔۲۴۱)

ربط آیات:

(۲۳۶) خلاصہ مضمون۔جس طرح طلاق قبل المس جائز ہے اسی طرح راعی کے منتخب ہونے کے بعد کام شروع کرنے سے پہلے استعفاء جائز ہے ماخذ۔ لا جناح علیکم ان طلقتم النساء مالم تمسوھن ۔(۲۳۷) خلاصہ مضمون۔میاں بیوی کو متارکہ کے وقت آپس میں عفو اور فضل کا حکم دیا گیا ہے۔اسی طرح راعی اور رعایا کے متارکہ کے وقت بھی ایک دوسرے پر عضو اور فضل کا لحاظ رکھنا ضروری ہے مثلاً راعی جاتے جاتے نافذ کردہ اصلاحات کو مٹانے کی کوشش نہ کرے اور رعایا رخصت کرتے وقت راعی کو نہایت عزت،احترام اور خلوص سے رخصت کرے۔ماخذ۔وان تعفوا اقرب للتقوىٰ ولا تنسوا الفضل بینکم۔(۲۳۸۔۲۳۹) خلاصہ مضمون۔ساری نمازوں پر پوری حفاظت کرو اور اگر اس قاعدہ پر پورا عمل نہ ہو سکے تو رجالاً اور رکباناً پڑھ لو اور امن قائم ہو جانے کے بعد پھر اصلی صورت میں قانون کی پابندی کرو۔اسی طرح تمہارے لئے قانون تدبیر منزل اور سیاست مدینہ دے دیا گیا ہے اب اس کی پوری حفاظت کرو اور اگر کوئی وقت پیش آ جائے ۔تو حتی الوسع عمل کرلو اور ضرورت رفع ہونے کے بعد پھر اصل قانون کی طرف عود کر آنا اور یہ اجازت بحالت اضطرار ہوگی ۔ماخذ حافظو علی الصلوة...فان خفتم فرجالاً او رکباناً فاذ امنتم فاذکرو ا اللہ۔(۲۴۰ تا ۲۴۲) خلاصہ مضمون اگر مرد مر جائیں اور عورتیں مردوں کے گھروں میں رہنا چاہیں تو سال تک بے شک رہیں اور اگر چار مہینے دس دن پوری کر کے چلی جائیں تو بھی انہیں جائز ہے تو اب گویا مردوں پر حق ہوا کہ عورتوں پر احسان کریں۔(۲) دوسری آیت میں لازم کیا گیا ہے کہ طلاق دینے کے بعد بھی ننگے سر نہ نکالیں بلکہ باعزت رخصت کریں اسی طرح حاکم کو چاہئے کہ رعایا پر جتنا ہو سکے احسان کرے۔یہ ربط مستحکم کرنے کا اصول ہے اس کے سوا حاکم اور محکوم کے درمیان ایک تاجرانہ معاملہ ہوگا اور اس سے دوسری قوموں پر حکومت کرنا بجائے خود رہا اپنی قوم پر بھی اچھی حکومت قائم نہیں رہ سکتی۔ماخذ(۱) وصیة لازواجھم متاعاً

الی الحول (۲) و للمطلقت متاع با لمعروف۔ جملہ معترضہ: یہاں تک ملک داری کے قانون ختم ہو چکے جبکہ ملک گیری اور ملک داری کی تیاری ختم ہو چکی جب یہ تعلیم عام ہو جائے اس کے بعد چاہئے کہ اس پر عمل ہو۔ اب آئندہ کام کرنے کی تجویز سکھائی جائیگی اور عمل کر کے اس مضمون کو ختم کر دیا جائیگا۔

## ربط بین الرکوعین (۳۱،۳۲)

ماقبل میں عورتوں کے مسائل کا بیان تھا اور اس میں جہاد کے مسائل کا بیان ہے۔ اور مناسبت اس میں یہ ہے کہ عورتوں کی محبت تمہیں جہاد سے نہیں روک سکتی۔

## خلاصہ رکوع ۳۲ :

قانون ملک گیری اور ملک داری کے بعد اقدام عمل۔ ماخذ آیت (۲۴۳ تا ۲۴۸)

## ربط آیات:

(۲۴۳) حاصل یہ ہے کہ مسلمان کو موت اور زندگی کا سوال میں الجھنا نہیں چاہیئے بلکہ کام کرنا چاہیئے۔ موت اور زندگی تو خدا تعالی کے اختیار میں ہے جب چاہے مار دے جب تک چاہے زندہ رکھے۔ (۲۴۴) اللہ تعالی کے نام پر جان دینے کیلئے کمر بستہ ہو جاؤ۔ (۲۴۵) گاڑھے پسینہ کی کمائی بھی قربان کرنے کے لئے تیار ہو جاؤ۔ (۲۴۶) کام شروع کرنے سے پہلے ایک امام کا انتخاب کرنا ضروری ہے۔ (۲۴۷) انتخاب امیر میں دنیا داروں کے زاویہ نگاہ کے مطابق دولت مندی کو معیار قرار دینا غلط ہے۔ صحیح معیار وسعت علم اور طاقت جسم ہے۔ کیونکہ عموماً قاعدہ ہے کہ بڑے جسم کا دل بھی بڑا ہوتا ہے اور ایسا آدمی عام طور پر پستہ قد اور مٹھی بھر انسان سے مرعوب نہیں ہو سکتا۔ (۲۴۸) انتخاب صحیح پر نزول برکات لازمی ہے۔

## ربط بین الرکوعین (۳۲،۳۳)

ماقبل میں امیر کے انتخاب کا بیان تھا اور اس میں امیر کے اطاعت کا بیان ہے۔

## خلاصہ رکوع ۳۳ :

انتخاب امیر کے بعد خود امیر لوگوں کا امتحان لیگا۔ نالائق اور لائق کو الگ الگ کرے گا۔ پھر خدا پرست لائق آدمیوں کی برکت سے کامیابی ہوگی۔ ضرورت خلافت۔ ماخذ آیت (۲۴۹ تا ۲۵۱۔ ۲۵۳)

**ربط آیات:**

(۲۴۹) حضرت طالوت نے امتحان لیا کہ کون اس کا فرمان بردار ہے۔ (۲۵۰) فرماں بردار جماعت کہ رہی ہے خداوند ہم پر صبر پلٹ دے کہ ہم یہاں سے نہ ہلیں۔ آیندہ فتح ہو یا شکست یہ ہمارا کام نہیں ہے۔ (۲۵۱) بلحاظ ارشاد ان تنصروا اللّٰہ ینصر کم اللہ تعالیٰ نے ان کی مدد کی اور فتح دلائی۔ (۲۵۲) تمہاری ضروریات پوری کرنے کے لیئے یہ قصہ سنایا جاتا ہے۔ تمہارے لیے بھی اسی طرح سلطنت قائم کردی جائے گی۔ جس طرح بنی اسرائیل کے لئے قائم کردی گئی گویا اس آیت میں سلطنت کے عطا ہونے کا وعدہ ہے۔ اب آئندہ خلافت شروع ہوگی۔ (۲۵۳) تمام انبیاء علیہم السلام نبوت میں تو مساوی ہیں لیکن خاص خاص خوبیاں ہر ایک کی علیحدہ ہیں۔ جس طرح ایک بادشاہ کے وزراء کے مدارج ہیں کوئی وزیر جنگ، کوئی وزیر مال ،کوئی وزیر تعلیم وغیرہ (اتینا عیسیٰ) جو فائدہ جسمانی دواؤں سے دیر میں ہوتا ہے وہ روحانیت کی قوت سے بہت جلدی اور زیادہ ہوتا ہے۔ اس قسم کے واقعات ہر قسم کے مذہب وملت میں پائے جاتے ہیں اور تائید روح القدس کی شرح حضرت شاہ صاحب کی اصطلاح میں اس طرح ہے کہ روحانی خزانے سے شعائیں ہر وقت برستی رہتی ہیں۔ روح کی جو قوت صرف ہو جاتی ہے اس کا بدل ما تحلل ان شعاعوں سے قائم ہو جاتا ہے۔ بعض آدمیوں میں وہ شعاعیں تھوڑی آتی ہیں اور بعض میں حد سے بڑھ کر وہ قوت شامل ہونے لگتی ہے، جس طرح ایک پہلوان کی طبیعت میں خون زیادہ پیدا ہوتا ہے اور باقی آدمیوں میں اس سے کم (ولو شاء اللہ ما اقتتل الذین) انبیاء علیہم السلام کے مدارج میں تو فرق ظاہر ہے اور ایک سمجھدار آدمی ہر ایک کو اپنے درجوں پر رکھ سکتا ہے لیکن تعلیم پانے کے بعد بھی بعض بے سمجھ پیدا ہو جاتے ہیں وہ حفظ مراتب نہیں رکھیں گے پھر اپنے نبی کو ایک دوسرے سے بڑھائیں گے۔ اس کے بعد امتوں میں آپس میں لڑائی پیدا ہوگی۔ جس طرح چھوٹے چھوٹے بادشاہوں کو آپس میں لڑنے سے روکنے کے لئے ایک بڑے زبردست طاقتور بادشاہ کی ضرورت ہوتی ہے اسی طرح متبعین مذاہب کی لڑائی کو روکنے کے لئے ایک بہت بڑے زبردست اور طاقتور مذہب کی ضرورت ہے جو مذہبی نقطہ نگاہ سے ہر ایک کا صحیح فیصلہ کر سکے اور ہر ایک مذہب کو اپنے درجہ پر رکھیں۔ وہ مذہب اسلام ہے اور اسی کا نام خلافت کبریٰ ہے

## ربط بین الرکوعین (۳۳،۳۴)

ماقبل میں جہاد بالنفس کا بیان تھا اور اس میں جہاد بالمال کا بیان ہے۔

## خلاصہ رکوع ۳۴:

فرائض خلیفہ: خلیفہ کا سب سے بڑا فرض یہ ہے کہ حفاظت توحید میں اپنی اور اپنے متبعین کی جان اور مال خرچ کردے۔ ماخذ

آیت (۲۵۴۔۲۵۵)

**ربط آیات:**

(۲۵۴) گزشتہ آیت میں تھا کہ امتیں آپس میں ضرور لڑیں گی۔ اس آیت میں حکم دیا جاتا ہے اے مسلمانوں! تم اپنی سب چیز خرچ کر دو تو یہ صاف ظاہر ہے کہ اس لڑائی کے ہنگامے کو مٹانے کے لئے ہر چیز صرف کر دو۔ واللہ اعلم۔ (۲۵۵) لڑائی کے ہنگامے کو مٹا کر نور توحید پھیلاؤ اور آیت الکرسی والی توحید کا رنگ چڑھا دو۔ (۲۵۶) ہاں دائرہ اسلام میں لانے اور توحید کا نور پھیلانے میں جبر نہیں ہونا چاہیئے۔ خلافت جبر کرنے کے لئے قائم نہیں ہوئی بلکہ بینات واضح ہو چکی ہیں۔ مذہب جذبات انسانی کو ترک نہیں کرتا۔ بلکہ قبول کرتا ہے۔ مذہب تو ادنی ترقی کا مؤید اور اعلی اخلاق کا ضامن ہے۔ اس کے بعد سمجھدار خود اس راستے پر آجائیں گے۔ کسی پر جبر کرنے کی ضرورت نہیں۔ (۲۵۷) متبعین توحید کو اللہ تعالی تمام ظاہری اور باطنی عیوب و نقائص سے پاک کر دے گا اور طاغوت پرست اور زیادہ برائیوں میں مبتلا ہوتے جائیں گے۔

**ربط بین الرکوعین (۳۴،۳۵)**

ما قبل میں مضمون توحید کا بیان تھا اور اس میں ان واقعات کا بیان ہے جو توحید کی تائید کرتی ہے۔

## خلاصہ رکوع ۳۵:

واقعات مؤیدہ توحید کی نشر و اشاعت بھی خلیفہ ہی کے ذمہ ہے۔ ماخذ آیت (۲۵۸،۲۵۹،۲۶۰)

**ربط آیات:**

(۲۵۸) اگرچہ یہ تین واقعے جو اس رکوع میں مذکور ہیں۔ آج سے کئی ہزار برس پہلے کے ہیں۔ لیکن اللہ تعالی نے قرآن پاک میں اس لئے بیان فرمائے ہیں کہ خدا پرستوں کے لئے عبرت اور تسلی کا موجب ہوں۔ واللہ اعلم۔ اس سے یہ نتیجہ مستنبط ہوتا ہے کہ اس قسم کے واقعات شاذ و نادر ہوا کریں گے۔ مسلمانوں کے خلیفہ کو چاہیئے کہ ان کی نشر و اشاعت کرے تاکہ مومنوں کو مزید اطمینان حاصل ہو اور شاید مخالفین کو بھی اس سے کچھ فائدہ پہنچ جائے۔ اس آیت والے واقعہ میں ایک طرف ایک توحید پرست اللہ تعالی کا بندہ ہے اور دوسری طرف ایک شخص ہے جو اپنی خدائی کا مدعی ہے اللہ تعالی نے باطل پرست کو مبہوت اور لاجواب کر دیا۔ (۲۵۹) یہ واقعہ بیت المقدس کے متعلق ہے جب بخت نصر نے اسے تباہ کیا تھا۔ اس میں اللہ تعالی کی قدرت کاملہ بعث بعد الموت پر شہادت دے رہی ہے۔ بیت المقدس کی دوبارہ تعمیر ٹھیک سو برس بعد ہوئی تھی۔ (۲۶۰) یہ تیسرا واقعہ بھی بعث بعد الموت پر شہادت ہے۔ الحاصل: حاصل یہ ہے کہ جہاں کہیں حق کی تعلیم میں ظلمتیں پیدا ہونگی ان کے رفع کرنے

کے لئے اللہ تعالیٰ مختلف آدمی پیدا کریں گے خلیفہ کا یہ فرض ہوگا کہ ایسے آدمیوں کی تعلیم کو عام کرے اور جو لوگ ان کے پاس تعلیم پانے کے لئے آنا چاہیں ان کے موانع دور کر دے۔

## ربط بین الرکوعین (۳۵،۳۶)

ماقبل میں توحید کی اشاعت کا بیان تھا اور اس میں بھی اسی طرح کا بیان ہے۔

## خلاصہ رکوع ۳۶:

فرض معاونین خلافت اور شرائط انفاق فی سبیل اللہ کی شرائط اربع من الخمسۃ۔

ماخذ آیت (۲۶۱،۲۶۲،۲۶۴،۲۶۵)

## ربط آیات:

(۲۶۱) معاونین خلافت دو قسم کے ہوں گے۔ اہل دولت اور اہل علم۔ اس رکوع میں اہل دولت کا فرض مذکور ہے اور دولت کے خرچ کرنے کی شرطیں بتلائی گئی ہیں۔ کل شرطیں پانچ ہیں۔ دو سلبی اور تین ایجابی۔ چار شرطیں اس رکوع میں مذکور ہیں اور پانچویں آئندہ رکوع میں ہے۔ اس آیت میں ترغیب انفاق ہے۔ (۲۶۲) اس آیت میں دو شرطیں ذکر کی گئی ہیں کہ دینے کے بعد احسان نہ جتلایا جائے اور کوئی تکلیف نہ دی جائے۔ (۲۶۳) جس صدقے کے بعد احسان جتلاتا ہو اور تکلیف پہنچانی ہو، اس سے نہ دینا بہتر ہے۔ (۲۶۴) من اور اذی سے صدقہ باطل ہو جا گا۔ (۲۶۵) اس آیت میں دو شرطیں وجودی مذکور ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے دو اور دینے کے بعد ملال خاطر نہ ہو۔ (۲۶۶) اگر رضائے الٰہی کے خیال سے نہ دیا اور ریا کے طور پر خرچ کیا تو آخرت میں ضرورت کے وقت ایک کوڑی کام نہیں آئے گی۔ ریا اس خرمن مال کو تباہ کر دے گی۔

## ربط بین الرکوعین (۳۶،۳۷)

(۱) ماقبل میں خرچ کرنے کے آداب کا بیان تھا تو اس میں بھی وہی بیان ہے۔ (۲) پہلے نفقات کی قبولیت کی شرائط کا تذکرہ تھا یہاں مال کی صفت بیان کرتے ہیں۔

## خلاصہ رکوع ۳۷:

انفاق مال کی پانچویں شرط اور اہل علم کے فرض کی طرف اشارہ۔ ماخذ آیت (۲۶۷۔۲۶۹)

**ربط آیات:**

(۲۶۷) انفاق کی شرط خامس کہ عمدہ چیز اللہ تعالیٰ کے نام پر دو۔(۲۶۸) شیطان تو تمہیں یہی مشورہ دے گا کہ عمدہ چیز خرچ کرنے سے تم نادار ہو جاؤ گے۔ لہٰذا اس بے حیائی کا ارتکاب کرو کہ جو چیز تمہیں پسند نہ آئے وہ اللہ تعالیٰ کے نام پر دو۔(۲۶۹) حکمت سے مراد علم ہے۔ مال کو قرآن پاک کی اصطلاح میں لفظ خیر سے تعبیر کیا گیا ہے۔ چنانچہ سورۂ عادیات پارہ ۳۰ میں (اِن الانسان لربہ لکنود . وانہ علی ذلک لشھید وانہ لحب الخیر لشدید) اور علم کو اس آیت میں خیر کثیر سے بیان کیا گیا ہے۔ لہٰذا جب خیر یعنی مال کے خرچ کرنے کی پانچ شرطیں بیان کی گئی ہیں تو خیر کثیر کو انہی شرائط پر خرچ کرنا بطریق اولیٰ ضروری ہوگا۔(۲۷۰) اس آیت میں تعمیم کر دی گئی ہے کہ خواہ تم اپنے ذمے کوئی حصہ مال کا مقرر کر لو یا غیر معین طور پر دو نول جائز ہیں (وما للظلمین) جب تعمیم کی اجازت ہے اب بھی بہانہ کر کے جو لوگ دینا نہیں چاہتے ان کو اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے۔(۲۷۱) شرائط انفاق کو ضرور ملحوظ رکھو پھر خواہ ظاہر کر کے دو یا در پردہ دو۔(۲۷۲) ان لوگوں میں للّٰہیت کا یہ رنگ پیدا کر دینا آپ کا کام نہیں ہے۔(۲۷۳) ان ضرورت مند لوگوں پر خرچ کرو جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں دن رات مشغول ہو کر دنیاوی کام کرنے سے بند ہو گئے ہیں۔ ملک میں سفر نہیں کر سکتے اگرچہ ان میں قابلیتیں ہیں لیکن فرائض دینی کے پورا کرنے کی وجہ سے محصور ہیں۔

**ربط بین الرکوعین (۳۸،۳۷)**

(۱) ماقبل میں آداب کا بیان تھا اور اس مین بھی وہی بیان ہے۔(۲) ماقبل میں صدقات کے اوصاف کا بیان تھا اور اب صدقات کے لئے وقت کو بیان کرتے ہیں۔

**خلاصہ رکوع ۳۸ :**

انفاق فی سبیل اللہ کی ضد یعنی سود خواری کی ممانعت۔ ماخذ آیت (۲۷۸)

**ربط آیات:**

(۲۷۴) جس وقت یا جس طریقے سے بھی کوئی خرچ کریگا اللہ تعالیٰ اس کو اجر دیگا۔(۲۷۵) چونکہ انفاق فی سبیل اللہ کا خلق پیدا کرنا ضروری ہے۔ اس لئے اس کی ضد کو حرام کر دیا جائے گا سود خوری کا مقصد یہ ہے کہ ہمارے پاس جو روپیہ زائد رکھا ہے ہم وہ زائد روپیہ کسی آدمی کو مفت نہیں دینا چاہتے اور نہ چند روزہ مفت استعمال ہی کی اجازت دے سکتے ہیں حالانکہ یہاں مسلمانوں کو اس بات کا حکم دیا گیا ہے کہ روپیہ مفت خدا تعالیٰ کے نام پر دے دو اور دینے کے بعد نام تک نہ لو۔ قیامت کے دن

اخلاق حمیدہ کی قدر و قیمت ہوگی اور سود خور تو اخلاق حمیدہ سے دور بد اخلاقی کا شکار رہا۔اس لئے اس کی وہاں ایسی حالت ہوگی ،جس طرح آسیب زدہ مخبوط الحواس آدمی ہو۔(۲۷۶) اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ربلا موجب لعنت اور صدقہ موجب نزول رحمت ہے۔ربلا خوار کے پاس مال جمع ہونا ایسا ہی ہے جیسے ڈاکو کے پاس مال جمع ہو۔وہ اسی وقت تک مال اپنا بنائے بیٹھا ہے جب تک مالک نہیں آتا اور یہ گرفتار نہیں ہوتا۔کوئی شریف آدمی ایسے مال کو موجب عزت نہیں خیال کر سکتا۔(۲۷۷) جو لوگ اس حکم کو مان گئے ان کو اللہ تعالیٰ اجر عطا فرمائے گا۔(۲۷۸) اے مسلمانو! جو لے چکے سو لے چکے اور جو باقی ہے سب چھوڑ دو ۔(۲۷۹) اگر حکم پہنچنے کے بعد بھی سود چھوڑنے کے لئے آمادہ نہیں ہو تو پھر خدا تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کی طرف سے اعلان جنگ ہے۔(۲۸۰) سود تو چھوڑ دو بلکہ مقروض تنگ دست ہے تو اصل قرضہ وصول کرنے میں بھی مالی وسعت پیدا ہونے تک مہلت دو۔(۲۸۱) اگر تم اپنے مالک سے نرم محاسبہ کی امید رکھنا چاہتے ہو تو تم بھی لوگوں پر نرمی کرو۔

## ربط بین الرکوعین (۳۸،۳۹)

ماقبل میں ربوٰی یعنی سود کا بیان تھا اور اس میں حلال کے معاملے یعنی رہن (گروہ) اور بیع سلم کا بیان ہے۔

## خلاصہ رکوع ۳۹ :

قانون دین۔ماخذ آیت (۲۸۲)

### ربط آیات:

(۲۸۲) جب ربلا کو اس شدت سے روک دیا گیا اور ربلا کی ضرورت اس لئے تھی کہ لوگ صحیح وقت پر قرض نہیں ادا کرتے تھے اس لئے قرض کے پورے وقت پر ادا کرنے کی تاکید کی جاتی ہے۔اور یہ آیت المدانیہ کہلاتی ہے۔اس کے برابر سارے قرآن شریف میں کوئی آیت نہیں ہے۔آیت الکرسی الٰہیات کے لحاظ سے بڑی تھی۔(۲۸۳) اگر سفر پر ہو اور کاتب نہ مل سکے تو مقرو ض سے رہن رکھ لو اور اگر قرض خواہ مقروض کو امین خیال کر کے رہن نہ لے تو مقروض کا فرض ہے کہ ایمانداری سے اس کا رو پیہ ادا کرے

## ربط بین الرکوعین (۳۹،۴۰)

(۱) سورۃ بقرۃ میں بہت سے مسائل مذکور تھے یہاں فرماتے ہیں کہ آسمان و زمین کے مالک ہم ہیں۔ہم جو حکم دیں اس کو کہ ہو جا،تو وہ ہو جاتا ہے۔(۲) ماقبل میں احکام فرعیہ کا بیان تھا اور اس میں اللہ تعالیٰ کے علم اور قدرت کے احاطے کا بیان

ہے۔تا کہ جان لیں کہ اللہ تعالیٰ ہر عالم پر عالم اور قدرت رکھنے والا ہے۔

## خلاصہ رکوع ۴۰ :

شوریٰ خلافت کا تعلق باللہ۔ماخذ آیت (۲۸۴)

### ربط آیات:

(۲۸۴) یہاں تک خلافت کا مقصد پورا ہو گیا جس قدر روپے کی ضرورت تھی اس کے پورا کرنے کے وسائل ذکر کر دیئے گئے اوران وسائل کی ضد پیدا کرنے والی چیزیں روک دی گئیں۔اب چونکہ خلافت کو ایک جماعت چلائے گی اس رکوع میں ذکر کیا جاتا ہے کہ ان کا اپنے مالک حقیقی سے کیا تعلق ہوگا (وان تبدوا) اعلیٰ جماعت اگر برا ارادہ بھی کرے گی تو وہ بھی اس کے حق میں مضر ہے۔جب آیت نازل ہوئی تو صحابہ کی ایک بڑی جماعت آنحضرت ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کے حضور میں آئی۔ بلکہ خود حضرت ابوبکرؓ نے عرض کی کہ یہ معاملہ کس طرح ہوگا آپ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) نے فرمایا کہ کیا سمعنا وعصینا کہنا تمہارا مقصد ہے۔پھر سب مان گئے اس کے بعد آئندہ آیت ''امن الرسول'' والی آیت نازل ہوئی۔( ۲۸۵) یہ ایک قسم کی سند ہے کہ رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) اور آپ کے صحابہ کرامؓ نے جو کچھ ان کی طرف نازل ہوا تھا سب مان لیا( لا نفرق بین احد ) جتنے احکام تمام گزشتہ اُمتوں کو انبیاء کے ذریعہ سے ملے تھے وہ اگر آج ہمیں دے دیئے جائیں تو سب کے کرنے کے لئے پورے تیار ہیں اب کوئی قوم مسلمانوں پر یہ فخر نہیں کر سکتی کہ ہم نے بڑے بڑے کام کئے ہیں۔ (۲۸۶) جب تمہارے ارادے کام کرنے کے لئے مضبوط ہوں لیکن اسباب میں تھوڑا سا کام کرنے کی گنجائش ہو ایسی حالت میں تمہیں طاقت سے زیادہ اللہ تعالیٰ تکلیف دینا نہیں چاہتا( ربنا لا تواخذنا ) حدیث شریف میں آیا ہے کہ یہ آخری دعائیں جب انسان پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ''قد فعلت 'قد فعلت''۔جملہ معترضہ:سورہ بقرہ میں یہود مخاطب بالذات ہے اور نصاریٰ بالتبع۔آل عمران میں نصاریٰ کی اصلاح مقصود بالذات ہے اور یہود کی بالتبع۔حضرت شاہ عبدالقادر صاحب رحمہ اللہ علیہ کا یہی خیال ہے۔





# سورۃ آل عمران

**سورۃ آل عمران مدنیة، نزلت بعد سورۃ الانفال**

سورۃ آل عمران کا سورۃ بقرۃ سے ربط:

سورۃ بقرۃ کے آخر میں کافر قوم پر مؤمنین کے لئے امداد طلب کرنا ہے۔ جیسے فرمایا" فانصرنا علی القوم الکفرین "۔ اس کا ربط ہے سورۃ آل عمران کے ساتھ کہ یہ نجران کے نصاریٰ جو کافر تھے ان کے بارے میں نازل ہوئی اور انہی کی رد میں (۸۷) آیات ایک ہی دفعہ نازل ہوئی۔

تسمیہ سورۃ الا عمران:۔

**(بسم اللّٰہ) الذی ارسل محمد ﷺ بعد ما جعلوا النصاریٰ ولد اللّٰہ فبین دلائل التوحید (الرحمٰن) بانزال الرد علی النصاریٰ نجران (الرحیم) باعطاء الایمان علی المو منین.**

ترجمہ: اس اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں جس نے محمد ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کو عیسائیوں کے اللہ تعالیٰ کی اولاد ٹھرا نے کے بعد رسول بنا کر بھیجا پس آپ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) نے توحید کی دلائل بیان کیں۔ جس اللہ تعالیٰ نے نصاریٰ نجران کی تردید کر کے بڑی مہربانی فرمائی۔ جس اللہ تعالیٰ نے مومنوں پر اعطاء ایمان کے ساتھ رحم فرمایا۔

وجہ تسمیہ سورت آل عمران:

چونکہ اس سورت میں آل عمران اور ان کی فضیلت کا ذکر ہے؛ اس لیے اس سورٹ کا نام سورت آل عمران ہوا۔ ذکر عمران اس سورت میں دو بار ہوا ہے۔ قال تبارک وتعالیٰ: ان اللّٰہ اصطفی آدم و نوحا وال ابراھیم وال عمران علی العلمین

**عن مکحول قال: من قرأ سورة ال عمران يوم الجمعة صلت عليه الملائكة الى الليل.**

**(أخرجه الدارمی فی سننه فی کتاب الفضائل 544/2)**

ترجمہ: مکحول سے روایت ہے فرمایا: جس نے جمعہ کے دن سورت آل عمران پڑھا تو فرشتے رات تک اس کے لیے دعائے

مغفرت کرتے ہیں۔

**دوسرا نام سورۃ طیبۃ:**

**روی سعید بن منصور فی سننہ عن ابی عطاف قال: اسم آل عمران فی التوراۃ طیبۃ.**

**(الاتقان فی علوم القران 144)**

ترجمہ: سعید بن منصور اپنے سنن میں ابی عطاف سے روایت کرتے ہیں: کہ تورات میں سورت آل عمران کا نام طیبہ تھا۔

**قال المهایمی: سمیت طیبة لجمعها من اصناف الطیبین فی قوله تعالیٰ: الصبرین والصدقین والقنتین والمنفقین والمستغفرین بالا سحار.** **(المهایمی 544/2:)**

ترجمہ: مہایمی فرماتے ہیں کہ اس سورت آل عمران کو طیبہ اس لیے کہا گیا کہ اس میں پاکیزہ وراست باز لوگوں کی متعدد اقسام جمع ہیں **الصبرین والصدقین والقنتین والمنفقین والمستغفرین بالا سحار.**

**تیسرا نام سورت الجادلہ:**

**سمیت هذه السورة المجادلة لنزول نیف وثمانون ایة منها فی مجادلة رسول اللهﷺ نصاری نجران.**

ترجمہ: سورت آل عمران میں اسی سے زائد آیات ایسی ہیں جس میں نجران کے نصاریٰ کے ساتھ رسول اللہ کے مجادلہ کا تذکرہ نازل ہوا ہے۔ اس لیے سورت آل عمران کو الجادلہ کہتے ہیں۔ (تفسیر المھایمی: ۱/۱۰۱)

**موضوع سورۃ آل عمران:**

نصاریٰ کی من گھڑت عقائد کی تردید اور ان کا اصلاح۔

**فضیلت سورۃ آل عمران:**

**عن جبیر بن نفیر قال: سمعت النواس بن سمعان الکلابیؓ قال: سمعت النبیﷺ یقول: یؤتی بالقرآن یوم القیامة وأهله الذین کانوا یعملون به تقدمه سورة البقرة و آل عمران. وضرب لهما رسول اللهﷺ ثلاثة امثال: ما نسیتهن بعد، قال: کأنهما غمامتان أو ظلتان سودا وان بینهما شرق، (أی نور) أو کأنهما حزقان من طیر صواف تحاجان عن صاحبهما.**

**(أخرجه مسلم، کتاب صلاة المسافرین: ۱/ ۵۵۴ والترمذی فی فضائل القرآن: ۲/ ۱۲۱)**

ترجمہ: حضرت جبیر بن نفیر کہتے ہیں: میں نے نواس بن سمعان کو اور انہوں نے نبی ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کو فرماتے ہوئے سنا: "بروز قیامت قرآن اور اس پر عمل کرنے والے لوگوں کو لایا جائے گا۔ جس کے آگے آگے سورت بقرۃ و آل عمران ہوں گی۔ رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) نے ان دونوں سورتوں کے لئے تین مثالیں پیش کی جن کو اس کے بعد نہیں بھولا۔ آپ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) نے فرمایا: گویا وہ بادل ہیں یا دو چھتریاں ہیں جن کے بیچ روشنی ہے۔ یا گویا وہ پھیلائے ہوئے پرندوں کے دو گروہ ہیں جو اپنے پڑھنے والوں کے واسطے کٹ حجتی رجحت بازی کریں گے۔

## خواب میں سورۂ آل عمران پڑھنے کی تعبیر:

حضرت ابن سیرینؒ نے فرمایا ہے۔ اگر خواب میں دیکھے کہ اس نے سورۂ آل عمران پڑھی ہے۔ دلیل ہے کہ تمام برائیوں سے امن میں رہے گا اور پاک ہوگا اور اس کی عاقبت بالخیر ہوگی۔ (تعبیر الرؤیا: ۳۴۹)

**ترتیب جمعی (3) ترتیب نزولی (89) آیات (200) رکوعات (20) کلمات (3460) حروف (14525) زبر (4663) زیر (2069) پیش (1620) دو زبر (110) دو زیر (81) دو پیش (116) کھڑا زبر (502) کھڑی زیر (39) الٹا پیش (2) جزم (2645) شد (1192) مد (164)**

## خلاصہ رکوع ۱:

انصاریٰ کو دعوت الی الکتاب اور تعلیم کتاب میں صحیح اور غلط کی تمیز۔ ماخذ آیت (۳۔۷)

## ربط آیات:

(۲) جس سورت میں جس قوم کی پیش نظر ہوتی ہے بطور براعۃ استہلال اسی کے خیالات کو مدنظر رکھ کر ابتداء سورۃ میں تمہید اٹھائی جاتی ہے۔ چنانچہ سورۂ بقرہ میں یہود مخاطب تھے اس لئے انہیں ذا لک الکتاب لا ریب فیہ سے دعوت دی گئی تھی اور نصاریٰ چونکہ مسئلہ توحید میں غلطی کر چکے تھے اور تثلیث فی التوحید کے قائل بن گئے تھے اس لئے آل عمران میں انہیں لا الــٰـہ الا اللہ کی طرف دعوت دی گئی۔ (آلم) جو مطلب سورہ بقرہ میں الٓمٓ کا تھا وہی یہاں ہے جس نقطہ پر وہاں یہود کو لانا منظور تھا اسی نقطہ پر نصاریٰ کو لانا منظور ہے۔ (الحی القیوم) اشیاء کی ترکیب صورت اور مادہ سے ہے جس صفت کے انعکاس سے صورتیں پیدا ہوتی ہیں وہ (حیٌ) ہے اور جس اسم کی تاثیر سے مادہ پیدا ہوتا ہے وہ (قیوم) کہلاتا ہے۔ تو حاصل یہ ہے کہ مادہ اور صورت کی انتہا اللہ تعالیٰ ہی پر ہے جب مادہ اور صورت کی انتہا اسی پر ہے تو پھر دوسرے کے دروازے پر جانے کی ضرورت ہی کیا ہے کیونکہ جس چیز کی ہمیں ضرورت ہوگی اس میں یہی دو چیزیں ہوگی۔ (۳۔۴) سبق توحید کے پڑھانے کے لئے

قرآن حکیم نازل کیا گیا ہے( بالحق )انسان کو جس قدر صحیح تعلیم کی ضرورت ہوتی ہے اس وقت کی کتاب الٰہی سے وہ اچھی طرح پوری ہوسکتی ہے( انزل التورۃ والانجیل )پہلے جو سلسلہ کتب الٰہی کا چلا آرہا ہے یہ بھی اسی کی ایک کڑی ہے اور اس سلسلہ کی متصل کڑیاں توراۃ اور انجیل ہیں( وانزل الفرقان )اگر محض کتاب الٰہی بغیر نزول قرآن کے دی جائے تو بیکار ہوتی ہے چنانچہ حدیث شریف میں ہے( ان الامانۃ نزلت فی جذر قلوب الرجال فعلموا من الکتاب وعلموا من السنۃ )مثلاً اگر ہمیں بھوک ہو اور سامنے میوہ دار باغ نظر آرہا ہو تو ضروری ہے کہ اس باغ میں اندر جانے کا دروازہ تلاش کرے تاکہ میوے کھائے۔اسی طرح جب تک انسان کو اپنے اخلاق مکمل کرنے کا خیال پیدا نہ ہو وہ کتاب الٰہی سے مستفید نہیں ہوسکتا اور یہ تشنگی پیدا کرنا اللہ تعالیٰ ہی کا کام ہے اور یہی فرقان ہے( ان الذین کفروا )جن لوگوں نے فرقان( کا نشنس )تباہ کر کے کتاب پڑھی تو گویا کہ انہوں نے انکار کیا کیونکہ کتاب الٰہی سے فائدہ اٹھانے کیلئے فرقان کی حفاظت ضروری ہے( لھم عذاب شدید ) فرقان ضائع کرنے والے ایسے احمق ہوجاتے ہیں کہ انہیں صحیح سے صحیح اور غلط سے غلط بات میں تمیز نہیں رہتی۔(۵)خدا تعالیٰ کو اچھی طرح علم ہے کہ کون حقیقت پوری کرنے والا ہے۔(۶)وہ تو ایسا علیم ہے کہ تمہارے ماؤں کے رحم میں صورتیں بناتا ہے(العزیز الحکیم)وہ اپنے احکام کے پامال کرنے والوں سے ضرور بدلہ لے گا لیکن سزا میں تاخیر اس کی حکمت پر مبنی ہے۔(۷)مسائل کے دو حصے ہوتے ہیں ایک بدیہی دوسرا نظری۔صحیح طریقہ تعلیم کا یہ ہے کہ بدیہی اول سکھلایا جائے اور بعد کو نظری تعلیم دی جائے کتاب اللہ کے بدیہات آیات محکمات کہلاتے ہیں اور وہی کتاب الٰہی کی جڑ اور اصول ہیں۔جو نظریات ہیں وہ متشابہات کہلاتے ہیں۔اگر صحیح راستے پر عمل کیا گیا تو نتیجہ صحیح نکلے گا ورنہ غلط(فی قلوبھم زیغ)جن لوگوں کی طبیعت میں زیغ ہے وہ پہلے پہل متشابہات پر بحث کرتے ہیں اور یہ طریقہ محض فتنہ اندازی کے لئے اختیار کرتے ہیں (والراسخون فی العلم )اس کی صحیح تاویل اللہ تعالیٰ اور راسخین فی العلم جانتے ہیں جب تک یہ لوگ علم میں رسوخ پیدا نہ کرلیں اور بدیہی علوم سے صحیح نتیجے نکال نکال کر اپنے ذہن کو پکا نہ کرلیں تب تک وہ کیوں ایسی باتوں میں ہاتھ ڈالتے ہیں(امنا بہ)ان کا یہی خیال ہے کہ جو تعلیم اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے ہم اس ساری کو صحیح مانتے ہیں(الا اولو الالباب )فقط وہی عقل مند سمجھ سکتے ہیں جو ابتدائی مدارج طے کرچکے ہوں۔(۸)اے خداوند: جس طرح ہم نے ابتدائی مدارج طے کئے ہیں۔اسی طرح آئندہ بھی ہمیں سیدھی راہ پر رکھ۔ایسا نہ ہو کہ آئندہ ٹھیک نہ چلیں ہم کسی اعلیٰ بات میں تب تک ہاتھ نہ ڈالیں جب تک اس کے سمجھنے کے قابل نہ ہوں اور پھر بے سمجھے ماننے پر مجبور ہوجائیں۔صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا یہی طرز عمل تھا کہ جب تک ایک سورۃ پوری محفوظ نہ ہوجاتی تھی تب تک آگے نہ پڑھتے۔(۹)خداوندا اگر تو نے کوئی علم کسی جماعت کو بھی دیا ہے تو ہمیں بھی وہ درجہ ضرور عطاء فرما ورنہ ہمیں اس دن شرمسار ہونا پڑیگا کیونکہ وہ ہم سے درجہ

میں بڑھ جائیں گے۔

## ربط بین الرکوعین (۱،۲)

ماقبل میں کجی کرنے والوں راسخین فی العلم (علم میں مضبوط) کا بیان تھا اور اس میں صرف زائغین کجی کرنے والوں کا بیان ہے۔

## خلاصہ رکوع ۲:

مخالفین مسلک صحیح کی بربادی اور موافقین کی سرفرازی کا اعلان۔ ماخذ آیت (۱۲،۱۵)

## ربط آیات:

(۱۰) یعنی جو مسلک صحیح پہلے رکوع میں بیان کیا گیا ہے اس کے منکر ہے۔ (اولئک ھم وقود النار) اگرچہ انہوں نے مال واولاد حاصل کر لئے لیکن چونکہ حقیقت مطلوبہ پیدا نہیں کی اس لئے دوزخ کے ایندھن بنیں گے۔ (۱۱) جس طرح فرعون والوں نے احکام الٰہی سے انکار کیا اور ایندھن بنے۔ (۱۲) نزول قرآن کے وقت میں جو جماعت تعلیم کی صورت سے مزین تھی اور ان میں حقیقت کچھ نہیں تھی اور انہوں نے بادشاہی قائم کر رکھی تھی ان سے کہہ دو کہ جو لوگ کہ جو لوگ قرآن شریف پر عمل کرکے تیار ہو رہے ہیں وہ تم پر عنقریب غالب ہو جائیں گے اور تم دوزخ کا ایندھن بنو گے۔ (۱۳) یہ خیال پیدا ہونا لازمی تھا کہ عرب جیسی بے سروسامان قوم قیصر و کسریٰ پر کس طرح غالب آسکتی ہے اس کی مثال اس آیت میں بیان کردی گئی کہ تم پہلے اس بات کو بدر میں آزما ہو چکے ہو۔ (۱۴) حق پرستوں کی کامیابی کا باعث اصلی یہ ہے کہ خدا پرست میدان جنگ میں مرنے کے لئے آتا ہے اور آخرت کا منکر کا فر بچنے کی ہر ممکن کوشش کرتا ہے۔ مرنے کے خیال سے میدان میں آنے والا ایک بھی ایسے ہزار آدمیوں پر بھاری ہو سکتا ہے جو جان بچانے کو مقصد بنا کر آئیں۔ (۱۵) (للذین اتقوا) جن لوگوں نے اپنے آپ کو قانون الٰہی کا پابند بنانے کے لئے دنیاوی لذات ترک کردی ہیں اللہ تعالیٰ کے ہاں ان کو ان سے بہتر نعمتیں ملیں گی۔ دنیاوی چیزوں اور موعودہ چیزوں میں اشتراک محض لفظی ہے۔ یہ تفسیر محض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے منقول ہے اور اعلیٰ فلاسفر بھی اس کو تسلیم کرتے ہیں۔ (۱۶) یہاں سے اہل تقویٰ کے صفات بیان کیئے جاتے ہیں۔ کیونکہ ہر شخص دعویٰ کر سکتا ہے کہ متقی ہوں (اننا امنا) خداوندا جو مقصد تو نے ہمارے لئے قرار دیا ہے ہم اسے تسلیم کرتے ہیں (فاغفر لنا) ایسے کاموں میں اگر ہم سے کچھ غلطیاں ہو جائیں تو ہمیں معاف کردے۔ (۱۷) اپنا مقصد پورا کرنے کے لئے ایک بات پر مر مٹنے والے (الصدقین) سچے (القنتین) تعمیل حکم کا اگر پورا مادہ پیدا ہو جائے تو قنوت حاصل ہو جاتا ہے (والمنفقین) جو کچھ ان

کے پاس ہو خرچ کردیتے ہیں۔(والمستغفرین) تخلیہ میں عبادت کرنا انسان کو اس قدر بڑھا دیتا ہے جس طرح کھیتی کو بارش۔ اخلاقی غذا مہیا کرنا ہر ذی اخلاق کا فرض ہے اس کی عمدہ صورت یہ ہے کہ تخلیہ میں اپنے اخلاق کا محاسبہ کرے اور سب سے اعلیٰ وقت تخلیہ کا وقت سحر ہے۔ (۱۸) جس قوم کی سلطنت قائم ہو اور اس کو نئے مذہب کی دعوت دی جائے تو وہ سن نہیں سکتی جب تک کہ اسے سلطنت کے زوال کا خوف نہ ہو۔ جب یہ سلطنت والے لوگ اس با خلاق مذکورۃ الصدر جماعت کا مقابلہ نہیں کرسکتے تو ضروری ہے کہ وہ اخلاق پہلے ایک مکمل نصاب میں اس جماعت کے سامنے پیش کردیئے جائیں کہ بھائی اگر ان قوانین کی پابندی کروگے تو تمہاری حکومت قائم رہ سکتی ہے ورنہ چھین لی جائے گی اور وہ نصاب یہ ہے اللہ تعالیٰ کی تمام کتابیں تفتیش کرکے دیکھ لو ان میں کہیں بھی توحید کے خلاف تعلیم نہ ہوگی۔ یہ معنیٰ (شھد اللہ) کا ہے۔(والملئکۃ) اور جتنے ملہم پیدا ہوئے اور انہوں نے ملائکہ کو دیکھا اور ان سے گفت وشنید کی۔ ایسے لوگوں نے بھی توحید کے خلاف کبھی شہادت نہیں دی۔(واولوا العلم) اور جتنے عالم پیدا ہوئے ہیں انہوں نے بھی یہی تعلیم دی ہے۔ حاصل یہ ہیکہ سب کا فیصلہ یہی ہے کہ اگر انسان کسی کا غلام ہوسکتا ہے تو ذات فقط اللہ تعالیٰ ہی کی ہے علماء میں اگر انصاف ہو تو توحید کے سوا کوئی تعلیم نہیں دیں گے۔(۱۹) اللہ تعالیٰ کے ہاں اطاعت یہی ہے کہ انسان ہر وقت اطاعت حکم کے لئے تیار رہے۔(اختلف الذین اوتوا الکتب) اس عقیدے اور اس مذہب کو اہل علم نے سمجھنے کے بعد بگاڑ دیا ہے بگاڑنے کی اصل غرض یہی ہے تاکہ ان کی حکومت قائم رہے(ومن یکفر بایات اللہ) جس قوم میں یہ مرض پھیل جائے پھر اس کی حکومت قائم نہیں رہ سکتی۔(۲۰) اور اگر وہ مناظرہ کریں کہ نہیں صاحب! اسلام کا خلاصہ ان دو لفظوں میں کب پورا ہوسکتا ہے تو کہہ دو بھائی! ہم تو اسی کو مذہب اور اسلام سمجھتے ہیں اور یہ جو کچھ تمہارے روبرو پیش کیا گیا ہے میرا اور متبعین کا یہی طریقہ ہے اور ہماری ترقی فقط اسی بات پر قائم رہنے سے ہوسکتی ہے۔

## ربط بین الرکوعین(۲،۳)

ماقبل میں اللہ تعالیٰ کے اولیاء اور شیطان کے دشمنوں کا بیان تھا اور اس میں شیطان کے دوست اور رحمن کے اعداء کا بیان ہے۔

## خلاصہ رکوع ۳:

مسلک صحیح کے معاندین کا راہ راست پر آنا مشکل ہے لہٰذا مسلمانوں کو اپنی کامیابی کیلئے گامزن ہونا چاہیئے۔ ماخذ آیت(۲۱) آیت(۲۶)

## ربط آیات:

(۲۱) ان کے یہ امراض مستمرہ ہیں اس لئے دربار الٰہی سے ہٹا لئے گئے ہیں۔(۲۲) اللہ تعالیٰ کے ہاں ان کے اعمال ہرگز پسندیدگی کی نگاہ سے نہیں دیکھے جاسکتے۔(۲۳) اہل کتاب میں سے بعض آدمیوں کو کتاب کے جس خاص حصے کی سمجھ ہے انہیں اگر اسی کی طرف دعوت دی جاتی ہے تو وہ جب بھی انکار کرتے ہیں مثلاً تثلیث کا مسئلہ اکثر اناجیل میں نہیں ہے بلکہ ایک خاص میں ہے اب اگر انہیں کہا جائے کہ تم اپنی ہی کتاب کو مانو اور تثلیث چھوڑ دو تو بھی انکار کرتے ہیں چنانچہ آپ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) نے ہرقل کو لکھا تھا (تعالوا الیٰ کلمة سواء بیننا وبینکم)۔(۲۴) ان بے ایمانیوں پر نادم نہیں ہوتے بلکہ اپنی افترا پردازیوں پر نازاں ہیں۔(۲۵) یہ جو کہہ رہے ہیں کہ ہمیں اور کوئی کفارہ بن کر چھوڑا دے گا تو اس وقت ان کی کیا حالت ہوگی جس وقت احکم الحاکمین خود فیصلہ کرنے والا ہوگا اور کوئی مددگار نہ ہوگا۔(۲۶) جس وقت یہ ایسے بداخلاق ہوکر گر گئے ہیں تو اے مسلمانوں! تم اللہ تعالیٰ سے دعا مانگو کہ اللہ تعالیٰ تمہیں سرفرازی (بادشاہی) کا تمغہ عطا فرمائے۔(۲۷) ان کے ہاں تو سب اسباب موجود ہیں اور مسلمانوں کے ہاں کچھ بھی نہیں۔اے اللہ تعالیٰ! تو روشنی کو ظلمت میں اور ظلمت کو روشنی میں داخل کرنے والا ہے۔اسی طرح قوای مضمرہ کو ظاہر اور روشن فرما اور کفار کے قوای ظاہرہ اور روشن کو پوشیدہ کر اور ہمارے لئے ایسے اسباب مہیا کر کہ جو ہمارے قوی کو قوت سے فعل میں لائیں اور یہ انقلاب ترجیح بلا مرجح کے لحاظ سے نہیں ہوگا بلکہ ہمارے لئے مرجح موجود ہے کہ ہم نے تجھ سے تعلق جوڑا ہے اور انہوں نے تجھ سے تعلق توڑ رکھا ہے ہم تیری توحید کے قائل ہیں اور وہ منکر ہیں (تخرج الحی الخ) زندہ کو مردہ سے اور مردہ کو زندہ سے تو ہی نکالا کرتا ہے۔ہمارے اسلاف اگرچہ مردہ (مبتلا فی الشرك) تھے لیکن ہم توحید پرستی کے باعث زندہ ہوگئے ہیں اور ہمارے مخالفین کے اسلاف اگرچہ زندہ تھے لیکن یہ ناخلف عناد بالتوحید وبالحق کے باعث مردہ ہوگئے ہیں۔(ترزق من تشاء بغیر حساب) اگر تنہا بدن کام کرے تو نتائج بہت ہی تھوڑے نکلتے ہیں اور اگر روح بھی بدن کے مرتبہ پر کام کرنے کے لئے آمادہ ہوجائے تو پھر یہ بدنی اعمال بہت زیادہ قیمت پیدا کر لیتے ہیں۔جس کی پہلی بسم اللہ دس سے شروع ہوتی ہے اور سات سو بلکہ سات ہزار اور اس سے بھی زائد ترقی ہوسکتی ہے۔تو اب مثلاً جن قوموں نے صدیوں سے حکومت کی ہے اور حکومت کرتے کرتے جو ترقی انہوں نے مدتوں کے بعد حاصل کی ہے تو اب مسلمانوں کو وہ حکومت فوراً سوائے تدریجی ترقی کے کیسے مل سکتی ہے۔اب بغیر حساب کا یہ مطلب ہے کہ جو کام کسی قوم نے ہزار سال میں کیا ہے روحانی قوت والی قوم اسے ایک سال میں کرسکتی ہے۔جب یہ روحانی قوت تیزی سے بدنی قوتوں کے ساتھ مل کر کام کرنے میں لگ جائے تو پھر ان شخصوں کے حق میں یوں کہا جاسکتا ہے کہ ان کو یہ چیز پہلی قوم کے حساب سے حساب ملی اور ایسی قوم کی ترقی کا کوئی قاعدہ مقرر کیا ہی نہیں جاسکتا۔اب بھی اگر مسلمان اس تعلیم کی

قدر کریں تو بے حساب ترقی کر سکتے ہیں۔(۲۸) گزشتہ دعا کی قبولیت کے لئے ایک شرط بتلائی جاتی ہے کہ ہمارے دشمنوں سے دوستی نہ رکھو کیونکہ دشمن کا دوست دشمن ہوتا ہے۔(و یحذرکم اللہ نفسہ) جس قدر تمہیں ملاپ کی ضرورت ہے اس سے اگر ایک ذرہ برابر آگے بڑھے تو خدا تعالیٰ حساب لے گا۔جس طرح کہ زندگی بچانے کے لئے مردہ کھانے کی بقدر ضرورت اجازت مل سکتی ہے اور پیٹ بھرنا حرام ہے بعینہ یہی حال کفار کی دوستی کا ہے۔(۲۹) کفار کی دوستی کیلئے اگر تم نمائشی بہانے بنالو تو اللہ تعالیٰ تمہارے دل کی باتوں کو جاننے والا ہے۔یہ نہ سمجھ لینا کہ اس تصنع سے اللہ تعالیٰ کی گرفت سے بچ جاؤ گے ۔(۳۰) دنیا میں اگر تم نے تصنع سے کام لیا تو اس دن کیا کرو گے جس دن تمہارے اعمال کے صحیح صحیح نتائج تمہیں بھگتنے پڑیں گے

## ربط بین الرکوعین(۳،٤)

ماقبل میں اللہ کی شفقت اور رحمت کا بیان تھا اور اس میں یہ بیان کیا جاتا ہے کہ کس طریقے سے رحمت اور شفقت حاصل کی جائے گی۔

## خلاصہ رکوع ٤ :

اللہ تعالیٰ کے دربار سے عزت پانے کے لئے (المصطفین الاخیار ) خدا تعالیٰ کے برگیدہ اور چیدہ بندوں کے نقش قدم پر چلنا ہوگا۔ماخذ آیت (۳۱،۳۲)

## ربط آیات:

(۳۱) اے مسلمانو! تم جب اللہ تعالیٰ سے دوستی کا دعویٰ کرتے ہو۔اور تمہاری خواہش یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہاری ویسی ہی مدد کرے، جیسی وہ اپنے دوستوں کی کرتا ہے تو میرے طریقہ پر چلو۔جس طرح میں خدا تعالیٰ کے حکم پر چلنے کے لئے ساری دنیا کی پرواہ نہیں کرتا تم بھی خدا کے سوا ہر چیز سے بے نیاز ہو جاؤ پھر خدا تعالیٰ کی طرف سے تمہیں ضرور مدد ملے گی۔(۳۲) اطیعو االلہ سے مراد قرآن شریف کا اتباع ہے اور اطیعوا الرسول سے مراد رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کے عملی نمونہ کا اتباع کرو تب تمہیں متبع رسول سمجھا جائیگا۔آئندہ آیت میں تاریخ سے شہادت پیش کر کے یہ حقیقت بیان کی گئی ہے کہ کبھی اللہ تعالیٰ نے اس قانون کی خلاف ورزی کرنے والوں کی مدد نہیں کی۔(۳۳) اللہ تعالیٰ نے ان خاندانوں کو حکومت اور ترقی دی جس شخص نے ان لوگوں کی اولاد میں سے قانون کی خلاف ورزی کی اللہ تعالیٰ نے ان کی تائید چھوڑ دی۔(۳۴) خدا تعالیٰ ہر شخص کی بات سنتا ہے اور ہر شخص کے دل کا حال جانتا ہے۔جتنا ہم اس کے قانون کو چھوڑ دیں گے اتنی ہی امداد کم ہو جائے گی ۔(۳۵) امراۃ عمران اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ بندوں میں سے ہے۔جب ایک عورت اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے

خلوص دل سے دعا کرتی ہے اور اپنے پیٹ والے بچے کو اللہ تعالیٰ کے نام پر آزاد کرتی ہے تو دیکھئے اس دعا سے کیسے نتائج حسنہ نکلتے ہیں کہ مریم علیہا السلام جیسی برگزیدہ بچی پیدا ہوتی ہے اور پھر اس کے پیٹ سے حضرت عیسیٰ جیسے باخدا پیدا ہوتے ہیں۔ جب ایک عورت کی دعا اتنے نتائج بارگاہ الٰہی سے لے کر آسکتی ہے تو کیا یہ ممکن نہیں کہ تم جماعتی حیثیت میں جو کام شروع کرو گے اور دعاؤں سے اسے تقویت پہنچاؤ گے تو ایسے نتائج پیدا ہوں جو قیامت تک کے لئے نمونہ بن سکیں۔ (۳۶) لڑکی پیدا ہونے سے عمران کی بیوی کا دل ٹھنڈا نہیں ہوا۔ (۳۷) چونکہ مریم علیہا السلام کی خالہ حضرت زکریا علیہ السلام کے گھر میں تھیں اس لئے ان کے سپرد کی گئیں (وجد عندها رزقا) تعارض اسباب میں اللہ تعالیٰ کی تدبیر اسہل فالاسہل راستہ اختیار کیا کرتی ہے۔ ایک طرف حضرت زکریا علیہ السلام متوکل علی اللہ ہیں جن کے گھر میں کبھی فاقہ ہوتا ہے کبھی خشک کھانا ملتا ہے۔ ادھر اللہ تعالیٰ کو یہ منظور ہے کہ مریم علیہا السلام جلدی جوان ہو اور ان سے عیسیٰ پیدا ہو تاکہ امراۃ عمران کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں۔ اس لئے اللہ تعالیٰ کی تدبیر یہ کام کرتی ہے کہ خارق عادت کے طور پر مریم علیہا السلام کی تربیت ہوتی ہے کیونکہ اگر خاص بندگان خدا کی پرورش کے لئے ظاہری اسباب نہ ہوں تو اللہ تعالیٰ عالم مثال کی قوتوں سے رزق بہم پہنچاتا ہے۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ اللہ تعالیٰ کے خزانے بھرپور ہوں اور اس کے بندے تڑپتے رہیں۔ (۳۸) زکریا علیہ السلام کا ذہن منتقل ہوا کہ جو اللہ تعالیٰ بے موسم کے پھل پیدا کر سکتا ہے وہ بے موسم کی اولاد بھی دے سکتا ہے۔ (۳۹) فرشتے قبولیت دعا کی بشارت لائے کلمۃ اللہ سے مراد حضرت عیسیٰ ہے (سیّدا) بعض انسان بالطبع سید ہوتے ہیں کہ کبھی غلامی کر ہی نہیں سکتے اور بعض عبد بالطبع ہوتے ہیں۔ یہاں ان کا سید بالطبع ہونا مراد ہے (وحصورا) یہ مطلب نہیں کہ معاذ اللہ بالطبع نفسانی خواہشات کے اہل نہ ہوں گے۔ بلکہ ضبط نفس کرنے والے ہوں گے۔ تاکہ عصیان وعدوان میں ڈوبے ہوئے انسانوں کے لئے بہترین نمونہ پیش کر سکیں۔ (۴۰) یہ سوال دراصل رب اجعل لی آیۃ کے لئے تمہید ہے۔ ورنہ ناممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ فرمائے اور حضرت زکریا علیہ السلام کو یقین نہ آئے۔ (۴۱) بچہ جب ماں کے پیٹ میں پڑے اس وقت کے لئے مجھے کوئی علامت بتلائی جائے (آیتك الا تكلم) بلحاظ قاعدہ تعرف الاشیاء باضدادہا۔ تمہاری قبض شدہ قوتوں سے اللہ تعالیٰ بسط کر کے اسی طرح بچہ پیدا کر دے گا جس طرح آپ کی بسط شدہ قوت گویائی کو اللہ تعالیٰ قبض کر دکھائے گا کہ بلند آواز سے بول ہی نہیں سکو گے اور آہستہ دل میں ذکر الٰہی میں شاغل رہنا ہو گا۔

## ربط بین الرکوعین (۴، ۵)

ماقبل میں خارق العادت حضرت یحییٰ کی پیدائش کا ذکر تھا اور اس میں بھی اسی طرح خارق العادت حضرت عیسیٰ کی ولادت کا ذکر ہے۔

# خلاصہ رکوع ۵ :

**بشارت پیدائش عیسیٰ علیہ السلام اور خلاصہ تعلیم عیسیٰ علیہ السلام (ماخذ آیت ۴۵، ۵۱)**

**ربط آیات:**

(۴۲) مریم علیہ السلام تربیت پا کر جوان ہو چکی تو بتلایا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں اس کا درجہ بہت بلند ہے۔ (۴۳) چونکہ مریم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے برگزیدہ بنایا ہے اس لئے اسے بھی ہر وقت اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری میں رہنا چاہیے۔ (۴۴) اصل یہ ہے کہ یہ واقعات آئندہ کے لئے پیشن گوئیاں ہیں اور یہ غیب ہے۔ لہٰذا موجودہ آیات کا یہ مطلب ہوگا کہ جس طرح مریم علیہا السلام اور زکریا علیہ السلام کی ضروریات اللہ تعالیٰ نے پوری کیں۔ کھانے کی ضرورت تھی، کھانا دیا۔ آدمی کی ضرورت تھی، آدمی دیا۔

جب آپ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) بھی ان کے طریقہ پر ہیں۔ آپ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کو بھی مطلع کیا جاتا ہے جہاں آپ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کو سامان کی ضرورت ہوگی، وہاں سامان ملے گا جہاں آدمیوں کی ضرورت ہوگی آدمی ملیں گی۔ (۴۵) امراۃ عمران کی خواہش پوری کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ مریم علیہا السلام کے پیٹ سے بیٹا پیدا کرنے کی بشارت دے رہے ہیں (المسیح) مسیح تیل ملے ہوئے کو کہتے ہیں اور تیل کا یہ خاصہ ہے کہ اس پر پانی نہیں ٹھہرتا۔ اسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی روحانیت میں ساحت اس قدر بھری ہوئی تھی کہ جو ارادہ یا مقصد خدا تعالیٰ نے ان پر رکھ دیا تھا کوئی بات اس کے خلاف ان کی طبیعت میں ٹھہر ہی نہیں سکتی تھی۔ (۴۶) رفع کے وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کہولت تک نہیں پہنچے لہٰذا کہولت کی تکلیم اب تک باقی ہے۔ مہد کی تکلیم کا ذکر سورہ مریم میں ہے (قال انی عبداللّٰہ)۔ (۴۷) حضرت مریم علیہا السلام کا استبعاد تقاضائے بشری اور سلسلہ اسباب پر نظر ڈالنے کے لحاظ سے ٹھیک تھا۔ جواب ملتا ہے (اذا قضیٰ امرا) اللہ تعالیٰ جس کام کا ارادہ کرتا ہے تو جن اسباب کا جمع ہونا وہاں ضروری ہے وہ خود بخود جمع ہو جاتے ہیں، لیکن کوئی کام بلا سبب نہیں ہوتا یہ جملہ مشہور ہے (و اذا اراداللّٰہ شیئاً ھیأ اسبابہ) اب مثلاً اس خاندان میں بیٹا پیدا کرنا منظور ہے۔ جب ایک عورت میں وہ اسباب جمع ہو سکتے ہیں تو فوراً جمع ہو جائیں گے۔ (۴۸) اللہ تعالیٰ عیسیٰ علیہ السلام کو تورات کا عالم بنائے گا اور انجیل (مجموعہ بشارات) عطا فرمائے گا۔ (۴۹) اور اسے بنی اسرائیل کا پیغمبر بنائے گا اور اس کے ہاتھ پر یہ معجزات عطا فرمائے گا۔ (عبرت) اس آیت کی مثالوں سے واضح کیا گیا ہے کہ اگر اکمل طبقہ کا کوئی بزرگ کسی کام کے کرنے کا مصمم ارادہ کر لے اور وہاں اسباب پورے موجود نہ ہوں تو اللہ تعالیٰ کے ہاں سے ضرور ایسے اسباب کا تہیہ کر دیا جائے گا کہ اس کا ارادہ پورا ہو

سکیں۔ یہ فعل تدبیر کہلاتا ہے۔(وا نبئکم بما تا کلون) پہلی مثالیں تو ان کی قوت ارادی کے اثر کی تھیں۔ اب ان کی فراست کی مثالیں دی گئی ہے۔ قومی قوت کا صحیح اندازہ لگا لینا خاص نبی کا کام ہے۔ مثلاً رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) نے فرمایا ہے "میں گمان کرتا ہوں میری اُمت نصف دن سے کم حکومت نہیں کرے گی۔ امت سے مراد عرب ہیں اور قوم کی ترقی و تنزل کا ایک دن ہزار سال کا ہوتا ہے تو آپ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) نے یہ عرب کی حکومت کا اندازہ لگا دیا ہے اور تاریخ سے یہ ٹھیک پتہ چلتا ہے کہ عرب کی حکومت پانچ سو سال تک رہی اور ایک سو برس بعد کو بھی اگرچہ رہی لیکن اس کی مثال ایسی تھی جس طرح ایک جہاز کے تختے بکھر رہے ہوں۔(۵۰) حضرت عیسیٰ علیہ اسلام پہلی تعلیم کے مصدق ہیں۔ جو چیزیں اخلاق کے راستے میں حارج ہوگی ان کو توڑ دیں گے۔ (۵۱) جس طرح میرے ارادے خدا تعالیٰ نے پورے کیے ہیں۔ اسی طرح اگر تم بھی ایک خدا تعالیٰ پر اعتماد کرلو تو تمہارے ارادے بھی پورے ہو سکتے ہیں اور تمہارے ہاتھ پر بھی اسی قسم کے اثرات ظاہر ہوتے رہیں گے۔(۵۲) کیا اس بیج کے قائم رکھنے کے لئے کوئی میرا مددگار بن سکتا ہے۔ (۵۳) جو معاملہ تیرا انبیاء علیہ اسلام کے مددگاروں کے ساتھ ہوا کرتا ہے وہی ہمارے ساتھ ہونا چاہیئے۔(۵۴) انہوں نے اس بیج کو ضائع کرنے کی کوشش کی اور خدا تعالیٰ نے اس بیج کو قائم رکھنا ضروری سمجھا۔ اللہ تعالیٰ کامیاب ہوا اور وہ بیج باقی رہا۔

## ربط بین الرکوعین(۵،۶)

ماقبل میں عیسیٰ اور آپ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کی رسالت کا ذکر تھا اور اس میں بھی اسی طرح ہے۔

## خلاصہ رکوع ۶ :

مواعید اربعہ عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر۔(ماخذ آیت ۵۵)

**ربط آیات:**

(۵۵) مواعید اربعہ . ۱. متوفیك . ۲. رافعك الیّ. ۳. مطهرك من الذین كفروا . ٤. جاعل الذین اتبعوك فوق الذین كفروا . (۵۶) معاندین تعلیم عیسیٰ علیہ السلام کی سزا کا ذکر۔(۵۷) متبعین تعلیم عیسوی کی جزائے خیر کا ذکر۔(۵۸) یہ گزشتہ شرائع کے واقعات بطور نمونہ آنحضرت ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کو بتائے جا رہے ہیں۔(۵۹) اہل کتاب جب آدم علیہ السلام کی پیدائش کو تسلیم کر چکے ہیں تو اب انہیں عیسیٰ علیہ السلام کے بن باپ ہونے میں کیوں شک ہے۔(۶۰) عیسیٰ علیہ السلام کا مقصد اور ان کی کامیابی کی ابتدا اور انتہا۔ ان کی تعلیم اور اس کا نتیجہ یہی ہے جو ہم نے آپ

ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) سے ذکر کر دیا ہے اگر چہ عیسائی اس کے خلاف کرنے لگیں۔لیکن آپ ﷺ (تسلیماً کثیر اً کثیراً) کو اس میں شک نہیں ہونا چاہیئے۔(٦١) اگر اب بھی عیسائی مخالفت سے باز نہ آئیں اور اپنے عندیہ کو صحیح مانتے رہیں تو اس پر فنا ہونے کے لئے تیار رہیں اور مل کر دونوں یہی دعا مانگیں کہ خداوندا: اگر ہماری تعلیم جھوٹی ہے تو ہم فنا ہو جائیں۔ان آیات کے نزول کے بعد آپ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) بمع حسنینؓ اور فاطمہؓ آئے اور حضرت علیؓ بھی آملے اور عیسائی نہ آئے اور کہا کہ ہم نے ایسے آدمی دیکھے ہیں کہ اگر وہ بددعا کریں گے تو ہماری ساری قوم تباہ ہو جائے گی۔(٦٢) یہ صحیح واقعات ہیں لہٰذا نتیجہ یہ نکلا کہ ایک خدائے قدوس وحدہ لاشریک لہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں۔(٦٣) اگر اب بھی نہ مانیں تو اللہ تعالیٰ ان کے فساد سے خوب آگاہ ہے وہ جانتا ہے کہ مخالفت توحید محض شرارت اور ہٹ دھری پر مبنی ہے۔

## ربط بین الرکوعین(٦،٧)

ماقبل میں یہود پر اتمام حجت، توحید اور رسالت کے دلائل اور مباہلہ کا ذکر تھا اور اس میں اسی طرح توحید کی طرف دعوت کا بیان ہے۔

## خلاصہ رکوع ٧:

اہل کتاب کو مسلک صحیح کی طرف دعوت اور ان کا انحراف بلکہ وہ مسلمانوں کو گمراہ کرنا چاہتے ہیں۔ ماخذ آیت (٦٤۔٦٩)

## ربط آیات:

(٦٤) آؤ اس بات پر اتفاق کر لیں تا کہ توحید کا مسئلہ صاف ہو جائے۔جملہ معترضہ: ابتدائے سورۃ سے تیسرے رکوع تک یہ حکم ہوا کہ کفار سے دوستی نہ رکھو۔اس کے بعد اطاعت الٰہی کا حکم ہوا اور اس میں حضرت محمد ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کے طرز عمل کو بطور نمونہ پیش کیا گیا۔اگر اس نمونہ کی پیروی نہ ہوگی، تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہرگز امداد نہیں ملے گی۔کیونکہ گزشتہ سارے بڑے بڑے خاندانوں سے اللہ تعالیٰ کی سنت یہی رہی ہے کہ جو ان میں سے اللہ تعالیٰ کے طریقے سے ہٹے ان کی مدد اللہ کی طرف سے بند ہو گئی۔اس کے بعد آل عمران یعنی عیسائیوں کا نمونہ پیش کیا گیا ہے کہ چونکہ انہوں نے اپنے رسول کی تعلیم پر پابندی سے عمل نہیں کیا،اس لئے انہیں شکست ہو رہی ہے اور مسلمانوں کو فتح نصیب ہو رہی ہے۔

(٦٥) اگر عیسائی اپنی غلط تعلیم کی یہ توجیہہ کرنے لگیں کہ یہ دراصل ابراہیمی تعلیم ہے جو سینہ بسینہ آرہی ہے تو ان سے کہہ دو کہ یہ غلط ہے۔(٦٦) معلومات صحیحہ کی بنا پر بحث بھی بھلی معلوم ہوتی ہے۔جہالت کے باوجود جھگڑنا اچھا نہیں۔(٦٧) ابراہیم علیہ السلام کے زمانہ میں سب قومیں مشرک تھیں۔اس لئے انہوں نے اپنا ہی طریقہ توحید کا ایجاد کیا تھا۔(٦٨) حضرت اسماعیل

اور اسحٰق علیہما السلام ان کے صحیح متبع تھے یا رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) اور حضور ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کی جماعت۔(۶۹) وہ خود تو اپنی تعلیم پر عامل نہیں ہیں لیکن مسلمانوں کو بھی اس تعلیم پر عمل کرتے ہوئے دیکھنا برداشت نہیں کر سکتے ۔چاہتے ہیں کہ مسلمان بھی گمراہ ہو جائیں۔(۷۰) اہل کتاب اس منزل من اللہ تعلیم کی جان بوجھ کر کیوں مخالفت کرتے ہیں ۔(۷۱) حق کو باطل کا درجہ اور باطل کو حق کا درجہ کیوں دیتے ہیں اور حق کو کیوں چھپاتے ہیں۔

## ربط بین الرکوعین (۸،۷)

ماقبل میں اہل کتاب کی عقائد اور ان کی سرکشی کا ذکر ہے اور اس میں انکی عداوت کا ذکر ہے۔

## خلاصہ رکوع ۸ :

اہل کتاب کا مسلمانوں کے خلاف سعی کرنا۔ ماخذ آیت (۷۲)

**ربط آیات:**

(۷۲) اہل کتاب نے تحریک اسلام کے مٹانے کے لئے ایک نئی تدبیر نکالی ہے۔ان کا خیال ہے اس طرز عمل سے عوام پر بہت ہی برا اثر پڑیگا۔وہ خیال کرینگے کہ علمائے اسلام میں کچھ تو نقص دیکھا ہے جسکے باعث علیحدہ ہو گئے ہیں۔ جملہ معترضہ: اس رکوع میں چار مسئلے آئینگے۔ پہلا انکشاف سازش اہل کتاب، دوسرا اس سازش باطلہ سے بعض ہستیوں کا استثناء تیسرا سازش کرنے والوں سے اللہ تعالیٰ کا سلوک، چوتھا سازش کرنے والے مسلکِ اسلاف کے خلاف ہیں انکشاف سازش تو اسی آیت میں ہو چکا ہے (۷۳) اور اپنا ایمان وہی رکھو جو پہلے ہے (یوتیہ من یشاء) یہ آیت یا اس قسم کی اور آیتیں مثلاً یوتی الحکمۃ من یشاء وغیرہ کا یہ مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ استعدادوں کو خوب جانتا ہے۔ اگرچہ فعلیت کے بعد ہر شخص پہچان جاتا ہے۔لہٰذا اللہ تعالیٰ کے ہاں سوائے لیاقت اور کمال کے اور کوئی مرجح ہو ہی نہیں سکتا۔(واللہ واسع علیم) وہ ان باتوں کو خوب جانتا ہے۔ جہاں استعداد پیدا ہوتا ہے وہاں حکمت اور علم دے دیتا ہے۔ (۷۴) جس پر چاہے اپنا فضل کرے۔ (۷۵) انہی باطل پرستوں میں بعض ہستیاں قابل قدر بھی ہیں اور یہ لوگ اس سازش میں شریک نہیں (قالو الیس علینا) یہ بے ایمانی اس لئے کرتے ہیں کہ انہوں نے ایک مسئلہ وضع کر رکھا ہے کہ علماء کو امیین کا مال کھانا جائز ہے (۷۶) وعدہ کا ایفا سخت ضروری ہے کیونکہ خلق امانت کے بغیر کوئی کام چل ہی نہیں سکتا۔ یہود چند دنیاوی فوائد کے لئے خلق امانت کو تباہ کر دیتے ہیں حالانکہ یہ کسی مذہب میں جائز نہیں کہ اخلاق تباہ ہوں۔ (۷۷) سازش باطلہ کرنے والوں سے اللہ تعالیٰ کا برتاؤ۔ (۷۸) حق کے خلاف جو حرکتیں کر رہے ہیں اس آیت میں بھی یہود کی ایک ناشائستہ حرکت کا ذکر ہے۔ عام مفسرین نے اس کا

مطلب یہ لیا ہے کہ آیت پڑھتے پڑھتے زیر و زبر میں فرق پڑ جاتا ہے۔ یہ مطلب بھی صحیح ہے لیکن اس کا یہ مطلب بھی ہو سکتا ہے کہ کوئی آیت لے کر اس سے اپنا مطلب نکال لیتے ہیں حالانکہ انہیں یقین ہے کہ یہ کتاب الٰہی کا حکم نہیں اور نبی کا بھی یہ حکم نہیں ہے اور پھر کہتے ہیں کہ یہ من عند اللہ ہے۔ (۷۹) قرآن حکیم کی آواز کے خلاف سازش کرنا ان کے اسلاف کے مسلک کے بھی خلاف ہے۔ مثلاً قرآن کہتا ہے کہ خدا تعالیٰ کو وحدہٗ لاشریک لہٗ جانو اور عیسیٰؑ وغیرہ انبیاء کو بندۂ خدا مانو۔ یہ اس آواز کی بھی مخالفت کرتے ہیں۔ (۸۰) خدا تعالیٰ نے کہاں اور کس کتاب میں اجازت دی ہے کہ فرشتوں اور نبیوں کو خدا بنایا جائے۔

## ربط بین الرکوعین (۸،۹)

ماقبل میں شرک کے باطل ہونے اور ضمناً رسالت کے مضمون کا بیان ہے اور اس میں اس کے برعکس یعنی ابطال شرک ضمناً اور مضمون رسالت کا صراحتاً بیان ہے۔

## خلاصہ رکوع ۹ :

تمہارے مقتداؤں (انبیاؑ) نے تو رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کی اقتداء کا اقرار کیا تھا۔ ماخذ آیت (۸۱)

### ربط آیات:

(۸۱) جب تمہارے انبیاءؑ نے رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کی اقتداء کا وعدہ کیا ہے تو تمہیں بطریق اولیٰ آپ کے اتباع کو فخر خیال کرنا چاہیے۔ (۸۲) جو شخص سرور کائنات ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کی موجودگی میں اقتداء سے جی چرائے گا تو وہ عہد الٰہی کو توڑے گا بفضلہٖ تعالیٰ انبیاءؑ تو اس عہد شکنی سے پاک رہے لیکن تم ان کی امتیں کہلا کر اس عہد کو توڑ رہے ہو۔ (۸۳) عہد الٰہی سے منہ موڑ کر کوئی اور نیا دین بنا لینا چاہتے ہیں۔ حالانکہ آسمان و زمین کے مالک کی غلامی کرنا سرمایہ عزت ہے اور اس کے سوا دوسروں کی اطاعت کرنا باعث صد ذلت ہے۔ (۸۴) دیکھئے ہمارا طریقہ سابقہ انبیاءؑ کے مسلک کے بالکل موافق ہے۔ (۸۵) انبیاءؑ کے متفقہ دین یعنی اسلام کے سوا اور کوئی دین نہ کبھی قبول ہوا اور نہ ہوگا۔ (۸۶) جب وہ پہلے تسلیم کر چکے ہیں کہ آپ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) عرب کے لئے نبی ہیں۔ ہجرت سے پہلے یہود آپ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کے حالات سن کر اس نتیجہ پر پہنچے ہوئے تھے۔ جب انہیں دعوت دی گئی تو سرے سے ہی نبوت کا انکار کر بیٹھے۔ ایسے ہٹ دھرم ظالموں کو کیسے ہدایت ہو (۸۷) یہ ساری باتیں جان کر پھر انکار کرنا گویا لعنت کو خود خریدنا ہے۔ (۸۸) چونکہ رحمت کے مسلک پر ایک لحہ بھی چلنے کی کوشش نہیں کی اس لئے ہمیشہ لعنت میں مبتلا رہیں گے۔ (۸۹) جن لوگوں نے توبہ کی وہ اس عذاب سے مستثنیٰ ہو جائیں گے۔ (۹۰) آپ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کی نبوت کو دل میں صحیح مان کر پھر جو لوگ مخالف

نہ ہے اور اسی پر مرتے ۔ مرنے کے بعد یا غرغرہ کی حالت میں اگر توبہ کریں تو ہرگز قبول نہ ہوگی ۔ (۹۱) جو لوگ سابقہ انکار اور کفر پر مرتے مرنے کے بعد جرمانہ میں خواہ زمین کو سونے سے بھر دیں تو بھی قبول نہ ہوگا ۔

## ربط بین الرکوعین (۹، ۱۰)

تاقبل میں انفاق کے عدم مقبولیت کا بیان تھا اور اس میں انفاق کی مقبولیت کا بیان ہے۔

## خلاصہ رکوع ۱۰ :

یہود کے شبہ کا جواب درس گاہ ابراہیمی کی طرف دعوت مقاطعہ عن اہل الکتاب ۔ ماخذ آیت (۹۳۔۹۶۔۱۰۰)

### ربط آیات:

(۹۲) اس طریقہ پر مال صرف کرنا نتیجہ خیز ہے ۔ کیونکہ اس صورت میں تزکیہ نفس ہوگا اور یہی عند اللہ قدر و قیمت رکھتا ہے۔ (۹۳) اہل کتاب اپنے عناد اور ضد سے باز نہیں آتے وہ چاہتے ہیں کہ کلمۃ الحق کی آواز جو اُٹھ رہی ہے بند ہو جائے اعتراض کرتے ہیں کہ آپ ملت ابراہیمی کے تبع کہلاتے ہیں تو اونٹ کا گوشت کیوں کھاتے ہیں اور دودھ کیوں پیتے ہیں جواب دیا جاتا ہے کہ یہ چیزیں ملت ابراہیمی میں حرام نہیں تھیں ۔ بلکہ یعقوبؑ نے اپنے نفس پر ایک مرض کے لئے حرام کیں اور پھر بنی اسرائیل نے ان کا کھانا چھوڑ دیا اور بعد کو ان پر حرام ہوگئیں ۔ اور یہ حرمت خباثت کی وجہ سے نہیں تھی لہٰذا اس کا اتباع بنی اسرائیل کے لئے ضروری تھا نہ کہ بنی اسمٰعیل کے لئے ۔ (۹۴) واقعات صحیحہ معلوم ہونے کے بعد بھی کہتے جاؤ تو پھر اس جھوٹ کا کیا علاج ہوسکتا ہے ۔ (۹۵) اللہ تعالیٰ کے بندوں خصوصیات اسرائیلی کو چھوڑ دو اور ملت ابراہیمی میں ہمارے دوش بدوش چلو تا کہ مل کر کام کرسکیں ۔ (۹۶) اگر خصوصیت ابراہیمی پیدا کرنا چاہتے ہو تو مرکز ابراہیمی سے تعلق پیدا کرو ۔ (۹۷) وہاں خصوصیات ابراہیمی کی یادگاریں زبان حال سے تمہیں بتائیں گی جس کو وسعت ہو ۔ وہ وہاں ضرور جائے تا کہ مشاہدہ کر کے خصوصیات ابراہیمی کا رنگ پائے (ومن کفر) اگر تم ایک مرکز پر جمع ہو کر اس کے فوائد سے متمتع نہیں ہونا چاہتے ۔ تو اس کا نقصان تمہیں پہنچے گا خدا تعالیٰ کا کچھ نہیں بگڑ سکتا ۔ (۹۸) باوجود یہ کہ تمہیں معلوم ہے کہ یہ جماعت حق پر ہے پھر بھی تم اپنی توراۃ انجیل والی بشارت کو جھٹلاتے ہو ۔ (۹۹) تمہارا تو یہی منشا ہے کہ جو مطلب ٹیڑھا کر کے لوگوں کو بتلاتے رہو سب اس کے پابند رہیں اور دنیا میں مذہب ہمیشہ ٹیڑھا ہی رہے ۔ (۱۰۰) اے مسلمانو! مذکورۃ الصدر خیالات فاسدہ والے اہل کتاب کی پیروی کرو گے تو تم بھی مرتد ہو جاؤ گے ۔ (۱۰۱) اور تم ان کے دام میں کیسے آسکتے ہو ۔ حالانکہ قرآن حکیم تم پر نازل ہو رہا ہے ۔ اور

رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) تمہارے اندر موجود ہیں۔

## ربط بین الرکوعین (۱۰، ۱۱)

پہلے رکوع میں توحید اور رسالت کے مضمون کا بیان تھا اور اس میں جہاد کے مضمون کے لئے تمہید ہے۔

## خلاصہ رکوع ۱۱ :

تم میں سے ہمیشہ مسلک صحیح کی طرف ایک جماعت کو داعی ہونا چاہیئے اور اس کی طرف دعوت دینے والی جماعت کے نتائج اخروی۔ ماخذ آیت (۱۰۴۔۱۰۷)

**ربط آیات:**

(۱۰۲) چونکہ ہمیں مرتے دم تک اطاعت الٰہی کا حق ادا کرنا ہے لہٰذا اہل کتاب سے انقطاع بھی تادم مرگ رکھنا پڑے گا۔ کیونکہ ان سے مخلوط ہوئے تو وہ ہمیں مرتد بنانے میں ساعی ہونگے بلکہ ہمیں تو اس مقصد کے لئے دوسروں کا داعی بننا ہے۔ لہٰذا پہلے اپنے اندر استقامت پیدا کرلیں اہل کتاب سے ہمارا مطلق خلط نہ ہونے پائے۔ (۱۰۳) اور اللہ تعالیٰ کی رسی یعنی قرآن مجید کو مضبوط پکڑلیں اور اندرونی فرقہ بندیوں سے بچے رہیں۔ (۱۰۴) جب اپنے اندرونی اختلافات سے بھی بچ جائیں اور بیرونی حملوں سے بھی محفوظ ہو جائیں تو دوسروں کو اس مقصد خیر میں شریک بنائیں۔ (۱۰۵) پہلی امتوں کی طرح اگر ہم بھی فرقہ بندیوں کی الجھن میں پڑ گئے تو اسی سزا کے مستحق ہونگے جو ان کو ملی۔ (۱۰۶) مسلک صحیح یعنی اسلام و انقیاد کے راستے پر چلنے والوں کے منہ روشن ہوں گے اور اختلاف ڈالنے والوں کے منہ قیامت کے دن سیاہ ہونگے۔ (۱۰۷) انقیاد الٰہی کے راستے کی طرف دعوت اتحاد دینے والوں کے منہ روشن ہوں گے۔ (۱۰۸) بارگاہ الٰہی کے صحیح فیصلے ہم نے تمہیں سنا دیئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کسی کو بلا اشتباہ پکڑنا نہیں چاہتے۔ (۱۰۹) اللہ تعالیٰ جس طرح باقی خیر و شر کے سلسلوں کو چلا رہا ہے اسی طرح ان دونوں جماعتوں کو چلاتا رہے گا۔ پھر سب سلسلے اللہ تعالیٰ ہی کے ہاں منتہی ہونگے اب یہ سوال کہ اس صحیح طریقہ کے مقابلہ میں برابر طریقہ کیوں قائم رہا تو اس کی حکمت اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے۔ جملہ معترضہ۔ اس رکوع میں تین مسئلے ذکر ہونگے۔ رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کی ساری امت مبلغ ہے۔ یہود اپنے فرض منصبی کے ترک کی وجہ سے گر گئے۔ منافقین سے مقاطعہ اور اس سے پہلے اہل کتاب سے مقاطعہ ہو چکا ہے۔

**ربط بین الرکوعین (۱۱، ۱۲)**

ماقبل میں امت مسلمہ کی رضامندی کا ذکر تھا اور وہ دعوت الی التوحید ہے اور اس میں بھی اسی امر کا ذکر ہے۔

## خلاصہ رکوع ۱۲ :

امت مسلمہ کا فرض اور منافقین سے مقاطعہ۔ ماخذ آیت (۱۱۰۔۱۱۸)

**ربط آیات:**

(۱۱۰) امت کا بحیثیت امت یہ فرض ہے کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرے لہٰذا جو شخص بھی اس امت کا فرد کہلائے گا اس کے ذمہ یہ فرض عاید ہو جائے گا۔ چنانچہ حضور ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کا بھی ارشاد ہے "بلغوا عنی ولو آیة" (ولو آمن اهل الکتاب) ایمان کے معنی حکم کا دل سے مان لینا۔ لہٰذا ربط آیت کے اعتبار سے یہ مطلب ہوگا کہ اگر اہل کتاب امر بالمعروف اور نہی المنکر کرتے تو ان کے لئے بھلائی ہوتی۔ لیکن اکثر نے اس فرض کو چھوڑ دیا (واکثرھم الفسقون)۔
(۱۱۱) وہ لوگ تمہاری تحریک کو مٹا نہیں سکتے فقط زبانی تکلیف پہنچاتے رہیں گے۔ اگر میدان مقابلہ میں آئیں گے تو بھاگ جائیں گے اور ذلیل ہوں گے۔ (۱۱۲) ان لوگوں نے عصیان اور عدوان کے باعث کفر بآیات اللہ اور قتل الانبیاء تک نوبت پہنچائی۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے ذلت اور مسکنت کی سزا تجویز کی اب جہاں رہیں گے دو رسیاں ان کے گلے میں رہیں گی۔ ایک قانون الٰہی (یعنی تورات) کی جسے وہ نہیں چھوڑ سکیں گے۔ اور دوسری غیروں کی غلامی کی رسی۔ (۱۱۳) سارے یکساں نہیں ہیں بعض ان میں اچھے آدمی بھی ہیں۔ (۱۱۴) وہ اچھے آدمی اپنے فرض منصبی دعوت الی الخیر سے غافل نہیں ہیں۔
(۱۱۵) یہ لوگ اگرچہ اسی برباد شدہ معاند بالحق قوم کے فرد ہیں لیکن ان کی خوبیوں کا بدلہ انہیں یقیناً ملے گا۔ (۱۱۶)
جو لوگ اپنی زندگی کے فرض منصبی کو بھلا کر اموال اور اولاد میں منہمک ہیں یہ چیزیں انہیں عذاب الٰہی سے ہرگز نہیں بچا سکیں گی۔ (۱۱۷) جو لوگ مذہبی فرائض حقارت سے چھوڑ چکے ہیں اس کے بعد اگر کچھ نہ کچھ حصہ مال کا مذہبی کاموں پر صرف کردیں وہ سب بیکار ہوگا۔ ان کی مثال ایسی ہے کہ ایک قوم نے اپنے آپ کو مشقت میں ڈال کر فصل کی پرورش کی اس کے بعد ایک ایسی ٹھنڈی ہوا چلی کہ ساری کھیتی تباہ ہوگئی (۱۱۸) یہاں سے اخیر رکوع تک یہ بیان ہوگا کہ منافقین تمہارے دشمن ہیں ان کو اپنے راز نہ بتایا کرو۔ (۱۱۹) تم ان سے دوستی رکھنا چاہتے ہو لیکن وہ تمہارے پکے دشمن ہیں۔ (۱۲۰) وہ تمہاری مصیبت سے خوش ہوتے ہیں اور تمہارے آرام سے انہیں تکلیف پہنچتی ہے۔

## ربط بین الرکوعین(۱۲، ۱۳)

ماقبل میں باغی کفار کا بیان تھا اور اس میں اس کے لئے علاج یعنی جہاد کا بیان ہے۔

## خلاصہ رکوع ۱۳ :

غزوہ بدر کی کامیابی کا راز کفار اور منافقین سے علیحدگی ہی تھا۔ اسی لئے طبائع میں استقامت تھی۔ ماخذ آیت (۱۲۳)

**ربط آیات:**

(۱۲۱) اس سے پہلے مسلمانوں کا فرض مذہبی تبلیغ بتلایا جاچکا ہے اس کے بعد حکم دیا گیا ہے کہ اہل کتاب اور منافقین سے علیحدہ رہو۔ اس قانون کا اجرا کر کے دکھایا جاتا ہے۔ کہ غزوہ بدر میں صحابہ کرام میں استقلال تھا۔ اور مخالفین کے خیالات سے متاثر نہیں تھے تو فتح ہوئی۔ اور غزوہ احد میں منافقین کے خیالات کا کچھ نہ کچھ اثر تھا۔ تو شرکت جنگ کے موقع پر بھی بعض لوگوں کی طبیعتوں میں تذبذب تھا اور یہ تخلف دراصل منافقین کا مسلک تھا۔ اس کمزوری کے باعث غزوہ احد میں شکست ہوئی۔ پہلی آیت غزوہ احد کے حق میں ہے۔ (۱۲۲) مخلص مسلمانوں کی دو جماعتیں منافقین کی طرح صف جہاد سے پیچھے رہنا چاہتی تھیں لیکن اللہ تعالیٰ نے انھیں تخلف سے بچالیا۔ (۱۲۳) بدر میں قلت تعداد قلت آلات حرب قلت ماء (پانی) اور میدان کی ناموافقت (صحابہ کرام ریتلی طرف تھے اور کفار عمدہ زمین کی طرف) کے باوجود اللہ تعالیٰ نے مدد دی اور فتح ہوئی۔ (۱۲۴) اگر ضرورت ہو تو تین ہزار فرشتے اللہ تعالیٰ تمھاری مدد کے لئے نازل فرمادے۔ (۱۲۵) اگر تم نے صبر و استقامت اختیار کی اور زیادہ فرشتوں کی ضرورت پڑی تو پانچ ہزار بھیجے جائیں گے۔ (۱۲۶) یہ تعداد فقط تمھیں خوش کرنے کے لئے ہے ورنہ ایک فرشتہ بھی کفار کو نیست و نابود کرنے کے لئے کافی ہے۔ (۱۲۷) آپ کی مدد اللہ تعالیٰ اس لئے کرے گا کہ باطل پرست نافرمانوں کو ذلیل کرائے۔ یہاں تک بدر کی کامیابی کا ذکر ختم ہو چکا ہے۔ (۱۲۸) احد میں دراصل مسلمانوں کی اپنی غلطی کی پاداش میں شکست ملی۔ اور آنحضرت محمد ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کے مزاج میں اس کا سخت رنج تھا اس لئے آپ نے نماز فجر کی دوسری رکعت میں رکوع کے بعد نام لے کر کفار پر بددعا شروع کی۔ اللہ تعالیٰ نے اس سے منع فرمایا کہ نام لے کر بددعا نہ فرمایئے۔ (۱۲۹) کیونکہ ممکن ہے انہیں کفار میں سے بعض کو آئندہ اللہ تعالیٰ ہدایت کردے اور سابقہ غلطی معاف فرمادے۔

## ربط بین الرکوعین(۱۳، ۱٤)

ماقبل میں ترغیب الی الجہاد کا بیان تھا اور اس میں ربوٰی کی ممانعت کا بیان ہے کیونکہ ربوٰی حب مال اور جمع مال کے لئے سبب

ہے اور مال کو جمع کرنا بزدلی کے لئے سبب ہے اور بزدلی جہاد سے روکنے کے لئے سبب بنتا ہے۔

## خلاصہ رکوع ۱۴ :

اصلاح لغزش واقعہ احد۔ ماخذ آیت (۱۳۰۔۱۳۲۔۱۳۳)

### ربط آیات:

(۱۳۰) کفار نے شہدائے احد کا مثلہ کیا تھا یعنی کان، ناک، ہونٹ وغیرہ کاٹ دیئے تھے اس پر صحابہ کرام نے اشتعال میں آکر فرمایا (لنربین) یعنی ایک ایک کے عوض میں کئی کئی کا مثلہ کریں گے۔ اس سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا۔ (۱۳۱) جو آگ کفار کے لئے تیار کی گئی ہے وہ بداخلاقی کی سزا ہے۔ لہٰذا تم بداخلاقی سے بچو۔ جزاء سیئۃ سیئۃ بمثلہا تو ہو سکتی ہے، لیکن زیادتی جرم ہے۔ (۱۳۲) ان خیالات سے دلوں کو صاف کر کے ادھر لگاؤ۔ (۱۳۳) اس طرف ایک دوسرے سے بڑھنے کی کوشش کرو۔ (۱۳۴) ورثاء جنت کے یہ اوصاف ہیں اپنے اندر یہ اوصاف پیدا کرو۔ (۱۳۵) اللہ تعالیٰ کے مخلص بندے وہ ہیں جو غلطی کر بیٹھیں تو اس پر اصرار نہ کریں۔ (۱۳۶) ان ہی خوبیوں والے بندے مغفرت اور جنت کے مستحق ہو سکتے ہیں۔ (۱۳۷) زمین میں سیر کر کے دیکھو کہ مکذبین تباہ ہوتے رہے یا نہیں۔ لہٰذا تمہارے مخالف تو خود ہی اپنے آپ کو سنت اللہ کے ماتحت تباہی کے لئے تیار کر رہے ہیں۔ (۱۳۸) گزشتہ آیت کی اطلاع میں ہم نے متقین کو نصیحت دے دی ہے اور ان کی صحیح رہنمائی فرما دی ہے۔ (۱۳۹) گھبراتے کیوں ہو اپنے ایمانوں کو مضبوط رکھو۔ آخری فتح تمہاری ہی ہوگی۔ یہ شکست دراصل تمہاری اپنی غلطی کا نتیجہ ہے اس غلطی کا ذکر آگے آرہا ہے۔ (۱۴۰) اگر تمہیں اس شکست میں نقصان پہنچا ہے تو اس سے پہلے بدر میں کفار کو بھی شکست فاش مل چکی ہے۔ بعض اسباب کے لحاظ سے فتح اور بعض کمزوریوں کے باعث شکست تو ہوا ہی کرتی ہے ہاں اس قسم کی شکستوں میں البتہ کھرے اور کھوٹے کا پتہ چل جاتا ہے بلکہ بعض اوقات شکست دینا اور بعض آدمیوں کو شہید کرانا اللہ تعالیٰ کا مقصود ہوتا ہے تاکہ مسلمانوں کے خون میں جوش پیدا ہو جائے۔ اور خوابیدہ قوم زخم خوردہ ہو کر بیدار ہو جائے۔ (۱۴۱) تاکہ کھرے اور سچے ایمانداروں کا پتہ لگ جائے۔ (۱۴۲) کیا تم چاہتے ہو کہ مصائب کی بھٹی میں پڑنے سے پہلے ہی جنت کے مستحق بن جاؤ۔ (۱۴۳) جب مشورہ کیا گیا تھا کہ مدینہ منورہ میں ٹھہر کر کفار کا مقابلہ کریں۔ یا باہر میدان میں نکل کر اس وقت تو تم نے یہی فیصلہ کیا کہ باہر نکل کر لڑے تاکہ بہادری کے جوہر دکھائے اس وقت تو موت کے لئے اپنے آپ کو خود پیش کیا اور اب گھبراتے ہو۔

## ربط بین الرکوعین (١٤، ١٥)

اوپر سے غزوۂ احد کا بیان تھا اور چلا آرہا ہے جس وجہ سے مسلمانوں کو صدمہ ہوا تھا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ محمد ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) تو اللہ تعالیٰ کا رسول ہے اگر وہ دنیا سے چلیں جائے تو کیا تم دین اسلام چھوڑ دو گے۔

## خلاصہ رکوع ١٥

کام فقط اللہ تعالیٰ کے بھروسہ پر ہونا چاہیئے نہ کہ کسی خاص مقتداء کے اعتماد پر۔ ماخذ آیت (۱۴۴)

### ربط آیات:

(۱۴۴) احد میں جب آپ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کی شہادت کی غلط خبر مشہور ہوئی تو بعض صحابہ کرام خوب جان توڑ کر لڑے اور ایک جماعت ایسی بھی تھی جو خبر سنتے ہی بھاگ نکلی اس سے صاف ظاہر ہے کہ تمام جماعتوں میں ہمت اور استقلال تام نہیں تھا۔ (۱۴۵) موت تو ہر ایک نفس کے لئے اپنے وقت پر ضرور ہی آتی ہے۔ (۱۴۶) انبیاء کے ساتھی بن کر ہمیشہ خدا پرستوں نے لڑائیاں کیں لیکن وہ کبھی سست نہیں ہوئے۔ باوجود یہ کہ ان پر بھی مصیبتیں آتی رہیں (۱۴۷) خداوندا ہماری غلطی کی وجہ سے ہمیں شکست ملی ہے۔ (۱۴۸) اللہ تعالیٰ نے انھیں دنیا میں اعلیٰ عزت عطا فرمائی اور آخرت کی سرفرازی سے بھی ممتاز فرمایا۔

## ربط بین الرکوعین (١٥، ١٦)

ماقبل میں غزوہ احد کا بیان تھا اور اس میں کفار کی اتباع پر مؤمنین کو تنبیہ اور ماقبل کی طرح واقعہ احد کا بیان ہے۔

## خلاصہ رکوع ١٦ :

احد کی شکست تمہاری فشل، تنازع اور عصیان رسول کا نتیجہ ہے۔ ماخذ آیت (۱۵۲)

### ربط آیات:

(۱۴۹) اگر تم نے کفار کی اطاعت کی تو تمہیں مرتد بنا دیں گے غزوۂ احد میں تم منافقین کے خیالات سے متاثر ہوئے جو دل میں کافر اور اسلام کے دشمن ہیں۔ (۱۵۰) چونکہ اللہ تعالیٰ تمہارا مولیٰ ہے جب اس کے نام پر جان دینے کے لئے تیار ہو جاؤ گے تو پھر دنیا کی کوئی طاقت تمہارا مقابلہ نہیں کر سکے گی۔ (۱۵۱) اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ وہ مدد ہے جو اسباب سے پیدا نہیں ہو سکتی۔ (۱۵۲) اللہ تعالیٰ نے تو غزوۂ احد میں بھی اپنا وعدہ پورا کر دیا تھا لیکن تمہاری اپنی غلطیوں کی وجہ سے فتح ہوتے ہوتے شکست

ہوگئی۔(۱۵۳) تم خود ہی میدان چھوڑ کر بھاگ نکلے۔(۱۵۴) جو صحابہ کرام میدان میں کھڑے رہے ان پر اطمینان قلب کے باعث نیند غالب آرہی تھی۔اور ایک جماعت بدظن ہو کر بھاگ نکلی تھی۔(۱۵۵) غزوۂ احد کے دن بھاگنا اپنی غلطیوں کے سبب سے تھا(ولقد عفا اللہ عنھم) چونکہ یہ پہلی غلطی تھی اس لئے معاف کردی گئی۔

الحاصل: آئندہ مسلمانوں کے شیرازہ منتشرہ کو وہی شخص متحد کر سکے گا جس میں صفات محمدیہ کا رنگ پایا جائے۔

## ربط بین الرکوعین(۱۶،۱۷)

ماقبل میں جہاد اور مؤمنین کے تسکین قلوب کا بیان تھا اور اس میں بھی وہی بیان ہے۔

## خلاصہ رکوع ۱۷ :

آپ نے شیرازہ منتشرہ کو کن خوبیوں سے جمع فرمایا۔ ہزیمت احد فتح بدر کا تمتہ ہے۔ ماخذ آیت(۱۵۹۔۱۶۵)

**ربط آیات:**

(۱۵۶) مخلص مومنوں سے کہا جاتا ہے کہ تمہیں منافقین کیطرح (لو کان لنا من الامر شیء) یا اور قسم کے فقرے نہیں کہنے چاہیئے۔تمہارا شہنشاہ حقیقی عز اسمہ وجل مجدہ تمھیں اس حالت میں بھی اپنی روحانی قوتوں کی امداد سے زندہ رکھ سکتا ہے جس وقت تمام جسمانی قوتیں امداد دینے سے عاجز آجائیں(۱۵۷) حالانکہ جو شخص کسی دینی خدمت کے لئے نکلا اور وہاں مرگیا تو اس کا مرنا سب گزشتہ گناہوں کا جبر ہوگا۔اور اگر وہ کام پورا ہونے سے پہلے بھی فوت ہوگیا ہے تو بھی اس کا عمدہ بدلہ اور تنخواہ بند نہیں ہوگی۔(۱۵۸) اگر بالفرض تم سفر نہ کرو اور میدان میں نہ جاؤ تو بھی ضرور مروگے اور حساب کتاب دوگے۔جب یہ باتیں ضروری ہیں تو پھر انسان اچھے کام میں کیوں نہ مرے۔(۱۵۹) آپ ان کی حالات کو پورا جانتے تھے کہ ترقی تدریجاً ہی ہوا کرتی ہے اس لئے آپ نے اس پر شفقت کی اور نہایت ہی رحم سے پیش آئے اور قرآن شریف میں آپ کی نرمی کا محض اس لئے اعلان ہوا ہے کہ آیندہ کوئی شخص ان صحابہ کرام پر لب کشائی نہ کرسکیں۔واللہ اعلم (فاذا عزمت) اس فیصلہ کو توڑنے والی دنیا میں کوئی قوت پیدا ہو ہی نہیں سکتی۔(۱۶۰) جو لوگ اپنی صحیح رائے قائم رکھنے میں پوری ہمت صرف کرتے ہیں اور اس کے بعد پوری ہمت سے کام کرتے ہیں خداتعالیٰ ان لوگوں کی مدد کرتا ہے۔(۱۶۱) گزشتہ آیت میں احد کا واقعہ مذکور تھا کہ اس میں حضور نے مسلمانوں کی بکھری ہوئی قوت کو کس طرح جمع کیا۔اب یہ سوال وارد ہوسکتا تھا کہ آیندہ اس کام کے کرنیوالے کس قسم کے آدمی ہونگے لہذا بتلایا گیا کہ جو لوگ رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کی اس صفت کا اپنے آپ کو نمونہ بنا

لیں گے وہ خیانت نہیں کرینگے اور کوئی چیز مسلمانوں سے چھپا کر اپنے لئے خاص نہیں کرینگے اس قسم کے آدمی آپ کے نائب ہو نگے۔ (۱۶۲) فقط وہی شخص اسلامی خدمت کے قابل ہے جو قانون الٰہی پورا کرنے کے لئے اپنے مقاصد کو موخر کرسکتا ہے (۱۶۳) "من اتبع رضوان اللہ اور من باء بسخط من اللہ" والوں کے بے انتہا مدارج نکل سکتے ہیں۔ چونکہ یہ دو نوں جنسیں برابر نہیں ہیں اس لئے نیابت نبوی کے لئے من اتبع رضوان اللہ والوں میں سے آدمی ہونا چاہیئے۔ (۱۶۴) رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کو اس فرض کو انجام دینے کیلئے بھیجا گیا ہے لہٰذا اس کسوٹی پر آئندہ آپ کے سچے متبعین کو پرکھ لیا جاوے گا (۱۶۵) بدر کے قیدیوں میں آپ کو تخیر دی گئی تھی۔ کہ یا تو انہیں قتل کردو یا فدیہ لے کر چھوڑ دو۔ لیکن دوسری صورت میں تمہارے ستر (۷۰) آدمی آئندہ ضرور شہید ہونگے۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ سے بدر کے فیصلے کے حق میں یہ جملہ مذکور ہے کہ اب ہمیں روپے کی ضرورت ہے لہٰذا فدیہ لینے سے اولاً روپے کی ضرورت پوری ہو جائیگی۔ ثانیہ آئندہ جو جو ہمارے ستر آدمی قتل ہونگے وہ شہید ہونگے۔ لہٰذا یہ احد کی شکست بدر کی فتح کا تتمہ ہے۔ اور یہ تکلیف مسلمانوں نے اپنے ہی فیصلہ پر خود منظور کر لی تھی۔ (۱۶۶) یہ تکلیف اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہوئی۔ (۱۶۷) اور اس میں ایک فائدہ یہ بھی ہوا کہ مومن اور منافق کی تمیز ہوگئی (۱۶۸) منافق محض خود ہی جنگ میں نہیں گئے بلکہ مسلمانوں کو پھسلانے کی سعی کرتے رہے۔ (۱۶۹) جو لوگ شہید ہوگئے وہ اسی طرح اللہ تعالیٰ کی نعمتوں سے نفع اٹھا رہے ہیں جس طرح زندگی میں انسان نعمتوں سے متمتع ہوتا ہے۔ (۱۷۰) اس شہادت کی بنا پر اللہ تعالیٰ نے جو ان پر فضل کیا ہوا ہے وہ اس میں بڑے خوش ہیں۔ (۱۷۱) ان کو اللہ تعالیٰ کی نعمت اور فضل پر ناز تو ہے علاوہ اسکے یہ بھی معلوم کر چکے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ایمان داروں کا اجر ضائع نہیں کرتا۔

## ربط بین الرکوعین (۱۷، ۱۸)

ماقبل میں غزوہ احد میں ان کی ناکامی کا بیان تھا اور اس میں کامیابی کے اسباب کا بیان ہے۔

## خلاصہ رکوع ۱۸ :

بدر صغریٰ کی کامیابی کا باعث۔ ماخذ آیت (۱۷۳)

## ربط آیات:

(۱۷۲) پہلے منافقین کے خیالات کا اظہار ہو چکا ہے اس کے بعد مومنین کو سمجھا دیا گیا ہے کہ یہ موت نہیں بلکہ زندگی ہے اب آئندہ سمجھایا جاتا ہے کہ میدان جنگ میں خواہ مخواہ موت نہیں ہے۔ یہ واقعہ بدر صغریٰ کی طرف اشارہ ہے۔ جو جنگ احد سے

ایک سال بعد پیش آیا۔ ابوسفیان احد میں کہہ گیا تھا کہ آیندہ سال ہماری جنگ بدر کے میدان میں ہوگی چنانچہ آیندہ سال مسلمان بغرض دفاع بدر میں جمع ہوئے۔ لیکن کفار نہ آئے۔ وہاں ایک میلہ تھا۔ صحابہ کرام نے خوب تجارت کی اور نفع اٹھا کر واپس آئے۔ (۱۷۳) کفار نے یہ غلط خبر دانستہ مشہور کرائی تھی۔ (۱۷۴) تجارت سے خوب نفع کما کر واپس آئے۔ (۱۷۵) یہ شیطان کی اطلاعات تھیں جو اپنے دوستوں سے مسلمانوں کو ڈرانا چاہتا تھا۔ (۱۷۶) تبلیغ صحیح ہونے کے بعد بھی جو لوگ کفر کی طرف جا رہے ہیں ان کا غم نہ کھایا کیجئے۔ جملہ معترضہ: یہاں سے اخیر سورۃ تک دو مسئلے حل ہونگے پہلا مسئلہ یہ کہ عیسائی یہود کی ایک اصلاح شدہ جماعت ہے اور یہود کی متعدد خرابیاں عیسائیوں نے چھوڑ دی تھیں۔ جن سے مسلمانوں کو لازماً پرہیز کرنی چاہیے۔ ورنہ وہ عیسائیوں کو ہدایت نہیں کر سکیں گے۔ دوم یہ کہ انہیں ان تمام عادات واطوار سے مزین ہونا چاہیئے۔ جو عیسائیوں کے اعلیٰ طبقے میں پیدا ہوگئی تھیں اسی حالت میں مسلمان اس قابل ہوں گے کہ عیسائیوں کی حکومت انہیں دی جائے۔ (۱۷۷) اس گمراہی کا برا اثر انہی پر پڑیگا۔ (۱۷۸) یہ لوگ دنیا میں بھی ذلیل ہو کر رہیں گے۔ اور یہ اس قانون کے ترک کرنے کا لازمی نتیجہ ہے کیونکہ دنیا میں محکوم ہو کر رہنا انتہا درجہ کی ذلت ہے۔ (۱۷۹) یہود کی قبیح رسموں سے بچنے کے لئے ان کی قبیح اور محمود رسموں میں تمیز کرنا ضروری ہے اس لئے اب ان کی قبیح رسموں کا ذکر آئے گا (حتی یمیز الخبیث) چونکہ صحابہ کرام آئندہ ساری دنیا کے لئے نمونہ بننے والے ہیں اس لئے ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ ان میں سے منافقین کی جماعت کو علیحدہ کر دے اور ان لوگوں کے عادات واطوار دیکھ کر ان سے پرہیز کی جائے لیکن یہ تمیز ہر ادنیٰ واعلیٰ کو نہیں ملے گی۔ (۱۸۰) دنیا میں جس قدر آدمی کما کر جمع کرے وہ مال بالآخر اللہ تعالیٰ کے قبضے میں آجاتا ہے اس لئے آدمی خود کیوں نہ دے۔

## ربط بین الرکوعین (۱۸، ۱۹)

ماقبل میں بخل، کافرین اور منکرین کی مذمت کا بیان تھا اور اس میں بھی اسی بخل اور اس کے برے قول کا بیان ہے۔

## خلاصہ رکوع ۱۹ :

تذکرہ امراض یہود جن سے مسلمانوں کو احتراز لازمی ہے بخل و کتمان حق

ماخذ آیت (۱) ۱۸۱، (۲) ۱۸۷۔

**ربط آیات:**

(۱۸۱) چونکہ طبیعت انسانی میں بخل موجود ہے اس لئے اللہ تعالیٰ کے نام پر مانگا جائے تو بہانے بناتے ہیں اور اسی پر جان کو

قیاس کر لیجئے۔(۱۸۲) یہ سزا یہود کے اعمال کا نتیجہ ہے۔(۱۸۳) اس آیت میں یہود کی اور خرابی کا ذکر ہے یعنی وہ رسول کے احکام کی تعمیل سے بچنے کے لئے بہانے تراشتے ہیں۔ (۱۸۴) تکذیب رسل پرانا مرض ہے لہذا آپ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کبیدہ خاطر نہ ہوں۔ بیّنٰت سے مراد وہ احکام ہیں جو واضح ترین ہوں جن کو فطرت سلیمہ والا ادنیٰ سے ادنیٰ آدمی بھی بآسانی مان سکے زبر مراد کتاب کے چھوٹے چھوٹے حصے ہیں جس طرح قرآن حکیم کی چھوٹی چھوٹی سورتیں اور کتاب منیر سے مراد بڑی کتابیں ہیں۔(۱۸۵) دوزخ سے بچنا چونکہ ضروری ہے اس لئے ان اعمال کی ضرور پابندی کرنی چاہیئے۔ (۱۸۶) اگر مسلمانوں نے آنحضرت ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) اور صحابہ کرامؓ کے طرز عمل کو مستحکم رکھا اور جو طریقہ حضور ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) نے یہود کی خباثتوں سے بچنے کا اختیار کیا تھا اس پر مستحکم رہے تو یہ عزم الامور ہوگا۔(۱۸۷) اس آیت میں یہود کے مرض کتمان علم کا ذکر ہے۔ (۱۸۸) یہود اپنی ان حرکات پر خوش نہ ہوں ان کے لئے دردناک عذاب تیار ہے۔(۱۸۹) اگر یہ لوگ بخل اور کتمان حق سے تائب نہیں ہوں گے تو اللہ تعالیٰ اس کام کے لئے اپنے ملک اور بادشاہی میں اور آدمی مامور کر دے گا۔

## ربط بین الرکوعین (۱۹، ۲۰)

پہلے رکوع میں مضمون توحید یعنی "ولله ملك السمٰوٰت الارض ۔الخ" کا ذکر ہے اور اس رکوع کے شروع میں بھی اسی طرح مضمون توحید اور اس کے دلائل کا بیان ہے۔ واللہ اعلم۔

## خلاصہ رکوع ۲۰ :

نصاریٰ کی پاکیزہ خصائل کی تعمیم۔ ماخذ آیت (۱۹۹)

### ربط آیات:

(۱۹۰) اس سے پہلے ایک بیکار جماعت کا ذکر تھا۔ اسے کام کرنے کی توفیق نہ تھی۔ اور کام کے بغیر ہی وہ مدح کی خواہش مند تھی۔ اس رکوع میں ایک خدا پرست جماعت کا ذکر ہے جس کیلئے ہر چیز کارآمد ہے۔ اور وہ ہر چیز سے عبرت حاصل کرتی ہے۔ (۱۹۱) جو ہر حالت میں ذکر الٰہی میں شاغل رہتے ہیں (ربنا ما خلقت هذا باطلاً) جب وہ زمین و آسمان کی پیدائش میں پہلے غور کر چکے ہیں کہ جو چیز جس مقصد کیلئے پیدا کی گئی ہے اگر وہ اس درجہ سے گر جائے تو پھر اس مقصد کو پورا نہیں کر سکتی۔ اسی طرح انسان جس مقصد کے لئے پیدا کیا گیا تھا اس سے تنزل کر آئے تو کیا پھر بھی وہ راحت جس کا اعلیٰ نمونہ جنت ہے اس میں

پہنچ سکتا ہے ہرگز نہیں بلکہ اگر ایسا ہو جائے تو معلوم ہوگا۔ کہ دنیا کو اس خاص نظام کا پابند بنانا ہی فضول ہوگا۔(۱۹۲) جس شخص نے اپنے فرائض میں کوتاہی کی اس کو حد درجہ کی تکلیف یعنی جہنم سے کوئی چیز بچا ہی نہیں سکتی۔(۱۹۳) ہم نے تیری منادی دینے والے کو سنا اور اس کا کہا مان لیا۔ اب فرائض کے پورا کرنے میں اگر ہم سے کوئی غلطی ہو جائے تو چونکہ وہ نادانستہ ہوگی اس لئے معاف ہو (مغفرۃ) غلطی پر موخذہ نہ ہو (یکفر) غلطی کا جبر ہو جائے۔(۱۹۴) جو میرے کام میں لگے میں اسے دین دنیا میں ہر قسم کی امداد دوں گا۔(۱۹۵) کسی شخص کا اجر ضائع نہیں ہوگا۔ چونکہ تم بھی نیکوکاروں کے بھائی ہو لہٰذا جو برتاؤ میرا ان کے ساتھ رہا ہے وہی تمہارے ساتھ ہوگا اور تم پر برکات نازل ہوں گی (حسن الثواب) یہ پورا خاکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواریین اور صحابہ کرام کا ہے جب تم ایسے بن گئے۔ پھر تمہارے سامنے عیسائیوں کی سلطنتیں منقاد ہو سکیں گی۔(۱۹۶) تمھیں یہ خیال پیدا نہ ہو کہ ان کے ہاں پورے ساز و سامان موجود ہے اور تمھارے ہاں نہیں۔(۱۹۷) یہ حقیر سامان جب انہیں مل چکا ہے تو کیا تمھیں نہیں ملے گا۔(۱۹۸) دنیا کے اسباب بھی تمھارے لئے میسر ہوں گے علاوہ اس کے آخرت کی نعمتیں تو متقین کے لئے مخصوص ہو چکی ہے۔(۱۹۹) اہل کتاب میں ان خوبیوں کے حامل بعض آدمی موجود ہیں اگر مسلمانوں میں بھی بعض عی رہے تو ان کو ترجیح ناممکن ہوگی۔ اگر یہ بلحاظ اعلان (قل اللھم ما لک الملک تو تی الملک من تشاء ) یہ چاہتے ہیں کہ ہمیں اللہ تعالیٰ سرفراز فرمائے اور عیسائیوں پر غالب کرے تو انھیں چاہیئے کہ اس قسم کے اوصاف حمیدہ والے ان میں اکثر پائے جائیں تا کہ اللہ تعالیٰ ان کو ترجیح دے (سریع الحساب) ہر عمل کی جزا فوراً شروع ہو جاتی ہے ہاں ایک جزا کا نتیجہ فوراً نکل آتا ہے۔ دوسری کا نتیجہ سال کے بعد نکلے گا۔ تیسری کا دس سال بعد اور سب جزاؤں کے نتائج قیامت کے دن پورے ظاہر ہوں گے۔(۲۰۰) اے ایمان والوں اپنے فرض پر مر مٹو دوسروں کو مٹنے پر تیار کرو۔ دشمنوں کی گھات میں لگے رہو اور خدا تعالیٰ سے تعلق درست رکھو۔ تا کہ تم ہر مصیبت میں نجات پاسکو۔









# سورة النساء

## سورة النساء مدنية، نزلت بعد سورة الممتحنة

### سورۃ النساء کا سورۃ آل عمران سے ربط:

سورۃ النساء کا ماقبل سے ربط یہ ہے کہ سورۃ آل عمران کے آخر میں ہے" واتقوا اللّٰہ لعلکم تفلحون۔" اور یہاں سورۃ النساء کی ابتداء میں" یاایھا الناس اتقوا ربکم " ہے۔اس لئے کہ تقویٰ کی دو قسمیں ہیں۔ان میں سے ایک حقوق اللہ اور دوسری حقوق العباد ہے۔پس جس میں دونوں (صفات) آجائے تو وہ "مفلحین" میں سے ہے۔اللہ تعالیٰ ہمیں بھی توفیق دیں۔

### تسمیہ سورۃ النساء :-

(بسم اللّٰہ )المتجلی بجمعیتہ فی ا لنفس الوا حدۃ ( الرحمٰن) بخلق زوجھا وبث رجا لا ونسا ء منھما العما رۃ العا لم ( الرحیم ) بامر من التقویٰ فی رعا یۃ حقوقہٖ وحقوق خلقہٖ.

ترجمہ:اس اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو کہ ایک ہی نفس (آدمؑ) میں پورے کے پورے جلوہ نما ہے۔جس نے اس نفس کا جوڑا پیدا کر کے بہت عنایت فرمائی، پھر پھیلا دیئے مرد اور عورتیں ان صنفوں سے عالم انسانیت کی تعمیر ہے، ایسی ذات جس نے حقوق اللہ وحقوق العباد کی رعایت میں تقویٰ اور پرہیزگاری کا حکم دے کر بہت زیادہ رحم فرمایا۔

### وجہ تسمیہ سورت النساء:

ابتدا میں عورتوں کا ذکر آنے کی وجہ سے یہ سورت سورت النساء کہلاتی ہے اور اس لیے بھی کہ عورتوں کے متعلقہ احکام زیادہ تر اسی سورت میں نازل ہوئے ہیں۔یہ نازل شدہ احکام اس کے علاوہ سورتوں کے مقابلے میں بہت زیادہ ہیں۔قال تعالیٰ و خلق منھا زوجھا و بث منھما رجالاً کثیراً و نساء۔عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، خَطَبَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَذَكَرَ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَذَكَرَ أَبَا بَكْرٍ، ثُمَّ قَالَ :إِنِّي لَا أَدَعُ بَعْدِي شَيْئًا أَهَمَّ عِنْدِي مِنَ الْكَلَالَةِ، مَا رَاجَعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شَيْءٍ مَا رَاجَعْتُهُ فِي الْكَلَالَةِ، وَمَا أَغْلَظَ لِي فِي شَيْءٍ مَا أَغْلَظَ لِي فِيهِ، حَتَّى طَعَنَ بِإِصْبَعِهِ فِي صَدْرِي، وَقَالَ :يَا عُمَرُ، أَلَا تَكْفِيكَ آيَةُ الصَّيْفِ الَّتِي فِي آخِرِ سُورَةِ النِّسَاءِ، وَإِنِّي إِنْ أَعِشْ أَقْضِ فِيهَا بِقَضِيَّةٍ يَقْضِي بِهَا مَنْ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ، وَمَنْ لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ، (صحیح مسلم(6321/3)

عن عائشةؓ قالت: ما نزلت سورة البقرة و النساء الا و انا عنده. (بخاری، کتاب فضائل القران)

ترجمہ: حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں سورت بقرہ اور سورت نساء میں ہر سورت کے نزول کے وقت میں حضور ﷺ تسلیماً کثیراً کثیراً کے پاس موجود رہتی۔

## موضوع و خلاصہ سورۃ النساء

سورۃ النساء میں اصلاح عرب ہوگی اس میں دو باب آئیں گے۔(۱) تدبیر منزل۔(۲) سیاست مدینہ۔ اور تدبیر منزل کا باب دو فصلوں پر مشتمل ہے۔(۱) قانون اصلاح مال۔(۲) قانون اصلاح ازدواج۔ اصلاح ازدواج میں اصلاح اولاد خود بخود ہو جائے گی۔ اور اگر مال کی درآمد صحیح ہو جائے یعنی مال کو صحیح اور مشروع طریقہ سے حاصل کیا جائے تو خیر کا سنگ بنیاد قائم ہو جائے گا۔ ورنہ سنگ بنیاد ہی میں کجی اور خرابی آجائے گی کیونکہ جس کا لقمہ حرام ہے نہ اس کے قلب میں نور ہوگا نہ اس کے کام میں برکت ہوگی نہ اس کی عبادت درجہ قبول پائے گی۔ اور نہ دعا مستجاب ہوگی سب نحوستیں جمع ہوں گی اور قلب مسخ ہوتا جائے گا پھر اولاد بھی اسی طرح ہوگی غرض ان خرابیوں کا اختتام مشکل ہوگا۔

### فضیلت سورۃ النساء:

عن عبد اللّٰه بن مسعودؓ قال: قال لی النبی ﷺ: اقرأ علیّ، قلت: یا رسول الله اقرأ علیك وعلیك أنزل؟ قال: نعم فقرات سورت النساء حتی أتیت الی هذه الایة: (فکیف اذا جئنا من کل امة بشهید وجئنا بك علی هؤلآء شهیدا) قال: حسبك الآن فالتفت الیه فاذا عیناه تذرفان.

(أخرجه البخاری، کتاب فضائل القرآن: ۲/۷۵۵)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) نے مجھ سے فرمایا: "میرے سامنے قرآن کی تلاوت کرو" (تاکہ میں سنو) میں نے عرض کیا اے رسول اللہ! میں آپ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) پر قرآن پڑھو، حالانکہ وہ تو آپ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) پر نازل ہوا ہے۔ آپ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) نے فرمایا "ہاں پڑھو"۔ پس میں نے سورۃ النساء پڑھنا شروع کیا۔ یہاں تک کہ میں اس آیت تک پہنچا۔(فکیف اذا۔۔۔۔۔الی الایۃ) آپ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) نے فرمایا "بس کافی ہے" میں حضور ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کی طرف متوجہ ہوا تو آپ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کی آنکھیں مبارک بہہ رہی تھیں۔

خواب میں سورۃ النساء دیکھنے کی تعبیر:

حضرت ابن سیرینؒ نے فرمایا ہے۔اگر دیکھے کہ سورۃ النساء پڑھتا ہے۔دلیل ہے کہ وراثت پائے گا۔اور اس کے خویش اور اہل بیت زیادہ ہوں گے۔ (تعبیر الرؤیا:۳۴۹)

ترتیب جمعی (4) ترتیب نزولی (92) آیات (176) رکوعات (24) کلمات (3940) حروف (16030) زبر (5030) زیر (2225) پیش (1850) دوزبر (410) دوزیر (81) دوپیش (76) کھڑا زبر (583) کھڑی زیر (44) الٹا پیش (36) جزم (2603) شد (1296) مد (217)

## خلاصہ رکوع ۱ :

درآمد مال ناجائز کی روک تھام۔ماخذ آیت (۲۔۶)

### ربط آیات:

(۱) اے لوگوں! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اس کے قانون کو نہ توڑو۔قانون کی دو قسمیں ہیں۔ایک تکوینی یعنی طبعی دوسرا عقلی جو کہ نبی کی تعلیم سے حاصل ہوتا ہے یہاں تکوینی تعلیم کا توڑنا مراد ہے کہ تم فطری قانون کو نہ توڑو اس کی پابندی سے تمہیں جلد رفعت وعروج ہوگا (علیکم رقیبا) قطع رحم کرنے میں اگر واقعی کوئی عذر ہے تو اس کو بھی اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے اور اگر ویسے ہی جھوٹے عذر بنا رکھے ہیں اور لوگوں میں سچا بننا چاہتے ہو تو وہ بھی عالم السرائر سے مخفی نہیں۔(۲) پہلا حکم رشتہ داروں کے ملاپ کا تھا اس کے بعد انسان کو کام کرنے کے لئے روپے کی ضرورت پیش آتی ہے اور طبعاً پہلے پہل جو مال ہاتھ آتا ہے وہ عموماً وراثت کا ہوتا ہے اس لئے پہلے یہی حکم ہوا کہ یتیموں پر ظلم نہ کرنا تاکہ تمھارے گھر میں ناجائز مال کی درآمد نہ ہو۔(۳) یتیم لڑکی کے مال ہضم کرنے کی یہ تدبیر اختیار نہ کرو کہ اس سے نکاح کرلو پھر اس کے حصے کا سارا مال کھا جاؤ۔(۴) دوسرا جن عورتوں سے نکاح کرو ان پر بھی ظلم نہ کرو ان کے مقرر کردہ مہر کھا نہ جاؤ۔بلکہ خوشی سے دے دو۔(۵) یتیم کے مال کی حفاظت منظور رہے نہ تم بچا لے جاؤ اور نہ اس کو ضائع کرنے کے لئے دو جب تک وہ کاروبار سنبھالنے کے قابل نہ ہو جائے اسے روٹی کپڑا دے کر تسلی دیئے جاؤ۔(۶) جب یتیم جوان ہو جائے۔اور کاروبار سنبھال سکے تو گواہوں کے روبرو اسے مال سپرد کرو حقیقی حساب وکتاب تو اللہ تعالیٰ ہی لے گا۔(۷) میت کے مال کے وارث مرد بھی ہیں اور عورتیں بھی۔(۸) تقسیم مال کے وقت اگر مسکین یتیم یا جو لوگ رشتی داروں میں سے آئیں جن کو حصہ نہیں مل سکتا تو کوئی چیز تھوڑی سی ان کو بھی علی الحساب دے دو پھر بانٹ لینا۔(۹) اس قانون میں جو دقت تمہیں محسوس ہوتی ہے اسے یوں حل کرلو کہ اگر تم مرتے اور اولاد ضعیف چھوڑتے تو

تمہاری طبیعت کیا چاہتی۔ تمھاری اولاد کھائے یا دوسروں کو بانٹ دیا جائے۔ (۱۰) یتیم کا مال ناحق کھانے سے یہ نتائج نکلیں گے۔

## ربط بین الرکوعین (۲،۳)

ماقبل میں میراث کے احکام اور یتیموں کے مال کی اصلاح کا بیان تھا اور اس میں اموال اور نفسوں کی اصلاح کا بیان ہے۔

## خلاصہ رکوع ۲ :

درآمد مال کا صحیح قانون۔ ماخذ آیت (۱۱۔۱۲)

### ربط آیات:

(۱۱۔۱۲۔۱۳۔۱۴) مال میراث میں سے درآمد صحیح کا قانون اگر خداداد معین حصہ لے لو تو پھر جائز ہے اگر اس قانون کی عزت کرو گے تو عزت پاؤ گے اور اگر بے حرمتی کرو گے تو ذلیل کئے جاؤ گے۔

## خلاصہ رکوع ۳ :

قانون اصلاح معائب ازواج اور مدارج معائب۔ ماخذ آیت (۱۵ تا ۲۱)

### ربط آیات:

(۱۵) یہاں سے قانون اصلاح ازواج شروع ہوتا ہے عورت اگر اتنے درجے کی بے حیا ہوگئی ہے کہ وہ ایسے موقع پر روسیاہی کر رہی ہے جہاں چار آدمی اپنی آنکھوں سے دیکھ سکتے ہیں اس کی سزا اس آیت میں ہے کہ اسے ساری عمر قید رکھو جب تک اللہ تعالیٰ کوئی دوسرا حکم دے دوسرا حکم اللہ تعالیٰ نے سورۂ نور میں دیا۔ اب غیر شادی شدہ کی سزا یہی ہے کہ اس کو سو (۱۰۰) دُرّے لگو لئے جائیں اور ایک سال خارج البلد کیا جائے یعنی وہ ایک سال تک اس شہر میں نہ آنے پائے۔ جب ثیب زنا کرے تو اس کی سزا سو تازیانے اور رجم دونوں ہیں لیکن جب اس کی جان لینا مقصود ہو تو حاکم کو حق حاصل ہے کہ چھوٹی سزا کو معاف کر دے۔ رجم کا حکم صحیح مسلم شریف میں عبادہ بن الصامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت سے مروی ہے۔ قرآن شریف میں مذکور نہیں۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا تھا کہ اگر لوگ یوں نہ کہتے کہ عمرؓ نے قرآن شریف میں زیادتی کر دی ہے۔ تو میں رجم کی آیت کو قرآن شریف میں بڑھا دیتا۔ اس سے معلوم ہوا کہ رجم کا جملہ دراصل قرآن شریف کی شرح میں تھا۔ لیکن حضرت عمرؓ اس کو اس قدر لازمی اور ضروری خیال کرتے تھے کہ اگر انہیں تحریف کا خطرہ نہ ہوتا تو قرآن شریف میں لکھ دیتے۔ تاکہ آئندہ مسلمان حکم

اس کو چھوڑ نہ سکیں۔(۱۶) عام مفسرین حضرات نے اس آیت کا مطلب زنا ہی قرار دیا ہے اور حضرت شاہ صاحب بھی زنا ہی مراد لیتے ہیں۔ لیکن بعض بزرگوں نے اس آیت کو دو مردوں کی باہمی بدکاری پر بھی محمول کیا ہے۔(۱۷) توبہ کی توفیق کی بہترین صورت یہ ہے کہ مغلوب الہوی ہو کر کوئی غلطی اگر صادر ہو گئی تو اس کے بعد فوراً طبیعت میں ندامت پیدا ہو گئی اور باز آ گئے۔
(۱۸) توبہ کا یہ طریقہ نہیں ہے کہ ساری عمر دانستہ گناہوں پر اصرار کرتے رہے جب موت کا یقین ہو جائے اور دم سینہ میں آ کر ہچکیاں لینے لگے جب توبہ کریں ایسی توبہ قبول نہ ہو گی اور مرنے کے بعد بھی توبہ قبول نہ ہو گی۔(۱۹) عورت کی غلطی کا دوسرا درجہ یہ ہے کہ مدعی عدالت میں چار گواہ پیش نہیں کر سکتا لیکن اس کی بے حیائی کنبہ والوں کے ہاں بالکل ظاہر ہے ایسی حالت میں رجم نہ ہو گا ایسی حالت میں عورت سے ہرجانہ کے طور پر کچھ وصول کر کے طلاق دے دے تو جائز ہو گا۔(۲۰) عورت کی غلطی کا تیسرا درجہ یہ ہے کہ فقط مرد کو جرم معلوم ہے کنبہ والوں کے ہاں بھی ثبوت کی کوئی بین دلیل نہیں ہے اور اس عیب کو ظاہر کر کے مرد ثبوت میں کوئی قوی دلیل پیش نہیں کر سکتا البتہ اپنے دل میں نفرت کر چکا ہے ایسی حالت میں کوئی چیز ہرجانہ کے طور پر بھی وصول نہیں کرنی چاہیے۔(۲۱) خواہ مخواہ بہتان لگا کر مال لینا تو جائز نہیں ہے۔(۲۲) اس آیت سے چوتھے رکوع کے آخیر تک وہ طرز معاشرت سکھایا گیا ہے جس سے اخلاقی خرابیاں حتی الوسع پیدا ہی نہ ہو سکیں۔

## ربط بین الرکوعین (۳،۴)

ما قبل میں محرمات کا بیان تھا اور اس میں بھی محرمات کا بیان ہے۔

## خلاصہ رکوع ۴ :

ایسا طرز معاشرت جس سے اخلاقی خرابیاں پیدا ہی نہ ہوں۔ ماخذ آیت (۲۳-۲۴)

**ربط آیات:**

(۲۳) جن عورتوں اور مردوں کا ملنا معاشرت میں ناگزیر ہے ان کا نکاح آپس میں حرام کر دیا گیا ہے تاکہ بلحاظ قاعدہ الباس اخذی الراغبین بدمستی پیدا ہی نہ ہونے پائے۔(۲۴) محصنت سے بھی نکاح حرام کر دیا گیا۔(۲۵) حرہ کے نکاح کی توفیق نہیں ہے تو لونڈی سے نکاح کر لے۔ جملہ معترضہ: اگر اس ضابطہ کی پوری پابندی کی جائے تو بداخلاقی کا قطعی انسداد ہو جائے گا۔ جملہ معترضہ: (قانون تدبیر) منزل ختم ہو گیا ہے۔ قانون اصلاح معاملات قانون تدبیر منزل کا تتمہ ہے۔

## ربط بین الرکوعین (۴،۵)

ما قبل میں تمدن اور معاشرے کا بیان تھا اور اس میں تمدن اور معاشرے کے اطمینان کا بیان ہے۔

## خلاصہ رکوع ۵:

قانون اصلاح معاملات۔ ماخذ آیت (۲۹)

## ربط آیات:

(۲۶) اس آیت کی ابتداء سے لے کر خلق الانسان ضعیفا تک ماقبل کے مضمون کا تمہ ہے۔ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ تمہیں پورا قانون سمجھا دے۔ اور گزشتہ لوگوں کے طریقے سے پورا واقف کر دے۔ (۲۷) جو لوگ شہوات کے پیرو ہیں وہ کہتے ہیں کہ بھائی اس قانون کے ماننے سے فلاں فلاں جگہ دقت پیش آئے گی لہذا اس قانون کو سرے سے نا قابل عمل قرار دیا جائے۔ (۲۸) نکاح کے قوانین کی یقین میں اللہ تعالیٰ تم پر تخفیف کا ارادہ رکھتا ہے (خلق الانسان ضعیفاً) انسان پر رحمت الٰہی یہی ہے کہ اسے آسان سے آسان قانون دیا جائے لیکن بعد کو انسان اپنے نقص عقل اور ضعف کی وجہ سے غلط راستہ گھڑ لیتا ہے۔ مثلاً بعض لوگ طلاق کو ناپسند کرتے ہیں۔ (۲۹) مسلمانوں دوسروں کا مال سوائے اس کی رضا اور تبادلہ کے نہ کھاؤ ورنہ اکل بالباطل ہوگا۔ (ولا تقتلوا انفسکم) باہمی رضا مندی سے لین دین کرنا ہی حقیقۃً تجارت ہے اس کے سوائے ہر شخص کے لئے دو راستے ہیں۔ یہ کہ کسی کی رضا مندی کے بغیر اس کا مال ہضم کر لیا جائے دوسرا یہ کہ لین دین کا مسئلہ ہی بند کر دیا جائے۔ معاملات میں جبر و اکراہ کا دروازہ کھولنا بھی موجب ہلاکت ہے لہذا اسے قتل نفس کہنا بالکل بجا ہے اور قوم سے لین دین کے تعلقات منقطع کر لینا بھی قتل نفس کے برابر ہے اس لئے کہ اس طرح قوم کی ترقی بالکل رک جاتی ہے۔ (۳۰) عدوان سے مراد زیادتی کرنا اور ظلم سے مراد کمی کرنا ہے جو شخص اس قانون کے خلاف زیادتی کرنے لگے یا ظلم کرے اس کو اللہ تعالیٰ دوزخ میں بھیجے گا۔ (۳۱) معاملات میں جو تکلیف پیدا ہوتی ہے اس کے متعلق اللہ تعالیٰ کا فیصلہ یہ ہے کہ بڑے گناہوں سے اجتناب کیا جائے چھوٹے گناہ اللہ تعالیٰ خود معاف کر دے گا (وندخلکم مدخلاً کریما) تمہارے چھوٹے گناہ معاف کر کے تمہیں عزت کے اسی دروازے سے داخل کریں گے۔ جس دروازے سے قومیں ترقی کرنے کے وقت داخل ہوتی رہی ہیں۔ چھوٹے کاموں پر زور دینا تعمق ہے۔ اور قوم اس سے تباہ ہو جاتی ہے۔ (۳۲) اب یہ بیان ہوگا کہ مقابلہ کرنے میں فطری قانون کو نہ توڑا جائے۔ مرد اور عورت اپنے اپنے دائروں میں رہ کر ترقی کریں۔ (۳۳) بعض اوقات ایسا پایا گیا ہے کہ کسی آدمی کو اپنے کنبے میں ہم خیال نہیں ملتے تو وہ اور کنبوں میں اپنے ہم خیال پا کر دوستانہ تعلق قائم کر لیتا ہے۔ اور انہیں سے اپنے کام میں مدد لیتا ہے۔ اس لئے ابتداً وارثوں کو تو حق وراثت ملتا ہی تھا لیکن ایسے عزیز دوستوں کو بھی دیا جاتا تھا اب وہ تعیینی قانون نہیں رہا لیکن وصیت ثلث میں جائز رکھی گئی ہے۔ لہذا اس قسم کے احباب کو دلوانا چاہو تو ثلث مال میں سے دلوا سکتے ہو۔

## ربط بین الرکوعین (۵،۶)

ماقبل میں عورتوں کے احکام کا بیان تھا اور اس میں مردوں کے احکام اور ان کا عورتوں پر فضیلت کا بیان ہے۔

## خلاصہ رکوع ۶:

تقسیم مراتب زوجین اور فرض مشترک۔ ماخذ آیت (۳۴۔۳۶)

### ربط آیات:

(۳۴) اگر عورتیں مردوں سے علیحدہ رہیں تو انتظام قائم نہیں کرسکتیں اور دونوں کو اکٹھا رہنے کی صورت میں ایک کو حاکم بنانا ضروری ہے چونکہ مرد طبعاً حاکم ہے اس لئے کاموں کی تقسیم یوں کی جائے گی۔ کہ مشکل کام مرد انجام دیں، سہل اور آسان کام عورتوں کے سپرد کئے جائیں اگرچہ بعض عورتیں ہمت میں مردوں سے بھی بڑھی ہوئی نظر آئیں گی لیکن اس سے قانون میں تبدیلی نہیں ہوسکتی۔ (فالصلحت) شریف عورتیں مردوں کی فرمانبردار رہیگی۔ اور مردوں کی غیر حاضری میں ان کی عزت کو ملحوظ رکھیں گی اس حفاظت کرنے میں اللہ تعالیٰ انہیں پورا امداد دیگا۔ (والتی تخافون نشوزھن) شریف عورت میں جس قدر فطری خصائل ہوتے ہیں ان کا تذکرہ آچکا ہے جو عورت مرد کی اطاعت سے گھبرائے اور خود حاکم بننے چاہے تو یہ خلاف جبلت ہوگا۔ عورت کو اس خیال سے روک کر جبلت پر لانے کے لئے آئندہ قانون آتا ہے۔ (۳۵) مارنے پر بھی اگر اصلاح نہ ہو تو پھر یہ طریقہ اختیار کیا جائے۔ (۳۶) یہاں تک مرد اور عورت کے ملاپ کا طریقہ بیان ہو چکا۔ اب یہ ذکر ہوگا کہ مرد و عورت کے ملنے کے بعد ان کا مشترک مقصد کیا ہے وہ مقصد ایسا ہے کہ دونوں میں سے کوئی بھی تنہا اسے پورا نہیں کرسکتا اور جب دونوں کی توجہ ایک مقصد کی طرف ہوگی تو اختلافات بہت کم پیدا ہونگے اس مقصد کا پہلا کام یہ ہے کہ غیر اللہ کی عبادت نہ کرو (وبالوالدین احسانا) دوسرا اتحادی مقصد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے بعد جن لوگوں نے تمہاری تربیت کی ہے ان کی فرمانبرداری کرو (من کان مختالا فخوراً) چونکہ فخر اور خود پسندی کا مرض بہت ہی برا ہے اس لئے مذکورۃ الصدر احسانات فرض قرار دیئے گئے ہیں تاکہ انسان اپنے فرض کی ادائیگی میں مصروف رہے اور خود پسندی کی بیماری میں مبتلا نہ ہو۔ (۳۷) اب فخر کرنے کے برے نتائج بتلائے جاتے ہیں۔ (۳۸) خود پسندی کا یہ دوسرا برا نتیجہ ہے کہ جہاں خود پسندوں کی تعریف ہو وہاں تو ہزاروں روپے لٹانے کے لئے تیار ہوتے ہیں اور جہاں شرعاً صرف کرنا ضروری ہے وہاں صرف نہیں کرتے۔ (۳۹) اگر یہ اللہ تعالیٰ پر ایمان لاتے اور خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے خرچ کرتے کیا اللہ تعالیٰ کو اس کا علم نہیں ہوتا

۔ہاں اللہ تعالیٰ ان کے حالات سے پورا واقف ہے اس کے ہاں بھی انہیں عزت ملتی اور سرفراز کیے جاتے۔ (۴۰) اللہ تعالیٰ کسی کی نیکی کا اجر ضائع نہیں کیا کرتا بلکہ اسے بڑھاتا ہے۔ (۴۱۔۴۲) ہر قوم کا امام قوم کی پابندی قانون پر گواہ ہوگا۔

## ربط بین الرکوعین(٦،٧)

ماقبل میں مردوں، عورتوں اور جہاد کے احکام کا بیان تھا۔ اور اس میں نماز کے حکم کا بیان ہے۔ تا کہ عورتوں کی محبت مؤمن کو نماز سے غافل نہ کرے۔

## خلاصہ رکوع ۷:

۱۔ استحصال قانون الٰہی کے لئے تیقظ کی ضرورت۔ ۲۔ ترک تیقظ سے مسخ فطرت کا خطرہ۔ ۳۔ قانون الٰہی کو چھوڑ کر غیر اللہ کے قانون کو وہ درجہ دینا اس میں بھی ایک طرح کی شرک کی بو ہے۔ ماخذ (۱) آیت ۴۳۔ (۲) آیت ۴۷۔ (۳) آیت ۴۸۔

## ربط آیات:

(۴۳) مسلمانو نماز میں قرآن شریف سننے کے وقت دماغ ٹھیک کر کے آیا کرو غفلت کی حالت میں نہ آیا کرو معلوم ہوتا ہے کہ نماز میں تلاوت قرآن کرنا یا مقتدیوں کو سنانا مہتم بالشان امر ہے۔ اس لئے اقرا ھم لکتاب اللہ یا اعلمھم بکتاب کو امام بنانا ضروری ہے۔ بلکہ جتنی حالتیں بھی ایسی ہیں جن میں تمہارا دماغ مکدر ہوتا ہے۔ ان میں قرآن شریف سننے کے لئے نہ آؤ۔ ہاں اگر راہ گزرنے کی ضرورت ہے تو گزر سکتے ہو مثلاً مسجد میں سونے کی حالت میں غسل کی حاجت ہو جائے یا بعض حضرات کا خیال ہے کہ جس پر غسل واجب ہے وہ مسجد کے اندر جا کر کوئی چیز اٹھا کر لا سکتا ہے۔ (۴۴) اہل کتاب جس طرح اپنا قانون چھوڑے بیٹھے ہیں چاہتے ہیں کہ تم بھی قرآن حکیم پر عمل کرنا چھوڑ دو۔ (۴۵) اللہ تعالیٰ تمہارے ان دشمنوں کو خوب جانتا ہے (وکفی باللہ ولیا) چونکہ خدا تعالیٰ مسلمانوں کا مددگار ہے اس لئے سب کے سب دشمنوں کے بیچ میں نہ آئیں گے ۔ (۴۶) یعنی خود بھی ہدایت نہیں پاتے اور دوسروں کو بھی ہدایت نہیں پانے دیتے بلکہ چشمہ ہدایت کو گدلا کرنا چاہتے ہیں۔ (۴۷) اے اہل کتاب دین مبین اور سچی کتاب کی مخالفت چھوڑ دو (من قبل ان نطمس ) اس میں مسخ سیرت ہے (او نلعنھم ) اس میں مسخ صورت ہے حاصل یہ نکلا کہ اگر تم قرآن شریف کو چھوڑ دو گے تو پھر یا تو تم تنزل کو ترقی سمجھنے لگو گے اور یا تم میں انسانیت کی آثار ہی بالکل ناپید ہو جائیں گے۔ (۴۸) اہل کتاب کو تبلیغ کی جا رہی ہے کہ تم نے قانون الٰہی یعنی قرآن حکیم کو چھوڑ کر دوسرے قوانین خود ساختہ پر عمل کرنا مقصد قرار دے لیا ہے۔ یہ شرک کبھی معاف نہیں ہو سکتا۔ (۴۹) بعض لوگ اپنی

پاکی کا دعویٰ کرتے ہیں اگر تم اللہ تعالیٰ کے تجویز کردہ قانون (قرآن حکیم) پر عمل کرو۔ تو تمہیں اس عمل صالح کی برکت سے اللہ تعالیٰ پاک کر دے گا۔ (۵۰) اگر چہ وہ سمجھ چکے ہیں لیکن پھر بھی لوگوں سے متاثر ہو کر اس پرانے راستہ پر چلے جا رہے ہیں۔

## ربط بین الرکوعین (۷،۸)

ماقبل میں یہودی کی مذمت کا بیان تھا اور اس میں اھل کتاب کی مذمت کا بیان ہے۔

## خلاصہ رکوع ۸:

ترک تمسک بکتاب اللہ سے اتباع جبت و طاغوت کرنا پڑیگا اور اتباع جبت و طاغوت کا نتیجہ نزول لعنت الٰہی ہے۔ ماخذ آیت (۵۱،۵۲)۔

**ربط آیات:**

(۵۱) جب ان پر یہ چوٹ پڑی کہ اگر تم اس شرک کو چھوڑ دو تو اچھے بن جاؤ گے۔ ورنہ مشرک رہو گے تو انہوں نے محض ضد کی بنا پر مشرکین کی جماعت کو رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کی جماعت پر ترجیح دے دی اور کہنے لگے کہ بھائی یہ جماعت تو مشرکین عرب سے بھی بری ہے۔ (۵۲) پہلے تو اہل کتاب کی حالت یہ تھی کہ انہیں تمام حقائق کا علم تھا مگر ان کے عمل برے تھے اب انہوں نے علم کو بھی خیر باد کہہ دی ہے اور بالکل اندھے ہو گئے ہیں یہی وجہ ہے کہ وہ ایک موحد جماعت کو مشرکین سے برا جانتے تھے۔ اور یہ مغضوب علیہ ہونے کی علامت ہے۔ اس حالت کے بعد ان کی اصلاح ناممکن ہے اس لئے اب انہیں ذبح کر دینا چاہیے۔ جب افراد معدودہ کی یہ حالت ہو جائے تو پھر اس حصہ کو ضرور کاٹ دینا چاہیئے۔ ورنہ ساری قوم کو تباہ کر دیں گے ان پر لعنت الٰہی برستی ہے اور آئندہ کوئی نبی کوئی سمجھانے والا ان کے ہاں خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں آئیگا۔ جس وقت انسان کی اندرونی طاقت تباہ ہو جائے تو پھر کوئی بیرونی قوت امداد نہیں دے سکتی۔ بلکہ وہ آدمی ضرور موت کا لقمہ ہو جاتا ہے بعینہ یہی حالت ایمانی قوت کی ہے۔ (۵۳) کیا سلطنت میں کچھ ان کا بھی حصہ ہے کہ یہ اوروں کو ایک تل برابر بھی نہیں دیں گے۔ (۵۴) ان کو یاد رکھنا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ نے آل ابراہیم کو حکمۃ کتاب اور عظیم الشان بادشاہی دینے کا وعدہ کر رکھا ہے۔ اور یہ وعدہ ضرور پورا ہوگا۔ یعنی مسلمانوں کو قیصر و کسریٰ کی حکومت بھی ملے گی۔ (۵۵) بعض نے تو بات مان لی اور حسد سے باز آگئے اور بعض باز نہ آئے دوسری جماعت قابل لعنت ہوگی۔ (۵۶) مخالفت حق سے باز نہ آنے والوں کی یہ سزا ہے۔ (۵۷) اور جو باز آجائیں گے ان کے لئے یہ جزا ہے (۵۸) یہاں سے دوسرا باب یعنی سیاست مدینہ شروع ہوتی ہے۔

وقیل الخطاب فی قوله ان الله یامرکم الآیة لولاة امور المسلمین من الامراء والحکام وغیرهم ویدل علی ذلك سیاق الآیة و هو قوله واذا حکمتم بین الناس ان تحکموا با لعدل و معنی الآیة ان الله یامرکم یا دولاة الامور ان تو ء دو اما ائتمنتم علیه من امور رعیتکم وان تو فو هم حقوقهم وان تعدلو ا بینهم ۔خازن جلد اول صفحہ ۳۷۱ مصری (ترجمہ) بعض مفسرین کی رائے ہے کہ اس آیت میں مسلمانوں کے جو والی ہیں ان کو خطاب ہے خواہ وہ امرا ہو یا حکام۔ آیت کے سیاق سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے چنانچہ واذا حکمتم بین الناس ان تحکموا با لعدل سے یہی سمجھ میں آتا ہے آیت کے معنی یہ ہوں گے اے مسلمانوں کے حاکموں اللہ تعالیٰ تمہیں حکم دیتا ہے کہ اپنی رعیت کے کاموں میں جن کا تمھیں امین بنایا گیا ہے پورا حق ادا کرو اور ان کے درمیان انصاف کرو۔ (۵۹) انصاف کرتے وقت اتباع کتاب وسنت اور اس کے بعد مسلمانوں میں سے اولی الامر کی مخالفت نہ ہونے پائے اور اولی الامر میں اختلاف رائے ہو جائے تو مسلک کتاب وسنت جس کی تائید کرے اس کو مانو۔

**ربط بین الرکوعین (۸،۹)**

ما قبل میں یہود کی مذمت کا بیان تھا اور یہاں بھی اسی طرح ان کے سرداروں کی مذمت کا بیان ہے۔

**خلاصہ رکوع ۹:**

(۱) مسلک صحیح کے ترک کرنے پر محاکمہ الی الطاغوت کرنا پڑے گا (۲) تعمیل محاکمہ رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کی تحدید۔ ماخذ آیت (۱) ۶۰۔ (۲) ۶۵۔ ۱۶۶۔

**ربط آیات:**

(۶۰) اہل کتاب میں ایسی جماعت ہے جو مسلمان ہونے کا دعویٰ کرتی ہے حالانکہ وہ منافق ہے یہ جماعت چاہتی ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کی کتاب سے انحراف کر کے غیر اللہ کے فیصلہ کی طرف جائے حالانکہ انہیں اس سے منع کیا گیا ہے طاغوت وہ چیز ہے جو قرآن حکیم سے ہٹائے اور قرآن حکیم ہی اصل مرکز ہے۔ (۶۱) جب انہیں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم (تسلیماً کثیراً کثیراً) کی بارگاہ کی طرف بلایا جاتا ہے تو اعراض کرتے ہیں۔ (۶۲) جب وہ لوگ آنحضرت ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کے فیصلے کو نہیں مانتے اور اپنی رائے پر فیصلہ کر لیتے ہیں پھر انہیں اس فیصلہ سے نقصان پہنچتا ہے پھر آ کر قسمیں کھاتے ہیں کہ ہمارا خیال یہی تھا کہ ہمارا فیصلہ متخاصمین کے حق میں بہتر ہوگا لیکن ہمارے فیصلے سے بھی ان کو نقصان ہی پہنچا ہے۔ (۶۳) اللہ تعالیٰ ان کے دلوں کی حالت کو خوب جانتا ہے قانون الٰہی کو ناقص جانتے ہیں۔ (۶۴) رسولوں کے بھیجنے کی غرض

یہی تھی کہ لوگ انہیں نمونہ بنا کر ان کا اتباع کرے منافق اتباع سے جی چراتے ہیں ان کا ایمان بالرسول کہاں رہا۔(۶۵) آپ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کے اتباع کی یہ صورت ہے کہ اپنے ہر اختلاف میں آپ کو حکم بنائے اور پھر آپ کے فیصلہ پر سر تسلیم خم کر دکھائے۔(۶۶) رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کے فیصلہ پر ملک چھوڑنا پڑے یا قتل ہونا پڑے تو وہ ان با توں پر بھی تیار ہو (الا قلیل) میں قلیل منافقین کے مراد ہے نہ کہ انصار و مہاجرین کے۔(۶۷) دنیا میں یہ لوگ بادشاہ ہو کر رہتے اور مرنے کے بعد فوراً مغفورین کی فہرست میں داخل ہو جاتے۔(۶۸) صراط مستقیم پر چلنے میں ہم ان کی دستگیری فر ماتے۔(۶۹) اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کی رضا کے تابع ہو کر چلنے میں ان مقدس جماعتوں کی رفاقت نصیب ہو گی۔(۷۰) یہ اللہ تعالیٰ کا فضل اور احسان ہے اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ کون اس فضل کا مستحق ہے۔

## ربط بین الرکوعین (۹، ۱۰)

ماقبل میں بزدلی اور کفر کی وجہ سے انکار ایمان کا بیان تھا اور اس میں طاغوت کے محاکمے سے انکار کا بیان ہے۔

## خلاصہ رکوع ۱۰:

اشاعت قانون عدل میں قتال کی ضرورت بالخصوص مستضعفین کی حمایت کے لئے۔ ماخذ آیت (۷۴۔۷۵)

**ربط آیات:**

(۷۱) جملہ معترضہ: مسلمانوں کو حکم بنا کر بھیجا اور محاکمہ بالعدل کا قانون دیا گیا اب اس قانون کی نشر و اشاعت کے لئے آگے بڑھیں گے تو اسباب قتال پیدا ہوں گے ضعیف افراد یا جماعتیں اس قانون کو سر آنکھوں پر رکھنا چاہیں گی لہٰذا مرکزی جما عت کا فرض ہو گا کہ اس ضعیف جماعت کو اعدائے اسلام کے پنجے سے چھڑائے۔ اور ان کے چھڑانے کے لئے قتال کرنا پڑے گا نویں رکوع تک مبلغین حق کی تکمیل کا پروگرام بتا دیا گیا اب دسویں رکوع سے سفر تبلیغ شروع ہوتا ہے۔ اے مسلمانوں نشر و اشاعت قانون الٰہی یعنی قرآن کے لئے نکلو تو اپنی حفاظت کے لئے ہتھیار باندھ کر نکلو۔(۷۲۔۷۳) تم میں سے بعض ایسے ہیں جو نکلنے میں توقف کرتے ہیں۔ ان کا ارادہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ جو لوگ پہلے اس غرض کے لئے جا چکے ہیں ان کے کام کا نتیجہ دیکھ لیں اگر نتیجہ شکست کی صورت میں ظاہر ہوا تو یہ کہہ دیں گے کہ خدا کا شکر ہے ہم شکست خوردہ گروہ میں موجود نہ تھے اگر جماعت حق کو فتح حاصل ہوئی تو حسرت کے ساتھ کہیں گے کہ کاش وہ بھی ساتھ ہوتے اور مال غنیمت پاتے۔(۷۴) جو لو گ دنیاوی زندگی کے بدلے میں آخرت خریدنا چاہتے ہیں ان پر لازم ہے کہ پیغام حق کو لے کر ہر نوع کی مشکلات کے مقا بلے کے لئے نکلیں خدا کی راہ میں جہاد کرنے والا خواہ قتل ہو جائے یا فتح پائے دونوں صورتوں میں ثواب عظیم کا مستحق ہو گا۔

(۷۵) حق پرستوں کی اسی کمزور جماعت کی حمایت کے لئے سرفروشانِ اسلام کو میدانِ جنگ میں آنا لازمی ہوگا۔ (۷۶) اور حق و باطل کی لڑائی میں فتح یقیناً حق کو ہوگی۔

## ربط بین الرکوعین (۱۰، ۱۱)

ماقبل میں ترغیب الی الجہاد کا بیان تھا اور اس مابعد میں بھی وہی بیان ہے۔

## خلاصہ رکوع ۱۱:

(۱) موت کا خیال دل سے نکال کر مکمل تیاری کر کے نکلنا پڑے گا (۲) اس سفرِ قتال میں ہر عسر و یسر کو تقدیرِ الٰہی پر محمول کر کے اطاعت امیر سے گریز نہ کی جائے۔ (۳) اور جہاں تک ہو سکے جمیعۃ غزاۃ کو بڑھانے کی سعی کی جائے۔ ماخذ آیت (۱) ۷۷۔۷۸۔ (۲) ۷۹۔ (۳) ۸۴۔۸۵۔

### ربطِ آیات:

(۷۷) اقامۃ صلوٰۃ و ایتاء الزکوٰۃ جہاد کا مقدمہ ہیں جس چیز کی جہاد میں ضرورت ہے اس کی دونوں میں مشق کرائی جاتی ہے یعنی مالی و بدنی قربانی بعض جوشیلے آدمی ہوتے ہیں کہ کام کی تیاری سے پہلے جوش دکھاتے ہیں اور جب کام کا وقت آئے تو تیاری نہ ہونے کی وجہ سے قدم ہٹاتے ہیں۔ (۷۸) مرنے سے کیا ڈرنا موت تو اپنے وقت پر ہی آئے گی اور ضرور آئے گی اگر تمہیں اپنی غلطی کی پاداش میں کوئی تکلیف پہنچ جائے تو اس کو رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کے ذمہ مت لگایا کرو۔ (۷۹) بھلائی بھی اللہ تعالیٰ کے حکم سے نصیب ہوتی ہے اور برائی بھی اس کی طرف سے البتہ برائی اپنی شامت اعمال کا نتیجہ ہوتی ہے۔ لہٰذا اسے رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کے ذمہ لگانا ٹھیک نہیں ہے۔ (۸۰) جس نے شوق سے رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کی بات مان لی اس نے اللہ تعالیٰ کی بات مان لی۔ جب رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کی اطاعت اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہوئی تو کیا پھر بھی تم کہہ سکتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کی غلطی سے ہمیں تکلیف پہنچی۔ (۸۱) چونکہ رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کے متعلق بدگمانی منافقوں کے دل میں راسخ ہو چکی ہے اس لئے سامنے آتے ہیں تو اطاعت کا اقرار کر لیتے ہیں لیکن پھر جا کر سازشیں کرتے ہیں۔ (۸۲) اگر یہ کتاب رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کی بنائی ہوئی ہوتی تو کیا ایک بھی حکم خلاف مصلحت اور بے موقعہ نہ ہوتا حالانکہ اعلیٰ درجہ کے عقلمند اور ریفارمر اور مقنن جو قانون بناتے ہیں تو ضرور کبھی نہ کبھی غلطی کر ہی بیٹھتے ہیں۔ بخلاف اس کے اس کتاب میں کبھی غلطی

واقع نہیں ہوئی۔(۸۳) اس سے پہلے رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کی اطاعت کا ایک درجہ ختم ہو گیا ہے یعنی اگر حضور ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) موت کے منہ میں بھی جانے کا حکم دیں تو فوراً چلے جانا چاہیئے اب یہ ذکر ہوگا کہ اولی الامر کون لوگ بن سکتے ہیں آیت کا مفہوم یہ ہے کہ سب سے پہلے اسے بات کی تہہ کو پہنچ جانے والے آدمیوں کے روبرو پیش کرنا چاہیئے وہ اسے قابل اشاعت سمجھیں تو اشاعت کی جائے۔بات کی تہہ کو پہنچ جانے والے لوگ اولی الامر یعنی صاحب حکم و اختیار ہیں یہ تعلیم مکمل ہو چکی اس لئے آئندہ آیت سے قتال کا حکم شروع ہوتا ہے۔ (۸۴) خود قتال کیجئے اور لوگوں کو بھی قتال پر آمادہ کیجئے اور جب اللہ تعالیٰ کا رسول ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) لڑنے کے لئے آئے پھر جو شخص ان کے مقابلہ میں آئیگا وہ کبھی کامیاب نہ ہوگا۔(۸۵) غزاۃ کی تعداد بڑھانے میں جو شخص اچھی یا بری سفارش کریگا۔ویسا ہی بدلہ پائیگا۔ (۸۶) رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) نے ہمیں توحید کا سبق پڑھایا شرک سے بچایا اور خدا کے دروازے پر پہنچایا حدیث شریف میں آیا ہے من لم یشکر الناس لا یشکر اللہ لہٰذا مسلمانوں کو بھی رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کا شکریہ بجالانا چاہیئے جس طرح السلام علیکم کے جواب میں وعلیکم السلام کہا جاتا ہے لہٰذا رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کے اس تحفہ کا شکریہ یہ ہے کہ ایک گمراہ کی اصلاح کر کے اسے رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کے رُوبرو پیش کرو کہ حضرت آپ نے مجھے کلمہ پڑھایا اور میں نے اس کو پڑھایا اور باحسن منہایوں ہو سکتا ہے کہ ایک سے زیادہ آدمیوں کو کوشش کر کے دائرہ اسلام میں داخل کر دو۔واللہ اعلم۔(۸۷) تم لوگوں نے تبلیغ کی یا نہ کی اور کی تو کس نیت سے کی ان سب باتوں کا حساب قیامت کے دن ہوگا۔

ربط بین الرکوعین (۱۱،۱۲)

ماقبل میں ترغیب الی الجہاد کا بیان تھا اور مابعد میں بھی اسی طرح ترغیب الی الجہاد کا بیان ہے۔

## خلاصہ رکوع ۱۲:

اقسام الکفار اور اقسام ثلثہ سے قتال ممنوع ہے اور قسم رابع سے مصالحت ممنوع ہے ماخذ: وہ جن سے قتال ممنوع ہے۔ آیت (۹۰) وہ جن سے مصالحت ممنوع ہے۔آیت (۹۱)

ربط آیات:

(۸۸) اس آیت میں منافقین سے مراد کفار ذوجہین ہیں۔کیونکہ دوسری آیت میں آرہا ہے فخذوھم واقتلوھم الآیۃ اور قتال کبھی مسلمان کہلانے والے منافقوں سے نہیں ہوا لہٰذا حکم ہوا کہ تمہیں ذوجہین کفار کے متعلق اختلاف رائے نہیں کرنا

چاہیئے۔(۸۹) وہ تمہیں بھی اپنے جیسا کافر بنانا چاہتے ہیں۔ (۹۰) ہاں ان تین قسم کے کفار سے مت لڑو۔ کیونکہ اسلام خون ریزی کے لئے نہیں آیا بلکہ امن پھیلانا اس کا شیوہ ہے۔ ہاں جو اسلام سے لڑے گا۔ اسلام اسکا مقابلہ کریگا (۱) معاہد اور (۲) معاہد کے معاہد (۳) اور عاجزوں سے نہ لڑو۔ (۹۱) یہ کافر اگر شرارت سے باز نہ آئے تو ان کو تلوار کی نوک اور نیزے کی انی سے ٹھیک کردو۔

## ربط بین الرکوعین (۱۲،۱۳)

ماقبل میں جہاد کا بیان تھا اور جس میں مشرکین کے قتل کا حکم دیا گیا تھا اور اس مابعد میں مؤمن کی قتل سے منع کیا گیا ہے۔

## خلاصہ رکوع ۱۳:

مسلمانوں میں قتال کا انسداد۔ میدان قتال میں مومن کی تمیز۔ اعلان جنگ کے بعد مسلمانوں کی اقسام اربعہ میں سے اقسام ثلثہ کا ذکر۔ ماخذ آیت (۹۳-۹۴-۹۵)

### ربط آیات:

(۹۲) مومن کا مومن کو قتل کرنا بعید از قیاس ہے۔ ہاں نادانستہ ہوسکتا ہے اگر نادانستہ ہو جائے تو اس کا مکمل قانون اس آیت میں ہے۔ (۹۳) اگر دانستہ کوئی مسلمان کسی مسلمان کو قتل کردے تو اس کی یہ سزا ہے۔ (۹۴) اس آیت میں مسلمان اور کافر کے امتیاز کا قانون بتلایا جاتا ہے ورنہ قتل ناحق کی ایک یہ صورت بھی نکل آتی کہ صاحب ہم نے اس کو مسلمان نہیں سمجھا تھا اس لئے قتل کردیا۔ لہذا حکم ہے کہ جو شخص تم پر اسلامی سلام کہہ دے وہ پورا مسلمان ہے۔ اس کے اندرونی عقائد جانچنے کی تمہیں ضرورت نہیں۔

(۹۵) خروج الی القتال کے اعتبار سے مسلمانوں کی چار قسمیں ہیں تین قسمیں اس آیت میں مذکور ہیں۔ (۱) قاعد (۲) مجاہد (۳) اولی الضر۔ قاعد جو جنگ میں جانے کے لئے تیار ہیں۔ لیکن روانگی کا حکم نہیں ملا۔ مجاہد جو میدان جنگ میں مال و جان قربان کر رہے ہیں اولی الضر معذور جو جنگ میں جانے کے قابل ہی نہیں ہے۔ (۹۶) ان مخلصین میں سے ہر ایک کو اللہ تعالیٰ کارکردگی کے لحاظ سے درجات مغفرت اور رحمت عطاء فرمائے گا۔

## ربط بین الرکوعین (۱۳،۱۴)

ماقبل میں جہاد کے فکر اور مجاہدین اور قاعدین کے درمیان فرق کا بیان تھا اور اس میں ترک ہجرت کی مذمت کا بیان ہے۔

## خلاصہ رکوع ۱۴:

حکم قتال کے بعد مسلمانوں کی قسم رابع کا ذکر۔ ماخذ آیت (۹۷)

**ربط آیات:**

(۹۷) مسلمانوں کی چوتھی قسم جس نے جہاد میں مسلمانوں کے ساتھ شرکت نہیں کی بلکہ کفار کو امداد دی۔ (۹۸-۹۹) وہ مسلمان مرد عورتیں اور بچے جو چارۂ کار میں بے بس ہوں اور سفر کی راہ نہ پائیں دار الکفر کو چھوڑ کر ہجرت نہ کرنے کے الزام سے بری ہیں امید ہے اللہ تعالیٰ انہیں معاف کر دے۔ لیکن حیلہ بازوں کے لئے معافی کی کوئی صورت نہیں۔ (۱۰۰) کفار کی ایذا سے تنگ آ کر جو شخص وطن چھوڑ دے گا۔ اس کو اللہ تعالیٰ اچھی جگہ اور کشادگی عطاء فرمائے گا۔ اگر گھر سے نکلنے کے بعد وہ پیش نظر کام کو پورا کرنے سے پہلے بھی وفات پا جائے گا تو اللہ تعالیٰ کے ہاں اس کا اجر ثابت ہوگا۔

**ربط بین الرکوعین (۱۴،۱۵)**

ماقبل میں ہجرت اور جہاد کے احکام کا بیان تھا اور اس میں اس نماز کا بیان ہے جو جہاد (کی حالت) میں پیش آسکتی ہے۔

## خلاصہ رکوع ۱۵:

اہمیت قتال۔ ماخذ آیت (۱۰۱ ، ۱۰۲)

**ربط آیات:**

(۱۰۱) غور کیجئے کہ جب آدمی ہجرت اور جہاد کے ارادے سے نکلے تو سب سے بڑا فرض نماز ہے جس کو چھوڑنے سے آدمی کافر (خدا تعالیٰ کا نافرمان) ہو جاتا ہے۔ اس میں بھی تخفیف کر دی گئی ہے کہ چار رکعت سے دو کر دی گئیں اور دوسرا یہ کہ جمع صوری جائز قرار دے دی گئی۔ (۱۰۲) پہلے قصر رکعات کا ذکر تھا یہاں قصر جماعت کا ذکر ہے اب دیکھئے جو چیز بنیاد اسلام قرار دی گئی ہے اس میں بھی جہاد کے موقع پر اتنی پابندی ضروری نہیں رہی۔ جملہ معترضہ: قصر کی تین صورتیں متصور ہو سکتی ہیں۔ (۱) قصر رکعات (۲) قصر جماعت (۳) قصر اوقات۔ دو قرآن شریف سے ثابت ہیں تیسری حدیث شریف سے۔ (۱۰۳) قصر کرنے سے جس قدر ذکر الٰہی میں کمی واقع ہوئی ہے اس کو بعد میں پورا کر لو۔ اٹھتے بیٹھتے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے رہو۔ (۱۰۴) اور دشمنوں کے تعاقب میں سستی نہ کرو۔

## ربط بین الرکوعین (۱۵، ۱۶)

ماقبل میں عام کفار اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والوں کا بیان تھا اور اس میں خاص کافر جیسے طعمۃ بن ابیرق کا بیان ہے

## خلاصہ رکوع ۱۶:

اہل حل وعقد کو خوان (خیانت کرنے والے) اور اثیم (گناہ گار مجرم) کی طرف داری نہیں کرنی چاہیئے۔ ماخذ آیت (۱۰۵)

**ربط آیات:**

(۱۰۵) مرضی الٰہی کے مطابق فیصلہ ہونا چاہیئے اور کسی کی رعایت نہ کی جائے۔ جملہ معترضہ: امیر جنگ کو ایسے امور سے پرہیز لازم ہے جن سے جنبہ داری کی بو آئے کیونکہ اگر افسر جنگ جانبداری سے کام لے گا تو فوج کو اس پر اعتماد نہیں رہیگا۔ اور وہ اس کے اشارے پر جان نہیں دے گی۔ (۱۰۶) اگر ایسی غلطی ہو جائے تو اہل حل وعقد کا فرض ہے کہ خدا تعالیٰ سے معافی مانگیں تا کہ اللہ تعالیٰ ناراض ہو کر ان کی مدد نہ چھوڑ دے۔ (۱۰۷) لوگوں کے مالوں کی خیانت کرنے والے مجرموں کی ہرگز طرف داری نہ کی جائے (۱۰۸) لوگوں سے وہ چھپ ہو سکتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ تو ان کی کاروائیوں سے پوری طرح آگاہ ہے۔ (۱۰۹) اگر تم نے دنیا میں ان مجرموں کو بچا لیا۔ تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے عذاب سے انہیں کون بچائے گا۔ (۱۱۰) قرآن شریف کی تعلیم میں رخنہ ڈالنے کی دو صورتیں ہو سکتی ہیں ایک یہ کہ روح تعلیم اڑا دی جائے۔ مثلاً جہاد فرض قرار دیا گیا ہے۔ ایک جماعت پیدا ہو کہ وہ جہاد کی فرضیت کو اڑا دے تو یہ یعمل سوء میں داخل ہوگا اور دوسری صورت یہ ہے حکم کی صورت کو توڑ دیا جائے تو یہ یظلم نفسہ ہوگا۔ مثلاً کوئی شخص با جماعت نماز پڑھنے میں نقص پیدا کر دے ان جرموں کا مرتکب بھی اللہ تعالیٰ سے معافی مانگے گا تو اللہ تعالیٰ اسے معاف کر دیگا۔ (۱۱۱) کسب اثم میں سابقہ آیت والے دونوں جرم داخل ہیں ایسا مجرم گویا اپنے آپ کو تباہ کر رہا ہے۔ (۱۱۲) یکسب خطیئۃ بے ارادہ غلطی کرے اور اثما دانستہ غلطی کرے، پھر یہ کہے کہ صاحب ہمارے بزرگوں کا یہی طریقہ تھا یا آنحضرت ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) نے بھی ایسا ہی کیا تھا تو یہ شخص بہتان عظیم اور کھلے گناہ کا مرتکب ہوا۔

## ربط بین الرکوعین (۱۶، ۱۷)

ماقبل میں طعمۃ بن ابیرق اور اس کے کفر پر انجام کا بیان تھا اور اس میں بھی اسی طرح اس کے کفر پر انجام کا بیان ہے کہ اللہ تعالیٰ شرک کو معاف نہیں کرتا۔

## خلاصہ رکوع ۱۷:

مؤمنین کو اپنے مسلک صحیح سے ہرگز نہیں ہٹنا چاہیے۔ ماخذ آیت (۱۱۵)

### ربط آیات:

(۱۱۳) منافقین مدینہ کی ایک جماعت نے آپ کو صحیح مسلک سے پھسلانا چاہا تھا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے آپ کو مطلع فرما دیا۔
(۱۱۴) ان کی سرگوشیوں میں کوئی نفع نہیں ہاں امر بالصدقہ۔ امر بالمعروف یا اصلاح بین الناس کی سرگوشی ہو تو مفید ہوگی۔
(۱۱۵) منافقین جب رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کو بھی راہ راست سے ہٹانے کی کوشش سے باز نہیں آتے تو باقی لوگوں کو کب چھوڑیں گے۔ لہٰذا مسلمانوں کو تاکید کی جاتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) اور آپ کی مخلص جماعت کی پیروی کو ہرگز نہ چھوڑیں۔

## ربط بین الرکوعین (۱۷،۱۸)

ماقبل میں طعمہ بن ابیرق کا قصہ تھا اور اس میں اس قصے کی تکمیل ہے۔

## خلاصہ رکوع ۱۸:

رسول اللہ ﷺ کے مسلک سے ہٹنے والے مرض شرک میں مبتلا ہو کر شیطان لعین کے متبع ہوں گے ماخذ آیت ۱۱۷۔۱۱۸۔

### ربط آیات:

(۱۱۶) سردار دو جہاں ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کے مسلک کا خلاصہ یہ ہے کہ انسان واصل باللہ ہو جائے۔ خدا تعالیٰ کا مخلص بندہ بن جائے دنیا میں شریف نظر آئے اور عزت سے دیکھا جائے۔ اب جو شخص اس مسلک سے نفرت کرے گا۔ وہ یقیناً شرک میں مبتلا ہوگا اور مشرک بلا توبہ مر گیا۔ تو مرنے کے بعد اس کی توبہ قبول نہیں ہوگی۔ (۱۱۷) مشرکین عرب فرشتوں کو اسی طرح معبود سمجھ کر ان کی عبادت کرتے تھے۔ جس طرح ہندو دیوی کی عبادت کرتے ہیں۔ دراصل شیطان ان کو یہ باتیں سمجھاتا اور کراتا ہے۔ (۱۱۸) یہ دراصل اس ملعون کے پیرو ہیں اور وہ اپنا وعدہ ان پر سچا کر رہا ہے۔ (۱۱۹) وہ پہلے ہی کہہ کر آیا تھا کہ میں اپنے متبع انسانوں سے جو الٹا سیدھا کام چاہوں گا کرا لوں گا۔ یہ لوگ دراصل اس کے ہاتھ میں کٹھ پتلی ہیں ایسے لوگ خسارہ اٹھائیں گے۔ (۱۲۰) شیطان انہیں فریب دیتا ہے۔ اور باطل آرزوؤں میں الجھاتا ہے۔ (۱۲۱) ایسے لوگوں کا ٹھکانہ دوزخ ہوگا

۔وہ اس سے بچ نہیں سکیں گے۔ (۱۲۲) جولوگ شیطان کے فریب سے بچ گئے اور اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار بن گئے وہ بہ جزا پائیں گے۔ (۱۲۳) خدا تعالیٰ کے ہاں یہ قانون ہے کہ جو برائی کریگا سزا کا مستحق ٹھہرایا جائے گا۔خواہ مسلمان کہلائے یا یہودی، یا نصرانی۔(۱۲۴) جولوگ اللہ تعالیٰ پر ایمان صحیح رکھتے ہوں اور نیک عمل کریں تو جنت انہی لوگوں کا ٹھکانا ہے۔(۱۲۵) اس سے بڑھ کر اور کونسا دین اچھا ہوسکتا ہے کہ اپنے آپ کو خدا کے حوالے کردے اور ابراہیمؑ کا نمونہ اختیار کرے۔(۱۲۶) سب چیزوں کا مالک اللہ تعالیٰ ہی ہے اور اسی کی طرف سب کو لوٹنا ہے اگر انسان اس کے ساتھ خود بخود دوستانہ تعلق پیدا کرلیں تو یہ ان کے لئے بہتر ہوگا۔المسائل المستنبطه با لاعتبار التاويل و لا يقال لها التفسير.

## ربط بین الرکوعین(۱۸،۱۹)

ماقبل میں ازواج کے ساتھ مطلق احسان کا بیان تھا اور اس میں ازواج،یتیموں اور مسکینوں کے ساتھ احسان کی تفصیل ہے۔

## خلاصہ رکوع ۱۹:

مسائل ملک داری۔ماخذ آیت (۱۲۷تا۱۳۰)

مسائل ملک داری کی جو تمہید سورت بقرۃ میں ذکر ہو چکی ہے۔اسے ضرور ملاحظہ فرمالیا جائیں۔

**ربط آیات:**

(۱۲۷) خلاصہ مضمون: جس طرح یتیم لڑکیوں کو نکاح میں لاکر عدل وانصاف کا لحاظ لازمی ہے تاکہ ان پر کوئی تعدی اور ظلم نہ ہونے پائے۔اسی طرح رعایا پر بھی پوری شفقت سے حکومت کی جائے۔جس میں بے انصافی کی بو نہ آنے پائے (ماخذ) و ان تقوموا لليتمٰى بالقسط الآيه . (۱۲۸)۔چونکہ نکاح کی روح دراصل اتفاق ہی تھا اس لئے اگر عورت کے بعض حقوق چھوڑنے سے میاں بیوی میں اتفاق رہ سکتا ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں اسی طرح اگر رعایا اپنے بعض حقوق راعی کے حوالے کردے تو اسے اختیار ہے تاکہ مصالحت سے اچھی طرح کام چلے۔(ماخذ) فلا جناح عليهما ان يصلحا الآيه .

المسائل المستنبطه با لاعتبار و التاويل ولا يقال لها التفسير . (۱۲۹) خلاصہ مضمون: متعدد بیویوں کی حالت میں یہ انسان کے بس کی بات نہیں کہ سب کے ساتھ یکساں دلی محبت ہو۔تاہم یہ ضروری ہے کوئی مرد صرف ایک ہی بیوی کی طرف نہ جھک جائے بلکہ حتی الوسع سب کے ساتھ اچھا نباہ کرے اور ظاہری برتاؤ میں کوئی فرق پیدا نہ ہونے دے اسی طرح مسلم راعی کے ماتحت جب مختلف قومیں دار الاسلام میں آباد ہوں تو راعی اگرچہ طبعاً مسلمانوں سے بہت زیادہ مانوس ہوگا

لیکن اس کے لئے لازم ہوگا کہ دوسری قوموں کو بھی اس قانون سے فائدہ اٹھانے کا موقع دے تا کہ ان کے دل میں یہ خیال پیدا نہ ہو کہ ان پر ظلم و تشدد ہو رہا ہے (ماخذ) فلا تمیلوا کل المیل فتذروھا کالمعلقہ الآیہ۔ (۱۳۰) اگر میاں بیوی میں کسی صورت سے نباہ نہ ہو سکے تو جدا ہو جائیں۔ دونوں کو اللہ تعالیٰ مناسب جوڑ اولا دے گا اسی طرح اگر راعی اور رعایا نباہ نہ کر سکیں تو وہ جدا ہو جائیں۔ دونوں کی ضروریات کے پورا کرنے کا اللہ تعالیٰ ذمہ دار ہے رعایا کو اور راعی مل جائے گا اور راعی کو دوسری جگہ میسر ہوگی۔ (ماخذ) و ان یتفرقا یغن اللہ کلا من سعتہ الآیہ۔ (۱۳۱) چونکہ زمین و آسمان خدا تعالیٰ کے قبضہ میں ہے اس لئے یہ ناممکن ہے کہ کوئی آدمی خدا تعالیٰ کے قانون پر عمل کرنے کے لئے نکلے اور اسے دنیا میں کوئی جگہ کام کرنے کی نہ ملے۔ (وان تکفروا فان للہ الآیہ) اگر تم کام کرنا چھوڑ دو گے تو وہ چونکہ آسمان و زمین کا مالک ہے اس لئے اور آدمی کام کرنے کے لئے پیدا کرے گا۔ (۱۳۲) جو آدمی خدا تعالیٰ پر اعتماد کر کے کام شروع کر دے تو چونکہ آسمان و زمین خدا تعالیٰ کے قبضہ میں ہیں ایسے شخص کو ہر جگہ سے مدد ملتی ہے۔ (۱۳۳) تم خدا تعالیٰ کے قانون کی عزت کرنا اپنا فخر سمجھو اس وہم میں مبتلا نہ ہو کہ تم اللہ تعالیٰ پر احسان کر رہے ہو۔ ورنہ تمہیں فنا کر کے وہ ایسی جماعت پیدا کر دیگا جو اللہ تعالیٰ کی غلامی کو فخر سمجھے گی۔ المسائل المستنبطہ بالاعتبار والتاویل ولا یقال لھا التفسیر (۱۳۴) خلاصہ مضمون: جو شخص اس کو قانون الٰہی سمجھ کر محض دنیا کے لئے ہی اس پر عمل کریگا۔ پھر بھی قانون الٰہی ہونے کی برکت سے اسے آخرت میں حصہ مل جائے گا۔

ربط بین الرکوعین (۱۹، ۲۰)

ماقبل میں عورتوں کے ساتھ عدل اور مساوات کا بیان تھا اور اس میں مطلق عدل یعنی انصاف کا بیان ہے۔ پس یہ خاص کے بعد عام کا ذکر ہوا۔

## خلاصہ رکوع ۲۰:

(۱) تلقین استقلال۔ ماخذ آیت ۱۳۵ (۲) بے استقلالی کے آثار۔ ماخذ آیت ۱۳۷ (۳) اور اس کے نتائج ماخذ آیت ۱۳۸، ۱۳۹۔

ربط آیات:

(۱۳۵) انسان کا پہلا فرض جو اس آیت میں مذکور ہے کہ جس چیز کو وہ انصاف سمجھے اس کا ہمیشہ پابند رہے۔ اگر چہ جان مال جائے لیکن آن نہ جائے اور اسی پر قوام رہنا چاہیئے۔ اگر چہ پابندی انصاف میں والدین اور باقی اعزہ کٹ جائیں (وان تلوا او تعرضوا) اگر تم نے پیچیدہ الفاظ میں اظہار کیا یا اس قانون سے اعراض کر گئے تو بھی اللہ تعالیٰ ان باتوں کو خوب جانتا ہے

۔اگر تم اس کے قانون کی خلاف ورزی کر کے ترقی کرنا چاہو گے تو وہ پیچھے ہٹا دیگا۔ واللہ اعلم۔ ارشادات ضروریہ: سورۃ النساء میں دو باب تھے۔ تدبیر منزل سیاست مدینہ۔ سیاست کے پھر دو باب تھے۔ ملک داری، ملک گیری۔ ملک گیری ختم ہو چکی اب ملک داری شروع ہوتی ہے۔ (۱۳۶) جو لوگ پہلے فرائض پورے کر چکے ہیں۔ انہیں حکم ہے کہ خدا تعالیٰ کے احکام کے ساتھ آنحضرت ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کی تصدیق بھی ضرور کریں یعنی جو شرح قانون کی آپ نے فرمائی ہے اس کا اتباع کریں۔ اس کتاب کی اور جو کتابیں پہلے نازل ہو چکی ہیں ان سب کی تعظیم کریں۔ (ومن یکفر باللّٰہ) الآیہ جو شخص قانون الٰہی اور فرائض انسانیت سے مبرا ہو۔ وہ اگر چہ اعلیٰ درجہ کا عقل مند اور فلاسفر کہلائے۔ لیکن وہ اعلیٰ درجہ کا بداخلاق ہوگا۔ اس کو شریف کہنا ہی غلط ہے۔ پرانے زمانے کے فلاسفروں کا عموماً یہی حال ہے۔ (۱۳۷) بے استقلالی کے آثار ان لوگوں میں پائے جاتے ہیں جب ان کو صحیح راستہ پر استقامت نہیں ہے تو مغفرت اور ہدایت کے نتائج کیسے نکل سکتے ہیں۔ (۱۳۸) بے استقلالی کا پہلا نتیجہ نفاق ہے۔

اور نفاق کی سزا عذاب الیم ہوگی۔ (۱۳۹) دوسرا نتیجہ یہ نکلے گا۔ کہ یہ لوگ بجائے مومنوں کے دشمنان اسلام سے دوستی رکھیں گے۔ (ایبتغون) تیسرا نتیجہ یہ ہوگا کہ کفار سے عزت کے خواہاں ہوں گے۔ (۱۴۰) چوتھا نتیجہ یہ ہوگا کہ انہیں کفر بآیات اللہ اور آیات الٰہی پر تمسخر سن کر خاموش رہنا پڑے گا۔ آخرت میں یہ کفار کے ساتھ جہنم میں ہونگے (۱۴۱) پانچواں نتیجہ یہ ہوگا کہ مسلمانوں کی شکست کو خوشی کی نگاہ سے دیکھیں گے (ولن یجعل اللّٰہ للکافرین علی المومنین سبیلا) جملہ معترضہ: عالمگیر رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کے بعد ایک سو سال کی تاریخ پڑھ کر دیکھئے کہ اسلام نے ہم پر بال برابر بھی ظلم نہ کیا۔ بلکہ ہم نے اسلام کو چھوڑا اور ہماری حکومت چھن گئی۔

## ربط بین الرکوعین (۲۰،۲۱)

ماقبل میں منافقین کا بیان تھا اور اس میں بھی اسی طرح ان کے تذبذب کا بیان ہے۔

## خلاصہ رکوع ۲۱:

(۱) نقائص منافقین (۲) مقاطعہ عن الکفار۔ ماخذ آیت (۱) ۱۴۲۔۱۴۳۔ (۲) آیت ۱۴۴۔

### ربط آیات:

(۱۴۲) اس آیت میں منافقین کے تین امراض کا ذکر ہے: خداع، کسل، ریا۔ (۱۴۳) منافقین کے چوتھے مرض تذبذب کا ذکر

(۱۴۴) اعدائے مسلمان (منافق ہوں یا کافر) سے دوستی نہ رکھو۔ ورنہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تم پر الزام عاید ہوگا۔ (۱۴۵) منا فقین کی اخروی سزا کا ذکر۔ ان کا درجہ کفار سے بھی بدتر ہے۔ (۱۴۶) ہاں جو تائب ہو جائیں وہ مخلص جماعت میں شامل کر لئے جائیں گے۔ (۱۴۷) اگر تم شکر گزار ہو کر قانون الٰہی کے پابند بن جاؤ تو پھر نہ کوئی جرم عائد ہوگا نہ سزا ہی ملے گی۔ بلکہ اعمال صالحہ کی برکت سے کئی گنا زائد اجر عطا ہوگا۔ (۱۴۸) یعنی ذو وجہین مسلمانوں سے اگر تمہیں کوئی تکلیف پہنچے تو اس کا اظہا ر نہ کیا جائے کیونکہ اس میں مسلمانوں کی اہانت ہوگی۔ غیر مسلم یہ گمان کرینگے کہ سارے مسلمان ہی ایسے بداخلاق ہیں (الا من ظلم) ہاں اگر کوئی بھاری صدمہ پہنچایا گیا ہے تو ایسے موقعہ پر اظہار وشکایت کی جائے جہاں کچھ فائدہ برآمد ہو۔ مثلاً حاکم کے ہا ں تو اظہار جائز ہے۔ (۱۴۹) اگر تم اس مجرم کو مجمع عام میں معاف کردو یا خلوت میں معاف کردو یا برائی سے بالکل ہی درگزر کرو کہ ذکر ہی نہ آنے پائے تو اللہ تعالیٰ تمہیں تمہارے گناہ معاف کردے گا اور وہ اس بات پر قادر ہے۔ (۱۵۰) جو لوگ بہ ظاہر مسلمان ہوں قرآن حکیم کو مانتے ہوں لیکن اپنی طرف سے اس کی تاویلیں گھڑ لینی چاہیں کہ کلام الٰہی کی ایسی شرح کی جائے جس میں جہاد کا ذکر نہ آنے پائے کہیں کہ لڑنے مرنے میں دنیا کی تباہی ہے تو سمجھ لینا چاہیئے کہ یہ لوگ کفر اور ایمان کے درمیان کوئی راستہ اختیار کرنے کے آرزومند ہیں یا چاہتے ہیں کہ قرآن حکیم تورات اور انجیل میں سے صرف اپنے مطلب کی با تیں اخذ کرلیں اور ایسے انتخاب کو اس دعویٰ کی بناء پر جائز بتاتے ہیں کہ سب کتابیں آسمان سے نازل ہوئی ہیں۔ یہ لوگ یقیناً کافر ہیں اور ان کے لئے ذلت خیز عذاب مہیا ہے۔ حاصل یہ ہے کہ اس آیت سے منافقین کے نقائص بیان کئے جاتے ہیں اور بیان کیا جاتا ہے کہ یہ لوگ عند اللہ پکے کافر ہیں۔ (۱۵۱) اس قسم کی تفریق کرنے والے اور کتاب الٰہی کے بعض حصوں پر ایمان لانے والے اور بعض کا انکار کرنے والے پکے کافر ہیں۔ (۱۵۲) جو لوگ انبیا علیہم السلام کی تعلیم کو پورا مانتے ہیں اور انتخاب نہیں کرتے اور جو شرح نبی ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) نے فرمائی ہے اس کو بھی پوری طرح تسلیم کرتے ہیں اگر یہ لوگ حضرت موسیٰؑ کے وقت ہوتے تو ان کی تعلیم کو بھی پورا مان لیتے جس طرح وہ آج رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کی تعلیم کو پورا مان رہے ہیں۔ یہ سچے مومن ہیں۔ (تفصیل نقائص اہل کتاب)

## ربط بین الرکوعین (۲۱، ۲۲)

ماقبل میں اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) پر ایمان یعنی توحید اور رسالت کے مضمون کا بیان ہے۔ ان دونوں میں منافقوں کی مذمت ہے۔

## خلاصہ رکوع ۲۲:

نقائص اہل کتاب۔ماخذ آیت(۱۵۳۔۱۵۵)

**ربط آیات:**

(۱۵۳) (۱) لایعنی سوال۔(۲) طلب رؤیۃ الٰہی فی الدنیا۔(۳) تعلیم صحیح پانے کے بعد بچھڑے کو خدا بنانا۔(۱۵۴) کوہ طور اٹھا کر پختہ وعدہ لیا گیا۔(۱۵۵) (۴) نقض میثاق۔(۵) کفر بآیات اللہ۔(۶) قتل انبیا علیہم السلام۔(۷) غلف علی القلوب۔(۱۵۶) (۸) قلوب پر مہر کا لگنا۔(۹) مریم علیہا السلام پر بہتان باندھنا۔(۱۵۷) (۱۰) عیسیٰ علیہ السلام کے قتل کا افترا باندھنا۔(۱۵۸) بلکہ خدا تعالیٰ نے عیسیٰ کو جسم سمیت اٹھالیا۔(۱۵۹) جب عیسیٰؑ دوبارہ زندہ آسمان سے نازل ہوں گے تو سب اہل کتاب ان پر ایمان لائیں گے اور نہیں لائیں گے وہ کافر بنا کر اڑا دیئے جائیں گے۔(۱۶۰) (بقیہ تفصیل نقائص اہل کتاب) (۱۱) ظلم۔(۱۲) اللہ تعالیٰ کے راستے سے روکنا۔(۱۶۱) (۱۳) سود خوری۔(۱۴) لوگوں کے مال ناحق کھانا۔ (۱۶۲) ہاں ان میں بعض خدا پرست صحیح راستہ پر چلنے والے بھی ہیں۔

### ربط بین الرکوعین(۲۲،۲۳)

ماقبل میں حضرت موسیٰؑ کی رسالت کا بیان تھا اور اس میں حضرت محمد ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) اور بعض انبیاءؑ کی رسالت کا بیان ہے تا کہ ظاہر ہو جائے کہ حضرت محمد ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کی رسالت کوئی نادر نہیں۔

## خلاصہ رکوع ۲۳:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم (تسلیماً کثیراً کثیراً) کا دین ادیان سابقہ سے اصولاً متحد ہے۔

ماخذ آیت(۱۶۳)

**ربط آیات:**

(۱۶۳) تمام انبیاءؑ کا دین اصولاً متحد ہے۔توحید رسالت مجازاۃ سب میں بنیادی چیزیں ہیں اگر چہ صور میں اختلاف ہوتا رہا اور یہ اختلاف حقیقی اختلاف نہیں ہے۔لہٰذا امم سابقہ یعنی یہود و نصاریٰ کو شریعت محمدیہ علی صاحبہا الصلوۃ والسلام سے اختلاف نہیں کرنا چاہیئے بلکہ تسلیم کر لینا چاہیئے۔(۱۶۴) یہ قاعدہ ہے کہ کسی قوم کو اس کی طاقت سے زیادہ علم نہیں دیا جاتا لہٰذا عرب

چونکہ ارضِ مقدس (شام، مصر، عراق، عرب) کے انبیا علیہم السلام سے کچھ نہ کچھ واقفیت رکھتے تھے اس لئے قرآن شریف میں فقط انہیں کا ذکر آیا ہے۔ (۱۶۵) مبشرین متبعین کی ہمت کو چست کرنے والے۔ منذرین۔ غلط کاروں کی ہمت پست کرنے والے (لئلا یکون) تا کہ پھر کوئی یہ نہ کہیں کہ صاحب اس قانون پر عمل کرنے کے لئے فلاں فلاں مانع تھے اس لئے ہم نے عمل نہیں کیا۔ انبیا علیہم السلام کی تشریف آوری کے بعد تمام عقدے حل ہو جاتے ہیں۔ (۱۶۶) خدائے تعالیٰ نے اس قرآن کو پورے علم سے نازل فرمایا ہے لہٰذا ضروری ہے کہ اس کے حامل غالب رہیں گے اور تمہاری ہمت افزائی کے لئے یہ کافی ہے کہ فرشتے بھی اس کی تحسین کرتے ہیں۔ (۱۶۷) جو لوگ قرآن کی نشر و اشاعت میں سدِّ راہ بنتے ہیں اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کی کبھی امداد نہیں کریگا اور وہ صحیح راستہ سے بہت دور جا پڑے ہیں۔ (۱۶۸) ایسے ظالموں کی کبھی مغفرت نہیں ہوگی۔ جو اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ قانون یعنی قرآن حکیم سے دشمنی کر کے اپنے اوپر ظلم کر رہے ہیں (۱۶۹) ان کے لئے سوائے جہنم کے اور کوئی راستہ نہیں ہوگا۔ (۱۷۰) جب رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) وہی باتیں فرمارہے ہیں جن کو اصولاً تم بھی مانتے ہو اور ٹھیک جانتے ہو تو سیدھے ہو کر فرمانبرداروں کی فہرست میں داخل ہو جاؤ۔ (وان تکفروا) اور اگر انکار کیا تو زمین و آسمان میں کہیں بھی اس کی گرفت سے بچ نہیں سکو گے اللہ تعالیٰ تمہارے حالات سے پورا آگاہ ہے جب وہ چاہے گا تو ایسے حکمت کے طریقے سے تمہیں عذاب میں پھنسائے گا۔ کہ تمہیں پتہ ہی نہ لگنے پائے۔ واللہ اعلم (۱۷۱) اہل کتاب رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) سے اس لئے اختلاف کر رہے ہیں کہ وہ اپنے دین میں حدِ اعتدال سے نکل کر غالی بن چکے ہیں۔ لہٰذا انہیں کہا جاتا ہے کہ غلو سے باز آجاؤ اور سید الکونین علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متبع ہو جاؤ۔

## ربط بین الرکوعین (۲۳، ۲۴)

پہلے رکوع کے آخر میں نصاریٰ کا ذکر تھا، مدعی سست گواہ چست حضرت عیسیٰؑ تو عبدیت پر فخر کرتے ہیں۔ اور تم عبدیت سے ان کو نکالتے ہو۔

## خلاصہ رکوع ۲۴:

اہل کتاب کے انبیاء علیہم اسلام تو غالی نہیں تھے لہٰذا وہ تو اس تعلیم کے حامی تھے۔ جس کے حضور ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) حامی ہیں۔ ماخذ آیت (۱۷۲)

### ربط آیات:

(۱۷۲) حضرت مسیح علیہ السلام کو تو بندہ خدا ہونے سے انکار نہیں تھا۔ تمہیں نے غلو کر کے انہیں خدا مان لیا (۱۷۳) جو لوگ

اس غلو سے باز آ کر دین اسلام کے پیرو ہو جائیں گے وہ یقیناً اجر کے مستحق ٹھہرائے جائیں گے۔اور جو ضد پر اڑے رہیں گے سزا پائیں گے۔اللہ تعالیٰ کے مخالف ہو کر اور کہاں سے مدد پائیں گے۔(۱۷۴)اے لوگوں تمہیں رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کے ذریعے سے صحیح طریقہ الہام کیا گیا ہے(وانزلنا الیکم نوراً مبینا ) ہر ضرورت کے لئے اس میں روشنی کی چمک پڑتی ہے۔(۱۷۵)اب جو اس نور سے فائدہ اٹھائیں گے۔اور اچھی طرح سے اللہ تعالیٰ کے ساتھ تعلق پیدا کرلیں گے ان کو اپنی رحمت اور فضل سے حصہ دلائے گا۔(ویھدیھم الیہ صراطا مستقیما) جہاں انہیں رہنمائی کی ضرورت پیش آئے گی اللہ تعالیٰ ان کی دستگیری فرمائے گا۔(۱۷۶)اللہ تعالیٰ کی رہنمائی کی ایک نظیر بتلائی جاتی ہے کہ مسلمانوں کو باوجود یہ کہ قانون میراث پہلے مل چکا ہے لیکن جب ایک صورت کے متعلق انکی تشفی نہیں ہوئی اور سوال کرتے ہیں تو قرآن حکیم کے ذریعے سے ان کو مفصل جواب دیا جاتا ہے علیٰ ہذا لقیاس آئندہ جب کبھی مخلص مومنوں کو کوئی ضرورت پیش آئے گی تو اگرچہ سلسلہ وحی منقطع ہوگا لیکن ایسے بندے اللہ تعالیٰ ہمیشہ مہیا فرمائیگا جو کتاب وسنت سے اخذ کر کے خلق خدا کی رہنمائی کرسکیں گے۔واللہ اعلم







# سورة المائدة

**سورة المائدة مدنية، نزلت بعد سورة الفتح،**

**سورۃ المائدۃ کا سورۃ النساء سے ربط:**

سورۃ النساء اور سورۃ المائدۃ کے درمیان ربط یہ ہے کہ سورۃ النساء میں توحید اور رسالت کے مضمون کا بیان تھا اور اس میں بھی اسی طرح ہے۔ اور سورۃ النساء میں احکام کا بیان اجمالی تھا اور اس میں تفصیلی ہے پس یہ اجمال کے بعد تفصیل ہے۔

**تسمیہ سورۃ مائدۃ:**

**(بسم الله) الجامع بين اللطف والعنف في احكامه التي كافه عباده بها بمقتضى اسماءه وصفاته (الرحمٰن) بجعلها مناط مصالح العباد في معاشهم ومعادهم (الرحيم) بجعلها عاقدة محبة من اتصال ايماني بينه وبينهم.**

ترجمہ: اس اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو کہ اپنے احکام نرمی وسختی دونوں کو جمع کئے ہوئے وہ احکام جو اللہ تعالیٰ کے اسماء اور صفات کے تقاضے کے مطابق اللہ تعالیٰ کے بندوں کے لئے کافی ہوں۔ وہ (اللہ تعالیٰ) بہت مہربان ہے کہ اس نے ان احکام کو بندوں کے دنیوی اور اخروی فائدوں کے لئے موقوف علیہ بنایا۔ وہ (اللہ تعالیٰ) بہت رحم والا ہے کہ اس نے ان احکام کو اپنے اور بندوں کے درمیان اتصال ایمانی اور محبت کا معاہدہ قرار دیا۔

**وجہ تسمیہ سورت المائدہ:**

چونکہ اس سورت میں حضرت عیسیٰؑ کے حواریوں کے مطالبے کی بناء پر مائدہ (خوان) کے نزول کا قصہ ہے جو کسی اور سورت میں نہیں ہے اس لیے اس سورت کا نام سورت مائدہ مشہور ہو گیا۔

اللہ کا ارشاد ہے: **اذ قال الحواريون يعيسى بن مريم هل يستطيع ربك ان ينزل علينا مائدة من السمآء...الخ**

**عن عبد الله بن عمر قال: أنزلت على رسول الله سورة المائدة وهو راكب على راحلته، فلم تستطيع أن تحمله فنزل عنها.** (اخرجه احمد في مسنده 234/2)

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ سورت مائدہ حضور ﷺ تسلیما کثیرا کثیرا پر اس حالت میں نازل ہوئی

کہ آپ سواری پر تھے۔سواری (بوجہ ثقل وحی) آپ ﷺ تسلیما کثیرا کثیرا کو لے جانے کی طاقت نہ تھی اس لیے حضور ﷺ تسلیما کثیرا کثیرا اس سے اتر گئے۔

دوسرا نام سورت العقود:

سمیت بهذا الاسم ؛لانها افتتحت بطلب الایفاء بالعقود من المؤمنین؛

(الاتقان فی علوم القرآن,144:روح المعانی 47/5)

ترجمہ:اس سورت کا نام عقود بھی ہے؛اس لیے کی ابتداء میں مومنین سے وعدوں کے پورا کرنے کا مطالبہ ہے۔اللہ کا ارشاد ہے: یا یها الذین امنو ا أو فو ا با لعقود....الخ

تیسرا نام سورت المنقذہ:

قال ابن الفرس:....لأنها تُنقِذُ صاحبها من ملائكة العذاب. (الاتقان144)

ابن الفرس فرماتے ہیں: چونکہ یہ سورت اپنے قاری کو عذاب کے فرشتوں سے بچاتی ہے اس لیے منقذہ کہلاتی ہے۔

موضوع سورۃ مائدۃ:

اصلاح عرب۔

فضیلت سورۃ المائدۃ:

عن أسماء بنت يزيد قالت:نزلت سورة المائدة على النبي ﷺ جميعا،ان كادت من ثقلها لتكسر الناقة .(البیقهی فی الشعب ،باب تعظیم القرآن : ٤٦٩/٢)

حضرت اسماء بنت یزید روایت کرتی ہے کہ سورت مائدہ نبی کریم ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) پر پوری نازل ہوئی۔اور یہ (روحانی) بوجھ اور ثقل قریب تھا کہ اونٹنی کو ڈھیر کر دیتا۔

خواب میں سورۃ المائدہ پڑھنے کی تعبیر:

حضرت جعفر صادقؒ نے فرمایا ہے۔اگر دیکھے کہ سورۃ المائدہ پڑھتا ہے۔دلیل ہے کہ شرف اور بزرگی پائے گا۔

(تعبیر الرؤیا:۳۴۹)

ترتیب جمعی (5) ترتیب نزولی (112) آیات (120) رکوعات (16) کلمات (4842) حروف (13464) زبر (3988) زیر (1600) پیش (1423) دوزبر (101) دوزیر (50) دوپیش (80) کھڑا زبر (463) کھڑی

زبر(20) الشاہمش (28) جزم (2324)شد (918)مد(220)

## خلاصہ رکوع ۱ :

ایفائے عہد الٰہی کی تشکیل۔ ماخذ آیت (اتا۳)

### ربط آیات:

(۱) عقود سے مراد عام ہے عقد بالخالق ہو یا بالمخلوق۔ جس وقت انسان ایفائے عقد بالخالق کو مشق کرلے گا تو ایفائے عہد بالمخلوق کی بھی آسانی ہوگی (احلت لکم بھیمته الانعام ) یعنی ایسی پابندی کرو کہ اللہ تعالیٰ کی مرضی کے سوا ایک لقمہ بھی اندر جانے نہ پائے اور جب پابندی کی اتنی مشق ہو جائے گی تو قلب میں رضائے الٰہی کا جلوہ پیدا ہوگا عرب سے گوشت چھڑو انا ایسا ہی ہے جس طرح ہندوستانیوں سے اناج۔ کیونکہ وہاں اناج کم پیدا ہوتا ہے۔ دودھ اور گوشت پر عرب کا زیادہ گزارہ ہوتا ہے۔ ایفائے عہد کی تلقین کر کے اشیائے ممنوعہ شمار کی جاتی ہیں۔ اور پھر کہا جاتا ہے کہ تمہیں ایفائے عہد سفر و حضر میں کرنا ہوگا پہلے سفر حج کی ممنوعہ اشیاء کا ذکر کیا گیا ہے۔ کیونکہ سفر حج عموماً ہر مسلمان کو پیش آتا ہے اور پھر حضر کی اشیا کا ذکر ہے۔ (واتقو اللہ ان اللہ شدید العقاب ) تک ممنوعات سفر کا ذکر ہے۔ (۲) اس آیت کا ماحصل سابقہ آیت کے ماحصل میں آ چکا ہے۔ (۳) پہلے اشیاء ممنوعہ کا ذکر ہے اس کے بعد فرمایا ہے۔ (الیوم یئس الذین کفروا من دینکم ) جس وقت تم اس درجہ کے تابع فرمان الٰہی بن جاؤ گے کہ اور چیزیں تو الگ رہیں تم ہر ایک لقمہ اللہ تعالیٰ سے پوچھ کر منہ میں ڈالنے لگو گے تو اس قسم کی خدا پرست با ہمت مستقل مزاج جماعت کے دین سے کافر یقیناً ناامید ہو جائیں گے وہ سمجھ جائیں گے کہ ایسی خدائی جماعت سے جیتنا ناممکن ہے۔ (۴) اس آیت سے پہلے روح تعلیم ختم ہو چکی ہے اصل غرض یہ تھی کہ عرب میں یہ جذبہ پیدا کر دیا جائے ۔ کہ مرضی الٰہی کے سوا ایک لقمہ بھی پیٹ میں نہ جانے پائے۔ اور یہ قاعدہ ہے کہ انسان کو اپنی تکمیل کے بعد تعلیم کا دروازہ کھولنا پڑتا ہے ورنہ اس پر کتمان علم کا فرد جرم لگ جائے گا۔ لہٰذا مسلمانوں کے دین کی تکمیل تو ہو چکی۔ چنانچہ خود ہی ارشاد ہو رہا ہے (الیوم اکملت لکم دینکم ) اب دوسرا فرض تبلیغ ہے اور الاقرب فالاقرب کے مطابق شروع ہونا چاہیئے۔ اور مسلمانوں کے سب سے اقرب اہل کتاب ہیں انہیں سب سے پہلے تبلیغ کرنا موزون ہے لہٰذا مسلمان پوچھتے ہیں کہ ہم جب باہر جائیں تو کونسی چیز استعمال کریں تو فرمایا جاتا ہے کہ جتنی ستھری اور عمدہ چیزیں ملیں وہ استعمال کرو سدھاتے ہوئے جانوروں سے جو شکار کرو اس کا کھانا بھی جائز ہے۔ (۵) ستھری چیزیں اور اہل کتاب کی ذبیحہ بھی استعمال کرنے کی اجازت ہے اور ان کی محصنات سے نکاح بھی کر سکتے ہو۔

## ربط بین الرکوعین (۱، ۲)

ماقبل میں شکار کے احکام کا بیان تھا اور وہ غفلت کے لئے سبب ہے اور اس میں نماز کا ذکر ہے تاکہ مؤمن نماز سے غافل نہ ہو جائے۔

## خلاصہ رکوع ۲ :

طریقہ تمیز طیبات اور تاکید ایفائے میثاق۔ ماخذ آیت (۶۔۷)

### ربط آیات:

(۶) تمیز طیبات نظافت طبع پر موقوف ہے نظافت طبع کے لئے طہارت ضروری ہے اور طہارت سے مراد روح وجسم دونوں کی طہارت ہے اور یہ دونوں ہی نظافت طبع کا موقوف علیہ ہیں۔ لہٰذا مسلمانوں کو طہارت جسمی کا پابند بنایا جاتا ہے۔ یہ وضو سے ہوگی اور طہارت روحانی بھی سکھائی جاتی ہے جو نماز میں پیدا ہوگی (ان الصلوۃ تنھی عن الفحشاء والمنکر) (۷) تاکید ایفائے میثاق الٰہی۔ (۸) خدا تعالیٰ کے عہد کے ایفا کے بعد تاکید کی جاتی ہے کہ خلق خدائے تعالیٰ کے سلوک میں جادۂ اعتدال سے ہٹنے نہ پاؤ۔ خواہ دشمن ہی سے واسطہ پڑ جائے۔ (۹) جو لوگ تعلق بالخالق و تعلق بالمخلوق کو ٹھیک بنائیں گے وہ مغفرت اور اجر عظیم پائیں گے۔ (۱۰) ضدی اور ہٹ دھرم جہنم رسید کئے جائیں گے۔ (۱۱) اے مسلمانو تم تجربہ کر چکے ہو کہ اللہ تعالیٰ کے راضی ہونے کی وجہ سے اس نے تمہیں کئی دفعہ دشمنوں کی نرغہ سے بچایا۔ لہٰذا آئندہ بھی اس کی رضا کے پابند رہو گے تو وہ اسی طرح تمہاری امداد فرمائیگا۔

## ربط بین الرکوعین (۲، ۳)

ماقبل میں مطلق میثاق (عہد) کا بیان تھا اور اس میں خاص میثاق (عہد) یعنی بنی اسرائیل کے میثاق (عہد) کا بیان ہے۔

## خلاصہ رکوع ۳ :

نقض میثاق کے نتائج۔ ماخذ آیت (۱۳)

### ربط آیات:

(۱۲) اللہ تعالیٰ نے یہود سے میثاق کی شرطیں طے کیں کہ اگر وہ ان شرطوں کو پورا کرینگے تو ان کی دنیا اور آخرت کی کامیابی کا خود

اللہ تعالیٰ ذمہ دار ہے۔ (۱۳) انہوں نے عہد الٰہی کو توڑا اور مندرجہ ذیل سزا پائی۔ (۱) لعنت (۲) قساوت قلبی (۳) تحریفات کلمات کا مرض (۴) تعلیم الٰہی کے ایک حصے کو پس پشت ڈالنا (۵) خیانت کا عادی ہونا۔ (۱۴) نصاریٰ کو نقض میثاق کی یہ سزا ملی (۶) قلوب میں عداوت اور بغض کا پیدا ہونا۔ عداوت عام ہے۔ عام زندگی میں ہو یا مذہبی زندگی یا سلطنت کی زندگی میں۔ (۱۵) اہل کتاب کے نقائص بیان کرنے کے بعد انہیں تبلیغ کی جاتی ہے۔ (۱۶) اس نور اور کتاب مبین کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ سیدھے راستے پر چلائے گا اور ظلمات سے نور کی طرف لائے گا (۱۷) اہل کتاب کو اپنی اصلاح کی بے حد ضرورت ہے یہ تو ظلمت شرک میں مبتلا ہو چکے ہیں اور بندگان خدا کو خدا مانتے ہیں۔ (۱۸) ابتلاء شرک میں یہ اور ترقی ہے دوسرے انسانوں کو خدا بناتے بناتے خود بھی خدا کے بیٹے بننے کے مدعی ہو بیٹھے اگر تم خدا تعالیٰ کے بیٹے ہوتے تو تمہیں خدائی ملنے کے بعد عذاب کیوں ہوتا بیٹے نہیں بلکہ سب اللہ تعالیٰ کے غلام ہو۔ (۱۹) اے اہل کتاب ہم نے تم پر اتمام حجت کر دی ہے تاکہ تمہارا یہ عذر نہ رہے کہ ہمارے پاس کوئی بشیر ونذیر نہیں آیا تھا۔

## ربط بین الرکوعین (۳،٤)

ماقبل میں اہل کتاب کو خطاب اور رسالتؐ کا مضمون تھا اور اس میں بھی اسی طرح رسالت اور موسیٰؑ کے قوم کو خطاب کا بیان ہے۔

## خلاصہ رکوع ٤ :

نقض عہد کے باعث لعنت جس کا ذکر پہلے رکوع میں آیا ہے لعنت سے بزدلی پیدا ہوئی۔ ماخذ آیت (۲۲)

## ربط آیات:

(۲۰) موسیٰ علیہ السلام اپنی قوم کو برانگیختہ کرنے کے لئے فرماتے ہیں تم نبی زادے بھی ہو اور شاہزادے بھی ہو۔ لہٰذا تمہاری غیرت جوش میں آنی چاہیئے۔ اپنے باپ دادا کا ملک دشمنوں سے لڑ کر چھین لو چونکہ ان پر نقض عہد کے باعث لعنت الٰہی نازل ہو چکی تھی اور اس لعنت کا نتیجہ بزدلی ہے لہٰذا وہ ذرا بھی متاثر نہیں ہوتے۔ (۲۱) بارگاہ الٰہی سے ارض مقدس کا فیصلہ تمہارے حق میں ہو چکا ہے۔ (۲۲) بزدلی کا اظہار کرتے ہیں۔ (۲۳) جن لوگوں پر اللہ تعالیٰ کا خاص انعام تھا انہیں اپنی فتح کا یقین تھا وہ ان لوگوں کی بہتری ہمت دلاتے ہیں لیکن ان مردہ دلوں اور مسخ شدہ فطرت والوں پر ان ترغیبوں کا کچھ اثر نہیں ہوتا۔ (۲۴) کہتے ہیں اے موسیٰ علیہ السلام بار بار کیوں کہتے ہو ہمارا فیصلہ ہے کہ جب تک ان کی شکلیں بھی وہاں دکھائی دیتی ہے ہم ہرگز

نہیں جائینگے۔ (۲۵) موسیٰ علیہ السلام مایوس ہو کر بارگاہ الٰہی میں عرض کرتے ہیں خداوندا ہم دونوں بھائی تیرے حکم کی تعمیل کے لئے حاضر ہیں اور ہم ان نالائقوں میں رہنا بھی نہیں چاہتے۔ (۲۶) اگر یہ ایسے ہی ڈرپوک اور بے حس ہو گئے ہیں تو ان کو ارض مقدس کی بادشاہی دینے سے کیا نفع ہوگا۔ لہٰذا سزا کے طور پر یہ چالیس برس یہاں جنگل میں پھریں تا کہ بے غیرت اور بے حس بڈھے مر جائیں اور ایک نئی نسل غیور اور حریت پسند پیدا ہو۔ وہ جا کر اپنے آبائی ملک پر قبضہ جمالے

## ربط بین الرکوعین (٤، ٥)

ماقبل میں فاسق قوم کا بیان تھا اور اس میں خاص فاسق یعنی قابیل کا بیان ہے۔

## خلاصہ رکوع ٥ :

لعنت الٰہی کا دوسرا اثر سلب عقل ہے۔ عقل پر ایسا پردہ پڑ جائے کہ حیوانوں سے بھی کم عقل ہو جائے۔ ماخذ آیت (۳۰-۳۱)

### ربط آیات:

(۲۷) دونوں بھائیوں نے قربانی کی۔ ایک کی قربانی بارگاہ الٰہی میں قبول ہوئی اور دوسرے کی نامنظور ہوئی جس کی قبول نہیں ہوئی اس نے دوسرے سے کہا میں تمہیں قتل کر دونگا (۲۸) قربانی قبول ہونے والے متقی نے کہا اگر تو میرے قتل ناحق کا ارادہ کریگا تو میں تیرا مقابلہ نہیں کرونگا۔ (۲۹) میں چاہتا ہوں کہ میرے مقتول ہونے اور تیرے قاتل ہونے کا گناہ تیرے سر پر ہی ہو۔ (۳۰) اپنے نفس کے کہنے پر بھائی کو قتل کر ڈالا اور خسارہ پایا۔ (۳۱) بھائی کے قتل کرنے کے بعد اسے یہ پریشانی لاحق ہوئی کہ لاش کے ساتھ کیا سلوک کرے اللہ تعالیٰ نے ایک کوا بھیجا۔ جس نے زمین کرید کر دکھائی۔ کہ اپنے بھائی کو اس طرح زمین کھود کر دفن کرو۔ تب اس قاتل کو افسوس ہوا کہ اس کی عقل کوے جتنی بھی نہیں رہی اس واقعہ سے ثابت ہوا کہ نافرمانی کے باعث انسان سے عقل سلب ہو جاتی ہے کہ وہ حیوان سے بھی گر جاتا ہے۔ (۳۲) حاصل یہ نکلا کہ آپس کی خونریزی پر بیرونی مقابلہ سے تقاعد شروع ہوگا۔ اس لئے یہ قانون بنایا گیا۔ کہ آپس میں قتل ناحق کرنے والا ساری قوم کو تباہ کرتا ہے۔ اور قتل ناحق کو بند کرنے والا ساری قوم کو زندگی کے راستہ پر ڈالتا ہے (ولقد جاء تهم رسلهم) حضرت موسیٰ علیہ السلام کے احکام کی تعمیل اس قوم کے لئے رحمت الٰہی کا دروازہ کھولتی ہے کہ مقدس زمین جس میں دنیا اور دین کی بہتری ہے اور وہ ان کی موروثی ہے ان کے ہاتھ آئے گی لیکن قوم اس ترقی کے وسائل کو استعمال کرنے سے انکار کرتی ہے (۳۳) اس آیت میں ایک طرح پر مسرفین کی تفصیل اور ان کے اعمال کی سزا بتلائی گئی ہے کہ آپس میں کشت و خون حرام ہے ہاں اللہ تعالیٰ کی قائم کردہ

منظم حکومت کے خلاف بغاوت کرنے والے کی سزا قتل اور سولی وغیرہ ہے۔(۳۴) گرفتار ہونے سے پہلے خود بخود ہتھیار ڈال کر معافی کے لئے ہاتھ بڑھائیں تو معافی دی جاسکتی ہے۔

## ربط بین الرکوعین(۵،۶)

ماقبل میں خاسرین اور اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کے امداد سے اعراض کرنے والوں کا اور قطاع طریق (ڈاکوؤں) اور ان کے جزائم (بدلوں) کا بیان تھا اور اس میں ان کے کامیابی کے اسباب کا بیان ہے۔

## خلاصہ رکوع ٦ :

ایسا طرز عمل جس سے نقض عہد کی نوبت نہ آئے ۔ماخذ آیت (۳۵)

**ربط آیات:**

(۳۵) یہود کی حالت پہلے دو رکوع میں ذکر ہو چکی ہے۔کہ باوجود شہزادے اور نبی زادے ہونے کے مخالفوں کے روبرو نہیں ہو سکتے اور لڑنے کی قوت اپنے اندر صرف کرتے ہیں۔اب مسلمانوں کو خاص طور پر متنبہ کیا جاتا ہے۔اور اس مرض کا علاج اس آیت میں بیان کیا گیا ہے کہ ہر ایک اپنی انفرادی زندگی میں اقرب الی اللہ بننے کو نصب العین بنائے۔بلکہ اجتماعی زندگی میں بھی اقرب الی اللہ کو تلاش کیا جائے اور اسے ہی امام بنایا جائے جو سب سے زیادہ حق کے راستے میں قربانی کر سکے اور شہوات و رذائل سے پاک ہو۔(۳۶) جو لوگ اس طرح سے کام کرنے سے انکار کرتے ہیں تو وہ اگر ساری زمین کے خزانے اور اتنے خزانے دے کر بھی اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بچنا چاہے تو نہیں بچ سکتے کیونکہ ایک صحیح راستہ مان کر دانستہ اس سے انکار کر رہے ہیں۔(۳۷) ان کی بداعمالی کا تقاضہ یہی ہے کہ انہیں عذاب ہی میں مبتلا رکھا جائے ۔(۳۸) ہاں کہیں نظام قائم کرنے کے لئے تشدد کی ضرورت پیش آجائے تو بقدر ضرورت اجازت دی جاتی ہے۔(۳۹) ایک دفعہ غلطی ہونے کے بعد اگر کوئی اپنی اصلاح کرلے گا تو اچھا سمجھا جائیگا۔(۴۰) اللہ تعالیٰ چونکہ زمین وآسمان کا مالک ہے اس لئے بدامنی کے روکنے کے لئے جو سزا چاہے تجویز کر سکتا ہے۔(۴۱) صحابہ کرامؓ میں قربانی کا مادہ پورے طور پر پیدا ہو گیا تھا۔اور یہود میں بالکل مفقود تھا۔اب دونوں کے درمیان ایک تیسری جماعت پیدا ہوئی ہے جو ہرگز قابل تقلید نہیں ہے۔یہ جماعت منافقین کی ہے پہلے ان کی غلطیاں نمایاں کی گئی ہیں۔اور اخیر میں علیحدگی کا حکم دے دیا گیا ہے۔ (۴۲) یہ جھوٹ سننے والے حرام کھانے والے خواہ یہود ہوں یا منافقین اگر آپ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کے پاس کوئی فیصلہ لائیں ان کی رعایت ہرگز نہ کی جائے۔صاف طور پر انصاف کے مطابق فیصلہ کر دیا جائیگا۔یا اعراض کیا جائے بشرطیکہ آپ مناسب سمجھیں۔(۴۳) اگر فیصلہ الٰہی کے طالب ہو

ں تو وہ ان کے گھر میں موجود ہے وہ اللہ تعالیٰ کے مرضی کے خواہاں نہیں ہیں۔

## ربط بین الرکوعین(۶،۷)

ماقبل میں تورات کا بیان تھا اور یہاں بھی اسی طرح تورات کی حقانیت کا ذکر ہے۔

## خلاصہ رکوع ۷ :

قرب الی اللہ کے لئے اتباع کتاب اللہ ضروری ہے۔ ماخذ آیت (۴۹)

**ربط آیات:**

(۴۴) سارے رکوع کے مضمون کا خلاصہ یہ نکلے گا کہ یہود کے لئے اپنے زمانہ میں توریت کا اتباع ضروری تھا اور نصاریٰ کے لئے اپنے زمانے میں انجیل کی پیروی ضروری تھی۔ جب قرآن نازل ہوا تو سب کے لئے اس کا اتباع ضروری ہوا۔ کیونکہ یہ سب کے لئے مصدق ہے۔(۴۵) تورات میں فوجداری کا یہ قانون تھا۔(۴۶) عیسیٰؑ تورات کے مصدق ہو کر تشریف لائے اور انہیں انجیل دی گئی۔(۴۷) انجیل والوں کو اپنے زمانے میں یہی حکم تھا کہ انجیل کو معمول بہ بنائیں۔(۴۸) اس کے بعد آپ کی طرف قرآن حکیم نازل کیا گیا۔ جو ساری پہلی آسمانی کتابوں کا اصولاً مصدق ہے اب آپ کو حکم ہے کہ اس قرآن کے مطابق فیصلہ دیا کیجئے۔(۴۹) قرآن کے خلاف کوئی فیصلہ نہ ہونے پائے اور آپ احتیاط کریں کہ وہ اپنی چالبازی اور شرارت سے آپ کو اس مسلک سے ہٹا نہ دیں۔(۵۰) قرآن حکیم کے خلاف کیا وہ جاہلیت کے بے تکے بے ڈھنگے اور بے اصولے ریاکاری کے فیصلے چاہتے ہیں ورنہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے بہتر فیصلہ انہیں کہاں سے مل سکتا ہے۔

## ربط بین الرکوعین(۷،۸)

ماقبل میں یہود اور ان کی برائیوں کی مذمت کا بیان تھا اور اس میں یہود کے ساتھ مقاطعت کا ذکر ہے۔

## خلاصہ رکوع ۸ :

اعدائے الٰہی سے مقاطعہ۔ تا کہ اتباع کتاب اللہ ہو سکے۔ ماخذ آیت (۵۱)

**ربط آیات:**

(۵۱) یہود اور نصاریٰ سے دوستانہ تعلقات منقطع کر دو ورنہ اختلاط سے ان کے عادات و اخلاق تم میں سرایت کر جائیں گے۔ اور تم بھی گر جاؤ گے۔(۵۲) جن کے دلوں میں مرض نفاق ہے وہ ڈر کے مارے مقاطعہ میں شامل نہیں ہونگے نفاق کا خاصہ ہے

دلی ہے اور توحید کا خاصہ جرأت ہے۔ (۵۴) مسلمان متعجب ہو کر کہیں گے یہ تو ہماری جماعت میں شمولیت کے حتمی دعویٰ کیا کرتے تھے۔ (۵۴) اے مسلمانوں اگر تم نے خدائے تعالیٰ کے حکم کی تعمیل کر کے دشمنان خدا سے علیحدگی اختیار نہ کی تو اللہ تعالیٰ دوسری جماعت پیدا کر دیگا۔ جو مومنوں پر نرم اور اعدائے اسلام کے حق میں سخت گیر ہوگی۔ (۵۵) اے مسلمانوں تمہارے دوست فقط اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ یا رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) اور مخلص ایمان والے لوگ۔ (۵٦) اور یہی جماعت غالب آنے والی ہے۔

## ربط بین الرکوعین (۸،۹)

ماقبل میں اہل کتاب کے ساتھ مقاطعت اور موالات کا بیان تھا اور اس میں بھی اسی طرح یہود اور نصاریٰ کے ساتھ مقاطعت کا ذکر ہے۔

## خلاصہ رکوع ۹ :

دشمنان خدا سے مقاطعہ کا سبب استہزاء علی الدین ہے۔ ماخذ آیت (۵۷۔۵۸)

### ربط آیات:

(۵۷) اہل کتاب اور کفار جو تمہارے دین کا تمسخر اڑاتے ہیں ان کو دوست مت بناؤ۔ (۵۸) اذان میں اسلام کی ساری روح آجاتی ہے اور دن رات اس کے اعلان کرنے میں بچے بچے کے کان تک یہ روح پہنچ جاتی ہے اب اس اعلان پر وہ بے ایمان ٹھٹھا کرتے ہیں لہٰذا تم ان کے ساتھ کس طرح دوستی رکھ سکتے ہو۔ (۵۹) اے اہل کتاب ہمارے ساتھ تمہاری عداوت کی اور کوئی وجہ نہیں ہے سوائے اس کے کہ ہم خدا پرست قرآن کے ماننے والے اور پہلی کتابوں کی تصدیق کرنے والے ہیں اور تم اس نعمت سے بے بہرہ ہو۔ (٦۰) اپنے گریبان میں تو منہ ڈال کر دیکھو تم پر خدا تعالیٰ کی لعنت اور غضب نازل ہوا۔ تم ہی میں سے بندر اور خنزیر بنائے گئے اور تم نے شیطان کی بندگی کی۔ بدترین تو تم ہو اور استہزا ہم پر کرتے ہو۔ (٦۱) ظاہر داری کے طور پر تمہارے (مسلمانوں کے) پاس حاضر ہو کر کہتے ہیں کہ ہمیں کوئی اختلاف نہیں ہے حالانکہ دل میں بے ایمانی بحال رکھتے ہیں۔ (٦۲) ان کے اکثر افراد اثم، عدوان، اور حرام خوری میں مبتلا ہیں۔ (٦۳) دنیادار تو ان کے خراب ہی تھے لیکن ان کے درویش (صوفی) اور عالم بھی ان کو ان برائیوں سے نہیں روکتے وہ بھی بہت برا کر رہے ہیں۔ (٦۴) انہوں نے اتباع دین حق چھوڑ دیا ہے اور جاہل و عالم فرض منصبی کے تارک ہو گئے ہیں اشاعت دین الٰہی اور حمایت حق کے باعث جو مددان کو

خزانہ غیب سے ملتی تھی وہ بند ہو گئی ہے اب اس کی بندش کا الزام خدا تعالیٰ پر لگاتے ہیں اس بہتان کے باعث ان پر لعنت پڑ رہی ہے خدا تعالیٰ تو ان کو دینے کے لئے تیار ہے لیکن انہوں نے لینے کا دروازہ خود بند کر دیا ہے۔ (۶۵) اگر اہل کتاب ان حرکتوں سے باز آ کر خدا تعالیٰ کی باتوں کو مان جاتے تو ان کو بھی سرفرازی کا تمغہ مل جاتا۔ (۶۶) اگر یہ تورات اور انجیل کے ساتھ قرآن حکیم کو معمول بہ بنالیں تو زمین و آسمان کے خزانے ان کی خدمت کے لئے وقف کر دئیے جائیں ان میں ایک جماعت میانہ رو موجود ہے اور اکثر خراب ہے۔

## ربط بین الرکوعین (۹، ۱۰)

ماقبل میں اہل کتاب کا تورات اور انجیل کی عدم تبلیغ کا بیان تھا اور اس میں نبی کریم ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کو قرآن کی تبلیغ پر امر کا بیان ہے۔

## خلاصہ رکوع ۱۰ :

امت مقتصدہ کی تبلیغ اور مسائل تبلیغیہ۔ ماخذ آیت (۶۷، ۷۲، ۷۳)

ربط آیات:

(۶۷) اس سے پہلی آیت میں آچکا ہے کہ اہل کتاب میں ایک جماعت میانہ رو نیک نیت موجود ہے اس جماعت کے کانوں تک کلمہ حق پہنچانا آپ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کا اور آپ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کی جماعت کا فرض ہوگا۔ (۶۸) اہل کتاب سے کہا جائیگا کہ ہم تمہیں یہ نہیں کہتے کہ اپنی اپنی کتاب کی تکذیب کرو، بلکہ یہ چاہتے ہیں کہ ان کتابوں کے ساتھ اس کی بھی تصدیق کرو۔ اکثر ان میں سے اس ترمیم کے ماننے کیلئے تیار نہیں ہیں۔ (۶۹) تمام بنی آدم کیلئے نجات کا یہ اصول ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو حکم آئے جس وقت آئے جس نبی کی معرفت آئے اس پر ایمان لایا جائے اور اس کو عملی جامہ پہنایا جائے اور حساب و کتاب کا آدمی قائل ہو تم یہ کر رہے ہو کہ خدا تعالیٰ موسیٰ یا عیسیٰ کی معرفت تورات یا انجیل میں حکم دے گا تو اس کا اقرار کرو گے لیکن قرآن میں آئے اور رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کی معرفت آئے تو نہیں مانو گے یہ ایمان صحیح کامل اور خالص نہیں ہے۔ (۷۰) وعدہ خلافی انبیاء کی تکذیب اور انکا قتل بنی اسرائیل کی عادت رہی ہے لہٰذا اب بھی اس عادت مستمرہ کا اظہار کر رہے ہیں (۷۱) اتنی بے ایمانیاں کر کے بھی انہوں نے سمجھا کہ یہ معمولی باتیں ہے اتنی شرارتوں کے باعث ان کی فطرتیں مسخ ہو گئیں اندھے اور بہرے بن گئے۔ (۷۲) اس سے پہلے زیادہ تر یہود کی خرابیں کا ذکر تھا اب نصاریٰ کو تبلیغ کی جاتی ہے نصاریٰ میں مختلف خیال کے لوگ تھے بعض کا خیال تھا کہ عیسیٰ خود خدا ہی تھے اس آیت میں اسی عقیدے

کا ذکر ہے حالانکہ عیسیٰؑ نے اپنی تعلیم میں اس باطل عقیدہ کے وضع کرنیکی گنجائش ہی نہیں چھوڑی وہ تو کہہ گئے ہیں اعبدوا اللّٰہ ربی وربکم الآیہ۔ (۷۳) یہ نصاریٰ کی دوسری جماعت کا عقیدہ ہے جو تین خدا مانتے ہیں۔ (۷۴) یہ کم بخت توبہ کر کے اللہ تعالیٰ سے معافی کیوں نہیں مانگ لیتے اللہ تعالیٰ کی مغفرت کا دروازہ ان پر کھلا ہے جب چاہے تائب ہو کر داخل ہو سکتے ہیں۔ (۷۵) عیسیٰ پہلے انبیاء کی طرح ایک رسول تھے وہ اور انکی والدہ ماجدہ کھانا کھاتے تھے۔ خدا تعالیٰ تو کھانے سے پاک ہے لہٰذا یہ ماں اور بیٹا خدا کیسے بن سکتے ہیں۔ (۷۶) ایسے بے سمجھ ہو ایسی ہستیوں کو خدا بناتے ہو۔ جن کے قبضہ میں نہ تمہاری مضرت ہے اور نہ تمہارا نفع ہے۔ (۷۷) اے اہل کتاب غلو چھوڑ دو یہود نے تو عیسیٰؑ کی توہین کی اور عیسائیوں نے انہیں یہاں تک بلند کیا کہ خدا بنا دیا۔

لہٰذا اے اہل کتاب یہ گمراہی کا راستہ چھوڑ دو اور سیدھے ہو کر خدا پرست بن جاؤ۔ جملہ معترضہ جس وقت سلسلہ تبلیغ شروع کرینگے تو پہلے نصاریٰ کو تبلیغ کرینگے کیونکہ نصاریٰ کو فقط رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کی نبوت کا قائل کرنے کی ضرورت تھی اور یہود کو رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کے ساتھ حضرت عیسیٰ کی نبوت منوانے کی بھی ضرورت تھی۔ لہٰذا یہود کے متعلق ہمارا کام دو گنا ہو جائے گا۔ اگر نصاریٰ کو پہلے اپنے ساتھ ملا لیں تو پھر یہود کو تابع بنانا آسان ہو گا۔

## ربط بین الرکوعین (۱۰، ۱۱)

ماقبل میں اہل کتاب کی مذمت کا بیان تھا اور اس میں ان کا اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دوری کا بیان ہے۔

## خلاصہ رکوع ۱۱

اہل کتاب کی تبلیغ میں نصاریٰ مقدم اور یہود مؤخر ہیں۔ ماخذ آیت (۸۲)

### ربط آیات:

(۷۸) یہود کی جماعت اپنے عصیان اور عدوان کے باعث ملعون ہو چکی ہے۔ (۷۹) ان میں یہ بہت برا مرض تھا کہ ایک دفعہ غلطی کر بیٹھتے تو اس پر ضد کرتے اور باز نہ آتے۔ (۸۰) ان میں سے اکثر کو آپ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) پائیں گے۔ کہ خدا تعالیٰ کے دشمنوں سے دوستی رکھتے ہو حالانکہ یہ بدیہی بات ہے کہ دشمن کا دوست دشمن ہوتا ہے۔ (۸۱) اگر یہ خدا پرست ہوتے تو کفار سے دوستی کیسے رکھتے۔ (۸۲) اسلام سے یہود کو تو ایسی ہی عداوت ہے جیسی مشرکین کو۔ البتہ نصاریٰ نسبتاً یہود سے کم دشمن ہیں۔ اور اس کی وجہ یہ ہے کہ نصاریٰ میں اللہ تعالیٰ کے دوست ہیں اور ان میں ایسے علماء اور صوفی موجود ہیں جو حق بات کو دیکھ کر مانتے ہیں تامل نہیں کرتے اس لئے ان کے عوام میں بھی یہود جتنی خباثت نہیں ہے۔ (۸۳) نصاریٰ

میں سلیم الفطرت آدمی اچھی تعداد میں موجود ہیں جو تعلیم قرآن سے متاثر ہو سکتے ہیں۔ (۸۴) حق کے سامنے سر تسلیم خم کرنے میں انہیں عار نہیں ہے۔ (۸۵) ایسے حق پرست اللہ تعالیٰ کے ہاں پوری عزت پائیں گے۔ (۸۶) اور ان میں سے جو لوگ ہٹ دھرمی اور ضد سے باز نہ آنے والے ہیں جہنم کا ایندھن بنائے جائیں گے۔

## ربط بین الرکوعین (۱۱، ۱۲)

ماقبل میں یہود اور نصاریٰ کی مذمت اور انکا حرام کو حلال کرنے کا بیان تھا اور اس میں مؤمنوں کو اس سے منع ہونے کا بیان ہے۔

## خلاصہ رکوع ۱۲ :

دورہ تبلیغ میں افراط و تفریط سے احتراز رہے۔ ماخذ آیت (۸۷)

### ربط آیات:

(۸۷) جملہ معترضہ: آیات قرآن حکیم میں عموماً اس قدر جامع مضمون ہوتا ہے کہ اگر ماقبل و مابعد سے منقطع کر دیا جائے تو بھی کوئی حرج واقع نہیں ہوتا یہی وجہ معلوم ہوتی ہے کہ عموماً مفسرین حضرات نے ربط آیات کی طرف بہت کم توجہ کی ہے لیکن جب ربط آیات قائم کیا جائے تو اس عام مضمون کو سیاق و سباق کے مناسب بیان کرنا پڑتا ہے۔ چنانچہ اس آیت میں یوں ہی کیا جائے گا) اے مسلمانو! جب تم سفر تبلیغ پر جاؤ تو حلال کو حرام یا حرام کو حلال نہ کر دینا بلکہ غیر مسلموں کے سامنے اصلی اسلام پیش کرنا۔ (۸۸) یہ حلال چیزیں استعمال کرو۔ اصلی چیز تقویٰ ہے اس کا البتہ پورا لحاظ رہے۔ (۸۹) جس حلال چیز کا کھانا تم نے چھوڑا ہے۔ اگر یمین منعقدہ سے بھی چھوڑا ہے۔ تو قسم توڑ کر اسے کھاؤ اور کفارہ دے دو۔ (۹۰) پہلی آیت میں افراط سے روکا گیا تھا۔ اب تفریط سے روکا جاتا ہے۔ کہ ان محرمات کو حلال نہ سمجھو۔ اور اہل کتاب ان امراض میں مبتلا ہوں تو تم ان کے ساتھ شریک نہ ہو جاؤ۔ (۹۱) یہ شیطان کے پھندے ہیں۔ ان کے باعث آپس میں عداوت ڈلواتا ہے اور یاد الٰہی سے روکتا ہے۔ (۹۲) تمہارا فرض ہے کہ شیطانی پھندوں سے بچو اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی اطاعت کرو۔ (۹۳) سابق الذکر حکم کے معلوم ہونے سے پہلے اگر افراط و تفریط کا ارتکاب ہو چکا ہے اور اب تعمیل حکم کے لئے تیار ہو۔ تو پہلی غلطیاں معاف ہو جائیں گی۔ (جملہ معترضہ) اپنی تکمیل کے بعد سفر تبلیغ کے لئے مسلمان نکلے تھے۔ مرکز اصلی کے ساتھ تعلق کا ذکر ابتداء سورۃ میں آچکا ہے۔ اب پھر اخیر میں دوبارہ آیا ہے اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ دور دراز ممالک میں جا کر مرکز

اصلی سے تعلق منقطع نہ ہونے پائے۔ اسی میں زندگی ہے کہ ساری مسلمانوں کا ملجا و ماویٰ ایک رہے۔ ورنہ فنا ہو جائیں گے۔

## ربط بین الرکوعین (۱۲،۱۳)

ماقبل میں شراب سے منع ہونے کے امتحان کا بیان ہے اور اس میں حرم کے اندر شکار سے منع ہونے کا اور اسی طرح ماقبل میں بیان منع الصید فی الحرم اجمالاً تھا اور اس میں ماقبل کا تفصیل ہے۔

## خلاصہ رکوع ۱۳ :

مسلمان جہاں جائیں مرکز اصلی (بیت الحرام) سے تعلق منقطع نہ ہونے پائے۔ ماخذ آیت (۹۴۔۹۵۔۹۷)

### ربط آیات:

(۹۴) یہ واقعہ حدیبیہ میں ہوا ہے رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کی امت کا کمال اتباع ہے کہ شکار اتنا قریب ہے۔ (۹۵) وہ احکام بتلائے جا رہے ہیں کہ جب اپنے مرکز کی طرف آؤ تو ان آداب کا لحاظ رکھ کر آؤ۔ (۹۶) ہاں احرام کی حالت میں سمندر کا شکار جائز ہے۔ (۹۷) سورۃ النساء کے پہلے رکوع میں مال کے لئے قیاماً کا لفظ استعمال کیا گیا ہے (ولا تؤتوا السفھاء اموالکم التی جعل اللہ لکم قیاماً) اور اس آیت میں بیت اللہ الحرام کو قیاماً للناس کہا گیا ہے۔ حاصل یہ ہے کہ جس طرح مال معاشرت میں عزت کی زندگی کا کفیل ہے اسی طرح قومی اور سیاسی زندگی میں دنیائے اسلام کے لئے بیت اللہ الحرام کا تعلق روح رواں ہے۔ جس طرح مال کے فنا ہو جانے سے انسان ذلیل وخوار پھرتا ہے۔ اسی طرح اگر مسلمان مرکز سے ٹوٹ جائیں گے تو انہیں عزت کے بجائے ذلت نصیب ہوگی اور بقا کی بجائے وہ فنا سے دوچار کئے جائیں گے۔ واللہ اعلم۔ (۹۸) مرکز سے تعلق توڑا تو شدید العقاب کا سلوک ہوگا اور تعلق قائم رکھا تو اللہ تعالیٰ غفور رحیم ہے اگر کوئی غلطی بھی ہو جائے گی، تو اللہ تعالیٰ درگزر فرمائے گا۔ (۹۹) سید المرسلین خاتم النبیین علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کام فقط صحیح راستہ دکھانا ہے کام کرنا تمہارا فرض ہے۔ (۱۰۰) مالی اور بدنی قربانی پر آمادہ ہونے والا طیب ہے۔ ایسے طیبین کی چھوٹی سی جماعت بھی بڑا کام دے گی اور اگر یہ مادہ پیدا نہ ہوا پھر وہ جماعت خواہ کتنی ہی بڑی ہو بیکار محض ہوگی۔

## ربط بین الرکوعین (۱۳،۱۴)

پہلے رکوع میں ان چیزوں کا ذکر تھا جو حسی طور پر حرام تھیں اب اس رکوع میں ان چیزوں کا بیان ہے جو معنوی طور پر حرام ہیں۔ حسی طور پر جو حرام ہے مثلاً شراب، عبادۃ الاوثان اور معنوی طور پر جو حرام ہیں مثلاً ان اشیاء کے بارے میں سوال مت کرنا

جن کے بارے میں سوال کرنا درست نہیں۔

## خلاصہ رکوع ۱۴ :

سوالات لایعنی اور رسوم جاہلیت سے مسلمانوں کو احتراز لازمی ہے۔ ماخذ آیت (۱۰۱، ۱۰۲)

### ربط آیات:

(۱۰۱) ایک ضرب المثل ہے کثرۃ الکلام ینبئی عن قلۃ العمل یعنی باتونی آدمی بے کار ہوتا ہے لہٰذا صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو زیادہ سوالات کرنے سے روکا جاتا ہے کہ جو حکم ملے فقط اس کی تعمیل کرو ورنہ جو پوچھے گا جواب ملے گا نتیجہ یہ ہوگا کہ تمہاری آزادی کا دائرہ تنگ ہو جائے گا اور تکلیف اٹھاؤ گے۔ (۱۰۲) پہلی قومیں اسطرح تباہ ہو چکی ہیں کہ ہر بات اپنے نبی سے پوچھی اپنا دائرہ تنگ کرلیا اور پھر عمل نہ کر سکے اور نافرمانی کے جرم میں مارے گئے۔ (۱۰۳) اسلام کے دائرے میں آنے کے بعد رسوم جاہلیت سے بھی تائب ہو جاؤ۔ وہ رسمیں اکثر کفار کی افترا پردازی سے پیدا شدہ ہیں۔ (۱۰۴) معاندین حق کو جب جاہلانہ تباہ کن رسموں سے روکا جاتا ہے تو آباؤ اجداد کی پاسداری کے باعث اتباع حق سے انکار کرتے ہیں۔ (۱۰۵) اپنی اصلاح کے بعد کہیں رعونت اور تکبر میں مبتلا نہ ہو جانا۔ ہچو ما دیگرے نیست اور دوسرے کی گمراہی دیکھ کر اس کے پیچھے نہ پڑ جانا بلکہ اپنے نفس کی حفاظت میں ہوشیار رہو بہت سے آدمی ظاہر میں بڑے اچھے اور فی الحقیقت برے اور بعض اس کے برعکس باطن کا اندازہ لگانا بے شک ہمارا فرض نہیں ہے ہاں بظاہر نظام کے چلانے کے لئے ہمیں اچھے آدمی چاہئیں اس کے لئے آئندہ آیت میں قاعدہ بیان کیا جاتا ہے۔ (۱۰۶) معاملات میں اچھا وہ شخص ہے جس کے حق میں دو بھلے مانس گواہی دے دیں کہ یہ اچھا ہے البتہ وہ آدمی ایسے ہونے چاہئیں جن کا اس کے ساتھ کبھی کوئی معاملہ بھی ہوا ہو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں ایک شخص نے دوسرے کے حق میں اچھے ہونے کی گواہی دی آپؓ نے فرمایا تم نے کبھی اس کے ساتھ سفر کیا۔ جواب ملا نہیں فرمایا کہ تجارت میں شرکت کی جواب ملا نہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ تم پھر اس کے حق میں کس طرح اچھے ہونے کی گواہی دیتے ہو۔ (۱۰۷) چنانچہ اس معاملہ میں دو شریف آدمی میت کے خاندان والوں میں سے وصی میت کی تکذیب کریں تو ان کی شہادت قبول کی جاتی ہے۔ (۱۰۸) یہ قانون اس لئے بنایا گیا ہے کہ لوگ صحیح شہادت دے سکیں اور انہیں ڈر ہو کہ اگر ہم نے جھوٹی شہادت دی تو ہماری شہادت مسترد ہو سکتی ہے۔

## ربط بین الرکوعین(۱۴،۱۵)

ماقبل میں عذاب کے ثبوت کا بیان تھا اور اس میں بدلے کے دن (قیامت) کا بیان ہے۔

## خلاصہ رکوع ۱۵ :

قیامت کے دن انبیاء علیہم السلام بطور شاہد عدل کے پیش ہوں گے۔ ماخذ آیت (۱۰۹)

### ربط آیات:

(۱۰۹) معاملہ دنیاوی میں تو اس کو اچھا سمجھا جاتا تھا جس کو دو آدمی کہہ دیں کہ یہ اچھا ہے اب بتلایا جاتا ہے۔ کہ عند اللہ نجات کس طرح ہوگی انبیاء علیہم السلام سے سوال ہوگا کہ ان لوگوں نے آپ کی کیا قدر کی۔ پہلے تو انبیاء علیہم السلام تواضع اور خشوع کے لحاظ سے یہی عرض کرینگے کہ خداوندا مخفی رازوں کا تو ہی جاننے والا ہے۔ ہمارا علم تیرے علم کے مقابلے میں کوئی چیز نہیں ہے۔ اس کے بعد اپنی امت پر گواہی دیں گے۔ (کذا فی فتح الرحمٰن) (جملہ معترضہ) آیندہ دو رکوع میں عیسیٰ علیہ السلام کے واقعات بطور نمونہ ذکر کیے جاتے ہیں کہ جو خواہش ان کی ہوگی دوسرے انبیاء علیہم السلام کی خواہش بھی غالباً ایسی ہی ہوگی حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر دوستوں اور دشمنوں نے بڑے بڑے الزام لگائے اس کے بعد اس رحم مجسم کو اتنا غصہ آنا چاہیئے تھا کہ یہ سب لوگ جہنم رسید کیے جائے لیکن پھر بھی دیکھیئے کہ وہ کیا چاہتے ہیں۔ (۱۱۰) اس سارے رکوع میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق تذکیر بآلاء اللہ کا ذکر ہے دوسرے رکوع کے آغاز میں ان سے محاسبہ شروع ہوگا کہ آیا ان نعمتوں کا مورد بن کر تو نے یہی تعلیم دی تھی کہ مجھے اور میری ماں کو بھی خدا بناؤ اس کے حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنی صفائی پیش کریں گے۔ (۱۱۱) سابقہ انعامات کے علاوہ یہ احسان بھی تم پر کیا گیا کہ حواریوں کو تمہارا ساتھی بنایا۔ (۱۱۲) حواریوں نے مائدہ کے نزول کی حضرت عیسیٰ سے استدعا کی۔ (۱۱۳) تاکہ مشاہدہ سے ان کو اطمینان قلبی نصیب ہو اور وہ حضرت عیسیٰ کے اس معجزہ پر عینی گواہ بنیں۔ (۱۱۴) ان کی فرمائش پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے دعا فرمائی۔ (تکون لنا عیدا) طبعاً ہر قوم کے لئے عید کی ضرورت ہے۔ اور اس کے لئے کوئی سبب ہونا چاہیئے۔ مذہبی آدمیوں کے لئے وہ سبب ہوسکتا ہے جس دن ان پر کوئی مذہبی برکت نازل ہوئی ہو۔ (۱۱۵) منہ مانگی مراد تو حاصل ہوگی لیکن اگر اس کے بعد انکار کیا تو سخت سزا ملے گی۔ (جملہ معترضہ) حضرت عیسیٰ علیہ السلام وہ نبی ہیں جن کو غیروں (یعنی یہود) نے بھی سخت ایذائیں دیں اور اپنوں (یعنی نصاریٰ) نے بھی ایذا پہنچائی کہ ایسے عقائد ان کے متعلق اختراع کیے۔ کہ قیامت کے دن دربار الٰہی میں ان کو مسئول بنایا۔ باوجود ایسی ایذا پہنچنے کے پھر بھی

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تمنا یہ معلوم ہوتی ہے کہ ان کی امت کو مغفرت نصیب ہو چنانچہ آخری فقرہ وان تغفر الخ کا بحضور شہنشاہ حقیقی عرض کرتے ہیں علیٰ ہذا القیاس باقی انبیا علیہم السلام کی تمنا بھی اپنی اپنی امت کے متعلق غالباً ایسی ہی ہوگی۔ واللہ اعلم بالصواب۔

## ربط بین الرکوعین(١٥،١٦)

ماقبل میں عیسیٰؑ کی نبوت کا بیان تھا اور اس میں عیسیٰؑ سے الوہیت کی نفی کا بیان ہے۔

## خلاصہ رکوع ١٦ :

تمنائے انبیاء علیہم السلام بوقت شہادت۔ ماخذ آیت (١١٨)

**ربط آیات:**

(١١٦) اے عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کیا تو نے امت کو یہ تعلیم دی تھی کہ مجھے اور میری ماں کو اللہ تعالیٰ کے سوا دو خدا مان لو۔ اس کے بعد عیسیٰ علیہ السلام کا تفصیلی بیان ہے۔ (١١٧) آپ فرماتے ہیں میں نے تو انہیں تیری طرف سے یہ پیغام پہنچایا تھا۔ (١١٨) دورکوع کا ماحصل اس آیت میں ہے کہ اپنے دوست نما دشمنوں کے لئے عیسیٰ علیہ السلام کی درخواست یہ ہوگی۔ (١١٩) اللہ تعالیٰ فرمائے گا آج تو فقط حق و صداقت نفع دیتی ہیں۔ متبعین حق کے لئے عزت و نجات مخصوص ہے۔ (١٢٠) آسمان وزمین کی بادشاہی کا مالک فقط وہی ہے وہ جو چاہے فیصلہ کر سکتا ہے۔ اس کا یہ فیصلہ جو گزشتہ آیت میں مذکور ہے اس میں چون و چرا کرنے کی گنجائش نہیں ہے۔







# سورة الانعام

## سورة الانعام مكية، نزلت بعد سورة الحجر

**سورۃ المائدۃ اور سورۃ الانعام کے درمیان ربط:**

سورۃ المائدۃ کے آخر میں توحید کا مضمون تھا اور سورۃ الانعام کے شروع میں توحید کا مضمون ہے۔

**تسمیہ سورۃ انعام:**

**(بسم اللّٰه) الجامع الكمالات المستوجبة للمحامد من الذاتية والوصفية والفعلية (الرحمن) با يجاد السمٰوات والارض (الرحيم) بايجاد نور لذهاب الظلمات۔**

ترجمہ: اس اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو کہ تمام لازم کمالات اور تمام ذاتی، وصفی اور فعلی حمد وثناء کے جامع ہے، جو کہ زمین اور آسمانوں کو موجود کر کے بہت بڑی مہربانی فرمائی۔ جو کہ تاریکیوں کو ختم کرنے کے لئے روشنی موجود کی بڑا رحم وکرم فرمایا۔

**وجہ تسمیہ سورت الانعام:**

سورت انعام کو انعام کہنے کی وجہ یہ ہے کہ یہ ایسی سورت ہے جس میں جانوروں کے احکام کی ایسی تفصیل نازل ہوئی ہے کہ جو تفصیل اس کے علاوہ سورتوں میں وارد نہیں ہوئی۔ اس سورت میں انعام کا لفظ چھ مرتبہ دہرایا گیا ہے۔

**عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :نَزَلَتْ سُورَةُ الْأَنْعَامِ وَمَعَهَا مَوْكِبٌ مِنَ الْمَلَائِكَةِ سَدَّ مَا بَيْنَ الْخَافِقَيْنِ لَهُمْ زَجَلٌ بِالتَّسْبِيحِ، وَالْأَرْضُ بِهِمْ تَرْتَجُّ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ " :سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيمِ سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيمِ .** (اخرجه البيهقى فى شعب الإيمان 4/ 79)

ترجمہ: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ تسلیما کثیرا کثیرا نے فرمایا: کہ مجھ پر سورت انعام اس حالت میں نازل ہوئی کہ سورت انعام کے ساتھ فرشتوں کا قافلہ تھا، جس نے پورب وپچھم (مشرق ومغرب) کے درمیان خلا کو بھر رکھا تھا۔ فرشتوں کے ساتھ تسبیح وتقدیس کی گنگناہٹ تھی، جس سے زمین لرز رہی تھی اور رسول اللہ ﷺ تسلیما کثیرا کثیرا فرما رہے تھے سبحان الله العظيم

**موضوع وخلاصہ سورۃ الانعام:**

اصلاح مجوس: (جملہ معترضہ) مجوس کا عقیدہ ہے کہ خالق دو ہیں (۱) خالق خیر جسے یزداں کہتے ہیں (۲) خالق شر جسے اہرمن کہتے ہیں اس سورت میں اس خیال باطل کی تردید کی جائیگی، سبق توحید پختہ کرایا جائیگا پختگی توحید کے لئے اتباع کتاب اللہ کرایا جائے گا اور ابراہیم علیہ السلام کا نمونہ توحید پرستی میں پیش کیا جائے گا۔ واللہ اعلم۔

**فضیلت سورۃ الأنعام:**

عن کعبؓ قال: فاتحة التوراة الأنعام، و خاتمتها هود.

(اخرجه الدارمی، کتاب فضائل القرآن: ۴۵۲/۲)

حضرت کعبؓ سے مروی ہے فرمایا: تورات شریف کی ابتداء سورۃ انعام سے اور اختتام سورت ہود پر ہوا ہے۔

**خواب میں سورۃ الانعام پڑھنے کی تعبیر:**

حضرت ابن سیرینؒ نے فرمایا ہے۔ اگر کوئی خواب میں دیکھے کہ سورۃ الانعام پڑھتا ہے۔ دلیل ہے کہ دنیا اور آخرت کی سعادت حاصل کرے گا۔ (تعبیر الرؤیا: ۳۵۰)

ترتیب جمعی (6) ترتیب نزولی (55) آیات (165) رکوعات (20) کلمات (3050) حروف (12422) زبر (4265) زیر (1612) پیش (1517) دوزبر (75) دوزیر (100) دوپیش (82) کھڑا زبر (470) کھڑی زیر (40) الٹا پیش (38) جزم (2410) شد (944) مد (186)

**خلاصہ رکوع ۱:**

(۱) توحید (۲) کتاب اللہ (۳) رسالت۔ ماخذ آیت (۱) ۱۔۲۔۳۔ (۲) ۷۔ (۳) ۸۔

**ربط آیات:**

(۱) جس طرح اللہ تعالیٰ روحانیات کا خالق ہے اسی طرح مادیات کا بھی خالق ہے نور اور ظلمت دونوں کا بنانے والا ہے۔ کفار یہ خیال کرتے ہیں کہ نور کا وہ خالق ہے۔ اور ظلمت کا خالق دوسرا ہے۔ (۲) تمہیں کئی درجے طے کرا کر مٹی سے بنایا اور ایک مدت تمہارے رہنے کی مقرر فرمائی اگر اللہ تعالیٰ اپنے علوم مرتبت کے باعث غیر نورانی چیز کو ہاتھ نہ لگانا چاہتا تو مٹی جیسی حقیر شے

سے انسان کو کیسے بنا تا لیکن چونکہ اس کے سوا اور کوئی خالق نہیں ہے اس لئے ہر چیز کو خود ہی اپنی قدرت کاملہ سے بناتا ہے۔
(۳) چونکہ خالق اس کے سوا اور کوئی نہیں لہٰذا معبود اور مسجود ہونے کا اہل بھی وہی ہوگا۔ (۴) انہوں نے شیوہ بنا رکھا ہے کہ جب انہیں کوئی صحیح بات سمجھائی جائے تو انکار کر بیٹھتے ہیں۔ (۵) صحیح تعلیم کو جھٹلا رہے ہیں تکذیب حق کرنے والوں کے واقعات سے انہیں پتہ لگ جائیگا۔ کہ یہ لوگ کس سلوک کے مستحق ہیں۔ (۶) کیا انہیں معلوم نہیں کہ ہم نے بڑی بڑی طاقتور اور مال ومتاع سے بھر پور قوموں کو اسی جرم میں تباہ کر دیا کہ وہ حق وصداقت کے مخالف تھیں۔ (۷) یہ ایسے بدنصیب ہیں کہ اگر آسمان سے بنی بنائی کتاب بھی نازل ہو اور پھر ہاتھ لگا کر دیکھ لیں تو بھی یہی کہیں گے کہ ہم پر جادو کیا گیا ہے۔ (۸) کتاب اللہ پر اعتراض کے بعد اب رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) پر اعتراض کرتے ہیں کہ اگر آپ خدا تعالیٰ کے رسول ہیں تو آسمان سے فرشتہ آپ کی تائید کے لئے کیوں نازل نہیں ہوتا۔ (۹) بالفرض اگر فرشتہ آسمان سے نازل بھی ہوتا تو بھی انسانی شکل میں آتا ورنہ تم اسے دیکھ بھال نہ کر سکتے پھر یہی اعتراض وارد ہوتا کہ یہ انسان کیوں ہے۔ (۱۰) اس قسم کے بے ہودہ تمسخر آپ سے پہلے انبیاء علیہم السلام سے بھی کیے گئے اور استہزاء کرنے والوں پر آخر وبال پڑا۔

## ربط بین الرکوعین (۱، ۲)

ماقبل میں استہزاء اور تکذیب کرنے والوں کا ذکر تھا اور اس میں ان کے انجام کا بیان ہے۔

## خلاصہ رکوع ۲ :

حصول جذبہ توحید کے لئے تمسک بہ کتاب اللہ تعالیٰ لازمی ہے۔ ماخذ آیت (۱۹)

### ربط آیات:

(۱۱) تباہ شدہ قوموں کے کھنڈر جا کر دیکھو اور ان کے حالات سنو کہ دعوت الی اللہ دینے والوں کی تکذیب کے باعث کس طرح عذاب میں مبتلا کیے گئے۔ (۱۲) خدائے قدوس وحدہ لاشریک لہ نے تو اپنی ذات پر رحمت لازم کر رکھی ہے لہٰذا اگر ان شرارتوں سے باز آ جاؤ تو رحمت الٰہی تمہارا ساتھ دیگی اور سارے سابقہ گناہ معاف ہو جائیں گے اس کے روبرو حاضر ہونے سے تم بچ نہیں ہو سکتے وہ قیامت کے دن سب کو ایک میدان میں جمع کریگا۔ کم نصیب ان باتوں کو کب سمجھتے ہیں۔ (۱۳) دن رات میں جو کچھ رہتا ہے سب خدا تعالیٰ کا ہے سب جگہ قانون مجازات جاری ہے تو کیا انسان ہی ایک ایسی ہستی ہے جو اس قانو ن سے مستثنیٰ ہو باقی چیزوں میں مجازات کے یہ معنی ہیں کہ تمام علتیں اپنا کام پورا کر رہی ہیں جو کام کل ہوا تھا آج اس کا نتیجہ

نکل رہا ہے اور جو آج ہوا ہے اس کا نتیجہ کل نکلے گا تو کیا انسان ہی کے اعمال چھوڑ دیئے جائے گے۔(۱۴) شرک تسلیم کر لینا انسان کی فطرت کے خلاف ہے جب انسان خود اپنے درجہ میں شریک قبول نہیں کر سکتا تو کیا خدا تعالیٰ ہی کے حلقہ حکومت میں کسی کو شریک بنانا جائز ہوگا۔ (۱۵) اگر میں نے اپنی فطرت کو چھوڑا تو مجھے بھی عذاب الیم کا ڈر ہے۔(۱۶) محاسبے کے دن جس سے عذاب ٹل گیا اس نے بہت بڑی کامیابی حاصل کی۔(۱۷) خدا تعالیٰ اتنی زبردست طاقت والا ہے کہ اس کے فیصلے کو کوئی روک نہیں سکتا۔(۱۸) یہ آخری درجہ شاہنشاہی کا (جملہ معترضہ) حاصل یہ ہوا کہ سب سے بڑی بداخلاقی یہ ہے کہ اپنے حلقہ حکومت میں جائز رکھے اور دوسری یہ کہ خالق تو خدا ہو اور مجازات کا مالک دوسرے کو سمجھیں۔(۱۹) رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کا دعویٰ ہے کہ میری تعلیم کی پابندی سے دنیا میں عزت ملے گی اور اس کے خلاف میں ذلت نصیب ہوگی اور چونکہ عزت اور ذلت سوائے خدائے تعالیٰ کے اور کوئی نہیں دے سکتا اس لئے خود معلوم ہو جائے گا کہ آیا یہ صحیح ہے یا غلط (واوحی الیّ هذا القرآن) ایک تو درجہ تھا کہ خدا تعالیٰ چونکہ میری عزت کرے گا۔ اس پر تم خود سمجھ لو گے اور دوسری یہ بات ہے کہ میں کسی پر جبر تو نہیں کر رہا۔ بلکہ جو کچھ وحی ہوتا ہے اسے لوگوں کے روبرو پیش کر دیتا ہوں (واننی بری) توحید کا مسئلہ اگرچہ صاف ہے لیکن جب تک اولوالعزم نبی شرک سے برأت ثابت نہیں کرتا۔ تب تک لوگ زیادہ توجہ نہیں کریں گے۔(۲۰) اہل کتاب اس مسئلہ توحید کو خوب سمجھتے ہیں لیکن اپنی کور باطنی سے کی تائید نہیں کرتے۔

## ربط بین الرکوعین (۲،۳)

پہلے رکوع میں شرک کا ذکر تھا۔ اسی سلسلے میں اللہ تعالیٰ آگے فرماتا ہے کہ مشرک سے بڑا ظالم کوئی بھی نہیں۔ جو اللہ تعالیٰ پر افتراء باندھتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی آیتوں کو جھٹلاتا ہے۔

## خلاصہ رکوع ۳ :

(۱) ترک اتباع کتاب اللہ سے۔(۲) ابتلاء فی الشرک اور مشرکین کی مذمت۔

ماخذ آیت (۱)۔۲۱۔۲۲۔(۲) ۲۳۔

### ربط آیات:

(۲۱) مسئلہ توحید کے بعد دوسرا اصولی مسئلہ احکام الٰہی کی تسلیم کا ہے اس میں بھی وہ لوگ مخالف ہیں تکذیب آیت اللہ کر رہے ہیں۔ اس سے جو برا نتیجہ نکلنے والا ہے اسے آئندہ آیتوں میں بتلایا گیا ہے۔(۲۲) جن کو تم خدا تعالیٰ کے شریک سمجھتے تھے وہ کہاں ہیں۔(۲۳) تصدیق بآیات اللہ تعالیٰ نہ کرنے کے باعث اپنے مسلک کی خود ہی تردید کر رہے ہیں۔(۲۴) دنیا میں جوان

کا خود ساختہ مسلک شرک تھا اس سے خود ہی اظہار نفرت کر رہے ہیں۔ (۲۵) چونکہ ان کو حضور ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) سے اور قرآن پاک سے حسن عقیدت نہیں ہے اس لئے اگر سن بھی لے تو اثر کچھ نہیں ہوتا کہتے ہیں کہ یہ فقط پرانے قصے معلوم ہوتے ہیں۔ (۲۶) وہ بے وقوف چونکہ اپنی شامت اعمال کے باعث سمجھتے نہیں اس لئے خود رکنے کے علاوہ دوسروں کا بھی روکتے ہیں اور اس طرح اپنے آپ کو تباہ کر رہے ہیں۔ (۲۷) جہنم رسید ہوتے وقت یہ آرزو کریں گے کاش پھر انہیں دنیا میں بھیجا جائے تا کہ وہ کتاب اللہ کی تصدیق کریں سبق توحید پختہ کر کے آئیں اور جزائے خیر پائیں۔ (۲۸) خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ بھی جھوٹ ہے اگر آج بالفرض انہیں دنیا میں بھیج دیا جائے تو وہ پھر بھی شرک ہی کے مرتکب ہونگے اور کتاب اللہ کی تکذیب ہی کریں گے۔ (۲۹) ان کا یہ خیال ہے کہ فقط دنیا ہی کی زندگی بسر کرنی ہے اس کے بعد کچھ نہیں ہے۔

(۳۰) آئندہ ایک وقت آئے گا جب ان سے پوچھا جائے گا کیا آج قیامت کا دن ٹھیک ہے یا نہیں اس وقت تو مان جائیں گے لیکن رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کے ذریعے سے ایمان بالغیب لانا نہیں چاہتے۔

## ربط بین الرکوعین (۳، ٤)

ماقبل میں آخرت کے منکرین کا ذکر تھا اور اس میں بھی اس طرح آخرت کی تکذیب کرنے والوں کا بیان ہے۔ بس دونوں کا حاصل آخرت کے منکرین کا ذکر ہے۔

## خلاصہ رکوع ٤ :

تکذیب رسل انسان کی عادت مستمرہ ہے اور انبیاء علیہم السلام کا صبر اور صبر پر نزول نصرت الٰہی۔ ماخذ آیت (۳۴)

### ربط آیات:

(۳۱) مکذبین قیامت اپنی اس تقصیر پر خود ہی دست حسرت ملیں گے۔ (۳۲) دنیا کی زندگی تو کھیل اور تماشے کی طرح گزر جائے گی دوسری زندگی آخرت فقط خدا پرستوں کے لئے نافع ہوگی۔ (۳۳) ان کی تکذیب سے آپ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کو رنج تو پہنچتا ہے یہ نالائق آپ کو نہیں جھٹلاتے یہ تو احکام الٰہی کو جھٹلا رہے ہیں۔ (۳۴) پہلے بھی تو کئی انبیاء علیہم السلام کی تکذیب ہوئی یہ کوئی نئی چیز نہیں ہے۔ وہ حضرات صبر کرتے رہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی نصرت ان کے حق میں نازل ہوئی۔ آپ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کے لئے بھی یوں ہی ہوگا آپ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) صبر کریں۔ (۳۵) اگر آپ کا یہ خیال ہے کہ انہیں ضروری خواہ مخواہ ہدایت ہو تو آپ کوشش کر کے دیکھیں کیا اللہ تعالیٰ کی مرضی کے بغیر آپ کے اختیار میں کچھ ہے۔ (۳۶) احکام الٰہی کو فقط وہ شخص قبول کر سکتا ہے جس کے اندر روحانی زندگی موجود ہو۔ جو لوگ مردہ دل ہو چکے ہیں وہ اس کو نہ

روحانی کانوں سے سنتے ہیں اور نہ مان سکتے ہیں جس طرح جسمانی طبیب کا علاج فقط اس شخص کے لئے مفید ہوسکتا ہے، جس کے اندر زندگی کے رمق باقی ہو۔ اور جو مر چکا ہو اس پر دوا کیا اثر کرسکتی ہے۔ (۳۷) وہ کہتے ہیں کہ کوئی معجزہ ایسا کیوں نہیں دکھایا جاتا۔ جس سے ان کی تسکین طبع ہوجائے اور قرآن حکیم کو مان لیں۔ خدا تعالیٰ تو ہر شے پر قادر ہے لیکن نزول معجزہ کے قانون کو یہ نہیں سمجھتے ہر قسم کے معجزہ کے لئے دو شرطیں ہیں ایک یہ کہ نبی کی استعداد کے مناسب ہو مختلف انبیاء علیہم السلام سے مختلف اقسام کے معجزے صادر ہوئے ہیں۔ دوسری ضروری بات یہ ہے کہ قوم میں معجزے کے سمجھنے کی استعداد ہو۔ معجزہ چونکہ سلسلہ اسباب سے خارج نہیں اس لئے یہ دونوں باتیں ضروری ہیں۔ (۳۸) جس طرح تمہارے نوعی خواص ہیں اسی طرح حیوانات میں سے ہر پرندو چرند کی نوع کے خواص ہیں۔ جس طرح ایک نوع کا کام دوسری نوع سے نہیں ہوسکتا اسی طرح ہر نبی کی شان کے مناسب خاص خاص کام ہیں اور ہر نبی اپنے دائرے کے اندر رہ کر کام کرتا ہے یہ ضروری نہیں کہ ہر نبی ہر کام کرکے دکھادے۔ اس آیت کا عام طور پر یہ ترجمہ کیا جاتا ہے کہ ہر چیز کو ہم نے لوح محفوظ میں لکھ رکھا ہے اس پر یہ آیت ماقبل سے ربط نہیں پاتی۔ (۳۹) قرآن حکیم کو جھٹلانے والے تین حجابات میں مبتلا ہوتے ہیں۔ اس لئے ہدایت نہیں پاتے۔ (۱) حجاب طبع، (۲) حجاب رسم، (۳) حجاب سُوء، معرفت ان کی پوری تفصیل حجۃ اللہ البالغہ میں ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ بعض اوقات طبع انسانی احکام الٰہی کے تسلیم کرنے سے گھبراتی ہے بعض اوقات رسوم زمانہ حق ماننے سے مانع ہوتی ہیں۔ اور بعض اوقات راستہ غلط معلوم ہونے کی وجہ سے الٹا چلتا ہے۔ (۴۰) تمہاری قوم پر آئندہ کوئی عذاب یا قیامت آنے والی ہے اس کے متعلق نجات پانے کا طریقہ اگر نبی آج بتلا رہا ہے تو یہ بھی معجزہ ہے یا نہیں۔ (۴۱) اگر کوئی مصیبت آئی تو فقط اللہ تعالیٰ ہی کو بلاؤ گے اور وہی عذاب دور کریگا۔ باقی سب معبودوں کو بھول جاؤ گے۔ لہٰذا اگر اس کی طرف دعوت دی جاتی ہے تو کیوں انکار کرتے ہو۔

## ربط بين الركوعين (٤، ٥)

ماقبل میں عذاب کا ذکر ضمناً اور امکاناً تھا اور اس میں پہلے عذاب کے وقوع کا بیان ہے۔

## خلاصہ رکوع ٥ :

تذکیر بایام اللہ سے دعوت الی التوحید۔ ماخذ آیت (۴۲)

### ربط آیات:

(۴۲) پہلی امتوں نے بھی اپنے اپنے انبیاء علیہم السلام کی تکذیب کی اور ان پر گرفت ہوئی۔ (۴۳) گرفت الٰہی پر نرم نہیں

ہوئے بلکہ مخالفت پر شیطان نے اور زیادہ کمر بستہ کر دیا۔ (۴۴) جب گرفت الٰہی پر بھی انہیں بارگاہ الٰہی کی طرف توجہ نہ ہوئی تو پھر انہیں چھوڑ دیا گیا اور ہر قسم کے عیش و آرام کے سامان مہیا کر دئیے گئے تا کہ مایوس العلاج مریض چند روزہ زندگی میں آرام پالیں اور پھر انہیں ناگہانی عذاب میں مبتلا کیا گیا۔ (۴۵) اس ظالم قوم کی نسل تباہ کر دی گئی (عبرت) اے معاندین حق اگر مخالفت سے باز نہ آؤ گے تو تمہارا بھی یہی حشر ہوگا۔ (۴۶) ایک تو تھی ہلاکت اب کہا جاتا ہے۔ قوم میں سے دیکھنے اور سننے کی طاقت اگر سلب کر لی جائے یہ بھی کوئی مصیبت ہے یا نہ۔ (۴۷) اگر تم نے اس تعلیم کی قدر نہ کی تو ممکن ہے تم پر فوری عذاب آجائے گا۔ (۴۸) انبیاء کا اصل کام انذار و تبشیر ہے اگر اس سے زائید چند باتیں ان سے مانگی جائے اور ان کے موافق اسباب نہ ہو اس لئے نہ دی جائے تو اس سے نبی کی رسالت میں شبہ نہ ہوگا۔ (۴۹) جو لوگ انبیاء سے فائدہ نہیں اٹھائیں گے۔ اور تکذیب کو شیوہ بنائیں گے وہ اپنی بدکرداری کی سزا پائیں گے۔ (۵۰) اگر تم نبی کے لئے یہ خواص ضروری سمجھتے ہو تو یہ تمہاری غلطی ہے یہ نبی کا کام فقط یہ ہے کہ جو کچھ انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم ملے اس کی پوری تعمیل کر دکھائے اگر کوئی شخص پھر یہ کہے کہ پھر نبی بننے کا فائدہ ہی کیا ہوا اس کا جواب (ہل یستوی) الآیہ میں ہے۔

## ربط بین الرکوعین (۵،۶)

ماقبل میں مکذبین کی اعراض اور فسق کا بیان تھا اور اس میں ان مکذبین کو ڈرانے کا بیان ہے۔

## خلاصہ رکوع ۶ :

توحید پرست ہی معیت محمدیہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کے مستحق ہیں۔ ماخذ آیت (۵۲)

## ربط آیات:

(۵۱) اسی قرآن سے اللہ تعالیٰ کے ان بندوں کو فائدہ پہنچے گا۔ (۵۲) قرآن کا اتباع کرنے والے خدا پرستوں کو اپنے ہاں جگہ دیجئے۔ (۵۳) جب یہ ادنیٰ درجے کے لوگ تعلیم قرآن حاصل کر جائیں گے اور عزت کے مرتبے پائیں گے تو خاندانی وجاہت والے آدمی ان پر تمسخر اڑائیں گے اس وقت انہیں علم ہوگا کہ قرآن کی تعلیم کے یہ نتائج ہیں۔ کہ ادنیٰ آدمی بھی اس کی برکت سے خدا کے بڑے بڑے مقرب بن جاتے ہیں۔ (۵۴) ایمان داروں سے کہہ دیجئے۔ ساری تعلیم کا منشاء فقط رحمت ہے اور رحمت ہی کا وہ نتیجہ ہے جو اخیر آیت میں ہے۔ (۵۵) تعلیم صحیح کی اشاعت عامہ کے بعد مجرموں کا مسلک واضح ہو جائے گا۔

## ربط بین الرکوعین (۶، ۷)

ماقبل میں فقراء سے اعراض کے منع ہونے کا بیان تھا اور اس میں ان کفار سے مطالبے کو منع ہونے کا بیان ہے۔

## خلاصہ رکوع ۷ :

مخالفین توحید سے مقاطعہ۔ ماخذ آیت (۵۶)

### ربط آیات:

(۵۶) مخالفین توحید سے علی الاعلان مقاطعہ کا حکم دیا گیا ہے۔ (۵۷) میرا کام اتنا تھا کہ تمہارا مقابلہ میں دب کر حقانیت کو نہ چھوڑ دوں۔ باقی رہا یہ مسئلہ کہ میں ہلاک ہو جاؤں یا تم ہلاک ہو جاؤ۔ تو یہ میرے اختیار میں نہیں ہے۔ (۵۸) اگر میرے اختیار میں ہوتا تو میں فیصلہ کر دیتا۔ اب باطل پرستوں کی تباہی و بربادی کا فیصلہ اللہ تعالیٰ کے قبضے میں ہے۔ (۵۹) **بر و بحر** وغیرہ سارے جہان کے مخفی رازوں سے فقط وہی واقف ہے وہی ہر شخص کی نیت اور عمل کو سمجھتا ہے اور اسی کو معلوم ہے کہ کون سی قوم کب فنا ہوگی۔ (۶۰) وہ اللہ تعالیٰ تمہارے شب و روز کے واقعات سے پورا قابض ہے ایک مدت تک اس نے تمہیں دنیا میں مہلت دے رکھی ہے۔ مرنے کے بعد پھر تمہیں اٹھائے گا۔ اور سارے حالات کا پتہ بتائے گا۔

## ربط بین الرکوعین (۷، ۸)

ماقبل میں توحید کے دلائل کا بیان تھا اور اس میں بھی اس طرح توحید کے دلائل کے ساتھ ابطال شرک کا بیان ہے۔

## خلاصہ رکوع ۸ :

قدرت الٰہی کے سامنے تم سب مقہور و مغلوب ہو۔ ماخذ آیت (۶۱)

### ربط آیات:

(۶۱) خدا تعالیٰ کی گرفت سے کیسے بچ سکتے ہو۔ تم پورے طور پر اس کے قابو میں ہو۔ اسنے تمہارے حالات کی جانچ پڑتال (علاوہ ذاتی علم کے) لیے نگران مقرر کئے ہیں اور جب چاہے گا فرشتوں کو حکم دے گا کہ تمہاری ارواح قبض کر لیں۔ (۶۲) ارواح قبض کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کی حضور میں پہنچا دیئے جائینگے فیصلہ اسی کے قبضے میں ہے اور وہ اخلاق و اعمال کے نتائج بہت جلد دینے والا ہے۔ (۶۳) سیدھی طرح تو اللہ تعالیٰ سے تعلق جوڑنے کے لئے تم تیار نہیں ہو لیکن جب مصیبت آتی ہے تو اس کے دروازے پر آجاتے ہو۔ (۶۴) اللہ تعالیٰ ہی تمہیں مصیبتوں سے نجات دیتا ہے پھر اسی سے بگڑ کر غیر اللہ کے ساتھ

تعلق جوڑتے ہو۔(۶۵) تمہیں اپنی شامت اعمال سے ڈرنا چاہیئے کہ وہ ان تین قسموں کا عذاب دے سکتا ہے۔(۶۶) آپ کی قوم قرآن کی آواز کو بے حقیقت سمجھتی ہے۔ حالانکہ جو کچھ کہا جارہا ہے وہ بالکل ٹھیک ہے۔(۶۷) ہر چیز کی ایک میعاد ہوتی ہوا کرتی ہے۔لہٰذا ان جھٹلانے والوں کو بھی ایک میعاد ہوا کرتی ہے جب وہ آئے گی تب خود ہی اس تکذیب کا مزہ چکھ لیں گے ۔(۶۸) ان بے سمجھ مخالفین قرآن کے پاس ہرگز نہ بیٹھا کرو جب کہ وہ اپنی بے سمجھی سے قرآن کی کس بات پر اعتراض کررہے ہیں اگر اٹھنا بھول جائے تو یاد آنے کے بعد فوراً اٹھ جاؤ۔(۶۹) پرہیز گاروں پر اتنا ہی فرض ہے کہ ان معاندین حق کو یہ باتیں پہنچادے اس سے زیادہ اور کوئی ذمہ داری نہیں ہے۔(۷۰) جو لوگ قرآن حکیم کو دستور العمل نہیں بناتے اور اپنا دین ومسلک کھیل اور تماشہ بنا رکھا ہے ان سے علیحدہ ہو جاؤ ہاں دلالت علی الخیر کرتے رہنا چاہیئے اور نیکی کی راہ سمجھانے سے باز نہیں آنا چاہیئے۔

## ربط بین الرکوعین(۸،۹)

ماقبل میں توحید کا مضمون تھا اور اس میں بھی اسی طرح توحید کے مضمون اور رد مشرکین کا بیان ہے۔

## خلاصہ رکوع ۹ :

مسلک توحید میں اسوۂ ابراہیمی۔ ماخذ آیت (۷۴)

**ربط آیات:**

(۷۱) ان معاندین حق سے جو اپنے دین کو کھیل اور تماشہ بناتے ہیں کہہ دیجیئے کہ ہم تو اللہ تعالیٰ کے سوا کسی بے کس دعا جز ہستی کو اپنا خدا بنانے کے لئے تیار نہیں ہیں ہم تو رب العالمین کی اطاعت کو اپنے لئے باعث فخر وسعادت خیال کرتے ہیں۔ (۷۲) رب العالمین کا اصلی حکم یہ ہے کہ خدا تعالیٰ سے مانگو عالم میں جتنی بھی مادی قوتیں ہیں ان میں سے انسان کی ارادی قوت بہت ہی زبردست طاقتور ہے۔اسی ارادی قوت کے قوی کرنے کے لئے دعا تعلیم کی گئی ہے دعا کی عمدہ سے عمدہ صورت صلوٰۃ ہے جس میں سورۂ فاتحہ درخواست ہے مولانا محمد قاسمؒ دیوبندی مرحوم نے ایک چھوٹے سے رسالہ میں یہی مضمون لکھا ہے کہ نماز فقط فاتحہ کا نام ہے۔(۷۳) جس خدا تعالیٰ کے ہم فرمان بردار ہیں وہ آسمان زمین کا بنانے والا ہے اور جس دن جس وقت کسی چیز کا ارادہ کرتا ہے اور اسے حکم دیتا ہے کہ ہو جا پس وہ ہو جاتی ہے ابتداء میں بھی اسی نے سارے جہان کو بنایا۔ بعد میں ہر وقت چیزیں بنا رہا ہے دوبارہ بھی وہی پیدا کرے گا۔اور وہ ہر ذرہ ذرہ کے حالات ظاہر وباطن سے پورا آگاہ ہے۔

(۷۴) ابراہیمؑ چونکہ یہود نصاریٰ مجوس صابی مسلمان سب ملتوں کے متفق علیہ مسلم امام ہے اس لئے ان کے مسلک توحید کا ذکر کیا جاتا ہے کہ وہ نظام عالم میں بڑی بڑی نورانی اشیاء کو علیٰ فرض التسلیم خدا بنا کر دکھاتے ہیں اور پھر ہر ایک کی بےکسی سے آگاہ کر کے ایک خدائے قدوس وحدہٗ لاشریک لہٗ کی بندگی کی راہ بتاتے ہیں۔ لہٰذا اسی توحید ابراہیمی کی طرف جب رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) دعوت دیتے ہیں تو ان اقوام کو (جو انہیں امام مانتی ہے) ہرگز انکار نہیں ہونا چاہیئے۔ (۷۵) ہم نے ابراہیمؑ کو آسمان وزمین کی حکومت دکھلائی کہ ان میں کسی چیز کو اتنی طاقت نہیں کہ تمہاری امداد کر سکے اگرچہ انکی روحانیت کا اثر انسانی روح پر پڑتا ہے۔ مثلاً جس وقت سورج نکلتا ہے تو انسان اٹھ کر کام کاج کرنے کیلئے کھڑے ہوجاتے ہیں۔ (۷۶) اب لوگوں کے علوم کا تجربہ کرنا شروع کیا ہے کہ اگر یہ ستارے ہماری ضروریات پوری کر دیں تو ہمیں ان کو رب ماننے میں حرج ہی کیا ہے لیکن جب وہ ستارہ غروب ہوگیا تو کہا کہ اگر اس وقت ہمیں ضرورت پڑ جائے تو کون پوری کرے گا۔ (۷۷) چاند بھی اپنے غروب کی باعث ہر حالت میں حاجت روا ثابت نہ ہوسکا (لاکونن من القوم الضالین) اگر یہ ہر حالت ہر کام میں اللہ تعالیٰ سے رہنمائی نہیں پاؤ گا جو کہ ہر وقت رہنمائی اور دستگیری کیلئے تیار ہے تو گمراہ ہوجاؤ گا۔ (۷۸) جب نظام عالم کی سب سے بڑی روشنی پہنچانے والی چیز بھی تربیت عالم سے بے بہرہ نظر آتی ہے تو فرماتے ہیں۔ کہ میں اللہ تعالیٰ کے سوا تمام معبودوں سے بیزار ہوں۔ (۷۹) اپنے آپ کو آسمان اور زمین کے پیدا کرنے والے کی طرف متوجہ کرتا ہوں۔ اور فقط اسی کا ہو کر رہتا ہوں۔ (۸۰) قوم نے اس مسلک توحید میں مخالفت کی تو فرمانے لگے کہ مجھے تمہارے معبودوں میں سے کسی کی پرواہ نہیں۔ وہ میرا کیا بگاڑ سکتے ہیں۔ جو میرا رب چاہے گا وہی ہوگا۔ تمہیں اپنے گریبان میں منہ ڈال کر میرے اور اپنے مسلک کا موازنہ کرنا چاہئے۔ (۸۱) تم سچے خدائے تعالیٰ سے نہیں ڈرتے۔ مجھے تمہارے جھوٹے خداؤں سے ڈرنے کی کیا ضرورت ہے۔ تم ہی سوچو کہ کون شخص زیادہ امن میں ہے۔ (۸۲) جن لوگوں نے اپنے عقیدۂ توحید میں شرک کا اختلاط نہیں کیا فقط وہی دائمی سزا سے بچ سکتے ہیں۔

## ربط بین الرکوعین (۹، ۱۰)

ماقبل میں ابراہیمؑ کے واقعے کا بیان تھا اور اس میں بھی اسی طرح ابراہیمؑ کے اولاد کا بیان ہے۔

## خلاصہ رکوع ۱۰:

مسئلہ توحید میں ہمارا مسلک وہی ہے جو ابراہیم علیہ السلام اور تمام انبیاء علیہم السلام کا تھا۔ ماخذ آیت (۸۳تا۸۸۔۹۰)

## ربط آیات :

(۸۳) مذکورۃ الصدر مسکت دلائل ابراہیم علیہ السلام نے اپنی قوم پر پیش کئے اللہ تعالیٰ جسے چاہے اپنی بارگاہ میں اعلیٰ درجے عطا فرمائے۔ (۸۴) چونکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خدا کی محبت اور عشق میں مشرکین اعزہ سے قطع تعلق کیا تو اللہ تعالیٰ نے انہیں بہترین خاندان عطا فرمایا جس میں بیسیوں انبیاء علیہم السلام پیدا ہوئے۔ (۸۵) یہ سب حضرت ابراہیم علیہ السلام کی نسل میں پیدا ہوئے۔ (۸۶) یہ حضرات ہیں جن کو اللہ تعالیٰ کے ہاں سارے جہان والوں پر فضیلت ہے۔ (۸۷) متعدد انبیا علیہ السلام کے اسمائے گرامی ذکر کر دیے گئے ہیں۔ ان کے آباؤ اجداد اور ان کے اعزہ کرام میں سے اور بھی بہت سے بندے ایسے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے صراط مستقیم کی رہنمائی فرمائی۔ (۸۸) ان ہی حضرات کا مسلک صحیح توحید والا تھا۔ اگر (خدانخواستہ) ان سے شرک سرزد ہوتا تو ان کی بھی کوئی قدر و منزلت بارگاہ الٰہی میں نہ رہتی۔ (۸۹) یہی وہ حضرات ہیں جن کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے انعامات خاصہ نبوت وغیرہ کے عطا ہوئے ہیں اگر یہ مشرکین ان آیات ربانی کا انکار کریں تو بفضلہ تعالیٰ مہاجرین و انصار تو ان کے قدردان موجود ہیں۔ (۹۰) آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم (تسلیماً کثیراً کثیراً) کو انہی مقدس بزرگوں کا اتباع کرنا چاہیئے اور انہیں فرما دیجئے کہ میں اعلان حق پر تم سے کسی مزدوری کا خواہاں نہیں ہوں۔

## ربط بین الرکوعین (۱۰، ۱۱)

ماقبل میں توحید کے بعض دلائل کا بیان تھا اور اس میں توحید کے منکرین اور رسالت کے مضمون کا بیان ہے۔

## خلاصہ رکوع ۱۱ :

قرآن حکیم متفق علیہ توحید کی طرف داعی ہے۔ ماخذ آیت (۹۲)

## ربط آیات:

(۹۱) مخالفین توحید چونکہ دلائل قرآن میں لاجواب ہو چکے ہیں اب سرے سے اس قرآن کے منزل من اللہ ہونے کے منکر بنتے ہیں کہ خدا تعالیٰ آسمان سے کتاب بھیجا ہی نہیں کرتا۔ ان سے پوچھیئے کہ موسیٰ علیہ السلام پر توراۃ کس نے نازل کی تھی۔ (۹۲) یہ قرآن بھی اسی خدا تعالیٰ کا نازل کیا ہوا ہے اور اس کی تعلیم متعلقہ توحید نیز دوسرے اصول پہلی آسمانی کتابوں سے بالکل متحد ہیں۔ یہ قرآن عرب کے ام القریٰ (مکہ معظمہ) اور اس کے گرد و نوح کے رہنے والوں کی اصلاح کے لئے نازل کیا گیا ہے جو آخرت کے قائل ہیں۔ وہ اس کی باتوں کی قدر کرتے ہیں۔ (۹۳) تین درجے ظلم کے بیان کئے گئے ہیں۔ پہلا افترا یعنی کوئی بات نبی کو بذریعہ وحی نہ ملی ہو۔ لیکن کہہ دے کہ بذریعہ وحی ملی ہے۔ دوسرا غیر نبی نبوت کا دعویٰ کرے تیسرا کوئی شخص

دعویٰ کرے کہ میں کسی کو نبی بنا سکتا ہوں اور کتاب نازل کر سکتا ہوں رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) تو بفضلہ تعالیٰ ان ظلموں سے پاک ہیں ان معاندین حق کو غور کرنا چاہیئے کہ کہیں ان جرموں میں سے کسی میں مبتلا تو نہیں ہیں (کنتم عن اٰیتہ تستکبرون) ایک آدمی کے قتل کرنے میں تو ایک زندگی فنا ہو جاتی اور جو چیز کائنات انسانیت کے لئے بمنزلہ آب حیات کی تھی جس پر کروڑوں آدمیوں کی زندگی کا مدار تھا اس میں اگر کوئی زہر ملا دے یا اسے بند کر دے تو ایسے کی آدمی سزا کا اندازہ ہی نہیں ہو سکتا۔ (۹۴) معاندین حق اور مخالفین توحید سے مرنے کے بعد کہا جائے گا کہ تم ہمارے ہاں تنہا حاضر ہوئے ہو تمہارے معبودان باطل وہ سب وہی رہ گئے۔

## ربط بین الرکوعین (۱۱،۱۲)

ماقبل میں ابطال شرک کا بیان تھا اور اس میں توحید کے دلائل کا بیان ہے اور یہ دونوں توحید کے لئے مضمون ہے۔

## خلاصہ رکوع ۱۲ :

جس خدا تعالیٰ کی طرف ہم نے تمہیں دعوت دی ہے اس کی قدرت کے کرشموں کی تفصیل کو دیکھ کر چاہیئے تو یہ تھا کہ سبق توحید میں پختہ کار ہوتے لیکن بجائے توحید کے اللہ تعالیٰ واسطے بیٹے اور بیٹیاں تجویز کرتے ہیں۔ ماخذ آیت (۹۵۔۹۶۔۹۷۔۹۹۔۱۰۰)

## ربط آیات:

(۹۵) خدا تعالیٰ وہ ہے جس کی قبضہ میں نباتات کے فنا و بقا کی باگ ہے۔ ذوی الارواح کی زندگی اور موت اسی کے اختیار میں ہے دوسری آیت میں آئے گا۔ کہ انقلاب ازمنہ بھی اسی کے اشارے سے ہوتا یا یوں کہا جائے گا کہ خدا تعالیٰ کے جو اوصاف ہمیں نظر آتے ہیں ان میں سب سے پہلی صفت خلق ہے جس میں کسی شخص کو کلام نہیں دوسری تدبیر ہے یعنی بہتر سے بہتر راستے پر دنیا کو چلانا اس دوسرے حصہ میں مذاہب غلطی کرنے لگ جاتے ہیں۔ کہ کسی فرشتے یا نبی کو تدبیر کا مالک مان لیتے ہیں اور پھر اس کی عبادت سے انہیں عار نہیں آتی۔ اب ان آیتوں میں چند چھوٹے چھوٹے واقعات تدبیر کے بیان کر دئے جاتے ہیں کہ جب یہ کام بھی وہ خود کرتا تو باقی کو بھی اسی پر قیاس کر لو۔ (۹۶) روز و شب کا تغیر اور اس کے اسباب اسی کے قبضہ میں ہیں پہلی آیت میں ارضی تدبیر کی طرف اشارہ تھا اور اس میں سماوی تدبیر کی طرف اشارہ ہے۔ (۹۷) ستارے اسی لئے پیدا کئے ہوئے ہیں ان کے پیدا کرنے کی غرض یہ ہے کہ ظلمات بحر و بر میں تمہاری رہنمائی کے نشان بنے یہ غرض نہیں کہ تم انہیں خدا بنا لو اسی طرح تمہاری روحانی رہنمائی کے لئے انبیاء علیہم السلام پیدا فرمائے۔ (۹۸) تمہارا موجد بھی یہی ہے

(فمستقر و مستودع) جس شخص کی پیدائش تمہارے سامنے ہوتی ہے اور مر کر بھی دفن ہوتا ہے اس کو کیسے خدا بنا لیتے ہو (لقوم یفقھون) حاصل یہ ہے کہ چاند ستارے وغیرہ سب چیزیں اللہ تعالیٰ کی تدبیر کی پابند ہیں اس لئے خدا بنانے کے قابل نہیں۔(۹۹) اسی کی قدرت اور تدبیر کا کرشمہ یہ ہے کہ پہلے تمہیں بنایا رہنے کے لئے ٹھکانہ عطا فرمایا۔ کھانے پینے کی اشیاء پیدا کرنے کے لئے آسمان سے پانی نازل فرمایا پھر اس سے طرح طرح کا رزق بہم پہنچایا یہ ساری چیزیں ایمان داروں کے لئے موجب ہدایت بن سکتی ہیں۔(۱۰۰) اب قدر ناشناسوں نے اب تک بھی خدا تعالیٰ کی قدر نہیں پہچانی جو چیز اس کی بارگاہ میں بدترین سمجھی جاتی ہے یعنی اس کے لئے بیٹے اور بیٹیوں کا ثابت کرنا یہ انہیں چیزوں کو اس کی طرف نسبت کرتے ہیں۔

## ربط بین الرکوعین (۱۲،۱۳)

ماقبل میں توحید کے دلائل تھے اور اس میں بھی اسی طرح توحید کے دلائل ہے۔

## خلاصہ رکوع ۱۳ :

اسباب بصائر ہم نے تمہیں دکھا دیئے ہیں۔ اب بھی اندھے رہو تو تم جانو۔ ماخذ آیت (۱۰۴)

## ربط آیات:

(۱۰۱) اس کا بیٹا کون کہلا سکتا ہے وہ تو سارے جہان کو پردہ عدم سے صفحہ ہستی پر لانے والا ہے اور سب کا بنانے والا ہے۔ لہٰذا جو دوسرے کا بنا ہوا ہو وہ خدا کیسے ہو سکتا ہے۔(۱۰۲) سارے جہان کا بنانے والا بھی وہی اور پالنے والا بھی وہ ایک ہی ہے لہٰذا معبود بھی فقط وہی ہو سکتا ہے اس کی غلامی کا حق ادا کرو۔ وہی ہر کام کا بنانے والا ہے۔(۱۰۳) تمہارا معبود وہ ہے جس کو آنکھیں دیکھ نہیں سکتیں اور وہ سب کو دیکھتا ہے جن کو تم معبود بناتے ہو وہ تو چلتے پھرتے، اٹھتے بیٹھتے کھاتے پیتے نظر آتے ہیں۔(۱۰۴) توحید خداوندی کے دلائل تمہیں سمجھا دیئے گئے ہیں جو ان سے فائدہ اٹھائے گا۔ اس کا نفع خود ہی پائے گا اور اب بھی جو نور ہدایت سے اندھا رہ جائے گا اس کی مضرت اسی پر پڑے گی۔(۱۰۵) ایک ہی مضمون توحید کو مختلف عنوانات اور متعدد دلائل سے اس لئے پیش کیا گیا ہے تاکہ وہ سمجھ لیں کہ یہ باتیں خدا تعالیٰ کی طرف سے پڑھائی جا رہی ہیں ورنہ ایک امی ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) جس نے کسی استاد کے سامنے زانوئے ادب تہ نہ کیا ہو وہ ایسے دلائل و براہین کا بے دھڑک تانا کیسے باندھ سکتا ہے جس کے مقابلہ سے بڑے بڑے فصحاء اور بلغاء عاجز آجائیں۔(۱۰۶) آپ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) قرآن حکیم کا اتباع کئے جائے اور بدنصیب مشرکوں کی پرواہ نہ کیجئے۔(۱۰۷) اگر اللہ تعالیٰ زبردستی سے شرک چھڑوا کر انہیں توحید کا پابند بنانا چاہتا تو ان کو انکار کی مجال نہ تھی یہ آپ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) نے حق تبلیغ ادا کر دیا۔ اس کے سوا اور کوئی ذمہ داری آپ پر

نہیں ہے۔(۱۰۸) جن چیزوں کو ان مشرکین نے معبود بنا رکھا ہے ان کے ساتھ بے عزتی سے پیش نہ آؤ ورنہ وہ تمہارے خدا ئے قدوس وحدہٗ لاشریک لہٗ سے بے عزتی سے پیش آئیں گے۔(۱۰۹) کہتے ہیں کہ اگر کوئی ایسا معجزہ دکھایا جائے جس سے ہما رے تسلی طبع ہو جائے۔ تو ہم مان جائے خدا تعالیٰ جانتا ہے کہ اگر معجزہ دکھایا بھی جائے گا تو بھی نہیں مانے گا اس لئے معجزہ دکھانا فضول ہے۔(۱۱۰) یہ لوگ اپنی بد باطنی کے باعث ایسے ہی گمراہ رہیں گے۔ واللہ اعلم۔

## ربط بین الرکوعین(۱۳،۱۴)

ماقبل میں منکرین کا بیان تھا کہ انہوں نے منہ مانگا معجزے کا مطالبہ کیا کہ اگر تم نے ہمارے منہ مانگے معجزے پر اتیان کیا تو ہم ایمان لے آئیں گے اور یہ ان کے سوال کا جواب اور تفصیل ہے۔"ولو اننا نزلنا الیھم الملٰئکۃ، الخ"۔

## خلاصہ رکوع ۱۴ :

اس قسم کی مسخ شدہ ہستیاں انبیاء علیہم السلام کی معاند ہوتی آئی ہیں۔ ماخذ آیت (۱۱۲)

### ربط آیات:

(۱۱۱) اگر ہم فرشتے بھی نازل کر دے اور مردوں سے باتیں کرا دے تو بھی یہ لوگ ایمان لانے کے لئے تیار نہیں ہونگے۔
(۱۱۲) ہر ایک نبی کے دشمن ہوتے آئے ہیں نبی کے پیدا ہونے کے بعد آدمی دو قسم کے ہو جاتے ہیں ایک وہ لوگ جن کی طبعیتوں کے موافق نبی کی تعلیم ہوتی ہے اور دوسرے وہ جن کی طبعیتوں کے موافق نہیں ہوتی عادات پر زد پڑتی ہے ایسے لوگ مخا لف ہو جاتے ہیں صحیح تعلیم پر یقین پیدا ہو جانا سعادت ہے اور صحیح تعلیم کی مخالفت کرنا شیطنت ہے اس کام کو بعض انسان اپنا مقصد بنالیتے ہیں وہ شیاطین الانس کہلاتے ہیں (ولو شاء ربک) اور اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو ان کو زبردستی روک سکتا تھا (فذرھم وما یفترون) یہ بھی اپنے دل کا ابال نکال لیں۔(۱۱۳) تا کہ بے ایمان آخرت کے منکر ادھر جھک جائیں اور جو شرارت و خباثت تعلیم الٰہی اور توحید خداوندی کے خلاف وہ کرنا چاہتے ہیں کہ گزریں۔(۱۱۴) کیا اب غیر اللہ کو حکم بنائیں (نہیں وہی حکم کافی ہے) یہودی دل میں آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم (تسلیماً کثیراً کثیراً) کو نبی جانتے ہیں اور دل میں قرآن کو منزل من اللہ مانتے ہیں (لیکن ظاہر نہیں کرتے) حضرت شاہ ولی اللہ الدہلوی رحمۃ اللہ علیہ فتح الرحمٰن میں فرماتے ہیں: مترجم گوید در سور تہائے مکہ مذکور شدہ است کہ یھود تصدیق می کنند قرآن را و در سو تہائے مدینہ مذکور شدہ است یہود تکذیب می کنند آں را۔ وجہ تطبیق آنست کہ چوں آنحضرت ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) در مکہ بودند ہنوز دعوت یہود نہ کردہ بود ہمی بصدق قرآن معترف بودند کہ حکم آں بر عرب لازم است ہیچکس از ایشاں انکار نہ کرد و چوں ہجرت فرمود ایشاں را دعوت کرد وعناد در آمدند

در سیرۃ ابن اسحاق چند قصہ بایں مضمون مذکور رست واللہ اعلم۔ (۱۱۵) قرآن کریم کی تعلیم ایسی صحیح ہے کہ ساری دنیا مل کر اس کا ایک نقطہ بھی تو غلط ثابت نہیں کر سکتی۔ (۱۱۶) ان گمراہوں کی پرواہ نہ کیجئے اگر ان کا کہنا مانیں گے تو آپکو بھی صحیح راستے سے ہٹا دینگے۔ (۱۱۷) اللہ تعالیٰ گمراہوں کو بھی جانتا ہے اور ہدایت یافتہ طبقہ کو بھی اچھی طرح پہچانتا ہے۔ (۱۱۸) تمہیں خدا تعالیٰ سے ایسی محبت ہونی چاہیئے اور رشتہ عبودیت ایسا مضبوط ہو جائے کہ وہی چیز کھاؤ جس پر اللہ تعالیٰ کا نام لیا گیا ہو اگر غیر اللہ کا نام آجائے تو متنفر ہو جاؤ۔ (۱۱۹) اللہ تعالیٰ نے محرمات (جن کا استعمال کھانے میں ناجائز ہے) واضح فرمادی ہیں اب تو خدا پرستوں کیلئے حلال وحرام کی تمیز میں کوئی دقت نہیں ہوسکتی بہت سے آدمی اللہ تعالیٰ کے فیصلے کو تسلیم نہیں کرتے اور اپنی خواہشات کے پورا کرنے میں گمراہ ہو جاتے ہیں۔ (۱۲۰) مذکورہ بالا پابندیوں سے گوشت کھانے کی اجازت دینا اس کا ماحصل یہ ہے کہ تم ظاہرداری کے قانونی جرم بھی چھوڑ دو اور اخلاق جرم بھی ترک کردو۔ (۱۲۱) اللہ تعالیٰ کے نام کی ذبیحہ کے بغیر دوسرے ذبیحہ کا گوشت ہرگز استعمال نہ کرو۔ شیطان اپنے دوستوں کا تم سے جھگڑا کرائیں گے اگر تم ان کے ساتھ مل گئے تو تم بھی ویسے ہو جاؤ گے۔

## ربط بین الرکوعین (۱۴، ۱۵)

ماقبل میں مشرکین کا بیان تھا اور اس میں ان کے مثال کا بیان ہے۔

## خلاصہ رکوع ۱۵ :

توحید کے مخالف وموافق یکساں نہیں ہوسکتے اور مخالفین کی رسوائی۔ ماخذ آیت (۱۲۲۔۱۲۴)

### ربط آیات:

(۱۲۲) ایک آدمی مردہ تھا یعنی سکون میں تھا۔ بعدازاں ہم نے اسے علم دیا۔ اب وہ لوگوں میں سیدھے راستے پر چلانے کے لئے جاتا ہے کیا ویسا ہوسکتا ہے جس میں اب تک حرکت کا ارادہ ہی پیدا نہیں ہوا بلکہ ظلمت میں پڑا ہوا ہے۔ (۱۲۳) اس طرح ہر ملک کے بڑے بڑے شہروں میں بڑے بڑے مجرم تعلیم حق کے مخالف پیدا ہوتے رہے ایسے لوگ جو کچھ کیا کرتے ہیں اس میں اپنا ہی نقصان کر بیٹھتے ہیں اللہ تعالیٰ کا کیا بگاڑ سکتے ہیں۔ (۱۲۴) جب کبھی کوئی حکم آتا ہے کہتے ہیں ہم تو ماننے کے لئے تیار نہیں ہیں جب تک ہمارے ہاں بھی وحی نہ آئے یہ لوگ نہیں سمجھتے کہ وحی کے نزول کے لئے خاص محل ہوتا ہے اور اس استعداد خفی کو فقط اللہ تعالیٰ ہی جان سکتا ہے اس قسم کی بے جوڑ باتیں کر کے توحید اور رسالت سے انکار کرنے والوں کو ذلت نصیب ہو

گی۔(۱۲۵) جس کی فطرت کو اللہ تعالیٰ نے اسلام کے قبول کرنے کے لئے بنایا ہے اور اس نے شامت اعمال کے باعث اس احساس کو ضائع نہیں کیا وہ ہدایت الٰہی کو قبول کرنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے جس کی شامت اعمال کے باعث اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہو جائے اور اپنے دروازے پر نہ بلانا چاہے اس کا سینہ تعلیم اسلام کے لئے متحمل نہیں ہو سکتا۔(۱۲۶) سیدھا راستہ وہی ہے جو آپ کو بتلایا جا چکا ہے البتہ پند و نصیحت کی قبولیت کی استعداد جس میں ہوگی وہی نفع پائے گا۔ (۱۲۷) اسی (لقوم یذکرون) والی جماعت کے لئے سلامتی کا گھر ہے ان کے اعمال صالحہ کی برکت سے اللہ تعالیٰ ان کا ولی اور کارساز ہے۔ (۱۲۸) قیامت کے دن ضال اور مضل دونوں جہنم رسید ہوں گے۔(۱۲۹) بداخلاقی میں ہم جنس ہونے کے باعث دنیا میں بھی یہ کم بخت مل جاتے ہیں۔اور آخرت میں بھی اسی مجانست کے سبب سے اکٹھے ہوں گے۔

## ربط بین الرکوعین(۱۵،۱۶)

ماقبل میں توحید، رسالت اور دوبارہ زندہ ہونے کا بیان تھا اور اس میں بھی وہی بیان ہے یعنی کفار کے کذب اور ان کے برے انجام کا بیان ہے۔اس لئے کہ وہ دنیا کی خیانت پر فخر کرتے ہیں۔

## خلاصہ رکوع۱۶ :

مخالفین توحید کا احساس حق اور ان کا موجودہ مسلک خلاف نقل وعقل ہے۔

ماخذ آیت(۱۳۰_۱۳۸_۱۴۰)

## ربط آیات:

(۱۳۰) اپنی دنیاوی کفر و شرک کی زندگی پر خود ہی اظہار نفرت کر رہے ہیں۔(۱۳۱) یہ بھی اللہ تعالیٰ کی مہربانی ہے کہ غلطی کا احساس کرائے بغیر سزا نہیں دیتا۔(۱۳۲) ہر ایک نیک و بد کے اعمال کا اپنا اپنا درجہ ہے اللہ تعالیٰ ہر شخص کے حالات سے خوب واقف ہے۔(۱۳۳) اے موئدین شرک خدا تعالیٰ تم سے بے پرواہ ہے اگر چاہے تو تمہاری جڑ اکھاڑ پھینکے اور تمہاری جگہ دوسری قوم کو آباد کر دے۔(۱۳۴) شرک کی سزا کا وقت یقیناً آنے والا ہے۔تم اس سے بچ نہیں سکتے۔(۱۳۵) اے شرک کی تائید کرنے والوں اگر نہیں مانتے تو انتظار کرو دیکھو حق جل وعلا شانہ کس کی حمایت کرتا ہے اور کون غالب آتا ہے۔ (۱۳۶) ان کے خود ساختہ دین کی بیہودگی ملاحظہ ہو کہ اپنے بنائے ہوئے معبودان باطل سے زیادہ ڈرتے ہیں اور معبود برحق جل وعلا شانہ سے اتنا نہیں ڈرتے کہ معبودان باطل کا حصہ ضائع نہیں ہونے دیتے خدائے تعالیٰ کا حصہ ضائع ہو جائے تو پرواہ نہیں

کرتے۔(۱۳۷) ان مشرکین کی دوسری بیہودگی ملاحظہ ہو کہ اپنی معصوم اولاد کو بے گناہ مار ڈالتے ہیں۔(۱۳۸) ان مشرکین کی خود ساختہ حلت وحرمت بھی ملاحظہ کیجئے۔ کیسے جھوٹ بول رہے ہیں حلت وحرمت کا فیصلہ تو فقط اللہ کا حق ہے کہ سب چیزیں اسی کی ہیں جس کے استعمال کی اجازت دیدے وہ حلال ہے اور جس چیز کی اجازت نہ دے وہ حرام ہے۔(۱۳۹) یہ اسی افترائی قانون کا ایک حصہ ہے۔(۱۴۰) اولاد کا قتل خدا تعالیٰ کے دیے ہوئے رزق کی تحریم یہ سب ان کی گمراہی کی علامتیں ہیں۔

## ربط بین الرکوعین(۱۶،۱۷)

ماقبل میں توحید کے مضمون اور مشرکین کے اعمال کی قباحت کا بیان تھا اور اس میں دلائل کے ساتھ توحید کے مضمون کا بیان ہے۔

## خلاصہ رکوع ۱۷ :

(گزشتہ رکوع میں آچکا ہے کہ کفار کی حلت وحرمت خلاف عقل ونقل ہے) اب بتلایا جاتا ہے کہ ہماری ملت اشیاء منقول ومعقول ہے۔ ماخذ آیت (۱۴۱۔۱۴۲)

### ربط آیات:

(۱۴۱) تمام میوہ جات تمہارے لئے حلال ہیں بشرطیکہ اللہ تعالیٰ کے نام پر مساکین کا حق ادا کردو اور اسراف نہ کرو۔
(۱۴۲) اللہ تعالیٰ نے چار پائے پیدا کئے بعض بوجھ اٹھانے کے لئے اور بعض لٹا کر ذبح کرکے کھانے کے لئے تاکہ اللہ تعالیٰ کا رزق کھاؤ۔ اسی کے مطیع ہو کر رہو اور دشمن خدا یعنی شیطان کے نقش وقدم پر نہ چلو۔(۱۴۳) بھیڑ اور بکری کے نر و مادہ میں سے کوئی بھی حرام نہیں ہے۔(۱۴۴) اونٹ اور گائے کے نر و مادہ میں سے کوئی بھی حرام نہیں ہے مذکورۃ الصدر جانوروں کے نریا مادہ یا جو چیز مادہ کے رحم میں ہے ان میں سے کسی چیز کی حرمت کا حکم تمہیں خدا تعالیٰ نے دیا ہے یا محض بہتان باندھ رہے ہو اس سے بڑھ کر اور کیا ظلم ہو سکتا ہے۔

## ربط بین الرکوعین(۱۷،۱۸)

پہلے رکوع میں مشرکین کا تذکرہ ہے جنہوں نے بعض چیزوں کو اپنی مرضی سے حرام بنایا تو ان سے کہہ دیں کہ یہ چیزیں جن کو تم نے حرام بنایا وہ نہیں ہے آؤ میں تمہیں حرام کی بعض چیزیں بتا دوں۔

## خلاصہ رکوع ۱۸ :

مسلمانوں کی حرام کردہ اشیاء کی حرمت منقول ہے اور علاوہ اس کے معقول بھی ہے۔ ماخذ آیت (۱۴۵)

### ربط آیات:

(۱۴۵) ماکولات میں محرمات اسلامیہ یہ ہیں۔ ان اشیاء کی حرمت بنی اسمٰعیل اور بنی اسرائیل دونوں یکساں تھی اور یہ حصر اضافی بہ نسبت بہیمۃ الانعام کے ہے اور ان کی آٹھ قسمیں وہی ہیں جو ذکر ہو چکیں۔ کتا۔ شیر۔ باز وغیرہ اگرچہ حرام ہیں بہیمۃ الانعام میں سے نہیں ہیں۔ (۱۴۶) یہ چیزیں اصل فطرت انسانی کے لئے مضر ہونے کے لحاظ سے حرام نہیں تھیں بلکہ محض بنی اسرائیل کی تعدی کی وجہ سزا کے طور پر حرام کی گئی تھیں اور بنی اسمٰعیل پر حرام نہیں ہیں۔ (۱۴۷) اگر اب بھی تکذیب سے باز نہ آئیں تو انہیں کہہ دو کہ اللہ تعالیٰ کا عذاب مجرموں سے ٹلا نہیں کرتا۔ (۱۴۸) عذر گناہ بدتر از گناہ۔ گناہ خود کرتے ہیں۔ اور الزام اللہ تعالیٰ پر قائم کرتے ہیں کہ اگر اللہ تعالیٰ ہماری ان بداخلاقیوں اور افتراپردازیوں کو پسند نہ کرتا۔ تو ہم کیسے کر سکتے تھے۔ (۱۴۹) اللہ تعالیٰ کی طرف سے تم پر اتمام حجت ہو چکا ہے کہ تم غلط راستے پر جا رہے ہو ہاں اگر وہ جبراً چاہتا ہو تو کوئی بھی گمراہ نہ رہتا۔ (۱۵۰) یا تم اپنے طرز عمل پر کوئی شہادت پیش کر سکتے ہو یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی حلت و حرمت کے پابند نہیں بلکہ غیر اللہ کی حلت و حرمت اختراعی کو معمول بہ بناتے ہیں۔

## ربط بین الرکوعین (۱۸، ۱۹)

ماقبل میں محللات اور محرمات دونوں فریقوں کا بیان تھا اور اس میں اسی طرح محللات اور محرمات کے واقعہ کا بیان ہے۔

## خلاصہ رکوع ۱۹ :

ماکولات کے سوا بقیہ خلاصہ قانون اسلام۔ ماخذ آیت (۱۵۱)

### ربط آیات:

(۱۵۱) شرک نہ کرو اور تعلق باللہ درست رکھو (وبالوالدین احسانا) تعلق بالخلوق ٹھیک رہے مخلوق میں سے یہ بالا دست کی مثال ہے انسان کی خوبی تمیز کرنے کا یہ موقعہ ہے کہ جو بے طمع محسن ہیں ان پر احسان کرے اور ان کے ساتھ برائی کرنے کا کبھی وہم نہ آئے (ولا تقتلوا اولادکم) تعلق بالخلوق میں یہ زیردست کا قانون ہے۔ بھوک کی وجہ اولاد کا قتل نہ کرنا پہلا ترجمہ ہے۔ جس طرح زمانہ جاہلیت میں رائج تھا اور دوسرا ترجمہ جو ساری دنیا کے لئے ہے یہ ہے کہ اگر کوئی آدمی فقط رزق کما

نے کے لئے اولاد کو معمولی پیشوں میں قید کر رکھتا ہے اور اس کو حسب الفطرۃ پڑھنے تعلیم الٰہی دلانے اور اللہ تعالیٰ کے دروازے کی طرف قدم اٹھانے سے روکتا ہے تو یہ بھی قتل اولاد ہے یہ بات مسلمانوں کی تباہی کا باعث ہے (ولا تقربوا الفواحش) خواہ وہ مجلسوں میں ہو یا تنہائی میں (الا بالحق) جس کے قتل کی قانون اجازت دے۔ (۱۵۲) مثلاً یتیم کے مال میں بڑھانے کی غرض سے تصرف کرو نہ کہ نقصان پہنچانے کے خیال سے (لا نکلف نفسا) اگر نادانستہ غلطی ہوگئی تو معاف ہوگی (وبعهد الله اوفوا) بندگی کا عہد بنا ہوا اور وہ اتباع رسالت سے ہوگا۔ (۱۵۳) مذکورۃ الصدر راستہ کا اتباع کرو اور دوسرے جو چھوٹے چھوٹے راستے نکلیں گے کہ ذرا صحیح بات آئی اور بہت سی باتیں ادھر ادھر کی مل گئیں۔ اور ایک فرقہ بن گیا اس قسم کے فرقوں کا اتباع نہ کرو۔ (۱۵۴) رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کی بعثت عرب میں کیوں ہوئی اس کا فائدہ بتلایا جاتا ہے کہ بنی اسرائیل کی اصلاح کے لئے تو موسیٰ علیہ السلام کو ہم نے کتاب دی تھی جس میں ان احکام کی تفصیل پوری تھی جن کی پابندی ضروری ہے (بلقاء ربهم يومنون۔) تا کہ وہ اپنے رب کی ملاقات پر ایمان لائیں (اور جزا و سزائے اعمال کی فکر کریں)۔

## ربط بین الرکوعین (۱۹، ۲۰)

ماقبل میں سیدھی راہ صراط مستقیم اور موسیٰؑ کی کتاب کا بیان تھا اور اس میں قرآن کے ذکر کا بیان ہے۔

## خلاصہ رکوع ۲۰ :

تم تو قرآن سے اعراض کرتے ہو اور ہم اس کتاب بابرکت کا اتباع کرا کے تمہیں مسلک ابراہیمی کی طرف لیجانا چاہتے ہیں۔

ماخذ آیت (۱۵۵۔۱۶۱)

### ربط آیات:

(۱۵۵) اس بابرکت کتاب کا اتباع کرو۔ تا کہ تم میں برکت کا رنگ آئے اور رحم کئے جاؤ۔ (۱۵۶) تا کہ قیامت کے دن یہ عذر نہ کرنے پاؤ کہ یہود و نصاریٰ کو کتاب اللہ دی گئی تھی اور ہم عبرانی اور سریانی زبان سے ناآشنا تھے اس واسطے اللہ تعالیٰ کی منشا معلوم نہ کر سکے۔ (۱۵۷) یا یہ عذر نہ کرنے پاؤ کہ اگر ہمیں آسمانی کتاب دی جاتی تو ہم اس کی بڑی قدر کرتے اب یاد رکھو اگر اس کتاب سے اعراض کرو گے تو سخت سزا پاؤ گے۔ (۱۵۸) رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کی معرفت جو احکام مل رہے ہیں ان کو نہیں مانتے۔ یہ چاہتے ہیں کہ فرشتے ان کے پاس آئیں۔ یا خود خدا تعالیٰ براہ راست سمجھائے یا ایسی خطرناک نشانی نظر آئے جس کے باعث یہ لوگ ماننے پر مجبور ہو جائیں یہ اس قسم کے انتظار میں ہیں۔ (۱۵۹) جو لوگ ایک صحیح مسلک

دین الٰہی کا چھوڑ کر مختلف فرقے بن گئے ہیں۔ان کا فیصلہ اللہ تعالیٰ ہی کریگا۔آپ بری الذمہ ہیں۔(۱۶۰) ہر شخص اپنے اپنے نیک و بد اعمال کا معین شدہ بدلہ پائے گا۔ (۱۶۱) ان سے فرما دیجئے میرا مسلک ابراہیم علیہ السلام والا ہے جو تمہارے بھی متفق علیہ امام ہیں۔ (۱۶۲) صراط مستقیم یہ ہے کہ سب سے تعلق توڑا اور ایک خدائے قدوس وحدہ لاشریک لہ سے رشتہ جوڑا اپنی زندگی اور موت بلکہ ہر عمل حیات اسی کے لئے وقف کر دیا۔(۱۶۳) سب کچھ فقط اسے دے دیا اور اس کی فرمانبرداری کا حلقہ گلے میں ڈال لیا۔(۱۶۴) کیا تم چاہتے ہو کہ اس رب العالمین سے تعلق توڑ کر غیر سے جوڑ لو اگر تمہیں مجھ سے یہ اختلاف باقی ہے تو اللہ تعالیٰ کے ہاں چل کر اس کا فیصلہ ہو جائے گا۔(۱۶۵) جس سے تعلق جوڑنا آج تمہیں معیوب نظر آتا ہے اسی نے تو تمہیں دنیا میں بسایا اور دوسروں سے زیادہ درجہ عطا فرمایا تاکہ تمہیں آزمائے کہ تم اپنی وجاہت طاقت مال و دولت کی شان و شوکت کے لحاظ سے اللہ تعالیٰ کا کتنا شکریہ بجالاتے ہو اگر اس کی مخالفت کرتے جاؤ گے تو وہ جلد تر عذاب لانے پر بھی قادر ہے اور اگر سر تسلیم اس کی بارگاہ میں خم کر دو گے تو بخشنے والا مہربان ہے سب غلطیاں معاف فرما دے گا۔






# سورۃ الاعراف

## سورۃ الاعراف مکیة، نزلت بعد سورۃ ص

### سورۃ الانعام اور سورۃ الاعراف کے درمیان ربط:

سورۃ الانعام کے آخر میں عقاب کا ذکر تھا کہ بے شک تمہارا رب تم کو جلد سزا دینے والا ہے تو اس سورت میں عقاب کا ذکر مجمل تھا اور اس سورت الاعراف میں تفصیلاً ہے۔ اور اسی طرح سورۃ الانعام میں تخلیق کائنات کا ذکر اجمالاً تھا اور اس سورت میں تفصیلاً ہے۔ اور اسی طرح سورۃ الانعام میں بعض اوامر کا بیان اجمالاً تھا اور اس سورت میں اس کی تفصیل ہے۔

### تسمیہ سورت اعراف:

(بسم اللّٰہ) الجامع للکمالات التی تجلی بها فی هذه الکتاب لتوسیع صدر الرسول ﷺ واتباعه (الرحمن) بانذار وتذکیر هم الموصل الی المحبوبات (الرحیم) بتخصیص نفعهما بالمؤمنین.

ترجمہ: اس اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو کہ تمام ایسے کمالات کے لئے جامع ہے جن کے ذریعے سے اس کتاب (قرآن مجید) میں وہ اللہ تعالیٰ ظاہر ہوا رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کے سینے مبارک کی فراخی اور آپ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کی پیروی کے لئے۔ جس نے انسانوں کو ڈرانے اور یاد دلانے کے ساتھ مہربانی فرمائی جو کہ دل پسند چیزوں کو پہچاننے والے ہیں۔ جس نے مؤمنوں کو اُخروی فائدے کے ساتھ خاص کر کے خصوصی رحم فرمایا۔

### وجہ تسمیہ سورت الاعراف:

اس سورت میں لفظ اعراف مذکور ہے اس لیے اس سورت کو سورت اعراف کہا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: و بینهما حجاب و علی الاعراف رجال یعرفون کلا بسیما هم.....الخ

عن عائشه ان رسول اللّٰه قرأ فی صلاة المغرب بسورة الأعراف فرقها فی رکعتین.

(اخرجه النسائی فی سننه کتاب الافتتاح: ۲/۱۷۵)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ تسلیماً کثیراً کثیراً نے مغرب کی نماز میں سورت اعراف پڑھی اور اس کو دو رکعتوں میں الگ الگ پڑھا۔

## موضوع سورۃ الاعراف:

سورۃ بقرہ میں یہود کو دعوت الی الکتاب دی گئی تھی۔ سورۃ آل عمران میں نصاریٰ کو دعوت الی التوحید دی گئی تھی۔ سورۃ النساء اور سورۃ مائدہ میں اصلاح عرب پیش نظر تھی۔ سورۃ انعام میں اصلاح مجوس مقصود تھی۔ سورۃ اعراف میں بقیہ اقوام عالم کو دعوت الی القرآن دی جاتی ہے۔

## فضیلت سورۃ الاعراف

**عن عائشةؓ أن رسول اللهﷺ: قرا في صلاة المغرب بسورة الأعراف فرّقها في ركعتين .**

(أخرجه الترمذي، كتاب الصلاة: ۱۱۳/۲)

حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) نے مغرب کی نماز میں سورت اعراف پڑھی اور اس کو دو رکعتوں میں الگ الگ کر کے پڑھا۔

## خواب میں سورۃ الاعراف پڑھنے کی تعبیر:

حضرت ابن سیرینؒ نے فرمایا ہے کہ اگر خواب میں دیکھے کہ سورۂ اعراف پڑھتا ہے۔ دلیل ہے کہ دیندار اور مؤمن ہوگا۔ اور اس کی عاقبت محمود ہوگی۔ (تعبیر الرؤیا: ۳۵۰)

**ترتیب جمعی (7) ترتیب نزولی (39) آیات (206) رکوعات (24) کلمات (3625)**
**حروف (14310) زبر (4951) زیر (1854) پیش (1560) دو زبر (108)**
**دو زیر (78) دو پیش (92) کھڑا زبر (536) کھڑی زیر (48) الٹا پیش (47)**
**جزم (2787) شد (966) مد (259)**

## خلاصہ رکوع ۱:

تذکیر بایام اللہ و بما بعد الموت و بالاء اللہ سے دعوت الی الکتاب اللہ۔ ماخذ آیت (۳، ۴، ۸، ۱۰)

## ربط آیات:

(۱) الٓمٓصٓ حروف مقطعات میں سے ہے۔ جمہور مفسرین حضرات کی رائے ہے کہ اس کی تاویل سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی نہیں جانتا بعض حضرات کا خیال ہے کہ اللہ تعالیٰ کے راسخ فی العلم بندوں کو وہبی طور پر بتلا دیا جاتا ہے چنانچہ حضرت عبداللہ بن عباس

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد تفاسیر میں منقول ہے کہ میں راسخین فی العلم میں سے ہوں مجھ سے متشابہات کے معنی پوچھو۔
(۲) یہ کتاب آپ کی طرف نازل کی گئی ہے اس کی تبلیغ سے آپ ﷺ کے سینہ میں تنگی نہ ہونے پائے کہ مخالفین اس کو کیوں نہیں مانتے آپ کا فرض فقط انذار (ڈرانا) ہے اور مومنین تو اس سے یقیناً نصیحت پالیں گے۔ (۳) اے بنی آدم اس منزل من اللہ تعلیم کو مان جاؤ۔ (۴) اس سے پہلے کتنی بستیاں ایسی گزری ہیں جنہوں نے منزل من اللہ احکام کی مخالفت کی تو عذاب الٰہی نے رات کے وقت یا دوپہر کو آ کر انہیں تباہ کر دیا۔ (۵) جب عذاب الٰہی آیا اس وقت انہوں نے اپنی بے انصافی کا اقرار کیا۔ (۶) اگر رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کی دعوت پر لبیک نہیں کہوں گے تو یاد رکھو کہ قیامت کے دن رسولوں سے شہادت لی جائے گی اور ان کی امتوں سے بھی سوال کیا جائیگا کہ تم نے کیا قدر کی (وہاں کیا جواب دو گے) (۷) پھر ہم اپنے علم کی بنا پر ان کو سارے واقعات بتلائے گے۔ (۸) اس دن اعمال ضرور تولے جائینگے۔ جن کے اعمال میں رضائے الٰہی کی روح زیادہ ہو گی وہ نجات پا جائینگے۔ (۹) اور جن کے اعمال میں رضائے الٰہی کا جذبہ کم ہو گا وہ خسارہ اٹھائینگے۔ کیونکہ کتاب الٰہی کے ذریعہ جو رہنمائی کی گئی تھی اس سے انہوں نے فائدہ نہیں اٹھایا تھا۔ (۱۰) ہم نے تمہیں زمین میں ٹھہرایا اور زندگی بسر کرنے کے سارے اسباب جمع کر دئے لیکن تم میں شکر گزاری کا مادہ بہت ہی کم ہے (جملہ معترضہ) چونکہ شیطان رجیم تمہیں گمراہ کرنے کا ٹھیکہ لے کر آیا ہوا ہے اس نے حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حوا علیہا السلام کو دھوکا دیا پھر تم اس سے کس طرح بچ سکتے ہو ہاں اگر اتباع کتاب اللہ کرو گے تو بچ جاؤ گے۔ جس طرح آدم علیہ السلام کا تعلق باللہ بجز الہام الٰہی کے درست نہ ہوا چنانچہ یہ کلمات ربنا ظلمنا انفسنا الآیہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بہشت سے نکلنے کے بعد القا کئے گئے تھے۔

## ربط بین الرکوعین (۱، ۲)

ماقبل میں توحید کے بعض دلائل کا بیان تھا اور اس میں بھی اسی طرح توحید کے دلائل اور حضرت آدمؑ کی تخلیق کا بیان ہے۔

## خلاصہ رکوع ۲ :

ضرورت اتباع کتاب اللہ۔ ماخذ آیت (۲۳)

**ربط آیات:**

(۱۱) فرشتے خزائن الٰہیہ پر مامور و محافظ ہیں آدم علیہ السلام کو خلیفۃ اللہ فی الارض بنا کر بھیجا جا رہا ہے لہٰذا یہ تو نائب ہے اور فرشتے خزانچی اس آدم کو فرشتوں کا مقتدا بنایا گیا کہ اللہ تعالیٰ کے جس خزانہ سے جتنا خرچ کرنا چاہے تم دئے جاؤ۔ فرشتوں سے

تحیۃ کا سجدہ کرایا گیا جو اسلام سے پہلے جائز تھا۔ شیطان اگرچہ ناری مخلوق ہے لیکن فرشتے نور سے نار لطیف نور سے مشابہت تامہ رکھتی ہے۔ اس لئے شیطان بھی فرشتوں سے ملا جلا رہتا تھا لیکن امتحان کے وقت اس سے اپنی اصلیت کا اظہار ہوا اور فرشتوں نے اپنی فطرت کا حق ادا کیا (لا یعصون اللہ ما امرھم و یفعلون ما یومرون ) ترجمہ: جس چیز کا فرشتوں کو حکم دیا جائے اس میں نافرمانی نہیں کرتے اور جو حکم ملے اس کی پوری تعمیل کر دیتے ہیں بہرحال شیطان نے سجدہ نہیں کیا۔ (۱۲) اللہ تعالیٰ نے پوچھا تو نے سجدہ کیوں نہیں کیا کہا کہ میں آدم سے بہتر ہوں۔ (۱۳) اللہ تعالیٰ نے فرمایا آسمان سے اتر جا تجھے یہاں تکبر کرنیکا حق نہیں تھا۔ نکل جا تو ذلیلوں میں سے ہے۔ (۱۴) عرض کی کہ مجھے قیامت تک عذاب سے مہلت دی جائے۔ (۱۵) اللہ تعالیٰ نے فرمایا تجھے مہلت دی جاتی ہے۔ (۱۶) اس لعین نے قسم کھا کر کہا کہ میں تیری طرف آنے والے رستہ پر بیٹھ جاؤں گا۔ (۱۷) پھر میں آگے پیچھے دائیں بائیں سے آکر انہیں ہٹاؤں گا اور اکثر تیرے نافرمان ہو جائیں گے۔ (۱۸) اللہ تعالیٰ نے فرمایا نکل آسمان سے برا حال سے راندہ ہوا جو تیرے پیچھے چلیں گے ان سب کو اور تجھے دوزخ میں بھر دونگا۔ (۱۹) اے آدم (علیہ السلام) تو اور تیری بیوی جنت میں رہو لیکن اس درخت کے پاس نہ جانا۔ (۲۰) شیطان نے آکر دونوں کے دل میں وسوسہ ڈالا کہ اس درخت سے اس لیے روکا گیا ہے کہ کہیں تم فرشتہ نہ بن جاؤ ہمیشہ جنت میں رہنے والوں کا استحقاق تمہیں نہ مل جائے۔ (۲۱) اور دونوں سے قسم کھا کر کہا کہ میں تمہارا خیر خواہ ہوں۔ (۲۲) انہوں نے درخت سے کھایا اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے آواز آئی کیا میں نے تمہیں اس درخت سے روکا نہیں تھا اور کہہ نہیں دیا تھا کہ شیطان تمہارا بڑا دشمن ہے۔ (۲۳) (درمیان میں اصل قصہ محذوف ہے) آدم علیہ السلام اور حوا علیہا السلام آسمان سے اتار دیئے گئے اور بہشت سے نکال دیے گئے۔ اس کے بعد دنیا میں آکر کچھ عرصہ پریشان رہے بعد ازاں یہ کلمات انہیں الہام کیے گئے۔ (۲۴) جنت سے اتر جاؤ۔ تم آپس میں (شیطان اور آدم علیہ السلام یا آدم علیہ السلام کی اولاد آپس میں) ایک دوسرے کی دشمن ہوا ایک وقت تک تمہیں زمین میں رہنا پڑیگا۔ (۲۵) زمین میں زندہ رہو گے۔ اسی میں مرو گے اور اسی سے قیامت کے دن نکالے جاؤ گے۔

## ربط بین الرکوعین (۲، ۳)

ماقبل میں حضرت آدمؑ کی تخلیق کا بیان تھا اور اس میں حضرت آدمؑ کے آل کو خطاب ہے۔

## خلاصہ رکوع ۳ :

اتباع کتاب اللہ سے تمہیں لباس تقویٰ نصیب ہوگا اور لباس تقویٰ لباس جسمانی سے اچھا ہے۔ ماخذ آیت (۲۶)

**ربط آیات:**

(۲۶) جس طرح ہم نے شرمگاہ کو ڈھانکنے والا لباس نازل کیا ہے اسی طرح لباس تقویٰ بھی نازل فرمایا ہے اور یہ پہلے سے بہتر ہے۔ تقویٰ کا لباس انسانی فطرت کو محفوظ رکھنے کے لئے بہترین لباس ہے جس طرح انسان ننگا نہیں رہ سکتا اسی طرح اپنے اخلاق کی حفاظت اور زینت کے لئے تقوی کے لباس کی ضرورت ہے ورنہ اس لباس کو چھیننے والی قوت ہمیشہ موجود رہتی ہے جس طرح سرد ملک میں کوئی آدمی گرم کپڑے نہیں اتارتا کہ کہیں سردی سے مر نہ جائے۔ (۲۷) اے بنی آدم شیطان تمہیں کہیں فتنہ میں نہ ڈال دے۔ وہ اور اس کا کنبہ تمہیں ایسی جگہ سے دیکھتا ہے کہ تمہیں انہیں نہیں دیکھ سکتے۔ (ان کو دیکھنے کے لئے ایک خاص روحانی قوت کی ضرورت ہے) جو لوگ ہدایت الٰہیہ کو دستور عمل نہیں بناتے۔ شیطان کی دوستی کا رنگ ان پر چڑھتا ہے۔ (۲۸) وہ (شیطان کے دوست) جب کوئی گناہ کرتے ہیں تو دلیل پیش کرتے ہیں کہ ہمارے باپ دادایوں ہی کیا کرتے تھے اور خدا تعالیٰ کا بھی یہی حکم ہے۔ ان سے کہہ دو کہ اللہ تعالیٰ بے حیائی کا حکم نہیں کیا کرتا۔ (۲۹) خدا تعالیٰ تو انصاف کا حکم دیتا ہے۔ (۳۰) ایک جماعت کو تو ہدایت نصیب ہوتی ہے اور دوسری جماعت نے چونکہ خدا تعالیٰ سے تعلق توڑ کر شیطان سے رشتہ جوڑ رکھا ہے۔ اس لئے وہ گمراہ ہے۔ (۳۱) اے آدم علیہ السلام کے بیٹو! ہر نماز کے وقت آراستہ ہو کر آؤ۔ اور اللہ تعالیٰ کا رزق کھاؤ اور پیو اور بندگی کے حدود سے باہر نہ نکلو۔

**ربط بین الرکوعین (۳، ٤)**

ماقبل میں یہ بیان تھا کہ مشرکین طواف کے وقت لباس اتار دیتے اسی حالت میں عبادت کرتے تھے اور اس میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد: کہ کس نے تم پر اللہ تعالیٰ کی زینت حرام کی ہے۔

**خلاصہ رکوع ٤ :**

لباس جسمانی ممنوع نہیں ہے (ہاں لباس روحانی مرجح ہے) اور اگر لباس روحانی سے کوئی محروم رہا تو ملعونین کی فہرست میں داخل ہوگا۔ ماخذ آیت (۳۲، ۳۸)

**ربط آیات:**

(۳۲) اللہ تعالیٰ کی پیدا کی ہوئی زینت اور عمدہ رزق دراصل دنیا میں بھی مومنوں ہی کے لئے ہے (اور کافر بالتبع نفع اٹھاتے ہیں۔) (۳۳) ہاں یہ چیز قطعاً حرام ہے۔ (۳۴) پھر یہ مرتکب مناہی زندہ کیوں ہیں؟ اس لئے کہ ہر ایک جماعت کی موت

وحیات کا ایک وقت معین ہے۔ جب کسی کا وقت پورا ہوگا وہ فنا ہو جائے گی۔ (۳۵) اے بنی آدم تمہاری نجات کا یہ راستہ ہے۔ (۳۶) منزل من اللہ احکام کی تکذیب کرنے والے ہمیشہ جہنم میں رہیں گے۔ (۳۷) نبی پر اگر کوئی حکم نازل نہ ہوا اور وہ اعلان کرے کہ یہ خدا تعالیٰ کا حکم ہے اس سے بڑھ کر کوئی ظلم نہیں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (تسلیماً کثیراً کثیراً) (تو بفضلہ تعالیٰ اس سے پاک ہیں) اور اس سے بڑھ کر بھی کوئی ظلم نہیں (جس میں تم مبتلا ہو) کہ خدا تعالیٰ کے نازل کردہ حکم کو جھٹلایا جائے آئندہ چل کر تمہیں اس کفر کا اقرار کرنا پڑے گا۔ (۳۸) اپنے کفر پر ان سے اقرار کرا کے پہلی ملعون جماعتوں میں انہیں شامل کر دیا جائے گا۔ (۳۹) پہلے پچھلوں سے کہیں گے۔ تمہیں ہم پر کون سی فضیلت ہے کہ ہمیں تو دو چند عذاب ہو اور تمہیں ایک درجہ کا ہو۔

## ربط بين الركوعين (٤، ٥)

ماقبل میں گمراہ اور گمراہ کرنے والوں کا بیان تھا اور اس میں گمراہ مکذبین کا بیان ہے۔

## خلاصہ رکوع ٥ :

لباس التقویٰ کے ملبوس اور اس سے اعراض کرنے والوں سے سلوک الٰہی۔ ماخذ ۴۰۔۴۲۔

(یہ لباس التقویٰ سے اعراض کرنے والوں کی سزا ہے) اور آیت ۴۲۔۴۳۔ یہ لباس التقویٰ سے ملبوس جماعت کی جزا ہے۔

**ربط آیات:**

(۴۰) اطاعت احکام الٰہی سے انکار کرنا لباس تقویٰ سے نفرت کے قائم مقام ہے ایسے لوگ نتائج حسنہ تقویٰ سے محروم رکھے جائیں گے۔ (۴۱) بے انصافوں کو ایسی ہی سزا ملا کرتی ہے۔ (۴۲) حتی الوسع لباس تقویٰ کے اسباب اپنے لیے جمع کرنے والوں کی یہ جزا ہے۔ (۴۳) اگر دنیا میں کچھ آپس میں کدورت تھی تو وہ نکال دی جائے گی اور پکار کر کہا جائے گا کہ یہ تمہارے سابقہ اعمال کی جزا ہے اور وہ اقرار کریں گے کہ واقعی ہمیں انبیاء علیہم السلام نے صحیح راہ دکھائی تھی۔ (۴۴) قیامت کے دن اسباب لباس تقویٰ سے انکار کرنے والے بھی مان جائیں گے کہ قصور واقعہ ہمارا ہی تھا ورنہ انبیاء علیہم السلام کی تعلیم بالکل درست تھی۔ (۴۵) ظالموں کے یہ اوصاف ہیں۔ (۴۶) اب ایک تیسری جماعت کا ذکر ہے۔ اس جماعت کے متعلق مفسرین کے اقوال مختلف ہیں کہ یہ لوگ کون ہیں۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ یہ لوگ لباس تقویٰ سے ملبوس تو نہیں ہیں۔ لیکن اس تعلیم صحیح کے مخالف بھی نہیں ہیں بلکہ اگر یہ تعلیم انہیں مل جاتی تو ضرور اس کی قدر کرتے۔ لہٰذا یہ دوزخ میں بھی داخل نہیں ہیں اور جنت میں بھی ابھی تک

نہیں جاسکے۔ان کی روحانی ترقی ہوگی اور بہشت میں جا پہنچیں گے۔(۴۷) دوزخیوں کے مسلک اوران کی سزا سے سخت متنفر ہیں۔

**ربط بین الرکوعین(۵،۶)**

ماقبل میں اہل جنت اوراہل اعراف کے مکالمے کا بیان ہے اوراس میں اہل اعراف اور جہنمیوں کے مکالمے کا بیان ہے۔

**خلاصہ رکوع ۶ :**

اس تیسری جماعت کا منکرین لباس تقویٰ کو سرزنش کرنا اوران کی سزا کا ذکر۔ماخذ آیت (۴۸۔۵۱)

**ربط آیات:**

(۴۸) ان لوگوں کی فطرت سلیمہ ہے اس لیے دوزخیوں کو غلط کاری پر ڈانٹ رہے ہیں۔(۴۹) ملبوسین لباس تقویٰ کے مسلک کی تعریف کرر ہے ہیں۔(۵۰) لباس تقویٰ کی برکت سے نجات پانے والوں سے منکرین نعمتوں کا سوال کریں گے اور انہیں مایوس کن جواب ملے گا۔(۵۱) صحیح راستہ جو اللہ تعالیٰ نے بتلایا تھا اس کو چھوڑ کر اپنا دین کھیل اور تماشہ بنا رکھا تھا آج اس کی سزا پائیں گے۔(۵۲) اپنے پورے علم کی بنا پر ہم نے ان پر کتاب نازل فرمائی ہے۔لیکن وہ ہادی اور رحمت ایمانداروں ہی کے لئے ہوگی۔(۵۳) معاندین کتاب اللہ ان احکام کی حقیقت اصلیہ دیکھنا چاہتے ہیں جب حقیقت اصلیہ واضح ہوگی تو پھر انکو اصلاح کی مہلت کب ملے گی۔اصلاح کی تمنا بھی کریں گے تو مسترد ہو جائینگی۔

**ربط بین الرکوعین(۶،۷)**

ماقبل میں اثبات رسالت وابطال شرک کا بیان تھا اوراس میں توحید کا بیان ہے۔

**خلاصہ رکوع ۷ :**

تذکیر بالاء اللہ سے دعوت الی الکتاب۔ماخذ آیت (۵۴)

**ربط آیات:**

(۵۴) (ربکم) تمہاری اخلاقی اور جسمانی غذا کا بندوبست کرنے والا (ستۃ ایام) سے مراد دن نہیں بلکہ ارادالٰہی کے دورہ کو ایک دن کہا جاتا ہے (ثم استوی علی العرش) عرش الٰہی ایک ایسی حقیقت روحانیہ (ملکوتیہ) ہے کہ جو جسمانی اور روحانی دونوں نظموں کا منبع اور مرکز ہے اس آیت میں انعام الٰہیہ کا ذکر ہے۔(۵۵) اسی مربی کی عبادت تمہارا فرض ہے اگر

فرض عبودیت کو پہچانا تو اس سے دوستی کا رشتہ کٹ جائیگا۔(۵۶) اس ربوبیت سے فائدہ اٹھا کر زمین میں بغاوت نہ پھیلاؤ۔ اور سرکشی نہ کرو بلکہ اس کے دروازے پر سر جھکاؤ اور اپنے آپ کو مزید رحمت کے مستحق ٹھراؤ۔(۵۷) جس طرح مینہ برسنے سے پہلے ٹھنڈی ہوائیں خوشخبری لاتی ہیں۔ اسی طرح تنزول کتاب اللہ سے پہلے تشنگی طلب حق پیدا ہوتی ہے جس کا ذکر حدیث شریف میں ہے۔ ان الا ما نة نزلت فی جزر قلوب الرجا ل فعلمو ا من الکتا ب ا وعلموا من السنة ۔اس کے بعد بارش آتی ہے۔ اسی طرح تشنگی پیدا ہونے کے بعد قرآن حکیم کا نزول ہوتا ہے پھر جس طرح اس پانی سے مختلف قسم کے میوہ جات پیدا ہوتے ہیں۔ اسی طرح تعلیم قرآن سے مختلف قسم کے نتائج مرتب ہوتے ہیں اور جس طرح یہاں پھل پانی کے باعث زمین سے پیدا ہوتے ہیں۔ قیامت کے دن ایک بارش ہوگی۔ جس سے آدمی زمین سے پیدا ہو جائیں گے۔ (۵۸) اچھی زمین اچھا نتیجہ برآمد کرتی ہے اور بری برا۔ اسی طرح اپنی فطرت کے لحاظ سے نتائج نکل آتے ہیں۔

## ربط بین الرکوعین(۸،۷)

پہلے رکوع میں دو قسم کی زمینوں کا تذکرہ تھا ایک بلد طیب اور ایک بلد خبیث۔ اور بارش جو نازل ہوئی تو دونوں زمینوں کے اثرات بیان کئے۔ اس رکوع میں یہ بیان ہے کہ بارش کی طرح وحی الٰہی بھیک اتاری اس وحی کے آنے سے بعد میں دو طبقے بنے ایک ماننے والے اور ایک نہ ماننے والے۔

## خلاصہ رکوع ۸ :

تذکیر بایام اللہ سے دعوت الی الکتاب۔ ماخذ آیت (۵۹۔۶۴)

### ربط آیات:

(۵۹) حضرت نوح علیہ السلام کو اپنی امت کی طرف پیغام ربانی دے کر بھیجا گیا۔(۶۰) گمراہ قوم نے الثاان پر گمراہی کا حکم لگا یا۔(۶۱) میں گمراہ نہیں ہوں بلکہ خدا تعالٰی کی طرف سے بھیجا ہوا ہوں۔(۶۲) اپنے رب کے پیغامات پہنچانے کے لئے آیا ہوں۔(۶۳) کیا تمہیں اس بات پر تعجب ہے کہ اللہ تعالٰی نے تم ہی میں سے ایک شخص پر تمہارے لئے ذکر نازل فرمایا۔(۶۴) نوح علیہ السلام کو انھوں نے جھٹلایا اور احکام الٰہی کی تکذیب کی۔ اس جرم میں غرق کیے گئے (عبرت) اگر معاندین قرآن بھی تکذیب رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) اور تکذیب کتاب اللہ سے باز نہیں آئیں گے تو وہ بھی اسی طرح راندۂ درگاہ الٰہی ہوں گے۔(عبرت) اپنے وقت کے نبی اور احکام الٰہی سے انکار کے باعث تباہ کیے گئے۔ مخالفین قرآن کو اسے عبرت

حاصل ہونی چاہیے۔

## ربط بین الرکوعین (۸، ۹)

ماقبل میں بعض انبیاءؑ کے واقعات جیسے نوحؑ اور اس کے ضمن میں اثبات توحید اور رسالت کا ذکر تھا اور اس میں بھی اسی طرح انبیاءؑ کے واقعات جیسے ہودؑ اور نوحؑ اور اس کے ضمن میں رسالت کے اثبات کا بیان ہے۔

## خلاصہ رکوع ۹ :

تذکیر بایام اللہ سے دعوت الی الکتاب۔ ماخذ آیت (۶۵۔۷۲)

**ربط آیات:**

(۶۵) قوم عاد کی طرف ہود علیہ السلام پیغام عبودیت لائے۔ (۶۶) قوم کے بااثر سرداروں نے انہیں جھٹلایا۔ (۶۷) میں بے وقوف نہیں ہوں بلکہ خدا تعالیٰ کا رسول ہوں۔ (۶۸) اپنے رب کے احکام پہنچانے کے لئے آیا ہوں۔ (۶۹) کیا تمہیں اس سے تعجب ہے کہ تم میں سے ایک انسان پر اللہ تعالیٰ نے ذکر نازل فرمایا۔ (۷۰) کہنے لگے کہ کیا آپ چاہتے ہیں کہ باپ دادا کے معبودوں کو چھوڑ کر ایک خدا کی عبادت شروع کردیں۔ ہم اس کے لئے تیار نہیں۔ (۷۱) حضرت ہود علیہ السلام نے جواب دیا تمہارے رب کی طرف سے عذاب اور غضب کا فیصلہ تمہارے حق میں ہو چکا ہے اچھا تم بھی منتظر رہو میں بھی اس فیصلہ کے نافذ ہونے کا منتظر ہوں۔ (۷۲) حضرت ہود علیہ السلام کو اور احکام الٰہی پر ایمان لانے والوں کو ہم نے نجات دی اور منکرین آیات ربانی کی جڑ کاٹ دی گئی۔

## ربط بین الرکوعین (۹، ۱۰)

ماقبل میں حضرت ہودؑ کے قصے کا بیان تھا اور اسی میں بھی اسی طرح حضرت صالحؑ اور حضرت لوطؑ کے قصے کا بیان ہے۔

## خلاصہ رکوع ۱۰ :

تذکیر بایام اللہ سے دعوت الی الکتاب۔ ماخذ آیت (۷۳۔۷۹)

**ربط آیات:**

(۷۳) حضرت صالح علیہ السلام عبادت الٰہی کی طرف دعوت دیتے ہیں اور تسلی قلب کے لئے معجزہ بھی دکھاتے ہیں۔ (۷۴) اللہ تعالیٰ کا احسان یاد کرو کہ قوم عاد کو تباہ کر کے اس نے تمہیں آباد کیا اس سے سرکشی کر کے مفسد نہ بنو۔ (۷۵) سرداران قوم

انکار کرتے ہیں اور فطرۃ سلیمہ والے مساکین دعوت حقہ پر لبیک کہتے ہیں۔ (۷۶) متکبر کہنے لگے ہم تو اس دعوت کا انکار کرتے ہیں۔ (۷۷) معجزہ والی اونٹنی کو جسے تکلیف دینے سے انہیں روکا گیا تھا۔ ایذا پہنچاتے ہیں اس کے پاؤں کاٹ ڈالتے اور عذاب الٰہی کے متمنی ہوتے ہیں۔ (۷۸) اللہ کا عذاب زلزلے کی صورت میں ان پر نازل ہوا اور وہ تباہ ہوگئے۔ (۷۹) حضرت صالح علیہ السلام نے ان پر اظہار افسوس کیا اور فرمایا کہ میں نے تو تمہیں احکام الٰہی پہنچا دیئے تھے اور تمہاری خیر خواہی کر دی تھی۔ لیکن تم نے قدر نہ کی (عبرت) اپنے وقت کے نبی اور احکام الٰہی کی مخالفت کے باعث تباہ ہوگئے۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔ (۸۰) لوط علیہ السلام کی قوم بھی اسی مرض میں مبتلا ہے۔ اپنے وقت کے نبی کی مخالف اور احکام الٰہی کی منکر ہے۔ (۸۱) یہ بے حیائی چھوڑ دو۔ (۸۲) بجائے اس کے کہ اپنی غلطی سے باز آتے الٹے لوط علیہ السلام اور انکی جماعت کے دشمن بن گئے۔ (۸۳) لوط علیہ السلام مع اپنے مخلص متبعین کے عذاب الٰہی سے نجات پا گئے۔ (۸۴) بقیہ افراد عذاب الٰہی کا شکار ہوگئے۔

## ربط بین الرکوعین (۱۰، ۱۱)

ماقبل میں انبیاءؑ کے قصوں کا بیان تھا اور اس میں بھی اسی طرح حضرت شعیبؑ کے قصے کا بیان ہے۔

## خلاصہ رکوع ۱۱ :-

تذکیر بایام اللہ سے دعوت الی الکتاب۔ ماخذ آیت (۸۵، ۹۱، ۹۳)

**ربط آیات:**

(۸۵) حضرت شعیب علیہ السلام نے اپنی قوم کو دعوت الی اللہ دی اور احکام الٰہی پہنچائے۔ (۸۶) راستے میں بیٹھ کر لوگوں کو ڈرانے اور اللہ کے راستے سے روکنے کی برائی بھی چھوڑ دو۔ (۸۷) ہمارے اور اپنے درمیان اللہ تعالیٰ کے فیصلہ کا انتظار کرو۔ (۸۸) اس کی قوم میں سے تکبر کرنے والے سرداروں نے کہا یا تو واپس ہمارے دین میں آجاؤ۔ ورنہ ہم تمہیں نکال دیں گے۔ (۸۹) شعیب علیہ السلام آبائی دین میں ہرگز واپس نہیں آنا چاہتے۔ اور اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتے ہیں کہ خداوند تو اس کا فیصلہ فرما۔ (۹۰) مفسدین حضرت شعیب علیہ السلام کے خلاف لوگوں کو ابھار رہے ہیں۔ (۹۱) خدا تعالیٰ نے فیصلہ فرمایا معاندین حق عذاب الٰہی میں مبتلا ہوگئے۔ (۹۲) ایسے برباد ہوئے گویا کہ کبھی آباد ہی نہیں ہوئے تھے۔ (۹۳) شعیب علیہ السلام نے فرمایا اے میری قوم میں نے تو تمہیں احکام الٰہی پہنچا دیئے تھے۔ تم نے ان کی مخالفت کی اور یہ سزا پائی۔

(عبرت) اپنے وقت کے نبی کی مخالفت اور احکام الٰہی سے اعراض کی یہ سزا نہیں ملی۔ فاعتبرو ا ایھا المعاندون۔

## ربط بین الرکوعین(۱۱،۱۲)

ماقبل میں انبیاءؑ کے قصوں کا بیان تفصیلی ہے اور اس میں اجمالی طور پر بیان ہو رہے ہیں۔

## خلاصہ رکوع ۱۲ :

پہلی تباہ شدہ امتوں پر تنقیدی نگاہ اور مخالفین اسلام کے لئے تنبیہ۔ ماخذ آیت (۹۴تا۹۶۔۹۷)

### ربط آیات:

(۹۴) ہمارا ہمیشہ یہی دستور رہا۔ کہ نبی کی مخالفت پر ان لوگوں کو گرفت کی گئی۔ تا کہ وہ مخالفت سے باز آجائیں۔ (۹۵) لیکن جب وہ گوشمالی عذاب پر بھی مخالفت سے باز نہ آئے۔ تب معلوم ہوا کہ ان کی فطرت مسخ ہو چکی ہے اور یہ نا قابل اصلاح ہیں پھر گرفت ہٹالی۔ ہر قسم کی آسائش کے دروازے کھول دیئے اور پھر ناگہانی طور پر انہیں عذاب کی گرفت میں پکڑ لیا۔ (۹۶) اگر بستیوں والے ہمارے احکام مان جاتے تو زمین و آسمان سے رحمت کے دروازے ان پر کھل جاتے اور بے شمار رزق پاتے۔ لیکن ان لوگوں نے اپنی شامت اعمال سے سزا پائی۔ (۹۷) کیا مخالفت قرآن کرنے والے نڈر ہو چکے ہیں۔ ممکن ہے رات کو سوتے وقت ان پر عذاب آجائے۔ (۹۸) یا چاشت کے وقت ان پر عذاب آ کر ے۔ (۹۹) کیا اللہ تعالیٰ کی خفیہ تدبیروں سے یہ بے فکر ہو چکے ہیں۔

## ربط بین الرکوعین(۱۲،۱۳)

پہلے رکوع میں کچھ تفصیلی و اجمالی واقعات مجرموں کے بیان ہوئے۔ اب اس تفصیل و اجمال کے بعد اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جو زمین کے وارث ہیں ان کے لئے ہدایت نہیں ہوئی ان پہلے واقعات سے جو اجمالاً و تفصیلاً بیان ہوئے ہیں۔

## خلاصہ رکوع ۱۳ :

امم سابقہ کی تباہی کا باعث تکذیب رسل ہی تھا اور قصہ حضرت موسیٰ علیہ السلام و فرعون۔

ماخذ آیت (۱۰۱۔۱۰۳)

### ربط آیات:

(۱۰۰) کیا زمین پر رہنے والوں کی سمجھ میں یہ بات نہیں آئی کہ اگر ہم چاہیں تو ان کو گناہوں کی پاداش میں عذاب دیں اور ان

کے دلوں پر مہر لگا دیں۔ (۱۰۱) ان برباد ہونے والی بستیوں میں یہی مرض تھا کہ ہر ایک اپنے اپنے نبی کے واضح اور روشن احکام کی مخالفت کرتا تھا۔ (۱۰۲) ہم نے انکو اللہ تعالیٰ کی عبودیت سے بیوفائی کرنے والا ہی پایا۔ (۱۰۳) موسیٰ علیہ السلام کا دا قعہ بھی تذکیر بایام اللہ کے ضمن میں بیان ہوگا۔ چونکہ عرب میں یہود اور نصاریٰ آباد تھے۔ اس لئے موسیٰ علیہ السلام کے تفصیلی واقعات کی تصدیق ان سے ہوسکتی ہے لہٰذا ان کا واقعہ مفصل بیان ہوا ہے واللہ اعلم۔ بہر حال موسیٰ علیہ السلام سے بھی وہی سلوک ہوا جو پہلی امتیں اپنے نبیوں سے کرتی آئیں اور یہاں بھی وہی حشر ہوا۔ (۱۰۴) موسیٰ علیہ السلام نے فرعون کے سامنے اعلان کیا کہ میں اللہ تعالیٰ کا بھیجا ہوا پیغمبر ہوں۔ (۱۰۵) میری شان یہی ہے کہ جو بات اللہ تعالیٰ کے متعلق کہونگا سچ ہی کہونگا۔ میں یہ کہتا ہوں کہ بنی اسرائیل کو مصر جانے کی اجازت دے دے۔ (۱۰۶) فرعون نے کہا کہ کوئی نشانی دکھا۔ (۱۰۷-۱۰۸) موسیٰ علیہ السلام نے دو معجزے دکھائے۔ اگر فرعون کو عقل ہوتی تو سمجھ جاتا کہ یہ کام انسانی طاقت سے نہیں ہورہا بلکہ خدائی طاقت سے ہورہا ہے (جملہ معترضہ) موسیٰ علیہ والسلام کی امت دو قسم پر ہے (۱) امت دعوت یعنی فرعون اور بقیہ قبطی قوم اور (۲) امت اجابت یعنی بنی اسرائیل۔ تیرھویں رکوع کے وسط سے لے کر سولھویں رکوع کی آیت فانتقمنا منھم الآیہ تک امت دعوت کا تذکرہ ہے اور اس کے بعد انیسویں رکوع کے آخر تک امت اجابت کا ذکر ہے۔ دوسری قسم کی امت بھی قدر ناشناسی کے ارتکاب کی وجہ سے تکالیف میں مبتلا ہوتی ہے۔ واللہ اعلم

## ربط بین الرکوعین (۱۳، ۱۴)

ماقبل میں حضرت موسیٰؑ کے قصے کا بیان تھا اور اس میں بھی اسی طرح حضرت موسیٰؑ کے واقعے کا ذکر ہے۔

## خلاصہ رکوع ۱۴ :

بقیہ قصہ موسیٰ علیہ السلام و فرعون۔ ماخذ آیت (۱۰۹)

## ربط آیات:

(۱۰۹) یہ قاعدہ کہ معجزہ اس چیز کا دیا جاتا ہے جس فن میں اس زمانہ کے لوگوں کو کمال ہو۔ موسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں چونکہ جادو کا زیادہ زور تھا اس لئے معجزہ بھی اسی قسم کا دیا گیا تا کہ جادو کے فن میں انتہائی کمال رکھنے والے سمجھ لیں کہ یہ کام انسانی طاقت سے نہیں ہورہا بلکہ خدا تعالیٰ کے غیبی طاقت سے ہورہا ہے یہی وجہ ہے کہ آئندہ والقی السحرة سجدین کا نتیجہ نکل رہا ہے۔ فرعونیوں نے معجزے دیکھ کر تعجب کیا کہ یہ بہت بڑا جادوگر ہے۔ (۱۱۰) یہ چاہتا ہے کہ تم پر غالب آکر تمہیں مصر سے

نکال دے جیسی عینک اپنی آنکھوں پر ہو دوسری کا ویسا ہی رنگ نظر آتا ہے چونکہ وہ لوگ خود زر پرست واقع ہوئے تھے اس لئے موسیٰ علیہ السلام کے متعلق بھی وہی خیال کرنے لگے۔ (۱۱۱) اب بڑے بڑے جادوگروں کو مقابلہ کے لئے بلایا جائے گا۔ (۱۱۲) تاکہ اکٹھا کرنے والے ہر ایک بڑے جادوگر کو بلائیں۔ (۱۱۳) جادوگر آ گئے۔ غالب آنے کی صورت میں فرعون سے حق الخدمت کا استفسار کر رہے ہیں۔ (۱۱۴) فرعون نے کہا ہاں تمہیں اپنا مقرب بنالوں گا۔ (۱۱۵) جادوگروں نے کہا یا آپ اپنا کمال دکھائے یا ہمارا کمال پہلے دیکھ لے۔ (۱۱۶) موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا تم ہی پیش قدمی کرو۔ (۱۱۷) حضرت موسیٰ علیہ السلام نے خدا تعالیٰ کے حکم سے لاٹھی پھینکی وہ اژدھا بن گئی اور ان کے سانپوں کو نگل گئی۔ (۱۱۸) پس بفضلہ تعالیٰ حق غالب آیا اور باطل نے شکست کھائی۔ (۱۱۹) ان کا غرور خاک میں مل گیا اور وہ ذلیل ہو گئے۔ (۱۲۰) بلحاظ قاعدہ "قدر زر۔ زرگر بداند" جادوگر سمجھ گئے کہ یہ انسانی طاقت نہیں ہے ورنہ اس کسبی طاقت میں ہم سے زیادہ باکمال کوئی نہیں وہ فوراً سر بسجود ہو گئے۔ (۱۲۱) کہنے لگے ہم رب العالمین کو مانتے ہیں جس نے موسیٰ علیہ السلام کو یہ کمال دیا ہے۔ (۱۲۲) جو ان دو بزرگوں کا رب ہے۔ (۱۲۳) چونکہ یہ لوگ فرعون کی طرف سے ہو کر آئے تھے اور اب موسیٰ علیہ السلام سے مل گئے۔ فرعون نے کہا میرے پوچھے بغیر تم نے رائے بدل لی۔ معلوم ہوتا ہے کہ میرے خلاف یہ ایک سازش ہے جس میں تم بھی شریک ہو۔ (۱۲۴) میں تمہیں یہ سخت ترین سزا دوں گا۔ (۱۲۵) جادوگروں نے کہا کچھ پروا نہیں ہے اگر مار ڈالو گے تو ہم رب کے ہاں پہنچ جائیں گے۔ (۱۲۶) ہمارا جرم یہی تو ہے کہ ہم نے اپنے رب کے احکامات (آیات) کے سامنے سر تسلیم خم کیا ہے۔

## ربط بین الرکوعین (۱۴، ۱۵)

ماقبل میں حضرت موسیٰ اور فرعون کے واقعے کا بیان ہے اور اس میں بھی اسی طرح کا بیان ہے۔

## خلاصہ رکوع ۱۵:

بقیہ قصہ موسیٰ علیہ السلام و فرعون۔ ماخذ آیت (۱۲۷)

## ربط آیات:

(۱۲۷) فرعون کے مشیروں نے کہا کہ موسیٰ علیہ السلام تو ہم سے باغی ہے لہٰذا اس باغی قوم کو سزا دینی چاہیئے تاکہ یہ زور آور نہ ہو جائے فرعون نے سزا تجویز کی کہ ان کے لڑکے ذبح کرتے جائیں گے تاکہ نسل قوم کی افزائش رک جائے۔ (۱۲۸) موسیٰ علیہ السلام نے اس ابتلاء پر اپنی قوم کو صبر کی تلقین کی اور کامیابی کی خوش خبری سنائی۔ (۱۲۹) بنی اسرائیل نے شکایت کی اور موسیٰ علیہ

السلام نے دوبارہ کامیابی اور سرفرازی کا وعدہ دلایا۔

## ربط بین الرکوعین(۱۶،۱۵)

پہلی رکوع میں حضرت موسیٰؑ اور فرعون کا واقعہ چلا آرہا تھا جب فرعون اور ان کی قوم نے حق نہ مانا تو اللہ تعالیٰ نے ان کو قحط سالی میں مبتلا کر دیا اور ان کے پھلوں کو کم کر دیا تا کہ نصیحت حاصل کریں۔

## خلاصہ رکوع ۱۶ :

بقیہ قصہ موسیٰ علیہ السلام وفرعون۔ ماخذ آیت (۱۳۰)

ربط آیات:

(۱۳۰) سنت اللہ کے مطابق معاندین حق کی گوشمالی خفیف عذاب سے کی گئی۔ (۱۳۱) آرام ملتا تو اپنی خوبی بیان کرتے اور تکلیف پہنچتی تو موسیٰ علیہ السلام اور اس کی قوم سے بدفالی پکڑتے کہ تکلیف ان کے باعث آئی ہے حالانکہ وہ خود ان کی شامت اعمال کا نتیجہ تھی۔ (۱۳۲) آخری فیصلہ (اپنی فطرت مسخ ہونے کا) موسیٰ علیہ السلام کو سنا رہے ہیں کہ ہم کسی قسم کی گوشمالی پر بھی رجوع الی اللہ کے لئے تیار نہیں ہیں۔ (۱۳۳) رجوع الی اللہ اور اپنے گناہوں پر نادم ہونے کے لئے یہ سزائیں بھی انہیں دی گئیں۔ (۱۳۴) جب تکلیف پہنچتی تو موسیٰ علیہ السلام سے دعا کراتے اور اجابت دعوت کا وعدہ کرتے۔ (۱۳۵) جب عذاب ٹل جاتا تو وعدہ خلافی کرتے۔ (۱۳۶) کسی صورت سے بھی یہ دعوت حقہ کی اجابت نہ کرنے کے باعث انہیں سمندر میں غرق کر دیا گیا۔ (نتیجہ) احکام الٰہی کو نہ ماننے اور اپنے وقت کی نبی کے مخالفت کرنے کے باعث تباہ کئے گئے۔ (۱۳۷) حق پرست کمزور جماعت کو اللہ تعالیٰ نے اس ملک کا والی اور مالک بنایا (جملہ معترضہ) اب یہاں سے امت اجابت کا ذکر شروع ہوا ہے۔ (۱۳۸) بنی اسرائیل کو سمندر سے بخیریت پار اتارا اور فرعون کو وہیں غرق کر دیا۔ قبطیوں کی غلامی سے آزادی پا کر خدا پرستی کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ لیکن اس جذبہ فطریہ کا اظہار غلط طریقہ سے کرتے ہیں۔ (۱۳۹) ان لوگوں کا دین باطل اور ان کے اعمال باطل ہیں۔ (۱۴۰) موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ آیا اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اور خدا بنا دوں حالانکہ اس نے تمہیں سارے جہان والوں پر فضیلت دی۔ (۱۴۱) کیا تمہیں اللہ کا یہ احسان یاد نہیں۔

## ربط بین الرکوعین(۱۷،۱۶)

ماقبل میں حضرت موسیٰؑ کے قوم کے انکار کا بیان تھا اور اس میں حضرت موسیٰؑ کا کوہ طور پر جانے تا کہ تورات لے آئے اس کا

بیان ہے۔

## خلاصہ رکوع ۱۷ :

موسیٰ علیہ السلام اپنی امت اجابت کے لئے قانون لینے کے واسطے کوہ طور پر تشریف لے گئے۔ ماخذ آیت (۱۴۲)

## ربط آیات:

(۱۴۲) حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کوہ طور پر چالیس رات قیام فرمایا۔ تا کہ معاملات عالم ناسوت سے منقطع ہو کر فنا فی الملکیت ہو جائیں۔ اور اعلیٰ ترین استعداد ملکیہ حاصل ہونے پر ہدایات سماوی بلا واسطہ لینے کی صلاحیت پیدا ہو جائے۔ اس اثناء میں حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنے بعد ہارون علیہ السلام کو جانشین مقرر کر گئے۔ (۱۴۳) انسانی فطرت کا قاعدہ ہے کہ جس طرف چل نکلے ادھر ہی اس کا قدم بڑھتا جاتا ہے موسیٰ علیہ السلام اپنی ملکیہ کی تکمیل پر یہ استدعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی تجلی کا براہ راست مشاہدہ فرمائیں۔ (۱۴۴) حکم ہوا کہ میرے احکام لیجا کر لوگوں کو پہنچا دو اور میں نے تمہیں سارے لوگوں پر فضیلت دی ہے۔ (۱۴۵) اور ان الواح توریت میں مفصل قانون تھا۔ (۱۴۶) البتہ متکبر کو تعلیم سے فائدہ نہیں اٹھائیں گے۔ (۱۴۷) اور ان احکام کو جھٹلانے والوں کی میرے ہاں کوئی عزت نہیں ہوگی بلکہ وہ اپنی بداعمالی کی سزا پائیں گے۔

## ربط بین الرکوعین (۱۷، ۱۸):

ماقبل میں حضرت موسیٰؑ کے کوہ طور پر جانے کا بیان ہے اور اس میں موسیٰؑ کے قوم کا حضرت موسیٰؑ کے جانے کے بعد بچھڑے کو عبادت کرنے کا بیان ہے۔

## خلاصہ رکوع ۱۸ :

موسیٰ علیہ السلام کے کوہ طور پر جانے کے بعد امت نے بت پرستی شروع کر دی۔ ماخذ آیت (۱۴۸)

## ربط آیات:

(۱۴۸) قوم میں زر پرستی کا مادہ فاسد موجود تھا وہ بت پرستی کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے۔ (۱۴۹) جذبہ توحید جو مضمر تھا بعد کو غالب آیا اور اپنے کیے پر نادم ہوئے۔ (۱۵۰) موسیٰ علیہ السلام نے واپس آ کر قوم کو ڈانٹا اور اپنے جانشین حضرت ہارون علیہ السلام کو زیادہ سزا کا مستحق خیال کیا کیونکہ ان کو ذمہ دار بنا گئے تھے۔ انہوں نے اپنی مجبوری اور معذوری پیش کی۔ (۱۵۱) موسیٰ علیہ السلام نے ان کی معذوری سن کر اپنے اور ان کے لئے دعائے مغفرت فرمائی۔

## ربط بین الرکوعین(۱۸،۱۹)

ماقبل میں حضرت موسیٰ کے غصہ ہونے کے اسباب کا بیان تھا اور اس میں قوم کا حضرت موسیٰ کو غصہ ٹھنڈا ہونے کا بیان ہے۔

## خلاصہ رکوع ۱۹ :

(۱) گوسالہ پرستی پر نزول غضب وذلت ۔ (۲) موسیٰ علیہ السلام کی امت کی دائمی نصرت کے شرائط ماخذ آیت (۱۵۲۔۱۵۶۔۱۵۷)

### ربط آیات:

(۱۵۲) گوسالہ پرستی پر نزول غضب وذلت ۔ (۱۵۳) توبہ کرنے والوں پر نزول رحمت کا اعلان ۔ (۱۵۴) جب موسیٰ علیہ السلام کا غصہ ٹھنڈا ہوا تو توریت کو اٹھایا ۔ (۱۵۵) حضرت موسیٰ علیہ السلام ستر آدمی چیدہ اس لئے کوہ طور پر لے گئے تھے کہ وہ ساری قوم کی طرف سے پکا وعدہ کریں کہ آئندہ شرک جیسی غلطی ہم سے نہیں ہوگی لیکن وہاں جا کر بھی ان سے کچھ بدعنوانی ہوئی ۔ حتی نری اللّٰہ جھرۃ بول اٹھے ۔ ان پر غضب الٰہی نازل ہوا پھر موسیٰ علیہ السلام کی دعا سے نجات پائی ۔ (۱۵۶) موسیٰ علیہ السلام نے اپنے لئے اور اپنی امت کے لیے رحمت کی دعا کی اس پر نزول رحمت کے شرائط بتلائے گئے ۔ (۱۵۷) ان ہی شرائط میں سید المرسلین خاتم النبیین علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اتباع بھی ہے اور ایمان بالقرآن بھی (عبرت) لہٰذا اگر یہود عزت پانا چاہیں تو ان شرائط کو پورا کر دکھائیں ۔ (جملہ معترضہ) ربط آیت کے لحاظ سے امت موسیٰ علیہ السلام سب سے نمبر اول مخاطب ہوگی ۔

## ربط بین الرکوعین(۱۹،۲۰)

ماقبل میں رسالت کے مضمون کا بیان تھا اور اس میں بھی رسالت کے مضمون کا بیان ہے ۔

## خلاصہ رکوع ۲۰ :

(۱) دعوت امت موسیٰ علیہ السلام اور (۲) اس کے نتائج ۔ ماخذ آیت (۱) ۱۵۸ ۔ (۲) ۱۵۹ ۔

### ربط آیات:

(۱۵۸) مذکورۃ الصدر واقعہ کی بنا پر میں دعوت الی الحق دیتا ہوں ۔ تمہارا فرض ہے کہ تم اس کو قبول کرو ۔ کیونکہ موسیٰ علیہ السلام

کے صحیح واقعات سے تمہیں بھی انکار نہیں ہوسکتا۔(۱۵۹) ایک جماعت حق پرست ان میں موجود ہے اور اکثر کی ناگفتہ بہ حالت کا ذکر آگے آتا ہے۔(۱۶۰) اکثر ان میں سے اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے قدر ناشناس ہیں نعمتیں استعمال کرتے ہیں اور نافرمانی سے بھی باز نہیں آتے۔(۱۶۱) پہلی بدوی زندگی (جس کا تفصیلی ذکر سورہ بقرہ میں ہوئی) میں فیل ہوئے تھے۔اب قریہ کی زندگی پیش آتی ہے۔(۱۶۲) قریہ کی زندگی میں فیل ہوئے اور عذاب الٰہی نازل ہو۔

## ربط بين الركوعين (۲۰،۲۱)

پہلی رکوع میں بنی اسرائیل کی نافرمانیوں کا ذکر تھا کہ بچھڑے کی پوجا کی اور اس رکوع کی ابتداء میں انکی ایک اور نافرمانی کا ذکر ہے۔

## خلاصه ركوع ۲۱ :

دعوت الی الحق کے بعد داعی بری الذمہ ہے ۔ماخذ آیت (۱۶۵)

**ربط آیات:**

(۱۶۳) سنیچر کے دن مچھلی کے شکار میں بنی اسرائیل کا امتحان لیا گیا۔ایک جماعت شکار سے باز نہ آئی۔ (۱۶۴) دوسری جماعت انہیں روکتی رہی۔تیسری جماعت روکنے والوں کو منع کرتی تھی کہ تمہارا روکنا فضول ہے۔کیونکہ وہ باز آنے والے نہیں اور انہوں نے اپنی جدوجہد کا سبب بتلایا کہ کم از کم ہم بری الذمہ ہو جائیں گے۔(۱۶۵) جب عذاب الٰہی آیا تو فقط نافرمانی سے روکنے والے بچائے گئے۔ چونکہ انہوں نے اپنا فرض منصبی ادا کیا تھا۔اس واسطے عنداللہ بری الذمہ ہو گئے۔(۱۶۶) دوسرے مسخ کر دیے گئے۔(۱۶۷) بنی اسرائیل کو کہہ دیا گیا تھا کہ تم نے نافرمانی اختیار کی تو اللہ تعالیٰ تمہیں ہمیشہ ذلیل ورسوا۔ غیر اقوام کا محکوم رکھا کرے گا اور اگر باز آجاؤ گے تو وہ غفور رحیم بھی ہے۔سابقہ غلطیاں معاف فرمائے گا۔ (۱۶۸) ہم نے بنی اسرائیل کو کئی طرح آزمایا۔لیکن ان میں ایک مختصر سی جماعت صالح اور با خدا نظر آئی۔(۱۶۹) اس کے بعد تو ان میں ایسے شتر بے مہار اور نالائق پیدا ہوئے جو دنیا پرست ہیں۔قانون الٰہی کو دانستہ توڑتے ہیں اور عقیدہ یہ رکھتے ہیں کہ یقیناً مغفرت نصیب ہوگی۔کیا ان سے حق پرستی کا عہد نہیں لیا گیا تھا نجات تو (متقین) اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والوں کو ملے گی۔(۱۷۰) نجات تو ان لوگوں کا حق ہے جو قانون الٰہی کو معمول بہ بناتے ہیں۔عبادت الٰہی سے جی نہیں چراتے۔(۱۷۱) باوجودیکہ ہم نے ان کے اسلاف سے اتباع تورات کا موثق وعدہ لیا تھا لیکن یہ ناخلف اس وعدہ کی کوئی پروہ نہیں کرتے جو جی میں آتا ہے کرتے ہیں اور

نجات کے مستحق اور جنت کے وارث بھی بنتے ہیں۔

## ربط بین الرکوعین (۲۱، ۲۲)

ماقبل میں میثاق خاص (خاص وعدے) کا بیان تھا اس میں عام وعدے کا بیان ہے۔

## خلاصہ رکوع ۲۲:

(۱) کتاب اللہ کی طرف دعوت دینے کی ضرورت اس لیے محسوس ہو رہی ہے کہ تم میں سے ہر ایک براہ راست خدا تعالیٰ کی غلامی کا عہد کر آیا ہے۔ لہٰذا اس کے ایفاء کے لئے ہدایت کی ضرورت تھی تا کہ تم قیامت کے دن عدم اطلاع کا عذر نہ کرنے پاؤ۔ (۲) ایک دوسری وجہ بھی بہت زبردست موجود ہے کہ شیطان تمہیں گمراہ کرنے کے لئے کمر بستہ ہے۔ چنانچہ بلعم باعور کو اس نے بہکا ہی لیا۔ (۳) دعوت کتاب اللہ کو رد کرنے والے انعام سے بدتر ہیں۔ ماخذ آیت (۱) آیت ۱۷۲۔ (۲) آیت ۱۷۵۔ (۳) آیت ۱۷۹۔

### ربط آیات:

(۱۷۲) بنی آدم سے فرداً فرداً غلامی کا عہد لیا گیا ہے تا کہ اتمام حجت ہو جائے۔ (۱۷۳) یا یہ عذر نہ کرو کہ ہمیں توحید کی دعوت براہ راست ملی ہی نہیں۔ ماں باپ مشرک تھے۔ انہوں نے شرک ہی سکھلایا۔ (۱۷۴) ہم ان کو گزشتہ واقعات تفصیل کے ساتھ اس لئے سنا رہے ہیں کہ یہ سمجھ کر اپنا اصلاح کر لیں۔ (۱۷۵) اگر ہماری ہدایات پر متوجہ نہ ہوں گے تو خطرہ ہے کہ شیطان ان کو اپنا تابع بنا لے گا۔ جس طرح بلعم باعور کو اس نے گمراہ کر لیا تھا۔ (۱۷۶) اگر وہ سیدھا ہو کر چلتا اور ہم سے راضی ہو جاتے تو احکام الٰہی کی تعمیل کی برکت سے اسے بہت بڑے مرتبہ پر پہنچا دیتے لیکن وہ پستی کی طرف جا گرا۔ یعنی خواہشات نفسانی کے پیچھے لگ گیا۔ ایسے شخص کی مثال کتے کی سی ہے۔ الخ (۱۷۷) ان ظالموں کی کیسی بری مثال ہے۔ (۱۷۸) ہدایت فقط اللہ تعالیٰ کے دروازے اور اس کے راضی ہونے سے ہی مل سکتی ہے۔ (۱۷۹) جو لوگ آیات الٰہیہ کی طرف توجہ نہیں کرتے وہ حیوانات سے بھی بدتر ہیں (حیوانات اپنا فرض منصبی ادا کر رہے ہیں اور یہ لوگ اپنے فرض سے غافل ہیں) (۱۸۰) خدائی کے سارے درجے پورے کے پورے اللہ تعالیٰ ہی کے لئے رکھو۔ اور کسی کو بیٹا خدا کا بنانا مثلاً عیسیٰ علیہ السلام۔ کسی کو بیٹی بنانا (جیسے ملائکہ عظام کو) یہ حرکتیں چھوڑ دو (بلکہ ایسے لوگوں سے مخلصین کے لئے تعلق رکھنا ہی ناجائز ہے دوستی اور مودت ومحبت ہرگز ان سے نہ ہونے پائے۔ (۱۸۱) اللہ تعالیٰ کی مخلوقات میں سے ایک جماعت اس دین حق کو تسلیم کرنے والی بھی موجود

ہے۔

## ربط بین الرکوعین(۲۲،۲۳)

ماقبل میں منعمین، مصدقین، مکذبین اور ظالمین کا بیان تھا اور اس میں بھی اسی طرح جھٹلانے والوں اور گمراہوں کا بیان ہے۔

## خلاصہ رکوع ۲۳ :

مدعوین کو اعراض کی حالت میں استدراجاً مہلت کا ملنا سنت اللہ میں داخل ہے۔ ماخذ آیت (۱۸۲)

**ربط آیات:**

(۱۸۲) آیات الٰہی کے جھٹلانے والوں کو استدراجاً مہلت ملتی ہے۔(۱۸۳) اسباب خفیہ ان کی تباہی کے لئے بڑے پکے ہیں۔(۱۸۴) وہ تو رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کو نعوذ باللہ مجنون خیال کرتے ہیں حالانکہ آپ ان کے حالات حاضرہ سے جو نتائج قبیحہ برآمد ہونے والے ہیں وہ بتلاتے ہیں یہ دوررس عقل کی دلیل ہے۔ یا جنون ہے خود ہی غور کر کے فیصلہ کر لیں۔(۱۸۵) رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کو جانچ لیں کہ ان میں کوئی جنون نہیں ہے اور اپنے حالات کے گردوپیش کو اگر یہ لوگ خیال کریں تو سمجھ لیں کہ ہماری ہلاکت کے آثار ہر طرف سے پیدا ہو گئے ہیں۔(۱۸۶) اگر دروازہ الٰہی سے یہ لوگ ہدایت پانے کے لئے تیار نہیں ہیں تو اور کوئی شخص ان کی رہنمائی کر بھی نہیں سکتا۔ (۱۸۷) قانون الٰہی کا پابند اپنے آپ کو اس لئے نہیں بناتے کہ یہ لوگ محاسبہ الٰہی یعنی قیامت کے قائل نہیں ہیں۔ اسکا وقت بتلانا آپ کے فرائض میں داخل نہیں ہے۔ ہاں اس میں کامیابی کی راہ بتلانا یہ آپ کا کام ہے۔(۱۸۸) تم تو مجھ سے ایک بہت بڑے واقعہ کے متعلق سوال کرتے ہو کہ کب ہوگا۔ جس کا اثر سارے جہان پر پڑنے والا ہے۔ میرا سارے جہان کے متعلقہ واقعات کو جاننا دور رہا ہے۔ اپنے ذاتی حالات مستقبلہ کو بھی نہیں جانتا۔ میرا کام تو انذار و تبشیر ہے۔

## ربط بین الرکوعین(۲۳،۲٤)

ماقبل میں توحید کے بعض دلائل کا بیان تھا اور اس میں ابطال شرک کا بیان ہے۔ اور اسی طرح ماقبل میں دوبارہ زندہ ہو جانے کا بیان تھا اور اس میں توحید کا ذکر ہے اور یہ دونوں اصل ہیں۔

## خلاصہ رکوع ۲٤ :

کتاب اللہ کا اتباع چھوڑ کر احتراز عن الشرک مشکل بلکہ ناممکن ہے لہٰذا اتباع کتاب اللہ اشد ضروری ہے۔ ماخذ

آیت(۱۸۹-۱۹۰-۲۰۳)

ربط آیات:

(۱۸۹) تمام انسانوں کا باپ اور ماں ایک ہے۔دونوں بزرگوں نے ولد صالح کی دعا فرمائی (عبرت) ماں اور باپ ایک ہے ،لہٰذا جس طرح غفلت میں شیطان نے ان دونوں یا بقول بعض حضرات مفسرین حضرت حوا کا بہکا دیا تھا۔اسی طرح ہر بنی آدم کو غفلت کی حالت میں وہ لعین اپنے قابو میں لا سکتا ہے۔(۱۹۰) بعض حضرات مفسرین کا خیال ہے کہ بچے کا نام عبدالحارث حضرت حوا نے رکھا تھا۔لیکن چونکہ گھر میں ہر کام کی ذمہ دار مرد ہی ہوتا ہے۔اس لیے حضرت آدم علیہ السلام کو بھی اس عتاب میں شامل کیا گیا۔(۱۹۱) عاجز و بیکس محض اور مخلوق ہستیوں کو شریک خدا بناتے ہیں۔(۱۹۲) نہ وہ اپنی مدد کر سکتے ہیں اور نہ ان کی۔(۱۹۳) ان معبودوں کو خواہ کسی کام کے لئے بلاؤ نہ سن سکتے ہیں نہ کر سکتے ہیں۔(۱۹۴) بے شک بلا کر دیکھ لو کیا کچھ اثر ان پر ہو سکتا ہے۔(۱۹۵) چونکہ ان کا طریقہ اور مذہب توڑنا چاہتا ہوں۔اس لیے وہ میرے خلاف جتنی چاہیں کوشش کر لیں۔ جب وہ سارے مل کر ایک دشمن کو نہیں ہٹا سکتے تو پھر وہ دوستوں کی کیسی مدد کرینگے۔(۱۹۶) میرا دوست اور حامی و مددگار فقط ایک خدا تعالیٰ ہے۔جس نے قرآن نازل فرمایا ہے اور نیکوکاروں کی حمایت اس کا شیوہ ہے۔(۱۹۷) میرے معبود کے سوا جن کو تم بلاتے ہو وہ نہ تمہاری مدد کر سکیں نہ اپنی کریں۔(۱۹۸) اگر کسی نیکی کی راہ پر ان کو بلائیں تو سننے ہی نہ پائیں۔(۱۹۹) ان جاہلوں سے اعراض کیجئے اور ان کی پراوہ نہ کیجئے۔البتہ نیکی کا پیغام پہنچاتے رہو۔(۲۰۰) اور اگر شیطان کی طرف سے کوئی جوش طبیعت میں آ جائے مثلاً جاہلوں کے ساتھ جھگڑنے لگ جاؤ یا عفو کے خلاف کام کرنے لگو تو اللہ تعالیٰ سے پناہ لو۔(۲۰۱) ان لوگوں کی غلطی دیرپا نہیں رہتی۔(۲۰۲) اور شیطان کے دوستوں کا یہ حال ہے۔کہ ان کو ذرا سا شیطان نے چھیڑ دیا اور کوئی غلط بات ان کے خیال میں آ گئی تو پھر ساری دنیا ادھر کی ادھر ہو جائے تو بھی وہ ٹلنے والے نہیں ہوتے۔(۲۰۳) جیسا وہ حکم یا معجزہ چاہتے ہیں۔اگر ویسا نہ لایا جائے تو کہتے ہیں تم نے انتخاب کیوں نہیں کیا۔ہمیں تو اعلیٰ سے اعلیٰ معجزہ چاہیے انہیں کہہ دو کہ انتخاب میرا فرض نہیں ہے۔(۲۰۴) قرآن شریف اسکی قابل ہے کہ اس سے انتخاب نہ ہو بلکہ جب پڑھا جائے تو پوری توجہ سے سنو۔(۲۰۵) قرآن شریف کے پورے پورے کامیاب ہونے کے لئے دن رات خدا تعالیٰ سے دعا مانگو۔خدا تعالیٰ سے انسان غافل رہے اور خیال کرے کہ تبلیغ پوری پوری ہو جائے گی یہ ناممکن ہے۔(۲۰۶) اللہ تعالیٰ کے ہاں قرب حاصل کرنے کا یہ طریقہ ہے کہ اس کی غلامی سے تکبر نہ کیا جائے اور کوئی بری بات اس کی طرف نسبت نہ کی جائے لہٰذا مبلغ کے لئے یہ باتیں پیدا کرنا ضروری ہیں۔

# سورۃ الانفال

## سورۃ الانفال مدنیۃ، نزلت بعد سورۃ البقرۃ

### سورۃ الاعراف اور سورۃ الانفال کے درمیان ربط:

سورۃ الاعراف کے آخر کا سورۃ الانفال کے شروع کے ساتھ مناسبت ہے کہ اعراف کے آخر میں فرائض کا بیان ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ: ''واذا قرئ القرآن فاستمعوا له وانصتوا لعلكم ترحمون ۔'' اور سورۃ الانفال کی ابتداء میں مؤمنوں کے فرائض کا بیان ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔''واطيعوا الله ورسوله ان كنتم مؤمنين''۔

### تسمیہ سورۃ انفال:

(بسم الله) الناصر للمجاهدين على كل حال (الرحمن) بجعل الانفال للمؤمنين (الرحيم) علينا بتبليغ الرسول والارسال.

ترجمہ: اس اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو ہر حال میں مجاہدین کی مدد کرنے والا ہے۔ جس نے مؤمنوں کے لئے مال غنیمت حلال کر کے بہت عنایت فرمائی۔ جس نے ہم پر رسول کی پرچار اور انبیاء بھیجوا کر احسان فرمایا۔

### وجہ تسمیہ سورت الانفال:

شروع میں انفال کا اسم وارد ہونے اور انفال (مال غنیمت) کے احکام ذکر ہونے کی وجہ سے اس سورت کو سورت انفال کہا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ يسئلونك عن الانفال قل الا نفال لله والرسول......الخ

عن سعد بن أبي وقاص قال :لما كان يوم بدر قتل أخي عمير وقتلت سعيد بن العاص وأخذت سيفه وكان يسمى ذا الكتيفة، فأتيت به نبي الله صلى الله عليه وسلم قال :اذهب فاطرحه في القبض قال: فرجعت وبي ما لا يعلمه إلا الله من قتل اخي واخذ سلبي قال: فما جاوزت إلا يسيرا حتى نزلت سورة الأنفال، فقال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم: اذهب فخذ سيفك : (مسند احمد الرسالة (3/ 129:)

ترجمہ: حضرت سعد بن ابی وقاص ؓ فرماتے ہیں کہ جنگ بدر کے دن میرا بھائی عمیر قتل کیا گیا اور میں نے سعید بن العاص کو قتل کیا اور اس کی تلوار (جس کا نام ذو الکتیفہ تھا) لے لی۔ میں تلوار حضور ﷺ تسلیماً کثیراً کثیراً کے پاس لے آیا۔ حضور ﷺ تسلیماً کثیراً کثیراً نے فرمایا: اس کو مال غنیمت میں پھینک دو۔ میں اس حال میں لوٹا کہ اپنے بھائی کی موت اور اپنا سامان

چھن جانے کی وجہ سے میرا غم والم صرف اللہ ہی کے علم میں تھا۔ میں تھوڑا ہی دور ہٹا تھا کہ سورت انفال نازل ہوئی۔ پس رسول اللہ ﷺ تسلیما کثیرا کثیرا نے مجھ سے فرمایا: کہ اپنی تلوار لے لو۔

دوسرا نام سورت بدر:

عن سعید بن جبیرؓ قال: قلت لابن عباسؓ: سورة الانفال؟ قال: تلك سورة بدر.

(أخرجه البخاری فی کتاب التفسیر رقم الحدیث(4882)

ترجمہ: حضرت سعید بن جبیرؓ سے روایت ہے کہتے ہیں: میں نے ابن عباسؓ سے سورت انفال کے متعلق پوچھا تو آپؓ نے جواب دیا کہ یہ سورت بدر ہے۔

## موضوع سورۃ الانفال:

تمہید: (تمام اقوام عالم کی تبلیغ) یہاں تک تمام اقوام عالم کو مسلمانوں نے تبلیغ کر دی۔ سورۃ بقرہ میں یہود کو سورۃ ال عمران میں نصاریٰ کو سورۃ النساء اور سورۃ مائدہ میں عرب کو سورۃ انعام میں مجوس کو سورۃ اعراف میں بقیہ اقوام عالم کو۔

جامعیت قانون۔ قانون وہ جامع ہوتا ہے جو اپنے متبعین کو جلب نفع اور دفع ضرر کے راستے بتلائے۔ لہٰذا تبلیغ کے ذریعے سے غیر مسلموں کو مسلمان بنانے کا طریقہ بتلا دیا گیا ہے۔ مسلمان اگرچہ کتنی ہی حکمت عملی سے کام لے گا اور موعظہ حسنہ سے سمجھائے گا۔ بالآخر نتیجہ یہی ہوگا کہ غیر مسلم اپنے مذہب سے علیحدہ ہو کر اسلام میں داخل ہو جائے گا اور قاعدہ یہ ہے کہ مذہب خواہ کتنا ہی غلط اور غیر معقول ہو، انسان اس پر جان دینا اپنی سعادت خیال کرتا ہے اس لئے چنداں بعید نہیں کہ مسلمانوں کو ایسے واقعات پیش آئیں کہ غیر مسلم اپنے مذہب کی حفاظت کیلئے مسلمانوں پر حملہ کرنے کے لئے تیار ہو جائے۔ اس وقت مسلمان کے سامنے تین صورتیں ہوگی (۱) بھاگ کر جان بچھائے (۲) بعض ہندوؤں کے اصول کے مطابق ستیاگرہ کر دے یعنی خاموش ہو کر مار کھائے یہاں تک کہ مارنے والا تھک جائے اور مارنا چھوڑ دے (۳) یا ڈٹ کر مقابلہ کرے اگر باطل پرست اپنے جھوٹے مذہب پر جان دینے کے لئے تیار ہو سکتے ہیں تو مسلمان کو اپنے سچے آسمانی یعنی خدائی مذہب پر بطریق اولیٰ جان دینے کے لئے سر بکف رہنا چاہیے۔ پہلی دو صورتیں حریت غیرت اور شجاعت کے خلاف ہیں لہٰذا مسلمان کے لئے فقط تیسری راہ عمل ہے کیونکہ مذہب خدمات حریت وغیرت کا مربی ہے نہ کہ ان کا فنا کرنے والا۔ قانون جنگ کی دفعات: سورۃ انفال قانون جنگ کے اس حصہ پر مشتمل ہے جو دفع ضرر سے تعلق رکھتا ہے یعنی اس سورت میں بتایا گیا ہے کہ اگر دشمن مقابلہ کرنا چاہے تو مسلمانوں کے اصول جنگ کیا ہوں گے۔ ان اصول کو تیرہ دفعات میں بیان کیا گیا ہے اور دنیا کا کوئی قانون جنگ

ان تیرہ دفعات سے باہر نہیں جاسکتا۔ابتداءِ دفعات: دفعات قانون کی ابتداء دوسے رکوع کی آیات یا یھا الذین آمنو اذا لقیتم الآیۃ سے ہوگی۔اس سے پہلے ڈیڑھ رکوع میں تمہید ہے جس میں بیان کیا گیا ہے کہ صحابہ کرام کو مال غنیمت میں اختلاف نہیں کرنا چاہیئے ۔اس کی تقسیم اللہ تعالیٰ کی مرضی کے مطابق رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کریں گے۔جتنا مال ملے اسی پر قناعت کرو۔اوراپنے حقوق کو نہ جتلاؤ۔

## فضیلت سورۃ الانفال:

عن ابی بن کعبؓ عن رسول اللہ ﷺ:من قرأ سورة الأنفال و براة فانا شفیع و شاهد یوم القیامة أنه برئ من النفاق ، واعطى من الأجز بعدد کل منافق ومنافقة فی دار الدنیا عشر حسنات،ومحی عنه عشر سیئات ،ورفع له عشر درجات،وکان العرش وحملته یصلون علیه أیام حیاته فی الدنیا.

(أخرجه الثعلبی فی الکشف والبیان: ٦/ ٧٢)

حضرت ابی بن کعبؓ حضور ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) نے فرمایا:"جو شخص سورت انفال اور سورت برأت پڑھے تو بروز قیامت میں اس کا شفیع اور گواہ ہوں گا کہ وہ منافقت (دوغلے پن) سے بیزاز اور پاک ہے۔دنیا میں موجود ہر منافق مرد وعورت کی تعداد کے بعد بقدر اس کو دس نیکیاں دی جاتی ہیں:اس کے دس گناہ مٹ جاتے ہیں۔اوردس درجے بلند ہوتے ہیں۔عرش اور حملۃ العرش (عرش اٹھانے والے) فرشتے دنیا میں اس کے لئے تاحیات مغفرت طلب کرتے ہیں۔

## خواب میں سورۃ الانفال پڑھنے کی تعبیر:

حضرت ابن سیرینؒ نے فرمایا ہے۔اگر خواب میں دیکھے کہ سورۃ الانفال پڑھتا ہے۔دلیل ہے کہ خیر اور صلاح پائے گا۔

(تعبیر الرؤیا:۳۵۰)

ترتیب جمعی (8) ترتیب نزولی (88) آیات (75) رکوعات (10) کلمات (1631) حروف (5294) زبر (1736) زیر (701) پیش (518) دوزبر (40) دوزیر (22) دوپیش (51) کھڑا زبر (144) کھڑی زیر (6) الٹا پیش (21) جزم (1028) شد (450) مد (83)

## خلاصہ رکوع ۱:

رفع اختلاف متعلق غنیمت بدر۔ماخذ آیت (۱تا۴)

## ربط آیات:

(۱) انفال جمع نفل کی ہے۔ نفل کے معنیٰ زیادہ ہے اور اس سے مراد مال غنیمت ہے غنیمت کو مال زائد اس لئے کہا گیا ہے کہ مجاہد کی اصل غرض میدان جنگ میں جانے کی یہ ہے کہ حق چونکہ کچلا جارہا ہے اس لئے اگر میں نے سر دے دیا تو حق بچ جائیگا۔ اب جو مال اسے دیا جائیگا۔ تو وہ مقصود سے زائد ہے۔ جنگ بدر کے مال غنیمت میں صحابہ کرام میں اختلاف رائے ہو گیا تھا۔ نوجوان کہتے تھے کہ ہم نے تیغ زنی کی ہے۔ لہٰذا ہمیں زیادہ ملنا چاہیئے۔ جو جماعت سن رسیدہ حضرات کی ان کی پشت وپناہ تھی۔ وہ کہتے تھے تمہیں ہم سے زائد لینے کا کوئی حق نہیں ہے اگر ہم تمہاری پشت پر جم کر کھڑے نہ رہتے تو تم کیونکر جوہر شجاعت دکھاتے اور اللہ تعالیٰ نے فیصلہ فرمایا کہ تمہیں جھگڑنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ یہ مال تم میں سے کسی کا بھی نہیں۔ یہ تو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کا ہے۔ وہ جس طرح چاہیں تقسیم کریں۔ تمہارا فرض ہے کہ ان کے فیصلہ پر سر تسلیم خم کر دو۔ (۲) مومن کی شان ہی یہی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کا فیصلہ ان کے سامنے آجائے تو ڈر جائے اور اس کو مان لے۔ (۳) مومن کا شیوہ یہ ہے کہ اطاعت الٰہی کو مقصد بنائے اور مال راہ خدا میں خرچ کرے۔ (۴) مذکورۃ الصدر خوبیوں والے سچے مومن ہیں ان کے لئے رزق کریم ہے۔ کیونکہ بحث اور جھگڑا کر کے لینا ذلت ہے۔ (۵) کما میں کاف امض کے متعلق ہے تقدیر یوں ہوگی۔ امض لا مرا اللّٰہ تعالیٰ فی انفال وان کرھو کما امضیت امر اللّٰہ فی الخروج من البیت جس طرح ایک گروہ لڑنے کو نا پسند کرتا تھا لیکن آپ نے ان کی پرواہ نہ کی اور اللہ تعالیٰ کا فریضہ بجا لائے۔ اسی طرح اب تقسیم مال غنیمت میں بھی ان کی پرواہ نہ کیجئے۔ (۶) لڑائی سے تو اتنے متنفر تھے اور اب مال غنیمت میں اپنا حق جتلاتے ہیں۔ (۷) خدا تعالیٰ کا یہ وعدہ تھا کہ یا تو قافلے کو پالو گے یا کفار کے جنگی لشکر سے مڈبھیڑ ہوگی۔ تم چاہتے تھے کہ قافلہ ہی ہاتھ آئے اور اللہ تعالیٰ چاہتا تھا کہ کفار کی ہمت توڑ دے۔ (۸) تاکہ حق سر بلند ہو اور باطل برباد ہو جائے۔ (۹) اپنی کمزوری کے باعث اللہ تعالیٰ سے فریاد کر رہے تھے کہ مدد پہنچائے۔ (۱۰) ہزار فرشتوں کا وعدہ تمہاری تشفی کیلئے تھا ورنہ کفار کی تباہی کے لئے اس کا ارادہ ہی کافی ہو سکتا تھا۔

## ربط بین الرکوعین (۱،۲)

ماقبل میں غزوہ بدر کے وقت انعامات کا ذکر تھا اور اس میں بھی اسی طرح التزام تقویٰ کے ساتھ حصول فرقان کے لئے جہاد کے قواعد کا بیان ہے۔

## خلاصہ رکوع ۲ :

قانون جنگ کی دفعہ اول (صف قتال میں استقامت)۔ ماخذ آیت (۱۵)

### ربط آیات:

(۱۱) باوجود اس قدر خطرناک مقام جنگ ہونے کے تمہیں اونگھ آرہی تھی۔ جو اطمینان قلب کی دلیل ہے اور تمہارے پاس پانی نہیں تھا۔ کیونکہ بدر کے پانی پر کفار قابض تھے اللہ تعالیٰ نے آسمان سے مینہ برسایا اور مسلمانوں کی ساری ضرورتیں پوری ہو گئیں۔ پیا، نہائے، وضو کیے، جانوروں کو پلایا، مشکیزے پر کیے، ریتلا میدان جم گیا۔ (۱۲) فرشتوں کو اللہ تعالیٰ نے اس خدمت پر مامور کیا۔ (۱۳) کفار کو یہ سزا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کی مخالفت کے باعث ملی۔ جو شخص بھی یہ جرم کریگا۔ سخت سزا پائیگا۔ (۱۴) یہ مزہ دنیا میں چکھ لو اور آخرت کی سزا ابھی باقی ہے (الحاصل) حاصل یہ نکلا۔ غزوہ بدر کا مال غنیمت تمہاری جدوجہد کا نتیجہ نہیں ہے۔ بلکہ یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کے فضل کی وجہ سے ملا۔ اس موقعہ پر تو محض غیبی قوی کی مدد سے فتح ملی۔ آئندہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے تمہیں قانون جنگ بتلا دیا جاتا ہے اس پر عمل کرو گے تو اللہ تعالیٰ آئندہ بھی فتح نصیب کریگا۔ دفعات قانون جنگ آگے آرہی ہیں۔ **دفعات قانون جنگ (دفعہ اول) صف قتال میں استقامت** (۱۵) میدان جنگ میں جاؤ تو پیٹھ نہ پھرنے پائے۔ (۱۶) اگر کوئی ان دو صورتوں کے علاوہ پیٹھ پھیرے گا تو غضب الٰہی اور جہنم کا مستحق ہوگا۔ (۱۷) تم فقط جم کر کھڑے رہو اور اپنی وسعت کے مطابق کام کرتے جاؤ۔ فتح تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہوگی۔ (۱۸) اللہ تعالیٰ کا فیصلہ یہ ہے کہ اعدائے اسلام کی قوت پامال ہو جائے۔ (۱۹) کفار سے کہہ دو کہ اگر تم اسلام کے حق میں تائید الٰہی دیکھنا چاہتے تھے تو دیکھ چکے۔ اگر پھر سر اٹھاؤ گے تو اسی طرح کچلے جاؤ گے۔ تمہاری مادی طاقت اللہ تعالیٰ کی طاقتوں کے مقابلہ میں بیکار ہے۔ اللہ تعالیٰ مومنوں کی حمایت میں ہے۔

## ربط بین الرکوعین (۲،۳)

ماقبل میں جہاد اور اس کے احکامات کا بیان تھا اور اس میں اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کی جہاد میں اطاعت کا بیان ہے۔

## خلاصہ رکوع ۳ :

دفعہ (۲): میدان جنگ میں اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے مطیع رہو۔ دفعہ (۳): اسکی اطاعت کو زندگی سمجھو۔

دفعہ (۴): ادائے فرض میں خیانت نہ کرو۔

ماخذ (۱) آیت ۲۰۔ (۲) آیت ۲۴۔ (۳) آیت ۲۷۔

**ربط آیات:**

(۲۰) میدان جنگ میں قانون الٰہی کو دستور العمل بناؤ اور اس پر رسول ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کے اسوہ مبارکہ کے کار بند رہو۔ (۲۱) اطاعت میں زبانی جمع خرچ ہی نہ ہو بلکہ عمل کر کے دکھاؤ۔ (۲۲) سننے کے بعد سمجھ کر عمل نہ کرنا انسانیت نہیں ہے۔ یہ حیوانیت ہے بلکہ حیوانوں سے بھی بدتر۔ کیونکہ وہ بھی کچھ نہ کچھ تو حکم کی تعمیل کر ہی دیتے ہیں یہ معاندین حق تو اندھے اور بہرے ہیں۔ (۲۳) ان مخالفین میں اللہ تعالیٰ صلاحیت کے آثار پاتا تو انہیں کلمۂ حق ذہن نشین کراتا لیکن شامت اعمال کے باعث یہ اس قدر گر چکے ہیں کہ اگر انکو کوئی بات سمجھادی جائے تو بھی منہ پھیر کر چل دیں گے۔ (۲۴) اے مسلمانو! اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کی آواز پر لبیک کہو اور اس آواز کو پیغام حیات خیال کرو (واعلموا ان اللہ یحول بین المرء) الآیہ۔ اللہ تعالیٰ انسان اور اس کے ارادہ میں حائل ہو جاتا ہے کہ انسان کو اپنے ارادہ پر مضبوطی نہیں رہتی۔ حاصل یہ ہوگا کہ اگر تم نے رسول ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کی تعلیم کی طرف توجہ نہ کی تو اس کی پہلی سزا یہ ہوگی۔ کہ ہمتیں پست ہو جائیں گی۔ (دوسرا نتیجہ آئندہ آیت میں آتا ہے۔ (۲۵) دوسری یہ سزا ہوگی کہ مثلاً ایک غلطی کرے تو ساری قوم پکڑی جائے۔ (۲۶) ان لوگوں پر اس نعمت کا باعث یہی چیز تھی کہ وہ رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کے ارشادات کو باعث زندگی خیال کرتے تھے۔ آئندہ جب تک تم بھی ویسے رہو گے۔ نعمتیں تم پر ہی نازل ہوتی رہیں گی۔ (۲۷) جو فرض رسول اللہ ﷺ (تسلیما کثیراً کثیراً) (یا مسلمانوں کی کسی جماعت) کی طرف سے تم پر عائد کیا گیا ہے۔ اس میں خیانت نہ کرو۔ یہ دوسری چیز ہے جس کے باعث تم پر برکات نازل ہوگی۔ (۲۸) یہ قانون سابق کا تتمہ ہے یعنی یہ کہ مال اور اولاد کی محبت کے باعث خیانت ہونے نہ پائے کیونکہ یہ چیزیں فتنہ ہیں لہٰذا ان عارضی، ناپائدار اور امتحانی چیزوں میں پھنس کر اللہ تعالیٰ کے اجر عظیم کو ضائع نہ کر دیا جائے۔

## ربط بین الرکوعین (۳، ٤)

ماقبل میں جہاد کے قوانین وضوابط کا بیان تھا اور اس میں بھی اسی طرح جہاد کے دفعات کا بیان ہے۔

## خلاصہ رکوع ٤ :

دفعہ پنجم حصول فرقان کے لئے التزام تقویٰ۔ ماخذ (۲۹)

ربط آیات:

(۲۹) اگر تقویٰ اختیار کرو گے تو اللہ تعالیٰ ایسی تمیز عطاء فرمائے گا جس سے تم ہر معاملہ میں مفید اور مضر کو سمجھ سکو گے۔ (۳۰) چنانچہ تقویٰ ہی کی برکت تھی۔ کہ جب کفار نے رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کو ان مصیبتوں میں مبتلا کرنا چاہا تو اللہ تعالیٰ نے ایسی تدبیر بتلائی۔ جس سے آپ ان کی زد سے بچ نکلے۔ (۳۱) کفار کو ترک تقویٰ ہی کی یہ سزا مل رہی ہے کہ آیات ربانی کو پہچان نہیں سکتے اور ان کو پرانے قصے سمجھتے ہیں۔ (۳۲) فرقان کے حاصل نہ ہونے کا نتیجہ ہے۔ کہ عذاب الٰہی کی دعائیں بھی کر بیٹھتے ہیں۔ (۳۳) رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کی موجودگی میں اللہ تعالیٰ کا غضب اس بستی (مکہ معظمہ) پر کیسے نازل ہو سکتا ہے۔ (۳۴) آپ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کی برکت سے عذاب الٰہی رکا ہوا ہے ورنہ خانہ خدا سے بندگان خدا کو روکنے کے باعث وہ تو عذاب کے مستحق ہو ہی چکے ہیں۔ (۳۵) پرہیزگاروں کو مسجد میں آنے نہیں دیتے۔ اور خود وہاں یہ لغو حرکتیں کرتے ہیں اور ان کو عبادت سمجھتے ہیں یہ بھی فرقان کے نہ ہونے کا نتیجہ ہے۔ (۳۶) فرقان کے نہ ہونے کا ہی نتیجہ ہے کہ اپنے مالوں کو بے جا صرف کر رہے ہیں اور یہی چیز آئندہ ان کے لئے باعث حسرت و ندامت ہوگی۔ (۳۷) اب تو انہیں فرقان نہ ہونے کے باعث خبیث اور طیب میں تمیز نہیں ہے۔ قیامت کے دن تمیز کر کے ان کو جہنم میں پھینکا جائیگا۔

## ربط بین الرکوعین (۴، ۵)

ماقبل میں جہاد کے دفع خامس کا بیان تھا اور اس میں بھی اسی طرح جہاد کے دفعات کا بیان ہے۔

## خلاصہ رکوع ۵ :

دفعہ ششم و ہفتم۔ غایۃ قتال، قانون تقسیم غنائم۔ ماخذ آیت (۱۱۱)

ربط آیات:

(۳۸) معاندین حق سے کہہ دیں کہ اگر اب بھی عناد سے باز آجائیں تو ان کی سابقہ غلطیاں معاف ہو سکتی ہیں اور اگر باز نہ آئیں تو پہلی امتوں کی طرح ان پر عذاب آئے گا۔ (۳۹) وفاداران مملکت الٰہی (مومنین) اس وقت تلوار نیام میں نہیں ڈالیں گے جب تک باغیوں (کفار) کی قوت کو پاش پاش نہ کر دیں علم شرک کو علم توحید کے سامنے کو سرنگوں نہ کر لیں اور توحید کا پھریرا ساری دنیا میں لہرانے نہ لگ جائے۔ (۴۰) اگر وہ اپنی شرارت بغاوت سے باز نہ آئیں۔ تو تم (مومنین) پیچھے نہ ہٹو۔ خدا

تعالیٰ تمہارا حامی و مددگار ہے۔(۴۱)اور کفار سے جو مال غنیمت وصول ہو اس کو یوں تقسیم کرو۔(۴۲) مال غنیمت فرمان الٰہی کے مطابق صرف ہوگا تو آپس میں اختلاف پیدا نہیں ہوگا۔اور اللہ تعالیٰ کی مدد اسی طرح پہنچتی رہے گی جس طرح غزوۂ بدر میں پہنچی تھی۔اور اللہ تعالیٰ ہمیشہ حق کو باطل پر غالب کرے گا۔ (۴۳۔۴۴) میدان بدر میں یہی قصہ رہا۔مسلمان یہ خیال کرتے رہے کہ کفار تھوڑے ہے اور کفار یہ خیال کرتے رہے کہ مسلمان تھوڑے ہیں۔اس طرح لڑائی بھی ہوئی مقصد بھی ادا ہو گیا کہ مسلمان ہمت نہ ہاریں اور اللہ تعالیٰ نے حق کو باطل پر فتح بھی دے دی۔

## ربط بین الرکوعین(۵،۶)

ماقبل میں جہاد کے دفع سادس اور سابع کا ذکر تھا اور اس میں بھی اسی طرح اللہ تعالیٰ کے ذکر کے التزام اور اپنے درمیان نزاعات کو ترک کرنے کے ساتھ جہاد کے دفعات کا بیان ہے۔

## خلاصہ رکوع ۶ :

دفعۂ ہشتم و نہم۔(۱) میدان جنگ میں ذکر الٰہی کا تحفظ رہے۔(۲) تلقین ترک منازعت۔ماخذ آیت (۴۵۔۴۶)

### ربط آیات:

(۴۵) میدان جنگ میں ثابت قدم رہو اور اللہ تعالیٰ کی یاد میں شاغل رہو تا کہ رحمت الٰہی نازل ہوتی رہے (علاوہ اس کی اپنی قوت پر گھمنڈ پیدا نہ ہو جائے)۔(۴۶) اور آپس میں نہ جھگڑو تا کہ رحمت الٰہی رک نہ جائے۔اور ہر مصیبت کا صبر سے مقابلہ کرو۔خدا تعالیٰ تمہارا پشت پناہ ہے۔(۴۷) اگر ذکر الٰہی ترک کر دیا اور آپس میں منازعت پیدا کر لی تو پھر کفار کی طرح تم میں بھی سرکشی اور ریا پیدا ہو جائے گی اور یہ تباہی کا پیش خیمہ ہے۔(۴۸) سرکشی اور ریا کرنے والوں کا تعلق باللہ ٹوٹ جاتا ہے۔رحمت الٰہی رک جاتی ہے۔شیطان پہلے انہیں سبز باغ دکھاتا ہے لیکن آخر میں انہیں ناکامی کی منہ دیکھنا پڑتا ہے۔

## ربط بین الرکوعین(۶،۷)

پہلی رکوع میں غزوۂ بدر کا واقعہ ہے اور یہ آیات بھی غزوۂ بدر کے متعلق ہیں۔مدینہ منورہ سے جب تین سو تیرا (۳۱۳) صحابہ کرام تھوڑے سامان کے ساتھ کفار سے لڑنے کے لئے جا رہے تھے تو منافقین اور ضعیف الاعتقاد لوگوں نے کہا کہ ان کو اپنے دین نے دھوکے میں ڈالا کیوں کہ ظاہری اسباب کمزور تھے۔

## خلاصہ رکوع ۷ :

منافقین کو اس دین کی صداقت پر اعتماد نہیں اور کفار کا تعلق باللہ درست نہیں ۔اس لئے تم ہی جیتو گے۔وہ تم سے جیت نہیں سکتے۔ماخذ آیت (۴۹۔۵۱)

## ربط آیات:

(۴۹) منافق کہتے ہیں مسلمان اس خبط میں مبتلا ہے کہ اپنے دین کی برکت سے سب پر فاتح ہو جائیں گے (ان کے خیال میں گویا یہ کامیابی ناممکن ہے ) انہیں یہ معلوم نہیں کہ جو شخص خدا تعالیٰ پر اعتماد کرے اور اس کا ہو جائے اللہ تعالیٰ کی مدد سے وہ یقیناً غالب ہوگا۔(۵۰۔۵۱) جو کافر بدر کے موقع پر مسلمانوں کو تباہ کرنے کے لئے آئے تھے انہیں فرشتے یہ سزا دے کر کہتے تھے کہ یہ تمہاری سابقہ بداعمالی کا نتیجہ ہے۔رضائے الٰہی کے خلاف زندگی بسر کرنے کا نتیجہ ایسا ہی ہوتا ہے۔(۵۲) جس طرح فرعون وغیرہ کفار کو احکام الٰہی سے انکار کے باعث سزا ملی ۔(۵۳) اللہ تعالیٰ تو کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا جب تک وہ خود اپنی حالت نہ بدلے لہٰذا ان لوگوں پر رحمت کے بعد زحمت کا نزول ان کے اپنے اعمال کے باعث ہوا۔ (۵۴) جس طرح فرعون اور دوسرے کفار اپنے ظلم کے باعث برباد ہو گئے ۔(۵۵) جو انسان ہو کر اپنے مولیٰ سے منہ موڑے وہ حیوانات سے بھی بدتر ہے۔(۵۶۔۵۷) جو شریر الطبع کفار عہد شکنی سے باز نہیں آتے۔اگر میدان جنگ میں آئیں۔تو ان کو خوب ناک چنے چبوایئے تاکہ ان کی سخت سزا کے باعث دوسرے کافروں کی کمر ہمت ٹوٹ جائے۔(۵۸) اگر کسی قوم سے خیانت کا ڈر ہو کہ وہ بظاہر دوست بنی رہے گی اور پوری تیاری کر کے مسلمانوں پر حملہ آور ہوگی ۔تو ایسے خطرہ کے وقت آپ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) ان کو معاہدہ واپس کر دیجئے۔تاکہ آپ کھلم کھلا اپنی حفاظت کی تدابیر کرسکیں۔

## ربط بین الرکوعین (۷،۸)

پہلی رکوع میں بھی جہاد کا تذکرہ تھا اور اسی رکوع کی شروع میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ کافر اگر کسی موقع پر چھوٹ یا بچ جائیں تو یہ نہ سمجھیں کہ چھوٹ گئے بلکہ اگلی دفعہ ہاتھ میں آئیں گے جو غزوہ بدر میں رہ گئے ہو۔

## خلاصہ رکوع ۸ :

دفعہ دہم ویازدہم۔آلات جنگ کی تیاری اسلام مصالحت کے لئے ہر وقت تیار ہے۔ ماخذ آیت (۶۰۔۶۱)

## ربط آیات:

(۵۹) معاندین حق اللہ تعالیٰ کی گرفت سے کب بچ سکتے ہیں۔ (۶۰) اے وفاداران الٰہی تم ہر وقت اعدائے اسلام کی قوت کو پاش پاش کرنے کے لئے فوجی طاقت تیار رکھو۔ (۶۱۔۶۲) اگر وہ صلح کے لئے ہاتھ بڑھائیں تو صلح کرلو۔ اگر اس صلح میں کوئی شرط ہوگی تو اللہ تعالیٰ پر اعتماد کرو۔ خدا تعالیٰ تمہارا حامی و مددگار ہوگا پہلے بھی تو اللہ تعالیٰ نے مدد کی تھی جس کی برکت سے مخلصین کی ایک جماعت آپ کے گرد پیش جمع ہوگئی۔ (۶۳) اوران مخلصین کے قلوب میں باہمدگر محبت کی گرہ خدا تعالیٰ نے باندھی ہے۔ (۶۴) آپ کو اور اللہ والی جماعت کو اللہ تعالیٰ ہی کافی ہے (کفار کی مخالفت کی پرواہ نہ کیجئے۔

## ربط بین الرکوعین (۸،۹)

ماقبل میں جہاد کے دفعات کا بیان تھا اور اس میں جہاد پر ابھارنے کا بیان ہے۔

## خلاصہ رکوع ۹ :

دفعہ دوازدہم۔ حکم تحریض علی القتال۔ ماخذ آیت (۶۵)

## ربط آیات:

(۶۵) فوجی بھرتی جاری ہے تاکہ فوجی قوت میں ضعف اور کمی نہ آنے پائے۔ ابتدائے اسلام میں اپنے سے دس گنا لشکر کے ساتھ مقابلہ لازمی تھا۔ (۶۶) بعد کو دگنے لشکر کا مقابلہ لازمی قرار دیا گیا۔ (۶۷) لڑائی کا مقصد یہ ہے کہ کفار کی قوت پوری طرح توڑ دی جائے اور جو لوگ اسلام میں داخل ہونا چاہیں ان کے لئے روک نہ ہو یا تو کفار کے ساتھ لڑائی شروع نہ ہو اور اگر شروع ہو جائے تو پھر جب تک فیصلہ صاف نہ ہو جائے تب تک آرام جائز نہیں ہے (تریدون عرض الدنیا) تمہارا منشاء یہ ہے کہ روپیہ لیا جائے۔ اور اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ لوگوں کو سرمایہ آخرت (ایمان واخلاق) نصیب ہو۔ (۶۸) بدر کے قیدیوں سے بھی فدیہ لینا اسی حکمت کے لحاظ سے مناسب نہیں تھا جو گزشتہ آیت میں بیان ہوئی اگر ان ستر قیدیوں کو بھی قتل کر دیا جاتا تو عرب میں سکون پیدا ہو جاتا۔ (۶۹) اس مال غنیمت کا لینا بھی چونکہ نیک نیتی پر مبنی تھا لہٰذا اس کی استعمال کی اجازت ہے۔ حسن نیت کے باعث اللہ تعالیٰ معاف فرمادے گا۔

## ربط بین الرکوعین (۹،۱۰)

پہلی رکوع میں غزوۂ بدر کے قیدیوں کا تذکرہ تھا اور اسی رکوع کی ابتداء میں ان قیدیوں کے متعلق حکم ہے۔

## خلاصہ رکوع ۱۰ :

دفعہ سیزدہم۔مقاصد سیاسیہ میں مسلمانوں میں سے فقط ان قوموں اور جماعتوں کا خیال رکھا جائے گا جو مرکز سے وابستہ ہیں۔ماخذ آیت (۷۲)

ربط آیات:

(۷۰)بدر کے بعض قیدیوں نے کہا تھا کہ ہم مجبور کر کے لائے گئے تھے۔ہمارا ارادہ مسلمانوں سے لڑنے کا نہیں تھا۔انہیں کہا جاتا ہے کہ اگر تمہارے دلوں میں بہتری ہے تو اس کے عوض میں جو کچھ تم سے لیا گیا ہے۔جب تم مسلمان ہو جاؤ گے تمہیں اس سے زیادہ دیا جائے گا۔(۷۱)"(۱) آمنو اوھا جروا" (اور) "(۲)والذین اووا ونصروا" یہ دونوں جماعتیں متحد ہیں۔"والذین آمنو اولم یھا جروا" اس جماعت کی حفاظت کی پہلی دو جماعتیں ذمہ دار نہیں ہیں اور ان کی مدد مشروط ہو گی۔(۷۳)مخالفین اسلام ایک دوسرے کے معین و مددگار ہونگے۔"الا تفعلوہ تکن فتنہ" قرآن شریف پر عمل کرنا اسی صورت میں آسان ہے جبکہ قرآن شریف کے ماننے والے ایک جماعت ہوں۔اور نہ ماننے والے دوسری جماعت ہو جائیں۔حاصل رکوع ۱۰۔مسلمانوں کی تین قسمیں ہیں (۱) مرکز اسلام میں رہنے والے (۲) مرکز اسلام میں ہجرت کر کے بسنے والے (۳) مرکز اسلام سے دور رہنے والے جن کا مرکز سے کوئی تعلق نہیں ہے۔مقاصد سیاسیہ میں فقط پہلی اور دوسری جماعتیں متحد ہوں گی۔غیر مسلم جماعت جو مرکز اسلام سے معاہد ہے اس پر دشمن حملہ آور ہوگا۔تو جماعت مرکز اس کی مدد کرے گا۔مسلم جماعت غیر متعلقہ مرکز پر کوئی دشمن حملہ آور ہو اور اس دشمن کا مرکز اسلام سے معاہدہ ہو تو مرکز والوں کے لئے اس جماعت مسلمہ کی امداد جائز نہیں ہے لہذا ثابت ہوا کہ جماعت مسلمہ غیر متعلقہ مرکز سے وہ جماعت غیر مسلمہ جو مرکز اسلام سے متعلق ہو مقاصد سیاسیہ میں اللہ تعالیٰ کے ہاں زیادہ قابل قدر ہے۔(۷۴)صحیح معنوں میں مسلمان کہلانے والی جماعتیں فقط یہی دو ہیں۔(۷۵)بعد کو جو اس مسلک پر چلنے والے ہوں گے۔وہ بھی اس مقبول جماعت میں شمار ہوں گے۔اتحاد سابق مقاصد اسلامی کے لحاظ سے تھا ورنہ تقسیم میراث میں اہل قرابت ہی ایک دوسرے کی میراث کے وارث ہوں گے۔









# سورة التوبة

## سورة التوبة مدنية، نزلت بعد سورة المائدة

### سورۃ الانفال اور سورۃ التوبہ کے درمیان ربط:

سورۂ انفال میں جہاد کا بیان تھا اور اس میں بھی اسی طرح کا بیان ہے۔ سورۂ انفال میں غنیمتوں کے تقسیم کا بیان تھا اور اس میں صدقات کے تقسیم کا بیان ہے۔ سورۂ انفال میں وعدوں کا بیان تھا اور مابعد میں ان وعدوں کو توڑنے کا بیان ہے۔

### وجہ تسمیہ سورت التوبہ:

لفظ توبہ کے نو مرتبہ ذکر ہونے کی وجہ سے یہ سورت، سورت توبہ کہلائی۔ قال تعالیٰ فان تبتم فهو خير لكم.

عن حذيفةؓ قال: التي تسمون سورة التوبة هي سورة العذاب، والله ما تركت أحداً الا نالت منه، ولاتقرؤن منها مما كنا نقرأ الا ربعها.

(أخرجه الحاكم في المستدرك في كتاب التفسير (361/2)

### دوسرا نام سورت براءت:

ابتدائے سورت میں لفظ براءت کے آنے کی وجہ سے اس سورت کو سورت براءت کہا جاتا ہے اور اس سورت میں کفار سے براءت (بیزاری) کا اعلان و اظہار نازل ہوا ہے۔ قال تعالیٰ: براءة من الله ورسوله.....الخ

عن أبي هريرة في قصة حج أبي بكرؓ بالناس قال أبوهريرة: فأذن معنا عليؓ يوم النحر في أهل منى ببراءة.

(أخرجه البخاري: رقم الحديث (4655)

ترجمہ: حضرت ابوبکرؓ کے (زیر امارت ادا کیے جانے والے) حج کا قصہ لوگوں کو سناتے ہوئے ابوہریرہؓ نے فرمایا: حضرت علیؓ نے یوم النحر (قربانی) کے دن ہمارے ساتھ اہل منٰی کے درمیان (کفار سے) براءت کا اعلان کیا۔

### تیسرا نام سورت الفاضحہ:

(النسفي 144/2: وابن الجوزي 389/3:، آلوسي 45/6:، الرازي (72/15)

عن سعيد بن جبيرؓ قال: قلت لابن عباس: سورة التوبة؟ قال: التوبة هي الفاضحة ما زالت تنزل ومنهم حتى ظنوا أنها لم تبق أحد منهم إلا ذكر فيها....

(أخرجه البخاري رقم الحديث 4882 :، الإتقان 145:)

ترجمہ: حضرت سعید بن جبیرؒ فرماتے ہیں: کہ میں نے ابن عباسؓ سے سورت فاضحہ کے متعلق دریافت کیا۔آپؓ نے فرمایا: سورت توبہ عیب کشائی کرنے والی اور رسوا کرنے والی سورت ہے۔وہ نازل ہوتی رہی فلاں فلاں کے متعلق، یہاں تک کہ انہوں نے سمجھ لیا کہ یہ سورت ہرگز ان میں سے کسی کو نہیں چھوڑے گی، مگر اس کا ذکر اس سورت میں ضرور ہوگا۔

چوتھا نام سورۃ العذاب:

(ابن الجوزی 389/3: الرازی 172/15: الخازن (332/2)

عن حذيفةؓ قال :التي يسمونه سورة التوبةهي سورة العذاب ،والله ما تركت أحداً إلا نالت منه ولا تقرء ون منها مما كنا نقرأ إلا ربعها.

(رواه الحاكم في المستدرك ،رقم الحديث 3274: الإتقان(145)

ترجمہ: حضرت حذیفہؓ روایت کرتے ہیں کہ لوگ جس سورت کو سورت توبہ کہتے ہیں وہ سورت عذاب ہے۔بخدا اس سورت نے کسی (منافق) کو نہیں چھوڑا، مگر اس کی عیب کشائی کی۔

پانچواں نام سورت مقشقشہ:

اس سورت کو سورت مقشقشہ بمعنی مبرئہ بھی کہتے ہیں۔یہ فعل تقشقش سے مشتق ہے۔جب مریض تندرست ہوجائے اس وقت کہا جاتا ہے۔قد تقشقش المريض، یعنی مریض تندرست ہوگیا۔

عن زيد بن أسلمَ أن رجلاً قال لأبن عمر :سورةالتوبة؟فقال:وأيتهن سورةالتوبة؟فقال :براء ة.فقال:وهل فعل بالناس الأفاعيل إلا هي .ما كنا ندعوها إلا المقشقشة،أي المبرئة من النفاق

(الإتقان 45: الدر المنثور(121/4:

ترجمہ: حضرت زید بن اسلم سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے عبداللہ بن عمرؓ سے سورت توبہ کے متعلق بات کی۔عبداللہ بن عمرؓ نے پوچھا کہ سورت توبہ کون سی سورت ہے؟ اس آدمی نے کہا: براءت۔پس ابن عمرؓ نے فرمایا: لوگوں کے ساتھ ــــــــــ صرف اسی سورت نے کیا۔ہم اسے مقشقشہ یعنی منافقت سے بری کرنے والی سورت کہا کرتے تھے۔

چھٹا نام سورت البحوث:

البحث ان تسئل عن شيء وتستخبر،وتبحثت عن شيء ،أي فتشت عنه والبحوث جمع بحث.

(اللسان(115/2)

ترجمہ: اس سورت کو سورت البحوث بھی کہتے ہیں۔ بحوث، بحث کی جمع ہے۔ بحث کسی چیز کے متعلق پوچھنے اور خبر معلوم کرنے کو کہتے ہیں۔

عن المقداد أنه قيل له لو قعدت العام عن الغزو؟ قال: أتت علينا البحوث، يعني براءة. قال الله تعالى: انفروا خفافا وثقالا، ولا أجدني إلا خفيفا.

(رواه الحاكم في المستدرك :رقم الحديث 3282: الإتقان في علوم القران(146:

ترجمہ : حضرت مقدادؓ سے روایت کرتے ہیں کہا کہ اگر عام لوگ جنگ جہاد پر نہ جاتے تو ہم پر بحوث، یعنی سورت براءت (کی وعید) آجاتی۔ اللہ کا ارشاد ہے : انفروا خفافا وثقالا اور میں اس کو ہلکا ہی سمجھتا ہوں۔

ساتواں نام: سورت المنقرہ :

(تفسیر کبیر 172/15: آلوسی 45/9: بیضاوی (394/1)

المنقرة بكسر القاف المشددة من نقر الطائر الشيء، ينقره إذا خربه (اللسان (227/5)

قاف مشدد اور مکسور کے ساتھ بمعنی پرندے نے چیز کو سوراخ دار بنایا۔

عن عبدالله بن عبيد بن عمير قال: كانت براءة تسمى المنقرة، نقرت عما في قلوب المشركين.

(الدر المنثور 121/4: الإتقان(145).

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عبید بن عمیر روایت کرتے ہیں کہ سورت براءت کو سورت منقرہ کہا جاتا ہے۔ یہ منافقین کے دلوں میں پوشیدہ ارادوں کی چھان بین کیا کرتی تھی۔

آٹھواں نام: سورت الحافرة:

(ابن الجوزی 389/3: امام رازی 172/15: النسفی 114/2: بیضاوی 394/3)

ذكره ابن الفرس، لأنها حفرت عن قلوب المنافقين (الإتقان(146).

یہ نام ابن فارس نے ذکر کیا ہے؛ کیونکہ یہ سورت منافقین کے دلوں کو کرید تی ہے۔

نواں نام سورت المثیرہ:

(امام رازی 172/15: ابن الجوزی 389/3: ابی سعود 39/3: آلوسی (45/9)

عن قتادہ کانت ھذہ السورۃ تسمی الفاضحۃ ،فضحۃ المنافقین و کان یقال لھا المثیرۃ أنبات بمثالبھم و عوراتھم. (الإتقان فی علوم القران(146)

ترجمہ: قتادہ سے روایت ہے کہ اس سورت کو فاضحہ یعنی منافقین کو رسوا کرنے والی کہتے ہیں ،اور اس کو مثیرہ بھی کہا گیا کہ یہ منافقین کے عیوب اور چھپے امور کی خبر دیتی تھی۔

دسواں نام سورت المبعثرہ:

(ابن الجوزی 389/3،رازی 172/15،قرطبی 61/8،نسفی 114/2،آلوسی (45/6)

قال ابن العربی :یقال :بعثرت المتاع إذا جعلت أعلاہ أسفلہ،وقلبت جمیعہ وقلبتہ ومنہ قولہ تعالیٰ واذا القبور بعثرت: (أحکام القران(891/2)

ترجمہ: ابن العربی کہتے ہیں: کہا جاتا ہے کہ بعثرت المتاع یعنی سامان الٹ پلٹ کیا گیا، میں نے الٹا کیا۔ اور اس سے خدا کا قول ہے واذا القبور بعثرت:

عن ثابت بن الحارث الأنصاری أنہ قال :ما کانوا یدعون سورۃ التوبۃ إلا المبعثرۃ فإنھا تبعثر أخبار المنافقین. (أحکام القران(891/2)

ترجمہ: حضرت ثابت بن حارث انصاریؓ فرماتے ہیں :سورت توبہ کو لوگ سورت مبعثرہ ہی کہتے تھے؛ کیونکہ یہ منافقوں کے خبروں کو ٹٹولتی ہے۔

گیارہواں نام سورت المخزیہ:

(نسفی 114/2،آلوسی 45/6،خازن 332/2،رازی 172/15،الاتقان(146)

سمیت بذالك ؛لأنھا فیھا خزیا للمنافقین،وأن اللہ مخزی الکافرین .

ترجمہ: اس سورت کو مخزیہ اس لیے کہتے ہیں کہ اس سورت میں منافقین کی رسوائی (کا ذکر) ہے، اور اللہ کفار کو رسوا کرنے والے ہیں۔

موضوع سورۂ توبہ:

اعلان جنگ

فضیلت سورة التوبہ:

عن عائشةؓ عن رسول اللهﷺ قال: مانزل من القرآن الا آية آية وحرف حرف، ماخلا سورة برأة وقل هو الله أحد، فانها أنزلت عليّ ومعهما سبعون ألف صف من الملائكة.

(اخرجه الثعلبي في الكشف والبيان: ٦/١٥٢)

حضرت عائشہؓ رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) سے روایت کرتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) نے فرمایا: کہ قرآن کا ہر حصہ ایک ایک آیت اور ایک ایک حرف کی صورت میں اکیلے ہی نازل ہوا، سوائے سور برأت اور سورۃ اخلاص کے۔ کیونکہ یہ دونوں سورتیں مجھ پر اس حالت میں نازل ہوئیں کہ ان کے ساتھ ستر ہزار فرشتوں کی قطار بھی تھی۔

خواب میں سورۃ التوبہ پڑھنے کی تعبیر:

حضرت ابن سیرینؒ نے فرمایا ہے۔ اگر خواب میں دیکھے کہ سورۃ التوبہ پڑھتا ہے۔ دلیل ہے کہ گناہ سے توبہ کرے گا۔

(تعبیر الرؤیا: ۳۵۰)

ترتیب جمعی (9) ترتیب نزولی (133) آیات (129) رکوعات (16) کلمات (2467)

حروف (10000) زبر (3356) زیر (1508) پیش (1334) دو زبر (40) دو زیر (27)

دو پیش (194) کھڑا زبر (196) کھڑی زیر (110) الٹا پیش (20) جزم (1550) شد (790) مد (40)

## خلاصہ رکوع ۱ :

مسائل اربعہ: (۱) اعلان جنگ (۲) مہلت غور (۳) مدت معینہ کے معاہد کفار۔ (۴) مدت غیر معینہ کے معاہد۔ (۱) ماخذ آیت ۱ (۲) آیت ۲۔ (۳) آیت ۳۔ (۴) آیت ۴۔

ربط آیات:

(۱) کفار سے اعلان جنگ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کفار کی ہر قسم کی حفاظت سے بیزار ہیں۔ (۲) اعلان جنگ کے بعد چار مہینے غور کی مہلت دی جاتی ہے اسلام کی مخالفت سے باز آجاؤ۔ ورنہ تمہارا ستیاناس کر دیا جائیگا۔ (۳) عمرہ حج اصغر ہے۔ حج میں چونکہ قوموں کے نمائندے جمع ہوتے ہیں۔ اس لئے یہ اطلاع اس موقعہ پر شائع کی گئی ہے۔ (۴) جن کا عہد مبہم ہے ان کو چار ماہ گزرنے کے بعد جہاں پاؤ قتل کر دو اور جن کے عہد کی مدت معین ہے اگر انہوں نے خود نہیں توڑا

توتم بھی اس میعاد تک پورا کرو۔ (۵) دس ذی الحجہ سے لے کر چار مہینے جو مہلت دی گئی ہے جب وہ پوری ہو جائے تو پھر جہاں پاؤ انہیں تباہ کر دو۔ ہاں اسلام کے حلقہ بگوش ہو جائیں تو چھوڑ دو۔ (٦) اگر کوئی مشرک رفع شکوک کے لئے آئے تو بڑی خوشی سے اجازت دی جائیگی۔

## ربط بین الرکوعین (۱،۲)

ماقبل میں مشرکین سے برأت کا بیان تھا اور اس میں بھی اسی طرح کا بیان ہے۔

## خلاصہ رکوع ۲ :

وجہ مخاصمت۔ ماخذ آیت (۷۔۸)

**ربط آیات:**

(۷) خدا تعالیٰ کے دشمنوں سے کیسے دوستی ہو سکتی ہے۔ ہاں جن سے معاہدہ ہے اگر وہ نباہیں تو مسلمان بھی نباہتے جائیں۔ (۸) ان سے دوستی کس طرح ہو سکتی ہے۔ اگر ان کا بس چلے تو پھر نہ رشتہ داری کا لحاظ کریں نہ عہد کی پابندی کو ملحوظ رکھیں (یعنی ہر ممکن طریقہ سے تمہیں ایذا دیں) (۹) ان نالائقوں نے خواہشات نفسانی کے پیچھے پڑ کر ایمان جیسی محبوب چیز کو چھوڑ دیا ہے (بھلا ان سے کیسی دوستی ہو!) (۱۰) ان کو نہ کسی کے ایمان کی پرواہ ہے۔ نہ رشتہ داری کا لحاظ ہے نہ عہد کا پاس ہے۔ یہ تو حدودِ انسانیت سے گزر چکے ہیں۔ (۱۱) ان شرارتوں سے تائب ہو کر حلقہ بگوشِ اسلام ہو جائیں تو پھر تمہارے بھائی کہلائیں اور مساوی حقوق پائیں۔ (۱۲) اگر معاہدہ توڑ دیں اور اسلام پر طعن کریں تو پھر ان کے سرغنوں کے سر کچل دو۔ تاکہ فتنہ کا دروازہ بند ہو جائے۔ (۱۳) اسباب مخاصمت میں سے ایک یہ بھی ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کے دشمن ہیں۔ علاوہ ان کی خباثت کی ایک دلیل یہ بھی ہے کہ وہ اپنی قسموں کا کوئی لحاظ نہیں کرتے۔ جب چاہتے ہیں توڑ ڈالتے ہیں۔ (۱۴) انہیں قتل کرو اللہ تعالیٰ انہیں تمہارے ہاتھوں سے سزا دینا چاہتا ہے تاکہ تمہارے سینے ٹھنڈے ہوں۔ جس طرح انہوں نے تمہیں ایذا دی تھی تم بھی بدلہ لے لو۔ (۱۵) اللہ تعالیٰ مومنوں کے دل کا غصہ نکلوائے گا۔ ہاں ان کافروں میں سے جس کو چاہے گا ایمان دے دے گا۔ چنانچہ ابو سفیان اور عکرمہ بن ابی جہل کو اسلام نصیب ہوا۔ (۱٦) کفار کی سرکوبی اور تباہی تمہارے ہاتھوں سے ہوگی۔ تمہیں میدان جنگ میں اترنا پڑے گا اور اس میں کھرے اور کھوٹے کی تمیز بھی ہو جائے گی۔ (جملہ معترضہ) پانچ عذر جو مانع جہاد ہو سکتے ہیں ان کا رفع کرنا مقصود ہے۔ جن میں سے تین اس رکوع میں ہیں۔ اور دو

دوسرے رکوع میں ہیں۔

## ربط بین الرکوعین(۲،۳)

اوپر آیت نمبر "۱۲" میں ذکر تھا کہ ائمہ کفر کو قتل کرو تو بعض مشرکین نے کہا کہ ہم مساجد آباد کرتے ہیں، لوگوں کو پانی پلاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس کا جواب دیا "اجعلتم سقاية الحاج وعمارة المسجد الحرام." ۔۔۔۔الخ۔

## خلاصہ رکوع ۳ :

رفع اعذار ثلاثہ۔ ماخذ (۱) آیت ۱۷۔ (۲) آیت ۱۹۔ (۳) آیت ۲۳۔

### ربط آیات:

(۱۷) مشرکین اگر بعض اعمال صالحہ کے پابند ہوں تو ان کے خلاف جہاد ترک نہیں جائے گا۔ لہٰذا قریش مکہ کے خلاف جہاد اس وجہ سے ترک نہیں کیا جا سکتا۔ کہ وہ مسجد حرام کے مجاور ہیں۔ (۱۸) مساجد الٰہیہ کے مجاور بننے کے اہل فقط مومن ہیں۔ (۱۹) مسلمان مسجد میں بیٹھ کر ذکر و فکر کرنے اور ان کے آباد رکھنے کو ترک جہاد کا عذر نہیں بنا سکتے۔ (۲۰) ایمان و ہجرت کے بعد جانی اور مالی جہاد کرنے والوں کا درجہ بہت بلند ہے۔ (۲۱) ایسے لوگوں کو رحمت رضوان اور جنت کی مبارکبادیاں مل رہی ہیں۔ (۲۲) ان نعمتوں سے کبھی علیحدہ نہیں کیے جائیں گے۔ (۲۳) کوئی دنیاوی تعلق اور کوئی نسلی وخونی رشتہ جہاد سے مانع نہیں ہو سکتا۔ (۲۴) اگر یہ تعلقات زیادہ عزیز ہیں تو پھر اللہ تعالیٰ کے عذاب کا انتظار کرو۔

## ربط بین الرکوعین(۳،۴)

ماقبل میں کفار سے برأت کا بیان ہے اگر چہ وہ رشتہ داروں میں سے کیوں نہ ہو اور اس میں ان لوگوں سے نفرت کا بیان ہے۔ اور اسی طرح دونوں میں جہاد کا بحث ہے۔

## خلاصہ رکوع ٤ :

بقیہ دو عذر (۱) قلت تعداد اور (۲) ضروریات زندگی کا فقدان مانع جہاد نہیں ہو سکتا اور (۳) کس سے لڑا جائے۔ ماخذ (۱) آیت ۲۵۔ (۲) آیت ۲۸۔ (۳) آیت ۲۹۔

**ربط آیات:**

(۲۵) قلت تعداد مانع جہاد نہیں ہو سکتی۔ فتح خدا تعالیٰ کے ارادہ سے ہوتی ہے خواہ فوج اسلامی تھوڑی ہی ہو۔ بلکہ بعض اوقات کثرت فوج کے گھمنڈ نے مسلمانوں کو نیچا دکھایا۔ (۲۶) غزوہ حنین میں کثرت فوج کے گھمنڈ پہلے پسپائی ہوئی۔ پھر اللہ تعالیٰ کی مدد سے فتح ہوگئی۔ (۲۷) اللہ تعالیٰ جس کو چاہے کفار میں سے اسلام کی توفیق دے دے۔ (۲۸) مشرکین کے ساتھ جہاد کرنے میں اگر بعض دنیاوی ضروریات کے میسر نہ آنے کا خطرہ لاحق ہو تو یہ عذر بھی مانع جہاد نہیں ہو سکتا۔ اگر وہ ضرورت واقعی ہے تو اللہ تعالیٰ کسی دسری جگہ سے پوری کر دے گا حاصل یہ ہے کہ اقتصادی خطرات بھی مانع جہاد نہیں ہو سکتے۔ (۲۹) ہر ایسی جماعت سے لڑنا پڑے گا جو ان امراض کا شکار ہو یہاں تک کہ وہ لوگ اسلام کے جھنڈے کے سامنے سر نہ جھکائے۔

**ربط بین الرکوعین (۵،٤)**

ماقبل میں اہل کتاب اور مشرکین کا بیان تھا اور اس میں ان کے عقائد کی تفصیل ہے۔

**خلاصہ رکوع ۵ :**

مسلمانوں کو تمام اقوامِ عالم سے لڑنا ہوگا۔ اس لئے سال میں چار مہینے مہلت اور آرام کے ہیں۔ ماخذ آیت (۳۰-۳۶)

**ربط آیات:**

(۳۰) یہود اور نصاریٰ کے انبیاءؑ ہمارے قریب تر زمانہ کے ہیں۔ لیکن جب یہ لوگ توحید کو چھوڑ کر شرک میں مبتلا ہو چکے ہیں اور ان سے لڑنا لازم ہے تو باقی قومیں، جن کے انبیاء علیہم السلام ان سے بھی پرانے ہیں، وہ بطریق اولیٰ راہ راست سے زیادہ دور ہو چکی لہٰذا مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ ساری قوموں کو درست کر لیں۔ (۳۱) خدا تعالیٰ اور اس کے انبیاء علیہم السلام کا اتباع چھوڑ کر علماءِ سوء اور بناوٹی صوفیوں کے پیچھے لگ گئے اور ان سے وہی تعلقات قائم کر لئے ہیں، جو صرف اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص تھے۔ (۳۲) مذاق تو ان کا اپنا بگڑا ہوا ہے۔ لیکن وہ دین حق اسلام کے نور کو بجھانا چاہتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کی یہ خواہش کبھی پوری نہیں ہونے دے گا۔ (۳۳) اللہ تعالیٰ ان مشرکوں کے منشاء کے خلاف اسلام کو سارے دینوں پر غالب کر دے گا۔ اور یہ دین نازل ہی اسی لئے ہوا ہے۔ (۳۴) اے مسلمانو! تم علماءِ سوء اور بناوٹی صوفیوں سے بچتے رہو۔ کہیں تم میں بھی وہ امراض پیدا نہ ہو جائے۔ (۳۵) جو لوگ خلق خدا سے ناحق روپیہ بٹور لیتے ہیں اور اسے اللہ تعالیٰ کے راستے میں صرف نہیں کرتے ان کو قیامت کے دن یہ سزا ملے گی۔ لہٰذا ان علماءِ سوء اور تصنع کے صوفیوں کو ہوش سے کام لینا چاہیئے۔ (ہاں علمائے ربانی

اور اللہ والے صوفی مستثنیٰ ہیں۔ انہیں کی دم سے اسلام آج تک زندہ رہا ہے اور زندہ ہے اور قیامت تک زندہ رہے گا)۔ (۳۶) مسلمانوں کو چونکہ ساری دنیا سے لڑائی کرنی ہوگی۔ اس لئے فوجِ محمدی (علیٰ صاحبہ الصلوٰۃ والسلام) کو ہر سال میں چار ماہ آرام کے لئے دیئے جائیں گے ان مہینوں میں مسلمان خود لڑائی نہیں چھیڑیں گے۔ ہاں اگر کفار حملہ کر دیں گے تو مجبوراً لڑنا ہی پڑے گا۔ (۳۷) کفار کی طرح مہینوں کا تقدم و تاخر کرنا حرام ہے۔

## ربط بین الرکوعین (۵،۶)

ماقبل میں غلبہ الاسلام کا بیان تھا اور اس میں جہاد کی طرف ترغیب ہے کیونکہ غلبہ اسلام اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد سے ہو سکتا ہے۔

## خلاصہ رکوع ۶:

تمام مسلمانوں کو لڑنا پڑے گا۔ ماخذ آیت (۳۸۔۴۱)

### ربط آیات:

(۳۸) جب تمہیں جہاد کے لئے کہا جاتا ہے تو میدان جنگ میں جانے سے سستی کیوں کرتے ہو۔ (۳۹) اگر نہ نکلو گے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے تم پر المناک عذاب نازل ہوگا اور خدمت اسلام کے لئے اللہ تعالیٰ دوسروں کو منتخب فرمالے گا۔ (۴۰) اللہ تعالیٰ کی مدد کا ایک نمونہ دیکھ چکے ہو جب کہ غار ثور میں رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کے ساتھ فقط ایک ہی آدمی (حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ) تھا۔ اللہ تعالیٰ نے دشمنوں کے نرغہ سے رسول کو بچایا۔ (۴۱) لہٰذا اگر نصرت دین متین کی سعادت چاہتے ہو تو جس وقت حکم ملے، فوراً نکل پڑو۔ خواہ ساز و سامان کی بہتات ہو یا نہ ہو۔ (۴۲) جو لوگ اسلام کی دعویٰ کرتے ہیں۔ اور اعلان جنگ کے بعد گھر سے نکلنے میں گھبراتے ہیں۔ وہ اپنے نفسوں کو ہلاکت میں ڈال رہے ہیں۔ (جملہ معترضہ) مستثنین کی پانچ قسمیں ہیں جن میں سے دو بعد میں آئیں گے۔

## ربط بین الرکوعین (۶،۷)

ماقبل میں منافقین کا اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کے حکم سے (جہاد کرنے سے) پیچھے رہ جانے کا ذکر تھا کہ اگر ہم طاقت رکھتے تو ہم تمہارے ساتھ نکلتے۔ اور حضور ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) نے اس کے بعد اجازت دی اور اس میں اجازت دینے پر رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کو توبیخ کا ذکر (بیان) ہے۔

## خلاصہ رکوع ۷ :

خود اپنے آپ کو جہاد سے (۱) مستثنٰی رکھنا علامت نفاق ہے اور (۲) اقسام ثلاثہ مستثنین ا تا ۳۔

ماخذ (۱) آیت ۴۵۔ (۲) آیت ۴۶۔ (۳) آیت ۴۹۔ (۴) آیت ۵۸۔

### ربط آیات:

(۴۳) آپ صلی اللہ علیہ وسلم (تسلیماً کثیراً کثیراً) نے ان اجازت لینے والوں کو اجازت کیوں دی، امتحان میں پڑنے کے بعد کھرے اور کھوٹے کا پتہ تو لگ جاتا۔ (۴۴) ایماندار تو جہاد سے جی نہیں چراتے۔ (۴۵) ہاں منافق مزاج حیلے بہانے سے بچنا چاہتے ہیں۔ (۴۶) کوئی ناگہانی چیز ان کو سفر جہاد سے مانع نہیں۔ بلکہ ان لوگوں نے جہاد کا خیال کر کے کبھی تیاری کا ارادہ ہی نہیں کیا اور ایسے بے ایمانوں کو خدا تعالیٰ بھی اس مبارک سفر پر لے جانا نہیں چاہتا۔ (۴۷) اگر وہ بالفرض نکلتے تو لشکر اسلام میں کوئی فتنہ ہی ڈالتے۔ ان سے خیر کی امید نہیں ہے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم (تسلیماً کثیراً کثیراً) کی جماعت میں بعض آدمی ان باتوں سے متاثر ہونے والے بھی ہیں۔ (۴۸) پہلے بھی کئی دفعہ انہوں نے فتنہ پردازی کی لیکن حق ہمیشہ غالب رہا۔ (۴۹) مستثنین کی پہلی جماعت تو جانے کے لئے تیار نہیں تھی۔ دوسری جماعت کا ذکر اس آیت میں ہے یہ لوگ کہتے ہیں ہم اگر گئے تو وہاں کام نہیں کریں گے کیونکہ ہمیں کسی رومی عورت کے حسن پر مفتون ہو جانے کا خطرہ ہے۔ (۵۰) یہ بے ایمان مسلمانوں کی مصیبت پر خوش اور ان کی راحت پر مغموم ہوتے ہیں۔ (۵۱) انہیں کہہ دیجئے ہمارا اعتماد اللہ تعالیٰ پر ہے۔ ہمیں جو چیز پہنچے گی وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے پہنچے گی (اور اس میں ہمارے لئے کوئی نہ کوئی بہتری ہوگی)۔ (۵۲) اللہ تعالیٰ کی طرف سے آئی ہوئی راحت و رنج دونوں ہمیں محبوب ہیں اور ہم تو اس بات کے منتظر ہیں کہ تم پر کب عذاب نازل ہوتا ہے۔ یا ہمیں کب حکم دیا جاتا ہے کہ تمہیں سزا دیں۔ (۵۳) چونکہ تم میں قانون شکنی کے جذبات موجود ہیں۔ اس لئے بعد جہاد تمہارا چندہ قبول نہیں کیا جائے گا۔ (۵۴) سفر جہاد کے لئے جو حکم ملا ہے، اس میں انہوں نے نافرمانی کی ہے۔ اس لئے چندہ بھی منظور نہیں ہوگا۔ جہاد کی تیاری ایک طرح پر نماز میں کرائی جاتی ہے۔ اس میں بادل ناخواستہ شامل ہوتے ہیں۔ اور اگر کوئی پیسہ خرچ بھی کرتے ہیں، تو کبیدہ خاطر ہو کر خرچ کرتے ہیں۔ (۵۵) انہوں نے خدا تعالیٰ کو راضی نہیں کیا، اللہ تعالیٰ بھی ان کو دنیا میں چین نہیں دے گا۔ ان کا مال اور اولاد ایک طرح پر اللہ تعالیٰ کا عذاب ہے۔ یہ چیزیں ان کے لئے موجب راحت نہیں ہوں گی بلکہ باعث مصیبت ہوں گی۔ (۵۶) آڑے وقت تو اسلام کے کام نہیں آتے اور ویسے جھوٹی قسمیں کھاتے ہیں کہ ہم پکے مسلمان ہیں۔ (۵۷) اگر ان کو کوئی آڑل جائے تو اسلام کی طرف نسبت کرنا بھی چھوڑ دے۔ (۵۸) مستثنین کی یہ تیسری قسم

ہے کہ جن کو جہاد سے رضائے الٰہی اور اتباع رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) مطلوب نہیں، بلکہ روپیہ کمانا مقصود ہے۔ اگر روپیہ تھوڑا ملے تو وہ بگڑ جاتے ہیں۔ (۵۹) اگر ان کو روپیہ مطلوب نہ ہوتا جتنا ملتا اس پر اکتفا کرتے اور کہتے کہ ہمیں اللہ تعالیٰ کافی ہے جب ضرورت ہوگی پھر دے دے گا۔

## ربط بین الرکوعین (۷،۸)

ماقبل میں منافقین کا اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) پر صدقات کے تقسیم کرنے پر اعتراض کا بیان تھا اور اس میں منافقین کے قطع طمع اور صدقات کے اہلیت کا بیان ہے۔

## خلاصہ رکوع ۸ :

مستثنین کی قسم رابع۔ ماخذ آیت (۶۱)

**ربط آیات:**

(۶۰) ماقبل میں آچکا ہے کہ منافقین نے تقسیم صدقات پر اعتراض کیا تھا۔ اب مصارف مال زکوٰۃ کا اعلان کیا جاتا ہے تاکہ ان منافقین کو پتہ لگ جائے کہ صدقات میں حضور سراپا نور فداہ امی وابی کو کوئی ذاتی غرض نہیں ہے آپ تو اس سے ایک کوڑی لینے کے بھی روادار نہیں۔ (۶۱) مستثنین کی یہ چھوتھی قسم ہے۔ خدمت اسلام میں صحیح معنی میں یہ بھی پیغمبر ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کے ہم خیال نہیں ہیں کہتے ہیں کہ آپ کان کے کچے ہیں۔ جو بات کوئی کہہ دے اسی کے پیچھے لگ جاتے ہیں۔ اسی بدگمانی کے باعث یہ لوگ آپ کے ساتھ اشتراک عمل کو پسند نہیں کرتے۔ (۶۲) جھوٹی قسمیں کھا کر مسلمانوں کو راضی کرنا چاہتے ہیں۔ اگر اتنا ہی شوق ہے تو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کو کیوں نہیں راضی کرتے۔ (۶۳) کیا انہیں معلوم نہیں کہ اللہ جل شانہ اور اس کے رسول ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کی مخالفت کی یہ سزا ہے۔ (۶۴) یہ بے ایمان ہمیشہ ڈرتے رہتے ہیں کہ ہمارے قلعی کھولنے والی کوئی آیت نہ آجائے۔ (۶۵) اگر ان منافقوں کو استہزاء پر ٹوکا جائے تو کہتے ہیں کہ ہم تو محض مذاق کر رہے تھے۔ ورنہ خدانخواستہ سچے دل سے اعتراض نہیں کر رہے تھے۔ ان سے کہہ دو کہ کیا مذاق کے لئے اللہ تعالیٰ اور اس کی آیتیں اور اس کا رسول ہی تمہیں نظر آیا۔ (۶۶) تم بہانے کیوں بناتے ہو۔ تم تو دل سے اسلام کو خیر باد کہہ چکے ہو۔ بعض بے سمجھ ممکن ہے، قابل معافی بھی ہو۔ لیکن دانستہ شرارت کرنے والوں کو یقیناً سزا ملے گی۔

## ربط بین الرکوعین(۸،۹)

ماقبل میں منافقین کے احوال اربعہ کا بیان تھا اور اس میں منافقین کے مابین مجانست یعنی بیٹھنے کا بیان ہے۔

## خلاصہ رکوع ۹ :

(۱) منافقین کا نصب العین (۲) اور ان کا سزا۔ (۳) مومنین کا نصب العین اور (۴) ان کی جزا۔

ماخذ (۱) آیت ۶۷۔ (۲) آیت ۶۸۔ (۳) آیت ۷۱۔ (۴) آیت ۷۲۔

### ربط آیات:

(۶۷) شرارت پھیلانا ان کا شیوہ ہے۔ (۶۸) منافقین اور کفار کی فتنہ انگیزی کی یہ سزا ہے۔ (۶۹) اے منافقین تم سے پہلے بڑی بڑی طاقت والے فتنہ انگیز پیدا ہوئے اور دنیا و آخرت کا خسارہ پاکر نامراد چلے گئے۔ تمہاری شرارت کا نتیجہ بھی یہی نکلے گا۔ (۷۰) کیا تم نے ان تباہ ہونے والی قوموں کے قصے نہیں سنے، جن کی تباہی کا باعث ان کی بداعمالی تھی۔ (۷۱) منافق اور کافر آپس میں ہم مسلک ہیں۔ ان کے مقابلے میں مومنین کی جماعت ہم مشرب ہے۔ جن کا مقصد اشاعت خیر ہے۔ (۷۲) ان لوگوں کی نیک نیتی اور اعمال صالحہ کی برکت سے یہ نتائج نکلیں گے۔

## ربط بین الرکوعین(۹، ۱۰)

ماقبل میں کفار کے نصب العین اور منافقین کے قبائح کا بیان تھا اور اس میں کفار سے جہاد بالسیف اور منافقین سے دلیل کے ساتھ اور ترک دوستی کا بیان ہے۔

## خلاصہ رکوع ۱۰ :

(۱) مومنین کو کفار اور منافقین سے جہاد اور درشتی کا حکم اور (۲) مستثنین کی قسم خاص کا ذکر۔ ماخذ (۱) آیت ۷۳۔ (۲) آیت ۷۵۔

### ربط آیات:

(۷۳) کفار سے جہاد کیجئے اور منافقین کو منہ نہ لگائیں۔ بلکہ درشتی سے پیش آئے۔ (۷۴) قسمیں کھا کر کہتے ہیں ہم نے تو کچھ نہیں کہا۔ کلمات کفر تو کہہ چکے ہیں اور مرتد بھی ہو گئے ہیں۔ جو کچھ انہوں نے چاہا تھا (یعنی حضور ﷺ

(تسلیماً کثیراً کثیراً) کو تکلیف پہنچانا اس میں کامیاب نہیں ہو سکے۔(۷۵) بعض ان میں ناداری کی حالت میں یہ دعائیں مانگا کرتے تھے۔(۷۶) جب اللہ تعالیٰ نے ان پر فضل کیا، تو دانستہ وعدوں کو توڑا۔(۷۷) اس وعدہ خلافی اور جھوٹ بولنے کے باعث اللہ تعالیٰ نے ان کو منافق بنادیا۔(۷۸) یہ لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) سے بھی ذوو جہین ہو کر رہتے ہیں۔ کیا یہ نہیں جانتے کہ اللہ تعالیٰ ان کی ہر پوشیدہ حالت سے پوری طرح آگاہ ہے۔(۷۹) خود تو نیکی کر نہیں سکتے اور دوسرے نیکی کرنے والے مسکینوں پر استہزاء کرتے ہیں۔(۸۰) چونکہ یہ نالائق خود اپنی اصلاح کے لئے تیار نہیں۔ اس لئے حضور سراپا نور ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کی سفارش سے انہیں کیا فائدہ پہنچ سکتا ہے۔

## ربط بین الرکوعین (۱۰،۱۱)

ماقبل میں غزوۂ تبوک کا بیان تھا اور اس میں تبوک سے پیچھے رہ جانے والوں کا بیان ہے۔

## خلاصہ رکوع ۱۱ :

(۱) نتیجہ تخلف۔(۲) تحدید کے بعد ان کی حالت میں تغیر۔ ماخذ (۱) آیت ۸۱۔(۲) آیت ۸۳۔

### ربط آیات:

(۸۱) نتیجہ تخلف نار جہنم ہے۔(۸۲) انہیں چاہیئے کہ اپنی بداعمال پر تھوڑا ہنسیں اور زیادہ روئیں۔(۸۳) تخلف کے باعث نفاق کا حکم لگ گیا اور ان کی بد باطنی نمایاں ہوئی تو ان وہ اس داغ کو دھونا چاہتے ہیں۔ ورنہ جہاد سے محبت نہیں ہے۔ لہٰذا انہیں جہاد میں شرکت کی اجازت نہیں دی جاتی۔(۸۴) چونکہ یہ اسلام سے مرتد ہو چکے ہیں (چنانچہ یہ آیت بھی بتلا رہی ہے اور ماقبل میں بھی کفروا بعد اسلامهم کا فقرہ بتلا رہا ہے) اس لئے ان کا جنازہ نہ پڑھا کرو۔(۸۵) آپ کو یہ تعجب نہ ہو کہ جب راندہ درگاہ الٰہی ہیں تو پھر مال اور اولاد کی نعمت کیوں عطا ہوئی۔ یہ رحمت نہیں۔ ہے بلکہ یہ چیزیں ان کے حق میں زحمت ہیں۔(۸۶) ان کی بد باطنی ملاحظہ ہو جب حکم ملتا ہے کہ نکلو۔ یہ کہتے ہیں ہم جہاد پر نکلنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔(۸۷) ان کے دلوں پر مہر لگ چکی ہے۔ یہ صحیح اور غلط راستہ میں امتیاز نہیں کر سکتے۔(۸۸) اللہ تعالیٰ کے دین کی حفاظت کے لئے رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) اور مومنین ہی سر بکف ہو کر نکلتے ہیں۔ جزائے خیر بھی انہیں کا حصہ ہے۔(۸۹) بہشت انہیں خدا پرستوں کی جزائے خیر ہے اور یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔

## ربط بین الرکوعین (۱۱، ۱۲)

ماقبل میں متخلفین کے جہاد سے پیچھے رہ جانے کا بیان ہے اور اس میں منافقین کے عذروں کا بیان ہے۔

## خلاصہ رکوع ۱۲ :

تنبیہ تخلف پر ترتب آثار۔ ماخذ آیت (۹۰)

### ربط آیات:

(۹۰) انہوں نے خیال کیا تھا کہ جہاد سے بھی بچ جائیں گے اور مسلمان بھی رہیں گے جب معلوم ہوا کہ ان کی قلعی کھل گئی ہے تو معذرت کے لئے آئے ہیں۔ (۹۱) ہاں جو واقعی معذور ہیں ان پر کوئی الزام نہیں ہے بشرطیکہ وہ گھر بیٹھے ہوئے شرارت نہ کریں اور جہاں تک ممکن ہو خیر خواہی کرتے رہیں۔ (۹۲) ان لوگوں پر بھی کوئی الزام نہیں ہے۔ (۹۳) الزام فقط ان لوگوں پر ہے جو استطاعت رکھتے ہیں۔ صحیح وسالم ہیں اور پھر جانے سے جی چراتے ہیں۔ (۹۴) عذر لنگ بنا کر اپنے نفاق باطنی پر پردہ ڈالنا چاہتے ہیں۔ (۹۵) قسمیں کھا کر اپنی بد باطنی کو چھپاتے ہیں۔ تاکہ آپ ان کی گوشمالی کے درپے نہ ہوں ان کے لئے جہنم کی گوشمالی تیار کی گئی ہے۔ (۹۶) اگر آپ ان کی قسموں پر اعتماد کر کے راضی بھی ہو جائیں۔ تو بھی ہرگز اللہ تعالیٰ راضی نہ ہو گا۔ (۹۷) یہ گنوار اللہ تعالیٰ کے احکام کو کس طرح سمجھیں اور گنوار پن کے باعث ان میں کفر اور نفاق کے آثار پائے جاتے ہیں۔ (۹۸) انہی گنواروں میں ایسے بھی ہیں جو اسلام کی حمایت میں خرچ کرنا تاوان خیال کرتے ہیں اور مسلمانوں پر گردش ایام کے منتظر رہتے ہیں۔ (۹۹) ہاں ان دیہاتیوں میں بعض آدمی سچے باخدا بھی پائے جاتے ہیں۔

## ربط بین الرکوعین (۱۲، ۱۳)

ماقبل میں اعرابیوں کا بیان تھا اور اس میں مطلق مؤمنوں کا بیان ہے یعنی خاص کے بعد عام کا ذکر ہے۔

## خلاصہ رکوع ۱۳ :

اقسام منافقین (۱) نا قابل معافی۔ کیونکہ ان میں نفاق اعتقادی ہے اور ان کا نصب العین افتراق بین المسلمین ہے۔
(۲) قابل معافی ان میں نفاق عادی ہے اعتقادی نہیں۔

ماخذ آیت (۱) ۱۰۱۔ (۲) ۱۰۲۔ ۱۰۶۔

**ربط آیات:**

(۱۰۰) مہاجرین اور انصار بارگاہِ الٰہی کی مقبول جماعت ہے۔ (۱۰۱) منافقین جو نا قابل معافی ہے۔ (۱۰۲) بعض مفسرین کی رائے یہ ہے کی منافقین میں سے یہ وہ لوگ ہیں جو قابل معافی ہیں کیونکہ یہ دل سے اسلام کے دشمن نہیں ہیں۔ جمہور مفسرین حضرات کی رائے یہ ہے کہ مسلمانوں کی جو جماعت غزوۂ تبوک سے پیچھے رہی تھی ان کے حق میں یہ آیت اتری ہے۔ (۱۰۳) ان کا صدقہ بھی قبول فرمایئے ان کی نماز جنازہ بھی پڑھیے تا کہ ان کے گناہوں کا کفارہ ہو جائے اور یہ لوگ پاک ہو جائیں۔ (۱۰۴) ان لوگوں کی توبہ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے گا۔ (۱۰۵) ان سے فرما دیجئے کہ آئندہ اپنے اعمال میں اصلاح کر کے دکھاؤ تا کہ تم پر پورا اعتماد قائم ہو جائے۔ (۱۰۶) مفسرین حضرات کا خیال ہے کہ غزوۂ تبوک سے پیچھے رہنے والوں کو اللہ تعالیٰ نے تین حصوں میں تقسیم کیا۔ اول منافق جو مردوا علی النفاق والے ہیں دوم توبہ کرنے والے جنہوں نے توبہ میں جلدی کی۔ اور آنحضور ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کے واپس تشریف لانے سے پہلے اپنے آپ کو ستونوں سے باندھ رکھا تھا۔ اس گروہ میں (۱) ابولبابہ۔ (۲) اوس بن خذام۔ (۳) ثعلبی بن ودیعہ تھے ان کی توبہ قبول ہوئی حضور ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے ان کو کھول دیا تیسرے گروہ میں کعب بن مالک مرارہ بن ربیع۔ اور ہلال بن امیہ تھے۔ ان کا معاملہ پچاس دن تک ملتوی رہا۔ آخر ان کی توبہ بھی منظور ہوئی۔ یہ آیت اس تیسری قسم کے حق میں نازل ہوئی پچھلی دو قسمیں اگر چہ مخلص مسلمانوں کی ہیں۔ لیکن تخلف کے فعل کی وجہ سے ان میں تشابہ بالمنافقین پیدا ہو گیا۔ کیونکہ جہاد سے جی چرا کر بیٹھ جانا دراصل منافقین کا شیوہ ہے اس لئے یہ بیچارے معتوب ہو گئے۔ (۱۰۷) نفاق اعتقادی والے منافقین کی یہ کارنامے ہیں کہ حق کے مقابلے میں ایک باطل کا مرکز بنانا چاہتے ہیں۔ (۱۰۸) آپ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کو اس مرکز شر و فساد میں تشریف لے جانے سے روک دیا گیا۔ (۱۰۹) مسجد نبوی کی بنا تو تقویٰ اور اللہ تعالیٰ کی رضا طلبی پر ہے اور منافقین کی مسجد کی بنا خباثت پر رکھی گئے ہے۔ (۱۱۰) اللہ تعالیٰ کے حکم سے رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) نے اس مسجد کو گرا دیا یہ ان کے دلوں میں ہمیشہ نفاق پیدا کرتا رہے گا۔ اور ان کے دلوں سے غصے کا ناسور کبھی نہیں جائے گا۔

**ربط بین الرکوعین (۱۳، ۱۴)**

ماقبل میں متخلفین اور منافقین کا بیان تھا اور اس میں مجاہدین اور مخلصین کے مدح کا بیان ہے۔

**خلاصہ رکوع ۱۴ :**

(۱) مخلص مومنوں کا مسلک اور (۲) قابل معافی حضرات کا مخلصین سے الحاق۔ منافقین کے بعد اب مخلصین کا مسلک واضح

کیا جاتا ہے۔ماخذ آیت (۱) ۱۱۱تا ۱۱۲۔(۲) ۱۱۸۔

**ربط آیات:**

(۱۱۱) مخلصین نے ایک سودا خدا تعالیٰ سے کیا ہے اور اس کو نباہ رہے ہیں۔(۱۱۲) ان خوبیوں سے متصف ہیں۔(۱۱۳) مذکور الصدر مسلک کے دشمنوں کے واسطے مخلصین کو دعا کی اجازت نہیں ہے۔(۱۱۴) حضرت ابراہیمؑ نے اپنے والد سے وعدہ فرمایا تھا۔اس لئے دعا فرمائی۔لیکن جب انہیں یقین ہو گیا کہ یہ حق جل وعلیٰ شانہ کا پکا دشمن ہے۔تو دعا کرنا چھوڑ دی تھی۔(۱۱۵) جن مسلمانوں نے مشرکین کے لئے دعا اس سے پہلے کی ہو ان پر فرد جرم نہیں لگے گا۔کیونکہ انہیں کو اس ممانعت کا علم نہیں تھا اور اللہ تعالیٰ کی یہ عادت ہے کہ اطلاع دیئے بغیر کسی پر فرد جرم نہیں لگاتا۔(۱۱۶) اللہ تعالیٰ تو زمین و آسمان کا بادشاہ ہے اس لئے اس کے حکم کی تعمیل کو فرض اہم سمجھا جائے۔اور اگر خدائے تعالیٰ ناراض ہو۔تو پھر کوئی مددگار نہیں مل سکے گا۔(۱۱۷) سرفروش جماعت کو اللہ تعالیٰ کی رحمت اور مغفرت نصیب ہوئی۔(۱۱۸) اور ان تین حضرات کو بھی اللہ تعالیٰ کی رحمت نے ڈھانپ لیا۔جو واقعہ میں مخلص تھے۔البتہ ان سے اتفاقاً ایک غلطی ہو گئی تھی۔

## ربط بین الرکوعین (۱۴،۱۵)

ماقبل میں متخلفین کا بیان تھا اور اس میں بھی اسی طرح کا بیان ہے۔

## خلاصہ رکوع ۱۵ :

انسداد تخلف کے لئے اشاعت تعلیم۔ماخذ آیت (۱۲۲)

**ربط آیات:**

(۱۱۹) اے مسلمانو! تمہیں ہمیشہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنا چاہیئے۔اور ہر وقت حق پرستوں کا ساتھ دینا چاہیئے۔غزوہ تبوک میں بعض لوگوں سے جو غلطی سرزد ہوئی تھی یعنی انہوں نے حق پرست جماعت کا ساتھ نہیں دیا تھا وہ غلطی آئندہ نہ ہونے پائے۔(۱۲۰) مدینہ منورہ یا اس کے قرب و جوار کے رہنے والوں کو یہ حق نہیں تھا کہ حضور سرور کائنات (فداہ امی وابی) میدان جنگ میں تشریف لے جائیں اور یہ لوگ بیٹھے رہیں۔کیونکہ اس راستے میں جو مصیبت بھی آئے وہ عمل صالح میں شمار ہوتی ہے اور انسان کو اجر کا مستحق ٹھہراتی ہے۔(۱۲۱) اس راہ میں خرچ کرنے والوں کو کوڑی کوڑی کا اجر بھی ملے گا۔(۱۲۲) جذبہ جہاد پیدا کرنے کے لئے پہلے تعلیم الٰہی کے عام کرنے کی ضرورت ہے اس تعلیم کے لئے پہلے ہر جماعت میں سے چند آدمی نکل کر

جائیں وہ تعلیم پاکر آئیں اور پھر اپنی قوم کے بچہ بچہ کو ذہن نشین کرائیں تا کہ اعلان جہاد کے وقت مسلمان بخوشی میدان جہاد میں آجائیں۔(نوٹ) پہلے اعلان جنگ کیا گیا اس کے بعد میدان جنگ میں جانے کا قانون بتلایا گیا اور متخلفین کو جہنم رسید ہونے کا اعلان سنایا گیا اب بتلایا جاتا ہے کہ مرکز ایک رہے اور دائرہ جنگ وسیع ہوتا جائے تاکہ ترتیب وار اقرب فالاقرب کو صاف کیا جائے۔

## ربط بین الرکوعین(۱۵،۱۶)

ماقبل میں جہاد کا بیان تھا اور اس میں جہاد کے قوانین ذکر ہوئے۔

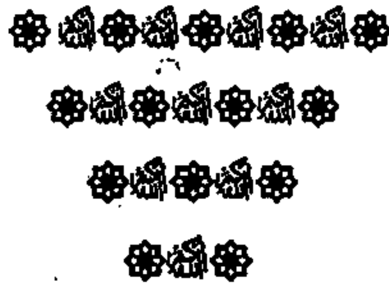
## خلاصہ رکوع ۱۶ :

طریق جنگ کی تعلیم۔ماخذ آیت(۱۲۳)

ربط آیات:

(۱۲۳)اے مسلمانو! پہلے اپنے قریب والوں سے لڑو اس طرح لڑنے میں بھی آسانی ہوگی اور طاقت اسلامی بھی مجتمع رہے گی مرکز کے ساتھ مجاہدین کا تعلق بلا روک ٹوک رہے گا اور مرکز سے ہر ایک قسم کی مدد بآسانی پہنچ سکے گی۔(۱۲۴)منافقین چونکہ کسی حکم الٰہی کی تعمیل کے لئے تیار نہیں اس لئے حکم الٰہی نازل ہونے سے ان کی قوت ارادی میں کوئی طاقت اور ہمت پیدا نہیں ہوتی ہاں وہ حکم مومنین میں ایک نئی زندگی کی روح پھونک دیتا ہے ان کی قوت ایمانی میں ایک طاقت پیدا ہو جاتی ہے۔ (۱۲۵)منافقین اور زیادہ غیظ وغضب میں پیچ وتاب کھاتے ہیں کہ مسلمانوں میں نئی زندگی کی روح آگئی۔ ہماری سازشوں کا پختہ سدباب ہوگیا۔اور اسلام سے دشمنی کرنے اور اس کے مٹانے کی امیدوں پر پانی پھر گیا۔(۱۲۶) ہر سال ایک یا دو دفعہ ان کے نفاق کی قلعی کھل ہی جاتی ہے لیکن یہ بے ایمان اپنی دشمنی سے باز نہیں آتے اور ان پر کچھ اثر نہیں ہوتا۔(۱۲۷) جب بھی ایسی سورت نازل ہوتی ہے جس میں منافقین کے عیوب ونقائص بیان ہوں تو شرمندہ ہو کر ایک دوسرے کو دیکھنے لگتے ہیں پھر یہ کہتے ہوئے نظر بچا کر چل دیتے ہیں کہ کہیں تمہیں کوئی دیکھتا تو نہیں۔(۱۲۸) اے انسانو!(خطاب عام ہے خواہ مسلمان ہو یا کافر ومنافقین) تم سید المرسلین خاتم النبین علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعمیل سے کیوں جی چراتے ہو رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کی بعثت کا مقصد یہ ہے کہ تم پر رحمت اور برکت نازل ہو تمہاری تکلیف سے ان کو صدمہ ہوتا ہے وہ تو فقط تمہاری بھلائی پر حریص ہیں لہٰذا تم ان کا کہا مانو گے تو اپنا بھلا کرو گے۔(۱۲۹) اگر اتنے صاف اعلان کے بعد بھی یہ لوگ مخالفت سے باز نہ

آئیں تو انہیں کہہ دو کہ اللہ تعالیٰ میرا حامی ومددگار کافی ہے۔ میرا اسی پر بھروسہ ہے (پھر دیکھ لینا، کہ کون کامیاب ہوتا ہے) اور وہی عرش عظیم کا مالک ہے ۔



# سورۃ یونس

## سورۃیونس مکیة، نزلت بعد سورۃ الاسراء.

سورۃ توبہ اور سورت یونس کے درمیان ربط:

(۱) سورۃ توبہ کے آخر میں اللہ تعالیٰ کی ذات میں الوہیت کے منحصر ہونے کا بیان تھا۔ یعنی ''لا الٰہ الا ھو علیہ توکلت وھو رب العرش العظیم''۔ اور یہاں بھی اسی طرح ربوبیت کے اثبات کا بیان ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے ''ان ربکم اللّٰہ الذی خلق السمٰوٰت والارض فی ستة ایام ثم استوٰی علی العرش یدبر الامر ما من شفیع الا من بعد اذنه ذلکم اللّٰہ ربکم فاعبدوہ افلا تذکرون''۔

(۲) سورۃ توبہ کی ابتداء میں فرائض کا بیان تھا اللہ تعالیٰ کے ارشاد گرامی کے ساتھ ''براءۃ من اللّٰہ ورسوله الی الذین عاھدتم من المشرکین''۔ اور یہاں سورۃ یونس میں اللہ تعالیٰ کے ارشاد گرامی ہے کہ ''ان انذر الناس وبشر الذین امنوا...'' میں فرائض کا بیان ہے۔

(۳) سورۃ یونس کا سورۃ التوبہ کے آخر کے ساتھ ربط ہے کیونکہ سورۃ یونس کے آخر میں رسالت اور صداقت قرآن کا بیان ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے کہ ''قل یایھا الناس قد جاءکم الحق من ربکم۔'' اور سورت توبہ کے آخر میں اللہ تعالیٰ کے ارشاد گرامی ہے ''لقد جاءکم رسول من انفسکم عزیز علیه ما عنتم حریص علیکم بالمؤمنین رؤف رحیم''۔ میں بھی وہی بیان ہے۔

تسمیہ سورۃ یونس:

(بسم اللّٰہ) انزل الکتاب علی رسوله (الرحمن) ببیانه علی لسان رسوله (الرحیم) بوعد قدم الصدق للمؤمنین.

ترجمہ: اس اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں جس نے اپنے رسول ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) پر کتاب (قرآن مجید) نازل کیا۔ جس نے اپنے پیغمبر ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کی زبان سے اس کتاب کی وضاحت کی بڑی مہربانی کی۔ جس نے مؤمنوں کے ساتھ مقام صدق (رتبہ شفاعت) کا وعدہ کر کے خصوصی مہربانی کی۔

وجہ تسمیہ سورت یونس ؑ:

سورت یونس ؑ کو یونس کا نام اس لیے دیا گیا ہے کہ یونس ؑ کے قوم کے قصے کے ذکر میں یہ سورت دیگر سورتوں سے ممتاز

ہے۔قوم کے پیغمبر نے جب ان پر عذاب الٰہی کے نزول کا وعدہ کیا تو وہ ایمان لائے۔اور اللہ تعالیٰ نے ان کو معاف کیا۔قال تعالیٰ: فلولا كانت قرية امنت فنفعها ايمانها الا قوم يونس لما امنوا كشفنا عنهم عذاب الخزى فى الحيوة الدنيا و متعنهم الى حين.

عن الأحنف قال:صليت خلف عمرؓ الغداة بيونس وهود وغيرهما. (مصنف إبن أبى شيبه(353/1)

ترجمہ:احنف سے روایت ہے کہ میں نے عمرؓ کے پیچھے صبح کی نماز پڑھی انہوں نے سورہ یونس،ہود وغیرہ سورتیں پڑھی۔

عن إبن عباسؓ قال:نزلت سورة يونس بمكة. (الدر المنثور(338/4)

ترجمہ:ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ سورت یونسؑ مکہ میں نازل ہوئی۔

## موضوع سورۂ یونس:

ابتدائے قرآن حکیم سے لے کر سورۂ اعراف تک تمام اقوام عالم کو دعوت حقہ پہنچ چکی ہے اس کے بعد قانون جنگ۔(سورۂ انفال)اور اعلان جنگ(سورۂ توبہ)بھی ہو چکا حاصل یہ ہے کہ اسلام کو جلب نفع اور دفع ضرر دونوں طریقوں کی ضرورت تھی وہ دونوں بتلادئے گئے۔(مکی اور مدنی تعلیم میں فرق)مکی سورتوں میں توحید رسالت اور مجازاۃ پر زیادہ تر بحث ہوتی اور کہیں کہیں صداقت قرآن حکیم کے مضامین بھی ہوتے ہیں۔مدنی تعلیم میں احکام کی تفصیل بتلائی گئی ہے گویا مکہ معظمہ میں اسلام کی بنیاد قائم کی گئی اور مدینہ منورہ میں تعمیر مکمل ہوئی۔(سورۂ توبہ کے بعد کا طرز تعلیم)سورۂ توبہ کے بعد قرآن حکیم کی جتنی سورتیں ہیں ان سب میں عموماً ایک ایک مضمون پر بحث کی گئی ہے ایسی سورتوں میں عام طریق و انداز یہ ہے کہ جس مضمون سے سورۃ متعلق ہوگی اس کا ایک دعویٰ تحریر کیا جائے گا۔آخر میں نتیجہ بیان ہوگا۔اور درمیان میں دعویٰ کے متعلقہ شوہد بیان کیے جائیں گے۔شوہد کے ماقبل و مابعد کی آیات اصلی مضمون کو سامنے رکھنے سے صاف مربوط نظر آئیگی۔واللہ للموفق والمعین۔

## موضوع سورۂ یونس:

دعوت الی القرآن ہے۔دعویٰ۔تلك آيت الكتاب الحكيم(سورۂ یونس کی سب سے پہلی آیت)نتیجہ واتبع ما يوحى اليك الآيہ(سورۂ یونس کی سب سے آخری آیت)شواہد(۱)اكان للناس عجبا (۲)ان الذين لا يرجون لقاءنا(۳)ان الذين آمنوا وعملوا الصلحت(٤)جاءتهم رسلهم بالبينت(٥)واذا تتلىٰ عليهم آياتنا(٦)قل هل من شركائكم(٧)وما كان هذا القرآن ان يفترى الآيه(٨)ام يقولون افترىٰ الآيه.

شاہد وہ چیز ہے جس میں کسی طریقہ سے موضوع کا ذکر کیا جائے۔(۹)ومنهم من يؤمن ومنهم من لا يؤمن به

(۱۰) یا یھا النا س قد جاء تکم مو عظة (۱۱) وما تکو ن فی شان وما تتلو ا منه من قرآن (۱۲) الذین آمنوا وکا نوا یتقون (۱۳) واتل علیهم نبا نو ح (۱٤) وا غرقنا الذین کذ بوا بأیتنا (۱۵) ثم بعثنا من بعده رسلا الآیه (۱۷) فان کنت فی شك مما انزلنا الیك (۱۸) ولا تکو نن من الذین کذ بو االآیه.
(۱۹) ولو شاء ربك لامن فی الا رض (۲۱) قل یا یھا النا س قد جا ء کم الحق من ربکم (الٓر) حروف مقطعات میں سے ہیں اس کی تفصیل سورۂ الٓم کے آغاز میں آ چکی ہے۔

## فضیلت سورۂ یونس:

عن عبد اللّٰه بن عمروؓ قال: أتی رجل رسول اللّٰهﷺ فقال: أقرئنی یا رسول اللّٰه، فقال: اقرأ ثلاثا من ذوات آلر، فقال: کبرت سنی واشتد قلبی وغلظ لسانی، قال: فاقرأ ثلاثا من ذوات حامیم، فقال مثل مقالته، فقال: اقرأ ثلاثا من المسبحات، فقال مثل مقالته، فقال الرجل: یا رسول اللّٰه أقرئنی سورة جامعة، فأقرأه النبیﷺ: (اذا زلزلت الأرض) حتی فرغ منها، فقال الرجل: والذی بعثك بالحق لا أزید علیها أبدا، ثم أدبر الرجل، فقال النبیﷺ أفلح الرویجل مرتین.

(أخرجه أبو داؤد، کتاب الصلاة: ۵۷/۲)

حضرت عبداللہ بن عمروؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کے پاس ایک آدمی آیا اور کہا: اے رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً)! مجھے قرآن کے کچھ حصے کے متعلق فرمایئے تا کہ میں تلاوت کرتا رہوں۔ آپ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) نے فرمایا۔ الٓر سے شروع ہونے والے سورتوں میں سے کوئی تین پڑھتے رہا کرو۔ آدمی نے آپ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) سے عرض کیا۔ میری عمر بڑھ گئی ہے۔ میرا دل سخت ہو گیا ہے اور میری زبان سخت ہو گئی ہے۔ آپ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) نے فرمایا: ''تو پھر حامیم والی سورتوں میں سے کوئی تین پڑھا کرو۔ اس شخص نے پہلے کی طرح جواب دیا۔ آپ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) نے فرمایا: تو پھر مسبحات (سبح سے) والی سورتوں میں سے کوئی تین پڑھا کرو۔ اس نے پہلے کی طرح جواب دیا۔ اور عرض کیا۔ اے اللہ کے رسول ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً)! مجھے کسی جامع سورت کے متعلق فرمایئے۔ تو نبی کریم ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) نے ''اذا زلزلت الارض'' آخر تک پڑھایا۔ اس آدمی نے کہا: قسم اس ذات کی جس نے آپ کو حق دے کر بھیجا۔ میں ہمیشہ اس سورت کو بلا بیشی کے پڑھتا رہوں گا۔ پھر وہ آدمی واپس ہوا تو حضور ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) نے دوبارہ فرمایا: یہ پیارا (تصغیر کا معنی) آدمی کامیاب ہوا۔

خواب میں سورۂ یونس پڑھنے کی تعبیر:

حضرت ابن سیرینؒ نے فرمایا ہے۔ اگر خواب میں دیکھے کہ سورۂ یونس پڑھتا ہے۔ دلیل ہے کہ اس کی روزی فراخ ہوگی اور اس کا کام مراد کو پہنچے گا۔ (تعبیر الرؤیا:۳۵۰)

ترتیب جمعی (10) ترتیب نزولی (51) آیات (109) رکوعات (11) کلمات (1802)

حروف (6567) زبر (2482) زیر (1039) پیش (861) دوزبر (47) دوزیر (44) دوپیش (36) کھڑا زبر (209) کھڑی زیر (22) الٹا پیش (13) جزم (1262) شد (870) مد (203)

## خلاصہ رکوع ۱ :

ہم نے ان کو کتاب حکیم دی اور احسان یہ کیا کہ انہی کے ہم جنس انسان کی معرفت پیغام وحی پہنچایا۔ یہ احمق بجائے اس کے کہ فائدہ اٹھائیں۔ اس کی تاثیر کو جادو کہہ کر اعراض کرر ہے ہیں۔ ماخذ آیت ۱۔۲۔

ربط آیات:

(۱) حکمت والی کتاب کی یہ آیتیں ہیں جو ان پر عمل کریگا۔ حکیم بن جائے گا۔ اس کا ہر قول و فعل حکمت پر مبنی ہوگا۔ (۲) معاندین حق اس پر متعجب ہیں کہ ان آیات کا حامل اور ناشر انسان کیوں بنایا گیا۔ (بلکہ کوئی فرشتہ ہونا چاہیئے تھا) چونکہ یہ انسان ہے اس لئے وہ کہتے ہیں کہ یہ آیات منزل من اللہ نہیں ہے بلکہ کوئی جادو ہے جو اس قدر زوداثر ہے کہ انسان سنتے ہی اس کا مطیع بن جاتا ہے۔ (۳) نہ یہ جادو ہے اور نہ پہنچانے والا جادوگر ہے بلکہ آسمان وزمین کے خالق اور تمہارے پالنے والے کی طرف سے یہ احکام نازل ہوئے ہیں۔ کیونکہ بحیثیت خالق و مربی ہونے اس کا تم پر حق ہے اور یہ کتاب (قرآن) اسی کی عبودیت سکھانے کے لئے نازل کی گئی ہے۔ (۴) دنیا سے رخصت ہو کر اسی کے ہاں لوٹ کر تم کو جانا ہے اگر بندگی کا حق ادا نہ کیا تو وہاں کی جواب دو گے۔ نافرمانوں کے لئے تو وہاں سخت عذاب ہوگا۔ (۵) جس طرح سورج اور چاند اس نے بنائے تاکہ تم ان کی روشنی سے فائدہ اٹھاؤ اور کاروبار چلاسکو اسی طرح سمجھ لو کہ اس نے انبیاء علیہم السلام اور دوسرے مقربین الٰہی بھیجے تاکہ تم روحانی ضروریات میں ان کی روشنی سے کام لو (لتعلموا عدد السنین والحساب) اور جس طرح سورج اور چاند ہی سے سالوں کی گنتی معلوم ہوتی ہے اسی طرح انبیاء علیہم السلام کی آمد کے بعد مراتب روحانیت اور قرب و بعد الٰہی کے مدارج کا پتہ چلتا ہے البتہ ان باتوں کو سمجھ دار ہی سمجھ سکتے ہیں۔ (۶) جس طرح رات کے بعد دن آتا ہے اور دن کے بعد رات آتی ہے اسی

طرح روحانی لیل ونہار بھی ہے ایک وقت آتا ہے کہ انبیاء علیہم السلام دنیا سے رخصت ہو جاتے ہیں اور آفتاب روحانی غروب ہو جاتا ہے پھر ایک وقت آتا ہے کہ انسانوں کی رہنمائی کے لئے آفتاب نبوت طلوع ہوتا ہے۔(۷۔۸) جولوگ دنیا کے کاروبار میں محو ہیں روحانی آفتاب نبوت سے فائدہ نہیں اٹھاتے اور خدائے قدوس وحدہٗ لاشریک لہٗ کے روبرو حاضر ہونے کے قائل نہیں ہیں۔۔ان کو ٹھکانا دوزخ ہے۔(۹) جولوگ اللہ تعالیٰ کی ملاقات کے قائل ہیں اور اس کی تیاری میں مصروف ہیں۔(۱۰) ان کے لئے بہشت موجود ہے۔ وہ وہاں اللہ تعالیٰ کی تسبیح وتقدیس کریں گے اور خدا تعالیٰ کا شکر بجالائیں گے جس نے انہیں اس مقام مقدس تک پہنچنے کی راہ دکھائی۔

## ربط بین الرکوعین(۱، ۲):

ماقبل میں کفار کے عذاب اور مؤمنین کے اجر وثواب کا بیان تھا اور اس میں کفار کا جلد عذاب چاہنے کا بیان ہے۔

## خلاصہ رکوع ۲ :

پیغام الٰہی کی قبولیت سے تو انکار کرتے ہیں اور جب مصیبت آتی ہے تو اسی کے دروزے پر آ کر ہاتھ پھیلاتے ہیں۔ مصیبت ٹل جاتی ہے تو پھر نافرمان ہو جاتے ہیں۔ ماخذ آیت (۱۲)

**ربط آیات:**

(۱۱) جس طرح یہ لوگ بھلائی کے خواہاں ہوتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے فیصلہ ہو کر جلدی نصیب ہوگی۔ اگر شامت اعمال کے باعث اس بارگاہ سے ان کو برائی بھی فوراً مل جائے تو یہ زندہ نہ رہ سکیں۔ لیکن ہم نے ان کو مہلت دے رکھی ہے کہ اپنی سرکشی اور نافرمانی میں چند روز زندگی بسر کرلیں۔(۱۲) ویسے تو ہمارا کہا نہیں مانتے۔ البتہ جب مصیبت آتی ہے۔ تو ہمارے ہی دروازہ پر آ کر ہاتھ پھیلاتے ہیں اور جب مصیبت ٹل جاتی ہے۔ تو ہم سے بے تعلق ہو جاتے ہیں۔(۱۳) تم سے پہلے نافرمانوں کے کئی پوچ ہم ہلاک کر چکے ہیں۔ ان کو بھی یہی جرم تھا کہ ان کے پاس رسول آئے اور نہایت واضح اور روشن احکام لائے لیکن ان لوگوں نے ایک نہ مانی اور سزا پائی۔(۱۴) ان کے تباہ ہونے کے بعد ان کا جانشین تمہیں بنایا گیا تا کہ دیکھیں تم کیا کرتے ہو۔(۱۵) جب انہیں قرآن پڑھ کر سنایا جاتا ہے تو کہتے ہیں کوئی اور قرآن سنایئے۔ یعنی جس میں ہمارے اعتقاد اور ہماری خواہشات کے خلاف کچھ نہ ہو ان سے کہہ دیجئے کہ قرآن میں تغیر وتبدل میرے بس کی بات نہیں ہے یہ تو خدا تعالیٰ کا کلام ہے۔ مجھے جو ملتا ہے تو سنا دیتا ہوں اور عمل کر کے دکھا دیتا ہوں۔(۱۶) اگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے مجھے قرآن نہ ملتا

اور اسے تم تک پہنچانے کے لئے مامور نہ کیا جاتا۔ تو مجھے کیا ضرورت تھی پہلے بھی تو میں تم میں موجود تھا۔ (۱۷) خدا تعالیٰ پر جھوٹ باندھنے یا اس کے احکام کو جھٹلانے سے بڑھ کر اور کونسا بڑا جرم ہو سکتا ہے۔ (۱۸) خدائے قادر مطلق عز اسمہ وجل مجدہ کے سامنے تو سر جھکاتے نہیں اور ایسی چیزوں کی عبادت کرتے ہیں جو ان کے کسی کام نہ آئیں۔ اس شرک و بت پرستی کے باوجود توحید کا دعویٰ بھی کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ان چیزوں کی عبادت محض اس لئے کی جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں سفارش کر کے ہمیں چھڑا ئیں اللہ تعالیٰ اس سے بلند و بالا تر ہے، کہ کوئی دوسرا بھی معبود ہونے میں اس کا شریک ہو۔ (۱۹) دراصل تو سارے انسان خدا پرست تھے اور یہی اصل میں ان کی فطرت تھی۔ یہ شرک تو بعد میں آیا۔ اگر تقدیر میں مہلت کا فیصلہ نہ ہوتا تو ابھی ان کا معاملہ صاف کر دیا جاتا۔ (۲۰) اس قسم کے بہانے بناتے رہتے ہیں کہ صاحب آپ پر فلاں فلاں قسم کا معجزہ کیوں نہیں ظاہر ہوتا ان سے کہہ دیجئے کہ یہ ساری باتیں اللہ تعالیٰ کے قبضے میں ہیں۔ اگر ایسی ہی باتوں کا انتظار ہے تو کئے جاؤ ہم بھی انتظار کرتے ہیں کہ تمہارے حق میں بارگاہ الٰہی سے کیا فیصلہ ہوتا ہے۔

## ربط بین الرکوعین (۲، ۳):

پہلی رکوع کی آیت (۱۰) میں شرک کا تذکرہ ہے۔ آگے مشرکین کی تلون مزاجی کا ذکر ہے کہ جب ہم ان کو خوشی دیتے ہیں تو دین کو مٹانے کی کوشش کرتے ہیں۔

## خلاصہ رکوع ۳ :

اے نافرمانوں جس دنیا کی زندگی پر تم مغرور ہو وہ بے حقیقت ہے اس پر مغرور ہو کر تم پیغامات الٰہی کے تسلیم کرنے سے اعراض نہ کرو۔ ماخذ آیت (۲۴)

## ربط آیات:

(۲۱) ماقبل والی آیت میں انہوں نے کوئی معجزہ طلب کیا تھا ان کی غرض یہ تھی کہ کوئی ایسی نشانی ظاہر ہو جس سے ہم حضور ﷺ کی نبوت کو مان لیں۔ تب اللہ تعالیٰ نے ان پر سات سال قحط نازل کیا اور یہ دراصل آپ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کی تکذیب کے باعث کی سزا تھی۔ پھر جب اللہ تعالیٰ نے اس عذاب کو دور کیا تب بھی اس تعلیم حق کے مٹانے کے لئے سازشوں میں مصروف ہیں انہیں بتلا دیجئے کہ اگر اللہ تعالیٰ نے تمہارے خلاف کارروائی کی تو فوراً مٹا دئے جاؤ گے۔ (۲۲) اللہ تعالیٰ ایسی قدرت والا ہے کہ سمندر میں تمہیں موت کے منہ سے بچاتا ہے اس وقت اس کی شکر گزاری کا عہد بھی کرتے ہیں۔ (۲۳) جب اللہ تعالیٰ کے فضل سے نجات پاتے ہو، پھر اس سے بغاوت کرتے ہو یاد رکھو اس بغاوت کا اثر تم پر ہی پڑیگا۔ (۲۴) دنیا

کی بے ثباتی کی یہ مثال ہے کیا اسی پر مغرور ہو کر اللہ تعالیٰ سے تعلق توڑتے ہو۔ (۲۵) اللہ تعالیٰ تمہیں سلامتی کا راستہ دکھاتا ہے۔(۲۶) جو لوگ سلامتی کے راستے پر چل نکلیں گے۔ وہ تمام مصیبتوں سے نجات پا جائینگے اور وہی شاہنشاہی مہمان خانہ یعنی بہشت میں ٹھہرائے جائیں گے۔ (۲۷) جو لوگ بجائے سلامتی کے راستے کے برائی کے راستہ کو اختیار کرینگے وہ روسیاہ کیے جائیں گے اور گناہوں کی سزا بھگتنے کے لئے جہنم میں داخل ہونگے۔(۲۸۔۲۹) خدا تعالیٰ کے ارشاد کردہ سلامتی کے راستے سے ہٹ کر جن لوگوں کا اتباع یہ کرتے رہیں وہ قیامت کے دن ان سے بے زار ہو جائیں گے۔(۳۰) وہاں غیر کی ڈھارس کام نہیں آئے گی فقط اپنے اعمال کا بدلہ مل سکے گا۔ اور اعمال اسی صورت میں مفید ہو سکتے ہیں کہ انسان اللہ تعالیٰ کی تجویز کردہ راہ سلامتی پر چلے۔

## ربط بین الرکوعین(۳،٤):

ماقبل میں شرک اور معبودان باطلہ سے برأت کا بیان تھا اور اس میں کفار پر حجت قائم کرنے کیلئے توحید کا بیان ہے۔

## خلاصہ رکوع ٤ :

(۱) یہ لوگ خدا تعالیٰ کو خالق رازق مدبر مانتے ہیں۔(۲) پھر بھی اس کے احکام کی تعمیل سے جی چراتے ہیں۔(۳) اور قرآن پر خود ساختہ ہونے کا الزام لگاتے ہیں۔

ماخذ(۱) آیت ۳۱۔(۲) آیت ۳۴۔ (۳) آیت ۳۷۔

## ربط آیات:

(۳۱) جب مانتے ہو کہ یہ سارے کام خدائے قدوس وحدہ لاشریک لہ ہی کرتا ہے تو پھر اس کی عبادت سے کونسی چیز مانع ہے۔(۳۲) جس کی مذکورۃ الصدر خوبیاں مانتے ہو۔ یہی تمہارا سچا رب ہے۔ اگر سچ کو نہیں مانتے تو یقیناً کہا جائے گا کہ تم گمراہ رہنا چاہتے ہو۔(۳۳) جنہوں نے ہر سچی بات کا انکار اپنا شیوہ بنا رکھا ہو وہ ہدایت نہیں پایا کرتے۔(۳۴) کیا تمہارے معبودوں میں کوئی اس کمال کا ہے، جب نہیں تو پھر سوچو کہ کدھر (گمراہی کی طرف) جا رہے ہو۔(۳۵) تم کس غلط فہمی میں پڑے ہوئے ہو معبود وہ ہو سکتا ہے جو اپنے بندوں کی رہنمائی کر سکے اور جو بحیثیت غلام ہونے کے دوسرے کی رہنمائی کا محتاج ہو۔ ایسا بے کس اور عاجز معبود کیسے بن سکتا ہے۔(۳۶) انہوں نے ان باتوں پر غور تھوڑا ہی کیا ہے وہ تو اپنے گمان کے تابع ہیں۔ جدھر خیال آیا چل نکلے حالانکہ انسان محض خیالوں سے منزل مقصود تک نہیں پہنچ سکتا۔(۳۷) تمہاری باتیں تو خیالی ہیں اور یہ قرآن

رب العلمین کی طرف سے نازل شدہ ہے۔ اس میں ہر چیز کے متعلق بہترین رہنمائی موجود ہے۔ (۳۸) اگر اس قرآن کو بھی اپنی خیالی باتوں کی طرح من گھڑت سمجھتے ہو تو اس کی کسی چھوٹی سی سورت کی مثل بنا کر لا اور اللہ تعالیٰ کے سوا اپنے سارے مددگار بھی اس کام میں شریک کرلو۔ (۳۹) اصل بات یہ ہے کہ اس مقدس ترین کتاب کو اپنی جہالت کے باعث جھٹلا رہے ہیں یادرکھو پہلے لوگوں نے بھی اللہ تعالیٰ کی تعلیم کو جھٹلایا تھا۔ پھر دیکھو کیا نتیجہ پایا۔ (۴۰) اس زجر وتوبیخ (ڈانٹ) کے باعث بعض تو ان میں سے درست ہو جائیں گے اور بعض فساد پر تلے رہیں گے۔

## ربط بین الرکوعین(٤،٥):

ماقبل میں قرآن کے جھٹلانے والوں کا ذکر تھا۔ کہ کہتے ہیں کہ یہ قرآن حضرت محمد ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) نے اپنی طرف سے گڑا ہے اور اس میں ان کے کذب سے برأت کا بیان ہے۔

## خلاصہ رکوع ٥ :

(۱) اگر تکذیب سے باز نہ آئیں تو ان سے بیزاری کا اعلان کر دیجئے۔ (۲) یہ باطن کے اندھے اور بہرے قرآن حکیم کو کس طرح سمجھ سکتے ہیں۔ ماخذ (۱) آیت ۴۱۔ (۲) آیت ۴۲۔۴۳۔

## ربط آیات:

(۴۱) اگر وہ مخالفت پر اڑے رہیں تو ان سے اپنی بیزاری کا اعلان فرما دیجئے۔ (۴۲) ان میں سے بعض کے کان میں آواز پڑتی ہے لیکن شامت اعمال کے باعث حق بات سننے والے دل کے کان بہرے ہو چکے ہیں لہٰذا اس آواز سے انہیں کوئی نفع نہیں ہوتا۔ (۴۳) بعض کی نگاہ تو آپ پر پڑتی ہے لیکن ان کی نگاہ حق بین نابینا ہے لہٰذا ظاہری نظر بیکار ثابت ہوتی ہے۔ (۴۴) ان کے کانوں اور آنکھوں کے ضائع ہونے کی ذمہ داری انہی پر ہے نہ کہ اللہ تعالیٰ پر انہوں نے گناہوں کی شامت سے یہ چیزیں ضائع کردی ہیں۔ (۴۵) ان حق پرست حواس کو ضائع کرنے کا نقصان انہیں قیامت کے دن معلوم ہوگا۔ (۴۶) اور بعید نہیں کہ قیامت سے پہلے ان کو دنیا میں بھی آپ کے روبرو ہی سزا دی جائے۔ (۴۷) ہر امت کی موافقت ومخالفت حق کا فیصلہ رسول کے آنے کے بعد ہی ہوا کرتا ہے اور وہ صحیح ہوتا ہے اس میں کوئی حق تلفی نہیں ہوتی۔ (۴۸) معاندین حق کو جب عذاب کی دھمکی دی گئی تو پوچھتے ہیں کہ بربادی کا نظارہ ہمیں کب دکھایا جائے گا۔ (۴۹) انہیں مطلع فرما دیجئے کہ مجھے تو اپنی ذات کے نفع ونقصان کا اختیار بھی نہیں دیا گیا تمہاری بربادی کا وقت کیسے بتلا سکتا ہوں۔ ہاں یہ یاد رہے کہ وہ اپنی میعاد معین سے ٹل نہیں سکتا۔ (۵۰) جس عذاب کی جلدی خواہش کر رہے ہو وہ ہر وقت آسکتا ہے خواہ رات ہو یا دن۔ (۵۱) یہ یاد رہے کہ اس کے

آنے کے بعد کوئی عذر قبول نہیں ہوگا۔ (۵۲) دنیاوی عذاب کے بعد آخرت کے عذاب دائمی میں مبتلا کیے جاؤ گے۔ (۵۳) اپنی سنگدلی کے باعث اب تک انہیں عذاب الٰہی کا یقین نہیں آیا۔

## ربط بین الرکوعین (۵، ۶):

ماقبل میں حضرت ھودؑ اور حضرت لوطؑ اور اس کی قوم کا بیان تھا اور اس میں حضرت صالحؑ اور ان کی تبلیغ کا بیان ہے۔

## خلاصہ رکوع ۶:

یہ منکرین موعظت وشفا (قرآن) آئندہ ساری دنیا کے خزانے دے کر بھی جان چھڑانے کے لئے تیار ہوں گے۔ ماخذ آیت (۵۴۔۵۷)

## ربط آیات:

(۵۴) جب عذاب الٰہی سامنے آئے گا۔ تو ساری دنیا کے خزانے دے کر بھی نجات پانے کے لئے تیار ہو جائیں گے۔ (۵۵) چونکہ آسمان اور زمین کی تمام قوتیں اللہ تعالیٰ کے قبضہ میں ہیں۔ اس لئے اس کے ارادہ عذاب میں کوئی چیز رکاوٹ نہیں ڈال سکتی۔ (۵۶) سارے جہان کے فنا و بقا کی باگ اسی کے قبضہ میں ہے جب وہ چاہے گا مرنے کے بعد تمہیں اٹھائے گا۔ (۵۷) تمہارے لئے بہتر یہی ہے کہ اس پند و نصیحت کو مان جاؤ۔ اپنے امراض روحانی سے شفا پاؤ۔ جو اس پر ایمان لے آئے گے ان کے حق میں یہ بہترین رہنما اور رحمت ہے۔
(۵۸) یہ کتاب پاک جو رحمت الٰہی کا خزانہ ہے تمہارے ساز و سامان دنیاوی سے بہتر ہے۔ (۵۹) اگر اس کتاب الٰہی کا اتباع نہیں کروں گے تو تمہیں حلال وحرام کا علم بھی نہیں ہو سکے گا۔ (۶۰) اگر تم نے حلال وحرام میں خدا تعالیٰ پر جھوٹ باندھا تو پھر سوچ لو کہ قیامت میں اسکے روبرو حاضر ہو گے تو تمہارا کیا حال ہوگا اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ تمہیں سیدھی راہ پر لانے کی کوشش کر رہا ہے لیکن تم ناشکرگزار ہو۔

## ربط بین الرکوعین (۶، ۷):

ماقبل میں مکذبین اور ان کے عذاب کا بیان ہے اور اس میں منکرین کے عذاب کے ہولناک ہونے کا بیان ہے۔

## خلاصہ رکوع ۷:

(۱) ہم آپ کی تلاوت قرآن اور بقیہ اعمال حیات سے پورے واقف ہیں۔ (۲) ایسے اللہ والوں کو بارگاہ الٰہی کی حاضری میں

کوئی خطرہ نہ ہوگا۔(۳) اور آپ مخالفین کی بدزبانی سے کبیدہ خاطر نہ ہوں۔ ماخذ (۱) آیت ۶۱۔(۲) آیت ۶۲۔(۳) آیت ۶۵۔

**ربط آیات:**

(۶۱) اللہ تعالیٰ تمہارے سارے حالات سے پورے طور پر واقف ہے۔(۶۲) جو لوگ اللہ تعالیٰ کی دوستی کا حق ادا کرنے والے ہیں۔ وہ اس کے دربار میں ہر خطرہ سے محفوظ ہوں گے۔(۶۳) دوستی کا حق ادا کرنے والے یہ لوگ ہیں۔(۶۴) ایسے لوگ دنیا میں ہوں یا آخرت میں دونوں جگہ ان کے لئے مبارک ہے اللہ تعالیٰ کا یہ قطعی فیصلہ ہے۔(۶۵) مخالفین کی بدزبانی سے آپ مغموم نہ ہوں۔ عزت کی باگ اللہ تعالیٰ کے قبضہ میں ہے۔(۶۶) زمین و آسمان کی ہر چیز اللہ تعالیٰ کے قبضہ میں ہے مشرکین کے ہاں اپنے عقائد و اعمال کی صحت کا کوئی قطعی ثبوت نہیں ہے۔(۶۷) جس طرح رات میں سکون ہوتا ہے تمام انسانی قوتیں خوابیدہ اور بیکار ہو جاتی ہے سورج نکلنے کے بعد پھر وہی قوتیں بیدار ہو کر کام کرتی ہیں۔ اسی طرح انبیاء علیہم السلام کی عدم موجودگی کا زمانہ روحانی رات ہے۔ جب انبیاء علیہم السلام مبعوث ہوتے ہیں تو روحانی دن نکلتا ہے گوش ہوش رکھنے والوں کا فرض ہے کہ اس دن سے فائدہ اٹھائیں۔ اور روحانیت کی خوابیدہ قوتوں کو جگائیں انہیں کام میں لا کر آخرت کے لئے زاد راہ جمع کریں۔(۶۸) یہ بدنصیب بجائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ سے تعلق جوڑیں الٹا اور زیادہ خراب کر رہے ہیں۔(۶۹) انہیں بتلا دیجئے کہ جھوٹے کبھی چھٹکارا نہیں پا سکتے۔(۷۰) چند روزہ دنیاوی زندگی میں اگر عذاب الٰہی سے بچ بھی جائیں تو بھی آخرت کے سخت عذاب سے بچ نہیں سکتے۔

**ربط بین الرکوعین (۷،۸):**

ماقبل میں اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ کے دشمنوں کا بیان تھا اور اس میں اللہ تعالیٰ کے دوست اور ان کے اوصاف کا بیان ہے۔

**خلاصہ رکوع ۸ :**

تذکیر بایام اللہ دیکھ لیجئے نوح علیہ السلام اور بعد کے انبیاء علیہم السلام سے عناد رکھنے والے برباد ہو گئے۔ ماخذ آیت (۷۱۔۷۴)

**ربط آیات:**

(۷۱) مضمون سورۃ (دعوت الی القرآن) کی طرف تذکیر بایام اللہ سے توجہ کرائی جاتی ہے۔ حضرت نوح علیہ السلام تذکیر بایام اللہ کر رہے ہیں۔(۷۲) اگر تم احکام الٰہی کو نہ مانو۔ تو یاد رکھو میں تم سے کوئی اجرت نہیں مانگتا البتہ خود اللہ تعالیٰ کے دروازہ

پر سرنگوں رہوں گا۔

(۷۳) خدا پرستوں نے نجات پائی۔ احکام الٰہی کے جھٹلانے والے غرق کردئے گئے۔

(۷۴) اس کے بعد بھی ہمیشہ انبیاء علیہم السلام آئے اور نہایت واضح احکام الٰہی لائے لیکن ان لوگوں نے تسلیم کرنے سے انکار کردیا۔

(۷۵) اس کے بعد موسیٰ اور ہارون علیہما السلام احکام الٰہی لے کر فرعون کے پاس آئے۔ (۷۶) آل فرعون نے بھی بدستور سابق انکار کیا۔ (۷۷) موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کیا اس سچی اور صحیح تعلیم پر یہ الزام لگاتے ہو۔ یاد رکھو جادوگر کبھی کامیاب نہیں ہوا کرتے۔ (۷۸) کہنے لگے تم ہمیں آبائی دین سے ہٹانا چاہتے ہو۔ (۷۹) فرعون نے موسیٰ علیہ السلام سے جان چھڑانے کے لئے یہ تدبیر سوچی۔ (۸۰) جادوگروں سے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ اپنا کمال دکھاؤ۔ (۸۱) موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ تمہاری ساری تدبیریں ابھی فنا ہو جائیں گی۔ (۸۲) اللہ تعالیٰ حق کو واضح فرمائے گا۔ اگرچہ معاندین حق اس کو ناپسند کریں۔

## ربط بین الرکوعین (۸، ۹):

ماقبل میں منکرین اور ان کے عذاب کا بیان تھا اور اس میں حضرت نوحؑ کے قصے کا بیان ہے۔ منکرین کو ڈرانے کیلئے کہ وہ حق کے منکر تھے اس لئے ہلاک ہوئے۔

## خلاصہ رکوع ۹ :

تذکیر بایام اللہ دیکھ لیجئے فرعون اپنے لشکر سمیت موسیٰ علیہ السلام سے عناد رکھنے کے باعث غرق ہوگیا۔ ماخذ آیت (۹۰)

## ربط آیات :

(۸۳) فرعون کے ڈر سے بنی اسرائیل کے نوجوانوں کے اور کوئی ایمان نہ لایا۔ (۸۴) موسیٰ علیہ السلام نے ایمانداروں کو اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرنے کی تلقین کی۔ (۸۵) انہوں نے اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کا اعلان کیا اور دعا کی کہ اے اللہ ہمیں دشمنان حق کے ظلم کا تختہ مشق نہ بنا۔ (۸۶) اور مہربانی فرما کر دشمنوں کے پنجے سے چھڑا۔ (۸۷) موسیٰ علیہ السلام کو حکم ہوا کہ گھروں میں مسجدیں بنا کر اللہ تعالیٰ کو یاد کیجئے۔ (۸۸) موسیٰ علیہ السلام نے فرعون اور اس کے مددگاروں کے لئے تباہی کی دعا کی۔ (۸۹) اللہ تعالیٰ نے فرمایا تمہاری دعا منظور ہوگئی ہے (ذرا صبر کیجئے) اور اپنے راستہ پر جمے رہئے۔ (۹۰) چنانچہ کچھ عرصہ کے بعد موسیٰ اور ہارون علیہما السلام کی دعا کے نتائج نکل آئے۔ فرعون نے جب عذاب الٰہی دیکھا۔ تب ایمان لے آیا۔ (۹۱) اب

ایمان لایا ہے حالانکہ پہلے نافرمان رہا۔ (۹۲) آج تیرے بدن کو نجات دینگے تاکہ پچھلے لوگوں کے لئے عبرت ہو کیونکہ اور بھی بہت سے لوگ ہمارے احکام سے غفلت کرنے والے ہیں۔

## ربط بین الرکوعین (۹، ۱۰):

ماقبل میں حضرت موسیٰؑ اور فرعون کے قصے کا بیان تھا اور اس میں حضرت موسیٰؑ اور فرعون کے بقیہ قصے کی تکمیل کا بیان ہے۔

## خلاصہ رکوع ۱۰:

(۱) اے مخاطبین قرآن اس میں شک مت کرو۔ (۲) اور محض شک کی بنا پر اس کی تکذیب نہ کرو۔ (۳) ورنہ تمہارا بھی یہی حشر ہوگا جو پہلے جھٹلانے والوں کا ہوا۔

ماخذ (۱) آیت (۹۴) (۲) آیت (۹۵) (۳) آیت (۱۰۲-۱۰۳)

## ربط آیات:

(۹۳) فرعون کو غرق کرنے کے بعد ہم نے بنی اسرائیل کو بڑی اچھی جگہ دی۔ لیکن جب ان کے پاس ہمارے احکام کا علم آیا۔ تو انہوں نے اس سے اختلاف کیا۔ اور ضد پر اڑ گئے۔ اب اللہ تعالیٰ ہی قیامت کے دن ان کا فیصلہ کریگا۔ (۹۴) بنی اسرائیل نے اس تعلیم سے اختلاف کیا آپ کو اس کے منزل من اللہ ہونے میں شک نہ ہونے پائے۔ (۹۵) آپ جھٹلانے والی جماعت میں ہرگز شامل نہ ہوں۔ (۹۶) جن کی شامت اعمال کے باعث بارگاہ الٰہی سے عذاب کا فیصلہ ہو چکا ہے۔ وہ کبھی نہیں مانیں گے۔ (۹۷) عذاب الٰہی دیکھے بغیر وہ مان ہی نہیں سکتے۔ (۹۸) اور عذاب الٰہی آنے کے بعد کسی قوم کا ایمان منظور نہیں ہوتا۔ البتہ یونس علیہ السلام کی قوم کا واقعہ اس سے مستثنیٰ ہے۔ (۹۹) اگر اللہ تعالیٰ اپنی مرضی سے (یعنی بالجبر) ایماندار بنانا چاہے تو کوئی بے ایمان نہ رہنے پائے۔ (۱۰۰) جب انسان کے اندر نیکی کی صلاحیت پیدا ہو تو اللہ تعالیٰ کی مرضی سے ہی ایمان لاتا ہے۔ (۱۰۱) ان سے کہیئے کہ آسمان وزمین میں قدرت الٰہی کے کرشمے تو دیکھیں۔ لیکن ان لوگوں کو بے ایمانی کے باعث کوئی چیز عبرت نہیں دلاتی۔

(۱۰۲) یہ لوگ پہلے بے ایمانوں کے سے سلوک کے منتظر ہیں۔ (۱۰۳) اس وقت ہم انبیاء علیہم السلام اور ان کے مخلصین کو بچالینگے (اور انہیں برباد کردینگے۔)

## ربط بین الرکوعین (۱۰، ۱۱):

ماقبل میں بنی اسرائیل کے واقعے کا بیان ہے اور اس میں بھی اسی طرح کا ذکر ہے۔ اور پھر تاکید رسالت کی خاطر نبی کریم

ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کو خطاب ہے تا کہ جان لے کہ رسالت کا سلسلہ پہلے سے جاری تھا۔

**خلاصہ رکوع ۱۱:**

(۱) اے لوگوں تمہارے شک کی بنا پر میں اپنا مسلک چھوڑنے کے لئے تیار نہیں۔(۲) جو شخص اس قرآن کو مانے گا خود نفع اٹھائے گا۔ ورنہ انکار کا وبال اس کے سر عائد کیا جائے گا۔

ماخذ (۱) آیت (۱۰۴) (۲) آیت (۱۰۸)

**ربط آیات:**

(۱۰۴) مخالفین حق کو یہ اعلان کر دیجئے کہ میں ایک خدا تعالیٰ کی عبادت کے سوا کسی دوسرے کے سامنے سر جھکانے کے لئے تیار نہیں ہوں مجھے یہی حکم دیا گیا ہے۔(۱۰۵) یہی حکم ملا ہے کہ فقط سچے دین کی فرمانبرداری کر۔(۱۰۶) اور اپنی حاجت روائی کے لئے اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو نہ بلا۔(۱۰۷) اور تیرا نفع ونقصان سوائے اللہ تعالیٰ کے اختیار میں نہیں ہے۔(۱۰۸) لوگوں سے کہہ دیجئے تمہارے رب کا سچا فیصلہ یہی ہے۔ اب جو مانے گا نفع پائے گا۔ جو نہیں مانے گا خود ہی نقصان اٹھائے گا۔ (۱۰۹) وہ مانیں یا نہ مانیں آپ قرآن حکیم کا اتباع نہ چھوڑیے۔ اسی پر صبر کیجئے تا آنکہ اللہ تعالیٰ فیصلہ فرمائے اور وہ بہترین فیصلہ کرنے والا ہے۔









# سورۃ ھود

## سورة هود مكية، نزلت بعد سورة يونس

### سورۃ یونس اور سورۃ ہود کے درمیان ربط:

سورۃ یونس کے اختتام میں وحی "واتبع ما يوحى اليك " کا بیان تھا اور مابعد سورت ھود میں بھی قرآن کا ذکر ہے۔ وہ بھی اسی طرح وحی ہے جیسے فرمایا" كتب احكمت ايته ثم فصلت من لدن حكيم خبير "۔ اور ماقبل میں حضرت نوحؑ کے قصے کا بیان مجملاً تھا اور اس میں تفصیلاً ہے۔

### تسمیۃ سورۃ ھود:

(بسم الله)ارسل كتابه واحكمت آياته (الرحمن)باحكام كتابه(الرحيم)بتفصيل آياته.

ترجمہ: اس اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں جس نے اپنی کتاب یعنی قرآن بھیجی اور اس کتاب کی آیتیں محکم بنائی جس نے اپنی کتاب کی احکام میں خصوصی نرمی ظاہر کی ہے۔ جس نے اپنی کتاب کی تفسیلات میں عام نرمی دکھائی ہے۔

### وجہ تسمیہ سورت ہود:

سورت ہود کی وجہ تسمیہ لفظ ہود کا اس سورت میں پانچ مرتبہ آنا ہے اور اس لیے کہ اس سورت میں حضرت ہودؑ کے حالات سورت اعراف اور شعراء سے زیادہ طویل بیان کیے گئے ہیں۔

عن ابن عباسؓ قال: قال ابوبكرؓ :يا رسول الله! قد شبت. قال :شيبتني هود ،والواقعة،والمرسلات،وعم يتساء لون،وإذاالشمس كورت." (الترمذى:رقم الحديث(3308)

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ابوبکرؓ نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیرا) آپ بوڑھے ہوگئے۔ آپ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیرا) نے فرمایا: مجھے سورت ہود، واقعہ، مرسلات، عم یتساءلون اور اذا الشمس کورت نے بوڑھا کیا۔

### موضوع سورۃ ہود:

دعوت الى التوحيد

## فضیلت سورۃ ہود:

**عن ابن عباسؓ قال: ابو بکرؓ یا رسول اللّٰہ قد شبت قال: شیبتنی ھود والواقعۃ والمرسلات، وعم یتساء لون واذا الشمس کورت.**

(أخرجه الترمذی، کتاب تفسیر القرآن: ۱۸۵/۲)

حضرت عبداللہ ابن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ ابوبکرؓ نے عرض کیا یا رسول ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً)! آپ بوڑھے ہو گئے۔ آپ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) نے فرمایا: "مجھے سورت ہود، واقعہ، مرسلات، عم یتساءلون اور سورۃ اذا الشمس کورت (تکویر) نے بوڑھا کیا۔

## خواب میں سورۂ ہود پڑھنے کی تعبیر:

حضرت ابن سیرینؒ نے فرمایا ہے۔ اگر خواب میں دیکھے کہ سورۂ ہود پڑھتا ہے۔ دلیل ہے کہ اس کی روزی کاشت کاری اور زراعت سے ہوگی۔ (تعبیر الرؤیا: ۳۵۱)

ترتیب جمعی (11) ترتیب نزولی (52) آیات (123) رکوعات (10) کلمات (1625)

حروف (6905) زبر (2481) زیر (960) پیش (775) دوزبر (58) دوزیر (86)

دوپیش (94) کھڑازبر (249) کھڑی زیر (14) الٹاپیش (15) جزم (1296) شد (542) مد (150)

## خلاصہ رکوع ۱ :

مقصد تنزیل کتاب جذبۂ توحید کی تکمیل اور سابقہ فروگزاشتوں سے استغفار ہے۔ ماخذ آیت (۲،۳)

## ربط آیات:

(۱) اس کتاب کے احکام نہایت مضبوط ہیں۔ اس کا نزول دانشمند اور باخبر ذات سے ہے۔ (۲) اس کتاب کا پہلا پیغام یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو معبود نہ بناؤ۔ (۳) دوسرا پیغام اس کتاب کا یہ ہے کہ اپنے مالک سے پہلے گناہوں کی معافی مانگ لو۔ (۴) اگر یہاں معافی نہ لی تو یاد رکھو کہ آئندہ چل کر خدا تعالیٰ ہی کے روبرو پیش ہونا ہے اور پھر وہ جو چاہے تم سے سلوک کرے۔ (۵) اللہ تعالیٰ ایسا علیم ہے کہ تمہاری جلوت وخلوت ظاہر و باطن کہ ہر حالت سے پورا واقف ہے۔ (۶۔۷) جس خدا تعالیٰ کی طرف ہم تمہیں دعوت دیتے ہیں۔ وہی تو سارے جہان کو پردہ عدم سے صفحہ ہستی پر لایا ہے اس پہلی پیدائش کو یہ

لوگ مان جاتے ہیں اور اگر انہیں کہا جائے کہ وہی اللہ تعالیٰ تمہیں دوبارہ پیدا کر کے حساب لے گا۔ تو اسے نہیں مانتے۔ (۸) باوجود ان کی سرکشی اور بغاوت کے اگر چند روز کے لئے انہیں عذاب سے مہلت مل جائے۔ تو تعجب کریں گے کہ اگر اسلام سچا ہے تو ہمیں اس کی مخالفت پر گرفت کیوں نہیں ہوئی۔ یاد رکھیں کہ جب عذاب آئے گا تو ٹلنے نہیں پائے گا۔

## ربط بین الرکوعین (۱،۲):

اوپر بھی کفار کا تذکرہ تھا اب آگے بھی کفار کی تلون مزاجی کا تذکرہ ہے کہ وہ بڑے تلون مزاج تھے۔

## خلاصہ رکوع ۲ :

(۱) منکرین توحید رحمت الٰہی کو زوال مصائب کا سبب نہیں سمجھتے بلکہ ایک اتفاقی امر جانتے ہیں۔ (۲) اطاعت کتاب اللہ سے جی چراتے ہیں اسے بے کار بنانے کے لئے طرح طرح کے حیلے تراشتے ہیں۔ (۳) یہی ان کے خسران کا باعث ہوگا اور اہل توحید کامیاب ہونگے۔

ماخذ (۱) آیت (۱۰) (۲) آیت (۱۲۔۱۳) (۳) آیت (۲۱۔۲۳)

## ربط آیات:

(۹) انسان اتنا تنگ ظرف اور احسان فراموش واقع ہوا ہے کہ اگر بعض اسباب کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی رحمت کی آمد بند ہو جائے تو فوراً نا امید ہو جاتا ہے۔ اور ناشکری پر اتر آتا ہے۔ (۱۰) اور اگر ہم اس کی مصیبت کو دور کر دیں تو بھی ہمارا احسان نہیں مانتا۔ (۱۱) ہاں خدا پرست اس احسان فراموشی سے مستثنیٰ ہیں لہٰذا بارگاہ الٰہی سے مغفرت اور بڑے اجر کے بھی وہی مستحق ہیں۔ (۱۲) آپ ان کی اعتراضات واہیہ سے کبیدہ خاطر نہ ہوں اور تعمیل احکام الٰہی میں سر مو تجاوز نہ فرمائیں۔ (۱۳) اگر اس داعی الی اللہ قرآن کو خود ساختہ کہتے ہیں تو اس جیسی دس سورتیں تو بنا کر لائیں۔ (۱۴) اگر اتنا اشتعال دلانے پر بھی وہ کچھ نہ لا سکیں تو سمجھ لو کہ پھر خدائی طاقت سے یہ کتاب مقدس نازل ہو رہی ہے اور یہ اس دعوت کے لئے نازل ہوئی ہے کہ ایک خدا کے سوا اور کوئی معبود نہیں ہے۔ (۱۵۔۱۶) اب بھی اگر حق کی مخالفت سے باز نہ آئیں اور زیب و زینت دنیا کو محبوب بنائیں تو یاد رکھیں کہ آخرت میں ان کے لئے سوائے آگ کے کوئی حصہ نہیں ہوگا۔ (۱۷) جس شخص کی پشت پناہ اللہ تعالیٰ ہو اس کا مخالف کب جیت سکتا ہے۔ (۱۸) جو شخص خدا تعالیٰ پر جھوٹ باندھے اس ظالم پر خدا کی لعنت پڑتی ہے۔ (۱۹) جھوٹوں کا یہ رویہ ہے۔ (۲۰) جھوٹے لوگ اللہ تعالیٰ کا مقابلہ کب کر سکتے ہیں اور انہیں اللہ تعالیٰ کے سوا مددگار کہاں مل سکتے ہیں۔ (۲۱) ان کم بختوں نے سخت نقصان اٹھایا۔ (۲۲) ابھی تو آخرت باقی ہے۔ اس میں ان سے بڑھ کر زیادہ نقصان کسی کا نہ ہوگا۔ (۲۳) خدا پرست

جماعت اس پاکیزہ مقام پر پہنچادی جائے گی جس کا نام بہشت ہے۔ (۲۴) جس طرح اندھا اور بینا۔ بہرہ اور کانوں والا برابر نہیں ہوسکتے۔ اسی طرح مذکورۃ الصدر دونوں جماعتیں نتائج اعمال کے لحاظ سے کبھی برابر نہیں ہوسکتیں۔

## ربط بین الرکوعین (۲،۳):

ماقبل میں توحید اور رسالت کے مضمون کا بیان تھا اور اس میں رسالت اور توحید کے اثبات کا بیان ہے۔

## خلاصہ رکوع ۳ :

تذکیر بایام اللہ۔ حضرت نوح علیہ السلام توحید کی طرف دعوت دیتے ہیں۔ ماخذ آیت ۲۶۔

## ربط آیات:

(۲۵) تذکیر بایام اللہ کی جارہی ہے۔ نوح علیہ السلام اپنی قوم کو اللہ تعالیٰ کی مخالفت سے ڈرار ہے ہیں۔ (۲۶) توحید سے منہ نہ موڑو ورنہ خطرہ ہے کہ دردناک دن کے عذاب میں مبتلا ہو جاؤ۔ (۲۷) سرداران قوم نے جواب دیا۔ ہمیں تمہارا طریقہ پسند نہیں۔ تمہاری اطاعت کرنے والے تو وہی آدمی ہیں۔ جن کو ہم کمینہ خیال کرتے ہیں۔ (۲۸) نوح علیہ السلام نے فرمایا۔ اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے سمجھ عطا فرمائی ہو اور تم اس نعمت سے محروم ہو تو میں زبردستی وہ بات تمہارے ذہن نشین نہیں کرسکتا۔ (۲۹) تمہارے اعتراضات کی وجہ سے ایمانداروں کو میں علیحدہ نہیں کرسکتا اور میں تم سے کسی کوڑی بھر اجرت کا خواہاں نہیں ہوں۔ (۳۰) اگر میں درازدستی کرکے ظلم سے ان لوگوں کو بھی نکال دوں۔ پھر مجھے اللہ تعالیٰ کی گرفت سے کون بچائے گا۔ (۳۱) احکام الٰہی کو پہنچانا میرا کام ہے اس کے سوا اپنی طرف سے تعلّی کا کوئی دعویٰ میں نہیں کرسکتا۔ (۳۲) قوم نے کہا۔ بہتری بحثیں ہوچکی ہیں۔ اگر آپ سچے ہیں تو عذاب موعود ہم پر لے آیئے۔ (۳۳) نوح علیہ السلام نے فرمایا۔ عذاب لانا میرے اختیار سے باہر ہے یہ کام فقط اللہ تعالیٰ کا ہے۔ (۳۴) اگر تمہاری شامت اعمال کے باعث اللہ تعالیٰ تمہیں گمراہ رکھنا چاہتا ہے تو میری نصیحت کیا کرسکتی ہے۔ (۳۵) کیا کفار قرآن کو خودساختہ سمجھتے ہیں؟ اگر بفرض محال تمہارا خیال درست بھی ہو تو اس کی سزا مجھے مل جائے گی اور تمہیں اپنے اعمال کی سزا ملے گی۔ جن سے میں بری ہوں۔

## ربط بین الرکوعین (۳،٤):

ماقبل میں حضرت نوحؑ کے واقعے کا بیان تھا اور اس میں بھی اسی طرح حضرت نوحؑ کا واقعہ اور ان کے قوم کی ہلاکت کا ذکر ہے۔

## خلاصہ رکوع ٤ :

معائدین توحید بالآخر برباد ہوتے ہیں۔ ماخذ آیت (۴۴)

**ربط آیات:**

(۳۶) بارگاہ الہی سے نوح علیہ السلام کو یہ تسلی ملی۔ (۳۷) عذاب الہی سے نجات پانے کے لئے آپ ایک کشتی تیار کرلیں اور جب عذاب الہی آئے تو ظالموں کے متعلق مجھ سے کوئی سفارش نہ کریں۔ (۳۸) کشتی کو دیکھ کر نوح علیہ السلام کی قوم تمسخر اڑانے لگی۔ (۳۹) نوح علیہ السلام نے انہیں یہ جواب دیا۔ (۴۰) جب عذاب آیا تو نوح علیہ السلام کو یہ حکم ملا۔ (۴۱) نوح علیہ السلام نے سوار ہونے والوں پر ظاہر فرمایا کہ اس کشتی کا چلنا اور رکنا اللہ تعالی کی طاقت سے ہے نہ کہ میرے زور سے۔ (۴۲) شفقت پدری سے نوح علیہ السلام نے بیٹے کو کفر سے تائب ہو کر کشتی میں آجانے کی ترغیب دی۔ (۴۳) اس نے دعوت رد کی اور غرق ہوگیا۔ (۴۴) طوفان ختم ہونے کے بعد زمین و آسمان کو یہ حکم ملا اور کشتی جبل جودی پر آٹھہری۔ جو موصل کے قریب ہے۔ (۴۵) بیٹے کے غرق ہونے سے پہلے نوح علیہ السلام نے بارگاہ الہی میں یہ غرض کی۔ (۴۶) جواب ملا کہ بدکار ہونے کی وجہ سے وہ آپ کے اہل میں داخل نہیں ہے۔ (۴۷) خلاف مرضی الہی دعا کرنے کی وجہ سے نوح علیہ السلام نے معافی مانگی۔ (۴۸) کشتی سے اترنے کے وقت یہ پیغام ملا۔ (۴۹) امم سابقہ کے یہ صحیح صحیح واقعات محض وحی کے ذریعہ سے آپ کو معلوم ہو رہے ہیں۔

**ربط بین الرکوعین (٤، ٥):**

ماقبل میں حضرت نوحؑ کی تبلیغ، قوم کے انکار اور ان کی ہلاکت کا بیان تھا اور اس میں بھی اسی طرح قصہ حضرت ہودؑ اور انکی قوم کو تبلیغ اور ان کی ہلاکت، توحید اور رسالت کے مضمون کی تاکید کا بیان ہے۔

## خلاصہ رکوع ٥ :

تذکیر بایام اللہ۔ واقعہ قوم عاد۔ (۱) انہیں توحید کی طرف دعوت دی جاتی ہے۔ (۲) انکار کے باعث ہلاک ہوتے ہیں۔ ماخذ آیت (۱) ۵۰۔ (۲) ۶۰۔

**ربط آیات:**

(۵۰) ہود علیہ السلام اپنی قوم کو توحید کی دعوت دیتے ہیں۔ (۵۱) اس تبلیغ پر کسی اجرت کے خواہاں نہیں ہیں۔ (۵۲) اللہ تعالی

سے گناہوں کی معافی مانگو۔تا کہ قحط دور ہو جائے۔ بلکہ مزید طاقت تمہیں عطا فرمائے۔(۵۳) قوم نے یہ مہمل جواب دیا۔ (۵۴) ہمارا خیال یہ ہے کہ ہمارے معبودوں کی بد دعا نے تمہارا دماغ خراب کر دیا ہے۔ ہود علیہا السلام نے فرمایا۔یاد رکھو۔ میں تمہارے شرک کا ہرگز قائل نہیں ہو سکتا۔(۵۵) تم اور تمہارے معبود زور لگا کر دیکھ لیں میرا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتے۔(۵۶) میں فقط ایک اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرتا ہوں۔ ہر جاندار کی باگ اسی کے قبضہ قدرت میں ہے۔(۵۷) اگر تم نہ مانو تو میں اپنا فرض ادا کر چکا ہوں۔تم اللہ تعالیٰ کا کیا بگاڑ سکتے ہوں۔ وہ تمہیں تباہ کر کے دوسرے بندے پیدا کر لیگا۔(۵۸) جب عذاب الٰہی آیا تو ہود علیہ السلام مع مومنین کے بچا لیے گئے۔(۵۹) قوم ہود کی تباہی کا باعث تکذیب آیات اور انبیاء علیہم السلام کی نافرمانی تھی۔(۶۰) مذکورۃ الصدر سبب کی بناء پر دنیا و آخرت کی لعنت کے مستحق ٹھرائے گئے۔

## ربط بین الرکوعین(۶،۵):

ماقبل میں حضرت ھودؑ اور حضرت لوطؑ اور اس کی قوم کا بیان تھا اور اس میں حضرت صالحؑ اور ان کی تبلیغ کا بیان ہے۔

## خلاصہ رکوع ٦ :

تذکیر بایام اللہ۔(۱) قوم ثمود نے دعوت توحید کو رد کیا اور۔(۲) ہلاک ہوئی۔

ماخذ آیت (۱) ٦۱۔(۲) ٦۷۔

**ربط آیات:**

(٦۱) صالح علیہ السلام اپنی قوم کو توحید کی دعوت دیتے ہیں اور استغفار کی تلقین کرتے ہیں۔(٦۲) قوم اس دعوت کو رد کرتی ہے۔(٦۳) صالح علیہ السلام استقامت علی التوحید کا اعلان کرتے ہیں۔(٦۴) اور تعظیم شعائر اللہ (ناقۃ اللہ) کی تلقین فرماتے ہیں۔(٦۵) توہین شعائر اللہ پر تین دن کے بعد عذاب الٰہی کے نازل ہونے کی اطلاع دیتے ہیں۔(٦٦) صالح علیہ السلام اور ان پر ایمان لانے والے عذاب الٰہی سے بچا لیے جاتے ہیں۔(٦۷) عذاب الٰہی ایک آواز کی شکل میں نمودار ہوا اور وہ سب فنا ہو گئے۔(٦۸) مکانات ایسے برباد ہو گئے گویا یہ لوگ ان میں کبھی آباد ہی نہیں ہوئے تھے۔انہوں نے یہ سزا کفر کے باعث پائی۔

## ربط بین الرکوعین(۷،٦):

ماقبل میں بعض انبیاءؑ کے قصوں کا بیان تھا اور اس میں بھی اسی طرح بعض انبیاءؑ جیسے حضرت ابراہیمؑ اور حضرت لوطؑ کے

واقعات کا بیان ہے۔

## خلاصہ رکوع ۷:

تذکیر بایام اللہ۔قوم لوط علیہ السلام تعلق باللہ بگاڑنے کے باعث ہلاک ہوتی ہے۔ ماخذ آیت (۷۸۔۸۲)

**ربط آیات:**

(۶۹) فرشتوں کا ابراہیم علیہ السلام کے پاس آنا تسلی خاطر کے لیے تھا کہ اگر آپ کی نسل روحانی قوم لوط علیہ السلام ایک طرف تباہ کی جارہی ہے تو دوسری بہترین نسل کی بشارت دی جاتی ہے۔ابراہیم علیہ السلام کو مہمان خیال کرکے بچھڑے کا بھنا ہوا گوشت لائے۔(۷۰) ان کے گوشت نہ کھانے کے باعث ابراہیم علیہ السلام خائف ہوئے لیکن فرشتوں نے انہیں تسلی دی۔ (۷۱) اور آپ کی اہلیہ محترمہ کو اسحٰق اور یعقوب علیہ السلام کی بشارت دی۔(۷۲) انہوں نے بچہ پیدا ہونے میں جو مشکلات تھیں انکا اظہار کیا۔(۷۳) فرشتوں نے اس مشکل کام کے سرانجام ہونے میں فیصلہ الٰہی سنا دیا۔(۷۴) اپنی تسلی کے بعد ابراہیم علیہ السلام قوم لوط کے متعلق جھگڑنے لگے۔(۷۵) ابراہیم علیہ السلام بردباری۔نرم دلی۔رجوع الی اللہ کی خوبیوں کے باعث جھگڑا کر رہے تھے۔(۷۶) فرشتوں نے ابراہیم علیہ السلام سے یہ عرض کی۔(۷۷) حضرت لوط علیہ السلام اپنی قوم کی بدعادت سے واقف تھے۔اس لئے ان معزز مہمانوں کے آنے کی وجہ سے سخت مغموم ہوئے۔(۷۸) قوم والے حسب عادت دوڑتے ہوئے آئے۔لوط علیہ السلام نے فرمایا کہ میری روحانی بیٹیاں (یعنی قوم کی عورتیں) تم پر مباح ہیں۔ان سے نکاح کر کے صحیح راستہ اختیار کرو۔میرے مہمانوں کی ہتک عزت کر کے مجھے ذلیل نہ کرو۔(۷۹) انہوں نے جواب دیا جو ہم چاہتے ہیں وہ تو آپ کو معلوم ہی ہے۔(۸۰) لوط علیہ السلام نے فرمایا کہا اگر مجھے طاقت ہوتی تو تمہارا ضرور مقابلہ کرتا۔ (۸۱) مذکورۃ الصدر گفت وشنید کے بعد فرشتوں نے یہ پیغام پہنچایا۔ (۸۲) جب اللہ تعالیٰ کا عذاب آیا تو اس نے پانچ بستیوں کو تہ وبالا کر دیا۔علاوہ اس کے پتھروں کی لگاتار بارش ہوئی۔(۸۳) وہ پتھر ایک خاص نشان والے تھے۔

**ربط بین الرکوعین (۷،۸):**

ماقبل میں بعض انبیاءؑ جیسے حضرت لوطؑ اور ان کی قوم کی ہلاکت کے قصوں کا بیان تھا اور اس میں بھی اسی طرح حضرت شعیبؑ کا قصہ اور ان کی قوم کی ہلاکت کا بیان ہے۔

## خلاصہ رکوع ۸ :

تذکیر بایام اللہ۔(۱) شعیب علیہ السلام کی دعوت الی التوحید۔(۲) قوم کا انکار کے باعث ہلاک ہونا۔ ماخذ آیت (۱) ۸۴۔(۲) ۹۴۔

## ربط آیات:

(۸۴) شعیب علیہ السلام نے اپنی قوم کو توحید کی دعوت دی۔ علاوہ اس کے انہیں تنبیہ کی کہ لوگوں کو دھوکا نہ دیا کریں۔ ورنہ عذاب الٰہی میں مبتلا ہونگے۔(۸۵) شعیب علیہ السلام اپنی قوم سے مخاطب ہوکر کہتے ہیں کہ لوگوں کو ان کا حق پورا دیا کرو۔ اور زمین میں فساد برپا نہ کرو۔(۸۶) حلال کا نفع تمہارے لیے بہتر ہے۔(۸۷) قوم نے جواب دیا کہ آیا تیری نماز یہی حکم دیتی ہے کہ ہم اپنے باپ دادا کے معبودوں کو چھوڑ دیں اور اپنے مالوں میں اپنا اختیاری تصرف ترک کر دیں۔(۸۸) شعیب علیہ السلام نے کہا۔ جب میری رب کی طرف سے حجت واضح میرے پاس آچکی ہے تو میں اس کی مخالفت کیسے کر سکتا ہوں۔ میں تو تمہاری اصلاح چاہتا ہوں۔(۸۹) اے میری قوم ایسا نہ ہو کہ میری مخالفت کے باعث تم پر عذاب آئے۔ جس طرح نوح، ہود، صالح، لوط علیہم السلام کی امتوں پر عذاب آیا۔(۹۰) اپنے رب سے معافی مانگ لو۔ میرا رب بڑا مہربان دوست پرور ہے۔(۹۱) ان لوگوں نے کہا اے شعیب علیہ السلام تمہاری بات ہماری سمجھ میں نہیں آتی۔ اگر تمہارے کنبہ کا ڈر نہ ہوتا تو تمہیں سنگسار کرتے۔(۹۲) شعیب علیہ السلام نے فرمایا۔ کیا میرے خویش واقارب کی خطرہ تمہیں زیادہ محسوس ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کو تم کچھ نہیں سمجھتے۔(۹۳) اچھا اگر میری بات نہیں مانتے تو جو تمہارا جی چاہے کرو۔ تمہیں معلوم ہو جائیگا کہ کس پر عذاب آتا ہے اور جھوٹا کون ہے۔(۹۴) جب عذاب الٰہی آیا تو شعیب علیہ السلام مع مومنین کے خدا تعالیٰ کے فضل سے بچ گئے اور ظالم ایک ہیبت ناک عذاب سے تباہ ہو گئے۔(۹۵) وہ بستی ایسی ویران دکھائی دیتی تھی۔ گویا لوگ کبھی اس میں آباد ہی نہیں ہوئے تھے۔

## ربط بین الرکوعین(۸،۹):

ماقبل میں شعیبؑ کا قصہ اور تذکیر بایام اللہ کا بیان تھا اور اس میں بھی موسیٰؑ اور فرعون کا قصہ اور موسیٰؑ کی قوم کی ہلاکت کا بیان ہے۔

## خلاصہ رکوع ۹ :

تذکیر بایام اللہ۔(۱) فرعون کا جرم خلق اللہ کو اللہ تعالیٰ سے توڑنا تھا۔(۲) اس لیے تابع اور متبوع دونوں ملعون ہوئے۔(۳) تمام بربادشدہ قوموں کا جرم انکارِ توحید ہی تھا۔

ماخذ(۱) آیت ۹۷،(۲) آیت ۹۹،(۳) آیت ۱۰۱۔

## ربطِ آیات:

(۹۶۔۹۷) حضرت موسیٰ علیہ السلام فرعون اور اس کی قوم کے پاس روشن دلائل لے کر جاتے ہیں۔ ان لوگوں نے موسیٰ علیہ السلام کی پرواہ نہ کی اور فرعون کا اتباع اختیار کیا۔(۹۸) فرعون اپنی قوم کا پیشوا بن کر قیامت کی دن انہیں دوزخ میں داخل کریگا۔(۹۹) تابع اور متبوع دونوں پر دنیا اور آخرت کی لعنت پڑی۔(۱۰۰) جن تباہ شدہ بستیوں کے حالات ہم نے آپ کو سنائے ہیں۔ بعض کے کھنڈرات اب تک موجود ہیں اور اور بعض کے نشانات بھی مٹ چکے ہیں۔(۱۰۱) ہم نے ان پر کوئی ظلم نہیں کیا (اور اس عذاب کا باعث عقیدۂ توحید سے انکار تھا) ان کے باطل معبود عذاب الٰہی سے انہیں بچا نہیں سکے۔(۱۰۲) تیرے رب کی گرفت ہمیشہ ایسی ہی سخت ہوا کرتی ہے۔(۱۰۳) قیامت سے ڈرنے والوں کے لیے اس میں نصیحت ہے۔(۱۰۴) قیامت کے دن کی تاریخ ایک معینہ مدت تک ہوتی رہی ہے۔(۱۰۵) قیامت کے دن بلا اجازت الٰہی کوئی شخص لب کشائی نہیں کر سکے گا۔ اس دن آدمی دو قسم کے ہوں گے۔ بعض شقی اور بعض سعید۔(۱۰۶) بدبخت دوزخ میں جائیں گے۔(۱۰۷) دوزخی دوزخ میں دنیا کے زمین و آسمان کی مدت تو رہیں گے اور مزید برآں وہ مدت جو اللہ تعالیٰ کی مشیت میں ہے اور وہ غیر متناہی ہے۔(۱۰۸) بہشتی بہشت میں دنیا کے زمین و آسمان کی مدت تو رہیں گے اور مزید برآں وہ مدت جو اللہ تعالیٰ کی مشیت میں ہے اور وہ غیر متناہی ہے۔(۱۰۹) مشرکین کے معبودان باطل کی بیکسی اور عجز میں شک نہیں ہونا چاہیئے نہ وہ نفع پہنچا سکتے ہیں اور نہ ضرر دے سکتے ہیں یہ لوگ اپنے باپ دادا کی رسم کے لحاظ سے ان کی عبادت کر رہے ہیں۔

## ربطِ بین الرکوعین(۹،۱۰):

ماقبل میں موسیٰ اور فرعون کے قصے کا بیان تھا اور اس میں بھی اسی طرح ان دونوں کا بیان ہے۔

## خلاصہ رکوع ۱۰ :

(۱) آپ کی دعوت پر بھی مخالفین ویسے سر اٹھائیں گے۔(۲) آپ اللہ تعالیٰ کی عبادت میں شاغل رہیں۔ اسی پر اعتماد کریں پھر دیکھیں کیا نتائج نکلتے ہیں۔

ماخذ (۱) آیت ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۲۔ (۲) آیت ۱۲۳۔

**ربط آیات:**

(۱۱۰) موسیٰ علیہ السلام کو تورات دی گئی تھی۔ اس کے متعلق دو گروہ ہو گئے تھے ایک ماننے والا دوسرا انکار کرنے والا۔ اسی طرح یہاں قرآن حکیم کے متعلق ہو رہا ہے لہٰذا مخالفین کے خلاف سے آپ کبیدہ خاطر نہ ہوں۔ (۱۱۱) ہر شخص اپنے اپنے اعمال کے مناسب جزا و سزا پالے گا۔ (۱۱۲) آپ اور آپ کے متبعین اس کتاب کی تصدیق اور اس پر عمل نہ چھوڑیں اللہ تعالیٰ آپ کے حالات کا بھی مشاہدہ کر رہا ہے۔ (۱۱۳) اے مسلمانوں! اعدائے اسلام کی طرف بال برابر بھی نہ جھکو ورنہ تم بھی ظالموں کی سی سزا کے مستحق ٹھرائے جاؤ گے۔ (۱۱۴) اور صبح و شام بلکہ رات کا بھی کچھ حصہ عبادت الٰہی میں مصروف رہا کرو۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ تمہاری نیکیاں برائیوں کو مٹا دیں گی۔ (۱۱۵) آپ صبر کریں اللہ تعالیٰ نیکو کاروں کا اجر ضائع نہیں کیا کرتا۔ (۱۱۶) ہمیشہ اسی طرح ہوتا رہا کہ انبیاء علیہم السلام کے متبعین تھوڑے آدمی ہوئے۔ اور اکثر مال و متاع دنیا کے پیچھے پڑے رہے۔ (۱۱۷) اللہ تعالیٰ نے اپنی اصلاح کر لینے والوں کو کبھی عذاب میں مبتلا نہیں کیا۔ (۱۱۸۔۱۱۹) اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو اپنی قدرت کاملہ سے جبراً سب لوگوں کو ایک دین پر جمع کر دیتا لیکن اب یہ لوگ اپنی اپنی مرضی سے ہمیشہ جدا ہی رہیں گے اور کبھی ایک دین پر جمع نہیں ہوں گے ہاں جن پر اللہ تعالیٰ کی رحمت ہوگی تو ہم خیال نظر آئیں گے۔ (۱۲۰) انبیاء سابقین علیہم السلام کے قصے ہم آپ کو تسلی کے لئے سنایا کرتے ہیں۔ (۱۲۱) ایمان نہ لانے والوں سے یہ کہہ دیجئے کہ اگر نہیں مانتے تو اپنے طریقے پر چلے جاؤ دیکھ لوگے آئندہ کیا نتائج نکلتے ہیں۔ (۱۲۲) تم بھی انتظار کرو ہم بھی فیصلہ الٰہی کے منتظر رہیں گے۔ (۱۲۳) اللہ تعالیٰ آسمان اور زمین (اور ان میں بسنے والوں) کے تمام حالات سے آگاہ ہے۔ فیصلہ اسی کے قبضہ میں ہے۔ اسی کی عبادت کیجئے اور اسی پر بھروسہ رکھیئے تم سب کے اعمال سے وہ باخبر ہے۔






# سورة يوسف

## سورة يوسف مكية، نزلت بعد سورة هود

### سورۃ ہود اور سورۃ یوسف کے درمیان ربط:

ماقبل میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا "وكلا نقص عليك من انباء الرسل ما نثبت به فؤادك." اور اس میں بھی اسی طرح انبیاء کے اخبار یوسفؑ کا قصہ ہے اور اسی طرح سورت ہود میں صبر کا حکم تھا اور اس میں بھی یوسفؑ کے قصے سے صبر ظاہر ہوتا ہے۔

### تسمیہ سورۃ یوسف:

(بسم الله)العالم للغيب مجملا(الرحمن)بتفصيل علم الغيب مفصلا(الرحيم)بتعين علم الغيب.

ترجمہ: اس اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو فی الجملہ عالم الغیب ہے، جس نے علم غیب کے بارے میں تفصیلی (واقعہ) بیان کر کے مہربانی کی، جس نے علم غیب کی تعین اور وضاحت کر کے عنایت فرمائی۔

### وجہ تسمیہ سورت یوسف:

اس سورت کو سورت یوسف اس لیے کہا جاتا ہے کہ اس میں یوسفؑ کا سارا قصہ مذکور ہے، جبکہ دوسری سورت میں سارا قصہ مذکور نہیں۔ اور یوسفؑ کا نام بھی ماسوائے اس کے اور سورت انعام آیت نمبر ۸۴ و سورہ غافر آیت نمبر ۳۴ کے کسی اور سورت میں نہیں آیا۔

عن رفاعة بن رافع الزرقاني :أنه خرج هو وابن خاله معاذبن عفراء حتى قدما مكة،وذكر قصة وفى آخرها أن رسول الله ﷺ علمهما سورة يوسف واقرأباسم ربك ثم خرجا إلى المدينة

(أخرجه الحاكم ،رقم الحديث(145/4).

ترجمہ: رفاعہ بن رافع زرقی سے روایت ہے کہ وہ اور اس کا خالہ زاد بھائی معاذ بن عفراء نکلے، یہاں تک مکہ آ گئے۔ اور سارا واقعہ ذکر کیا۔ آخر قصہ میں تھا کہ رسول اللہ ﷺ (تسلیما کثیرا کثیرا) ان دونوں کو سورت یوسف اور سورت العلق سکھلائی۔ پھر وہ دونوں لوٹتے ہوئے مدینہ کی طرف نکلے۔

موضوع سورۂ یوسف:

رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کے مستقبل کے متعلق پیشن گوئی۔

فضیلت سورۂ یوسف:

**عن عبد اللّٰہ بن عمروؓ قال: أتی رجل رسول اللّٰہ ﷺ فقال: اقرئنی یا رسول اللّٰہ، فقال: اقرأ ثلاثا من ذوات آلر، فقال: کبرت سنی واشتد قلبی وغلظ لسانی، قال: فاقرأ ثلاثا من ذوات حامیم، فقال مثل مقالتہ، فقال: اقرأ ثلاثا من المسبحات، فقال مثل مقالتہ، فقال الرجل: یا رسول اللّٰہ أقرئنی سورۃ جامعۃ، فأقرأہ النبی ﷺ: (اذا زلزلت الأرض) حتی فرغ منھا، فقال الرجل: والذی بعثک بالحق لا أزید علیھا أبدا، ثم أدبر الرجل، فقال النبی ﷺ أفلح الرویجل مرتین.**

(أخرجہ أبو داؤد، کتاب الصلاۃ: ۵۷/۲)

حضرت عبداللہ بن عمروؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کے پاس ایک آدمی آیا اور کہا: اے رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً)! مجھے قرآن کے کچھ حصے۔ کے متعلق فرمایئے تا کہ میں تلاوت کرتا رہوں۔ آپ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) نے فرمایا۔ الٓرٰ سے شروع ہونے والے سورتوں میں سے کوئی تین پڑھتے رہا کرو۔ آدمی نے آپ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) سے عرض کیا۔ میری عمر بڑھ گئی ہے۔ میرا دل سخت ہو گیا ہے اور میری زبان سخت ہو گئی ہے۔ آپ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) نے فرمایا: ''تو پھر حامیم والی سورتوں میں سے کوئی تین پڑھا کرو۔ اس شخص نے پہلے کی طرح جواب دیا۔ آپ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) نے فرمایا: تو پھر مسبحات (سبح سے) والی سورتوں میں سے کوئی تین پڑھا کرو۔ اس نے پہلے کی طرح جواب دیا۔ اور عرض کیا۔ اے اللہ کے رسول ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً)! مجھے کسی جامع سورت کے متعلق فرمایئے۔ تو نبی کریم ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) نے ''**اذا زلزلت الارض**'' اخر تک پڑھایا۔ اس آدمی نے کہا: قسم اس ذات کی جس نے آپ کو حق دے کر بھیجا۔ میں ہمیشہ اس سورت کو بلا کمی بیشی کے پڑھتا رہوں گا۔ پھر وہ آدمی واپس ہوا تو حضور ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) نے دوبارہ فرمایا: یہ پیارا (تصغیر کا معنی) آدمی کامیاب ہوا۔

خواب میں سورۂ یوسف پڑھنے کی تعبیر:

حضرت ابن سیرینؒ نے فرمایا ہے۔ اگر خواب میں دیکھے کہ سورۂ یوسف پڑھتا ہے۔ دلیل ہے کہ بہت سفر کرے گا اور مال پائے گا۔

(تعبیر الرؤیا: ۳۵۱)

ترتیب جمعی(12)ترتیب نزولی(53)آیات(111)رکوعات(12)کلمات(1776)

حروف(7196) زبر (2557) زیر(1034) پیش(732) دوزبر(41) دوزیر(45)

دوپیش(46)کھڑازبر(230)کھڑی زیر(30) الٹاپیش(26) جزم (1327) شد(530) مد(153)

خلاصہ سورۂ یوسف:

جس طرح یوسف علیہ السلام کو بعد التکلیف مصر میں راحت اور سرفرازی نصیب ہوئی اوران کے بھائی نادم ہوئے۔اسی طرح قریش مکہ بھی فتح مکہ کے روز نادم ہوئے۔

## خلاصہ رکوع ۱ :

حضرت یوسف علیہ السلام کا خواب اور حضرت یعقوب علیہ السلام کی تعبیر سرفرازی ماخذ آیت ۴۔۶۔

ربط آیات:

(۱) کتاب روشن کی یہ آیتیں ہیں۔(۲) ہم نے اس کتاب کو عربی میں نازل کیا تاکہ آسانی سے اسے سمجھ لو۔(۳) چونکہ ہم نے آپ پر قرآن نازل کیا ہے(جس کی وجہ سے آپ مصائب وآلام میں مبتلا ہیں) اس لئے ایک نہایت عمدہ قصہ سناتے ہیں (جس سے آپکو آئندہ کے متعلق اپنی کامیابی وسرفرازی کا یقین ہوجائے گا)۔(۴) یوسف علیہ السلام نے ایک خواب دیکھا اور حضرت یعقوب علیہ السلام کو وہ خواب سنایا۔(۵) حضرت یعقوب علیہ السلام نے حضرت یوسف علیہ السلام سے کہا کہ یہ خواب بھائیوں کو نہ بتلائیں۔(۶) جس طرح اللہ تعالیٰ نے تمہیں خواب میں سرفرازی عطا فرمائی ہے۔اسی طرح دنیا میں سرفراز فرمائے گا۔تمہیں تعبیر رویا کا علم سکھائیگا اور تمہیں عہدہ نبوت عطا فرمائے گا۔

## ربط بین الرکوعین(۱،۲):

ماقبل کے ساتھ مناسبت ظاہر ہے کہ ان دونوں میں حضرت یوسفؑ کا قصہ ہے۔

## خلاصہ رکوع ۲:

حضرت یوسف علیہ السلام کی علیحدگی کی درخواست اوران کا القاء فی غیابت الجب۔ ماخذ آیت(۱۱۔۱۲۔۱۵)

**ربط آیات:**

(۷) مکی زندگی کے وقت مسلمانوں کے مستقبل کے متعلق جو لوگ سوال کرتے ہیں ان کے لئے حضرت یوسف علیہ السلام کے واقعہ میں کھلا جواب ہے۔(۸) یوسف علیہ السلام کو اپنے باپ سے علیحدہ کرنے کے لئے اسباب تیار ہو رہے ہیں۔ بھائیوں کے دلوں میں رقابت پیدا ہوگئی۔(۹) بھائی یہ سوچ رہے ہیں یا تو اسے قتل کر دو یا کہیں پردیس بھجوادو تا کہ والد ماجد کی نظر کے سامنے سوائے ہمارے اور کوئی نہ رہے۔ بعد میں اس گناہ سے توبہ کر لینا۔(۱۰) ایک بھائی نے یہ مشورہ دیا۔(۱۱) یوسف علیہ السلام کے بھائیوں نے اپنے دل میں ایک فیصلہ کر کے باپ سے درخواست کی کہ یوسف علیہ السلام کے متعلق آپ ہم پر کیوں اعتماد نہیں کرتے۔(۱۲) اگر آپ اعتماد کر سکتے ہیں تو کل اسے جنگل میں ہمارے ساتھ بھیج دیجئے۔(۱۳) حضرت یعقوب علیہ السلام نے یہ عذر پیش کیا کہ ممکن ہے تم اپنی کھیل کود میں مصروف ہو جاؤ اور اسے بھیڑیا پھاڑ جائے۔(۱۴) بھائیوں نے عرض کی اگر ہماری اتنی بڑی جماعت کے ہوتے ہوئے بھیڑیا انہیں پھاڑ گیا تو ہم بڑے ہی نقصان اٹھانے والے ہونگے۔(۱۵) بالآخر حیلہ بہانہ کر کے حضرت یوسف علیہ السلام کو اپنے ساتھ لے گئے۔ وہاں جا کر کنوئیں میں پھینکنے کا فیصلہ کیا۔ اللہ تعالیٰ نے یوسف علیہ السلام کو یہ القا فرمایا (آپ صبر فرمائیں) اس سارے واقعہ کی اطلاع آپ انہیں آئندہ چل کر دیں گے۔(۱۶) بھائی شام کو روتے ہوئے باپ کے پاس آئے۔(۱۷) باپ کے سامنے آکر یہ ماجرا بیان کیا۔(۱۸) جھوٹ بنا کر خون کے داغ کرتے پر لگا کر پیش کر دیا حضرت یعقوب علیہ السلام نے اس واقعہ کو سچا نہ مانا۔(۱۹) وہاں مسافروں کی ایک جماعت آئی۔ انہوں نے پانی لینے والے کو کنوئیں پر بھیجا۔ اس نے کنوئیں میں ڈول ڈالا اور یوسف علیہ السلام کو پایا۔ ان لوگوں نے حضرت یوسف علیہ السلام کو اپنے سامان تجارت میں شامل کر لیا۔(۲۰) بعد ازاں یوسف علیہ السلام کے بھائیوں نے معمولی قیمت پر حضرت یوسف کو ان کے ہاں فروخت کر دیا۔

**ربط بین الرکوعین (۲،۳):**

ماقبل میں اس کے ساتھ مناسبت ظاہر ہے کہ ان دونوں میں یوسفؑ کا قصہ ہے۔

**خلاصہ رکوع ۳:**

امتحانِ امانت حضرت یوسف علیہ السلام۔ ماخذ آیت (۲۳)

ربط آیات:

(۲۱) عزیز مصر نے حضرت یوسف علیہ السلام کو خرید لیا اور اپنی اہلیہ سے کہا کہ اسے عزت سے رکھو۔ ممکن ہے اس سے ہمیں کوئی نفع ہو یا اسے بیٹا ہی بنالیں۔ (۲۲) کمال جوانی پر پہنچنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے انہیں یہ دو نعمتیں عطا فرمائیں۔ (۲۳) عزیز مصر کی عورت نے حضرت یوسف علیہ السلام کو ایک فعل قبیح کے متعلق بہکانا چاہا۔ لیکن یوسف علیہ السلام اس کے دام تزویر میں نہ آئے۔ (۲۴) عورت تو برا ارادہ کر ہی چکی تھی اور یوسف علیہ السلام کے پاس اگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے برہان نہ ہوتی تو وہ بھی قصد کر لیتے۔ ممکن ہے۔ برہان سے وہی مراد ہو جو مفسرین حضرات نے لکھا ہے کہ حضرت یعقوب علیہ السلام کی صورت انگشت بدہن نظر آئی تھی۔ (۲۵) یوسف علیہ السلام جان چھڑانے کے لئے دروازہ کی طرف دوڑے اور عورت پکڑنے کے لئے پیچھے دوڑی۔ عورت کے ہاتھ سے یوسف علیہ السلام کا کرتہ بھی پھٹ گیا۔ گھر سے باہر دروازہ پر عورت کا خاوند ملا۔ عورت نے اپنا عیب چھپانے کے لئے شوہر سے شکایت کی۔ (۲۶۔۲۷) یوسف علیہ السلام نے کا جواب دیا۔ عورت کے رشتہ داروں میں سے ایک شاہد نے یہ فیصلہ کیا۔ (۲۸) اس عقلی فیصلہ کی بنا پر عزیز نے اپنی بیوی کو جھوٹا پایا اسے ڈانٹا۔ (۲۹) اور یوسف علیہ السلام کی دلجوئی کی۔

## ربط بین الرکوعین(۳،٤):

اس کا بھی ماقبل کے ساتھ مناسبت ظاہر ہے کیونکہ یہ یوسفؑ کے قصے کا تتمہ ہے۔

## خلاصہ رکوع ٤:

باوجود ثبوت برئات کے یوسف علیہ السلام کو بعض مصالح کی بنا پر انہوں نے جیل خانہ بھیجا۔ ماخذ آیت (۳۵)

ربط آیات:

(۳۰) عزیز مصر کی عورت کے متعلق شہر میں بدنامی کا چرچا ہو گیا۔ (۳۱) عورت نے بدنامی کا داغ دھونے کے لئے ایک دعوت میں شہر کی عورتوں کو بلایا اور یوسف علیہ السلام کی انہیں زیارت کرائی۔ سب حسن و جمال یوسفی کو دیکھ کر دنگ رہ گئیں (گویا امراۃ العزیز نے ثابت کر دیا کہ وہ یوسف علیہ السلام پر فریفتہ ہونے کی وجہ سے قابل عتاب نہیں) (۳۲) عورت نے دوبارہ اپنے ارادے کا اظہار ان عورتوں کے سامنے کیا اور حکم نہ ماننے پر یوسف علیہ السلام کو جیل خانہ کی دھمکی دی۔ (۳۳) یوسف علیہ السلام نے دعا کی کہ اے اللہ جل شانہ مجھے اس گناہ کے مقابلے میں جیل خانہ زیادہ عزیز ہے۔ اور اس مصیبت سے بچنے کے

لئے بارگاہ الٰہی میں فریاد کی۔(۳۴) اللہ تعالیٰ نے یہ دعا قبول فرمائی۔(۳۵) باوجود یہ کہ یوسف علیہ السلام کی برأت ثابت ہو چکی تھی۔لیکن عزیز نے چندروز یوسف علیہ السلام کو جیل میں بھیجنا چاہا تا کہ عورت کی بدنامی دور ہو جائے۔

## ربط بین الرکوعین(٤،٥):

ماقبل کے ساتھ اس کا ربط ظاہر ہے کہ دونوں میں رسالت کا بیان ہے یعنی دونوں میں یوسفؑ کے قصے کا ذکر ہے۔کہ عزیز مصر نے اسے لوگوں سے انقطاع کلام کے مصالح کے لئے جیل کو بھیجا۔

## خلاصہ رکوع ٥:

حضرت یوسف علیہ السلام کی فراست کا چھوٹا امتحان۔ماخذ آیت(۴۱)

### ربط آیات:

(۳۶) بادشاہ کے دو ملازم بھی یوسف علیہ السلام کے داخلہ کے وقت جیل میں داخل کئے گئے۔ان دونوں نے خواب دیکھا اور یوسف علیہ السلام سے تعبیر چاہی۔(۳۷) یوسف علیہ السلام نے فرمایا کہ جو کھانا تمہیں ملتا ہے اس کے آنے سے پہلے میں تمہیں اس خواب کی تعبیر سنا دوں گا۔(۳۸) اور فرمایا میرا دین میرے باپ دادا والا ہے جو سب کے سب نبی تھے اور شرک سے پاک تھے۔(۳۹) یوسف علیہ السلام نے تعبیر خواب بتلانے سے پہلے انہیں توحید کی دعوت دی۔(۴۰) اور ان کے طریق عبادت کو خلاف عقل ونقل ثابت کیا۔(۴۱) تلقین توحید کے بعد تعبیر خواب بتلائی۔(۴۲) ان دونوں میں سے رہائی پانے والے کو یہ پیغام دیا۔اتفاق ایسا ہوا کہ اسے پیغام کی تعمیل یاد ہی نہ رہی۔

## ربط بین الرکوعین(٥،٦):

ماقبل میں اس کا ربط ظاہر ہے کہ اس میں مسلسل یوسفؑ کا قصہ ہے۔

## خلاصہ رکوع ٦:

حضرت یوسف علیہ السلام کی فراست کا ایک بڑا امتحان۔ماخذ آیت(۴۷تا۴۹)

### ربط آیات:

(۴۳) حسن اتفاق کہ بادشاہ نے یہ خواب دیکھا اور عقلائے مصر سے تعبیر پوچھی۔(۴۴) انہیں کوئی تعبیر سمجھ میں نہ آئی اور

خواب کو لغو کہہ کر ٹال دیا۔ (۴۵) رہائی پانے والے ملازم کو اب یوسف علیہ السلام کا خیال آیا۔ اس نے کہا کہ میں تمہیں اس کی تعبیر پوچھ کر بتلا سکتا ہوں۔ (۴۶) اس نے حضرت یوسف علیہ السلام کے پاس جا کر تعبیر خواب کی درخواست کی۔ (۴۷۔۴۸۔۴۹) یوسف علیہ السلام نے خواب کی یہ تعبیر سنائی۔

## ربط بین الرکوعین (۶،۷):

ربط ظاہر ہے کہ ان دونوں میں یوسفؑ کا قصہ ہے۔

## خلاصہ رکوع ۷:

امتحانِ امانت و فراست کے بعد حضرت یوسف علیہ السلام کی سرفرازی۔ ماخذ آیت (۵۴)

## ربط آیات:

(۵۰) بادشاہ ان کی فراست کو دیکھ کر متعجب ہوا اور فوراً اپنے پاس بلایا۔ یوسف علیہ السلام نے سابقہ معاملہ کا فیصلہ ہوئے بغیر جیل سے باہر آنے سے انکار کر دیا۔ (۵۱) بادشاہ نے عورتوں سے حضرت یوسف علیہ السلام کے اخلاق کے متعلق سوال کیا سب نے یک زبان ہو کر ان کی پاک دامنی کی شہادت دی عزیز مصر کی عورت نے عورتوں کی شہادت پر مہر تصدیق لگائی۔ (۵۲) یوسف علیہ السلام نے اس معاملے کی چھان بین اس واسطے کرائی کہ عزیز مصر کو علم ہو جائے کہ انہوں نے اس کی غیر حاضری میں اس کی عزت میں ہاتھ نہیں ڈالا تھا۔ (۵۳) بہتان سے برئات کرالی۔ بعد ازاں شان عبودیت کا اظہار فرمایا تاکہ نفس میں تعلّی نہ آنے پائے۔ (۵۴) حضرت یوسف علیہ السلام کی فراست و دیانت کا امتحان لینے کے بعد بادشاہ نے انہیں اپنا مصاحب خاص بنانے کا اعلان کر دیا۔ اور ان کی بڑی عزت افزائی کی۔ (۵۵) اللہ تعالیٰ کا مال بے جا مصارف سے بچانے کی خاطر حضرت یوسف علیہ السلام نے بادشاہ سے درخواست کی کہ انہیں خزانے کا نگران بنا دیا جائے۔ (۵۶) اس تدبیر سے ہم نے یوسف علیہ السلام کو مصر میں عزت کے مرتبہ پر پہنچایا۔ نیکوکاروں کا اجر ہم ضائع نہیں کیا کرتے۔ (۵۷) دنیا کے اجر کے علاوہ آخرت کا اجر اس سے بھی بہتر ہے جو ایمانداروں اور پرہیزگاروں کو نصیب ہوگا۔

## ربط بین الرکوعین (۷،۸):

ماقبل میں خواب کی تعبیر کا بیان تھا اور اس میں عزیز مصر کا یوسفؑ کو طلب کرنے کا بیان ہے۔

## خلاصہ رکوع ۸:

یوسف علیہ السلام کی سرافرازی کے بعد کنعان میں قحط کا پڑنا اور پہلی دفعہ ان کے بھائیوں کا مصر آنا۔ ماخذ آیت (۵۸)

### ربط آیات:

(۵۸) یوسف علیہ السلام کے بھائی قحط زدہ ہونے کے باعث اناج لینے کے لئے مصر آئے۔ یوسف علیہ السلام نے انہیں پہچان لیا اور بھائیوں نے نہ پہچانا۔ (۵۹) جب ان کا سامان تیار کر دیا تو دوبارہ آتے وقت بن یامین (حضرت یوسف علیہ السلام کے اعیانی بھائی) کو ساتھ لانے کی فرمائش کی۔ (۶۰) اور یہ دھمکی بھی سنادی۔ (۶۱) انہوں نے جواب دیا کہ ہر ممکن سعی سے اپنے باپ کو اس پر آمادہ کریں گے۔ (۶۲) یوسف علیہ السلام نے اپنے ملازموں کو حکم دیا کہ ان کی پونجی ان کے سامانوں میں باندھ دو۔ (۶۳) دوبارہ مصر میں آتے وقت بن یامین کو ساتھ لانے کی انہوں نے درخواست کی اور یعقوب علیہ السلام کی حضور میں عرض کی کہ ہم اس کی بڑی حفاظت کریں گے۔ (۶۴) یعقوب علیہ السلام نے فرمایا تمہاری حفاظت تو ویسی ہے جیسی یوسف علیہ السلام کی تھی۔ ہاں اللہ تعالیٰ کو محافظ بنا کر روانہ کر دوں گا۔ (۶۵) جب سامان کھولا تو اس میں اپنی پونجی واپس شدہ پائی۔ بڑے خوش ہوئے اور دوبارہ جانے کا عزم مصمم کر دیا۔ (۶۶) یعقوب علیہ السلام نے بن یامین کو روانہ کرنے کے لئے یہ شرط لگائی اور بھائیوں نے مان لی۔ (۶۷) جاتے وقت حضرت یعقوب علیہ السلام نے یہ نصیحت کی۔ (۶۸) مصر میں داخل ہوتے وقت انہوں نے اس نصیحت پر عمل کیا۔

### ربط بین الرکوعین (۸،۹):

ماقبل میں یوسفؑ کے قصے کا بیان ہے اور اس میں یوسفؑ کے بھائیوں کا مصر آنے کا بیان ہے۔

## خلاصہ رکوع ۹:

یوسف علیہ السلام کے بھائیوں کا دوبارہ آنا اور اپنے حقیقی بھائی کو حکمت عملی سے رکھ لینا۔

ماخذ آیت (۶۹۔۷۶)

### ربط آیات:

(۶۹) ان کے پہنچنے پر یوسف علیہ السلام نے اپنے حقیقی بھائی بن یامین سے تعارف پیدا کر لیا۔ (۷۰) اپنے حقیقی بھائی کو پاس

رکھنے کے لئے یوسف علیہ السلام نے یہ حکمت عملی کی اور یہ اعلان کر دیا کہ قافلے والے ایک چیز چرا کر لے جا رہے ہیں۔
(۷۱) قافلہ والوں نے دریافت کیا کہ تمہاری کون سی چیز گم ہوئی ہے۔(۷۲) انہوں نے کہا کہ بادشاہ کا پیانہ گم ہو گیا ہے اور واپس دینے والے کو ایک اونٹ کا بار انعام دیا جائے گا۔(۷۳) قافلہ والوں نے خدا کی قسم کھا کر کہا ہم کوئی چور نہیں۔(۷۴) بادشاہ کے آدمیوں نے کہا کہ اگر تم میں سے کسی کے پاس مل جائے تو اس کی کیا سزا ہے۔(۷۵) انہوں نے جواب دیا کہ بس اسے قید کر لینا۔ ہمارے ہاں اس کی یہی سزا ہے۔(۷۶) حضرت یوسف علیہ السلام نے پہلے دوسرے بھائیوں کے سامان کی تلاشی لی پھر بن یامین کے سامان کی تلاشی لی۔ اور اس سے پیالا نکالا۔ یوسف علیہ السلام کو یہ تدبیر اللہ تعالیٰ نے سمجھائی۔
(۷۷) صاع نکلنے کے بعد انہوں نے یوسف علیہ السلام پر بھی بہتان باندھ دیا۔ یوسف علیہ السلام سن کر خاموش ہو گئے۔
(۷۸) اس کے بعد انہوں نے یوسف علیہ السلام کے روبرو یہ درخواست پیش کی۔(۷۹) یوسف علیہ السلام نے اسے رد کر دیا

## ربط بین الرکوعین(۹،۱۰):

ماقبل میں یوسفؑ کے بھائیوں کا مصر کو پہلی بار آنے کا بیان تھا اور اس میں دوسری بار آنے کو بیان کیا ہے۔

## خلاصہ رکوع ۱۰:

یوسف علیہ السلام کے بھائیوں کا تیسری دفعہ آنا اور آپس میں تعارف کرانا۔

ماخذ آیت(۸۸-۹۰)

**ربط آیات:**

(۸۰) جب یوسف علیہ السلام نے درخواست رد کر دی تو انہوں نے آپس میں یہ مشورہ کیا۔(۸۱) بڑے بھائی نے کہا میں تو یہاں ہی ٹھہر جاتا ہوں تم جاؤ اور والد صاحب سے یہ سارا ذکر کر دو۔(۸۲) اگر انہیں یقین نہ آئے تو عرض کر دو کہ قافلہ کے دوسرے آدمیوں سے اس کی تصدیق کر لی جائے۔ (۸۳) یعقوب علیہ السلام کو اس واقعہ کو اصلی ہونے کا ہرگز یقین نہ آیا کہ بن یامین نے چوری کی۔ لہٰذا انہوں نے فرمایا کہ اس میں بھی تمہارے نفسوں کا کوئی فریب معلوم ہوتا ہے۔ میں صبر کرتا ہوں ممکن ہے اللہ تعالیٰ ان سب کو مجھے ملا دے۔(۸۴) یعقوب علیہ السلام نے مفارقت یوسفؑ پر اظہار رنج کیا۔ اس غم میں ان کی آنکھیں بھی جا چکی تھیں۔(۸۵) یوسف علیہ السلام کے بھائیوں نے عرض کی آپ ہمیشہ ان ہی کے غم میں مبتلا رہتے ہیں۔ خطرہ ہے کہ یہی آپ کی ہلاکت کا موجب نہ ہو جائے۔(۸۶) یعقوب علیہ السلام نے فرمایا میں اپنے دکھ کی کہانی اللہ

تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کرتا ہوں مجھے ان واقعات کے متعلق وہ حقیقت معلوم ہے جو تمہیں معلوم نہیں۔(۸۷) اے بیٹو! جاؤ تو سہی کہیں یوسف علیہ السلام اور اس کے بھائی کا پتہ تو لگاؤ۔ اور اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس نہ ہو۔(۸۸) جب تیسری مرتبہ یوسف علیہ السلام کے پاس گئے اور اپنی حالت زار کا ذکر کیا۔(۸۹) اس وقت یوسف علیہ السلام نے اپنا تعارف ان سے کرایا۔(۹۰) بھائیوں نے کہا کیا آپ یوسفؑ ہیں۔ انہوں نے فرمایا ہاں میں یوسف ہوں اور یہ میرا بھائی ہے۔(۹۱) اس وقت بھائیوں نے حضرت یوسف علیہ السلام کی فضیلت کی اقرار کیا۔(۹۲) یوسف علیہ السلام نے انہیں معافی دے دی اور مغفرت کہ دعا فرمائی۔(۹۳) میرا یہ کرتہ لے کر جاؤ، والد ماجد کے منہ پر ڈال دو، وہ بینا ہو جائیں گے اور اہل و عیال یہاں مصر میں ہی لے آؤ۔

## ربط بین الرکوعین(۱۰،۱۱):

ماقبل میں یوسفؑ کے قصے کا بیان تھا اور اس میں اس کا اتمام اور اختتام کا بیان ہے۔

## خلاصہ رکوع ۱۱:

بنی اسرائیل کے سارے خاندان کا مصر میں آنا۔ اور بچپن والے خواب کی تعبیر کا انجام پانا۔

ماخذ آیت(۹۹۔۱۰۰)

ربط آیات:

(۹۴) مصر سے قافلہ روانہ ہوتے ہی یعقوب علیہ السلام کو یوسف علیہ السلام کے کرتہ کی خوشبو آنی شروع ہوگئی۔(۹۵) ان کے بیٹوں نے اس اطلاع کو تسلیم نہ کیا۔(۹۶) جب خوشخبری دینے والا آیا اور کرتہ کو آپؑ کے چہرہ مبارک پر ڈالا تو آپؑ بینا ہوگئے۔(۹۷) اس وقت بیٹوں نے اپنی خفیہ تدابیر کا اقرار کیا اور خدا تعالیٰ سے معافی مانگنے کی درخواست کی۔(۹۸) یعقوب علیہ السلام نے فرمایا۔ میں تمہارے لئے اللہ تعالیٰ سے معافی مانگوں گا۔ وہ بخشنے والا مہربان ہے۔(۹۹) جب سارا خاندان مصر میں پہنچا، تو یوسف علیہ السلام نے والدین کو اپنے تخت پر بٹھایا۔(۱۰۰) اس کے بعد والدین اور سب بھائیوں نے یوسف علیہ السلام کو سجدۂ تحیۃ کیا۔ یوسف علیہ السلام نے والد ماجد سے عرض کی کہ میرے بچپن کی خواب کی یہ تعبیر ہے۔(۱۰۱) یوسف علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے ان احسانات کی شکریہ بجالائے اور خاتمہ بالخیر کی استدعا کی۔(۱۰۲) یہ ایسے واقعات ہیں جن میں آپ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) حاضر نہیں تھے لیکن ہم بذریعہ وحی آپ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کو بتلا رہے ہیں۔(۱۰۳) بذریعہ وحی ان واقعات کی صحیح اطلاع دینے کے باوجود کئی لوگ آپ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کی نبوت کو تسلیم نہیں کریں

گے۔(۱۰۴) حالانکہ اس تبلیغ حق پر آپ سے کسی اجرت کے خواہاں نہیں ہیں۔

## ربط بین الرکوعین(۱۱،۱۲):

ماقبل میں یوسفؑ کے قصے کا بیان تھا اور وہ دلیل ہے رسالت پر کیونکہ وہ اخبار غیب میں سے تھے اور اس میں رسالت کے مضمون کا بیان ہے۔

## خلاصہ رکوع ۱۲:

حضرت یوسف علیہ السلام کے واقعہ میں عقلمندوں کے لئے پیشین گوئی ہے۔ ماخذ آیت (۱۱۱)

### ربط آیات:

(۱۰۵) مذکورۃ الصدر واقعات کے علاوہ اور بہت سی نشانیاں آسمان وزمین میں یہ دیکھتے ہیں لیکن کوئی سبق حاصل نہیں کرتے۔ (۱۰۶) ان واقعات سے سبق توحید حاصل نہیں کرتے بلکہ توحید خدا کے ساتھ شرک کو ملائے رکھتے ہیں۔(۱۰۷) کیا یہ مشرک اللہ تعالیٰ کے عذاب سے محفوظ ہو گئے ہیں؟ (ہرگز نہیں)۔(۱۰۸) انہیں کہہ دیجئے۔ میرا مسلک تو دعوت الی التوحید ہی ہے۔ میرے متبعین کا بھی یہ مسلک ہے اور میں مشرک نہیں ہوں۔(۱۰۹) پہلی تباہ شدہ بستیوں سے بھی یہ لوگ عبرت حاصل نہیں کرتے اور نجاتِ آخرت فقط توحید پرست۔ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والوں کے لئے ہے۔(۱۱۰) آپ فکر نہ کریں پہلے بھی اس طرح ہوتا رہا ہے کہ جب انبیاء علیہم السلام کی حالت اس تک آپہنچی اور امتوں نے یہ سمجھا کہ عذاب کے وعدے جو انہیں دئے جاتے تھے وہ جھوٹے تھے۔ تب اللہ تعالیٰ کا عذاب آیا۔ پھر جسے اللہ تعالیٰ نے چاہا بچایا اور معاندین حق سے وہ عذاب ٹل نہ سکا۔(۱۱۱) یوسف علیہ السلام اور ان کے بھائیوں کے واقعہ میں عقلمندوں کے لئے عبرت تھی کہ یہاں بھی رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کو ایسے واقعات پیش آئیں گے۔ اور بالآخر فتح ان کی ہوگی









# سورة رعد

## سورة رعد مدنية، نزلت بعد سورة محمدﷺ تسليماكثيرا كثيرا

### سورۃ رعد کا سورۃ یوسف سے ربط:

(۱) گزشتہ سورۃ میں توحید پر دلائل نقلیہ کا بیان تھا اور اس سورۃ میں توحید پر دلائل عقلیہ کا بیان ہے۔
(۲) گزشتہ سورۃ میں توحید اور رسالت کے متعلق شبہات کا جواب تھا، اس سورۃ میں یہی مضمون ہے۔ گزشتہ سورۃ کے آخر میں قرآن مجید کا ذکر تھا کہ "ما كان حديثاً يفترى" "یہ قرآن اپنی طرف سے بنائی ہوئی بات نہیں ہے اور اس سورت کی ابتداء میں قرآن مجید کا ذکر ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "تلك ايٰت الكتٰب والذى انزل اليك من ربك الحق."

(یہ قرآن کی آیتیں ہیں اور جو تیری طرف نازل کیا گیا ہے، وہ حق ہے)۔

### تسمیہ سورۃ رعد:

(بسم الله)الذى سبح له كل شئ حتى الرعد (الرحمن)بفيضان الرحمة بواسطة الرعد(الرحيم)بانزال الكتاب.

ترجمہ: اس اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں جس کی ہر شے و چیز نے تسبیح کی یہاں تک آسمانی گرج نے بھی اس کی حمد وثنا کی ہے، جس نے آسمانی گرج کے واسطے اپنی رحمت نازل کر کے بڑی مہربانی کی ہے، جس نے اپنی کتاب (قرآن مجید) نازل کر کے عام رحم کیا۔

### وجہ تسمیہ سورت رعد:

اس سورت کے آیت نمبر ۱۳ میں لفظ رعد کے مذکور ہونے کی وجہ سے اس سورت کا نام سورۃ رعد مشہور ہو گیا۔

عن جابر بن زيدؓ قال: كان يستحب اذا حضر الميت ان يقرأ عنده سورة الرعد فان ذالك يخفف عن الميت فانه اهون لقبضه و أيسر لشانه. (اخرجه ابن ابى شيبة ۳/۲۳۷)

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ قریب المرگ آدمی کے پاس حاضر ہو کر سورت رعد پڑھنا مستحب ہے کیونکہ یہ مردے پر آسانی لاتی ہے قبض روح میں آسانی پیدا کرتی ہے اور اس کے معاملے کو آسان کر دیتی ہے۔

**موضوع سورۃ رعد:**

آفتاب نبوت کے طلوع ہونے کے بعد بھی بعض ہستیاں منور نہیں ہوتی بلکہ اپنے کفر وضلالت کی ظلمت میں محجوب رہتی ہیں۔

**فضیلت سورۃ الرعد:**

عن عبد اللّٰہ بن عمروؓ قال: أتی رجل رسول اللّٰہﷺ فقال: أقرئنی یا رسول اللّٰہﷺ، فقال: اقرأ ثلاثا من ذوات آلر، فقال: کبرت سنی واشتد قلبی وغلظ لسانی، قال: فاقرأ ثلاثا من ذوات حامیم، فقال مثل مقالته، فقال: اقرأ ثلاثا من المسبحات، فقال مثل مقالته، فقال الرجل: یا رسول اللّٰہ أقرئنی سورۃ جامعۃ، فأقرأہ النبیﷺ: (اذا زلزلت الأرض) حتی فرغ منها، فقال الرجل: والذی بعثك بالحق لا أزید علیها أبدا، ثم أدبر الرجل، فقال النبیﷺ أفلح الرویجل مرتین.

(أخرجہ أبو داؤد، کتاب الصلاۃ: ۵۷/۲)

حضرت عبداللہ بن عمروؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کے پاس ایک آدمی آیا اور کہا: اے رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً)! مجھے قرآن کے کچھ حصے کے متعلق فرمایئے تاکہ میں تلاوت کرتا رہوں۔ آپ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) نے فرمایا۔ الٓـرٰ سے شروع ہونے والی سورتوں میں سے کوئی تین پڑھتے رہا کرو۔ آدمی نے آپ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) سے عرض کیا۔ میری عمر بڑھ گئی ہے۔ میرا دل سخت ہو گیا ہے اور میری زبان سخت ہو گئی ہے۔ آپ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) نے فرمایا: ''تو پھر حامیم والی سورتوں میں سے کوئی تین پڑھا کرو۔ اس شخص نے پہلے کی طرح جواب دیا۔ آپ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) نے فرمایا: تو پھر مسبحات (سبــح سے) والی سورتوں میں سے کوئی تین پڑھا کرو۔ اس نے پہلے کی طرح جواب دیا۔ اور عرض کیا۔ اے اللہ کے رسول ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً)! مجھے کسی جامع سورت کے متعلق فرمایئے۔ تو نبی کریم ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) نے "اذا زلــزلــت الارض" آخر تک پڑھایا۔ اس آدمی نے کہا: قسم اس ذات کی جس نے آپ کو حق دے کر بھیجا۔ میں ہمیشہ اس سورت کو بلا بیشی کے پڑھتا رہوں گا۔ پھر وہ آدمی واپس ہوا تو حضور ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) نے دوبارہ فرمایا: یہ پیارا (تصغیر کا معنی) آدمی کامیاب ہوا۔

**خواب میں سورۃ الرعد پڑھنے کی تعبیر:**

حضرت ابن سیرینؒ نے فرمایا ہے۔ اگر خواب میں دیکھے کہ سورۃ الرعد پڑھتا ہے۔ دلیل ہے کہ ہمیشہ عبادت اور قرآن مجید پڑھنے میں مشغول رہے ہوگا۔ (تعبیر الرؤیا: ۳۵۱)

ترتیب جمعی(13) ترتیب نزولی(96) آیات(43) رکوعات(6) کلمات(855) حروف(3506) زبر (993) زیر(524) پیش(389) دوزبر(33) دوزیر(43) دوپیش(24) کھڑا زبر(132) کھڑی زیر (17) الٹا پیش(13) جزم (654) شد(284) مد(60)

## خلاصہ رکوع ۱ :

(۱) نازل شدہ کتاب تو ضروریات کے مطابق تھی لیکن معاندین اس کے ماننے سے انکار کرتے ہیں۔ (۲) یہ لوگ رب کی تدبیر کا فقط ایک حصہ (مرئی) مانتے ہیں۔(۳) اور دوسرے سے انکار کرتے ہیں۔اس لئے قرآن کی ضرورت نہیں سمجھتے۔

ماخذ(۱) آیت ا۔(۲) آیت ۲،۳،۴۔(۳) آیت ۵۔

## ربط آیات:

(۱) نازل شدہ کتاب ضروریات انسانی میں رہنمائی کی کفیل ہے۔اور اس کا نزول بتقاضائے صفت ربوبیت ہے۔لیکن معاندین (اپنی جہالت کے باعث) اس پر ایمان نہیں لاتے۔(۲۔۳۔۴) ضروریات جسمانی کے لئے جو نظام اللہ تعالٰی نے بنایا ہے اس کی ضرورت محسوس کرتے ہیں اور اس سے فائدہ بھی اٹھاتے ہیں۔لیکن نظام روحانی کے ماننے سے انکار کرتے ہیں۔(۵) انکار نظام روحانی کا یہ ثبوت ہے کہ عالم ملکوت میں پہنچ کر جو جزاو سزا ملتی ہے۔اس کے وہ قائل نہیں۔یہ مانیں یا نہ مانیں۔بہر حال وہ واقعات ظہور میں آئیں گے۔اور یہ لوگ جزاو سزا پائیں گے۔(۶) استہزاء کے طور پر معاندین حق عذاب الٰہی کے متمنی ہیں کہ جلدی آئے۔حالانکہ پہلی امتوں پر عذاب الٰہی کے کئی واقعات گزر چکے ہیں۔ان کے ظلم کے باوجود مغفرت الٰہی عذاب کو روکے ہوئے ہے۔اگر یہ اسی ضد پر اڑے رہے تو یاد رکھیں کہ اللہ تعالٰی سخت عذاب دینے والا ہے۔(۷) کافر ایسا معجزہ چاہتے ہیں، جس سے ان کے دل مطمئن ہو جائیں۔حالانکہ کئی معجزات ظاہر ہو چکے ہیں۔مثلاً قرآن حکیم کی تعلیم خود معجزہ ہے۔لیکن یہ لوگ اپنی فطرت سلیمہ کھو چکے ہیں۔اس لئے نہیں مانتے۔

## ربط بین الرکوعین(۱،۲):

گزشتہ رکوع میں اللہ تعالٰی کی قدرت کی علامات یعنی توحید پر دلائل عقلیہ کا بیان تھا اس رکوع میں بھی اللہ تعالٰی کی قدرت کی علامات یعنی توحید پر دلائل نقلیہ کا بیان ہے۔

## خلاصہ رکوع ۲:

(۱) علم الٰہی ان کی ہر حالت پر حاوی ہے۔(۲) اگر یہ لوگ اصلاح نہیں کرنا چاہتے تو اللہ تعالیٰ بھی ان سے بے پرواہ ہے۔(۳) لیکن آئندہ چل کر اللہ تعالیٰ سے یہ بھی بھلائی کی امید نہ رکھیں۔ ماخذ (۱) آیت ۸۔۹۔(۲) آیت ۱۱۔(۳) آیت ۱۸۔

### ربط آیات:

(۸) اللہ تعالیٰ کا علم ایسا حاوی ہے کہ مادہ کے رحم میں جو کمی بیشی ہوتی ہے اسے بھی اچھی طرح سے جانتا ہے۔(۹) اس کے علاوہ ہر چھپی ہوئی اور ظاہر بات کو بخوبی جانتا ہے۔(۱۰) تمہارے ظاہر و باطن اور شب و روز کے حالات سے پورا آگاہ ہے۔(۱۱) اللہ تعالیٰ تم پر اتنا مہربان ہے کہ اس نے تمہاری حفاظت کے لئے فرشتے مقرر کر دیئے ہیں۔ جو خدا کے حکم سے ہر وقت انسان کی حفاظت کا کام کرتے ہیں۔ یہ یاد رہے کہ اگر تم نے ناشکری نہ چھوڑی تو اللہ تعالیٰ بھی تمہاری حالت کو الٹ دے گا۔ اور راحت کو رنج اور آرام کو مصیبت سے تبدیل کر دیگا۔(۱۲) اللہ تعالیٰ اپنی قوت کا کمال بجلی کے چمکنے سے دکھاتا ہے اور پانی سے بھرے ہوئے بادلوں کو اوپر اٹھاتا ہے۔(۱۳) اس کی عظمت و جلال کا پتہ اس طرح چلتا ہے کہ فرشتہ رعد اس کی تسبیح و تقدیس میں مصروف رہتا ہے اور بقیہ تمام فرشتے اس کے خوف سے ڈرتے ہیں۔(۱۴) سچی دعا اور پکار یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کو پکارا جائے۔ مشرکین جن معبودوں کو پکارتے ہیں وہ انہیں کوئی جواب نہیں دے سکتے۔ وہ پکار رائیگاں جاتی ہے۔(۱۵) یہ مشرک اللہ تعالیٰ کی عظمت و شان کو زبان سے مانیں یا نہ مانیں۔ ان کے سوا تمام جمادات، نباتات، حیوانات بلکہ خود انسان یقیناً اللہ تعالیٰ کے سامنے سر جھکائے ہوئے ہے۔(۱۶) آسمان و زمین میں رہنے والوں کا رب تو وہی ہے۔ اور جنہیں تم نے معبود بنا رکھا ہے، وہ تو اپنے نفع و نقصان کے بھی مالک نہیں ہیں۔ کیا اندھا اور بینا کبھی برابر ہو سکتے ہیں۔(۱۷) معاندین حق یاد رکھیں حق اس طرح باقی رہے گا۔ اور مفید ہوگا جس طرح پانی زمین پی جاتی ہے۔(پھر اس سے طرح طرح کے اناج اور میوہ جات ہوتے ہیں) اور باطل اس طرح نابود ہوگا۔ جس طرح سیلاب کے پانی پر جھاگ ہوتی ہے اور وہ محض بے کار شے ہے۔(۱۸) جو لوگ دعوت حق کو تسلیم کریں گے وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں سے نیکی پائیں گے اور انکار کرنے والے عذاب الٰہی میں مبتلا کئے جائیں گے۔ اگر ان کے پاس ساری زمین کی دولت، اگر اس سے بھی دگنی ہوتی تو بھی فدیہ دے کر جان چھڑانے کے لئے تیار ہوتے۔

### ربط بین الرکوعین(۲،۳):

گزشتہ رکوع میں حق اور باطل کی مثال بیان ہوئی ،اس رکوع میں مسلمانوں اور کافروں کے مثال کا بیان ہے۔یعنی جو حق مان کر مسلمان ہوا اور باطل پرست ہو کر کافر ہو۔ان دونوں کا بیان ہے۔

### خلاصہ رکوع ۳:

(۱)اس کتاب کو صحیح ماننے اور نہ ماننے والے برابر نہیں ہو سکتے۔(۲) جس طرح دونوں کے طرز عمل میں فرق ہے۔اسی طرح جزائے اعمال میں بھی فرق ہوگا۔ ماخذ(۱) آیت(۱۹)۔(۲) آیت(۲۰۔۲۱۔۲۲۔۲۵)

### ربط آیات:

(۱۹) کیا کتاب اللہ کو منزل من اللہ ماننے والا اور نہ ماننے والے برابر ہو سکتے ہیں۔اس امر کو فقط دور اندیش عقل والے ہی سمجھ سکتے ہیں۔(۲۰ تا ۲۲)ان اخلاق حسنہ کے پابند ہی تعلیم الٰہی سے فائدہ حاصل کر سکتے ہیں۔(۲۳۔۲۴)ان با اخلاق رضائے الٰہی کے ماتحت چلنے والوں کو یہ جزائے خیر ملے گی۔(۲۵) عہد عبودیت کے توڑنے والوں اور بد اخلاقی کا ارتکاب کرنے والوں پر لعنت پڑے گی اور برا ٹھکانہ ملے گا۔(۲۶) قبض و بسط رزق اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے۔یہ لوگ دنیا کا ساز و سامان حاصل کر کے بڑے خوش ہو گئے ہیں حالانکہ دنیا کی نعمتیں آخرت کے مقابلہ میں کوئی حقیقت نہیں رکھتیں۔

### ربط بین الرکوعین(۳،٤):

گزشتہ رکوع میں توحید کے دلائل کا بیان تھا اور اس رکوع میں رسالت اور منکرین کے انکار کا بیان ہے۔

### خلاصہ رکوع ٤:

(۱) مخالف کہتے ہیں کوئی ایسی نشانی ظاہر ہوتی ،جس سے ہمارے دل قرآن پر مطمئن ہو جاتے۔ (۲) ایمان والوں کو اس ذکر الٰہی (قرآن حکیم) سے اطمینانِ قلب حاصل ہوتا ہے۔(۳) قرآن تو اعلیٰ درجہ کا موثر ہے۔لیکن تمہارے دل پہاڑ، زمین اور مردوں سے بھی زیادہ بے کار ہو چکے ہیں۔ ماخذ(۱) آیت ۲۷۔(۲) آیت ۲۹۔(۳) آیت ۳۱۔

### ربط آیات:

(۲۷) کافر کہتے ہیں کہ کوئی نشانی مل جاتی تو ہم بھی قرآن کی تصدیق کر لیتے۔ان سے کہہ دیجئے۔یہ کام نشانیوں پر مبنی نہیں ہے

۔اللہ تعالیٰ جسے چاہے اپنے ہاں بلائے۔(۲۸) ایمان والوں کو اس قرآن حکیم سے اطمینانِ قلب حاصل ہو جاتا ہے۔
(۲۹) ایمان اور نیک عمل کرنے والوں کے لئے خوش خبری ہے اور ان کے لئے اچھی جگہ تجویز شدہ ہے۔(۳۰) ہم نے آپ کو اس لئے بھیجا ہے تاکہ ان لوگوں کو قرآن منزل من الرحمٰن پڑھ کر سنائیں اور یہ لوگ رحمٰن کی مخالفت کرتے ہیں۔(۳۱) ان لوگوں نے تو فطرت ایسی بگاڑی ہے کہ اگر قرآن حکیم کی تاثیر کے بڑے بڑے کرشمے بھی دیکھ لیں تو بھی نہیں مانیں گے۔

## ربط بين الركوعين(٤، ٥):

گزشتہ رکوع میں رسالت کا بیان تھا"كذالك ارسلناك فى امة "(ہم نے آپ کو ایک امت کی طرف رسول بنا کر بھیجا)۔اس رکوع میں آپ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کو تسلی دیتے ہیں۔کہ لوگ استہزاء کریں تو کوئی فکر مت کرو۔ولقد استهزئ برسل من قبلك ۔(آپ سے پہلے رسولوں کے ساتھ بھی استہزاء ہوتا رہا ہے)۔

## خلاصہ رکوع ۵:

(۱) آپ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) سے پہلے بھی نبیوں کا تمسخر اڑایا گیا۔ایسے لوگوں کو پہلے اللہ تعالیٰ نے مہلت دی۔پھر دنیا میں عذاب چکھایا۔(۲) اس کے بعد آخرت کے عذاب میں مبتلا ہو جائینگے۔ماخذ (۱) آیت (۳۲) (۲) آیت (۳۵)

## ربط آیات:

(۳۲) آپ سے پہلے انبیاءؑ پر تمسخر ہوا۔پہلے مخالفین کو مہلت ملی پھر عذاب میں مبتلا ہوئے۔(۳۳) کیا جو مالک ہر نفس پر قائم اور حافظ اور رازق ہے اور تمہارے بیکس و عاجز معبود دونوں برابر ہو سکتے ہیں۔جو شخص راندۂ درگاہِ الٰہی ہو جائے اسے دوسرا کون ہدایت کرے۔(۳۴) یہ گمراہ دنیا اور آخرت کے عذاب میں مبتلا ہونگے اور انہیں کوئی بچانے والا نہیں ملے گا۔(۳۵) اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والوں کا ٹھکانہ جنت اور کفار کا ٹھکانہ دوزخ ہوگا۔(۳۶) مسلمان اس قرآن کے سننے سے خوش ہوتے ہیں ۔یہود و نصاریٰ اور مشرکین عرب اس کے بعض حصص کا انکار کرتے ہیں۔ان سے کہہ دیجئے مجھے ایک خدا تعالیٰ کی پرستش کا حکم دیا گیا ہے۔میں اس کے ساتھ کسی دوسرے کو شریک بنانے کے لئے تیار نہیں ہوں۔(۳۷) جس طرح پہلے انبیاءؑ پر ان کی قوم کی زبانوں میں کتابیں نازل ہوئی تھیں۔اسی طرح آپ پر عربی میں قرآن نازل ہوا ہے۔آپ اس کا اتباع کریں۔مخالفین کا کوئی پرواہ نہ کرے۔

## ربط بین الرکوعین (۶،۵):

گزشتہ رکوع میں توحید، رسالت اور بعث بعد الموت کا مضمون بیان کیا گیا۔اس رکوع میں رسالت اور اس کے متعلقات کا بیان ہے۔

## خلاصہ رکوع ۶:

(۱) اگر انہیں آپ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کے بیوی بچوں سے شبہ ہو رہا ہے تو کیا پہلے انبیاءؑ کے بیوی بچے نہ تھے۔(۲) بہر حال آپ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کا کام پیغام پہنچانا ہے۔اس کے بعد ہم خود ان سے نمٹ لیں گے۔ماخذ (۱) آیت (۳۸) (۲) آیت (۴۰)

## ربط آیات:

(۳۸) انہیں آپ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کی ازواج و اولاد سے کوئی شبہ ہو رہا ہے کیا پہلے انبیاءؑ کے اہل وعیال نہ تھے۔ہاں اگر معجزات طلب کرتے ہیں تو یہ اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہوتے ہیں۔اور اگر عذاب کے لئے جلدی کرتے ہیں تو اس کے متعلق فیصلہ الٰہی میں جو وقت معین ہو چکا ہے اس سے پہلے نہیں آسکتا۔(۳۹) اللہ تعالیٰ نے اپنے فیصلوں میں ترمیم و تنسیخ کا اختیار تام رکھتا ہے۔(۴۰) ان پر عذاب آپ کے سامنے آئے یا بعد میں آئے آپ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کے ذمہ فقط تبلیغ تھی۔ اس کے بعد حساب و کتاب لینا ہمارا کام ہے۔(۴۱) کیا اسلام کے سامنے قلوب انسانی کا مسخر ہوتے جانا معجزہ نہیں۔پھر اور معجزہ لانے کی کیا ضرورت ہے۔(۴۲) ان سے پہلے لوگوں نے بھی کلمہ حق کی مٹانے کی تدابیر کی۔اللہ تعالیٰ نے ان کی ایسی کاٹ کی کہ وہ کامیاب نہ ہو سکے۔(اب بھی اسی طرح ہوگا)۔(۴۳) کافر ضد کی بنا پر یہی کہتے ہیں کہ آپ رسول نہیں ہیں۔ انہیں سے کہہ دیجئے کہ میرے اور تمہارے درمیان اللہ تعالیٰ گواہ کافی ہے اس کی حمایت سے پتہ چلا جائے کہ وہ کس کا مددگار ہے اور اہل کتاب میں سے علمائے ربانی بھی آپ کی رسالت (تسلیماً کثیراً کثیراً) کی تصدیق کرتے ہیں۔







# سورۃ ابراھیم

## سورۃ ابراھیم مکیۃ، نزلت بعد سورۃ نوح

### سورۃ الرعد کا سورۃ ابراہیمؑ سے ربط:

(۱) سورۃ رعد کے آخر میں منکرین رسالت کا بیان تھا۔ اس سورت کی ابتداء میں رسالت کی دلیل کا بیان ہے۔

(۲) سورۃ رعد کی ابتداء میں قرآن مجید کا بیان تھا اور اس سورت کی ابتداء میں بھی قرآن مجید کا بیان ہے۔

### تسمیۃ سورۃ ابراہیم:

(بسم اللّٰہ) الذی انزل کتابا مظھر دین ابراھیمؑ (الرحمن) بالناس لاخراجھم من الظلمات الی النور (الرحیم) بارسال نبیہ الی الناس جمیعا:

ترجمہ: اس اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں جس نے ایسی کتاب اتار دی جو دین ابراہیمؑ کو خوب ظاہر کرتی ہے۔ (دین ابراہیمؑ کی مدد کرتی ہے) جس نے انسانوں کو کفر و شرک کی تاریکیوں سے روشنی کی طرف نکال کر اُن پر خصوصی احسان کیا ہے۔ جس نے لوگوں کی طرف اپنا نبی (حضرت محمد ﷺ تسلیماً کثیراً کثیراً) بھیج کر ایک عام رحم و کرم فرمایا ہے۔

### وجہ تسمیہ سورت ابراہیم:

اس سورت کو ابراہیم کہا گیا؛ کیونکہ اس میں ابراہیمؑ کا واقعہ ہے کہ کیسے انہوں اپنے بیٹے اسماعیلؑ کو بے آب وگیاہ وادی میں بسایا۔

اسم ابراہیم ۔ قرآن میں ۹۹ بار وارد ہوا ہے۔ اس میں صرف ایک مرتبہ سورت ابراہیم میں صرف ایک مرتبہ ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کا یہ قول ہے و اذ قال ابراھیم رب اجعل ھذاا لبلد امنا ...الخ

عن ابن عباسؓ انہ قال: نزلت سورۃ إبراھیم بمکۃ. (الدر المنثور (3/5)

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ سورت ابراہیم مکہ میں نازل ہوئی۔

### موضوع سورۃ ابراہیم:

مقصد بعثت انبیاء علیہم السلام۔

## فضیلت سورۃ ابراھیم:

عن عبد اللّٰہ بن عمروؓ قال: أتی رجل رسول اللّٰہ ﷺ فقال: أقرئني یا رسول اللّٰہ، فقال: اقرأ ثلاثا من ذوات آلر، فقال: کبرت سني واشتد قلبي وغلظ لساني، قال: فاقرأ ثلاثا من ذوات حامیم، فقال مثل مقالته، فقال: اقرأ ثلاثا من المسبحات، فقال مثل مقالته، فقال الرجل: یا رسول اللہ أقرئني سورۃ جامعة، فأقرأہ النبی ﷺ: (اذا زلزلت الأرض) حتی فرغ منها، فقال الرجل: والذی بعثك بالحق لا أزید علیها أبدا، ثم أدبر الرجل، فقال النبی ﷺ أفلح الرویجل مرتین.

(أخرجه أبو داؤد، کتاب الصلاۃ: ۵۷/۲)

حضرت عبد اللہ بن عمروؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کے پاس ایک آدمی آیا اور کہا: اے رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً)! مجھے قرآن کے کچھ حصے کے متعلق فرمایئے تا کہ میں تلاوت کرتا رہوں۔ آپ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) نے فرمایا۔ الٓرٰ سے شروع ہونے والے سورتوں میں سے کوئی تین پڑھتے رہا کرو۔ آدمی نے آپ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) سے عرض کیا: میری عمر بڑھ گئی ہے۔ میرا دل سخت ہو گیا ہے اور میری زبان سخت ہو گئی ہے۔ آپ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) نے فرمایا: ''تو پھر حامیم والی سورتوں میں سے کوئی تین پڑھا کرو۔ اس شخص نے پہلے کی طرح جواب دیا۔ آپ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) نے فرمایا: تو پھر مسبحات (سبح سے) والی سورتوں میں سے کوئی تین پڑھا کرو۔ اس نے پہلے کی طرح جواب دیا۔ اور عرض کیا۔ اے اللہ کے رسول ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً)! مجھے کسی جامع سورت کے متعلق فرمایئے۔ تو نبی کریم ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) نے ''اذا زلزلت الارض'' آخر تک پڑھایا۔ اس آدمی نے کہا: قسم اس ذات کی جس نے آپ کو حق دے کر بھیجا۔ میں ہمیشہ اس سورت کو بلا بیشی کے پڑھتا رہوں گا۔ پھر وہ آدمی واپس ہوا تو حضور ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) نے دوبارہ فرمایا: یہ پیارا (تصغیر کا معنی) آدمی کامیاب ہوا۔

## خواب میں سورۂ ابراہیم پڑھنے کی تعبیر:

حضرت ابن سیرینؒ نے فرمایا ہے۔ اگر خواب میں دیکھے کہ سورۂ ابراہیم پڑھتا ہے۔ دلیل ہے کہ ہمیشہ طاعت اور نیک کاموں میں مشغول ہوگا۔ (تعبیر الرؤیا: ۳۵۱)

ترتیب جمعی (14) ترتیب نزولی (72) آیات (52) رکوعات (7) کلمات (831) حروف (3434) زبر (1160) زیر (619) پیش (364) دوزبر (18) دوزیر (46) دوپیش (29) کھڑا زبر (128) کھڑی زیر (10)

الثاہیش (5) جزم (642) شد (284) مد (59)

## خلاصہ رکوع ۱ :

مقصدِ بعثتِ محمدی ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) وموسیٰ ایک ہے ۔ماخذ آیت (۱-۵)

### ربط آیات:

(۱) نزول قرآن کا مقصد یہ ہے کہ لوگ ظلمات سے نکل کر روشنی میں آئیں۔(۲) اس اللہ تعالیٰ کے راستے پر آجائیں جو زمین وآسمان کا مالک ہے۔اس راستے سے انکار کرنے والوں کے لئے سخت عذاب ہے۔(۳) سیدھا راستے سے انکار کرنے والے کفار کا مقصدِ زندگی یہ ہوگا۔(۴) ہمیشہ ہر رسول اپنی قوم کی زبان میں احکام الٰہی لائے۔ پھر جس نے چاہا ہدایت پائی اور جس نے نہ چاہا اسے اللہ تعالیٰ نے گمراہوں کی فہرست میں لکھ لیا۔(۵) موسیٰ علیہ السلام بھی اپنی قوم کو اندھیرے سے نکال کر روشنی میں لانے کے لئے بھیجے گئے تھے۔(۶) چنانچہ موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کو احسانات الٰہی یاد دلائے اور اتباع حق کی ترغیب دی۔

### ربط بین الرکوعین (۱، ۲):

گزشتہ رکوع میں انعامات کا بیان تھا اور اس رکوع میں انعامات کے شکر کا بیان ہے اور یہ کہ شکر انعامات کی زیادتی کا سبب ہے۔

## خلاصہ رکوع ۲ :

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (تسلیماً کثیراً کثیراً) اور تما انبیاء علیہم السلام کی بعثت کا مقصد ایک ہی ہے ۔ماخذ آیت (۹-۱۰)

### ربط آیات:

(۷) اللہ تعالیٰ کا یہ اعلان عام ہے کہ شاکر کے حق میں زیادتی انعام واکرام اور نافرمان کے لئے سخت عذاب کا وعید ہوگا۔ (۸) موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کو کہا کہ اگر تم اور زمین کے سارے بسنے والے اللہ تعالیٰ کے مخالف ہوجائیں تو بھی اللہ تعالیٰ کو کوئی بھی پروانہیں ہوں۔(۹) کیا تم نے پہلی بر بادشدہ قوموں کے حالات نہیں سنے۔ان کے انبیاء علیہم السلام روشن احکام لائے اور انہوں نے تسلیم کرنے سے انکار کردیا۔اور نبوت کے دعویٰ میں شک ظاہر کیا۔(۱۰) انبیاء علیہم السلام نے فرمایا کہ ہم تو اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دیتے ہیں۔کیا اللہ تعالیٰ میں تمہیں شک ہے۔انہوں نے کہا کہ آپ ہم جیسے آدمی معلوم ہوتے

ہیں (لہٰذا آپ کو ہم پر کوئی فضیلت حاصل نہیں)۔ (۱۱) انبیاء علیہم السلام نے فرمایا ہم انسان تو ہیں لیکن اللہ تعالیٰ جس پر چاہے انعام کرے (اور نبی بنائے)۔ ایمان والوں کا بھروسہ اللہ تعالیٰ ہی پر ہوا کرتا ہے۔ (۱۲) اللہ تعالیٰ کے ہم بڑے ممنون احسان ہیں لہٰذا اس پر بھروسہ نہ کرے تو اور کس پر کرے اور اس کی خاطر تمہاری ایذا پر صبر کریں گے۔

## ربط بین الرکوعین (۲،۳):

گزشتہ رکوع میں رسولوں کی تبلیغ اور ان کی قوموں کے انکار کا بیان تھا۔ اس رکوع میں ان لوگوں کو دھمکی دی گئی ہے۔ جو رسولوں کو اپنے وطن سے نکالتے ہیں۔ کہ ان ظالموں کو ہلاک کریں گے۔

## خلاصہ رکوع ۳:

مخالفین انبیاء علیہم السلام سے ان کے متبوعین کی بیزاری۔ ماخذ آیت (۲۱)

### ربط آیات:

(۱۳) کفار نے اخیر یہ فیصلہ سنایا۔ یا تمہیں (انبیاء علیہم السلام) کو دیس سے نکال دیں گے اور یا تمہیں ہمارے دین میں آنا پڑے گا۔ اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیہم السلام کو وحی کی کہ ہم ان ظالموں کو ضرور ہلاک کر دیں گے۔ (۱۴) اور ان کی جگہ پر آپ کو آباد رکھیں گے۔ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والوں کو ایسا ہی بدلہ ملا کرتا ہے۔ (۱۵) انبیاء علیہم السلام نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ اب ہم میں اور ہماری قوم میں فیصلہ ہونا چاہیئے۔ نتیجہ یہ نکلا کہ عذاب الٰہی آیا جس نے جابروں اور ضدیوں کو تباہ کر دیا۔ (۱۶۔۱۷) ان پر دنیا میں عذاب آیا۔ اس کے بعد دوزخ کے عذاب کے مستحق ٹھرائے گئے۔ جس میں طرح طرح کا عذاب ہوگا۔ (۱۸) کفار کے دنیاوی اعمال کے ضائع ہونے کی یہ مثال ہے۔ (۱۹۔۲۰) جس خدا تعالیٰ نے زمین وآسمان کو از سر نو پیدا کیا تھا۔ وہ اس بات پر بھی قادر ہے کہ تمہیں فنا کر کے دوسرے لوگ پیدا کر دے۔ (۲۱) قیامت کے دن باطل پرست تابع اور متبوع میں یہ جھگڑا ہوگا۔

## ربط بین الرکوعین (۳،٤):

گزشتہ رکوع میں گمراہ کن لوگوں کو اپنے تابع داروں سے قیامت کے دن بیزاری کرنے کا بیان تھا۔ اس رکوع میں سب سے بڑا گمراہ کن شیطان مردوں کی بیزاری کا بیان ہے۔

## خلاصہ رکوع ٤ :

مخالفین انبیاء علیہم السلام کا مقتدائے اعظم اور اس کی قیامت میں بیزاری۔ ماخذ آیت (۲۲)

### ربط آیات:

(۲۲) باطل پرستوں کا مقتدائے اعظم یعنی شیطان اپنی کذب آفرینی اور وعدہ خلافی کا قیامت کے دن اعلان کرے گا۔ اللہ تعالی کے ہاں سے یہ فیصلہ ہوگا کہ ضال اور مضل انسان ہوں یا شیطان سب کے سب دردناک عذاب میں مبتلا ہوں۔ (۲۳) صراط مستقیم پر استقامت اختیار کرنے والوں کو جزائے خیر ملے گی۔ (۲۴۔۲۵) راہِ راست اختیار کرنے والوں کو یہ جزائے خیر کیوں نہ ملے۔ جس کلمہ توحید کے وہ پابند تھے اس کا خاصہ یہ ہے جس کا ذکر ان آیات میں کیا گیا ہے۔ (۲۶) اور کلمہ خبیثہ شرک کی مثال اس بدبخت درخت کی سی ہے۔ جس کی جڑ ہی کوئی نہیں۔ (۲۷) کلمہ طیبہ توحید کی برکت سے اللہ تعالیٰ مومنوں کو دنیا میں بھی ثابت قدم رکھے گا اور آخرت میں بھی اسی پر قائم رہنے کی وجہ سے عزت پائیں گے۔

### ربط بین الرکوعین (٤، ٥):

گزشتہ رکوع میں ظالموں کا بیان تھا ''ویضل اللہ الظالمین '' اور اس رکوع میں کافروں کو وعید ہے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی نعمت کو کفر میں تبدیل کر دیا۔

## خلاصہ رکوع ٥ :

متبعین حق کو محسن حقیقی کی اطاعت کی تلقین۔ ماخذ۔ آیت (۳۱)

### ربط آیات:

(۲۸۔۲۹) کفار نے نعمت الٰہی (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (تسلیماً کثیراً کثیراً) کا شکر واجب تھا، اس) کو کفرانِ نعمت سے تبدیل کیا۔ یعنی اس سے فائدہ نہ اٹھایا۔ بلکہ اس کا کفر کیا اور اس کفر کے باعث اپنی قوم کو جہنم میں داخل کر دیا۔ (۳۰) نبی کریم علیہ الصلوۃ والسلام سے سبق توحید نہ پڑھا۔ اور اپنے شرک میں مبتلا رہے۔ ان کے لئے ارشاد ہوتا ہے۔ دنیا میں چندروزہ آرام پالو۔ بالآخر تمہارا ٹھکانا دوزخ ہوگا۔ (۳۱) مومنوں کو یہ پیغام پہنچا دیجئے کہ قیامت کے آنے سے پہلے عبادات بدنیہ اور مالیہ جتنی ہوسکتی ہیں کرلیں۔ (۳۲۔۳۳۔۳۴) اے مخالفین حق! اس خدائے تعالیٰ کے سامنے سرتسلیم خم کرنے سے

جی چراتے ہو۔ جس کے تم پر یہ احسانات ہیں۔

## ربط بین الرکوعین(٥،٦):

گزشتہ رکوع میں باطل دعوت دینے والے لوگوں کا تذکرہ تھا اور اس رکوع میں حق کی طرف دعوت دینے والے حضرت ابراہیمؑ کا تذکرہ ہے۔

## خلاصہ رکوع ٦ :

(۱) اتباع حق میں نمونہ ابراہیمی پیش نظر رہے۔ (۲) اور درس گاہِ ابراہیمی سے تعلق رہے۔ ماخذ (۱) آیت (۳۵) (۲) آیت (۳۷)

### ربط آیات:

(۳۵) ابراہیم علیہ السلام نے بامرِ الٰہی خدا پرستوں کے لئے ایک مرکز بنایا اور دعا فرمائی کہ اے اللہ! اسے امن گاہ بنا اور مجھے اور میری اولاد کو بت پرستی سے بچا۔ (۳۶) اے اللہ! بت پرستی سے بہت سے لوگ گمراہ ہو گئے ہیں۔ میں اپنا اسے سمجھونگا جو میری طرح توحید پرست ہوگا۔ (۳۷) حضرت ہاجرہ اور اسمٰعیل علیہما السلام کو جب بیت اللہ الحرام کے پاس ٹھہر گئے تھے اس وقت یہ دعا فرمائی تھی۔ (۳۸) اے اللہ! تو ہمارے ظاہر اور باطن کو جانتا ہے۔ (۳۹) اللہ تعالیٰ کا شکر کرتا ہوں کہ اس نے بڑھاپے میں مجھے بیٹے عطا فرمائے۔ (۴۰) اے اللہ! مجھے اور میری اولاد کو اپنی یاد کی توفیق عطا فرما۔ (۴۱) اے اللہ! مجھے اور میرے والدین بلکہ سارے مومنوں کو بخش دے۔

## ربط بین الرکوعین(٦،٧):

گزشتہ رکوع کے آخر میں قیامت کا بیان تھا اس رکوع میں قیامت کے احوال کا بیان ہے کہ کافر مقرنین فی الاصفاد ہونگے۔

## خلاصہ رکوع ٧:

معرضین حق کا قیامت کے دن احساس اور تردید درخواست۔ ماخذ آیت (۴۴)

### ربط آیات:

(۴۲) ظالموں کے اعمال سے اللہ تعالیٰ کو غافل نہ سمجھیں۔ اس نے ان کی سزا کو قیامت کے لئے مؤخر رکھتا ہے۔ (۴۳) اس دن ان کی یہ ناگفتہ بہ حالت ہوگی۔ (۴۴) ظالموں کو مطلع کر دیجئے کہ آئندہ تمہیں اس طرح دستِ حسرت ملنا پڑے گا اور اس

دن یہ حسرت بے نتیجہ ہوگی۔اس دن تمہیں کہا جائے گا کیا تم نے دنیا میں قسمیں نہیں کھائی تھیں کہ تمہیں کبھی زوال نہیں آئے گا۔(۴۵) حالانکہ تم پہلی تباہ شدہ بستیوں ہی میں رہتے تھے اور تمہیں معلوم تھا کہ ان کے ساتھ کیا سلوک کیا گیا۔اور ہم نے تمہیں ان کی مثالیں بھی سنا دی تھیں۔(۴۶) ان تباہ شدہ قوموں نے حق کو مٹانے کے لئے ایسے زبردست مکر کئے تھے کہ پہاڑ بھی اپنی جگہ سے ہٹ جائیں۔لیکن اللہ تعالیٰ کے ہاں ان کے مکروں کی کاٹ کے لئے تدابیر محکم تھیں۔(۴۷) نصرت انبیاء علیہم السلام کا جو وعدہ اللہ تعالیٰ نے کیا ہے۔اس میں ہرگز خلاف نہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ غالب بدلہ لینے والا ہے۔(۴۸) قیامت کے دن سب اللہ تعالیٰ کے حضور میں حاضر ہوں گے۔(۴۹) مجرموں کو اس دن زنجیروں میں باہم جکڑا ہوا پائیں گے۔(۵۰) ایک خاص قسم کے سخت تیل کی مالش ان کے بدنوں پر کر دی جائے گی۔ایسا معلوم ہوگا کہ اس سیاہ تیل کا گویا انہیں کرتہ پہنایا گیا ہے۔(۵۱) یہ سزا (نعوذ باللہ منہ) ان کی بداعمالی کی ہوگی۔(۵۲) یہ واقعات مستقبل میں پیش آنے والے لوگوں کو تنبیہ کے طور پر بتلا دئے گئے ہیں تا کہ اپنی اصلاح کر لیں اور انہیں معلوم ہو جائیں گے کہ اس قسم کے عذاب سے نجات کا فقط ایک ذریعہ ہے کہ انسان خدا تعالیٰ سے عبودیت کا رشتہ جوڑے اور اسے راضی کرے۔

# سورة الحجر

## سورة الحجر مكية، نزلت بعد سورة يوسف

### سورۃ الحجر کا سورۃ ابراہیم سے ربط:

سورۃ ابراہیم کے ابتداء میں قرآن کا تذکرہ تھا اللہ تعالیٰ نے فرمایا "كتٰب انزلنه اليك لتخرج الناس من الظلمٰت الى النور." اس سورۃ کی ابتداء میں قرآن کا تذکرہ ہے۔اللہ تعالیٰ کی فرمان ہے۔"تلك ايٰت الكتاب وقراٰن مبين."

### تسمیہ سورۃ حجر:

(بسم الله)الذى انزل الكتاب لبيان حال الكافرين والمؤمنين (الرحمن)بجعله فارقابين الحق والباطل (الرحيم)على من آمن به.

ترجمہ:اس اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں جس نے کفار اور مؤمنین کے احوال دنیوی واخروی بیان کرنے کے لئے اپنی کتاب نازل کی ہے۔جس نے اس کتاب کو حق و باطل کے درمیان فرق کرنے والا بنا کر خصوصی مہربانی کی۔جو کہ اس کتاب پر ایمان رکھنے والے پر رحم کرنے والا ہے۔

### وجہ تسمیہ سورت الحجر:

اس سورت میں اصحاب الحجر کا ذکر ہے۔ اصحاب الحجر (پتھروں والے) ثمود کا قبیلہ اور صالحؑ کا قوم ہے۔ ان کی آبادی حجر نامی وادی میں تھی۔ قال تعالیٰ؛ ولقد کذب اصحاب الحجر المرسلین۔

عن ابن عباسؓ قال: نزلت سورة الحجر بمكة.

ترجمہ: ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ سورت حجر مکہ میں نازل ہوئی۔

### موضوع سورۃ الحجر:

دعوت کے بعد مخالفین کو مہلت کا ملنا سنت اللہ تعالیٰ ہے۔

### فضیلت سورۃ الحجر:

**عن عبد الله بن عمروؓ قال: أتى رجل رسول الله ﷺ فقال: أقرئني يا رسول الله، فقال: اقرأ ثلاثا من ذوات آلر، فقال: كبرت سني واشتد قلبي وغلظ لساني، قال: فاقرأ ثلاثا من ذوات حاميم، فقال مثل مقالته، فقال: اقرأ ثلاثا من المسبحات، فقال مثل مقالته، فقال الرجل: يا رسول الله أقرئني سورة جامعة، فأقرأه النبي ﷺ: (اذا زلزلت الأرض) حتى فرغ منها، فقال الرجل: والذى بعثك بالحق لا أزيد عليها أبدا، ثم أدبر الرجل، فقال النبي ﷺ أفلح الرويجل مرتين.**

**(أخرجه أبو داؤد، كتاب الصلاة: ٢/٥٧)**

حضرت عبد اللہ بن عمروؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کے پاس ایک آدمی آیا اور کہا: اے رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً)! مجھے قرآن کے کچھ حصے کے متعلق فرمایئے تا کہ میں تلاوت کرتا رہوں۔ آپ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) نے فرمایا۔ الٓرٰ سے شروع ہونے والے سورتوں میں سے کوئی تین پڑھتے رہا کرو۔ آدمی نے آپ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) سے عرض کیا۔ میری عمر بڑھ گئی ہے۔ میرا دل سخت ہو گیا ہے اور میری زبان سخت ہو گئی ہے۔ آپ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) نے فرمایا: ''تو پھر حامیم والی سورتوں میں سے کوئی تین پڑھا کرو۔ اس شخص نے پہلے کی طرح جواب دیا۔ آپ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) نے فرمایا: تو پھر مسبحات (سبح سے) والی سورتوں میں سے کوئی تین پڑھا کرو۔ اس نے پہلے کی طرح جواب دیا۔ اور عرض کیا۔ اے اللہ کے رسول ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً)! مجھے کسی جامع سورت کے متعلق فرمایئے۔ تو نبی کریم ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً)۔ نے 'اذا زلزلت الارض '' آخر تک پڑھایا۔ اس آدمی نے

کہا: قسم اس ذات کی جس نے آپ کو حق دے کر بھیجا۔ میں ہمیشہ اس سورت کو بلا بیشی کے پڑھتا رہوں گا۔ پھر وہ آدمی واپس ہوا تو حضور ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) نے دوبارہ فرمایا: یہ پیارا (تصغیر کا معنی) آدمی کامیاب ہوا۔

## خواب میں سورۃ الحجر پڑھنے کی تعبیر:

حضرت ابن سیرینؒ نے فرمایا ہے۔ اگر خواب میں دیکھے کہ سورۃ الحجر پڑھتا ہے۔ دلیل ہے کہ حق تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ ہو گا۔ (تعبیر الرؤیا: ۳۵۱)

**ترتیب جمعی (15) ترتیب نزولی (54) آیات (99) رکوعات (6) کلمات (654) حروف (2770) زبر (1015) زیر (417) پیش (266) دو زبر (13) دو زیر (40) دو پیش (20) کھڑا زبر (90) کھڑی زیر (5) الٹا پیش (12) جزم (586) شد (198) مد (47)**

## خلاصہ رکوع ۱ :

پہلی امتوں کی طرح مخالفین اسلام کی تباہی کی ایک میعاد معین ہے۔ ان کی مخالفت سے کیا بگڑ سکتا ہے۔ ہم اس قرآن کے محافظ ہیں جو اسلام کا ترجمان ہے۔ ماخذ (۱) آیت (۴،۳) (۲) آیت (۹)

**ربط آیات:**

(۱) قرآن روشن کی یہ آیتیں ہیں۔ (۲) آئندہ کفار پر ایک وقت آئے گا۔ جب آرزو کریں گے۔ کاش وہ مسلمان ہو جاتے۔ (۳) اب نہیں مانتے تو انہیں چھوڑ دیجئے۔ تا کہ دنیا میں کھا، پی لیں۔ (۴) گزشتہ تباہ شدہ بستیاں بھی ایک مہلت پا چکنے کے بعد تباہ ہوئی تھیں۔ (۵) ہر ایک جماعت تقدیر الٰہی کی ایک مدت معینہ تک زندہ رہتی ہے۔ (۶) رسول اللہ صلی علیہ والہ وسلم (تسلیماً کثیراً کثیراً) پر (نعوذ باللہ) مجنون ہونے کا حکم لگا رہے ہیں۔ (۷) کہتے ہیں کہ اگر آپ سچے ہیں تو آپ کی تصدیق کے لئے فرشتے آسمان سے کیوں نہیں آتے۔ (۸) اگر فرشتے نازل ہو جائیں تو انہیں پھر مہلت نہ ملے۔ اس وقت اگر انکار کریں تو فوراً ہلاک کر دیئے جائیں۔ (۹) اگر یہ لوگ قرآن حکیم کے ماننے سے انکار کرتے ہیں تو کریں ہم اس کی حفاظت کے ذمہ دار ہیں۔ (۱۰) آپ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) سے پہلے ہم نے قوموں میں نبی بھیجے۔ (۱۱) ان لوگوں نے ہمیشہ اپنے انبیاء کا تمسخر اڑایا (لہٰذا آپ پر تمسخر کوئی نئی چیز نہیں ہے۔ (۱۲) پہلے لوگوں کا سا تمسخر ہم نے ان مجرموں کے دل میں بھی ڈال دیا ہے (اور یہ ان کی اپنی شامت اعمال کی وجہ سے ہے۔ (۱۳) انکار کرنے کے بعد اب یہ ہرگز نہیں مانیں گے۔ پہلے لوگوں نے بھی ایسا ہی کیا تھا۔ (۱۴۔۱۵) اگر آسمان سے کوئی دروازہ کھول کر انہیں اوپر چڑھا دیں تو بھی یہی کہیں گے کہ ہماری

آنکھوں پر کوئی پردہ ڈال دیا گیا ہے بلکہ جادو کیا گیا ہے کہ خلاف واقعہ نظر آتا ہے۔

## ربط بین الرکوعین (۱،۲):

گزشتہ رکوع میں مجرمین کا قرآن اور توحید اور رسولوں کا استہزاء کرنے کا بیان تھا اس رکوع میں توحید کے دلائل کا بیان ہے۔

## خلاصہ رکوع ۲:

(۱) جس طرح ہم نے تمہاری جسمانی غذا کے لئے خاص اہتمام کر رکھا ہے۔ (۲) اسی طرح روحانی غذا کے لئے بھی خاص اہتمام ہے کہ آسمان پر تمہارا کوئی دشمن پہنچ نہیں سکتا۔ ماخذ (۱) آیت (۱۹) (۲) آیت (۱۷)۔

## ربط آیات:

(۱۶۔۱۷) آسمان میں ہم نے ستارے بنائے اور اسے مزین کیا اور ہر شیطان سے اسے محفوظ کر دیا۔ (۱۸) اگر کوئی شیطان چوری کچھ سننے کے لئے چلا جائے تو اس پر بھی آگ کا شعلہ پڑ جاتا ہے۔ (۱۹) زمین کو ہم نے پھیلایا۔ اس میں پہاڑ پیدا کئے اور ہر چیز مناسب پیدا کی۔ (۲۰) علاوہ اس کے زمین میں تمہارے لئے ہر قسم کی گزران کے اسباب مہیا کئے اور پرند وچرند تمہاری ضروریات پورا کرنے کے لئے بنائے۔ (۲۱) ہمارے ہاں تو ہر چیز کے خزانے ہیں البتہ زمین میں ایک مقدار معین سے نازل کرتے ہیں۔ (۲۲) اور ہواؤں کو ہم نے بھیجا تاکہ بادلوں کو پانی سے بھر دیں پھر ہم آسمان سے نازل کر کے تمہیں پلاتے ہیں۔ (۲۳) جس طرح تمہاری معاش ہمارے قبضہ میں ہے اسی طرح موت وحیات بھی ہمارے ہی قبضہ میں ہے اور ہم ہی سب کے وارث ہونے والے ہیں۔ (۲۴) تمہارے اگلے اور پچھلے ہمیں سب معلوم ہیں۔ (۲۵) تیرا رب ان سب کو ایک جگہ جمع کر لے گا۔

## ربط بین الرکوعین (۲،۳):

گزشتہ رکوع میں توحید پر زندگی گزارنے کے اسباب اور انعامات کا بیان تھا اس رکوع میں حضرت آدمؑ کا قصہ بیان ہو رہا ہے تاکہ توحید کا مضمون اور بھی پختہ ہو جائے اور ظاہری انعامات کا بیان بھی ہے۔

## خلاصہ رکوع ۳:

(۱) اگر تم نے قرآن حکیم کی تعلیم نہ پائی تو (۲) فطری کمزوری کے باعث شیطان تمہیں گمراہ کر دے گا۔ (۳) پھر آخرت میں تمہارا ٹھکانہ جہنم ہوگا۔ ماخذ (۱) آیت (۲۶)۔ (۲) آیت (۳۹)۔ (۳) آیت (۴۳)۔

ربط آیات:

(۲۶)انسان کی ساخت سیاہ بدبودار مٹی سے ہے۔(۲۷)جن کی پیدائش سخت گرم آگ سے ہے۔ (۲۸)اب شیطان کی عداوت کا اظہار ہوگا۔فرشتوں کو اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کے اجزائے ساخت کا پہلے پتہ دے دیا۔(۲۹)فرشتوں کو حکم ہوا۔جب آدمؑ تیار ہو جائے تو سب سربجود ہو جائیں۔(۳۰)سب فرشتوں نے امر الٰہی کی تعمیل کی۔(۳۱)ابلیس نے سجدے سے انکار کر دیا۔(۳۲)سجدہ نہ کرنے کا سبب دریافت کیا گیا۔(۳۳)مٹی سے بنائے جانے کی وجہ سے سجدہ نہ کرنے کا عذر لنگ پیش کیا۔(۳۴)حکم ہوا کہ آسمان سے اتر جاؤ تم راندۂ درگاہِ الٰہی ہو کیونکہ سجدہ بامر الٰہی تھا اور آدم علیہ السلام جہت سجدہ تھے اس نے امر الٰہی کی تعمیل نہ کی۔(۳۵)اس نافرمانی کے باعث شیطان پر قیامت تک لعنت ہے۔(۳۶)(اگر کمبخت معافی مانگتا تو معافی مل جاتی)لیکن اس نے قیامت تک عذاب سے مہلت مانگی۔(۳۷۔۳۸)یہ استدعا قبول ہوگئی۔(۳۹)اعلان کیا کہ میں نے اس کام کے لئے مہلت لی ہے کہ تمام بنی آدم کو گمراہ کروں گا۔(۴۰)تمام ماسویٰ اللہ سے تعلق توڑ کر خدا کے ساتھ جوڑنے والے اس کے دام سے بچ جائیں گے۔(۴۱)اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ اخلاص ہی تو مجھ تک سیدھا پہنچنے والا راستہ ہے۔(۴۲)جو میرے بندے ہو کر رہیں گے ان پر قابو نہیں پاسکیں گا۔البتہ جو گمراہ ہوں گے وہ تیرا ساتھ دینگے۔(۴۳)ان سب تابع اور متبوع کا ٹھکانہ دوزخ ہوگا۔(۴۴)اس کے سات دروازے ہوں گے اور ہر دروازے سے داخل ہونے والوں کی قسم معین ہے۔

### ربط بین الرکوعین(۳،۴):

گزشتہ رکوع میں حضرت آدمؑ اور ابلیس کا قصہ تھا اس رکوع میں حضرت ابراہیمؑ اور حضرت لوطؑ اور ان کی قوموں کا قصہ ہے۔

### خلاصہ رکوع ٤ :

اگر تم (بذریعہ تعلیم قرآن) متقی بن گئے تو پھر ٹھکانہ جنت ہوگا۔ماخذ آیت(۴۵)۔

ربط آیات:

(۴۵)اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والوں کا ٹھکانہ جنت ہوگا۔(۴۶)داخلہ کے وقت انہیں سلامتی کا پیغام دیا جائے گا۔(۴۷)دنیا کی تمام کدورتیں جو ایک دوسرے کے ساتھ تھیں ان سے بہشتیوں کے سینے صاف کردئے جائے گے۔(۴۸)جنت میں انہیں کوئی تکلیف نہیں ہوگی۔(۴۹)میرے بندوں کو اطلاع کردو کہ اگر میرے ہو جاؤ تو میں غفور و رحیم ہوں۔(۵۰)اور اگر مخالف

بنو تو دردناک عذاب میرے اختیار میں ہے۔(۵۱) چنانچہ میرے عذاب کا ایک نمونہ اس واقعہ آئندہ میں دیکھ لو کہ قوم لوط علیہ السلام کس طرح تباہ ہوئے تھے۔(۵۲) ان نو وارد مہمانوں نے ابراہیم علیہ السلام کے پاس جا کر سلام کیا۔انہوں نے فرمایا تم سے کچھ ڈر سا معلوم ہو رہا ہے۔(۵۳) فرشتوں نے کہا آپ نہ ڈریں ہم آپ کو ایک لڑکے کی خوشخبری سنانے کے لئے آئے ہیں۔(۵۴) ابراہیم علیہ السلام نے کہا کہ میں سخت بوڑھا ہوں۔میرے حق میں یہ بشارت ہو سکتی ہے۔(۵۵) فرشتوں نے کہا کہ یہ سچی خوشخبری ہے۔آپ امید قطع نہ کریں۔(۵۶) ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی محبت سے ناامید ہونا تو گمراہوں کا شیوہ ہے (میں تو ظاہری اسباب کی بنا پر اس امر کو مستبعد خیال کر رہا ہوں)۔(۵۷) پھر پوچھا کہ تم بتلاؤ کہ اصل کس کام کے لئے آئے ہو۔(۵۸) فرشتوں نے جواب دیا کہ ہم ایک مجرم قوم کی طرف بھیجے جا رہے ہیں۔(۵۹) البتہ لوط علیہ السلام کے گھرانے کو ہم عذاب سے بچائیں گے۔(۶۰) ہاں ان کی بیوی اسی عذاب میں مبتلا ہوگی۔

## ربط بين الركوعين (٤، ٥):

گزشتہ رکوع میں منکرین کو وعید اور اس رکوع میں مسلمانوں کے لئے وعدے کا تذکرہ ہے۔

## خلاصہ رکوع ٥ :

تذکیر بایام اللہ۔دیکھ لو۔حق سے اعراض کرنے والوں کا کیا نتیجہ نکلا۔ماخذ آیت (۷۳۔۷۸۔۷۹)۔

### ربط آیات:

(۶۱) جب لوط علیہ السلام کے پاس فرشتے آئے۔(۶۲) انہوں نے فرمایا تم نئی طرح کے آدمی معلوم ہوتے ہو۔(۶۳) فرشتوں نے کہا جس میں یہ لوگ شک کرتے تھے (یعنی عذاب) وہ لائے ہیں۔(۶۴) اور ہم سچ کہہ رہے ہیں۔(۶۵) کچھ رات رہتے اپنے بال بچوں کو لے کر جایئے اور آپ سب کے پیچھے چلئے۔پیچھے پھر کر کوئی نہ دیکھے۔(۶۶) ہم نے لوط علیہ السلام کو یہ فیصلہ پہنچا دیا تھا۔(۶۷) شہر والے بری نیت کر کے خوش ہو کر آئے۔(۶۸) لوط علیہ السلام نے فرمایا یہ میرے مہمان ہیں۔انہیں رسوا کر کے مجھے ذلیل نہ کرو۔(۶۹) خدا تعالیٰ سے ڈرو۔مجھے خوار نہ کرو۔(۷۰) انہوں نے کہا کہ ہم نے آپ کو منع کر رکھا ہے کہ کسی کو اپنے ہاں مت ٹھہرایا کیجئے۔(۷۱) لوط علیہ السلام نے کہا کہ قوم کی تمام عورتیں جو روحانی رشتے کے لحاظ سے میری بیٹیاں ہیں ان سے اپنی غرض پوری کر لو۔(۷۲) تیری عمر کی قسم! وہ لوگ اپنی گمراہی کے نشہ میں محو تھے۔(۷۳) سورج نکلتے ہی ان پر ایک آواز آئی۔(۷۴) ہم نے ان کی بستیوں کو تہ و بالا کر دیا اور ان پر پتھروں کا مینہ برسایا۔(۷۵) عبرت حا

صل کرنے والوں کے لئے اس میں نشانیاں موجود ہیں۔(۷۶)اور وہ بستیاں حجاز سے شام کو جاتے ہوئے بالکل سیدھے راستہ پر آتی ہیں۔(۷۷)ایمان والوں کے لئے اس واقعہ میں عبرت ہے۔(۷۸)بن کے رہنے والے شعیب علیہ السلام کی قوم بھی ظالم تھی۔(۷۹)ان سے بھی ہم نے حق سے اعراض کرنے کا بدلہ لیا اور دونوں قوموں کی بستیاں شاہراہ پر ہیں۔ (۸۰)قوم ثمود نے رسولوں کو جھٹلایا۔(۸۱)ہم نے اپنی نشانیاں انہیں دکھائیں لیکن وہ لوگ نہیں مانتے تھے۔(۸۲)اور وہ لوگ سنگتراشی کر کے مکان بنایا کرتے تھے۔(۸۳) صبح سویرے ہی ان پر ایک کڑک کی آواز آئی۔(۸۴)ان کے مال اور جائیدادیں انہیں اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ہرگز بچا نہ سکیں۔(۸۵)زمین و آسمان اور ان کے اندر جو کچھ ہے اس کو ہم نے ٹھیک طریقہ پر بنایا ہے تاکہ نتیجہ خیز ہو (یہ کوئی کھیل تماشا نہیں ہے) اگر یہ لوگ نہیں مانتے تو جانے دیجئے۔(۸۶) تیرا رب ہی خلاق اور علیم ہے جس نے انہیں بنایا ہے۔(۸۷) ہم نے آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) (تسلیماً کثیراً کثیراً) کو سبع مثانی (یعنی سورۂ فاتحہ) اور قرآن عظیم عطا فرمایا ہے۔آپ اس چیز میں شاغل رہیں۔واللہ اعلم۔(۸۸)کفار کو جو دنیاوی نعمتیں ملی ہیں ان کا خیال نہ کریں اور اپنا پہلو مومنوں کے حق میں نرم رکھیں۔(۸۹)اعلان فرمادیں کہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ڈرانے والا ہوں۔

## ربط بين الركوعين(٥، ٦):

گزشتہ رکوع میں حضرت لوطؑ کا بیان تھا۔اس رکوع میں اصحاب حجر کا بیان ہے۔

## خلاصہ رکوع ٦ :

(۱) تذکیر بایام اللہ۔(۲)اگر یہ لوگ نہیں مانتے تو ان سے منہ موڑ لو۔(۳)اور قرآن عظیم کو مضبوط پکڑ لو۔(۴)ان ٹھٹھا کرنے والوں کے شر سے بچانے کے لیے ہم کافی ہیں۔

ماخذ (۱) آیت (۸۰تا۸۴)۔(۲) آیت (۸۵)۔(۳) آیت (۸۷)۔(۴) آیت (۹۵)۔

### ربط آیات:

(۹۰)جس طرح بعض اوقات عذاب پہلے اہل کتاب پر آیا ہے۔(۹۱)جن لوگوں نے قرآن کو کئی ٹکروں میں منقسم کر رکھا ہے بعض باتوں کو مان لیتے ہیں اور بعض کا انکار کرتے ہیں۔(۹۲-۹۳)تیرے رب کی قسم! ہم ان سب سے پوچھیں گے، جو کچھ یہ کیا کرتے تھے۔(۹۴)جس چیز پر آپ مامور ہیں اس کا پوری طرح اظہار فرمادیں۔(۹۵)اور استہزاء کرنے والوں سے

ہم آپ کو بچائیں گے۔(۹۶) جو لوگ مشرک ہیں انہیں عنقریب حق و باطل کا پتہ لگ جائے گا۔(۹۷) ہم جانتے ہیں ان کی باتوں سے آپ کو تکلیف پہنچتی ہے۔(۹۸) ان کی پروانہ کریں اور اپنے رب کی حمد و تسبیح میں شاغل رہیں۔(۹۹) جب تک پیغام موت نہ آئے۔ اس وقت تک حق عبودیت ادا فرماتے رہیں۔

# سورة النحل

## سورة النحل مكية، نزلت بعد سورة الكهف

### سورۃ النحل کا سورۃ حجر سے ربط:

(۱) سورۃ الحجر کے آخر میں یقین کا ذکر تھا جس سے مراد موت اور موت قیامت صغریٰ ہے۔ اس میں قیامت کبریٰ کا بیان ہے یعنی ماقبل میں چھوٹی قیامت اور اس میں بڑی قیامت کا تذکرہ ہے۔

(۲) سورۃ حجر میں منکرین اور کافروں کے احوال کا بیان تھا اس سورۃ میں ان کے اخروی عذاب اور انجام کا بیان ہے۔

### تسمیہ سورۃ نحل:

(بسم اللّٰه) الذی اعطی لعباده الشفآء فی کتابه فوق العسل (الرحمن) بتبلیغ کتابه علی الجمیع (الرحیم) بتوفیق القبول علی المؤمنین .

ترجمہ: اس اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں جس نے اپنے بندوں کے لئے شہد سے زیادہ شفا اپنی کتاب میں رکھی جو کہ اپنی کتاب کے پرچار کے سلسلے میں سب پر عام مہربان ہے اور حق کے قبول کرنے کی توفیق کے سلسلے میں جو ایمان لانے والوں پر خاص مہربان ہے۔

### وجہ تسمیہ سورت النحل:

سورت النحل اس سورت کو اس لیے کہتے ہیں کہ اس میں شہد کی مکھی کے عجیب وغریب احوال کا ذکر ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ناآشنا خلقت کی طرف اشارہ ہے۔ لفظ نحل (شہد کی مکھی) اس سورت کے علاوہ اور کسی سورت میں مذکور نہیں۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے وا وحی ربك الی النحل ان اتخذی من الجبال بیوتا....الخ

عن أبی بن کعبؓ قال: دخلت المسجد فصلیت فقرأ سورة النحل ......(الدر المنثور (108/5)

عن أبی بن کعبؓ عن رسول الله من قرأ سورة النحل لم یحاسب بالنعم التی أنعم الله علیه فی دار الدنیا وأعطی من الأجر کالذی مات فأحسن الوصیة." (الکشف والبیان(163/7)

ترجمہ: ابی بن کعبؓ رسول اللہ ﷺ تسلیماً کثیراً نے فرمایا: جس نے سورت النحل پڑھی تو اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ ان نعمتوں کا حساب کتاب نہیں کریں گے، جو اللہ نے اس پر دنیا میں کی تھی اور اس کو اس مردے کی طرح اجر دے گا جو اچھی وصیت کر کے مرا۔

دوسرا نام: سورت النعم: (امام رازی 173/19 ؛ آلوسی 79/13؛ ابن الجوزی 548/2؛ قرطبی (65/10)

قال ابن الفرس: لما عدّد اللّٰه فيها من النعم على عباده. (الإتقان فی علوم القران (146)

ترجمہ: ابن فرس فرماتے ہیں کہ چونکہ اللہ تعالیٰ نے اس سورت میں بندوں پر اپنی کردہ نعمتوں کی خوبیاں بیان کی ہیں اس لیے یہ سورت "سورت نعم (نعمتوں والی سورت)" کہلاتی ہے۔

## موضوع و خلاصہ سورۃ النحل

مقصد وحی دعوت الی التوحید ہے۔

## فضیلت سورۃ النحل:

عن ابی بن کعبؓ عن رسول اللّٰه ﷺ: من قرأ سورة النحل لم يحاسبه اللّٰه بالنعم التی أنعم اللّٰه عليه فی دار الدنيا، وأعطى من الأجر كالذی مات فأحسن الوصية. (الکشف والبیان: ۱۶۳/۷)

حضرت ابی بن کعبؓ رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً) سے روایت کرتے ہیں: جو آدمی سورت نحل کی تلاوت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ اس کو دنیا میں عطا کردہ نعمتوں کا حساب نہیں کرے گا۔ اور اس کو ایسے مردے کے بقدر اجر دیتا ہے جو اچھی وصیت کر کے مرا۔

## خواب میں سورۃ النحل پڑھنے کی تعبیر:

حضرت ابن سیرینؒ نے فرمایا ہے۔ اگر خواب میں دیکھے کہ سورۃ النحل پڑھتا ہے۔ دلیل ہے کہ حلال رزق پائے گا اور اہل دین کا دوست دار ہوگا۔ (تعبیر الرؤیا: ۳۵۲)

ترتیب جمعی (16) ترتیب نزولی (70) آیات (128) رکوعات (16) کلمات (1841)

حروف (6707) زبر (2705) زیر (1051) پیش (907) دو زبر (93) دو زیر (59)

دو پیش (68) کھڑا زبر (27.8) کھڑی زیر (15) الٹا پیش (21) جزم (1432) شد (615) مد (90)

## خلاصہ رکوع ۱ :

(۱) مقصد وحی دعوت الی التوحید ہے۔(۲) تذکیر بالآء اللہ۔

ماخذ (۱) آیت (۲)۔ (۲) آیت (۳ تا ۸)

## ربط آیات:

(۱) اللہ تعالیٰ نے تمہاری اصلاح کے لئے قرآن حکیم نازل فرمایا ہے۔ اسکے متعلق عجلت سے کوئی فیصلہ نہ کرو۔ مثلاً یہ کہ منزل من اللہ نہیں ہے یا اس کی تعلیم غلط ہے۔ یہ نورالٰہی تمہیں ظلمت شرک سے نکالنے کے واسطے آیا ہے۔(۲) اللہ تعالیٰ فرشتوں کو وحی دیکر اپنے بندوں میں سے جس پر چاہے بھیجے۔ پیغام وحی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی معبود نہیں ہے۔(۳ تا ۸) تذکیر بالآء اللہ جس خدائے قدوس وحدہ لاشریک لہ کی طرف ہم تمہیں دعوت دیتے ہیں وہ ایسا محسن ہے۔ جس نے تم پر یہ احسان کئے۔(۹) اگر احسانات الٰہیہ یاد دلانے سے یہ بات خیال میں آجائے کہ واقعی اللہ تعالیٰ کی غلامی کا حق ادا کرنا چاہیئے۔ اس کے بعد یاد رکھو۔ دو راستے تمہارے سامنے ہیں ایک سیدھا راستہ جس کا ترجمان قرآن ہے۔ دوسرا ٹیڑھا جو تمہیں منزل مقصود تک نہیں پہنچائے گا۔

## ربط بین الرکوعین (۱، ۲):

گزشتہ رکوع میں انعامات اور توحید کے دلائل کا بیان تھا۔ اس رکوع میں یہی مضمون ہے۔

## خلاصہ رکوع ۲ :

تذکیر بالآء اللہ کے ذریعہ سے دعوت الی التوحید۔ ماخذ آیت (۱۰ تا ۱۷)۔

## ربط آیات:

(۱۰ تا ۱۶) جس مالک الملک کے دروازے کی طرف ہم تمہیں بلاتے ہیں وہ تم پر ان احسانات کا محسن ہے۔(۱۷) تم خود ہی اپنے ضمیر سے فیصلہ کرو کہ تمہارے معبودوں جیسی بے کار محض ہستیاں تمام چیزوں کے خالق کے برابر ہو سکتی ہیں؟ ہرگز نہیں۔ (۱۸) مذکورالصدر نعمتیں تو مشتے نمونہ از خروارے ہیں۔ ورنہ خدا کی نعمتوں کا گننا اور قید حساب میں لانا بالکل محال ہے۔ (۱۹) ان نعمتوں کے شکریہ میں در پردہ یا ظاہر جو کچھ تم کر رہے ہو۔ اللہ تعالیٰ اس سے پورا باخبر ہے۔(۲۰) ایسے مالک کو چھوڑ کر

ان مشرکوں نے جو معبود بنا رکھے ہیں وہ کوئی چیز پیدا نہیں کر سکتے۔ بلکہ خود مخلوق ہیں۔(۲۱) بلکہ وہ تو بے جان چیزیں ہیں۔

## ربط بين الركوعين(۲،۳):

گزشتہ رکوع میں توحید کے دلائل کا تذکرہ تھا۔ اور اس رکوع میں توحید کے دلائل کے نتیجے کا تذکرہ ہے یعنی دونوں رکوعات میں توحید کا مضمون ہے۔

## خلاصه ركوع ۳ :

(۱) تمہارا معبود ایک ہے۔(۲) اس کے ساتھ تعلق درست کرنے کیلئے اتباع قرآن ضروری ہے۔ ماخذ (۱) آیت (۲۲)۔ (۲) آیت (۲۴)۔

## ربط آیات:

(۲۲) تمہارا معبود وحدہٗ لاشریک لہٗ ہے۔ جن لوگوں کو قیامت کے دن والی خدائی گرفت کا یقین نہیں ہے وہ اس آواز کو ناپسند کرتے ہیں۔(۲۳) اللہ تعالیٰ ان متکبرین کے ظاہر و باطن کے تمام خیالات و حالات سے پورا آگاہ ہے۔ وہ ایسے متکبروں کو پسند نہیں کرتا۔(۲۴) قرآن ایسی مصلح کتاب کو اپنی حماقت کے باعث فقط پہلے لوگوں کے قصوں کا مجموعہ خیال کرتے ہیں۔(۲۵) اس جہالت اور حماقت کا نتیجہ یہ نکلے گا کہ وہ اپنے گناہوں نیز جنہیں ان کے خیالات سے گمراہی نصیب ہوگی ان کے گناہوں کے ذمہ دار بھی ہوں گے۔ کیسا برا بوجھ انہوں نے اٹھایا۔

## ربط بين الركوعين(۳،٤):

گزشتہ رکوع میں کفار کے کفر کا بیان تھا اور اس رکوع میں کفار کے انجام اور مکر کا بیان ہے۔

## خلاصه ركوع ٤ :

(۱) منکرین توحید دنیا میں برباد۔(۲) اور آخرت میں جہنم رسید ہوں گے۔(۳) اور اللہ والے قرآن حکیم سے جو عقیدت رکھتے ہیں وہ اس کی جزائے خیر پائیں گے۔ ماخذ (۱) آیت ۲۶۔(۲) آیت (۲۹)۔(۳) آیت (۳۰)۔

## ربط آیات:

(۲۶) ان سے پہلے بھی باطل پرستوں نے خدائی آواز کو دبانے کے لئے بارہا کوشش کی اور نتیجہ ہمیشہ ان ہی کی تباہی نکلتا رہا۔(۲۷) دنیا کے تباہی کے علاوہ آخرت کی رسوائی ابھی باقی ہے۔ مومن اس دن کہیں گے کہ آج رسوائی اور برائی باطل پرستوں

اور توحید کے دشمنوں کے لئے ہے۔ (۲۸) جنہوں نے مرتے دم تک مخالفت حق نہیں چھوڑ دی تھی اس دن یہ بد بخت اپنے شرک وکفر سے انکار کردیں گے۔ان کا انکار کس کام آسکتا ہے اللہ تعالیٰ کو ان کے اعمال کا پورا علم ہے۔(۲۹) ان متکبرین کے متعلق یہ حکم ہوگا۔(۳۰) باطل پرست تو قرآن حکیم کو اساطیر الاولین سے تعبیر کررہے تھے۔لیکن حق پرست اسے خیر محض تصور کرتے ہیں۔ان کی جزئے خیر دنیا اور آخرت میں کامیابی ہوگی۔ (۳۱) آخرت میں ان کا ٹھکانہ جنت ہوگا۔ (۳۲) مذکورۃ الصدر جزائے خیر ان نیکو کاروں کی ہے جو دنیا سے شرک وکفر کی ظلمت سے پاک اور نور توحید سے اپنے سینوں کو منور کر کے رخصت ہوئے تھے۔ان پر فرشتے رحمت کے سلام کریں گے۔ (۳۳) مخالفین حق رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کے فرمانے پر اعتماد نہیں کرتے۔چاہتے ہیں کہ فرشتے آئیں یا اللہ والا فیصلہ جو قیامت میں صادر ہوگا، اب صادر ہوجائے ان سے پہلے ظالم بھی اسی طرح کرتے آئے ہیں۔(۳۴) پھر ان پر شامت اعمال پڑی۔(اسی طرح ان پر بھی پڑے گی۔)

## ربط بین الرکوعین (٤،٥):

گزشتہ رکوع میں گمراہ لوگوں اور ان کے ہلاکت کا بیان تھا اور ساتھ مؤمنوں کی کامیابی وکامرانی کا بیان تھا۔اس رکوع میں مشرکوں کا بیان ہے۔

## خلاصہ رکوع ٥:

(۱) منکرین توحید کا مسئلہ تقدیر کو آڑ بنانا۔ (۲) اگر مشیت الٰہی شرک کو جائز رکھتی تو ہر نبی پیغام توحید کیسے لاتا۔

ماخذ (۱) آیت (۳۵)۔(۲) آیت (۳۶)۔

### ربط آیات:

(۳۵) پہلے لوگوں کی طرح اپنے افعال قبیحہ کو مشیت ایزدی پر محمول کرتے ہیں۔(۳۶) ہم نے ہر ایک جماعت میں رسول بھیج کر اعلان توحید کردیا تھا پھر بعض راہ راست پر آگئے اور بعض گمراہی میں مبتلا رہے۔پھر دیکھ لو، جھٹلانے والوں کی عاقبت کیسی ہوئی۔(۳۷) آپ خواہ ان کی ہدایت کے خواہاں ہوں لیکن جس کی شامت اعمال کے باعث اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس پر گمراہی کا حکم لگ چکا ہو وہ راہ راست پر کس طرح آئے۔(۳۸) ان کے خیالات ملاحظہ فرمائیے کیسے گندے ہیں کہ مرنے کے بعد اللہ تعالیٰ ہرگز نہیں اٹھائے گا بھلا یہ اپنی اصلاح کس طرح کریں حالانکہ قطعی فیصلہ ہے کہ اللہ تعالیٰ مخلوقات کو دوبارہ پیدا

کرے گا۔(۳۹) تاکہ مسائل اختلافیہ امم کے درمیان فیصلہ فرمائے اور کفار کو ان کے جھوٹ کا پتہ لگ جائے۔(۴۰) ہمیں دو بارہ جہان کے بنانے میں مشکل ہی کیا ہے ہم تو ہر چیز کو کلمہ کن سے بنا لیتے ہیں۔

## ربط بین الرکوعین(۵،۶):

گزشتہ رکوع میں منکرین اور ان کی ہلاکت کا تذکرہ تھا اس رکوع میں مؤمنین اور ان کی کامیابی کا تذکرہ ہے۔

## خلاصہ رکوع ۶:

(۱) توحید پرستی کے باعث جن لوگوں کو وطن مالوف چھوڑنے پر مجبور کیا گیا ہے انہیں دنیا اور آخرت میں جزائے خیر ملے گی۔

(۲) تعلق باللہ کی اصلاح کے واسطے قرآن حکیم نازل ہوا ہے۔ ماخذ (۱) آیت (۴۱)۔(۲) آیت (۴۴)۔

## ربط آیات:

(۴۱) مہاجرین کے لئے دنیا اور آخرت کے اجر کا وعدہ ہے۔(۴۲) جن لوگوں نے صبر کیا اور خدا تعالیٰ پر اعتماد رکھتے ہوئے تمام مصائب برداشت کیں۔(۴۳) پہلے بھی ہم انسانوں ہی کی طرف وحی بھیجا کرتے تھے۔(۴۴) اسی قاعدہ پر اب ہم نے آپ کی طرف قرآن نازل فرمایا ہے تاکہ آپ لوگوں کو احکام الٰہی پہنچا دے۔(۴۵) کیا ہماری آواز کے خلاف سعی کرنے والے فریبی اس بات سے نڈر ہو گئے ہیں کہ ہم انہیں زمین میں دھنسا دیں یا ایسی جگہ سے عذاب لائیں کہ انہیں پتہ ہی نہ لگنے پائے۔(۴۶) یا سفر میں آتے جاتے تباہ کر دیں۔(۴۷) یا آہستہ آہستہ ان کے مال و متاع کو تباہ کرتے کرتے انہیں فنا ہی کر دیں۔(۴۸ تا ۵۰) کیا ان نافرمانوں کو اس سے عبرت حاصل نہیں ہوتی کہ سب چیزیں اللہ تعالیٰ کے سامنے سربسجود ہیں اور چیزیں تو دور ہیں خود ملائکہ عظام اللہ تعالیٰ سے ہر وقت ڈرا کرتے ہیں اور جو حکم ملے فوراً تعمیل کرتے ہیں۔

## ربط بین الرکوعین(۶،۷):

گزشتہ رکوع میں توحید کے بعض دلائل مذکور ہو چکے اس رکوع میں شرک کا ابطال اور توحید کا مضمون ہے۔

## خلاصہ رکوع ۷:

(۱) تمہارا معبود ایک ہے۔(۲) وہی تمہارا محسن اور مصیبت میں کام آنے والا ہے۔(۳) یہ لوگ ایسے بے سمجھ ہیں کہ بجائے اس کی قدر کرنے کے گستاخی کرتے ہیں اور اس کی طرف محض جھوٹ سے بیٹیاں منسوب کرتے ہیں۔ ماخذ (۱) آیت ۵۱۔ (۲) آیت (۵۳)۔(۳) آیت (۵۷ تا ۵۹)۔

## ربط آیات:

(۵۱) اے لوگو! تمہارا معبود فقط ایک اللہ تعالیٰ ہے۔(۵۲) زمین وآسمان میں جو کچھ ہے سب اسی کا ہے اور قابل اطاعت ہمیشہ سے فقط وہی ایک ہے۔(۵۳) جو نعمت تمہیں ملی ہوئی ہے اس کا عطا کرنے والا فقط وہی ہے اور جب تم پر کوئی مصیبت آتی ہے تو اسی کے ہاں فریاد لے جاتے ہو۔(۵۴) جب وہ مصیبت ہٹا دیتا ہے تو پھر بعض لوگ اسی کے ساتھ شرک کرتے ہیں (۵۵) اسی طرح اللہ تعالیٰ کے احسان کو فراموش کر دیتے ہیں۔(۵۶) یہ مشرک خداداد رزق میں سے ان معبودان باطل کا حصہ نکالتے ہیں جن کے حق کا ان کے ہاں کوئی ثبوت نہیں اس افتراء کی ان سے باز پرس ہوگی۔(۵۷) اللہ تعالیٰ کے واسطے بیٹیاں ثابت کرتے ہیں اور اپنے لئے جو ان کا جی چاہتا ہے۔(۵۸) حالانکہ بیٹی کو اتنا برا سمجھتے ہیں۔(۵۹) کہ ان کے ہاں پیدا ہو تو منہ چھپاتے پھرتے ہیں۔(۶۰) احتیاج اولاد وغیرہ اور بیٹی کو برا سمجھنا اور اسے زندہ درگور کرنا اس قسم کی بری باتیں سب انہی کفار کا حصہ ہے اللہ تعالیٰ ان سب چیزوں سے پاک ہے وہ سب پر غالب اور حکیم ہے۔

## ربط بین الرکوعین(۷،۸):

گزشتہ رکوع میں خاص لوگوں کے ظلم کا بیان تھا اور وہ ظلم بیٹیوں کو زندہ درگور کرنا تھا۔اس رکوع میں لوگوں کے عام ظلم اور اس کے انجام کا تذکرہ ہے۔

## خلاصہ رکوع ۸:

(۱) پہلی امتوں کی طرح ان پر بھی شیطان مسلط ہو چکا ہے۔(۲) ان تمام غلط باتوں کی اصلاح فقط قرآن حکیم سے ہو سکتی ہے

ماخذ (۱) آیت (۶۳)۔(۲) آیت (۶۴)۔

## ربط آیات:

(۶۱) اگر اللہ تعالیٰ انسان کے گناہوں پر گرفت کرتا تو زمین پر کوئی جاندار زندہ رہنے نہ پاتا۔لیکن ایک میعاد معین تک اس نے مہلت دے رکھی ہے۔(۶۲) اپنی ناپسندیدگی کی چیز اللہ تعالیٰ کے لئے ثابت کرتے ہیں۔اور تمنا یہ رکھتے ہیں کہ اگر بفرض محال ہمیں دوبارہ زندگی میں اٹھایا گیا تو جنت میں جائیں گے۔(۶۳) جس طرح پہلی امتوں کو شیطان نے گمراہ کیا تھا اسی طرح ان کو بھی گمراہ کر رہا ہے۔(۶۴) قرآن حکیم کو ہم نے ہادی اور رحمت بنا کر نازل کیا ہے، لیکن فائدہ وہی اٹھا سکتے ہیں جنہیں اس کی صداقت پر ایمان ہو۔(۶۵) جس طرح جسمانی رزق اللہ تعالیٰ کی تدبیر محض سے انسان کو ملتا ہے۔اسی طرح روحانی رزق

بھی فقط اسی کے دروازہ سے مل سکتا ہے۔ چنانچہ اسی رزق کے مہیا فرمانے کے لئے قرآن نازل ہوا ہے۔

### ربط بین الرکوعین(۸،۹):

گزشتہ رکوع میں توحید پر دلائل کا بیان تھا اس رکوع میں بھی یہی مضمون مذکور ہے۔

## خلاصہ رکوع ۹:

اس شبہ کا ازالہ کہ انسان کی زبان سے کلام الٰہی کس طرح ظاہر ہو سکتا ہے۔ ماخذ آیت (۶۶۔۶۷)۔

### ربط آیات:

(۶۶) رکوع سابق میں آیا ہے کہ ہم نے آپ کو قرآن حکیم دیا ہے اگر کفار کے دل میں شبہ پیدا ہو کہ کلام الٰہی انسان کی زبان میں کس طرح آ سکتا ہے تو اس حقیقت کو مثالوں کے ذریعہ سے واضح کیا گیا ہے مثلاً سوال ہے کہ کیا یہ بعید از قیاس نہیں کہ گوبر اور خون کے موجود ہوتے ہوئے گائے یا بھینس کے تھنوں سے خالص دودھ نکل آتا ہے۔ (۶۷) جس طرح اللہ تعالیٰ کھجور اور انگور کی لکڑیوں سے لذیذ میوے پیدا کر دیتا ہے۔ اسی طرح وہ قادر ہے کہ ایک انسان کے منہ سے کلام پاک کی تلاوت کرادے۔ (۶۸،۶۹) جس طرح شہد کی مکھی کے پیٹ سے اللہ تعالیٰ شہد پیدا کر دیتا ہے، اسی طرح ایک پاکیزہ ترین انسان کی زبان مبارک سے اپنے ارشادات خلق خدا تک پہنچا دیتا ہے۔ (۷۰) جس طرح اس کی قدرت کاملہ انسان پر مختلف تصرفات کرتی ہے۔ اسی طرح یہ بھی ایک تصرف ہے کہ ایک کامل مکمل انسان کی زبان سے خدائی تعالیٰ کلام سنائی دے۔

### ربط بین الرکوعین(۹،۱۰):

گزشتہ رکوع میں توحید کے دلائل کا بیان تھا اس میں بھی توحید کے دلائل کا بیان ہے اور ساتھ شرک کا ابطال بھی ہے۔

## خلاصہ رکوع ۱۰:

ضرورت توحید کی امثلہ۔ ماخذ آیت (۷۱۔۷۵۔۷۶)۔

### ربط آیات:

(۷۱) جب تم خداداد رزق اپنے جیسے انسان غلاموں پر تقسیم کرنا پسند نہیں کرتے تو حقوق اللہ تعالیٰ کو کس طرح مخلوق کو دینا گوارا کر سکتے ہو۔ (۷۲) ایسے محسن خدا تعالیٰ سے منہ موڑ کر کس طرح بت پرستی اختیار کرتے ہو۔ (۷۳) وہ معبود تو بے کار اور محض عاجز ہیں۔ (۷۴) لہٰذا اللہ تعالیٰ کے لئے مثالیں مت بنایا کرو۔ (۷۵) جس طرح آقا اور غلام برابر نہیں ہو سکتے اسی طرح

خدا تعالیٰ اور بندے کبھی برابر نہیں ہو سکتے۔(۷۶) جس طرح یہ دونوں برابر نہیں ہو سکتے اسی طرح خدائے قدوس وحدہٗ لاشریک لہٗ مختار مطلق اور عاجز بندہ کبھی برابر نہیں ہو سکتے۔

## ربط بین الرکوعین(۱۱،۱۰):

گزشتہ رکوع میں توحید کے دلائل اور واضح مثالیں ذکر ہوئی اس رکوع میں یہی مضمون ہے۔

## خلاصہ رکوع ۱۱:

دلائل توحید۔ ماخذ آیت (۷۸۔۷۹۔۸۰۔۸۱)۔

## ربط آیات:

(۷۷) آسمان اور زمین کی تمام چھپی ہوئی باتوں سے اللہ تعالیٰ آگاہ ہے اور اس کی قدرت میں قیامت تو اتنی آسان چیز ہے کہ آنکھ جھپکنے کی دیر میں لا سکتا ہے۔(۷۸) اللہ تعالیٰ وہ ذات ہے جس نے تمہیں ماؤں کے پیٹوں سے نکالا اور کان آنکھیں اور دل دیئے تاکہ تم اس کا شکر کرو۔(۷۹) پرندوں کو معلق بالہواء ہی رکھتا ہے۔(۸۰) سفر و حضر میں رہنے سہنے کا سامان اسی نے مہیا کر کے دیا ہے۔(۸۱) اللہ تعالیٰ نے درختوں دیواروں وغیرہ کے سائے بنائے جن میں آرام پاتے ہو اور اسی نے پہاڑوں میں غار بنائے اور اسی نے کرتے بنائے جن کے ذریعہ گرمی سے بچتے ہو اور بعض ایسے ہیں جن سے جنگ میں بچاؤ حاصل کرتے ہو۔(۸۲۔۸۳) اگر اتنی نعمتیں یاد دلانے کے بعد بھی ان کے انکار میں کوئی فرق نہ آئے اور وہ آستانہ الٰہی پر سر نہ جھکائے تو جانے دیجئے آپ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) نے اپنا تبلیغی فرض ادا کر دیا۔

## ربط بین الرکوعین(۱۲،۱۱):

گزشتہ رکوع میں توحید کے دلائل، ابطال شرک اور منکرین کے انکار کا تذکرہ ہو گیا۔ اس رکوع میں توحید کے دلائل، مشرکین کو وعید اور ان کے انجام بد کا تذکرہ ہو رہا ہے۔

## خلاصہ رکوع ۱۲:

(۱) قیامت کے دن ان منکرین کا کوئی عذر نہیں سنا جائے گا۔(۲) یہ لوگ اپنے شرک و کفر سے اس دن خود بیزار ہوں گے۔(۳) اگر آپ اپنی اصلاح کرنا چاہیں تو قرآن رہنمائی کے لئے موجود ہے۔ ماخذ (۱) آیت (۸۴)۔(۲) آیت (۸۷)۔(۳) آیت (۸۹)۔

**ربط آیات:**

(۸۴) قیامت کے دن انبیاء علیہم السلام اپنی اپنی امت کے انکار کے متعلق شہادت دیں گے اور اس وقت امتوں سے حصول رضائے الٰہی کا مطالبہ نہیں کیا جائے گا۔ (۸۵) عذاب آنے کے بعد ظالموں کو کسی قسم کی رعایت نہیں دی جائے گی۔ (۸۶) وہاں مشرکین اور ان کے معبودوں میں یہ مکالمہ ہوگا۔ (۸۷) مشرکین اس دن اطاعت الٰہی کریں گے۔ یعنی جو حکم ملے گا اس سے سرتابی نہیں کر سکیں گے اور معبودان باطل کے متعلق جو سبز باغ شفاعت وغیرہ دیکھا کرتے تھے وہ سب غلط ہو جائیں گے۔ (۸۸) اللہ تعالیٰ کے راستے سے روکنے والے مفسدوں کو دوسروں سے زیادہ عذاب دیا جائے گا۔ (۸۹) ہر ایک نبی اپنی امت پر گواہ ہوگا اور آپ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) اپنی امت پر گواہ ہوں گے اگر یہ لوگ اس دن کے عذاب سے بچنا چاہتے ہیں تو اس کتاب اللہ سے تمسک کریں جس میں ہر چیز کی وضاحت اور ہدایت و رحمت موجود ہے اور فرمان برداروں کے لئے اس میں خوشخبری ہے۔

**ربط بین الرکوعین (۱۲، ۱۳):**

گزشتہ رکوع میں قرآن کا ذکر ہے۔ "ونزلنا علیك الكتٰب تبیاناً لكل شیء و هدی، "اس رکوع میں یہ بیان ہے کہ تلاوت قرآن کے وقت اللہ تعالیٰ کی پناہ حاصل کرو۔ "فاذا قرأت القرآن فاستعذ باللّٰه من الشیطٰن الرجیم."

## خلاصہ رکوع ۱۳:

قرآن حکیم کا اصلاحی نظام (پروگرام) ہے۔ ماخذ آیت (۹۰ تا ۹۲-۹۴-۹۵)۔

**ربط آیات:**

(۹۰-۹۱-۹۲) قرآن حکیم کا اصلاحی نظام یہ ہے۔ (۹۳) اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو اپنی طاقت سے سب کو ایک راستہ پر چلا لیتا لیکن اس نے مہلت دے رکھی ہے جس کا جی چاہے ہدایت حاصل کریں اور جس کا جی چاہے گمراہ رہے اللہ تعالیٰ بھی اعمال کے مناسب فیصلہ فرما دیتا ہے۔ (۹۴-۹۵) اصلاحی نظام کی بقیہ دفعات یہ ہیں۔ (۹۶) دنیاوی مفاد کی خاطر تعلق باللہ کو خراب نہ کرو وہی چیز کام آئے گی جو اللہ تعالیٰ کے ہاں بھیج دو گے اس راستہ کو چھوڑ کر جو کچھ بھی جمع کرو گے سب یہیں رہ جائے گا۔ (۹۷) رضائے الٰہی کے طالبوں کو دنیا میں بھی اچھی زندگی بسر کرنے کا موقع ملے گا اور ان اعمال صالحہ کی برکت سے آخرت میں بھی جزائے خیر نصیب ہوگی۔ (۹۸) قرآن پڑھنے سے پہلے شیطان کے شر سے پناہ مانگ لیا کرو تا کہ اللہ تعالیٰ جو وعدہ

دے اس میں شک نہ آنے پائے۔(۹۹) خدا پرستوں پر شیطان قابو نہیں پا سکتا۔(۱۰۰) اس کا قابو اپنے دوستوں اور مشرکوں پر چل سکتا ہے۔

## ربط بین الرکوعین(۱۳،۱٤):

گزشتہ رکوع میں شیطان کے دوستوں اور حق بات چھپانے کا بیان تھا۔اس رکوع میں شیطان کے دوستوں اور قرآن مجید کا انکار کرنے والوں کا بیان ہے۔

## خلاصہ رکوع ١٤:

(۱) بوقت ضرورت نظام نامہ میں جب تبدیلی ہوتی ہے تو بے سمجھی سے اسے قرآن حکیم کے خود ساختہ ہونے کی دلیل بنا لیتے ہیں ۔(۲) یہ غافل قیامت کے دن نقصان اٹھائیں گے۔ ماخذ(۱) آیت ۱۰۱۔ (۲) آیت ۱۰۸۔۱۰۹۔

### ربط آیات:

(۱۰۱) بوقت ضرورت تبدیل احکام کو افتراء پر محمول کرتے ہیں۔(۱۰۲) ان سے کہہ دیجئے یہ تبدیلی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتی ہے اور فرشتہ تبدیلی کے احکام لاتا ہے مومنین کے حق میں یہ تبدیلی ہدایت اور خوشخبری کا کام دیتی ہے کیونکہ انہیں یہ چیز مفید نظر آتی ہے۔(۱۰۳) ان کے بیہودہ اعتراضوں کا ہمیں علم ہے۔(۱۰۴) جو قرآن حکیم کے ذریعہ سے ہدایت پانا نہیں چاہتے انہیں اللہ تعالیٰ کے دروازے کے سوا اور کہیں ہدایت نہیں مل سکتی۔(۱۰۵) خدا پر افتراء تو فقط بے ایمان ہی باندھ سکتے ہیں۔حضور اقدس ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) ایسی پاک ہستی سے یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے۔(۱۰۶) خدا کے متعلق جھوٹا کلمہ تو ادنیٰ مومن بھی نہیں کہہ سکتا۔ہاں مضطر ہو کر کسی مومن کی زبان سے ظاہری طور پر کفر کا کلمہ نکل جائے تو اور بات ہے۔۔جب ادنیٰ درجہ کا مومن خدا تعالیٰ پر جھوٹ نہیں باندھ سکتا تو حضور اکرم ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) سے یہ کس طرح ہو سکتا ہے۔ہاں جن لوگوں نے اپنا سینہ کفر کے لئے وقف کر رکھا ہے۔ان پر اللہ تعالیٰ کا غضب نازل ہوگا۔(۱۰۷) غضب اس لئے نازل ہوگا کہ انہوں نے آخرت پر دنیا کو ترجیح دی۔(۱۰۸) جنہوں نے دنیا کو ترجیح دی ان پر حق کا کوئی کلمہ اثر نہیں کر سکتا۔وہ ہمیشہ غافل رہتے ہیں۔ (۱۰۹) وہ لوگ آخرت میں یقیناً نقصان اٹھائیں گے۔(۱۱۰) جو لوگ تعلق باللہ کی وجہ سے وطن و دیار کو خیر باد کہنے پر مجبور کئے گئے۔اللہ تعالیٰ انہیں مغفرت فرمائے گا۔

## ربط بین الرکوعین(١٤، ١٥):

گزشتہ رکوع میں کفار کے آخرت میں خسارے کا بیان تھا اور اس رکوع میں ان کو پوری پوری سزا اور آخرت میں ان کے مجادلے کا بیان ہے۔

## خلاصہ رکوع ١٥:

(۱) قیامت کے دن گرفت سے بچنے کے لئے بہتیرا جھگڑا کریں گے۔ لیکن بد اعمالی کی سزا پا کر رہیں گے۔ (۲) ہاں اگر سزا سے بچنا چاہتے ہیں تو اس وقت اپنی اصلاح کرلیں۔ ماخذ (۱) آیت (۱۱۱)۔ (۲) آیت (۱۱۹)۔

### ربط آیات:

(۱۱۱) قیامت کے دن نجات کے لئے ہر شخص ہاتھ پاؤں مارے گا لیکن اس دن کی جدو جہد مفید نہیں گی۔ ہر شخص کو مناسب اعمال کی جزاء دی جائے گی۔ (۱۱۲۔۱۱۳) تکذیب رسول پر اللہ تعالیٰ اس قسم کا عذاب ہر وقت دے سکتا ہے۔ (۱۱۴) لہٰذا اللہ تعالیٰ کی نعمتیں استعمال کر کے اس کا شکر بجالاؤ۔ (۱۱۵) البتہ ان چیزوں کا استعمال نہ کرو۔ (۱۱۶) ممنوعات میں اپنی طرف سے دفعات قانون مت بناؤ۔ (۱۱۷) افتراء علی اللہ کرنے والے اگر چہ دنیا میں چندروزہ آرام پائیں گے۔ لیکن بالآخر دردناک عذاب میں مبتلا کئے جائیں گے۔ (۱۱۸) یہود پر بعض چیزیں ان کے طغیان وسرکشی کے باعث بھی حرام ہوئی تھیں۔ (۱۱۹) مفتریوں اور مفسدوں میں سے بھی جو لوگ توبہ کر کے اللہ تعالیٰ کے دروازہ پر آجائیں، بارگاہ الٰہی سے انہیں معافی نامہ مل جاتا ہے۔

## ربط بین الرکوعین(١٥، ١٦):

گزشتہ رکوع میں اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھنے والوں کا بیان تھا اور اس رکوع میں سب بڑے مصلح حضرت ابراہیمؑ کا بیان ہے۔

## خلاصہ رکوع ١٦:

اگر اللہ تعالیٰ کے شاکر بندے بننا چاہتے ہیں اور دنیا اور آخرت کی بھلائی کے خواہاں ہیں تو ابراہیم علیہ السلام کا نمونہ اختیار کریں۔ ماخذ آیت (۱۲۰ تا ۱۲۳)۔

### ربط آیات:

(۱۲۰۔۱۲۱) ابراہیم علیہ السلام اپنے زمانہ میں ابتداءً خدا پرستوں کی ایک جماعت کے قائم مقام تھے۔ کیونکہ ان کا اور کوئی اس

وقت ساتھی نہ تھا، لہٰذا وہ یہود و نصاریٰ، مشرکین عرب اور مسلمانوں کے مسلم التنظیم بزرگ ہے، کیونکہ ان کا نمونہ ان سب کو اختیار کرنا چاہیے۔ وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں برگزیدہ تھے اور صراط مستقیم کی انہیں رہنمائی کی گئی تھی۔ (۱۲۲) دنیا میں انہیں عزت اور برکت نصیب ہوئی۔ اور آخرت میں نیکو کاروں میں شمار کیے جائیں گے۔ (۱۲۳) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (تسلیماً کثیراً کثیراً) کو بھی ان ہی کے نقش قدم پر چلنے کا حکم دیا گیا ہے۔ (۱۲۴) خصوصیات ملت یہودیہ کے اتباع کی ضرورت نہیں ہے۔ (۱۲۵) نہایت دانائی اور عمدہ نصیحت کے طریقہ سے دعوت الی اللہ دیجئے۔ (۱۲۶) اور اگر سختی کی ضرورت پیش آئے تو فقط بدلہ پر اکتفا کیجئے اس سے زیادہ تکلیف نہ دی جائے اور اگر صبر کر سکیں تو اس کے نتائج صبر کرنے والوں کو اچھے ملیں گے۔ (۱۲۷) آپ ان کی ایذا دہی پر صبر کریں۔ آپ کا صبر اللہ تعالیٰ کے لئے ہوگا اور ان کے حیلے بہانوں سے کبیدہ خاطر نہ ہو۔ (۱۲۸) اللہ تعالیٰ ہمیشہ اپنے پرہیزگار اور نیکو کار بندوں کے ساتھ دیا کرتا ہے۔

# سورة بنی اسرائیل

## سورة بنی اسرائیل مکیة، نزلت بعد سورة القصص

سورۃ بنی اسرائیل کا سورۃ نحل سے ربط:

(۱) سورۃ نحل میں کفار کے استہزاء اور نبی کریم ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کی طرف جھوٹ باندھنے کی نسبت کرنے کا بیان تھا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ "قالوا انما انت مفتر۔" اور یہ نبی کریم ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کے غم و حزن کا سبب تھا۔ سورۃ بنی اسرائیل میں واقعہ معراج مذکور ہے کہ نبی کریم ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کے غم کا ازالہ ہو جائے۔

(۲) سورۃ نحل میں نبی کریم ﷺ کو تسلی تھی کہ آپ کفار مکہ سے تنگی اور پریشانی میں مبتلاء نہ ہو۔ "ولا تحزن علیهم ولا تکن فی ضیق مما یمکرون۔" سورۃ بنی اسرائیل میں واقعہ معراج کا بیان تھا جو کہ نبی ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کی تنگی اور پریشانی کا سبب بنا اس وجہ سے کفار اس واقعہ کے پیچھے استہزاء کرتے تھے۔

(۳) سورۃ نحل کے اختتام میں متقین اور محسنین کا بیان تھا اور سورۃ بنی اسرائیل میں متقی اعظم اور محسن اعظم حضرت محمد ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کا بیان ہے۔

تسمیہ سورۃ بنی اسرائیل:

(بسم اللّٰہ) الذی رفع درجة عبده (الرحمن) باسراء ه فتکون رحمة للخلائق (الرحیم) باراء ة آیاته لیریها لخواص خلقه فیجعلهم کاملین مکملین.

ترجمہ: اس اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں جس نے اپنے بندہ (حضرت محمد ﷺ تسلیماً کثیراً کثیراً) کا درجہ بلند کیا جو اپنے اس بندے کے معراج کے سلسلے میں بہت مہربان ہے تاکہ وہ معراج لوگوں کے لئے سبب رحمت وہدایت بن جائے جو کہ اپنے نبی ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کو اپنے علامات ونشانات دکھانے کے سلسلے میں رحیم ہے تاکہ وہ اُن علامات و نشانات کو اللہ تعالیٰ کے خاص بندوں صحابہ کرامؓ کو دکھائیں تاکہ وہ انہیں کامل مکمل بندے بنائیں۔

وجہ تسمیہ سورت الاسراء:

اس سورت کی ابتدا حضور ﷺ تسلیما کثیرا کثیرا کے قصہ اسراء سے ہوا ہے کہ کس طرح حضور ﷺ تسلیما کثیرا کثیرا نے مکہ سے بیت المقدس کا سفر راتوں رات طے کیا۔ یہ ایک حیران کن معجزہ تھا جو حضور ﷺ تسلیما کثیرا کثیرا کی ذات مبارکہ کے واسطے ظاہر کیا گیا۔ چونکہ اسراء کا واقعہ صرف اسی سورت میں مذکور ہے؛ اس لیے اس سورت کو سورت اسراء کہا جاتا ہے۔

دوسرا نام: سورت بنی اسرائیل:

(ابن الجوزی 3/3: بیضاوی 563/1: الاتقان (146)

عن عبد اللہ بن مسعودؓ أنه قال في بني إسرائيل والكهف ومريم وطه والأنبياء، هن من العتاق الأول وهن من تلادي .(أخرجه البخاري: رقم الحديث (4739)

ترجمہ: عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ بنی اسرائیل، کہف، مریم، طہٰ اور سورت انبیاء یہ سورتیں پہلی پرانی اور قدیم سورتوں میں سے ہیں۔

## خلاصہ وموضوع سورۂ بنی اسرائیل

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (تسلیماً کثیراً کثیراً) کے دین کی باقی ادیان سے نسبت کیا ہے۔ جس طرح آپ امام الانبیاء علیہم السلام ہیں اسی طرح آپ کا دین امام الادیان ہے۔

فضیلت سورۂ بنی اسرائیل:

عن ابو لبابةؓ قال: قالت عائشةؓ: كان النبي ﷺ لا ينام على فراشه حتى يقرأ بني اسرائيل والزمر.

(أخرجه الترمذي، كتاب فضائل القرآن: ۱۳۶/۲)

حضرت ابولبابہؓ عرض کرتے ہیں کہ عائشہؓ فرماتی ہیں "رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) بستر پر اس وقت تک نہیں

سوتے تھے جب تک سورت بنی اسرائیل اور سورت زمر کی تلاوت نہ فرمالیتے۔

## خواب میں سورۂ بنی اسرائیل پڑھنے کی تعبیر:

حضرت ابن سیرینؒ نے فرمایا ہے۔ اگر خواب میں دیکھے کہ سورۂ بنی اسرائیل پڑھتا ہے۔ دلیل ہے کہ حق تعالیٰ کے نزدیک قرب پائے گا اور دنیا میں عزت و مرتبہ حاصل کرے گا۔ (تعبیر الرؤیا:۳۵۲)

**ترتیب جمعی (17) ترتیب نزولی (50) آیات (111) رکوعات (12) کلمات (1533) حروف (6400) زبر (2210) زیر (871) پیش (651) دوزبر (189) دوزیر (28) دوپیش (15) کھڑا زبر (206) کھڑی زیر (26) الٹا پیش (36) جزم (1280) شد (453) مد (89)**

## خلاصہ رکوع ۱ :

دعوت حقہ اور اس پر لبیک کہنے کی ضرورت۔ ماخذ آیت (۱۰،۹)۔

**ربط آیات:**

(۱) اللہ تعالیٰ اس الزام سے پاک ہے کہ بظاہر الفاظ میں یہ فرمائے کہ اس نے اپنے بندہ کو مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک سیر کرائی اور حقیقت میں سیر نہ ہو بلکہ محض ایک خواب دکھایا ہو۔ (۲) معراج مبارک کی سیر ایسی ہی تھی۔ جس طرح موسیٰ علیہ السلام کے لئے سیر طور (الا تتخذوا من دونی) مقصد تورات یہ ہے کہ ماسوی اللہ سے انسان کٹ جائے۔ (۳) نوح علیہ السلام اللہ کے شکر گزار بندے تھے۔ تمہیں بھی اپنے مولیٰ کا شکر گزار بندہ ہونا چاہیے۔ اس مقصد کی تکمیل کے لئے تمہیں بھی تورات دی گئی ہے۔ (۴) بنی اسرائیل کو یہ فیصلہ سنا دیا گیا تھا کہ دو دفعہ تم زمین میں فساد پھیلاؤ گے اور دو ہی دفعہ ذلیل کیے جاؤ گے۔ (۵) جب تمہاری سزا کا پہلا وعدہ آیا تو قوم عمالقہ (اور بعض کا خیال ہے سنجاریب بابل کا بادشاہ بمعہ لشکر کے ان پر مسلط ہوا) سخت جنگجو تم پر مسلط کی گئی۔ (۶) پھر اللہ تعالیٰ نے تمہیں اپنے دشمنوں پر قابو دلایا اور مال و اولاد سے مالا مال بنا دیا۔ (۷) یاد رکھو اگر نیکی کرو گے تو اس کا فائدہ خود ہی اٹھاؤ گے اور اگر برائی کرو گے تو نقصان بھی خود ہی پاؤ گے۔ (فاذا جاء وعد الاخرۃ) جب تم نے دوبارہ زمین میں فساد کیا اور یحییٰ علیہ السلام کا قتل ناحق کیا تو خردوش بادشاہ کو اللہ تعالیٰ نے تم پر بمعہ لشکر مسلط فرمایا اور اسی نے تمہارے ہزارہا آدمیوں کا ایک بندہ خدا کے عوض میں خون بہایا۔ (۸) آئندہ اگر اس قسم کی شرارتوں سے باز رہو گے تو اللہ تعالیٰ کی رحمت تم سے بعید نہیں اگر پھر فتنہ برپا کرو گے تو اللہ تعالیٰ پھر سزا دیگا۔ (۹) جس طرح تورات بنی اسرائیل کے لئے ہادی تھی اسی طرح قرآن سب سے سیدھے راستہ کی رہنمائی کے لئے نازل ہوا ہے۔ فرمانبرداروں کے لئے قرآن خوشخبری

دینے والا ہے۔(۱۰) نافرمانوں کے لئے عذاب الٰہی سے ڈرانے والا ہے۔

## ربط بین الرکوعین(۱،۲):

گزشتہ رکوع میں توحید، معاد کا مضمون اور مسلمانوں اور کافروں کا انجام بیان ہوا اور اس رکوع میں توحید کے دلائل ،معاد، ہدایت یافتہ اور گمراہوں اور ان کے انجام کا بیان ہے۔

## خلاصہ رکوع ۲ :

جس طرف ہم تمہیں دعوت دیتے ہیں وہ نہار روحانی ہے جس میں بیدار ہوکر اپنی قوتوں کو کام میں لانے کی ضرورت ہے۔

ماخذ آیت(۱۲)۔

ربط آیات:

(۱۱)انسان جلد باز واقع ہوا ہے چاہیے تو یہ تھا کہ انسان اس کتاب سے جو منبع رحمت ہے فائدہ اٹھاتا۔لیکن جلد بازی کے باعث اس کی تکذیب کرتا ہے۔جس طرح نظام ناسوتی میں رات کے بعد دن آتا ہے تاکہ تم فضل رب حاصل کرلو اسی طرح شرک اور کفر کی تاریکی کے بعد اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کے ذریعہ سے روحانیت کا دن چڑھایا ہے تاکہ تم بے ایمانی سے تائب ہوکر نور ایمان سے مالا مال ہوجاؤ۔(۱۳)ورنہ یاد رکھو تمہارے سب اعمال گلے کا ہار ہے۔قیامت کے دن ان سب کو تفصیل وار دیکھ لوگے(اور پھر پچھتاؤ گے)۔(۱۴)اس دن تمہیں ہی منصف قرار دیا جائیگا۔(۱۵)ہدایت اور گمراہی کا نفع اور نقصان تمہاری جان پر ہی پڑیگا ہم نے تو اپنا فرض ادا کردیا ہے۔(۱۶)یہ بھی یاد رہے کہ بستیاں ہمیشہ آسودہ حال لوگوں کی شامت اعمال سے تباہ ہوا کرتی ہیں۔(۱۷)چنانچہ نوح علیہ السلام کے بعد ہم نے کئی پوچ تباہ کردیے۔(۱۸)اگر قرآن حکیم کو اس لئے چھوڑتے ہو کہ دنیا ملے تو دنیا مقدر سے زیادہ مل نہیں سکتی۔(۱۹)ہاں جو آخرت کا طالب ہے اس کی سعی عمدہ طریقہ سے بارآور ہوگی۔(۲۰)جس طرف تم رخ کروگے اللہ تعالیٰ کی مدد اسی طرف تمہاری دستگیری کرے گی۔(۲۱)جس طرح اس بے بقا دنیا میں دولت وغیرہ کے لحاظ سے آدمیوں کے درجے ہیں مثلاً کوئی امیر ہے کوئی غریب۔اسی طرح آخرت میں بھی درجے ہونگے بلکہ دنیا کے درجوں کا آخرت کے درجوں کے ساتھ کوئی نسبت نہیں ہے۔(۲۲) اگر آخرت کے درجے پانا چاہتے ہو تو توحید پر جم جاؤ اور شرک سے نفرت رکھو۔

## ربط بین الرکوعین(۲،۳):

گزشتہ رکوع میں شرک سے منع کیا گیا اور اس رکوع میں توحید کا مضمون ہے اور شرک سے منع کرنے کا مضمون ہے۔

## خلاصہ رکوع ۳ :

تفصیل احکام دعوت حقہ۔ ماخذ آیت (۲۲ تا ۳۰)۔

### ربط آیات:

(۲۳) قانون نجات آخرت کی تفصیل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو۔ اس کے بعد والدین کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آؤ۔ (۲۴) ہمیشہ تواضع سے پیش آؤ اور ان کے حق میں دعائے خیر کرو۔ (۲۵) مغفرت الٰہی کے حصول کا ذریعہ فقط باطن کی درستی ہے۔ (۲۶) والدین کے بعد اعزہ، مساکین اور مسافروں کے حقوق کا لحاظ رکھو اور بے موقع خرچ کرنے سے پرہیز کرو۔ (۲۷) بے جا خرچ کرنے والے نافرمان شیطان کی قسم میں شمار کیے جاتے ہیں۔ (۲۸) اگر کسی وقت مال نہ ہونے کی وجہ سے ان کی خدمت نہ کر سکیں تو انہیں سمجھا دیں۔ (۲۹) ہمیشہ میانہ روی اختیار کرو۔ (۳۰) مذکورۃ الصدر مصارف میں خرچ کرنے سے یہ خیال نہ آئے کہ رزق تنگ ہو جائے گا۔ تنگی اور کشادگی اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے۔ جب اس کے کہنے پر خرچ کرو گے تو اللہ تعالیٰ برکت دے گا۔

## ربط بین الرکوعین(۳،٤):

گزشتہ رکوع میں والدین اور رشتہ داروں کے حقوق کا بیان تھا اور اس رکوع میں والدین پر اولاد کے حقوق کا بیان ہے۔

## خلاصہ رکوع ٤ :

تفصیل احکام دعوت حقہ۔ ماخذ آیت (۳۱ تا ۴۰)۔

### ربط آیات:

(۳۱) بھوک کی ڈر سے اپنی اولاد کا قتل جسمانی یا روحانی نہ کرو۔ (۳۲) بداخلاقی سے پرہیز کرو۔ (۳۳) ناحق قتل کرنے سے بچو۔ (۳۴) یتیم بچے کے مال کو بدنیتی سے ہاتھ نہ لگاؤ۔ ایفائے عہد کا ہمیشہ خیال رکھو۔ (۳۵) ناپ اور تول میں انصاف ملحوظ رکھو۔ (۳۶) جس چیز کا علم نہ ہو، اس میں دخل نہ کرو۔ (۳۷) زمین پر تکبر سے مت چلو۔ (۳۸) مذکورۃ الصدر قانون نجات

میں جن چیزوں سے روکا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں وہ چیزیں نہایت بری ہیں۔(۳۹) یہی مفصل قانون اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا ہے۔(۴۰) اس منزل من اللہ قانون کے مقابلہ میں جو تم قانون سمجھ رہے ہو وہ کیسا مہمل اور بھدا ہے۔ تمہارے عقیدہ کے مطابق تمہیں تو بیٹے بھی ملیں اور اللہ تعالیٰ کے لئے سوائے بیٹیوں کے اور کچھ نہیں (نعوذ باللہ) کیسا جھوٹ بکتے ہو۔

## ربط بین الرکوعین(٤،٥):

گزشتہ رکوع میں زنا، قتل، یتیم کے مال، وعدے اور ناپ تول وغیرہ کے احکام بیان ہوئے اور اس رکوع میں ان احکام کا تتمہ ہے اور ساتھ قرآن کی مدح اور توحید کا مضمون بھی ہے۔

## خلاصہ رکوع ٥ :

دعوت حقہ پر لبیک کہنے میں جو موانع ہیں ان کی تردید۔

ماخذ (۱) آیت (۴۲)۔(۲) آیت (۴۵)۔(۳) آیت (۴۷)۔(۴) آیت (۴۹)۔

### ربط آیات:

(۴۱) ہم نے مختلف طریقوں سے انہیں مسئلہ توحید سمجھایا۔لیکن بجائے تسلیم کرنے کے انکی نفرت بڑھی۔(۴۲) اگر اور معبود ہوتے تو اللہ تعالیٰ قادر مطلق جل جلالہ سے ان کا تصادم ہو جاتا۔(۴۳) اللہ تعالیٰ کی ذات شرک سے بلند و برتر ہے۔(۴۴) شرک کیا بلکہ ساتوں آسمان اور زمین اور ان میں بسنے والے اس کی تسبیح میں مصروف رہتے ہیں اور اس کی غلامی کا حق ادا کرتے ہیں۔(۴۵) باتیں تو یہ صاف ہیں۔لیکن آخرت کے منکر گویا پردہ میں ہیں۔اس لئے ان باتوں کو سمجھ نہیں سکتے۔(۴۶) ان کا حساس استفادہ ظاہری و باطنی فنا ہو چکا ہے۔اس لئے توحید کے تسلیم کرنے سے انہیں نفرت ہے۔(۴۷) ہم خوب جانتے ہیں کہ یہ لوگ قرآن کو سن کر رائے قائم کرتے ہیں کہ آپ (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) (تسلیماً کثیراً کثیراً) مسحور ہیں۔(۴۸) ان گمراہوں نے آپ کے متعلق کیسی بری مثال تجویز کی ہے۔(۴۹) اصل بات یہ ہے کہ یہ لوگ قیامت کے منکر ہیں۔اس لیے اس تعلیم کی انہیں ضرورت ہی محسوس نہیں ہوتی۔(۵۰) تم پتھر یا لوہا جاؤ تو بھی قیامت آ کر رہے گی۔(۵۱) جب اتنا ڈانٹا جائے تو پھر کہتے ہیں اچھا کون اٹھائے گا۔(۵۲) جس دن وہ بلائیگا اس کی حمد گاتے ہوئے آؤ گے۔پھر خیال کرو گے دنیا میں زیادہ وقت نہیں رہے۔

## ربط بین الرکوعین(٥،٦):

اوپر کفار کی جہالت کا ذکر تھا کہ کافروں نے آپ کو مسحور بھی کہا "ان یتبعون الا رجلاً مسحوراً." قیامت کے بارے میں

کہا کب آئے گی؟ کون لائے گا؟" ویقولون متی ھو ۔" اس لئے اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کو تعلیم وتسلی دی کہ ان باتوں سے متاثر نہ ہو بلکہ میرے بندوں سے کہو کہ "قل لعبادی یقولوا التی ھی احسن."

## خلاصہ رکوع ٦ :

دعوت حقہ پر لبیک کہنے میں جو موانع ہیں ان کی تردید۔ ماخذ آیت (٥٣-٥٦)۔

### ربط آیات:

(٥٣) اس سے پہلے مشرکین کی ترش کلامی کا ذکر آ چکا ہے۔ اب مسلمانوں سے کہا جاتا ہے کہ تم ان سے ویسی ترش کلامی سے پیش نہ آؤ۔ کیونکہ شیطان تو چاہتا ہے کہ مسلمانوں اور مشرکوں میں فوراً فساد برپا ہو جائے اور کلمہ حق کی تبلیغ ہی نہ ہو۔ (٥٤) مشرکین سے کہہ دو اگر اللہ تعالیٰ کو منظور ہوگا تو تمہیں ایمان عطا ہو جائیگا۔ (٥٥) اللہ تعالیٰ نے بعض انبیاء علیہم السلام کو بعض پر فضیلت دی ہے۔ چنانچہ حضور انور خاتم الانبیاء (تسلیماً کثیراً کثیراً) اور آپ کی امت خیر الامم ہے اگر کافر نہ مانیں اور کوئی برا لفظ منہ سے نکال دیں تو اس سے حقیقتاً آپ کی کسر شان نہیں ہو سکتی (ہاں جب اللہ تعالیٰ ان سے انتقام کی اجازت دے گا۔ پھر دل سے تمام ملال نکال لیں۔ (٥٦) اے مشرکین جن کو تم معبود مانتے ہو وہ تمہاری کسی مصیبت میں بھی کام نہیں آسکتے۔ (٥٧) وہ تو اطاعت کے ذریعے سے خود قرب الٰہی کے خواہاں ہیں اور اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرتے ہیں۔ (٥٨) اے مشرکین یاد رکھو تم اللہ تعالیٰ کی گرفت سے بچ نہیں سکتے۔ ہر ایک بستی اور اس کے بسنے والے قبضۂ الٰہی میں مقبوض ہیں۔ (٥٩) تمہارے خیال کے مطابق معجزات ہم اس لیے نازل نہیں کرتے کہ تم معجزات دیکھ کر بھی انکار کر جاؤ گے۔ پہلے لوگوں نے ایسا ہی کیا۔ چنانچہ قوم ثمود کا واقعہ تمثیلا سامنے ہیں۔ (٦٠) تم نے بھی تو معجزہ معراج النبی صلی اللہ علیہ وسلم (تسلیماً کثیراً کثیراً) اور زقوم کے ماننے سے انکار کر دیا۔

### ربط بین الرکوعین (٦،٧):

اوپر نافرمانوں کا ذکر تھا آگے بھی نافرمانوں کے لیڈر ابلیس ملعون کا ذکر ہے۔

## خلاصہ رکوع ٧ :

اگر دعوت حقہ پر لبیک نہ کہی تو گذرگاہ دنیا میں ایک زبردست ڈاکو ہے جو تمہارے متاع ایمان کو سلب کرنے کے لئے ہر وقت تیار ہے لہٰذا اگر تم نے اس دعوت پر لبیک کہہ کر یہ خطرناک راستہ طے کیا تو متاع ایمان سلامت لے جاؤ گے۔ ماخذ آیت

(۶۱ تا ۶۵)۔

**ربط آیات:**

(۶۱) جن لوگوں کی طبیعت میں قرآن کے ذریعہ سے ڈر پیدا نہیں ہوتا وہ اپنا حقیقی دشمن یعنی شیطان کے پنجہ میں پھنسیں گے شیطان نے اپنی دشمنی کا ثبوت سب سے پہلے آدم علیہ السلام کے ساتھ دیا۔ پھر وہ آئندہ نسل آدمؑ کا کب خیر خواہ ہوسکتا ہے۔ (۶۲) دیکھیے کیسی عداوت کا اظہار کر رہا ہے کہ نسل آدمؑ سے انسانیت کی جڑ اکھاڑ کر پھینک دونگا۔ (۶۳) تیری اور تیرے تابعداروں کی یہ سزا ہے۔ (۶۴) جو تیرے پھندوں میں آسکتا ہے اسے گمراہ کر لے۔ (۶۵) میرے بندے تیرے قابو میں نہیں آئیں گے۔ (۶۶) اے لوگوں تمہارا رب رحیم یہ ہے۔ اسے چھوڑ کر شیطان کے پنجہ میں نہ جانا۔ (۶۷) وہی رب تمہیں سمندر میں کام آتا ہے۔ اس وقت تمہیں معبودان باطل سب بھول جاتے ہیں۔ لیکن جب وہ تمہیں مصیبت سے نجات دیتا ہے تو خشکی پر اتر کر اس سے روگردانی کرتے ہو۔ (۶۸) کیا وہ سمندر میں ڈبو سکتا تھا اور اب زمین میں نہیں دھنسا سکتا۔ (۶۹) کیا وہ اس بات پر قادر نہیں کہ تمہیں دوبارہ سمندر میں لے جائیں اور سخت طوفان لا کر غرق کردے۔ (۷۰) ہم نے تو انسان پر ہر طرح سے احسان کیا ہے (لیکن یہ احسان فراموش نکلا)۔

**ربط بین الرکوعین (۷،۸):**

گزشتہ رکوع میں توحید اور رسالت کا ذکر تھا اور اس رکوع میں معاد کا ذکر ہے۔

**خلاصہ رکوع ۸ :**

اگر اس دعوت پر لبیک نہ کہی تو عمی باطن قائم رہے گا۔ اس کے نتائج تیجہ آخرت میں بھگتنے پڑیں گے۔ ماخذ آیت (۷۲)۔

**ربط آیات:**

(۷۱) اس سے پہلے انسانوں کی دنیاوی حالت کا ذکر تھا اب حالت آخرت کا ذکر کیا جاتا ہے کہ ہر شخص اس دن اپنے مقتدا اور امام کے نام سے پکارا جائیگا لہٰذا جو لوگ دنیا میں رحمٰن کے فرمان بردار رہے۔ وہ رحمٰن کی جماعت میں پکارے جائیں گے اور جو شیطان کے پیرو بنے۔ وہ شیطانی جماعت میں پکارے جائیں گے۔ (۷۲) جسے یہاں بصیرت نصیب نہ ہوئی وہ قیامت کے دن اندھا ہوگا۔ (۷۳) یہ لوگ خود تو گمراہ ہیں اور ان کی کوشش یہ ہے کہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) (تسلیماً کثیراً کثیراً) کو پھسلا کر گمراہ کرلیں اور پھر آپ سے دوستی رکھیں۔ (۷۴) چونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ہر عیب سے معصوم بنایا ہے اس لیے ان کی

خواہش پوری نہیں ہو سکی۔ (۷۵) اگر بالفرض آپ معصوم نہیں ہوتے اور ان کی طرف ذرا مائل ہو جاتے تو یہ سزا پاتے۔ (۷۶) آپ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کو اس پاکیزہ تعلیم سے ہٹانے میں تو وہ کامیاب نہیں ہو سکے پھر اس کی کوشش میں رہے کہ کسی حیلہ سے آپ مدینہ منورہ سے نکل جائیں۔ اگر خدانخواستہ اس میں کامیاب ہو جاتے تو اس کے بعد وہ بھی دنیا میں چین سے نہ بیٹھ سکتے۔ (۷۷) ہمیشہ یوں ہی ہوتا رہا اور یہ قطعی فیصلہ ہے۔

## ربط بین الرکوعین (۸،۹):

گزشتہ رکوع میں کفار کی عداوت کا بیان تھا جو تشویش و پریشانی کا سبب ہے۔ اس رکوع میں نماز کا حکم ہے جو کہ تشویش و پریشانی کا علاج ہے۔

## خلاصہ رکوع ۹:

اگر غمی دنیوی اور اخروی سے بچنا چاہتے ہو تو منبع شفا و رحمت سے جرعہ نوشی کیا کرو۔ ماخذ آیت (۸۲)

### ربط آیات:

(۷۸) اس سے پہلے قرآن حکیم پر ایمان نہ لانے والے گمراہوں کا ذکر تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم (تسلیماً کثیراً کثیراً) نے بہتیری کوشش کی کہ وہ قرآن پر ایمان لائیں خود تو ایمان لانا ایک طرف انہوں نے کوشش یہ کی کہ آپ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کو خدانخواستہ بہکا دیں۔ اب کہا جاتا ہے کہ وہ تو مانتے نہیں آپ اپنے تعلق باللہ کو صبح و شام درست کرتے رہیں۔ (۷۹) آپ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) اپنے مدارج عالیہ کو بلند کرنے کے لئے امت سے زائد ایک نماز بھی پڑھا کیجئے اور اسی یاد الٰہی کی خصوصیت مزیدہ کے باعث آپ کو اللہ تعالیٰ مقام محمود عطا فرمائیگا۔ (۸۰) اور دعا کیجئے اے اللہ ہر مقام میں میرا داخل ہونا اور ہر جگہ سے میرا نکلنا عمدہ اور پسندیدہ ہو۔ (۸۱) اور کفار اور مشرکین کو یہ اعلان سنا دیجئے۔ حق آ چکا ہے۔ اب باطل اس کے مقابلہ میں ٹھہر نہیں سکے گا۔ (۸۲) اور منبع حق قرآن حکیم ہے جو اپنے ماننے والوں کے لیے شفا و رحمت ہے۔ (۸۳) جب اللہ تعالیٰ کے ساتھ انسان کا تعلق درست نہیں رہتا تو وہ آرام پانے کی حالت میں اپنے مالک حقیقی کا شکر ادا نہیں کرتا اور جب اس پر مصیبت آتی ہے تو وہ ناامیدی کا شکار ہو جاتا ہے۔ تعلق باللہ کی نادرستی کی حالت میں انسانوں کی کیفیت یہی ہوتی ہے۔ (۸۴) چلو ہر شخص اپنی اپنی طبیعت کے موافق کام کرتا جائے۔ اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ کون شخص ہدایت پر ہے۔

## ربط بین الرکوعین(۹،۱۰):

گزشتہ رکوع میں نبی پاک ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کے مقام، مقام محمود کا بیان تھا اور اس رکوع میں نبی ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کے علم کا بیان ہے کہ آپ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کا علم بذریعہ وحی آپ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کو عطا کیا گیا ہے۔

## خلاصہ رکوع ۱۰:

سوالات غیر متعلقہ سے احتراز لازمی ہے۔ ماخذ آیت (۸۵۔۹۰ تا ۹۳)۔

### ربط آیات:

(۸۵) تعلیم قرآن حکیم سے فائدہ تو اٹھاتے نہیں البتہ غیر متعلقہ سوالات کرنے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔(۸۶) اگر ہم چاہیں تو اس قرآن حکیم کو اٹھالیں۔(۸۷) مگر اللہ تعالیٰ کی رحمت کا مقتضا ہے کہ اس منبع شفا و رحمت کو دنیا سے اٹھایا نہ جائے۔ (۸۸) اے ناقدر شناسو ساری دنیا کے جن و انسان مل کر بھی ایسا پاکیزہ کلام نہیں بنا سکتے۔(۸۹) ہم نے قرآن حکیم میں ہر چیز کو مختلف طریقوں سے واضح کیا ہے تا کہ یہ لوگ سمجھیں۔ لیکن سوائے نافرمانی کے اور انہیں کوئی فائدہ نہیں ہوا۔(۹۰ تا ۹۳) یہ تو ان کا فیصلہ ہے کہ کسی صورت سے قرآن حکیم پر ایمان نہیں لائیں گے۔ لیکن محض دفع الوقتی کے طور فضول بہانے بنا رہے ہیں تا کہ کسی طرح جان چھوٹ جائے۔ ان سے کہہ دیجئے اللہ تعالیٰ عجز سے پاک ہے اس لیے یہ نہیں ہو سکتا کہ جو تم مانگو وہ نہ لا سکے۔ لیکن میں تو انسان ہوں۔ صرف خدا تعالیٰ کے احکام پہنچانا میرا فرض ہے تمہاری منہ مانگی اشیاء بنا کر دکھانا میری قدرت میں نہیں ہے۔

## ربط بین الرکوعین(۱۰،۱۱):

گزشتہ رکوع میں اثبات رسالت اور حقانیت قرآن کا بیان تھا اور اس میں رسالت کے متعلق کے کفار کے شبہ کا بیان ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ "الا ان قالوا ابعث اللہ بشراً رسولاً."

## خلاصہ رکوع ۱۱:

غیر متعلقہ سوالات سے احتراز لازمی ہے۔ ماخذ آیت (۹۴۔۹۸)۔

ربط آیات:

(۹۴) قرآن پر ایمان نہ لانے کا یہ عذر پیش کرتے ہیں کہ ایک انسان پہنچانے والا ہے۔(۹۵) اگر زمین پر فرشتے بستے تو ہم ان کی طرف فرشتہ رسول بنا کر بھیجتے۔(۹۶) کہیے کہ تم ایک غیر معقول عذر پیش کر کے میری رسالت اور قرآن کو ماننے کے لیے تیار نہیں ہو۔ آئندہ دیکھ لینا کہ اللہ تعالیٰ کس کی مدد کرتا ہے اگر میں سچا رسول ہوں تو میری تحریک اور میری جماعت کو دن دونی اور رات چوگنی ترقی عطا فرمائیگا۔(۹۷) اصل بات یہ ہے کہ ہدایت اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے جسے چاہے عطا فرمائے اور اس کے دینے کے کچھ اسباب بھی ہوتے ہیں۔(۹۸) کفار کا داخلہ جہنم آیات الٰہی سے انکار کا نتیجہ ہے۔ علاوہ اس کے دنیا میں جب اصلاح کا موقع تھا تو قیامت کو بعید از قیاس خیال کرتے تھے۔(۹۹) بے سمجھ یہ خیال نہیں کرتے تھے کہ جس قادر مطلق نے پہلی دفعہ بن دیکھے جہان بنایا اس کے لیے دوبارہ بنانا کون سی مشکل بات ہے۔(۱۰۰) تم لوگ اپنی جہالت کے باعث یہ خیال کرتے ہو کہ نہ تو کسی کو اللہ تعالیٰ عہدہ رسالت دے سکتا ہے نہ کسی انسان پر قرآن نازل فرما سکتا ہے اور نہ مرنے کے بعد دوبارہ انسان کو پیدا کر سکتا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر تمہارے قبضہ میں اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی تقسیم ہوتی تو کسی کو ایک کوڑی بھی نہ ملتی تا کہ نعمتیں ختم نہ ہو جائیں۔

ربط بین الرکوعین(۱۱،۱۲):

گزشتہ رکوع میں توحید، رسالت اور معاد کا مضمون تھا اور اس رکوع میں حضرت موسیٰ کا قصہ ذکر کر کے رسالت کا مضمون بیان کیا گیا ہے۔

## خلاصہ رکوع ۱۲ :

دعوت حقہ پر لبیک کہنے والوں کے اوصاف۔ ماخذ آیت (۱۰۷تا۱۰۹)۔

ربط آیات:

(۱۰۱) مخالفین قرآن کے لئے تذکیر بایام اللہ ہے کہ اسی طرح پہلے فرعون نے موسیٰ علیہ السلام اور ان کے پیش کردہ معجزات کی مخالفت کی تو اس کا کیا حشر ہوا۔ سمندر میں غرق کیا گیا۔ اسی طرح تم بھی اپنے نبی اور اسکی پیش کردہ کتاب کی مخالفت کر رہے ہو۔ یاد رکھو۔ تم فرعون کی طرح تباہ کیے جاؤ گے۔(۱۰۲) موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ نشانیاں رب کی دی ہوئی ہیں۔ اے فرعون تمہاری ہلاکت کے آثار دکھائی دیتے ہیں۔(۱۰۳) فرعون نے موسیٰ علیہ السلام اور ان کی جماعت کو تباہ کرنا چاہا۔ اور خود

تباہ ہوگیا۔ (۱۰۴) اس کے بعد ہم نے بنی اسرائیل کو ساری ارضِ مقدس کا وارث بنایا۔ (۱۰۵) یاد رکھو ہم نے قرآن حکیم کو تمام ضروریات کے مناسب نازل فرمایا ہے اور رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کو مبشر اور نذیر بنایا لہٰذا جو ان کی مخالفت کرے گا۔ اس کا حشر فرعون جیسا ہوگا۔ (۱۰۶) اور آہستہ آہستہ قرآن کو اس لئے نازل فرمایا ہے تاکہ لوگ تھوڑا تھوڑا آسانی سے سمجھتے جائیں۔ (۱۰۷) مخالفین قدر کریں یا نہ کریں۔ خدا کے فضل سے اہل کتاب میں سے اس کے قدر شناس بھی موجود ہیں۔ (۱۰۸) وہ کہتے ہیں۔ نبی آخر الزمان یا نزول قرآن کی جو پیشن گوئی تھی آخر وہ پوری ہونے والی تھی اور ہوئی۔ (۱۰۹) قرآن کی تعلیم سے متاثر ہو کر روتے ہیں۔ (۱۱۰) خدائے قدوس وحدہ لاشریک لہ کو بعض اوقات ذاتی اور بعض اوقات صفاتی نام سے ہم پکارتے ہیں اس سے مشرکین یہ خیال نہ کریں کہ ہمارے معبود کئی ہیں۔ عباراتنا شتی وحسنک واحد کا مضمون ہے۔ (۱۱۱) خدا تعالیٰ کا نہ کوئی ولد اور نہ کوئی شریک فی الملک ہے اور نہ کوئی اس کا مددگار ہے وہ سب سے بے پروا اور بڑائی کرنا اسی کے شایان شان ہے۔ اللہ اکبر کبیرا۔

# سورۃ الکھف

## سورۃ الکھف مکیۃ، نزلت بعد سورۃ الغاشیہ

### سورۃ الکہف کا سورۃ بنی اسرائیل سے ربط:

(۱) سورۃ بنی اسرائیل میں معراج کا واقعہ مذکور ہوا جو زمین سے آسمان پر لے جانے پر مشتمل تھا اس سورۃ میں رسول پر کتاب نازل کرنے کا تذکرہ ہے جو آسمان سے زمین لانے پر مشتمل ہے۔ (۲) تسبیح نقائص سے پاکی بیان کرنے کو کہتے ہیں اس کا تعلق کمالات ذاتیہ سے ہے اور حمد وہ ایسے اوصاف پر مشتمل کا نام ہے۔ جس کے ذریعے غیر کی تکمیل کی جائے اور کمال ذاتی مقدم ہوتا ہے۔ کمال غیر پر، تو اس وجہ سے تسبیح سورۃ بنی اسرائیل کی ابتداء میں ذکر کیا اور سورۃ کہف کی ابتداء میں حمد کو ذکر کیا۔

### تسمیہ سورۃ کہف:

**(بسم اللّٰہ) الذی ایقظ اصحاب الکھف فی الکھف (الرحمن) علیھم باثبات علی الایمان فی النوم والیقظۃ (الرحیم) علیھم باعطاء الجنۃ فی الآخرۃ.**

ترجمہ: اس اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں جس نے اصحاب کہف یعنی غار والوں کو غار میں جگایا۔ جس نے ان اصحاب کہف پر بڑی مہربانی کی حالت نیند اور حالت بیداری میں ان کے ایمان پر ثابت قدم رہنے کے سلسلے میں، وہ (اللہ تعالیٰ) ان اصحاب کہف کو یوم آخرت میں دوبارہ جنت عطا کرنے پر ان پر رحیم ہے۔

وجہ تسمیہ سورت الکہف:

اس سورت کا نام سورہ کہف اس لیے ہے کہ اس سورت میں اصحاب کہف کے معجزہ ربانیہ کو ذکر کیا گیا ہے۔ اصحاب کہف کا ذکر تفصیلاً اس سورت میں مذکور ہے۔ لفظ کہف اس سورت میں چار مرتبہ وارد ہوا ہے۔ اس کے علاوہ کسی اور سورت میں یہ لفظ نہیں آیا۔

عن أبی سعیدؓ أن النبی ﷺ قال :من قرأ سورة الکهف یوم الجمعة أضاء له من النور مابین الجمعتین." (الحاکم :رقم الحدیث(3392)

ترجمہ: حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ تسلیماً کثیراً نے فرمایا جس نے جمعہ کے دن سورت کہف پڑھی اللہ اس کے لیے دو جمعوں کے درمیان والی مدت کو روشن کر دیں گے"۔

عن عائشةؓ قالت :قال رسول الله : الا أخبرکم بسورة ملأ عظمتها مابین السماء والأرض ولکاتبها من الأجر مثل ذالك ؟ومن قرأ العشر الأواخر منها یوم الجمعة غفر له ما بینه وبین الجمعة الأخرى وزیادة ثلاثة أیام .ومن قرأ العشر الأواخر منها عند نومه بعثه الله أی اللیل شاء قالوا :بلی یا رسول الله.قال":سورة أصحاب الکهف." (الدر المنثور(356/5)

ترجمہ: حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تسلیماً کثیراً نے فرمایا کیا میں آپ کو ایسی سورت نہ بتاؤں جس کی بڑائی نے زمین و آسمان کے درمیان خلا کو بھر رکھا ہو اور اس کے کاتب کے لیے اتنا ہی اجر ہے۔ جو اس کو جمعہ کے دن پڑھے تو اس کے لیے دوسرے جمعے تک گناہوں کی مغفرت لکھی جاتی ہے اور تین دن تک مزید۔ جو اس کی آخری دس آیات سوتے وقت پڑھا کریں تو رات کے جس حصے میں وہ بیدار ہونا چاہے اللہ اس کو اٹھا دیں گے۔

خلاصہ و موضوع سورۃ الکہف

تمہید کے بعد انسان کی چار قسم کی زندگی کی تمثیل ہے اور یہ ثابت کیا گیا ہے کہ ہر شعبہ زندگی میں تعلق باللہ درست ہونے پر اصلی عزت اور پوری راحت نصیب ہوتی ہے۔ (اقسام زندگی)۔ (۱) ادنیٰ درجہ کا دیندار (مثال) اصحاب کہف رکوع ۱ سے ۴ تک۔ (۲) ادنیٰ درجہ کا دنیادار (مثال) اصحاب الجنتین رکوع (۵) سے (۸) تک۔ (۳) اعلیٰ درجہ کا دیندار (مثال) موسیٰ علیہ السلام رکوع (۹) سے (۱۰) تک۔ (۴) اعلیٰ درجہ کا دنیادار (مثال) ذوالقرنین رکوع (۱۱) سے (۱۲) تک۔

فضیلت سورۃ الکہف:

**عن البراء بن عازبؓ قال: كان رجل يقرأ سورة الكهف وعنده فرس مربوط بشطنين، فتغشته سحابة، فجعلت تدنو وتدنو، وجعل فرسه ينفر منها، فلما أصبح أتى النبي ﷺ فذكر ذلك له، فقال: تلك السكينة تنزلت بالقرآن.**

(اخرجه البخاری، کتاب فضائل القرآن: ۲/۷۴۹)

حضرت براء بن عازبؓ سے روایت ہے فرمایا: ایک آدمی رشخص سورت کہف کی تلاوت کررہا تھا اور اس کے ایک طرف ایک گھوڑا دو رسیوں سے بندھا ہوا تھا۔ پس اس کو بادل (نما چیز) نے گھیر لیا اور قریب سے قریب تر ہوتا گیا۔ گھوڑا اس (کی ڈر سے) بھاگنے لگا۔ صبح ہوئی تو اس نے آکر حضور ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) سے اس کا ذکر کیا۔ آپ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) نے فرمایا۔ وہ سکینہ تھا جو قرآن کے ساتھ اترا۔

## خواب میں سورۃ الکھف پڑھنے کی تعبیر:

حضرت ابن سیرینؒ نے فرمایا ہے۔ اگر خواب میں دیکھے کہ سورۃ الکھف پڑھتا ہے۔ دلیل ہے کہ تمام بلاؤں سے امن میں رہے گا اور دین کی راہ میں یگانہ روزگار اور با اخلاص ہوگا۔ (تعبیر الرؤیا: ۳۵۲)

ترتیب جمعی (18) ترتیب نزولی (69) آیات (110) رکوعات (12) کلمات (1567) حروف (6460)
زبر (2352) زیر (845) پیش (627) دو زبر (177) دو زیر (35) دو پیش (28) کھڑا زبر (187)
کھڑی زیر (24) الٹا پیش (34) جزم (1209) شد (425) مد (117)

## خلاصہ رکوع ۱:

(۱) تمہید۔ (۲) اصحاب الکھف کا کہف میں چھپنا۔ (۳) اور اٹھنا۔

ماخذ (۱) آیت (۱)۔ (۲) آیت (۱۰)۔ (۳) آیت (۱۳)۔

### ربط آیات:

(۱) اس قرآن میں کوئی کجی نہیں ہے۔ جس کی درستی کی کبھی ضرورت پیش آئے۔ (۲) یہ کتاب اس لئے نازل ہوئی ہے کہ قیامت کے سخت عذاب سے ڈرائے اور نیکوکاروں کو جزائے خیر کی خوش خبری عطا فرمائے۔ (۳) اس جزائے خیر سے کبھی محروم نہیں ہونگے۔ (۴) تا کہ یہ کتاب خدا تعالیٰ کے لئے بیٹا ثابت کرنے والوں کو عذاب الٰہی سے ڈرائے۔ (۵) اس باطل

عقیدے کا ان کے پاس کوئی ثبوت نہیں ایسے ہی جھوٹ کہہ رہے ہیں۔(۶) ان لوگوں کے ہدایت یافتہ نہ ہونے پر آپ اتنا رنجیدہ خاطر ہیں کہ مبادہ (نصیب دشمناں) جان ہلاک کرلیں۔(۷) بعض آدمی دنیا کی زیب و زینت میں پھنس کر قرآن حکیم کی صداقت اور مسئلہ توحید پر غور نہیں کرتے یہی تو امتحان تھا کہ آیا زینت میں پھنس کر رہ جاتے ہیں یا سب سے تعلق توڑ کر مولا سے لو لگاتے ہیں۔(۸) حالانکہ یہ سب چیزیں تو فانی ہیں لہٰذا فانی سے محبت کی لو لگانے والا خائب و خاسر ہوگا۔ (۹) دیکھئے اصحاب کہف کا قصہ اسی لئے پیش کیا جاتا ہے کہ انہوں نے ذات بابقا سے محبت کی لو لگائی۔ آج تک ان کا نام روشن ہے اور ابدالآباد تک رہے گا۔(۱۰) محض اللہ تعالیٰ سے رحمت کے طالب ہیں۔(۱۱) اللہ تعالیٰ نے انہیں تین سو نو سال غار میں سلایا۔(۱۲) لوگوں کی عبرت کے لئے (تا کہ بعث بعد الموت کا نمونہ انہیں دکھائیں) پھر انہیں اٹھایا۔

## ربط بین الرکوعین(۱،۲):

ربط ظاہر ہے کہ دونوں رکوع میں اصحاب کہف کا واقعہ چل رہا ہے۔

## خلاصہ رکوع ۲ :

اصحاب الکہف کے چھپنے کا سبب توحید پرستی تھی۔ ماخذ آیت (۱۶)۔

### ربط آیات:

(۱۳) ان کے متعلق صحیح واقعہ یہ ہے۔ کہ یہ ایمانداروں کی جماعت تھی۔(۱۴) ہم نے ہر مصیبت میں ان کے دل کو مضبوط رکھا اور وہ عقیدۂ توحید پر پختہ رہے۔(۱۵) اپنی قوم کے عقائد شرک کو محض جھوٹ خیال کرتے تھے۔(۱۶) ان مشرکین سے قطع تعلق کر کے اس غار میں چل بسو۔ اللہ تعالیٰ تمہارے لئے اس معاملہ یعنی دین میں آسانی پیدا کردیگا۔(۱۷) خدا پرستی کی برکت سے اللہ نے انہیں ہر مصیبت سے بچالیا۔ یہاں تک کہ اس محبوب حقیقی کی محبت گوارا نہیں کرتی کہ اس کے دوستوں کو سورج کی گرمی بھی ستائے۔ جسے اللہ تعالیٰ اپنے دروازے پر بلائے وہ ایسا پکا ہو جاتا ہے۔ جسے وہ نہ بلائے وہ کس طرح آئے اور اسے کوئی دوسرا کس طرح لائے۔

## ربط بین الرکوعین(۲،۳):

ربط ظاہر ہے کہ دونوں رکوع میں اصحاب کہف کا واقعہ جاری ہے۔

## خلاصہ رکوع ۳ :

(۱) اٹھنے کے بعد ایک کو خرید طعام کے لئے بھیجنا۔ (۲) لوگوں کو اطلاع پانا کہ اس پر قیاس کر کے قیامت کے قائل ہوں۔
ماخذ (۱) آیت (۱۹)۔ (۲) آیت (۲۱)۔

## ربط آیات:

(۱۸) اللہ تعالیٰ نے اپنے ان دوستوں کو اتنا بارعب بنایا ہے کہ کوئی ان کو دیکھنے کی جرأت نہیں کر سکتا۔ یہ شرف بھی جذبہ توحید ہی کی برکت ہے۔ (۱۹) تین سو نو برس سو کر اٹھتے ہیں اور خود انہیں پتہ نہیں تھا کہ کتنا عرصہ سوئے ہیں (اللہ تعالیٰ ہمیں بھی جذبہ توحید سے یہ مستی عطا فرمائے) آمین۔ (۲۰) اگر شہر والوں نے اطلاع پائی تو تمہیں مشرک بنانے میں کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھیں گے۔ (۲۱) اس طریقہ سے ہم نے لوگوں کو ان پر مطلع کیا تا کہ بعث بعد الموت کا مسئلہ صاف ہو جائے۔ اطلاع کے بعد لوگوں کا آپس میں جھگڑا ہوا۔ اخیر یہ طے پایا کہ غار کے باہر ایک مسجد بنائی جائے۔ (۲۲) ان کے رعب کے باعث کوئی جا کر وہاں دیکھ نہیں سکتا اور نہ شمار کر سکتا۔ اس لیے ان کی صحیح تعداد عام لوگوں کو معلوم نہیں ہو سکتی۔

## ربط بین الرکوعین (۳، ٤):

ربط ظاہر ہے کہ دونوں رکوع میں اصحاب کہف کا واقعہ بیان ہو رہا ہے۔

## خلاصہ رکوع ٤ :

غار میں سو کر اٹھنے کی میعاد تین سو نو سال تھی۔ ماخذ آیت (۲۵)۔

## ربط آیات:

(۲۳۔۲۴) جذبہ توحید پر اس قدر پختہ ہونا چاہیے کہ اپنا ارادہ نظر ہی نہ آئے۔ فقط ارادۂ الٰہی کو کارفرما سمجھا جائے۔ (۲۵) اصحاب کہف غار میں تین سو نو سال رہے اور پھر بیدار ہوئے تھے۔ (۲۶) اس کا علم فقط اللہ تعالیٰ کو تھا کہ مفرور ہو کر کس وقت غار میں چھپے اور کوئی نہیں جانتا تھا۔ (۲۷) اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم (تسلیماً کثیراً کثیراً) کتاب اللہ کو پڑھا کیجئے اور اس کے فیصلوں کو قطعی خیال کیجئے۔ اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی جائے پناہ نہیں ہے۔ (۲۸) اپنی نشست و برخاست فقط اللہ والوں کے ساتھ رکھیے۔ (۲۹) اللہ تعالیٰ کی طرف سے صحیح فیصلہ یہی ہے جس کا جی چاہے مانے اور جس کا جی چاہے نہ مانے۔ نہ ماننے والوں کا ٹھکانہ دوزخ ہوگا۔ (۳۰) اللہ تعالیٰ کے فرمان برداروں کا اجر ضائع نہیں ہوگا۔ (۳۱) اللہ والوں کو یہ جزائے خیر ملے گی۔

## ربط بین الرکوعین(٤، ٥):

ماقبل میں عام مؤمنین کا بیان تھا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا"انّ الذین آمنوا و عملوا الصلحت ۔"(الایۃ) اس رکوع میں خاص مؤمنین کا تذکرہ ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔"واضرب لھم مثلاً رّجلین (الایۃ)۔

## خلاصہ رکوع ٥ :

(۱) توحید پرست کا دو باغوں والے مشرک ساتھی کو تبلیغ کرنا۔(۲) باغ کی تباہی کے بعد مشرک کی ندامت۔ ماخذ (۱) آیت (۳۷۔۳۸)۔ (۲) آیت (۴۲)۔

## ربط آیات:

(۳۲) دو آدمیوں کا ذکر کیا جاتا ہے۔ ایک توحید پرست اور دوسرا مشرک۔ مشرک کے دو بہترین باغ ہیں۔(۳۳) دونوں باغ پھل دینے والے اور ان میں نہریں جاری ہیں۔(۳۴) علاوہ دو باغوں کے اور بھی ہر قسم کا مال (مثلاً سونا، چاندی۔ حیوانات) اللہ تعالیٰ نے اسے دیا تھا اور وہ اس پر بڑا مغرور تھا (ثمر انواع المال۔ کمافی القاموس روح المعانی)۔(۳۵) باغ میں گیا اور کہنے لگا یہ کبھی فنا نہیں ہو سکتا۔(۳۶) میرے خیال میں تو قیامت کبھی نہیں آئے گی اور اگر بالفرض آئے گی تو مجھے اپنے رب کے ہاں اس سے بہتر باغ ملے گا۔(۳۷) اس مشرک کے مومن ہمنشین نے اسے نصیحت کی کہ جس خدا تعالیٰ نے تمہیں مٹی سے نطفہ بنا کر انسان بنایا۔ اس کی قدرت کا انکار کرتے ہو کہ مارنے کے بعد وہ دوبارہ زندہ نہیں کر سکتا یا کفر سے مراد یہاں شرک ہے۔ چنانچہ دوسری آیت اس مضمون کی تائید کرتی ہے۔(۳۸) لیکن میرا عقیدہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ میرا رب ہے۔ میں اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا۔(۳۹) تمہیں باغ میں داخل ہو کر اللہ تعالیٰ کا شکر بجالانا چاہیے تھا۔(۴۰) ہرگز بعید نہیں کہ اللہ تیرے باغ پر عذاب بھیج کر اسے بالکل تباہ کر دے اور مجھے تیرے باغ سے بھی بہتر عطا فرما دے۔(۴۱) یا اللہ تعالیٰ کے حکم سے اس کا پانی خشک ہو جائے۔(۴۲) اس کا باغ اور سارا مال تباہ ہو گیا۔ صبح کو دست حسرت مل کر کہہ رہا تھا کاش میں اپنے خدا کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتا تو یہ عذاب مجھ پر نازل نہ ہوتا۔(۴۳) کوئی جماعت اس کی مدد نہ کر سکی۔(۴۴) اور مدد کہاں سے آتی۔ مدد تو ساری اللہ تعالیٰ کے قبضہ میں تھی (نتیجہ یہ نکلا کہ اس شخص نے شرک کے باعث اپنا سب کچھ تباہ کر دیا)۔

## ربط بین الرکوعین(٥، ٦):

گزشتہ رکوع میں دنیا و آخرت میں ہلاک کردہ آدمی کا بیان تھا اور اس رکوع میں دنیا اور اس کی حقیقت کا بیان ہے۔

## خلاصہ رکوع ٦:

تتمہ مضمون سابق اعمال صالحہ کے مقابلہ میں متاع دنیا کی بے حقیقی۔ ماخذ آیت (۴۵۔۴۶)۔

### ربط آیات:

(۴۵) سازوسامان دنیا کی یہ مثال ہے۔ پہلے چہل پہل اخیر میں فنا۔ (۴۶) مال اور اولاد سب فنا ہونے والے ہیں۔ اعمال صالحہ اللہ تعالیٰ کے ہاں محفوظ رہیں گے۔ ان سے انسان نفع پائے گا۔ (۴۷) اعمال صالحہ کی خوبی کا پتہ انہیں اس دن لگے گا۔ جس دن ہر ایک کو ہم اپنے سامنے بلائیں گے۔ (۴۸) صف بستہ اللہ تعالیٰ کے روبرو کھڑا کیا جائے گا۔ (۴۹) اور ان کا اعمالنامہ سامنے لایا جائیگا مجرم اپنے نامہ اعمال کو دیکھ کر ڈر رہے ہوں گے اور تعجب سے کہیں گے کہ اس اعمال نامہ میں ہمارا ہر چھوٹا بڑا کام لکھا ہوا ہے۔ اپنے تمام اعمال حاضر پائیں گے۔ اللہ تعالیٰ کسی پر ظلم نہیں کریگا۔ لیکن ان زر پرستوں، دنیا کی زندگی کو محبوب سمجھنے والوں اور آخرت بھلانے والوں کے لئے ان کی بداعمالی سرچشمہ مصائب بن جائے گی اور انہیں نجات کا کوئی چارہ کار نظر نہیں آئیگا۔

## ربط بین الرکوعین (٦، ٧):

گزشتہ رکوع میں دنیا اور اس کی حقیقت کا بیان تھا اور اس رکوع میں حضرت آدمؑ کے قصے کا بیان ہے۔ جس سے گزشتہ مضمون کی تائید ہوتی ہے۔

## خلاصہ رکوع ٧:

تعلق باللہ توڑنے والے مشرک اپنے دشمن شیطان کے ساتھ رشتہ جوڑ رہے ہیں۔ ماخذ آیت (۵۰)۔

### ربط آیات:

(۵۰) اے دنیا کو دوست رکھنے والوں اللہ تعالیٰ سے تعلق توڑ کر اپنے دشمن شیطان کو دوست بنانا چاہتے ہو۔ یہ مبادلہ بہت ہی برا ہے۔ (۵۱) زمین وآسمان بنانے میں اللہ تعالیٰ نے ان شیطانوں کو شریک تھوڑا ہی کیا تھا۔ (۵۲) قیامت کے دن اللہ تعالیٰ مشرکوں س فرمائیگا میرے لیے جو شریک تم نے بنائے تھے انہیں بلاؤ وہ ہر طرف سے آواز دیں گے۔ لیکن کہیں سے جواب نہیں پائیں گے۔ (۵۳) اوران مشرکوں کے سامنے آگ ہوگی۔ جس میں جا گریں گے اور کسی صورت سے بچ نہیں سکیں گے

## ربط بین الرکوعین(۷،۸):

گزشتہ رکوع میں یہ ذکر تھا کہ شیطان کو دوست نہ بناؤ۔ اوراس رکوع میں بیان ہے کہ انسان بڑا جھگڑالو ہے حق جاننے کے بعد بھی شیطان کے پیچھے پڑا ہے۔

## خلاصہ رکوع ۸ :

رب کے بلانے پر بھی جو شخص اس کے ساتھ تعلق نہ جوڑے اس سے بڑھ کر اور کون بدنصیب ہے۔ ماخذ آیت (۵۷)۔

### ربط آیات:

(۵۴) ہم نے تو اس قرآن میں انسان کے لئے ہر ایک ضروری چیز کو مختلف طریقوں سے بیان کر دیا ہے لیکن انسان بڑا ہی جھگڑالو واقع ہوا ہے۔ (۵۵) یہ لوگ ہدایت آچکنے کے باوجود ایمان نہیں لاتے معلوم ہوتا ہے یہ پہلے لوگوں کی طرح عذاب کے خواہاں ہیں۔ (۵۶) انبیاء علیہم السلام کو ہدایت دے کر انذار و تبشیر ہی کے لئے بھیجا جاتا ہے لیکن کافر باطل کے ذریعہ سے پیغام حق کا مقابلہ کرتے ہیں اور ہماری بھیجی ہوئی چیزوں کا تمسخر اڑاتے ہیں۔ (۵۷) اس سے بڑھ کر اور کون سا ظلم ہو سکتا ہے ۔ (۵۸) بایں ہمہ عیوب و نقائص محض اللہ تعالیٰ کی رحمت و مغفرت سے ان کا وجود باقی ہے۔ (۵۹) پہلی بستیاں بھی اپنے ظلم کے باعث ہلاک ہوئی تھیں۔ ان کی ہلاک کا بھی (ان کی طرح) ایک وقت معین تھا۔

## ربط بین الرکوعین(۸،۹):

گزشتہ رکوع میں مجادلین کا بیان تھا اور اس رکوع میں حضرت موسیٰؑ کا قصہ بیان کیا گیا ہے جو غیر مجادل تھے۔

## خلاصہ رکوع ۹ :

(۱) موسیٰ علیہ السلام کا خضر علیہ السلام کی ملاقات کے لیے سفر کرنا۔ (۲) اور ملاقات کے بعد شرائط استفادہ کا طے پانا۔ ماخذ (۱) آیت (۶۰)۔ (۲) آیت (۶۶ تا ۷۰)۔

### ربط آیات:

(۶۰) موسیٰ علیہ السلام مع خادم کے ایک بندۂ خدا کی تلاش میں نکلے ۔ (۶۱) اس بندۂ خدا کے ملنے کا یہی مقام ہے۔ (۶۲) منزل مقصود تک تکان نہیں محسوس ہوئی تھی جب اس سے آگے نکلے۔ تو تکان محسوس ہوئی۔ (۶۳) خادم نے کہا کہ مچھلی

اس پتھر کے پاس سمندر میں عجیب طریقہ سے چلی گئی تھی۔ میں آپ سے ذکر کرنا بھول گیا۔(۶۴) موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا۔ اسی جگہ کی تو تلاش تھی۔ چنانچہ پھر پیچھے لوٹے۔(۶۵) وہاں ایک بندۂ خدا کو پایا۔ جسے اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت سے خاص علم سکھایا ہوا تھا۔(کہا جاتا ہے کہ یہ خضر علیہ السلام تھے)۔(۶۶) موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی۔ اگر آپ اپنے خداداد علم میں سے کچھ سکھائیں تو آپ کے ساتھ ہو جاؤں۔(۶۷) انہوں نے جواب دیا کہ آپ میرے ساتھ رہ کر صبر نہیں کر سکیں گے۔ (۶۸) یعنی جب آپ کو حقیقت حال کا علم نہیں ہوگا تو خواہ مخواہ آپ پوچھنے پر مجبور ہو جائیں گے۔(۶۹) موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا۔ خدا کے فضل سے آپ مجھے صابر پائیں گے اور میں آپ کی مخالفت نہیں کروں گا۔(۷۰) خضر علیہ السلام نے فرمایا بہت اچھا جب تک میں نہ بتلاؤں آپ کچھ نہ پوچھیں۔

## ربط بین الرکوعین (۹، ۱۰):

ماقبل میں علم کے شرائط کا بیان تھا اور اس رکوع میں تعلیم اور متعلم اور معلم پر اعتراض کرنے کا بیان ہے۔

## خلاصہ رکوع ۱۰ :

(۱) موسیٰ علیہ السلام نے تین مرتبہ شرائط تلمذ کو توڑا۔(۲) اور جدا کر دیے گئے۔ ماخذ (۱) آیت (۷۱۔۷۴۔۷۷)۔ (۲) آیت (۷۸)۔

### ربط آیات:

(۷۱) کشتی پر سوار ہوئے حضرت خضر علیہ السلام نے کشتی توڑ ڈالی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فوراً اعتراض کیا۔ (۷۲) خضر علیہ السلام نے فرمایا۔ میں نے پہلے ہی کہا تھا کہ آپ صبر نہیں کر سکیں گے۔(۷۳) موسیٰ علیہ السلام نے معذرت کی کہ میں بھول گیا۔(۷۴) آگے گئے تو حضرت خضر علیہ السلام نے ایک بچہ کو قتل کر ڈالا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اعتراض کیا کہ آپ نے اس بے گناہ کو مار ڈالا۔ یہ بہت برا کام کیا۔

### ربط آیات:

(۷۵) خضر علیہ السلام نے پھر فرمایا میں پہلے کہہ چکا ہوں آپ میرے ساتھ خاموش ہو کر نہیں رہ سکتے۔

(۷۶) موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ اچھا اگر اب کے اعتراض کروں تو الگ کر دیجئے گا۔

(۷۷) آگے گئے وہاں بستی والوں سے کھانا مانگا۔ انہوں نے کھانا تو دیا نہیں مگر وہاں ایک دیوار گرنے والی تھی اس کو خضرؑ نے

درست کر دیا۔ اس پر موسیٰ نے اعتراض کیا۔ (۷۸) خضرؑ نے فرمایا آپ کے فیصلے کے مطابق آپ مجھ سے الگ ہو جائیں لیکن میں ان واقعات کی حقیقت بتلائے دیتا ہوں۔ (۷۹) کشتی کی بے کار کرنے کی وجہ یہ تھی۔
(۸۰) لڑکے کو قتل کرنے کا یہ باعث تھا۔ (۸۱) ہم نے چاہا کہ اللہ تعالیٰ اس کے والدین کو نعم البدل عطا فرمائے۔ (۸۲) اور دیوار کے درست کرنے کا یہ سبب تھا اور میں نے یہ سارے کام اللہ تعالیٰ کے حکم سے کئے تھے۔ ان واقعات کی اصلیت یہ ہے جن پر آپ صبر نہیں کر سکے۔ حضرت موسیٰ کو یہی سمجھانا منظور تھا کہ آپ ساری دنیا میں سب سے بڑے عالم نہیں ہیں۔
وہ سمجھا دیا۔ اس کے بعد وہاں ٹھہرنے کی ضرورت بھی نہ تھی۔ (۸۳) اس سورت میں یہ چوتھا قصہ ہے اس میں بتلایا گیا ہے کہ ایک زبردست طاقتور بادشاہ جس کا تعلق باللہ درست ہے دیکھئے اس کا ذکر خیر آج تک کس طرح باقی ہے۔ آج سطح دنیا پر چالیس کروڑ قرآن حکیم کی تصدیق کرنے والے انسان اس کی تعریف میں رطب اللسان ہیں اور قیامت تک یہ ذکر باقی رہے گا۔ یہ خدا پرستی کے نتائج حسنہ ہیں۔

## ربط بین الرکوعین (۱۰، ۱۱):

ماقبل میں نیک لوگوں کا تذکرہ تھا جیسا کہ موسیٰؑ اور خضرؑ اور اس رکوع میں نیک آدمی ذوالقرنین کا تذکرہ ہے۔ اور مغیبات میں سے ہے۔

## خلاصہ رکوع ۱۱:

(۱) ذوالقرنین کے پاس ہر طرح کا دنیاوی سازوسامان موجود تھا۔ (۲) لیکن اسکے باوجود باغی اور طاغی نہیں تھا۔ اس لئے اس کا ذکر خیر قرآن میں آیا۔ ماخذ (۱) آیت ۸۴۔ ۸۵۔ (۲)۔ آیت ۹۰۔

### ربط آیات:

(۸۴۔ ۸۵) ہم ہی نے اسے زمین میں قدرت اور طاقت عطا فرمائی تھی اور ہر کام کے لئے اسباب مہیا کر دیئے تھے۔ سب اسباب جمع کئے تا کہ مغرب کا سفر کرے۔
(۸۶) یہاں تک کہ بحر محیط غربی کے کنارے پر جا پہنچا جسے بحر اوقیانوس کہتے ہیں۔ وہاں دیکھا کہ سورج بحر اوقیانوس میں ایسی جگہ ڈوبتا ہے جہاں کی مٹی سیاہ ہے وہاں اس نے ایک قوم پائی۔ (۸۷، ۸۸) اس قوم کے نیک اور بد کے متعلق یہ فیصلہ کیا۔
(۸۹) پھر دوسری سفر کی تیاری کی اور اسباب جمع کئے۔ (۹۰، ۹۱) مشرق میں ایسی جگہ جا پہنچا جہاں ایک قوم آباد تھی جن پر براہ راست سورج کی کرنیں پڑتی تھیں۔ نہ ان کے پاس لباس تھا نہ مکان، نہ کوئی پہاڑ تھا جس کی آڑ میں پناہ لیں اور ہمیں اس کے

سارے ساز وسامان کا علم تھا۔

(۹۲) پھر مشرق اور مغرب کے درمیان ایک تیسرے سفر کے اسباب جمع کئے اور جانب شمال سفر کیا۔(۹۳) ان دونوں پہاڑوں کے پاس ایک ایسی قوم دیکھی جس کی زبان نہیں سمجھتے تھے۔ البتہ اشارے سے ایک دوسرے کو کچھ سمجھا لیتے تھے۔

(۹۴) اس قوم نے ذوالقرنین سے یہ درخواست کی۔

( ۹۵) ذوالقرنین نے کہا کہ مجھے روپیہ کی ضرورت نہیں ہے۔ البتہ کاروبار یا کسی سامان کی مدد سے اگر دے سکتے ہو تو دے دو۔ تمہارے دشمنوں کے سامنے مضبوط دیوار بنا دیتا ہوں۔

(۹۶) مثلاً لوہے کے تختے لا دو۔ اس کے بعد ذوالقرنین نے حسن تدبیر سے دیوار تیار کر دی۔(۹۷) دشمن نہ اس پر چڑھ سکتے تھے نہ اس میں سوراخ بنا سکتے تھے۔

(۹۸) یہ اس کی ایمانداری اور خدا ترسی کی دلیل ہے یہاں یہ بیان کر دینا ضروری ہے کہ سکندر یونانی کو ذوالقرنین سمجھنا صحیح نہیں۔ نواب صدیق خان مرحوم اپنی تفسیر فتح البیان میں لکھتے ہیں کہ ذوالقرنین سکندر یونانی سے تقریباً دو ہزار سال پہلے ہو گزرا ہے۔ ذوالقرنین حضرت ابراہیمؑ کا معاصر تھا۔ بیت اللہ کی تعمیر کے بعد اس نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ہمراہ طواف کیا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام پر ایمان لا چکا تھا۔ سکندر یونانی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے تقریباً سوا تین سو برس پہلے ہوا ہے۔ یونان کا مشہور فلاسفر ارسطو اس کا استاد تھا۔ سکندر مومن نہیں تھا بلکہ بت پرست تھا۔(۹۹) دجال کی موت کے بعد جب یاجوج ماجوج اس سد سے نکلیں گے تو سمندر کی طرح ٹھاٹھیں مارتے ہوئے آئیں گے۔

(۱۰۰) جہنم کافروں کے سامنے ہوگا۔(۱۰۱) جن پر غفلت کے پردے چڑھے ہوئے تھے اور کلمہ حق سننے سے کانوں کو بہرا بنا رکھا تھا۔

## ربط بین الرکوعین(۱۱، ۱۲):

ماقبل میں سے اعراض کرنے والوں اور اس کا انکار کرنے والوں اور فسادی لوگوں کا بیان تھا اور اس رکوع میں ایسے لوگوں کو آخرت میں جزا اور سزا کا بیان ہے۔

## خلاصہ رکوع ۱۲:

(۱) مشرک کی سزا جہنم ہے۔(۲:) اور اس کے سارے اعمال رائیگاں ہوں گے۔ ماخذ۔(۱)۔ آیت ۱۰۱۔(۲): آیت ۱۰۳ تا ۱۰۵۔

**ربط آیات:**

(۱۰۲)اس سورۃ میں چار قصے سنائے گئے ہیں اور مجموعی طور پر ثابت کیا گیا ہے کہ تعلق باللہ کی درستگی سے زندگی محمود اور قطع تعلق سے مذموم گزرتی ہے۔ پہلے تو تمثیلات بیان کی گئی تھیں اب معاندین اسلام کو براہ راست متنبہ کیا جاتا ہے کہ تعلق باللہ کو توڑنے کا نتیجہ جہنم کے سوا کچھ بھی نہیں۔ (۱۰۳) تم ہی بتلایئے کہ سب سے زیادہ گھاٹے میں کون ہے۔

(۱۰۴) جن کی کمائی تعلق باللہ توڑنے سے رائیگاں گئی۔ (۱۰۵) گھاٹا پانے والے وہی ہیں جو احکام الٰہی کی مخالفت کرتے ہیں۔ قیامت کے دن ان اعمال میں کوئی وزن نہیں ہوگا جو ان کی قبولیت کا ذریعہ بن سکے۔ (۱۰۶) آیات الٰہی اور پیغمبران الٰہی کے ساتھ استہزاء کی یہ سزا ہے۔ اگر ان کا تعلق اللہ تعالیٰ سے درست ہوتا تو ان چیزوں پر ٹھٹھا کیوں کرتے۔

(۱۰۷) جن لوگوں نے احکام الٰہی کو بسر و چشم تسلیم کیا اور عمل کر دکھایا ان کی مہمانی بہشت ہے۔ (۱۰۸) اس مہمان خانہ میں ہمیشہ رہیں گے۔ (۱۰۹) اللہ تعالیٰ کے کلمات تو بے انتہا ہیں۔ تمہاری طرف بقدر ضرورت نازل کئے گئے ہیں جس طرح بحر بے پایاں سے چڑیاں اپنے ضرورت کے مطابق چونچ بھر لیتی ہے بلکہ جتنا اس چونچ بھرنے سے سمندر میں کمی ہو جاتی ہے اللہ تعالیٰ کے کلمات میں نزول قرآن سے اتنی کمی بھی واقع نہیں ہوئی۔ (۱۱۰) ساری سورۃ کا نچوڑ یہ ہے کہ اس واحد لاشریک لہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں ہے۔ جس شخص کو مرنے کے بعد بارگاہ الٰہی میں حاضری کی امید ہے اس کا فرض ہے کہ نیک عمل کرے اور شرک سے پرہیز کرے۔






# سورة مريم

## سورة مريم مكية، نزلت بعد سورة فاطر

### سورۃ مریم کا سورۃ کہف سے ربط:

سورۃ کہف میں عجائب مخلوقات کا بیان تھا ان میں سے حضرت موسیٰؑ اور سکندر ذوالقرنین کی دیوار کی بحث بھی تھی۔اس سورۃ میں حضرت عیسیٰؑ اور یحییٰؑ کا واقعہ مذکور ہے اوران کی پیدائش بھی عجائب مخلوقات میں سے ہے۔اسی طرح دونوں سورتوں میں توحید،رسالت اور وعداور وعید بیان کئے گئے ہیں۔

### تسمیہ سورۃ مریم:

(بسم الله)المتجلي بكمالاته في مظاهر انبيآءه و اوليآءه (الرحمن)عليهم بالذات وعلىٰ من سواهم بواسطتهم (الرحيم) على الخواص بخواص الرحمة التي يشير اليها.

ترجمہ:اس اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں جوکہ اپنے انبیاءؑ اوراولیاء کے معجزات وکرامات میں اپنے کمالات کے ساتھ جلوہ نما ہے۔جوکہ ان انبیاءؑ اوراولیاء پر بلاواسطہ اوران کے علاوہ بالواسطہ مہربان ہے۔جوکہ اپنے خاص بندوں پر ان خاص رحمتوں کے ساتھ رحیم ہے جن کی طرف اللہ تعالیٰ سورۃ مریم میں اشارہ کرتا ہے ذكر رحمت ربك عبده زكريا.

### وجہ تسمیہ سورت مریم

حضرت مریم کے قصے پر مشتمل ہونے اور بناً اولاد کے انسان کی پیدائش کے خیران کن معجزے پر مشتمل ہونے کی وجہ سے اس سورت کو سورت مریم کہتے ہیں۔

عن أبي مريم الغساني قال:أتيت رسول اللهﷺفقلت :ولدت لي الليلة جارية فقال:والليلة أنزلت عليّ سورة مريم،سمّها مريم.

(الطبراني في الكبير برقم حديث: ٨٣٤)

ترجمہ:حضرت ابومریم غسانیؓ سے روایت ہے کہا کہ میں رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کے پاس آیا اور کہا کہ رات کو میرے ہاں بچی کی ولادت ہوئی ہے۔رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) نے فرمایا کہ رات کو مجھ پر سورت مریم نازل ہوئی ہے بچی کا نام مریم رکھو۔

عن عائشة قالت:نزلت سورة مريم بمكة. (الدر المنثور: ٤٧٦/٥)

ترجمہ: حضرت عائشہؓ فرماتی ہے کہ سورۂ مریم مکہ میں نازل ہوئی۔

دوسرا نام: سورة كهيعص:

ترجمہ: کھیعص کے ساتھ شروع ہونے کی وجہ سے اس کو "کھیعص" کہتے ہیں۔

عن ابن عباسؓ قال: أنزلت بمكة سورة كهيعص. (الناسخ والمنسوخ: ٥٠١/٢)

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ سورۂ کھیعص مکہ میں نازل ہوئی۔

## خلاصه وموضوع سورة:

خیالات فاسدہ متعلقہ عیسٰی علیہ السلام کی اصلاح۔

فضیلت سورۂ مریم:

عن أم سلمةؓ أن النجاشي قال لجعفر بن أبي طالب: هل معك مما جاء به عن عبد اللّٰه من شيء؟ قالت: فقال له جعفرؓ: نعم فقال له النجاشي: فاقرأه عليّ فقرأ عليه صدرا من كهيعص، قالت: فبكى واللّٰه النجاشي حتى أخضل لحيته، وبكت أساقفته حتى أخضلوا مصاحفهم حين سمعوا ما تلا عليهم، ثم قال النجاشي: ان هذا والذي جاء به موسىٰؑ ليخرج من مشكاة واحدة.

(البيهقي في الدلائل: ٣٠١/٢)

حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ شاہ حبشہ نجاشی نے جعفر بن ابی طالبؓ سے پوچھا: کیا تمہارے پاس اس کلام کا کچھ حصہ ہے جو تمہارا پیغمبر ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) اللہ کی طرف سے لایا ہے۔ ام سلمہؓ کہتی ہیں: کہ حضرت جعفرؓ نے اس سے کہا: ہاں۔ نجاشی نے ان سے پڑھنے کو کہا۔ جعفرؓ نے اس کے سامنے سورۂ کھیعص کی تلاوت فرمائی۔ کہتی ہے کہ بخدا نجاشی رونے لگے۔ یہاں تک کہ اس کی داڑھی تر ہوگئی۔ اس کے ماتحت پادری بھی رونے لگے یہاں تک کہ ان کی داڑھیاں بھی تر ہو گئیں جب انہوں نے تلاوت شدہ کلام سنا۔ پھر نجاشی نے کہا کہ یہ کلام اور حضرت موسیٰؑ کا لایا ہوا کلام دونوں ایک ہی چراغ سے نکلی ہوئی روشنیاں ہیں۔

خواب میں سورۂ مریم پڑھنے کی تعبیر:

حضرت ابن سیرینؒ نے فرمایا ہے۔ اگر خواب میں دیکھے کہ سورۂ مریم کو پڑھتا ہے۔ دلیل ہے کہ قیامت کے دن عذاب سے خدائے تعالیٰ کی پناہ میں ہوگا۔ (تعبیر الرؤیا: ٣٥٢)

ترتیب جمعی (19) ترتیب نزولی (44) آیات (98) رکوعات (6) کلمات (962) حروف (3302)
زبر (1391) زیر (554) پیش (320) دو زبر (141) دو زیر (16) دو پیش (17) کھڑا زبر (150)
کھڑی زیر (7) الٹا پیش (23) جزم (644) شد (356) مد (37)

## خلاصہ رکوع: ۱:

ذکر پیدائش یحییٰ علیہ السلام جو معتاد قانون کے خلاف ہوئی تھی۔ ماخذ آیت ۷۔

**ربط آیات:**

(۱) حروف مقطعات میں سے ہے اس کی تفصیل سورۃ البقرہ میں ملاحظہ ہو۔ (۲) اصل مقصود تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت باسعادت کا ذکر خیر ہے لیکن اس سے پہلے تمہیداً حضرت یحییٰ علیہ السلام کی ولادت کا ذکر ہے۔ کیوں کہ دونوں کی ولادت خلاف معمول ہوئی ہے۔ یہ سمجھایا جائے گا کہ خلاف معمول پیدا ہونے سے انسان خدا نہیں بن جاتا۔ دیکھئے حضرت یحییٰ علیہ السلام کو کوئی خدا نہیں مانتا تو پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کس طرح خدا یا خدا کے بیٹے بن گئے۔ حالانکہ وہ خود اللہ تعالیٰ کا بندہ ہونے کا اقرار کر چکے ہیں۔ اس آیت سے اللہ تعالیٰ کے بندہ حضرت زکریا علیہ السلام پر جو رحمت ہوئی ہے اس کا ذکر شروع ہوتا ہے۔ (۳) زکریا علیہ السلام نے در پردہ اپنے رب سے دعا کی۔ (۴) دعا دوسری آیت میں ہے یہ اس کی تمہید ہے۔ ۵: اصل دعا فھب لی من لدنك ولیا ھے۔ (۶) اس غرض کے لئے بیٹا چاہتا ہوں۔ اے اللہ اس بیٹے کو وارث انبیاء علیہم السلام اور پسندیدہ بنا۔ (۷) دعا قبول ہوئی اور بیٹے کی خوشخبری آئی۔ (۸) استبعاد عادی کا یہاں بیان ہے کہ عادتاً تو ایسے میاں بیوی سے اولاد نہیں ہو سکتی یہاں کس طرح ہوگی۔ (۹) اگرچہ عادتاً یوں نہیں ہوا کرتا لیکن اللہ تعالیٰ پر خلاف عادت ایک کام کرنا نہایت آسان ہے۔ (۱۰) اے اللہ مجھے کوئی علامت بتلا جس سے میں سمجھ جاؤں کہ اب بیٹا ماں کے پیٹ میں بننا شروع ہو گیا ہے۔ علامت یہ ہے کہ تین دن آپ بات نہیں کر سکیں گے۔ (۱۱) ایک دن حجرے سے باہر آئے اور بات نہ کر سکے اشارے سے انہیں سمجھایا کہ صبح اور شام اللہ کی تسبیح بیان کرو۔

(۱۲) حضرت یحییٰ علیہ السلام کو کتاب ملی اور قوت فیصلہ بچپن ہی میں عطا ہوئی تھی۔ (۱۳) اور ہم نے اسے رحیم اور پاک نفس بنایا۔ وہ اللہ تعالیٰ کے پرہیزگار بندہ تھے۔ (۱۴) والدین کا پورا مطیع بنایا۔ (۱۵) ان تینوں وقتوں میں اللہ کی طرف سے ان پر پیغام سلام نازل ہوا۔ اس لئے کہ پیدائش کے وقت شیطان نے انہیں نہیں چھوا اور مرنے کے وقت جس طرح دوسروں پر گبراہٹ ہوتی ہے ان پر نہیں ہوئی۔ اور قبر سے اٹھتے وقت میدان حشر کی دہشت سے وہ نہیں گھبرائیں گے۔

## ربط بین الرکوعین (۲،۱):

گزشتہ رکوع میں حضرت یحییٰؑ کی پیدائش کا واقعہ مذکور تھا اس رکوع میں حضرت عیسیٰؑ کی پیدائش کا واقعہ مذکور ہے اور دونوں کی پیدائش عجائب میں سے ہے۔

## خلاصہ رکوع: ۲:

(۱): واقعہ ولادت عیسیٰ علیہ السلام اور۔ (۲)۔ خلاصہ تعلیم عیسیٰ علیہ السلام۔ ماخذ (۱) آیت ۱۶ تا ۲۱۔ (۲)۔ آیت ۳۰ تا ۳۲۔

## ربط آیات:

(۱۶) اب اصل مقصود قصہ اس سورۃ کا شروع ہوتا ہے۔ واللہ اعلم بمرادہ اسرار کتابہ۔ حضرت مریمؑ ایک دفعہ اپنے مکان کے شرقی حصے میں گئیں۔ (۱۷) اور گھر والوں سے پردہ کیا۔ اس وقت حضرت جبرائیلؑ ایک مکمل انسان کی شکل میں ان پر ظاہر ہوئے۔ (۱۸) اپنی پاک دامنی کے باعث حضرت جبرائیلؑ کو انسان سمجھ کر اللہ تعالیٰ سے شر کی پناہ مانگی تاکہ اس انسان کے شر سے بچے۔ (۱۹) فرشتہ نے کہا کہ میں آپ کے رب کی طرف بھیجا ہوا ہوں تاکہ آپ کو ایک پاک بیٹا عطا کروں۔ (۲۰) بھلا مجھے بیٹا کیسے ہوسکتا ہے۔ (۲۱) فرشتے نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ کا فیصلہ یہی ہے اسی طرح ہوگا اللہ تعالیٰ پر یہ کوئی مشکل بات نہیں۔ (۲۲) پہلے مریم علیہا السلام نو ماہ تک حاملہ رہیں۔ پھر وضع حمل کے وقت شرم کے مارے دور چلی گئیں۔ (۲۳) جب دردزہ نے تنگ کیا تو یہ لفظ نکلے۔ کاش اس سے پہلے میں مر مٹ چکی ہوتی۔ (۲۴) جہاں مریمؑ بیٹھی تھیں اس جگہ سے نیچے فرشتے نے کھڑے ہوکر یہ آواز دی۔

(۲۵) غم نہ کر۔ تیرے نیچے پانی کی نالی بہہ رہی ہے اور کھجور کے درخت کو ہلا اس سے تازہ کھجوریں گریں گی۔ (۲۶) کھجوریں کھاؤ۔ پانی پیؤ۔ آنکھیں ٹھنڈی کرو۔ اور آدمی دیکھو تو یہ کہہ دو۔ (۲۷) پھر عیسیٰؑ کو اٹھا کر اپنی قوم کے پاس لائیں۔ اور انہوں نے تعجب سے یہ کہا۔ (۲۸) اے مریم علیہا السلام تیرے ماں باپ تو اس عیب سے پاک تھے۔ (۲۹) مریمؑ نے جواب کے لئے بچے کی طرف اشارہ کیا کہ اس سے پوچھو۔ (۳۰) حضرت عیسیٰؑ نے یہ جواب دیا۔ (۳۱) یہ جواب کا ایک حصہ ہے۔ (۳۳،۳۲) یہاں تک عیسیٰؑ کا جواب ہے۔

(۳۴) عیسیٰؑ کے متعلق حالات یہ ہیں (بتلاؤ وہ خدا یا خدا کے بیٹے کس طرح بن گئے۔) (۳۵) اللہ تعالیٰ کو بیٹے کی ضرورت ہی کیا ہے۔ اسے اپنے کاموں میں کسی سے مدد لینے کی کوئی احتیاج نہیں ہے وہ اپنے ہر ارادے کی تکمیل کلمہ کن سے کر لیتا ہے۔ (۳۶) یہ حضرت عیسیٰؑ کے ارشاد کا بقیہ ہے۔ (۳۷) واقعات اصلیہ تو اتنے ہیں اس کے بعد اہل کتاب کے مختلف فرقوں

نے ان کے متعلق اختلاف پیدا کیا۔(۳۸) ان اختلاف کرنے والوں کے کان اور آنکھیں اس دن تو بہت تیز ہو جائیں گی جس دن ہمارے ہاں آئیں گے لیکن آج اندھے اور بہرے بنے ہوئے ہیں۔(۳۹) ان ظالموں کو حسرت وندامت کے دن سے ڈرائیے۔ آج وہ غفلت کا شکار ہو رہے ہیں اور ایمان نہیں لاتے۔(۴۰) وہ ہماری گرفت سے کس طرح بچ سکتے ہیں۔ ہم ہی تو ان کے وارث ہیں۔

## ربط بین الرکوعین(۲،۳):

گزشتہ رکوع میں انبیاءؑ کے واقعات بیان کئے گئے اس رکوع میں حضرت ابراہیمؑ، حضرت اسحاقؑ، اور حضرت یعقوبؑ کا ذکر ہے یہ انبیاءؑ تھے۔

## خلاصہ رکوع:۳:

بعض انبیاء علیہم السلام کی خصوصیات مختصہ کا ذکر۔ ماخذ آیت ۴۱۔۵۰۔

## ربط آیات:

(۴۱) تمام انبیاء کی خاص خاص خصوصیات تھیں۔ لیکن کوئی نبی اپنی کوئی خصوصیت کے باعث خدا نہیں بنا۔ پھر حضرت عیسیٰؑ کس طرح خدا بن گئے اس ضمن میں کئی انبیاء کا ذکر آ گیا جس کا آغاز حضرت ابراہیمؑ سے ہوا۔(۴۲) مغیبات الٰہیہ کے صدیق ہونے کی وجہ سے باپ کو بہترین تعلیم دے رہے ہیں۔(۴۳) اے ابا جان مجھے اسرار الٰہیہ کا علم ہے لہٰذا آپ میری بات مان جائیں۔(۴۴) اے ابا جان شیطان آپ سے غیر اللہ کی عبادت کرا رہا ہے اور وہ رحمان کا نافرمان ہے۔(۴۵) اے ابا جان مجھے خطرہ ہے کہ آپ پر خدا کا عذاب نہ آ جائے۔(۴۶) اس سارے وعظ کا باپ یہ جواب دیتا ہے۔۴۷: اگر آپ مجھے دکھ پہنچائیں میری طرف سے آپ پر کوئی زیادتی نہیں ہوگی۔ بلکہ میں آپ کے حق میں اللہ تعالیٰ سے معافی مانگوں گا۔(۴۷) میں تمہاری ان حرکات اور تمہارے معبودوں سے علیحدہ رہوں گا بلکہ تمہاری ہدایت کے لئے اپنے رب سے دعا کروں گا۔(۴۹) اعزہ واقرباء سے قطع تعلق کرنا ایک سخت مصیبت ہے جو ابراہیمؑ نے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے برداشت کی اس پر اللہ تعالیٰ نے نعم البدل اعزہ عطا فرمائے۔(۵۰) ان دونوں کو بھی ہم نے اپنی رحمت سے حصہ عطا فرمایا اور پچھلی نسلوں میں ان کا ذکر خیر باقی چھوڑا۔

## ربط بین الرکوعین(۳،۴):

گزشتہ رکوع میں حضرت ابراہیمؑ کا واقعہ مذکور تھا اس رکوع میں حضرت موسیٰؑ کا واقعہ مذکور ہے۔

## خلاصہ رکوع: ۴:

بعض انبیاءؑ کی خصوصیات مختصہ کا ذکر۔ماخذ۔۵۱۔۴۵۔۵۶۔

### ربط آیات:

(۵۱)حضرت موسیٰؑ کے یہ القاب ہیں:مخلص،رسول،نبی۔تو کیا موسیٰؑ خصوصی لقب مخلص سے خدا بن گئے۔ حاشاوکلا۔حضرت موسیٰؑ کلیم اللہ بھی ہیں۔(۵۳)ان کی دعا سے ہارونؑ کو نبوت عطا ہوئی تھی۔(۵۴)حضرت اسماعیلؑ نبوت اور رسالت کے عہدہ جلیلہ کے ساتھ صادق الوعد کے لقب سے ملقب ہیں۔تو کیا آپ خدا بن گئے۔(۵۵)امر بالمعروف کے بڑے شائق تھے۔مرضی عندالرب کے لقب سے سرفراز کئے گئے ہیں۔(۵۶،۵۷)حضرت ادریسؑ صدیق نبی رفع علی المکان العلیٰ کے القاب سے ملقب ہیں۔

### ربط آیات:

(۵۸)مذکورالصدر حضرات ان مقربین الٰہی میں سے ہیں،جن پر اللہ تعالیٰ کا انعام ہوا ہے اور یہ وہ حضرات ہیں آیات رحمان سنتے ہیں حق عبودیت ادا کرنے کے لئے فوراً سربسجود ہو جاتے ہیں اور گریہ وزاری کرتے ہیں۔چنانچہ حضرت عیسیٰؑ بھی اس مقدس گروہ میں سے ایک بزرگ ہیں۔ان کو کیوں خدا مانا جائے۔(اللھم احفظنا من شرور انفسنا) (۵۹)بات یوں ہے کہ ان مقدسین کے بعد نالائق جانشین ہوئے اورانہوں نے یادالٰہی چھوڑ دی۔خواہشات نفسانی کے پیچھے پڑ گئے اور اس قسم کے غلط عقیدے گھڑ لئے۔وہ لوگ اس کی پاداش میں جہنم میں ڈالے جائیں گے۔(۶۰) جو شخص ان میں سے تائب ہو جائیگا وہ جنت میں داخل ہوگا۔(۶۱) وہاں ہمیشہ کے باغ جن کا دوسرے مقربین الٰہی کو وعدہ کیا گیا ہے انہی میں ان کا داخلہ ہوگا۔(۶۲)اس میں کوئی بیہودہ بات تک نہیں سن سکیں گے۔(۶۳) یہ فقط پرہیزگاروں کی قیام گاہ ہے۔

(۶۴) قرب حاصل کئے ہوئے انسان تو بجائے خود رہے۔ملائکہ عظام مقربین بھی اس کے حکم کے بغیر ایک قدم نہیں اٹھاتے۔(۶۵)سارے آسمانوں اور زمینوں کا مربی فقط وہی عبادت کا مستحق ہے۔کیا اس جیسا کوئی اور مل سکتا ہے ہرگز نہیں۔

### ربط بین الرکوعین(۴،۵):

گزشتہ رکوع میں توحید ورسالت کے مضمون کی تائید کے لئے انبیاءؑ کے قصے بیان کئے گئے اس رکوع میں میعاد کے منکر کا بیان ہے۔

## خلاصہ رکوع ۵:

ابتلافی الشرك یوم المجازاة کے نہ سمجھنے کا نتیجہ ہے۔ ماخذ آیت ٦٦۔٨١۔

### ربط آیات:

(٦٦) حق سے منہ موڑنے کا اصلی سبب قانون مجازاۃ سے انکار کے سوا کچھ نہیں۔(٦٧) اگر انسان اپنی پہلی خلقت پر غور کرے تو یہ مسئلہ بآسانی حل ہوسکتا ہے۔(٦٨) تیرے رب کی قسم انسانوں اور شیطانوں سب کو اکٹھا کیا جائے گا۔(٦٩) اکٹھا کرنے کے بعد نافرمانوں کو الگ کیا جائے گا۔(٧٠) دوزخ کے مستحقین کو ہم اچھی طرح جانتے ہیں۔(٧١) دوزخ کے اوپر سے تو کم از کم ہر ایک کو گزرنا ہی ہے۔ جو اس میں پڑنے کے مستحق ہوں گے وہ خود بخود گر جائیں گے اور کافر اور منافق تو دروازہ دوزخ سے داخل کیئے جائیں گے۔(٧٢) متقین صحیح سلامت بچ نکل جائیں گے۔(٧٣) آیات الٰہی سن کر کافر کہتے ہیں۔ اگر تم خدا تعالیٰ کا دوست ہوتے تو کیا تمہاری دنیاوی حالت ہم سے بہتر نہ ہوتی۔(٧٤) اگر حق و باطل کے تمیز کا یہی معیار ہے کہ مؤمن کی دنیاوی حالت اچھی ہو تو پھر پہلے تباہ ہونے والے کافر کیوں تباہ ہوئے حالانکہ ان کی دنیاوی حالت بہت اچھی تھی۔ اس سے معلوم ہوا کہ حق و باطل میں تمیز کا یہ معیار غلط ہے۔(٧٥) اس قسم کے دماغ اسی حالت میں درست ہوسکتے ہیں کہ یا عذاب الٰہی نازل ہو یا قیامت آئے۔(٧٦) جن لوگوں کو ہدایت نصیب ہوئی ہے انہیں اللہ تعالیٰ ہدایت میں بڑھاتا ہے اور انہیں اعمال صالحہ کی جزائے خیر بھی اللہ تعالیٰ کے ہاں ملے گی۔(٧٧) کافر استہزاء اور تمسخر کے طور پر یہ کہتے ہیں کہ اگر اللہ تعالیٰ نے اٹھایا تو مال اور اولاد میں اور ترقی ہوگی۔(٧٨) کیا یہ لوح محفوظ سے دیکھ کر کہہ رہے ہیں یا خدا تعالیٰ کے ہاں سے انہوں نے وعدہ لے رکھا ہے۔

(٧٩) یہ خیال غلط ہے۔ اس جھوٹ کو بھی ہم ان کے اعمال نامہ میں لکھ رکھیں گے اور بجائے مال اور اولاد دینے کے عذاب کو بڑھائیں گے۔(٨٠) بلکہ دنیا میں دیئے ہوئے مال اور اولاد کو بھی چھین لیں گے اور سب ہمارے پاس آئیں گے۔ (٨١) کفار نے اللہ تعالیٰ سے تعلق توڑ کر اور معبود بنا رکھے ہیں۔ ان کی غرض یہ ہے کہ یہ معبود ان کے لئے قوت اور طاقت کا سامان بنیں۔

### ربط بین الرکوعین (٥،٦):

گزشتہ رکوع میں گمراہوں اور ان کی گمراہی کا بیان تھا اس رکوع میں اس گمراہی کی سزا کے وقت کا بیان ہے۔

## خلاصہ رکوع:٦:

ذکر نتیجہ سورۃ مریم۔ماخذ آیت ۸۲تا۹۱۔

## ربط آیات:

(۸۲) حالانکہ معبود خود ان کفار کی عبادت سے انکار کردیں گے اور ان کے مخالف ہو جائیں گے۔(۸۳) باوجود اس قدر سعی تام کے یہ لوگ توحید کی طرف متوجہ نہیں ہوتے کہ شیطان انہیں کفر وشرک کی طرف مائل کرتے رہتے ہیں۔(۸۴) ان کے متعلق جلدی نہ کیجئے ہم ان کے اعمال خوب شمار کررہے ہیں اور انہیں پوری سزا مل جائے گی۔(۸۵) متقی تو رحمٰن کے دربار میں جائیں گے۔(۸۶) اور اس قسم کے مجرم جہنم رسید کیے جائیں گے۔(۸۷) کوئی شخص وہاں سفارش نہیں کرسکے گا۔سوائے ان مقربین کے جنہیں شفاعت کی اجازت مل چکی ہے۔(۸۸) ایسی واضح تعلیم کے باوجود یہ لوگ اسی باطل عقیدے پر اڑے ہوئے ہیں۔(۸۹) یہ تو بہت ہی بری بات کہہ رہے ہو۔(۹۰) ایسی بری بات ہے کہ اسے سن کر آسمانوں کا شق ہوجانا یا زمین کا پھٹ پڑنا یا پہاڑوں کا ریزہ ریزہ ہوجانا قطعاً بعید نہیں۔(۹۱) کہ رحمٰن کے لئے بیٹا بناتے ہیں۔(۹۲) حالانکہ یہ بات اللہ کے شایان شان نہیں ہے۔

(۹۳) آسمان وزمین والے سب اس کے غلام ہیں۔(۹۴) اللہ تعالیٰ کو اپنے غلاموں کی پوری گنتی معلوم ہے۔(۹۵) جس طرح ہر شخص تنہا پیدا ہوا ہے اسی طرح تنہا آئے گا۔

(۹۶) ایمانداروں کے لئے اللہ تعالیٰ اپنی خلقت کے دل میں محبت کا بیج بوئے گا۔(۹۷) ہم نے قرآن عربی میں اس لئے اتارا ہے کہ آپ ﷺ (تسلیما کثیرا کثیرا) متقین کو خوشخبری سنائے اور جھگڑا کرنے والوں کو ڈرائیں۔(۹۸) ان سے پہلے ہم نے کئی نسلیں ہلاک کیں۔کیا ان کا کوئی نشان دکھائی دیتا ہے یا ان کے متعلق کوئی مدہم سی آواز بھی کان میں پڑتی ہے۔یعنی اگر ان کے اعمال نیک ہوتے تو یقیناً ان کا ذکر خیر باقی رہتا۔






# سورۃ طٰہٰ

## سورۃ طه مكية، نزلت بعد سورۃ مريم

### سورۃ طٰہٰ کا سورۃ مریم سے ربط:

سورہ مریم کے آخر میں قرآن کا بیان تھا اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔"فانما یسرنه بلسانك. "(الآیۃ) اور سورہ طہ کے شروع میں بھی قرآن کا بیان ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔"طٰه ما انزلنا علیك القرآن لتشقیٰ."

### تسمية سورة طه:

(بسم اللّٰه) المتجلي بجوامع كمالاته في نبيه و كتابه (الرحمن) بانزال ذالك الكتاب على ذالك النبي ﷺ (الرحيم) باسعاد من اتبعه فيه.

ترجمہ: اس اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو کہ اپنے نبی ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) اور اپنی کتاب قرآن مجید میں اپنے جامع کمالات کے ساتھ جلوہ نما ہے۔ جس نے اُسی کتاب کو نبی پاک ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) پر اتار کر انتہائی مہربانی فرمائی، جس نے اس شخص کو نیک بخت بنا کر رحم فرمایا جو کہ اس کتاب میں اس نبی ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کی تابعداری کرتا ہے۔

### وجہ تسمیہ سورت طہ:

لفظ "طٰہٰ" کے ساتھ شروع ہونے کی وجہ سے اس سورت کو طٰہٰ کہا گیا۔ یہ حضور ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کے اسمائے مبارکہ میں سے ہے۔ قرآن میں صرف ایک سورۃ طٰہٰ میں لفظ "طٰہٰ" وارد ہوا ہے۔

عن أبي هريرةؓ عن النبي ﷺ قوله: ان اللّٰه تبارك وتعالى قرأ طه ويس قبل أن يخلق السموات والأرض بألف عام فلما سمعت الملائكة القرآن قالت: طوبى لأمة ينزل هذا عليها وطوبى لألسنة تتكلم بهذا (أخرجه الدارمي في سننه: ٥٤٨/٢)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ نبی ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) سے یہ قول نقل کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمانوں کی پیدائش سے ہزار سال پہلے سورۃ "طٰہٰ" اور سورۃ "یٰس" پڑھا۔ جب ملائکہ نے قرآن سنا تو کہا کہ خوش بختی و سعادت ہے اس امت کے لئے جس پر یہ نازل ہو اور خوش بختی ہے ان زبانوں کے لئے جو اس کو پڑھے۔

عنوان سورۃ:

دعوت الی التوحید۔

فضیلت سورۃ طٰہٰ:

عن القاسمؒ قال:اسم اللّٰہ الاعظم ،الذی اذا دعی بہ اجاب فی سور ثلاث:البقرۃ، وآل عمران ،وطٰہٰ.

(أخرجہ ابن ماجہ، کتاب الدعاء: ۱۲۶/۲)

حضرت قاسمؒ روایت کرتے ہیں فرمایا: اللہ کا وہ بڑا نام مبارک جس کے ساتھ جب دعا مانگی جائے تو قبول ہوتی ہیں تین سورتوں میں ہی متوقع ہو سکتا ہے: سورت بقرہ، آل عمران اور طٰہٰ۔

خواب میں سورۂ طٰہٰ پڑھنے کی تعبیر:

حضرت ابن سیرینؒ نے فرمایا ہے۔ اگر خواب میں دیکھے کہ سورۂ طٰہٰ پڑھتا ہے۔ دلیل ہے کہ دشمن کو کوئی بات کہے گا اور اس کو مغلوب کرے گا۔ (تعبیر الرؤیا:۳۵۲)

ترتیب جمعی (20) ترتیب نزولی (45) آیات (135) رکوعات (8) کلمات (1301) حروف (5242) زبر (1957) زیر (682) پیش (469) دو زبر (85) دو زیر (24) دو پیش (16) کھڑا زبر (273) کھڑی زیر (13) الٹا پیش (30) جزم (980) شد (363) مد (85)

ربط آیات:

(۱) حروف مقطعات میں سے ہے۔ (۲) آپ کو مصیبت میں ڈالنے کے لئے تو قرآن نازل نہیں ہوا۔ (۳) بلکہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والوں کے لئے نصیحت ہے۔

خلاصہ رکوع: ۱

رحمٰن کی رحمت کا تقاضا یہ ہے کہ انسان کہ رہنمائی کے لئے ہدایت بھیجی جائیں۔ لیکن مستفید فطرت سلیمہ والے ہی ہوں گے۔ ماخذ: آیت ۳ تا ۵۔

ربط آیات:

(۱) حروف مقطعات میں سے ہے۔ (۲) آپ کو مصیبت میں ڈالنے کے لئے تو قرآن نازل نہیں ہوا۔ (۳) بلکہ اللہ تعالیٰ

سے ڈرنے والوں کے لئے نصیحت ہے۔

(۴) خالق ارض و سماء نے اپنے بندوں کی طرف نازل فرمایا ہے۔(۵) عرش کی طرف سے غلبہ پانے والے رحمٰن ذات کی طرف سے نازل ہوا ہے۔(۶) چونکہ وہ سب مخلوق کا مالک ہے اس لئے اسے احکام دینے کا حق ہے۔(۷) وہ ظاہر اور پوشیدہ سب حالات کا جاننے والا ہے۔(۸) فقط وہی معبود ہے۔(۹) حضرت موسیٰ کا قصہ مخالفین قرآن کے لئے تذکیر بایام اللہ کے طور پر سنایا جاتا ہے کہ وہ اس آئینہ میں اپنے اعمال کے نتائج دیکھ لیں اور سید المرسلین خاتم النبیین ﷺ (تسلیما کثیرا کثیرا) کے لئے تسلی دی جاتی ہے کہ آپ کو انجام کار اسی طرح فتح و کامرانی نصیب ہوئی۔ جب صدائے حق بلند ہوتی ہے تو سلیم الفطرت انسانوں کی جماعت راسخ الایمان بن جاتی ہے۔ دوسری جماعت آخر وقت تک عداوت و مخاصمت پر جمی رہتی ہے اور انجام کار ذلت کی موت مرتی ہے۔ حضرت موسیٰ کے ذکر کی تقریب یہی ہے۔(۱۰) حضرت شعیبؑ سے رخصت ہو کر مدین سے واپس آ رہے ہیں اہلیہ محترمہ ساتھ ہے۔ رات کا وقت ہے۔ آگ کی ضرورت ہے۔ تجلی الٰہی بطور نار ظاہر ہوتی ہے۔ تاکہ موسیٰ اس کو دیکھ کر متوجہ ہو جائیں۔ اپنی اہلیہ سے فرماتے ہیں یا تو جلتی ہوئی لکڑی وہاں سے لے آتا ہوں یا کم از کم راستہ پوچھ آؤں گا۔(۱۱) وہاں حاضر ہونے پر یہ آواز آئی۔(۱۲) یہاں آگ نہیں تجلی الٰہی کا مظہر آگ بنی ہوئی ہے اس وادی مقدس میں جوتا اتار دیں۔(۱۳) میں نے بندوں میں سے آپ کو چن لیا ہے۔ لہٰذا جو کہتا ہوں اسے غور سے سنیئے۔(۱۴) میرے سوا اور کوئی معبود نہیں ہے میری عبادت کرو اور میری یاد کے لئے نماز پڑھا کرو۔

(۱۵) عقیدہ توحید پہلی آیت میں آچکا ہے۔ اب دوسرا عقیدہ قیامت کا بتلایا جا رہا ہے۔ اگر یہ دو عقیدے انسان کے ذہن میں راسخ ہو جائیں تو بقیہ سارا دین خود بخود سمجھ میں آ جاتا ہے۔ عقائد صحیحہ کے ساتھ اعمال صالحہ نماز کی بھی تلقین ہو گئی۔(۱۶) منکرین قیامت آپ کو اس عقیدے سے ہٹانے نہ پائیں۔(۱۷) عطیہ نبوت کے بعد عقائد صحیحہ اور اعمال صالحہ کی تلقین قبل ازیں ہو چکی ہے اب معجزات عطا ہوتے تاکہ مرسل الیہ قوم انہیں مرسل من اللہ خیال کر سکے۔(۱۸) موسیٰ فرماتے ہیں میرے ہاتھ میں میری لاٹھی ہے جس سے مجھے فلاں فلاں نفع حاصل ہوتا ہے۔(۱۹) اس لاٹھی کو پھینک دے۔(۲۰) پھینکی تو سانپ بن کر دوڑنے لگی۔۲۱: موسیٰ ڈر گئے۔ حکم ہوا کہ اس کو آپ پکڑ لیں تو پھر ویسی ہی لاٹھی بن جائیگی ایک معجزہ تو یہ ملا۔ آگے دوسرا معجزہ آتا ہے۔(۲۲) اپنا ہاتھ بغل میں ڈال کر نکالئے۔ بالکل سفید اور روشن ہو کر نکلے گا۔ لیکن وہ بیماری کے باعث نہیں ہوگا بلکہ خرق عادت کے طور پر ہو کر آئے گا۔ یہ دوسرا معجزہ ہے۔(۲۳) یہ معجزات ہم نے قدرت کے کرشمے آپ کو دکھائے ہیں۔(۲۴) نبوت بھی عطا ہو چکی۔ عقائد صحیحہ اور اعمال صالحہ کی تلقین بھی ہو چکی۔ معجزات بھی مل گئے۔ یہ معجزے قدرت الٰہی کے نشان تھے اب جائیے فرعون کو تبلیغ فرمایئے۔

## ربط بین الرکوعین (۱، ۲):

گزشتہ رکوع میں توحید و رسالت کا مضمون اور حضرت موسیٰؑ کا واقعہ مذکور تھا اس رکوع میں بھی توحید کے دلائل اور حضرت موسیٰؑ کا اپنے بھائی ہارونؑ کے لئے دعا کرنے کا بیان ہے۔

## خلاصہ رکوع: ۲:

ہارونؑ کی نبوت کے لئے موسیٰؑ کی سفارش مع احسانات موسیٰؑ۔ ماخذ آیت ۲۹ تا ۳۱، ۳۷ تا ۴۱۔

ربط آیات:

(۲۵ تا ۲۸) یہ دعائیں حضرت موسیٰؑ نے کیں تا کہ فرض منصبی بآسانی ادا ہو سکے۔ (۲۹ تا ۳۱) یہ دعا حضرت ہارونؑ کے حق میں کی کہ میرے بھائی کو میرے ساتھ شامل کر کے میری کمر ہمت مضبوط کر دیجئے۔ (۳۲) انہیں بھی عہدہ نبوت عطاء فرمایئے۔ (۳۳، ۳۴) دونوں بھائی بحیثیت نبی ہونے کے تیری یاد بہت زیادہ کر سکیں گے۔ کیونکہ غیر نبی اتنی عبادت نہیں کر سکتا ہے لہٰذا دونوں ہم پلہ ہوں تو بہتر ہے۔ (۳۵) تجھے ہمارے سارے حالات پہلے بھی معلوم ہیں اور آئندہ بھی تیرے سامنے ہیں۔ (۳۶) اے موسیٰؑ تیری دعا ہم نے قبول کر لی۔ (۳۷) اور تجھ پر یہ پہلا انعام نہیں ہے بلکہ اس سے پہلے بھی ایک بہت بڑا احسان ہو چکا ہے اس کی تفصیل آگے آ رہی ہے۔ (۳۸) جب تیری جان خطرہ میں تھی تو ہم نے تیری والدہ کے دل میں یہ خیال ڈالا۔ (۳۹) کہ صندوق میں بند کر کے اس بچہ کو دریا میں ڈال دو۔ (۴۰) جب تم فرعون کے گھر جا پہنچے جو میرا اور تیرا دونوں کا دشمن تھا۔ وہاں ہم نے تمھیں کسی کا دودھ نہ پینے دیا۔ پھر تمہاری بہن نے انہیں تمہاری والدہ کا پتہ بتلایا۔ ہم نے وہاں سے واپس لوٹا کر تمہاری والدہ کی گود میں پرورش کرائی۔ اس کے علاوہ ایک اور احسان بھی سن لو۔ کہ تم نے بڑا ہونے کے بعد ایک آدمی کو مار ڈالا۔ ہم نے تمھیں وہاں سے بھی بچا لیا۔ پھر مدین میں پہنچایا۔ کچھ مدت وہاں رکھا۔ اس کے بعد تقدیر الٰہی کے مطابق تم عہدہ نبوت سے ممتاز ہوئے۔ (۴۱) میں نے تمھیں اپنے کام کے لئے بنایا ہے۔ (۴۲) احسانات کی فہرست تم سن چکے۔ اب جاؤ کام کرو۔ (۴۳) فرعون ہم سے باغی ہو گیا ہے۔ اسے جا کر سمجھاؤ۔ (۴۴) اس کے ساتھ سختی سے پیش نہ آنا۔ شاید اسے ہدایت ہو جائے۔ (۴۵) چونکہ وہ بہت بڑا سخت گیر ہے اس لئے خطرہ ہے کہ ہم پر بھی سختی کرے اور تبلیغ کرنے ہی نہ دے۔ (۴۶) ڈرو مت میں تمہارے ساتھ ہوں۔ (۴۷) اسے جا کر یہ پیغام دو کہ بنی اسرائیل کو ہمارے ساتھ روانہ کر دو۔ انہیں تکلیف نہ دو اور اسے کہہ دو بھلائی اسی کے لئے ہے جو اللہ تعالیٰ کے حکم کو مان جائے۔ (۴۸) سزا اسے ملتی ہے جو اللہ تعالیٰ کا حکم نہ مانے۔ (۴۹) فرعون نے کہا اے موسیٰؑ تمہارا رب کون سا ہے۔ (۵۰) ہمارا رب وہ ہے جس نے ہر

شے کو نعمت وجود عطا کی اور سب کو منزل کمال کی طرف چلنے کی راہ دکھائی۔

(۵۱) جب فرعون نے دیکھا کہ موسیٰؑ نے جواب تو معقول دیا جس کا جواب فرعون کے پاس کوئی نہ تھا تو اس نے بیہودہ سوالات شروع کر دیئے اور کہا کہ پہلے لوگوں کے حالات و واقعات بتایئے۔ (۵۲) ان کے حالات میرے رب کے پاس پورے پورے محفوظ ہیں۔ (۵۳) میرے اس رب کے پاس ان کے حالات محفوظ ہیں جس کی قدرت کے یہ کارنامے ہیں۔ (۵۴) رب کی پیدا کردہ نعمتوں کو خود استعمال کرو اور اپنے جانوروں کو استعمال کراؤ۔ عقلمندوں کے لئے رب کی شناخت کے لئے یہ دلائل کافی ہیں۔ (۵۵) اسی زمین سے اللہ تعالیٰ نے سب کو پیدا کیا۔ اسی میں سب کو لوٹائے گا اور اسی سے دوبارہ اٹھائے گا۔

## ربط بین الرکوعین (۲، ۳):

گزشتہ رکوع میں توحید کے دلائل تھے اس رکوع میں بھی توحید کے دلائل اور ساتھ ساتھ معاد کا بیان بھی ہے۔

## خلاصہ رکوع: ۳:

(۱) ممسوخ الفطرت کا تسلیم حق سے انکار کرنا۔ (۲) اور سلیم الفطرت والوں کا سر تسلیم خم کرنا۔ ماخذ (۱) آیت ۵۶۔ (۲) آیت ۷۰۔

### ربط آیات:

(۵۶) ہم نے فرعون کو ساری نشانیاں دکھائیں لیکن اس نے جھٹلایا اور ماننے سے انکار کیا۔ (۵۷) اخیر یہ جواب دیا کہ تو (اے موسیٰؑ) ہمیں نکال کر اس ملک پر قابض ہونا چاہتا ہے۔

(۵۸) ایک وقت مقرر کر دو تا کہ جادو کا مقابلہ کر کے دکھائیں۔ (۵۹) موسیٰؑ نے فرمایا جس دن تمہاری عید ہو اس دن چاشت کے وقت لوگوں کو جمع کر لیا جائے۔

(۶۰) اب فرعون نے حق کے مقابلہ میں باطل کی قوت جمع کی اور وقت معین پر آیا، اور جادوگروں کو مقابلہ کے لئے کھڑا کیا۔ (۶۱) حضرت موسیٰؑ نے جادوگروں کو پہلے تبلیغ حق فرمائی۔

(۶۲) ان جادوگروں کا آپس میں کچھ جھگڑا سا ہو گیا۔ موسیٰؑ اور ہارونؑ سے پوشیدہ باتیں کرتے رہے۔ (۶۳) انہوں نے یہی فیصلہ کیا کہ یہ لوگ اپنے جادو کے زور سے قبطیوں کو نکال کر ملک پر قابض ہونا چاہتے ہیں۔ لہٰذا اپنی ساری طاقت جمع کر کے ان کا مقابلہ کرو۔ (۶۵) اے موسیٰ علیہ السلام یا آپ پہلے جادو کا کھیل دکھائیں یا ہم پہل کرتے ہیں۔ (۶۶) موسیٰؑ نے

فرمایا کہ تم ہی شروع کرو۔ چنانچہ ان کی ساحری اور شعبدہ بازی کے باعث یہ معلوم ہونے لگا کہ ان کی رسیاں اور لاٹھیاں سانپ ہیں کہ دوڑنے لگے ہیں۔ (٦٧) موسیٰؑ دل میں ذرا ڈر سے گئے۔ (٦٨) ہم نے موسیٰؑ سے کہا۔ ڈرو مت۔ تم ہی جیتو گے۔ (٦٩) تمہارے دائیں ہاتھ میں لاٹھی ہے اسے پھینک دو۔ جو کچھ انہوں نے بنایا ہے، سب کو نگل جائے گی۔ بھلا جادوگر بھی کبھی حق کے مقابلہ میں جیت سکتے ہیں۔ (٧٠) جادوگروں نے یہ کیفیت دیکھی تو وہ سمجھ گئے کہ یہ جادو اور شعبدہ بازی نہیں بلکہ طاقت الٰہی کا کرشمہ ہے لہٰذا فوراً سجدے میں گر پڑے اور ایمان لے آئے۔ (٧١) جب جادوگر ایمان لے آئے تو فرعون نے کہا کہ میری اجازت کے بغیر تم کیوں مان گئے۔ معلوم ہوتا ہے تم موسیٰؑ کی اس سازش میں شریک تھے۔ اب تمہیں سخت سزا دیتا ہوں۔ (٧٢) انہوں نے جواب دیا کہ ہم پر دلائل واضحہ سے موسیٰؑ کی صداقت روشن ہو چکی ہے۔ لہٰذا اب تمہاری بات ہرگز نہیں مان سکتے جو چاہو کرلو۔ (٧٣) ہم اپنے رب پر ایمان لا چکے ہیں اور تم جادو کی شعبدہ بازی پر زور دیتے ہو۔ اللہ تعالیٰ کی ذات بہتر اور باقی رہنے والی ہے۔ لہٰذا اب تو ہم رب کے طرف دار رہیں گے۔ (٧٤) جو شخص رب کے ہاں مجرم (یعنی کافر یا مشرک) ہو کر جائے گا اس کا ٹھکانہ دوزخ ہے۔ (٧٥، ٧٦) اور ایمان والوں کی یہ جزا ہے۔ (٧٧) فرعون بارہا موسیٰؑ کی صداقت کو دیکھ چکا اور پھر بھی اپنی ضد پر قائم رہا۔ اتمام حجت کے بعد اب موسیٰؑ کو حکم ملتا ہے کہ بلا اجازت فرعون بنی اسرائیل کو لے کر نکل جاؤ اور اس سے ہرگز نہ ڈرو اس لئے کہ وہ پکڑ نہیں سکے گا۔ (٧٨) اس کے بعد فرعون بمع لشکر کے بنی اسرائیل کے پیچھے چل پڑا اور سمندر میں غرق ہوا۔

### ربط بین الرکوعین (٣، ٤):

گزشتہ رکوع میں حضرت موسیٰؑ کا واقعہ بیان ہوا اس رکوع میں بھی حضرت موسیٰؑ کا واقعہ بیان ہو رہا ہے۔

### خلاصہ رکوع: ٤:

اتمام حجت کے بعد موسیٰ علیہ السلام کا مصر سے خروج اور معاندین حق کا ان کے پیچھے پڑ کر تباہ ہو جانا۔ ماخذ۔ آیت ٧٧۔ ٨٧

**ربط آیات:**

(٧٩) فرعون نے اپنی ساری قوم کو گمراہ کیا۔ (٨٠) فرعون کا واقعہ تو ختم ہوگیا۔ اب بنی اسرائیل کا قصہ شروع ہوتا ہے۔ بنی اسرائیل کو فرعون کی ظلم سے نجات دلائی گئی تھی۔ لیکن قانون ان کے لئے بھی یہی تھا کہ ان میں سے جو شخص قانون الٰہی سے تجاوز کرے گا، غضب ایزدی کا مورد ٹھہرے گا یعنی اللہ تعالیٰ کے ہاں تسلیم حق پر عزت اور انکار حق پر ذلت مقرر ہے خواہ کوئی ہو۔

(۸۱) اے بنی اسرائیل اللہ تعالیٰ کی ستھری پیدا کی ہوئی چیزوں کا کھاؤ اور سرکشی نہ کرو ورنہ اللہ تعالیٰ کا غضب نازل ہو گا۔(۸۲) اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کر کے آئے ایمان لائے نیک عمل کرے اس کے حق میں اللہ تعالیٰ غفار ہے۔(۸۳) موسیٰ ؑ اپنے قوم کے ستر آدمیوں سے پہلے کوہ طور پر پہنچ گئے اس لئے بارگاہ ایزدی میں یہ سوال ہوا۔(۸۴) وہ میرے پیچھے آ رہیں ہیں۔ میں اس لئے آ گے گیا کہ جلد سے جلد حضور میں سجدہ ریز ہو کر اپنے خالق و مالک کی خوشنودی حاصل کروں۔(۸۵) اللہ تعالیٰ نے موسیٰ ؑ کو بنی اسرائیل کے گمراہ ہونے کی اطلاع دی۔(۸۶) موسیٰؑ کوہ طور سے لوٹ کر غصہ میں بھرے ہوئے آئے اور آ کر بنی اسرائیل کو سخت ڈانٹا۔(۸۷) جو وعدہ ہم آپ سے لے گئے تھے کہ آپ کے واپس آنے تک اپنے دین پر پختہ رہیں گے اس سے ہم اپنے اختیار سے نہیں ہٹے بلکہ واقعات ہی ایسے ہوتے گئے جن سے ہم گمراہ ہو گئے۔ مثلاً ہم نے اور سامری نے تمام زیور آگ میں ڈالے۔(۸۸) پھر سامری نے ان سے ایک بچھڑا بنایا۔ جس سے بچھڑے کی سی آواز بھی نکلتی تھی۔ لوگوں نے خیال کیا کہ یہی خدا ہے اور موسیٰ ؑ بھول کر کوہ طور پر گئے ہیں۔

## ربط بین الرکوعین (٤، ٥):

دونوں رکوع میں ربط ظاہر ہے۔ کہ ماقبل میں حضرت موسیٰؑ کا واقعہ تھا اس رکوع میں اس کا تتمہ اور اختتام ہے۔

## خلاصہ رکوع: ٥:

(۱) ہارونؑ کا بنی اسرائیل کی اصلاح سے عاجز آ جانا۔(۲) اور موسیٰ ؑ کے آنے سے اصلاح ہونا۔ ماخذ۔(۱) آیت ۹۱۔(۲)۔ آیت ۹۷۔

### ربط آیات:

(۸۹) ان لوگوں کو اتنی تمیز نہ ہوئی کہ وہ تو کسی کا جواب تک نہیں دے سکتا اور نہ ان کے نفع و نقصان کا مالک ہو سکتا ہے۔(۹۰) حضرت ہارونؑ نے حضرت موسیٰ ؑ کی آمد سے پہلے بہتیرا سمجھایا لیکن وہ باز نہ آئے۔(۹۱) بنی اسرائیل نے کہا کہ موسیٰ ؑ کے تشریف لانے تک تو ہم اسی طرح رہیں گے۔(۹۲) موسیٰ ؑ نے واپس آ کر ہارونؑ کو ڈانٹنا شروع کیا۔(۹۳) کہ تو نے مجھے اطلاع کیوں نہ دی۔(۹۴) جوش میں آ کر موسیٰ ؑ نے بھائی کی داڑھی اور سر کے بال پکڑ لیے۔ ہارونؑ اپنی معذرت پیش کر کے چھڑا رہے تھے۔(۹۵) ہارونؑ کے بعد سامری کی طرف متوجہ ہوئے۔(۹۶) اس نے اپنے گمراہی کے اسباب بیان کئے۔(۹۷) موسیٰ ؑ نے اسے بددعا دی اور اس کے بنائے بچھڑے کو جلایا۔ اور پھر سمندر میں اڑا دیا۔(۹۸) تمہارا اصلی معبود تو یہ ہے۔(۹۹) سارا قصہ ختم ہو گیا۔ اب پھر رسول اللہ ﷺ (تسلیما کثیرا کثیرا) کی طرف مخاطب ہے، ارشاد ہوتا ہے

کہ ہم نے آپ کو پہلے واقعات سنائے اپنے پاس سے ذکر یعنی قرآن حکیم عطا کیا۔ (حاصل یہ ہے کہ اس کے ساتھ بھی وہی سلوک ہوگا جو پہلی کتابوں سے ہوا۔ (۱۰۰) جو اس سے اعراض کرے گا سزا پائے گا۔ (۱۰۱) اعراض کرنے والے ہمیشہ سزا پائیں گے۔ (۱۰۲) سزا اس دن ملے گی۔ (۱۰۳) آہستہ آہستہ آپس میں باتیں کریں گے کہ تم تو خیال کرتے تھے کہ قبروں سے کبھی نہیں اٹھیں گے۔ معلوم ہوتا ہے تم تو قبر میں صرف دس دن یا راتیں قیام کر کے چلے آئے ہو۔

## ربط بین الرکوعین (۵، ۶):

گزشتہ رکوع میں حضرت موسیٰؑ کا واقعہ بیان کیا گیا اور رکوع کے آخر میں قیامت کا بیان ہوا، اس رکوع میں قیامت کے مقدمات یعنی اس کی علامات کا بیان ہے۔

## خلاصہ رکوع: ۶:

معترضین حق کے لئے شفاعت نہیں ہوگی۔ ماخذ آیت ۱۰۹۔

ربط آیات:

(۱۰۴) بلکہ ان میں سے زیادہ عقلمند تو یہ خیال کرے گا کہ قبر میں فقط ایک ہی دن ٹھہر کر آ گئے ہیں۔ (۱۰۵) منکرین قیامت پوچھتے ہیں کہ قیامت کے دن پہاڑوں کا کیا حال ہوگا۔ انہیں کہہ دیجئے پہاڑ اڑ جائیں گے۔ (۱۰۶) پہاڑوں کی جگہ چٹیل میدان ہو جائے گا۔ (۱۰۷) ان میں نہ کبھی باقی رہے گی اور نہ کوئی اونچی جگہ۔ (۱۰۸) بلانے والے کی آواز پر سب قبروں سے اٹھ کر حاضر ہو جائیں گے۔ (۱۰۹) اس دن اجازت الٰہی کے سوا کسی کو لب کشائی کی جرات نہ ہوگی۔ (۱۱۰) اس دن (بلکہ آج بھی) اللہ تعالیٰ سب کے حالات سے پورا پورا آگاہ ہوگا۔ (بلکہ ہے) اور اس کے علم کا کوئی احاطہ نہیں کر سکے گا۔ (۱۱۱) اللہ تعالیٰ کے سامنے اس دن سب عاجز ہوں گے اور نقصان صرف ظالم اٹھائیں گے۔ (۱۱۲) نیکوں کاروں کو کوئی ڈر نہیں ہوگا۔ (۱۱۳) ہم نے قرآن کو عربی میں نازل فرمایا اور واقعہ قیامت کو مختلف طریقوں سے بیان فرمایا تا کہ یہ سمجھ کر پرہیزگار ہو جائیں۔ (۱۱۴) اللہ تعالیٰ سچا بادشاہ ہے۔ اس کی شان اس کے لئے بلند ہے کہ خلاف واقعہ بیان کرے۔ (۱۱۵) ہم نے آدمؑ (ابوالانس) کے ارادہ میں مضبوطی نہیں پائی تھی (یہ تو بھلا اس کی اولاد ہیں) لہٰذا ان میں بھی وہی نقص موجود ہے کہ بندہ کہلاتے ہیں اور بندگی احکام بجالانے سے جی چراتے ہیں اور اگر واقعات اصلیہ پیش آنے والے بتلائے جاتے ہیں تو ان پر بھی توجہ نہیں کرتے۔ (۱۱۶) مخالفین توحید مجازات قرآن اپنے ازلی دشمن شیطان کے پنجے میں آئے ہیں چنانچہ ملائکہ عظام نے تو آدمؑ کو سجدہ کیا اور شیطان نے انکار کیا۔ (۱۱۷) اے آدم خبردار ہو شیطان تم دونوں کا دشمن ہے تمہیں کہیں جنت سے نکال نہ

دے۔(۱۱۸) یہاں نہ بھوک ستائے گی اور نہ ننگے ہوں گے۔(۱۱۹) نہ پیاس لگے گی نہ دھوپ ہوگی۔(۱۲۰) شیطان نے آکر یہ جال پھیلایا اور ان دونوں کو پھنسالیا۔(۱۲۱) جس درخت سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا تھا وہی درخت شیطان نے کھلایا اور ان حضرات نے کھایا۔ جنت کا لباس چھن گیا اور نافرمانی کا فرد جرم لگ گیا۔

## ربط بین الرکوعین(۶،۷):

گزشتہ رکوع میں حضرت آدمؑ کے ساتھ (مختصراً) عہد کا بیان تھا کہ "ولقد عهدنا الى ادم" اس رکوع میں اس عہد کی تفصیل ہے۔

## خلاصہ رکوع:۷:

(۱) واقعہ عصیان آدمؑ۔(۲) عصیان کے ازالہ کے لئے تذکیر کی ضرورت ہے۔(۳) اور اعراض ذکر سے عمی کا باقی رہنا۔ ماخذ (۱) آیت ۱۲۱،(۲) آیت ۱۲۳،(۳) آیت ۱۲۵۔

### ربط آیات:

(۱۲۲) پھر اللہ تعالیٰ نے ان کی توبہ قبول فرمائی اور رہنمائی فرمائی۔(۱۲۳) توبہ قبول ہونے سے پہلے جنت سے اتارے گئے اور توبہ دنیا میں آکر قبول ہوئی۔ جنت سے نکالتے وقت نسل آدم کو یہ پیغام ملا۔(۱۲۴) جو میرے ذکر سے منہ موڑے گا اس کی یہ سزا ہے۔(۱۲۵) جب قیامت کے دن اپنے اندھے ہونے کی وجہ دریافت کرے گا۔(۱۲۶) تو یہ جواب ملے گا۔(۱۲۷) حدود عبودیت سے آگے بڑھنے والوں اور احکام الٰہی کے نہ ماننے والوں کی سزا یہی ہوتی ہے۔(۱۲۸) ان مخالفین کو پہلی تباہ شدہ بستیوں سے بھی عبرت حاصل نہیں ہوتی۔(۱۲۹) اگر تقدیر الٰہی میں عذاب کی تاخیر مقدر نہ ہوتی تو فوراً ان پر عذاب آجاتا۔

## ربط بین الرکوعین(۷،۸):

گزشتہ رکوع میں قیامت کے دن کے عذاب کا بیان تھا اس رکوع میں دنیا کے عذاب کا بیان ہے۔

## خلاصہ رکوع:۸:

تلقین صبر اور توکل باللہ کی درستی کے لئے شب و روز سعی جاری رہے۔ ماخذ آیت ۱۳۰۔

### ربط آیات:

(۱۳۰) جو کچھ یہ لوگ کہیں آپ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) صبر سے برداشت کریں اور اپنا تعلق باللہ شب و روز مضبوط کرتے

رہیں۔(۱۳۱)اور دنیا کا ساز وسامان جو انہیں ملا ہوا ہے۔اس کا خیال نہ کریں اس میں بھی ان کے لئے فتنہ ہے۔مؤمنین کے لئے جو رزق اللہ تعالیٰ نے تیار کیا ہے وہ بدر جہا بہتر اور باقی رہنے والا ہے۔(۱۳۲)اور اپنے اہل عیال کو یاد الٰہی کی رغبت دلائیں اور ان کے رزق کی فکر نہ کریں۔اس کے ہم ضامن ہیں ۔بالآخر فتح تقوٰی کی ہو گی جس کے آپ حامل ہیں۔(۱۳۳)مخالف کہتے ہیں کہ کوئی معجزہ آپ کیوں نہیں دکھاتے کیا قرآن حکیم معجزہ نہیں ہے۔(۱۳۴)اگر رسول بھیجنے سے پہلے ہم انہیں عذاب دیتے تو یہ عذر پیش کرتے کہ ہدایت کے لئے ہماری طرف رسول کیوں نہ بھیجا اب رسول آیا ہے تو اس کے ساتھ یہ سلوک کر رہے ہیں۔(۱۳۵)اگر نہیں مانتے تو انتظار کرو۔خود بخود معلوم ہو جائے گا کہ کون حق پر ہے۔

# سورة انبياء

## سورة انبياء مكية، نزلت بعد سورة ابراهيم

سورۃ انبیاء کا سورۃ طٰہٰ سے ربط:

(۱)سورۃ طہ کی ابتداء میں قرآن کا ذکر تھا"ما انزلنا عليك القرآن لتشقى "۔اس سورت کی ابتداء میں بھی قرآن کا ذکر ہے"ماياتيهم من ذكر من ربهم"........الخ(الاية)اس میں ذکر سے مراد قرآن ہے۔

(۲)سورۃ طہ کے آخر میں تقوٰی کا بیان تھا"العاقبة للتقوىٰ."اور تقوٰی کا اثر قیامت میں ظاہر ہوگا اب اس سورت میں قیامت کا ذکر ہے"اقترب للناس حسابهم."(الاية).

(۳)دونوں سورتوں میں توحید، بعث بعد الموت اور بعض انبیاءؑ کے قصے مذکور ہیں۔

تسمیۃ سورۃ انبیاء:

(بسم اللّٰه)المتجلّي بجلاله الموجب حجاب الغفلة وجماله الموجب باتيان الذكر المحدث(الرحمن)بوضع الحساب(الرحيم)بانزال الذكر.

ترجمہ:اس اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو غفلت (لاپرواہی) کے باعث بننے والے اپنے جلال کے ساتھ اور نئی نئی آیات کے آجانے کے موجب بننے والے اپنے جمال کے ساتھ جلوہ نما ہے، جس نے یوم حساب مقرر کر کے بہت رحم کیا ہے۔

وجہ تسمیۃ سورت الأنبیاء

سورۃ الأنبیاء میں انبیاء کا ذکر کثرت سے کیا گیا ہے، کیونکہ اس میں سولہ انبیاء کا ذکر ہے اور اتنی زیادہ تعداد میں کسی اور سورت میں نہیں آئی سوائے سورۃ انعام کے۔

**عن أبي مسعود قال: في بني اسرائيل والكهف ومريم وطه والأنبياء انهن من العتاق الأول وهن من تلادي.** (أخرجه البخاری کتاب التفسير، سورة الأنبياء رقم حديث: ٤٧٣٩)

ترجمہ: حضرت ابن مسعودؓ بنی اسرائیل، کہف، مریم، طٰہٰ، انبیاء کے متعلق فرماتے ہیں کہ یہ پرانی اور قدیم (مضامین والی) سورتوں میں سے ہیں۔

## موضوع سورۃ:

دعوت الی الذکر اور انبیاءؑ کا آفاقی اور انفسی مصائب میں بامداد الٰہی نجات پانا۔

## فضیلت سورۃ الانبیاء:

**عن عبد اللّٰه بن مسعودؓ انه قال: في بني اسرائيل والكهف ومريم وطه والأنبياء انهن من العتاق الأول، وهن من تلادي** (أخرجه البخاری، کتاب التفسير، سورة الانبياء: ٢/٢٩٣)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا: سورت بنی اسرائیل، کہف، مریم، طہ اور سورت انبیاء پہلی پرانی (مضامین والی) سورتوں میں سے ہیں۔

## خواب میں سورۃ الانبیاء پڑھنے کی تعبیر:

حضرت ابن سیرینؒ نے فرمایا ہے۔ اگر خواب میں دیکھتا ہے کہ سورۃ الانبیاء پڑھتا ہے۔ دلیل ہے کہ حق تعالیٰ اس کو انبیاءؑ کی خصلت عطا فرمائے گا۔ (تعبیر الرؤیا: ۳۵۳)

**ترتیب جمعی (21) ترتیب نزولی (73) آیات (112) رکوعات (7) کلمات (1138) حروف (4860) زبر (1727) زیر (637) پیش (545) دوزبر (54) دوزیر (31) دوپیش (23) کھڑا زبر (211) کھڑی زیر (14) الٹا پیش (30) جزم (1021) شد (319) مد (84)**

## خلاصہ رکوع:

دعوت الی الذکر۔ ماخذ آیت ۲۔

ربط آیات:

(۱) قیامت قریب آ گئی اور یہ مشرکین و کفار ابھی تک غفلت میں ہیں۔ اسی غفلت کے باعث اصول دین سے بے بہرہ ہیں اور حساب دینے کی تیاری نہیں کرتے۔ (۲) جو نیا ذکر آتا ہے اسے تماشا سمجھتے ہیں۔ (۳) ذکر الٰہی جو انہیں سنایا جاتا ہے، اس سے ان کے دلوں پر کوئی اثر نہیں ہوتا۔ ویسے کے ویسے غافل رہتے ہیں بلکہ ذکر سنانے والے پر الٹا یہ الزام لگاتے ہیں کہ یہ شخص جادوگر ہے۔ (۴) اس الزام کا جواب نبی کی طرف سے فقط یہ ہے۔ (۵) کبھی کہتے ہیں کہ یہ تعلیم اللہ تعالیٰ کی طرف سے نہیں ہے بلکہ پریشان خواب ہیں۔ افتراء ہے۔ شاعری ہے۔ اگر نبی سچا ہے تو پہلے نبیوں کی طرح کوئی معجزہ دکھائے۔

(۶) پہلے لوگ معجزات دیکھ کر ایمان نہیں لائے اور نہ یہ لائیں گے۔ (۷) الزامات سابقہ جو تم لگاتے ہو تمہارا کیا خیال ہے کہ اللہ تعالیٰ وحی نہیں بھیجا کرتے۔ پہلے انبیاءؑ کے متعلق دوسری امتوں سے پوچھ تو دیکھو کہ ان پر وحی نازل ہوئی یا نہیں ہوئی۔ (۸) کیا وہ انبیاءؑ کے لوازمات بشریہ سے معرا تھے۔ ہرگز نہیں۔ (۹) پھر ہم نے ہمیشہ انبیاءؑ سے اپنی مدد کا وعدہ پورا کیا۔ یہاں بھی یہی ہوگا۔

## ربط بین الرکوعین (۱۔۲):

گزشتہ رکوع میں اجمالاً مشرکین کا بیان تھا اللہ تعالیٰ نے فرمایا "واھلکنا المسرفین." اس رکوع میں بعض مسرفین مشرکین کی تفصیل بیان کی گئی ہے۔

## خلاصہ رکوع: ۲:

تذکیر بایام اللہ۔ ماخذ آیت ۱۱ تا ۱۵۔

ربط آیات:

(۱۰) اس کتاب یعنی قرآن حکیم میں تمہارے لئے نصیحت ہے۔ لہٰذا عقل سے کام لو اور اسے مان جاؤ اس میں تمہارا بھلا ہے۔ (۱۱) تم سے پہلے ہم نے کئی ظالم بستیوں کے ٹکڑے اڑا دیئے اور ان کی جگہ نئی بستیاں آباد کیں۔ (۱۲) عذاب الٰہی کو دیکھ کر وہ بھاگتے۔ (۱۳) بھاگتے کیوں ہو۔ آؤ اپنے ساز و سامان اور گھروں میں بیٹھو۔ (۱۴) اب اپنے ظلم کا اقرار کرتے ہیں۔ (۱۵) عذاب آنے کے بعد توبہ کس طرح قبول ہو سکتی ہے۔ (۱۶) آسمان اور زمین کی پیدائش کھیل اور تماشے کے طور پر تو نہیں ہوئی کہ بے نتیجہ ہی رہے۔ (۱۷) اگر کھیل بنانی ہوتی تو ہم بنا سکتے تھے نہ کہ تم ہمارے کام کو کھیل بناؤ۔ لیکن ہم نے اسے کھیل نہیں بنایا۔ کیونکہ یہ حکیم کی حکمت کے خلاف ہے۔ (۱۸) یاد رکھو ہم حق سے باطل کو پاش پاش کر دیں گے۔ (۱۹) آسمان و

زمین والے سب اس کے مملوک ہیں۔ جو فرشتے اللہ تعالیٰ کے ہاں مقرب ہیں۔ انہیں تو عبادت الٰہی سے عار نہیں۔ حالانکہ وہ پاک ہیں لیکن تم باوجود گنہگار ہونے کے عبادت سے جی چراتے ہو۔ (۲۰) شب و روز مسلسل تسبیح میں مصروف رہتے ہیں۔ (۲۱) کیا انہوں نے معبود حقیقی کو چھوڑ کر زمین سے کوئی خدا بنائے ہیں۔

(۲۲) اللہ کے سوا اور معبود ہوتے تو یہ نظام کیسے چلتا۔ (۲۳) خدا تعالیٰ مختار مطلق ہے۔ باقی سب مسئول ہونگے۔

(۲۴) اگر اللہ تعالیٰ کے سوا اور معبود تمہارے خیال میں ہیں تو ثبوت پیش کرو۔ دراصل یہ لوگ بے سمجھی سے انکار کر رہے ہیں۔ (۲۵) پہلے تمام انبیاءؑ بھی توحید کا سبق دیتے رہے ہیں۔ یہ کوئی نئی چیز نہیں ہے۔ (۲۶) بعض مقربین الٰہی کو اللہ تعالیٰ کا بیٹا سمجھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس سے پاک ہے۔ (۲۷) وہ تو اللہ تعالیٰ کے روبرو بول نہیں سکتے، جو حکم ملے اس کی تعمیل کرتے ہیں (اگر بیٹا ہوتا تو اتنا مفید نہ ہوتا وہ بھی خدا کی طرح آزاد ہوتا)۔

(۲۸) ان سب پر اللہ تعالیٰ کا علم حاوی ہے۔ وہ خود اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہیں اور سفارش کے لئے بھی اسی شخص کے حق میں زبان کشا ہو سکتے ہیں جس کی سفارش اللہ تعالیٰ کے نزدیک ناپسند نہ ہو۔ (۲۹) خدانخواستہ اگر ان مقربین میں سے کوئی خدائی کا دعویٰ کرے تو وہ بھی جہنم کی سزا پائے۔ (لیکن وہ اس سے پاک ہیں)

### ربط بین الرکوعین (۲،۳):

گزشتہ رکوع میں توحید پر دلائل پیش کئے گئے ہیں اور اس رکوع میں بھی توحید پر دلائل پیش کئے گئے ہیں۔

## خلاصہ رکوع: ۳:

(۱) تذکیر بالآء اللہ اور (۲) اخیر میں تذکیر بما بعد الموت۔ ماخذ (۱) آیت ۳۱ تا ۳۳ (۲) آیت ۳۵۔

### ربط آیات:

(۳۰) کیا یہ کافر زمین و آسمان میں ہماری اس قدرت کے قائل نہیں۔ (۳۱) ہم ہی نے تو زمین میں پہاڑ اور کھلے راستے بنائے ہیں۔ (۳۲) ہم ہی نے آسمان کو چھت بنایا۔ (۳۳) ہم ہی نے تو رات، دن، سورج اور چاند بنائے ہیں۔ (۳۴) اگر آپ کی وفات کو نبوت کی ضد خیال کریں تو کیا پہلے انبیاءؑ ہمیشہ باقی رہے ہیں۔ (۳۵) مرنا تو ہر کسی کو ہے۔ (۳۶) آپ کو دیکھ کر کافر تمسخر اڑاتے ہیں۔ (۳۷) انسان جلد باز واقع ہوا ہے جلدی کیوں کرتے ہوں۔ ہم تمہیں اپنی نشانیاں دکھا دیتے ہیں۔ (۳۸) کہتے ہیں یہ وعدے کب پورے ہونگے۔ (۳۹،۴۰) کاش وہ نقشہ ان کی سمجھ میں آجاتا۔ (۴۱) آپ سے پہلے انبیاءؑ سے بھی اسی طرح تمسخر ہوا لیکن تمسخر اڑانے والوں پر عذاب الٰہی نازل ہوا۔ (۴۲) ان سے ذرا پوچھئے کہ دن اور رات کو

تمہیں اللہ تعالیٰ کی گرفت سے کون بچاتا ہے۔ بھلا انہیں ان باتوں کی کیا تمیز۔ یہ کیا سمجھیں۔

## ربط بین الرکوعین(٣، ٤):

گزشتہ رکوع میں توحید کے دلائل اور قیامت کے اثبات کا بیان تھا اس رکوع میں توحید کے دلائل اور جزاء وسزا کا بیان ہے۔

## خلاصہ رکوع: ٤:

تذکیر بمابعد الموت۔ ماخذ آیت ۴۷۔

### ربط آیات:

(۴۳) کیا کوئی اور خدا ہیں جو ہم سے انہیں بچاتے ہیں۔ (۴۴) ان کی غفلت کا اصلی باعث یہ ہے۔ یہ نہیں دیکھتے کہ اسلام پھیل رہا ہے طبائع اس پر گرویدہ ہو رہی ہیں۔ (۴۵) میں تو تمہیں وحی کے ذریعے سے ڈراتا ہوں۔ لیکن بھلا بہرے کس طرح آواز سنیں۔ (۴۶) اگر ابھی عذاب آجائے تو ان کے حواس فوراً ٹھیک ہو جائیں۔ (۴۷) یہ یاد رکھیں کہ قیامت کے دن میزان انصاف کی میزان رکھی جائے گی۔ اگر کسی شخص کے پاس رائی کے دانے کے برابر بھی عمل ہوگا تو اسے حساب میں لایا جائیگا۔ (۴۸) ہم نے پہلے موسیٰؑ کو بھی ان خوبیوں والی کتاب دی تھی۔ (۴۹) وہ بھی اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والوں کے لئے کارآمد تھی۔ (۵۰) یہ ذکر مبارک یعنی قرآن پاک بھی اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والوں کے لئے کارآمد ہو سکتا ہے۔ جن کے دل اللہ کے ڈر سے خالی ہیں۔ وہ اس کے منکر ہی رہیں گے۔

## ربط بین الرکوعین(٤، ٥):

گزشتہ رکوع میں بعض انبیاءؑ جیسے حضرت موسیٰؑ، حضرت ہارونؑ کا واقعہ بیان ہوا اس رکوع میں حضرت ابراہیمؑ اور حضرت لوطؑ کا واقعہ مذکور ہے۔

## خلاصہ رکوع: ٥:

(۱) حضرت ابراہیمؑ (۲) اور لوطؑ کا مصائب آفاقی سے نجات پانا۔ ماخذ (۱) آیت ۶۹۔۷۰ (۲) آیت ۷۱۔تا۔۷۴۔

### ربط آیات:

(۵۱) موسیٰؑ سے پہلے ہم نے حضرت ابراہیمؑ کو اہل سمجھ کر ہدایت و نبوت عطا فرمائی۔ (۵۲) اللہ تعالیٰ کی ہدایت کا یہ نتیجہ نکل رہا ہے۔ (۵۳) بت پرستی کی دلیل سوائے آبائی تقلید کے ان کے پاس اور کوئی نہیں۔ (۵۴) ابراہیمؑ نے فرمایا تم سب گمراہ ہو اور تمہارے باپ دادا بھی گمراہ تھے۔ (۵۵) یہ واقعی کہہ رہے ہو یا تمسخر اڑا رہے ہو۔ (۵۶) فرمایا تم سے سچ کہہ رہا ہوں

تمہارا رب آسمان اور زمین کا مربی ہے۔ میں تو اسی کا قائل ہوں۔ (۵۷) خدا تعالیٰ کی قسم کسی دن تمہارے معبودوں کی بے بسی تمہیں دکھاؤں گا اور یہ کام تمہارے پس پشت کردوں گا۔ (۵۹) جب آئے تو پوچھا کہ یہ کام ہمارے معبودوں کے ساتھ کس نے کیا۔ وہ بڑا ظالم ہے۔ (۶۰) ابراہیمؑ نامی ایک جوان ان کے متعلق کچھ کہا کرتا تھا۔ (۶۱) فیصلہ یہ ہوا کہ اسے پکڑ لاؤ۔ (۶۲) پوچھا گیا۔ کیا یہ کام تم نے کیا ہے؟ (۶۳) یہ جواب ملا (یہ توریہ تھا۔ کہ یہ بڑا چونکہ سب کی پرستش کرانے کا موجب تھا اس لئے قتل کا باعث بھی یہی بنا۔ نہ یہ معبود بنتے نہ قتل کئے جاتے) (۶۴) وہ اپنے دلوں میں سوچنے لگے کہ واقعی یہ حق پر ہے۔ اور ہم بے انصاف ہیں۔ (اتمام حجت بفضلہ تعالیٰ ہوگئی) (۶۵) اب ہٹ دھرمی سے کام لینے لگے ہیں۔ (۶۶) ابراہیمؑ نے فرمایا جو بول نہیں سکتے اور تمہارے نفع ونقصان کے بھی مالک نہیں کیا ان کی پوجا کرتے ہوئے تمہیں عار نہیں آئی۔ (۶۷) تف ہے تم پر اور تمہارے معبودوں پر۔ (۶۸) ہٹ دھرمی سے بے انصافی کا فیصلہ کر رہے ہیں۔ (۶۹، ۷۰) ہم نے ابراہیمؑ کے لئے آگ کو ٹھنڈک اور سلامتی بنایا اور ان بے ایمانوں کو ناکام رکھا۔ (۷۱) اور ان دونوں بزرگوں کو سرزمین شام کی طرف ہجرت کرادی۔ (۷۲) کافر اعزہ کو ابراہیمؑ نے اللہ تعالیٰ کے لئے چھوڑا تو نعم البدل اعزہ کرام عطا ہوئے۔ (۷۳) ان اعزہ کرام کو بندگان خدا کا امام بنایا اور یاد الٰہی کا ذوق عطا فرمایا۔

## ربط بین الرکوعین (۵، ۶):

گزشتہ رکوع میں حضرت لوطؑ اور آپؑ کا اپنی ظالم قوم سے نجات پانے کا بیان تھا جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ "ولوطا اتینه حکما وعلما ونجینه من القریة التی۔'' (الایة)۔ اس رکوع میں بعض انبیاء جیسے حضرت نوحؑ، حضرت داؤدؑ، حضرت سلیمانؑ، حضرت اسماعیلؑ اور حضرت ادریسؑ وغیرہ کے واقعات بیان کئے گئے ہیں۔

## خلاصہ رکوع: ۶:

متعدد انبیاءؑ کا اپنی اپنی مصیبت سے نجات پانا۔ ماخذ: ۷۶، ۷۸، ۷۹، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶۔

### ربط آیات:

(۷۴) لوطؑ کو حکم اور علم عطا فرمایا۔ اور بدکاروں کی بستی سے نجات عطا کی۔ (۷۵) اسے اپنی رحمت میں جگہ عطاء فرمائی۔ (۷۶) آفاقی مصیبت سے نجات پائی۔ (۷۷) منکرین حق کو غرق کر کے ایسی بری قوم سے انہیں نجات دلائی۔ (۷۸) ان حضرات کی ان محاکمہ میں دستگیری فرمائی۔ (گویا ایک طبعی پریشانی میں اللہ تعالیٰ نے عقدہ کشائی کی۔ یہ مصائب انفسی میں سے تھے۔ (۷۹) باپ بیٹے میں سے بیٹے کو فیصلہ سمجھایا۔ (۸۰) داؤدؑ کو میدان کارزار کے لئے زرہ

سازی سکھائی۔(۸۱): حضرت سلیمانؑ ایک آفاقی مصیبت میں گرفتار ہوئے کہ مابہ البقاء سلطنت (یعنی گھوڑے) کو اللہ تعالیٰ کے نام پر جب ذبح کر چکے تو اللہ تعالیٰ نے ہوا کو ان کے تابع فرمان بنایا۔(۸۲) اور جنوں کو ان کی خدمت کے لئے عطا فرمایا۔(۸۳،۸۴) حضرت ایوبؑ کو پہلے ایک مصیبت انفسی سے نجات دلائی کہ بدن کو شفا نصیب ہوئی۔ بعد ازاں مصیبت آفاقی بھی رفع فرمائی۔ از سر نو بیوی بچے عطا کئے۔(۸۵،۸۶) ان نیکوں کار بزرگوں کو اللہ تعالیٰ نے مصائب میں صبر کی توفیق عطا فرمائی۔ بعد ازاں ان سے نجات دلا کر اپنی رحمت میں جگہ دی۔(۸۷،۸۸) حضرت یونسؑ کے مصیبت انفسی سے اللہ تعالیٰ نے نجات عطا فرمائی۔(۸۹،۹۰) حضرت زکریاؑ کو مصیبت آفاقی سے اللہ تعالیٰ نے نجات عطا فرمائی۔ رشد و ہدایت میں نائب بننے والے کی ضرورت تھی۔ وہ اللہ تعالیٰ نے فرزند صالح (یحییٰ) عطا فرما کر پوری کی۔(۹۱) حضرت مریمؑ اور حضرت عیسیٰؑ کو اللہ تعالیٰ نے نمونہ بنایا اور ان کی ہر طرح کی ضرورتیں پوری کیں۔(۹۲) یہی وہ ملت اور دین ہے جو تمام انبیاءؑ کا متفق علیہ ہے اور اس کا حاصل یہ ہے کہ سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی کی غلامی نہ کی جائے اور نہ کوئی معبود سمجھا جائے۔

## ربط بین الرکوعین(٦،٧):

گزشتہ رکوع میں متعدد انبیاءؑ کے واقعات بیان کئے گئے اور اس کے آخر میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا "وکل الینا راجعون." اس رکوع میں اعمال کے اجزاء کا بیان ہے۔

## خلاصہ رکوع: ۷:

(۱) عود الی المقصود (یعنی اعلان توحید کا اعادہ)۔(۲) اور توحید پرستوں کا حکمت الٰہی میں فاتح ہو کر رہنا۔ ماخذ: (۱) آیت ۱۰۸ (۲) آیت ۱۰۵۔

ربط آیات:

(۹۳) اصل میں دین اسلام تو ایک تھا۔ لیکن ان امتوں نے بعد کو فرقہ بندی کر لی۔ اچھا سب ہمارے ہاں آئیں گے اور خود ہی فیصلہ ہو جائے گا۔(۹۴) نیکوں کاروں کی نیکیاں محفوظ اور ان کی جزاء لازمی طور پر ملے گی۔(۹۵) جن بستیوں کی ہلاکت کا ہم نے فیصلہ کر دیا ہے ان پر یہ چیزیں حرام ہیں۔ نہ ان کے عمل صالح ہیں اور نہ ان کی سعی مشکور ہو گی۔ کیوں کہ وہ اپنے کفر سے رجوع ہی نہیں کرتے۔(۹۶،۹۷) جب آثار قیامت نمودار ہوں گے تب انہیں ہوش آئیگا۔(۹۸) تم اور تمہارے معبود دوزخ کے ایندھن بنیں گے۔(۹۹) اگر یہ خدا ہوتے تو کس طرح اس عذاب میں مبتلا ہوتے۔(۱۰۰) دوزخ میں سخت روئیں گے لیکن وہاں کے شور کے باعث کچھ نہیں سن سکیں گے۔(۱۰۱) جن کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھلائی کا فیصلہ ہو چکا ہے۔ وہ

اس عذاب سے دور رکھے جائیں گے۔(۱۰۲،۱۰۳) دوزخ کی کوئی آواز نہیں سنیں گے۔اپنی نعمتوں میں دائمی زندگی بسر کریں گے اور نفخۂ اخیرہ سے پریشان نہیں ہونگے۔(۱۰۴) قیامت کے دن اس طرح پیدا ہوں گے، جس طرح ماؤں کے پیٹ سے پیدا ہوئے تھے یعنی ننگے پاؤں ننگے بدن غیر مختون۔(۱۰۵) زبور میں یہ فیصلہ لکھ دیا گیا ہے کہ ارض مقدس کے وارث اللہ تعالیٰ کے نیک بندے (یعنی امت محمدیہ) ہوں گے۔(۱۰۶) اس قرآن حکیم میں مؤمنوں کے لئے کافی تبلیغ ہے۔ (۱۰۷) آپ کی رسالت سارے جہان والوں کے لئے رحمت ہے۔(بشرطیکہ اس سے فائدہ اٹھائیں)(۱۰۸) انہیں یہ فیصلہ سنا دیجئے کہ معبود فقط ایک ہی ہے۔(۱۰۹) اگر نہ مانیں تو آپ بری الذمہ ہیں اور انہیں عذاب الٰہی کی وعید سنا دی جائے۔(۱۱۰) اللہ تعالیٰ خود تمہارے حالات سے آگاہ ہے۔جب مناسب خیال فرمائے گا عذاب نازل کرے گا۔(۱۱۱) تاخیر عذاب تمہارے لئے فتنہ ہے اس میں تمہارا امتحان ہے۔(۱۱۲) نبی اخیر الزمان نے اخیر میں یہ دعا فرمائی کہ تصفیہ ہو جائے تا کہ حق و باطل الگ الگ ہو جائیں چنانچہ غزوہ بدر میں یہ علیحدگی اور تمیز عمل میں آگئی۔

# سورۃ الحج

## سورۃ الحج مدنیۃ، نزلت بعد سورۃ النور

**سورۂ حج کا سورۃ انبیاء سے ربط:**

سورۃ انبیاء میں بھی قیامت کا ذکر تھا کہ میں نہیں جانتا ہوں کہ قریب ہے یا بعید جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے۔"وان ادری اقریب ام بعید ما توعدون." اور اس سورت میں اسی قیامت کا ذکر ہے۔

**تسمیۃ سورۃ حج:**

(بسم اللّٰہ)المتجلی بجمعیتہ فی الانسان (الرحمن)بالامر بتقواہ اذا أمر بہ الجمیع(الرحیم)بالتخویف من الساعۃ لانہ انما افادبہ الخاصۃ.

ترجمہ:اس اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو انسانوں کی اجتماعیت میں مظہر ہے۔جس نے تمام لوگوں کو تقویٰ اور پرہیز گاری کا حکم دے کر عام مہربانی کی، جس نے لوگوں کو قیامت کا خوف دلا کر خاص مہربانی فرمائی۔اس لئے کہ تخویف سے صرف خاص (متقی) لوگ مستفید ہوتے ہیں۔

**وجہ تسمیہ سورۃ الحج:**

بزبان ابراھیم خلیل اللہ دعوت حج پر مشتمل ہونے کی وجہ سے یہ سورت سورۂ حج کہلائی۔

قوله تعالیٰ: واذن فی الناس بالحج یاتوك رجالا وعلی كل ضامر یاتین من كل فج عمیق.(۲۷)

وعن ابن مسعودؓ قال: أول سورة نزلت فیها السجدة: الحج، قرأتها رسول الله ﷺ فسجد وسجد الناس الا رجل أخذ التراب فسجد علیه فرأیته قتل كافرا.

(أخرجه الحاكم فی المستدرك، كتاب الصلوة: ۳۴۲/۱)

ترجمہ: حضرت ابن مسعودؓ روایت کرتے ہیں وہ پہلی سورت جس میں سجدہ نازل ہوا وہ سورت الحج ہے۔ رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) نے اس کو پڑھا اور سجدہ کیا اور لوگوں نے بھی سوائی ایک آدمی کے، جس نے مٹی اٹھائی اور اس پر سجدہ کیا۔ میں نے اس کو دیکھا کہ کفر کی حالت میں مرا۔

**موضوع سورۃ:**

نجات یوم الجازات تعلق باللہ کی درستی پر موقوف ہے۔

**فضیلت سورۃ الحج:**

عن عقبة بن عامرؓ قال: قلت: یا رسول الله ﷺ فضّلت سورة الحج بأن فیها سجدتین؟ قال: نعم من لم یسجدهما فلا یقرأهما.

(سنن ابو داؤد، كتاب الصلاة، باب تفریع أبواب السجود، وكم سجدة فی القرآن: ۵۸/۲)

حضرت عقبہ بن عامرؓ نے روایت کی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) سے عرض کیا یا رسول اللہ! سورت حج کو اس وجہ سے فضیلت حاصل ہے کہ اس میں دو سجدے ہیں۔ آپ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) نے فرمایا: "ہاں۔ جو شخص یہ دو سجدے نہ کرتا ہو تو وہ ان کو پڑھے بھی نہ۔"

**خواب میں سورۃ الحج پڑھنے کی تعبیر:**

حضرت ابن سیرینؒ نے فرمایا ہے۔ اگر خواب میں دیکھے کہ سورۃ الحج پڑھتا ہے۔ دلیل ہے کہ اپنا مال حق تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرے گا۔ (تعبیر الرؤیا: ۳۵۳)

ترتیب جمعی (22) ترتیب نزولی (103) آیات (78) رکوعات (10) کلمات (1291) حروف (5135) زبر (1660) زیر (761) پیش (616) دو زبر (25) دو زیر (74) دو پیش (53) کھڑا زبر (233) کھڑی زیر (18) الٹا پیش (23) جزم (908) شد (483) مد (54)

## خلاصہ رکوع: ۱ :

جو قادر مطلق انقلابات یومیہ نظام عالم پر قادر ہے وہ سارے نظام کے انقلاب پر بھی قادر ہے۔ ماخذ آیت ۵۔۶۔۷۔

### ربط آیات:

(۱) اے انسانوں! از لزلہ ساعت کے آنے سے پہلے تعلق باللہ درست کرلو۔ (۲) اس دن کی دہشت ایسی ہوگی کہ سخت ترین تعلقات محبت بھی بھول جائیں گے اور لوگ دہشت زدہ ہونے کی وجہ سے مدہوش ہونگے۔ (۳) بعض آدمی شیطان کے آلہ کار بن کر اللہ تعالیٰ کے معاملات میں جھگڑتے ہیں۔ (۴) شیطان کے متعلق یہ فیصلہ ہے کہ جو اس کا بنا اس نے جہنم کی راہ لی۔ (۵) اگر تمہیں بعثت ثانیہ سے انکار ہے تو اپنی پیدائش پر غور کروں تاکہ یہ مسئلہ حل ہو جائے (وترى الارض) اور روزانہ نباتات کا بارش سے اگنا مشاہدہ کرتے ہو اسی طرح انسان قیامت کے دن ایک بارش سے زمین سے نکل آئیں گے۔ (۶) سابقہ واقعات اس لئے بتلائے ہیں کہ تم سمجھ جاؤ کہ اللہ تعالیٰ مردوں کو زندہ کرنے پر قادر ہے۔ (۷) اور تمہیں یقین ہو جائے کہ قیامت آنے والی ہے (تاکہ تم اپنی اصلاح کرلو)۔ (۸) بعض لوگ جہالت تامہ کے اللہ تعالیٰ کے معاملات میں جھگڑا کرتے ہیں۔ (۹) تکبر سے اپنا پہلو حق سے پھیر لیتا ہے۔ ایسا بدبخت دنیا اور آخرت میں معذب ہوگا۔ (۱۰) اسے کہا جائے گا کہ یہ تمہارے اعمال کا نتیجہ ہے۔

### ربط بین الرکوعین (۱، ۲):

اوپر بھی کفار کا ذکر تھا جو علم وھدایت کے بغیر کفر پر ڈٹے ہوئے ہیں۔ "ومن الناس من يجادل فى الله بغير علم ولا هدى." اب آگے منافقین کا ذکر ہے۔ "ومن الناس من يعبد الله على حرف."

## خلاصہ رکوع: ۲:

بعض آدمی تعلق باللہ درست کرنے کے بعد ابتلاء وافتتان کے وقت تعلق توڑ کر بے کس مخلوق کے ساتھ جا کر جوڑتے ہیں۔

ماخذ آیت ۱۱ تا ۱۳:

### ربط آیات:

(۱۱) ان لوگوں کو استقامت نصیب نہیں ہوتی۔ (۱۲) اس لئے مصیبت کے وقت اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر ان کے دروازے جا کھٹکھٹاتے ہیں۔ جو خود بے بس ہیں۔ نہ کسی کو نفع دے سکتے ہیں اور نہ نقصان پہنچا سکتے ہیں۔ (۱۳) جس کے نفع سے نقصان زیادہ قریب ہے اور وہ برا دوست ہے۔ (۱۴) جو لوگ راحت ورنج میں اللہ تعالیٰ کا دروازہ چھوڑ کر کہیں نہیں جاتے یہ ان کی

جزائے خیر ہے۔(۱۵) جسے یہ بدگمانی ہو کہ اللہ تعالیٰ مصیبت کے وقت کام نہیں آتا وہ پھانسی لے کر مر جائے پھر دیکھ لے کہ کیا اس کی تدبیر سے اس کے غصہ کی وجہ دور ہو جاتی ہے۔(۱۶) ہم کیسے حالات بتلا رہے ہیں۔لیکن جسے اللہ تعالیٰ چاہے ہدایت فرمائے۔(۱۷): اگر اب بذریعہ وحی قرآن نہیں مانتے تو پھر قیامت کے دن اپنے روبرو اللہ تعالیٰ ان مذاہب کا فیصلہ فرمائے گا۔(۱۸) اے مخاطب کیا تم نہیں دیکھتے کہ زمین وآسمان میں ہر چیز تابع فرمان الٰہی ہے تمہیں اس کے سامنے سر جھکانے سے کیوں عار ہے۔(یاد رکھو) جسے اللہ تعالیٰ ذلیل کرے اسے کوئی عزت نہیں دے سکتا۔(۱۹) اللہ تعالیٰ کے سامنے سر جھکانے والے یعنی مؤمن اور اس سے نفرت کرنے والے یعنی کافر جھگڑتے ہیں۔لیکن یاد رہے کفار کی یہ سزا ہے۔(۲۰ تا ۲۲) کفار کی سزا کے یہ بقیہ اجزاء ہیں۔

## ربط بين الركوعين(۲،۳):

گزشتہ رکوع میں مشرکین کو عذاب کی دھمکی دی گئی تھی اس رکوع میں مؤمنین کو ثواب کی خوشخبری دی گئی ہے۔

## خلاصہ رکوع:۳:

(۱) تعلق باللہ قائم کرنے والوں کی جزائے خیر کا ذکر۔(۲) اور درس گاہ توحید سے روکنے والوں کی سزا۔ ماخذ:ا۔آیت ۲۳۔(۲) آیت ۲۵۔

۲۳: تعلق باللہ قائم کرنے والوں کی جزا یہ ہے۔(۲۴) بقیہ جزا یہ ہے۔(۲۵) درس گاہ توحید سے روکنے والوں کے لئے جہنم ہے۔

## ربط بين الركوعين(۳،۴):

گزشتہ رکوع میں مسجد حرام کا بیان تھا جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں" والمسجد الحرام الذی جعلنہ للناس."(الایۃ)۔اس رکوع میں طوفان نوح کے بعد خانہ کعبہ کے بانی حضرت ابراہیم کا بیان ہے۔جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔"واذا بوأنا لابراهيم مكان البيت ."(الایۃ).

## خلاصہ رکوع:٤:

تعلق اللہ درست کرنے والے تعظیم شعائر اللہ سے تقویٰ قلبی کا ثبوت دیتے ہیں۔ماخذ: آیت ۳۲۔

### ربط آیات:

(۲۶) ہم نے بیت اللہ الحرام کی جگہ کو ابراہیم کے لئے جائے رجوع بنایا تاکہ اس جگہ عمارت کھڑی کریں اور عبادت کے لئے

یہاں آئیں۔فقط آپ ہی نہیں بلکہ ساری دینا کے خدا پرستوں کے لئے اس گھر کو صاف کر دیں۔(۲۷)اور ابراہیم کو حکم دیا کہ لوگوں میں حج کا اعلان کر دیں۔(۲۸) تا کہ تجارت وغیرہ کا نفع بھی اٹھائیں اور اللہ تعالیٰ کو یاد بھی کریں۔(۲۹) پھر حج سے فارغ ہو کر میل کچیل سے صاف ہوں اور اپنی نذریں پوری کریں اور بیت اللہ الحرام کا طواف کریں۔(۳۰) اعمال حج مذکورۃ الصدر ہیں۔جو شخص حرمات الٰہی کی تعظیم بجا لائے گا وہ اس کے حق میں بہتر ہے۔بت پرستی اور دروغ گوئی سے بچو۔(۳۲) توحید پرستی کے لئے بت پرستی اور دروغ گوئی سے بچنا لازمی ہے اور تعظیم شعائر اللہ دلوں کے تقویٰ کی دلیل ہے۔(۳۳) قربانی والے جانوروں سے ہدی بننے سے پہلے نفع اٹھا سکتے ہو۔جس وقت اس کا نام ہدی تجویز ہوا اور بیت الحرام کی طرف چل نکلی۔پھر دودھ پینا یا سوار ہونا منع ہے۔

## ربط بین الرکوعین(٤،٥):

اوپر بھی قربانی کا ذکر تھا۔"ثم محلها الى البيت العتيق." (الآیۃ)۔آگے بھی قربانی کا ذکر ہے۔"ولكل امة جعلنا منسكا.(الاية)

## خلاصہ رکوع:٥:

تعلق باللہ درست کرنے والے اپنے طیب مال قربان کر کے اپنے جذبہ صادقہ کی تصدیق کرتے ہیں۔ماخذ آیت ۳۴-۳۷

## ربط آیات:

(۳۴) خدائے قدوس کے نام پر قربانی کا رواج ہر امت میں رہا ہے اور ایسی تواضع کرنے والوں کے لئے بارگاہ الٰہی سے بھی پیغام بشارت ہے۔(۳۵) ان متواضعین کے یہ اوصاف ہیں۔(۳۶) قربانی کے جانور شعائر اللہ میں سے ہیں۔ان کے ذبح کا طریقہ اور گوشت کا طریقہ بتلایا گیا ہے۔(۳۷) اللہ تعالیٰ کے ہاں تمہارے جذبات صادقہ کی قدر ہے جو قربانی کر رہے ہیں۔(۳۸) ان قربانی کرنے والوں کا اللہ تعالیٰ حامی ہوگا۔اللہ تعالیٰ کی امانتوں میں خیانت کرنے والے ناشکروں کے مقابلہ میں ان کی حمایت فرمائے گا۔

## ربط بین الرکوعین(٥،٦):

گزشتہ رکوع میں مؤمنین کی مدافعت کا بیان تھا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا"ان اللہ یدافع عن الذین امنوا."(الاية) اس رکوع میں مدافعت کے طریقے کا بیان ہے اور وہ طریقہ جہاد کا ہے۔جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔"اذن للذين يقتلون بانهم ظلموا وان الله على نصرهم لقدير."

## خلاصہ رکوع: ۶:

متعلقین باللہ ہمیشہ امن کے حامی ہیں لیکن مملکت الٰہی میں بغاوت پھیلانے والوں کی سرکوبی کے لئے سربکف ہیں۔ ماخذ آیت ۳۹۔

## ربط آیات:

(۳۹) قتال ظالمانہ نہیں کرتے بلکہ بحیثیت مظلوم ہونے کے کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کی حمایت فرماتا ہے۔ (۴۰) یہ لوگ ناحق گھروں سے نکالے گئے اور اخراج کا سبب محض توحید پرستی ہے۔ (۴۱) اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کی مدد کرتا ہے۔ (۴۲) اگر مذکور الصدر قاعدہ تسلیم نہ کریں تو یہ کوئی نئی بات نہیں ہے۔ پہلے سے بھی یوں ہی ہوتا رہا ہے۔ قوم نوحؑ اور عاد اور ثمود نے اپنے اپنے نبیوں کی مخالفت کی تھی۔ (۴۳، ۴۴) ان لوگوں نے بھی تکذیب کی تھی۔ عادۃ اللہ یوں ہے کہ چند روز مہلت دے کر عذاب میں گرفتار کیا جاتا ہے۔ (۴۵) دنیا میں تم کئی تباہ شدہ بستیوں کو پاؤ گے جو ظالم تھیں۔ (۴۶) زمین میں سیر کر کے دیکھیں اگر دل ہوں تو سمجھیں اور کان ہوں تو سنیں۔ اصل بات یہ ہے کہ جب دل اندھے ہو جائیں تو کون سمجھائیں۔ (۴۷) پھر اپنی حماقت سے عذاب الٰہی کا فوری تقاضا کرتے ہیں۔ یاد رکھیں عذاب الٰہی کا تخلف نہیں ہوگا۔ البتہ خدا تعالیٰ کے مہلت لمبی ہوتی ہے۔ (۴۸) کئی بستیاں مہلت ملنے کے بعد تباہ ہوئیں۔

## ربط بین الرکوعین (۶، ۷):

گزشتہ رکوع میں قیامت کا ذکر تھا اور مقصود اس سے ڈرانا تھا اس رکوع میں بھی قیامت کا ذکر ہے اور مقصود اس سے مؤمنین کو خوشخبری ہے۔

## خلاصہ رکوع: ۷:

جب انبیاءؑ نے حق کی آواز اٹھائی تو شیطان نے بھی مقابلے کے لئے ہتھیار سنبھالے۔ ماخذ آیت ۵۲۔

## ربط آیات:

(۴۹) اے لوگو! میرا کام تمہاری بداعمالی نتائج قبیحہ سے آگاہ کرنا ہے۔ (۵۰) جو لوگ مان جائیں گے ان کی جزا یہ ہو گی۔ (۵۱) اور جو میری باتوں کو نہیں مانیں گے انکی یہ سزا ہوگی۔ (۵۲) اس آیت کے متعلق تلك الغرانیق العلیٰ الخ والا قصہ تو صحیح ہے اتنا احادیث صحیح سے ضرور ثابت ہے کہ رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیرا) نے سورۃ النجم کی تلاوت فرمائی اور سجدہ کیا آپ کی معیت میں جتنے مسلم اور کافر و مشرک وہاں مجلس میں موجود تھے سب نے سجدہ کیا۔ اس آیت کا مصداق اس

قصے کو بنانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ بلکہ اس کی توجیہ یوں ہو سکتی ہے کہ انبیاء جب تشریف لائے انکی تمنا یہ ہوتی ہے کہ ان کا ہر ایک مخاطب ہدایت پا جائے اس تمنا8/ کے پورا ہونے میں شیطان مانع ہو جاتا ہے اور کوشش کرتا ہے کہ یہ آواز حق کسی پر مؤثر نہ ہونے پائے۔ اور یہ حق صفحہ ہستی سے نیست و نابود ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ شیطان کے القا کو فنا کر دیتا ہے اور مؤمنین اور مخلصین کے قلوب میں آواز حق کو پہنچا کر پختہ اور مضبوط بنا دیتا ہے اور وہ علیم اور حکیم ہونے کے لحاظ سے جانتا ہے کہ کون سے قلوب اس تعلیم کے حامل ہونے کے اہل ہیں۔ (۵۳) فاسد مزاج والوں کے لیے القائے شیطان مؤثر ہو جاتا ہے۔
(۵۴) جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے علم عطا فرمایا ہے وہ یقیناً سمجھ لیتے ہیں کہ یہ تعلیم صحیح ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ (۵۵) اور شیطانی اثر سے متاثر ہونے والے کافر قیامت یا عذاب الٰہی کے آنے تک شک میں رہیں گے۔ (۵۶) قیامت کے دن بادشاہی فقط اللہ تعالیٰ کی ہوگی اور فیصلہ بھی وہی کرے گا۔ ایمان والوں کی جزا جنت ہوگی۔ (۵۷) اور منکرین کی جزا جہنم ہوگی۔

## ربط بین الركوعين(۸،۷):

ماقبل میں بھی مؤمنین کے لئے خوشخبری کا ذکر تھا۔ "لهم مغفرة و رزق كريم۔" اسی رکوع کی ابتداء میں بھی اللہ تعالیٰ ان مہاجرین کو خوشخبری سناتے ہیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے راستے میں ہجرت کی پھر قتل ہو گئے یا ان کو طبعی موت آگئی۔ "ليرزقنهم الله رزقا حسنا."

## خلاصہ رکوع:۸:

تعلق باللہ درست کرنے والے ضرورت کے وقت وطن و دیار کو خیر باد کہیں گے۔ ان کی ضروریات کا کفیل اللہ تعالیٰ ہوگا۔ ماخذ آیت ۵۸۔

## ربط آیات:

(۵۸) اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہجرت کرنے والوں کی تمام ضروریات دنیوی اور اخروی کا کفیل وہی مالک ہے۔ (۵۹) قربانی ہجرت کے عوض اللہ تعالیٰ انہیں جنت میں جگہ عطا فرمائے گا۔
(۶۰) فیصلہ الٰہی یوں ہی ہے اور جس مظلوم نے ظالم سے بدلہ لیا اور پھر ظالم نے اسے ستایا تو اللہ تعالیٰ اس پہلے مظلوم کی مدد کرے گا۔ (۶۱) اللہ تعالیٰ ظالم کے مقابلے میں مظلوم کی مدد آسانی سے کر سکتا ہے۔ کیونکہ اندھیرے کو روشنی میں لانا اور روشنی کو اندھیرے میں لانا اس کا روزانہ کام ہے۔ لہٰذا طاقتور ظالم کو کمزور بنانا اور کمزور مظلوم کو طاقتور بنانا اس کے لئے کونسا مشکل کام

ہے۔(۶۲) اللہ تعالیٰ چونکہ حق ہے اس لئے حق کی امداد فرمائے گا۔ اور اس کی بلندی اور بزرگی کا فیصلہ ہے۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ کی طرف داری والا پہلو ہمیشہ غالب رہے گا۔(۶۳) کیا خشک زمین پر پانی برسا کر اسے سرسبز وشاداب بنانا اللہ ہی کا کام نہیں ہے۔(۶۴) اسی طرح آسمان اور زمین کی تمام قوتیں اس کے قبضہ قدرت میں ہیں وہ جس کی چاہے مدد کرے اور کامیاب بنائے۔ سب چیزیں اللہ تعالیٰ کی محتاج اور وہ سب سے غنی ہے۔

## ربط بین الرکوعین(۸،۹):

گزشتہ رکوع کی آیت نمبر ۶۱، ۶۲ میں توحید کا اثبات اور ابطال شرک کا بیان تھا اس رکوع میں توحید کے دلائل بیان ہوئے ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔" الم تر ان اللّٰه سخر لکم ما فی الارض. (الآیة).

## خلاصہ رکوع: ۹:

آٹھویں رکوع کا تتمہ ہے یعنی وسائل رزق اسی نے مہیا فرمائے ہیں۔ ماخذ آیت ۶۵۔

ربط آیات:

(۶۵) زمین کی تمام اشیاء اور کشتیاں اللہ تعالیٰ نے تابع بنائی ہیں یہ اس کی مہربانی ہے۔(۶۶) تمہاری زندگی اور موت کی باگ اسی کے قبضہ میں ہے۔(۶۷) مذکور الصدر اشیاء جب اسی کی عطا کی ہوئی ہیں تو اس کا شکریہ بجالانے کے لئے کوئی قانون کوئی شریعت چاہیئے۔ اور وہ یہی ہے کہ خود انسان بندہ خدا صحیح معنوں میں بنے اور دوسروں کو اسی طرف دعوت دے۔(۶۸) اگر اس بات پر نہ آئیں تو کہہ دو کہ اچھا اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال کو خوب جانتا ہے۔ وہ خود ہی فیصلہ فرمائے گا۔(۶۹) فیصلہ الٰہی کا دن قیامت ہے۔(۷۰) اللہ تعالیٰ کو زمین اور آسمان کی ہر چیز کا پورا پورا علم ہے لہٰذا وہ صحیح فیصلہ کریگا۔(۷۱) معبود من دون اللہ بنانے میں نہ کوئی اللہ تعالیٰ کی طرف سے دلیل اور نہ کوئی عقلی ثبوت ہے۔ ان بے انصافوں کا آئندہ کون مددگار ہوگا۔ (۷۲) اللہ تعالیٰ کی روشن آیتیں ان پر پڑھی جائیں تو انہیں مکروہ جانتے ہیں اور پڑھنے والوں پر حملہ آور ہونا چاہتے ہیں۔ ان بے ایمانوں کا ٹھکانہ دوزخ ہے۔

## ربط بین الرکوعین(۹، ۱۰):

گزشتہ رکوع میں توحید کے دلائل اور شرک کا ابطال تھا اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔" و یعبدون من دون اللّٰه." اس رکوع میں توحید کا اثبات اور شرک کا ابطال ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔" ان الذین تدعون من اللّٰه لن یخلقوا ذبابا. (الآیة).

## خلاصہ رکوع : ۱۰

ا۔غیر اللہ سے تعلق جوڑنے والوں کے ضعف کا بیان۔۲۔اور متعلقین باللہ کی کامیابی کا ذکر۔

ماخذ۔آیت ۷۳۔(۲) آیت ۷۷۔

**ربط آیات:**

(۷۳) تمہارے معبود اس قدر بے بس ،ور عاجز ہیں۔(۷۴) انہوں نے ایسے عاجزوں کو خدا کا لقب دے کر ثابت کیا کہ اللہ تعالیٰ کے نام کی ان کے ہاں کوئی قدر نہیں ہے۔خدا تعالیٰ بڑی طاقتور اور غالب ہستی ہے۔(۷۵) اللہ تعالیٰ ملائکہ عظام اور انسانوں میں سے جسے چاہے رسول انتخاب کر لیتا ہے۔رسول کو بھی اللہ تعالیٰ ہی نے رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) انتخاب فرمایا ہے اس لئے اللہ تعالیٰ کی قدر کرنا سیکھو واللہ اعلم۔(۷۶) اگر تم یہ کہو کہ انہیں کیوں ان منصب کے لئے انتخاب فرمایا تو یہ اعتراض بیجا ہوگا۔اسے سب کے حالات معلوم ہیں اس نے جسے اہل علم سمجھا اس درجہ پر پہنچا۔(۷۷) مخالف اگر نہ مانیں تو وہ جانیں۔تم اے مسلمانوں! اپنا یہ طرز عمل رکھو اسی میں تمہارے لئے نجات ہے۔مؤمنین کے طرز عمل کا بقیہ اس آیت میں ہے۔






# سورة المؤمنون

## سورة المؤمنون مكية، نزلت بعد سورة الانبياء

### سورۃ المومنین کا سورۂ حج سے ربط:

سورۂ حج میں کامیابی کے اسباب کا بیان تھا جو کہ رکوع، سجدہ اور نیک کام ہیں۔ جیسا کہ اللہ رب العزت نے فرمایا۔ "یایھاالذین امنوا ارکعوا واسجدوا واعبدوا ربکم وافعل الخیر لعلکم تفلحون." اس سورۃ میں مؤمنین کی کامیابی کا بیان ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ "قد افلح المؤمنون الذین ھم فی صلاتھم خشعون. (الاية)۔

### تسمیہ سورۃ مؤمنون:

(بسم اللّٰه) المتجلی بجمعیته فی المؤمنین (الرحمن) بافاضة وصف الایمان علیهم (الرحیم) بافاضة سائر اوصافهم ونتائجها.

ترجمہ: اس اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو مؤمنوں کی اجتماعیت میں رونما ہے۔ جس نے مؤمنوں میں ایمانی خاصیت ڈال کر مہربانی کی۔ جس نے مؤمنوں کے سارے اوصاف اور ان اوصاف کے ثمرات اُن پر بہا کر بہت زیادہ رحم کیا۔

### وجہ تسمیہ سورت المؤمنون:

اس سورت کی ابتداء مؤمنوں کی کامیابی (کی خوشخبری) سے ہوئی ہے اور یہ سورت مؤمنوں کے اوصاف اور آخرت میں ان کے بدلے پر مشتمل ہونے کی وجہ سے یہ سورت سورۂ مؤمنون کہلاتی ہے۔

قال اللّٰه تعالیٰ: قد افلح المؤمنون.

عن عبد اللّٰه بن السائب قال: صلی لنا النبی ﷺ الصبح بمکة فاستفح سورة المؤمنون حتی جاء ذکر موسی وھارون أو ذکر عیسی، أخذت النبی ﷺ سعلة فرکع.

(أخرجه مسلم، کتاب الصلاة: ۱/۳۳۶)

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن سائبؓ سے روایت ہے کہا کہ حضور ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) نے مکہ میں ہمیں صبح کی نماز پڑھائی۔ سورۃ المؤمنون کی تلاوت شروع فرمائی۔ یہاں تک موسیٰؑ اور ہارونؑ یا عیسیٰؑ کا ذکر آیا نبی ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کو کھانسی آگئی تو آپ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) رکوع میں چلے گئے۔

موضوع سورۃ:

تعلق باللہ کی درستی پر دنیا اور آخرت کی عزت کا دارومدار ہے۔

فضیلت سورۃ المؤمنون:

عن عبد الرحمٰنؓ قال سمعت عمر بن خطاب يقول كان رسول اللهﷺ اذا نزل عليه الوحی سمع وجهه كدوی النحل فانزل عليه يوما فمكثنا ساعة فسری عنه فاستقبل القبلة ورفع يديه وقال اللهم زدنا ولا تنقصنا واكرمنا ولا تهنا واعطنا ولا تحرمنا واثرنا ولا توثر علينا وارضنا وارض عنا ثم قال انزل علی عشر ايات من اقامهن دخل الجنة ثم قرأ: (قد افلح المؤمنون) حتی ختم عشر ايات.

(أخرجة الترمذی، کتاب التفسیر: ۱۲۹/۲)

حضرت عبد الرحمٰنؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے عمر بن خطابؓ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ''رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) پر جب وحی نازل ہوتی تو ان کے پاس سے شہد کی مکھیوں کی بھنبھناہٹ سنی جاتی تھی۔ ایک دن ان پر وحی کا نزول ہونے لگا تو ہم کچھ دیر ٹھہرے۔ وحی منقطع ہوئی تو حضور ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) نے قبلہ رو ہو کر ہاتھ اٹھائے اور دعا مانگنی شروع کر دی۔ ''اے اللہ ہمیں بڑھا اور مت گھٹا۔ ہمیں عزت دیں اور ذلت واہانت سے بچائے رکھ، ہمیں مالا مال فرمادے اور محروم مت کر۔ ہمیں اثر ڈالنے والے بنا دے اثر لینے والے نہیں۔ ہمیں خوش رکھ اور ہم سے خوش ہو جا۔ پھر حضور ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) نے فرمایا: مجھ پر دس آیات نازل ہوئی جو اس کا اہتمام کرے جنت میں جائے گا۔ پھر مؤمنون کی دس آیات پڑھی۔

خواب میں سورۃ المؤمنون پڑھنے کی تعبیر:

حضرت ابن سیرینؒ نے فرمایا ہے۔ اگر خواب میں دیکھے کہ سورۃ المؤمنون پڑھتا ہے۔ دلیل ہے کہ اہل ایمان کے ساتھ بہشت میں جائے گا۔ (تعبیر الرؤیا: ۳۵۳)

ترتیب جمعی (23) ترتیب نزولی (74) آیات (118) رکوعات (6) کلمات (1840) حروف (4801) زبر (1518) زیر (589) پیش (542) دو زبر (47) دو زیر (38) دو پیش (14) کھڑا زبر (159) کھڑی زیر (15) الٹا پیش (12) جزم (877) شد (300) مد (59)

## خلاصہ رکوع ۱:

(۱) تعلق باللہ درست کرنے والوں کے اوصاف۔ (۲) اور اس تعلق کی ضرورت۔ ماخذ (۱) آیت ۱ تا ۱۱ (۲) آیت ۱۲ تا ۱۶۔

## ربط آیات:

(۱ تا ۱۱) تعلق درست کرنے والوں کے اوصاف اور ان کی کامیابی کا اعلان۔ (۱۲ تا ۱۶) جس احسن الخالقین نے تمہیں مٹی سے مختلف تغیرات دے کر انسان بنایا۔ اور پھر مرنے کے بعد دوبارہ اٹھائے جاؤ گے تو اسی کے ہاں حاضر کئے جاؤ گے۔ لہٰذا خود ہی فیصلہ کرو۔ کہ اس کے ساتھ بہترین تعلق رکھنے کی تمہیں ضرورت ہے یا نہیں۔ بلحاظ قاعدہ الانسان عبد الاحسان تمہارا فرض ہے کہ تم اس کے غلام رہو۔ (۱۷) فقط انسان کو بنا کر چھوڑ نہیں دیا بلکہ اس کی ضروریات کے لئے دیکھئے کیسا سامان مہیا کیا سات آسمان بنائیں۔ (۱۸) آسمان سے اندازہ کے موافق پانی نازل فرمایا اور اسے زمین میں ٹھہرایا۔ (۱۹) پھر اس پانی کے ذریعے سے کھجور اور انگور کے باغ پیدا کئے۔ (۲۰) اور طور سینا سے ایک درخت اگایا۔ جس سے تیل نکلتا ہے جو سالن کا کام دیتا ہے۔ میوہ جات کے علاوہ جانوروں کو پیدا کیا۔ جن کا دودھ پیتے ہو کئی طرح کا نفع اٹھاتے ہو اور بعض کو ذبح کر کے کھاتے ہو۔ (۲۲) جانوروں اور کشتیوں پر سواری بھی کرتے ہو۔ نتیجہ: جس مالک نے تم پر مذکورۃ الصدر احسانات کئے ہیں تمہارا حق نہیں ہے کہ اس کی غلامی سے ایک انچ باہر جاؤ۔ فاعتبروا یا اولی الا بصار

## ربط بین الرکوعین (۱، ۲):

گزشتہ رکوع میں مؤمنین کے اوصاف اور توحید کے دلائل کا بیان تھا اس رکوع میں حضرت نوحؑ جو رسالت کے مضمون پر مشتمل ہے اور دلائل توحید ہیں۔

## خلاصہ رکوع ۲:

تذکیر بایام اللہ جن لوگوں نے تعلق باللہ درست نہیں کیا انہیں ذلیل ہونا پڑا۔ ماخذ آیت ۲۲ تا ۲۷۔

## ربط آیات:

(۲۳) ہم نے حضرت نوحؑ کو اعبدو اللہ کا پیغام دے کر بھیجا۔ (۲۴) کفار کے سرداران قوم نے ایک بدگمانی کر کے اطاعت سے انکار کیا۔ (۲۵) (نعوذ باللہ) یہ تو پاگل معلوم ہوتا ہے۔ ذرا دیکھو کیا ہوتا ہے۔ (۲۶) نوحؑ نے بارگاہ الٰہی میں فریاد کی۔ (۲۷) اس کے جواب میں کشتی بنانے کا حکم ہوا اور یہ بھی فرمان ہوا کہ جب تنور غضب الٰہی سے جوش میں آئے تو مندرجہ ذیل چیزوں کو کشتی میں سوار کر دیں۔ اور ظالموں کی کوئی سفارش نہ کریں۔ (۲۸) کشتی پر سوار ہو کر یہ دعا

پڑھیں۔(۲۹)اور دعا کرکہ اے اللہ میرے کشتی سے نزول بابرکت ہو۔(۳۰)اس واقعہ میں بہت سی نشانیاں ہیں۔ہم اس قوم نوح سے امتحان لینے والے تھے کہ وہ ہمارے وحی کے ساتھ کیا سلوک کرتی ہے۔(۳۱)ان کے بعد ہم نے ایک اور نسل پیدا کی۔یعنی قوم ہودؑ۔(۳۲)ان کے ہاں بھی رسول بھیجا اور وہی پہلا پیغام لے کر آیا کہ ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی کرو اس کے سوا اور کوئی معبود نہیں۔

## ربط بین الرکوعین(۲،۳):

گزشتہ رکوع میں حضرت نوحؑ کی تبلیغ اور اس رکوع میں آپ کی قوم کی تکذیب کا بیان ہے۔

## خلاصہ رکوع:۳:

تذکیر بایام اللہ جن لوگوں نے اپنا تعلق باللہ درست نہیں کیا انہیں رسوا کیا گیا۔ماخذ آیت ۴۱۔

ربط آیات:

(۳۳)ہودؑ کے قوم میں سے سرداران کفار نے کہا یہ نبی کیسے ہوسکتا ہے۔یہ تو تمہاری طرح ایک انسان ہے۔(۳۴)اپنے ایسے انسان کی اطاعت میں کوئی فائدہ نہیں ہے۔(۳۵)یہ عجیب باتیں کرتا ہے کہ مرنے کے بعد دوبارہ اٹھائے جاؤ گے۔(۳۶)یہ بہت ہی بعید از قیاس بات ہے۔(۳۷)سوائے دنیا کے زندگی کے اور کوئی زندگی نہیں ہے۔(۳۸)خدا تعالیٰ کی طرف سے بعثت بعد الموت کی اطلاع دینا خدا پر افترا باندھنا ہے ہم اس بات کے ماننے کے لئے تیار نہیں ہیں۔(۳۹)ہودؑ نے بارگاہ الٰہی میں فریاد کی۔۴۰:قوم کی تباہی کا جواب ملا۔(۴۱)ہلاکت کا وعدہ الٰہی پورا ہوگیا۔(۴۲)ان کے بعد اور کئی نسلیں ہم نے پیدا کیں۔(۴۳)کوئی جماعت اپنے وقت معین سے آگے پیچھے نہیں ہوتی۔(۴۴)پھر ہم نے پے در پے رسول بھیجے۔جب بھی کسی امت کے پاس رسول آیا تو اس امت نے رسول کو جھٹلایا۔اسی بنا پر تمام جھٹلانے والی امتیں یکے بعد دیگرے تباہ ہوگئیں۔سارے بے ایمانوں کے لئے اللہ تعالیٰ کی رحمت سے یکساں دوری ہے۔(۴۵)پھر ہم نے موسیٰ اور ان کے بھائی ہارونؑ کو نبی بنا کر بھیجا اور انہیں معجزات بھی عطا فرمائے۔(۴۶)فرعون اور اس کی قوم کی سرداروں کی طرف لیکن فرعون نے بھی تعمیل حکم سے انکار کیا اور تکبر بے جا اختیار کیا۔(۴۷)وہی پہلی قوموں والا عذر پیش کیا کہ کیا ہم انسانوں کا اتباع کریں؟ یہ عذر بھی بتایا کہ مرسلوں کی قوم ہماری غلام ہے۔(۴۸)یہ لوگ بھی تکذیب کے باعث ہلاک ہوئے۔(۴۹)موسیٰ کو بنی اسرائیل کی ہدایت کے لئے کتاب دی۔

(۵۰)پہلے انبیاءؑ کی طرح اللہ تعالیٰ نے ابن مریم اور مریم کو بھی آیتہ من آیات اللّٰہ بنایا۔لیکن جس طرح پہلے انبیاءؑ کی بے

قدری کی گئی اسی طرح ان کی بھی بے قدری کی گئی۔ لوگوں نے ان کے واقع اور تعلیم سے صحیح فائدہ نہ اٹھایا۔ اور پہلوں کی طرح شامت اعمال میں تباہ ہوئے۔ واللہ اعلم۔

**ربط بین الرکوعین (۳،۴):**

اوپر حضرت نوحؑ، موسیٰؑ، ہارونؑ، عیسیٰؑ کا ذکر تھا اور ارسلنا رسلنا تترا میں اجمالاً سب انبیاء کا ذکر تھا اب اسی رکوع میں یہ ذکر ہے کہ ان انبیاء کو اپنے اپنے وقت میں یہ حکم تھا۔ یایھا الرسل کلوا من الطیبٰت واعملوا صالحا۔ گویا امتوں کو ترغیب ہوئی کہ پاکیزہ کھانے کھاؤ اور نیک عمل کرو۔

**خلاصہ رکوع: ۴:**

(۱) تمام انبیاءؑ کا نصب العین وحید۔ (۲) نتائج تعلیم یکساں اور مقصد تعلق باللہ کی اصلاح۔ ماخذ (۱) آیت ۵۱۔۵۲ (۲) آیت ۵۳۔

**ربط آیات:**

(۵۱،۵۲) تمام انبیاءؑ کی زندگی کا نصب العین یہ ہے۔ (۱) طیبات کا استعمال کرنا۔ (۲) عمل صالح کرنا۔ (۳) اللہ تعالیٰ سے تعلق درست کرنا۔ (وانا ربکم فاعبدون) (۵۳) اس ایک دین الٰہی کو امتوں نے ٹکڑے ٹکڑے کر لیا اور ہر ایک جماعت اپنے ہی ٹکڑے پر خوش ہے اس کے خلاف کوئی بات سننے کے لئے تیار نہیں۔ (۵۴) لہٰذا انہیں اس گمراہی میں پڑے رہنے دیجئے۔ ۵۵۔۵۶: کیا ان کا خیال ہے کہ مال اور اولاد کی فراوانی ان کے حق میں نیکی ہے (بلکہ یہ بھی ایک طرح کا عذاب ہے) لیکن یہ لوگ سمجھتے نہیں ہیں۔ (۵۷،۶۱) ان اوصاف حمیدہ والے اللہ کے بندے اعمال صالح کی طرف جلدی قدم بڑھاتے ہیں اور یہ حضرات ان ہی اعمال صالح کی برکت سے جنت میں پیش قدمی کرنے والے ہونگے۔ (۶۲) ہم کب چاہتے ہیں کہ سارے ایک جتنے اعمال صالح کریں لیکن ہر شخص اپنے استعداد کے مطابق بڑھے۔ ہماری کتاب (لوح محفوظ) ہر ایک کے اعمال کے صحیح صحیح مقدار بتلا دے گی۔ (۶۳) ان کفار کے قلوب ایسی باتوں سے غافل ہیں ان کے اعمال مؤمنین کے اعمال سے مختلف ہیں۔ (۶۴) جب ان کے آسودہ حالوں کو عذاب میں مبتلا کریں گے۔ اس وقت یہ چیخیں گے۔ (۶۵) اس دن یہ جواب ملے گا۔ (۶۶) ہمارے اُحکام تمہیں سنائے جاتے تھے اور تم ماننے سے انکار کرتے تھے۔ (۶۷) ہمارے اُحکام کو ماننا اپنی کسر شان سمجھتے تھے۔ (۶۸) اس قرآن حکیم میں ان لوگوں نے غور نہیں کیا۔ کیا ان کے پاس ایسی نئی چیز آئی ہے۔ جو ان کے باپ دادا کے پاس نہیں آئی تھی۔ (۶۹) کیا اپنے رسول کو صداقت، دیانت، امانت اور شرافت

کے لحاظ سے یہ نہیں پہچانتے۔(۷۰) کیا (نعوذ باللہ) نبی کو پاگل خیال کرتے ہیں۔ وہ مجنون نہیں ہے بلکہ سچی باتیں سناتا ہے اور یہ لوگ سچ سے نفرت کرنے والے ہیں۔(۷۱) اگر نازل ہونے والا حق ان کے خیال کے تابع ہوتا تو زمین وآسمان میں فساد پھیل جاتا۔(۷۲) کیا حق سے اعراض کرنے کا یہ باعث ہے کہ آپ ان سے مزدوری مانگتے ہیں۔ ہرگز نہیں آپ کے لئے اللہ تعالیٰ کا اجر بہتر ہے۔(۷۳) آپ تو انہیں سیدھے رستے کی طرف دعوت دیتے ہیں۔(۷۴) آخرت سے انکار کرنے والے سیدھے راستے سے بھٹکنے والے ہیں۔(۷۵) اگر ان پر رحم کھا کر موجودہ عذاب قحط ان سے ہٹا بھی دیں تو بھی یہ احسان مند نہیں ہونگے۔ بلکہ اپنی سرکشی میں بڑھیں گے۔(۷۶) ہم نے انہیں عذاب میں مبتلا کیا۔لیکن یہ لوگ پھر بھی اللہ تعالیٰ کی طرف مائل نہیں ہوئے۔(۷۷) جس وقت ہم سخت عذاب کا دروازہ ان پر کھولیں گے اس وقت متحیر ہو کر رہ جائیں گے۔

## ربط بین الرکوعین (۴، ۵):

گزشتہ رکوع میں رسالت کا مضمون کے بیان تھا اس رکوع میں توحید کا مضمون ہے اور ساتھ ساتھ حق اور باطل کے درمیان فرق بھی بیان کیا گیا ہے۔

## خلاصہ رکوع: ۵:

تذکیر باآلاللہ سے تعلق باللہ کی طرف توجہ۔ ماخذ ۷۸۔۷۹۔

### ربط آیات:

(۷۸) اللہ تعالیٰ وہ ذات ہے جس نے تمہیں کان آنکھیں اور دل بنا کر دیئے۔

(۷۹) اسی نے تمہیں زمین میں پیدا کیا۔(۸۰) تمہاری زندگی اور موت اور دن رات کا یکے بعد دیگرے آنا جانا یہ سارا نظام اسی کی قبضے میں ہے۔(۸۱) ان باتوں کو سن کر پہلے لوگوں کا سا جواب دیتے ہیں۔(۸۲) کیا قیامت کے دن حساب کتاب کے لئے اٹھ سکتے ہیں۔ جب اٹھنا نہیں تو پھر ان جکڑ بندیوں میں مقید ہو کر رہنے کی کیا ضرورت ہے۔(۸۳) اس قسم کے وعدے پہلے ہمارے باپ دادا کو بھی دیئے گئے۔ یہ قرآن منزل من اللہ نہیں ہے پہلے لوگوں کے قصے جمع کر رکھے ہیں۔(۸۴، ۸۵) اگر یہ سوال کیا جائے تو یقیناً جواب دیں گے کہ یہ سب چیزیں اللہ تعالیٰ کی ہیں تو پھر تمہیں کیا اس کی غلامی کی ضرورت نہیں ہے۔(۸۶) بتلاؤ کہ سات آسمانوں اور عرش عظیم کا رب کون ہے۔(۸۷) جب یہ چیزیں اللہ تعالیٰ کی ہیں تو اس سے اپنا تعلق کیوں نہیں جوڑتے اور اس سے کیوں نہیں ڈرتے۔(۸۸، ۸۹) جب ہر چیز کا اسے بادشاہ مانتے ہو تو پھر عقل

پر کونسا جادو ہو گیا ہے اس سے اپنا تعلق درست کیوں نہیں کرتے اور اس کا فرمان نہیں مانتے۔(۹۰) بلکہ ہم تو اس کے پاس حق ہی لائے ہیں۔اور حق کے جھٹلانے میں یہی جھوٹے ہیں۔(۹۱) خدا تعالیٰ بیٹے اور دوسرے شریک سے پاک ہے۔(۹۲) وہ ہر غیب اور ظاہر کا جاننے والا ہے۔وہ شریکوں سے بلند و برتر ہے۔

## ربط بين الركوعين(٥،٦):

گزشتہ رکوع میں توحید اور قیامت کے اثبات کا بیان تھا اس رکوع میں قیامت کا بیان ہے اور قیامت کے منکر سے برأت کے اظہار کا بیان ہے اور اللہ تعالیٰ سے یہ سوال کیا گیا ہے کہ مجھے کفار کی مصاحبت سے بچا لیجیے۔جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔"قل رب اما تريني ما يوعدون رب فلا تجعلني في القوم الظّلمين."

## خلاصه ركوع:٦:

(ا) تعلق باللہ توڑنے والوں کا یوم الجزاۃ میں احساس (۲) اور طریق فیصل۔ماخذ آیت (ا) ۱۰۶ (۲) ۱۰۲،۱۰۳۔

ربط آیات:

(۹۳) انہیں میرے سامنے عذاب دے۔(۹۴) اے اللہ مجھے ان میں شامل نہ فرما۔(۹۵) ہم تیرے سامنے انہیں عذاب دینے پر قادر ہیں۔(۹۶) اب صبر کیجئے اور ان کی برائی کا جواب برائی سے نہ دیجئے۔(۹۷،۹۸) شیطانی شر سے بچنے کے لئے یہ دعا کیجئے۔(۹۹،۱۰۰) موت کے وقت حقیقت ان پر کھل جائے گی۔پھر یہ تمنا کریں گے اور منظور نہیں ہوگی۔(۱۰۱) نفخہ ثانیہ کے وقت کوئی نسبی تعلق انہیں کام نہیں دے گا۔ہر شخص کو اپنی فکر ہوگی۔(۱۰۲،۱۰۳) طریق فیصلہ یہ ہوگا کہ جن کے نیک اعمال کا پلہ بھاری ہوگا وہ نجات پا جائیں گے اور جن کے نیک اعمال کا پلہ ہلکا ہوگا وہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے نفسوں کو خسارے میں ڈالا وہ ہمیشہ جہنم میں رہیں گے۔(۱۰۴) دنیا میں تعلق باللہ درست نہ کرنے والوں کے چہروں کو آگ جھلس دے گی اور وہ بدصورت ہوں گے۔(۱۰۵) کیا تم اس جرم کے مجرم نہیں ہو؟(۱۰۶) بے شک ہم مجرم ہیں۔(۱۰۷) یہاں سے نکال اور دنیا بھیج پھر یہ جرم نہیں کریں گے۔(۱۰۸) ذلیل ہو کر اسی جہنم میں رہو۔اور مجھ سے کلام مت کرو۔(۱۰۹،۱۱۰) دنیا میں تم میری یاد کرنے والوں پر تمسخر اڑایا کرتے تھے۔ان پر استہزاء کرنے میں اتنے محو ہوئے کہ میری یاد بھی بھول گئے۔(۱۱۱) آج اس دنیا کے صبر کے باعث وہ کامیاب ہونے والے ہیں۔(۱۱۲) اے کافر! بتلاؤ کہ زمین میں کتنے سال زندگی بسر کی۔(۱۱۳) ایک دن سالم یا اس کا بھی کوئی حصہ ہی رہے ہیں۔(۱۱۴) واقعی تم تھوڑا ہی وقت رہے ہو۔کاش اس بات کو تم دنیا میں سمجھتے۔(۱۱۵) کیا تم نے یہ خیال کیا تھا کہ تمہاری پیدائش لغو طریقہ پر ہوئی ہے اس کا کوئی مقصد نہیں ہے اور تم ہماری طرف

لوٹ کر نہیں آؤ گے۔(۱۱۶)اللہ تعالیٰ لغو کاموں کے کرنے سے بلند و برتر ہے۔(۱۱۷) آخری فیصلہ سن لیجئے کہ مشرک ہرگز نجات نہیں پائیں گے۔(۱۱۸)اے مخاطب یہ دعا کیا کر۔کہ اے اللہ تیری عبودیت کا حق ادا کرنے میں جو قصور سرزد ہوئے ہوں انہیں معاف فرما اور آئندہ مزید رحمت عطا فرما تیرا نام نامی و اسم گرامی ارحم الراحمین ھے. واللہ تعالیٰ اعلم وعلمه اتم.

# سورۃ النور

## سورۃ النور مدنیة، نزلت بعد سورۃ الحشر

سورۂ نور کا سورۂ مؤمنون سے ربط:

(۱)سورۂ مؤمنون میں بعث بعد الموت اور زنا سے شرمگاہوں کی حفاظت اور کفار کی ناکامی کا بیان تھا سورۂ نور میں بھی زنا کے احکامات کا بیان ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔" الزانية والزاني."

(۲)سورۂ مؤمنون میں مذکور ہوا کہ انسان کو عبث گمان کرتے ہو"افحسبتم انما خلقنا عبثا." (الخ)اس سورۃ میں انسان پر عائد ہونے والے بہت سے احکامات کی تفصیل ہے جس سے معلوم ہو جاتا ہے کہ انسان کو عبث نہیں پیدا کیا گیا۔

(۳)سورۂ مؤمنون میں مؤمنین کی کامیابی کا ذکر تھا۔"قد افلح المؤمنون. "اس سورہ میں بھی مؤمنین کی کامیابی کا ذکر ہے۔"واولئك هم المفلحون."

تسمیہ سورۃ نور:

(بسم اللّٰه)المتجلی باحاطته بالکمالات فی السورۃ المحیطة بالتجلیات ومقد ماتها(الرحمن)بانزالها الدال علی ظهوره فی کل مظهر بمقداره وجعل مقدماته ما یفید الاعتدال (الرحیم)باطلاع علی ذالك بالتذكير من الآيات البيانات.

ترجمہ:اس اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو کہ تجلیات اور اس کے شروعیات پر مشتمل سورت میں تمام کمالات پر احاطہ کئے ہوئے جلوہ نما ہے۔وہ(اللہ تعالیٰ) بہت مہربان ہے کہ اس نے ایسی سورت نازل کی جو کہ ہر کرشمے میں ایک انداز کے ساتھ وجود باری تعالیٰ پر دلالت کرنے والی ہے اور اس نے ان شروعات کو درمیانہ روی کا فائدہ واضح کرنے والے بنادیں۔وہ (اللہ تعالیٰ) بہت رحم والا ہے کہ اس نے واضح آیات،علامات کو یاددلا کر وجود باری تعالیٰ کی اطلاع دی۔

وجہ تسمیۃ سورت النور:

سورت نور کو سورت نور اس لئے کہتے ہیں کہ اس میں لفظ نور زیادہ ذکر ہوا ہے۔اس سورت میں "نور" کا لفظ سات مرتبہ دہرایا گیا ہے۔اللہ تعالیٰ کے اس قول" اللّٰہ نور السموات والارض مثل نورہ کمشکوۃ"

عن مجاهد قال:رسول الله ﷺ:علموا رجالكم سورة المائدة وعلموا نساء كم سورة النور.

(أخرجه البيهقي في الشعب :٢/٤٦٩)(كنز العمال:رقم حديث:٤٤٩٤٩)

ترجمہ:حضرت مجاہدؒ سے روایت ہے عرض کیا کہ رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) نے ارشاد فرمایا"اپنے مردوں کو سورۂ مائدہ اوراپنی عورتوں کو سورت نور سکھایا کرو۔

موضوع سورۃ:

قانون انسداد بداخلاقی۔

فضیلت سورۃ النور:

عن المسور بن مخرمة أنه سمع عمر بن خطاب يقول:تعلموا سورة البقرة وسورة النساء وسورة المائدة وسورة الحج وسورة النور فان فيهن الفرائض.

(كنز العمال، كتاب الاذكار:٢/١٣٦،رقم الحديث:٤٠٩٢)

حضرت مسور بن مخرمہ سے روایت ہے کہ انہوں نے عمر بن خطابؓ کو فرماتے ہوئے سنا:سورت بقرہ،نساء،مائدہ،حج اور سورت نور کو سیکھا کرو،کیونکہ ان سورتوں میں فرائض کی تعلیم ہے۔

خواب میں سورۃ النور پڑھنے کی تعبیر:

حضرت ابن سیرینؒ نے فرمایا ہے۔اگر خواب میں دیکھے کہ سورۃ النور کو پڑھتا ہے۔دلیل ہے کہ اس کا دل علم اور حکمت سے منور ہوگا۔(تعبیر الرؤیا:۳۵۳)

ترتیب جمعی(24)ترتیب نزولی(102)آیات (64)رکوعات(9)کلمات(1316)حروف(5980) زبر(1790)زیر(794)پیش(697)دوزبر(37)دوزیر(47)دوپیش(84)کھڑا زبر(249) کھڑی زیر(19) الٹا پیش (29) جزم (1110)شد(428)مد(85)

## خلاصہ رکوع ۱:

(۱) بد اخلاقی ثابت ہونے کے بعد سزا میں رعایت نہ کی جائے۔(۲) بداخلاق کو جماعت شرفا سے خارج کر دیا جائے۔(۳) ثبوت جرم میں پوری تحقیق ہو۔ اگر تہمت لگانے والا ثبوت نہ دے تو اسے سزا دی جائے۔ ماخذ (۱) آیت ۲۔(۲) آیت ۳۔(۳) آیت ۴۔

ربط آیات:

(۱) ہم نے اس سورۃ میں نہایت واضح احکام نازل فرما کر فرض کیے ہیں۔(۲) غیر شادی شدہ زانی مرد اور عورت کی یہ سزا ہے۔ جرم ثابت ہونے کے بعد سزا میں رعایت نہ ہونے پائے ورنہ انسداد جرم نہیں ہو سکے گا۔(۳) بداخلاق کو شرفا کی جماعت سے خارج کر دیا جائے۔(۴) اگر بداخلاقی کی تہمت لگانے والا ثبوت بہم نہ پہنچائے تو اسے سزا دی جائے اور اسے شرفا کی جماعت سے گرا دیا جائے۔(۵) اس کے بعد جو اپنی اصلاح کر لیں تو انہیں پھر شرفا کی جماعت میں شامل کر لیا جائے۔(۶،۷) مرد اگر اپنی بیوی پر بد اخلاقی کی تہمت لگائے اگر اس کے ثبوت کے گواہ نہ ہوں تو یہ طریقہ اختیار کیا جائے۔(۸،۹) عورت اگر اس تہمت کی مدافعت کرنا چاہے تو یوں کر سکتی ہے۔(۱۰) اگر اللہ تعالیٰ کا فضل شامل حال نہ ہوتا تو ابھی اللہ تعالیٰ ان دونوں میاں بیوی میں سے ایک کا پردہ فاش کر دیتا اور اس کا جھوٹ ثابت ہو جاتا۔ لیکن رحمت الٰہی نے ڈھانپ لیا ہے۔ ممکن ہے اس وقت بھی سزا سے بچ جائے اور آئندہ خالص توبہ مجرم کو نصیب ہو جائے اور آخرت کے عذاب سے بھی بچ جائے۔

## ربط بین الرکوعین (۱،۲):

گزشتہ رکوع میں زنا، افک اور لعان کا بیان تھا اس رکوع میں افک کا ایک خاص واقعہ مذکور ہے۔

## خلاصہ رکوع ۲:

واقعہ افک تمہید قانون حجاب۔ ماخذ آیت ۱۱۔

ربط آیات:

(۱۱) واقعہ افک کو برا مت خیال کرو۔ اس میں ایک حکمت ہے (کیونکہ اس سے قانون حجاب کی ضرورت عوام الناس کی سمجھ میں آجائے گی۔) جب اجنبی مرد کے ساتھ ایک تھوڑے سے وقت میں ازواج مطہرات میں سے کوئی علیحدہ ہوئی تو متہمین نے جھٹ تہمت لگا دی ظاہر ہے کہ ان حالات میں آئندہ ایسے موقع پر اور کونسی عورت بچ سکتی ہے۔ لہٰذا اس قسم کے تخلیہ کا

انسداد قانوناً کردیا جائے تا کہ نالائقوں کو اس قسم کی شرارت کرنے کا موقع ہی نہ مل سکے۔ واللہ اعلم۔ (۱۲) تم نے ایک اڑتی ہوئی خبر سن کر فوراً تصدیق کیوں کر لی۔ تمہیں سابق علم اور حضرت عائشہؓ کی پاکدامنی کے باعث فوراً یہ کہنا چاہیے تھا کہ یہ صریح جھوٹ ہے۔ (۱۳) اگر وہ کمبخت سچے تھے تو چار گواہ قانوناً کیوں نہ لائے۔ (۱۴) اگر اللہ تعالیٰ کا فضل شامل حال نہ ہوتا تو تمہیں بہت بڑا عذاب ہوتا۔ (۱۵) تم اپنے منہ سے یہ بات کہتے تھے اور اسے معمولی خیال کرتے تھے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ کے ہاں یہ بہت بڑی چیز تھی (کیونکہ اس سے سید المرسلین خاتم النبیینؐ کی عزت پر بدنما داغ لگ رہا تھا۔ (۱۶) تم نے یہ خبر سن کر یہ رائے کیوں نہ قائم کی کہ یہ بہتان عظیم معلوم ہوتا ہے۔ ہمیں اس معاملے میں لب کشائی کرنے کا کوئی حق نہیں۔ (۱۷) بغیر تحقیق کے غلط خبریں اڑائے پھرنے کی حرکت پھر کبھی نہ کرنا۔ (۱۸) اور اللہ تعالیٰ تمہیں کھلے کھلے احکام دے رہا ہے اللہ تعالیٰ ان حکمتوں سے پورا آگاہ ہے۔ (۱۹) مؤمنوں کے متعلق اس قسم کی غلط خبریں پھیلانے والوں کی یہ سزا ہے۔

(۲۰) اگر اللہ تعالیٰ کا فضل اور رحمت شامل حال نہ ہوتی تو فوراً عذاب آتا۔

## ربط بین الرکوعین (۲، ۳):

گزشتہ رکوع میں افک کے واقعہ کا بیان تھا اور یہ افک وسوسہ شیطانی کی وجہ سے پیدا ہوا تھا۔ اس رکوع میں شیطان کی تابعداری نہ کرنے کا بیان ہے۔

## خلاصہ رکوع ۳:

بقیہ واقعہ افک جو قانون حجاب کی تمہید ہے۔ ماخذ آیت ۲۲۔

### ربط آیات:

(۲۱) جو طریقہ بالا رحمٰن نے سکھایا ہے اس کا اتباع کیا کریں اور شیطانی القا کی تابعداری نہ کریں۔ ورنہ اس طریقہ سے کسی کی عزت نہیں بچ سکے گی۔ (۲۲) حضرت صدیق کی خالہ یا رشتہ میں ہمشیرہ کا بیٹا مسطح تھا جو فقرائے مہاجرین میں سے تھا اور بدری تھا۔ حضرت صدیق اس کی مالی امداد کیا کرتے تھے۔ لیکن واقعہ افک میں حصہ لینے کی وجہ سے امداد بند کر دی تھی۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ آیت کا مفہوم یہ ہے کہ جب واقعہ افک میں حصہ لینے کی غلطی معاف ہوگئی تو جن ارباب فضل کی طرف سے اپنے غریب و مسکین اعزہ کی امداد ہوئی تھی وہ غصے کی وجہ سے امداد بند نہ کریں۔ بلکہ واقعہ افک میں حصہ لینے والوں کی غلطی کو معاف کر دیں۔ تا کہ اس درگذر کے عوض اللہ تعالیٰ درگذر کرنے والوں کے گناہ معاف کر دے۔ حضرت صدیقؓ نے اس آیت کے نزول کے ساتھ ہی مسطح کی مقررہ امداد دوبارہ شروع کر دی تھی۔ (۲۳) پاک دامن بیبیوں پر تہمت لگانے والوں کے لئے دنیاد

آخرت میں لعنت ہے۔(۲۴)ایسے لوگوں کو قیامت کے دن بہت بڑا عذاب ہوگا۔(۲۵)اس دن اللہ تعالیٰ ہر شخص کو اعمال کی جزا دے گا۔(۲۶)اللہ تعالیٰ کے ہاں اس قسم کے جوڑے صحیح ہوتے ہیں تاکہ خبیث خبیثوں کے ساتھ مل کر نباہ کرلیں اور طیب طیبوں کے ساتھ مل جائیں۔

## ربط بین الرکوعین(۳،٤):

گزشتہ رکوع میں تہمت کا بیان تھا اس رکوع میں تہمت کے سد باب کا بیان ہے اور وہ سد باب پردے کا حکم ہے۔

## خلاصہ رکوع ٤:

قانون حجاب۔ماخذ آیت ۲۷۔

ربط آیات:

(۲۷)اے مسلمانوں!دوسرے کے گھر بلا اجازت مت جاؤ۔(۲۸)اگر اندر سے اجازت نہ آئے تو اندر مت جاؤ۔اور اگر جواب آئے کہ اب لوٹ جاؤ تو بخوشی لوٹ جاؤ۔(۲۹)یہ اجازت کا قانون ان گھروں کے لئے ہے جہاں آدمی رہتے ہیں۔تاکہ انسداد بداخلاقی ہو اور جہاں کوئی نہیں رہتا وہاں بے شک بلا اجازت چلے جاؤ(گھروں میں داخل ہونے کا قانون ختم ہو گیا۔(۳۰،۳۱)راستہ میں چلتے ہوئے مؤمن مردوں اور عورتوں سے کہہ دو کہ نگاہیں نیچی کر کے چلا کریں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں۔اور مؤمنہ عورتیں اپنی زینت کو سوائے ان مردوں کے اور کسی پر ظاہر نہ ہونے دیں اور اگر اس قانون کے خلاف پہلے غلطیاں ہو چکی ہیں تو اللہ تعالیٰ سے معافی مانگ لیں۔(۳۲)جب شارع زنا کو روکنا چاہتا ہے تو اس کا لازمی نتیجہ یہ ہونا چاہئے کہ نکاح عام کیا جائے تاکہ کوئی مرد یا عورت جوڑے کے بغیر نہ رہنے پائے۔(۳۳)جنہیں نکاح کی توفیق نہیں وہ اپنی عفت کی حفاظت کریں۔جب تک اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں نکاح کی صورت مہیا فرمائے۔اور غلاموں میں سے کوئی مکاتب ہونا چاہئے۔تو اسے مکاتب کردو(تاکہ آزاد ہو کر اپنی مرضی سے نکاح کرسکے)اور جب لونڈیاں فطرتاً باحیا واقع ہوئی ہیں اور طبعاً زنا سے متنفر ہیں تو تمہیں ہرگز جائز نہیں کہ انہیں بجائے نکاح مشروع کے زنا پر مجبور کرے گا سارا وبال اس کے ذمہ عائد ہوگا۔

(۳۴)ہم نے تمہاری طرف واضح احکام نازل فرمائے اور پہلے لوگوں کی مثالیں بھی سنائیں۔یہ پرہیزگاروں کے لئے نصیحت ہوگی۔

## ربط بین الرکوعین(٤، ٥):

گزشتہ رکوع میں احکام کا بیان تھا اس رکوع میں احکام کے قبول کرنے کے سبب جو کہ نور ایمانی ہے اس کا بیان ہے۔

## خلاصہ رکوع ٥:

تمثیل نور الٰہی۔ ماخذ آیت ۳۵۔

## ربط آیات:

(۳۵) جو علم قرآن میں سکھایا جا رہا ہے۔ وہ نور الٰہی ہے۔ اور اس نظام عالم میں نور الٰہی کی یہ مثال ہے۔ اس آیت کی پوری تشریح کا مقام ربط آیات نہیں ہے۔ اس کی تفصیل انشاء اللہ بوقت تفسیر ہوگی۔ (۳۶، ۳۷) جو نور الٰہی (یعنی علم) عطا ہو رہا ہے۔ اس کا ذکر خیر ان گھروں میں ہونا چاہئے جو اللہ تعالیٰ کے ذکر کے لئے بنائے گئے ہیں۔ ان گھروں میں صبح و شام وہ اللہ تعالیٰ کی تسبیح یعنی نماز میں مشاغل رہتے ہیں۔ جنہیں یاد الٰہی سے خرید و فروخت روک نہیں سکتی اور قیامت کے دن سے وہ ڈرتے ہیں۔ (۳۸) اللہ تعالیٰ ان کے اعمال صالحہ کی جزائے خیر عطا فرمائے گا۔ (۳۹) کفار کا تعلق چونکہ اللہ تعالیٰ سے درست نہیں اس لئے ان کے اعمال صالحہ کا نتیجہ نفی ہوگا۔ (۴۰) یا ان کفار کی یہ مثال ہے کہ تہ بر تہ حجابات میں مبتلاء ہیں اس لئے انہیں وہ نور ہی عطا نہیں ہوا جس سے اعمال قبولیت پاتے ہیں۔

## ربط بین الرکوعین(٥، ٦):

گزشتہ رکوع میں نور اسلام کا بیان تھا یہ جب کسی آدمی میں ہوتا ہے تو تسبیح خوان ہوتا ہے۔ اس رکوع میں تسبیح کا بیان ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ "الم تر ان اللہ یسبح لہ . "الخ

## خلاصہ رکوع ٦:

مدارج استفادہ نور الٰہی۔ ماخذ آیت ۴۵۔۴۶۔

## ربط آیات:

(۴۱) جب زمین اور آسمان کے رہنے والوں نے اپنا اپنا طریقہ تسبیح اپنے مالک سے سیکھا ہوا ہے تو انسان کا بھی فرض ہے کہ اپنے لئے یاد الٰہی کا طریقہ اللہ تعالیٰ سے سیکھے اور وہ وہی ہے جو قرآن حکیم میں سکھایا گیا جا رہا ہے۔ (۴۲) بالخصوص اللہ تعالیٰ زمین و آسمان کا بادشاہ بھی ہے جس طرح مشفق بادشاہ کی اطاعت رعایا پر لازمی ہے اسی لحاظ سے بھی انسانوں کو اس کی تسبیح کا طریقہ سیکھنا ضروری ہے۔ (۴۳، ۴۴) جس طرح بارش کے اجزاء زمین سے مرتفع ہو کر زمین پر پڑتے ہیں۔ اس کے علاوہ اللہ

تعالیٰ دن کے بعد رات اور رات کے بعد دن لاتا ہے۔اسی طرح جو احکام انسانوں پر نازل ہوتے ہیں ان کا منشا دراصل سابقہ اعمال انسانی ہوتے ہیں سابقہ اعمال جس قسم کی شریعت کا تقاضا کرتے ہیں ان کی اصلاح کے لئے ویسے احکام نازل ہوتے ہیں۔اور فترۃ الوحی کے زمانہ نبوت میں دن سے متبدل ہو جاتی ہے ۔زمانہ نبوت کے بعد پھر رات کا سماں آجاتا ہے۔(۴۵) جس ایک پانی سے مختلف قسم کے جانور پیدا ہوتے ہیں اسی طرح ایک ہی علم الٰہی نازل ہوتا ہے پھر ہر شخص اپنی اپنی استعداد کے مطابق فائدہ اٹھاتا ہے۔(۴۶) آیات تو واضح اور روشن نازل ہوتی ہیں اس کے بعد جسے اللہ تعالیٰ چاہے صراط مستقیم کی راہنمائی فرمائے۔(۴۷ تا ۴۹) ایمان کا دعویٰ کرنے والے یعنی احکام الٰہی کے تسلیم کرنے کے مدعی بھی دو قسم کے ہیں۔ایک متصنع جن کا ذکر ان آیات میں تفصیل سے کیا گیا ہے۔کیا ان لوگوں کے دلوں میں ابھی تک کفر باقی ہے۔یا انہیں نبوت میں شک ہے۔یا بے انصافی کا خطرہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے دربار میں فیصلہ کے لئے نہیں آتے؟

**ربط بین الرکوعین(۶،۷):**

گزشتہ رکوع میں منافقین کا بیان تھا اس رکوع میں مخلصین کا بیان ہے۔

**خلاصہ رکوع ۷:**

نور الٰہی سے کما حقہ مستفید ہونے والوں کے لئے خلافت ارضی کا وعدہ۔ماخذ آیت ۵۵۔

**ربط آیات:**

(۵۱) مؤمنوں کو جب اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ (تسلیما کثیرا کثیرا) کی عدالت کی طرف بلایا جائے تو وہ سر تسلیم خم کر کے آتے ہیں۔(۵۲) اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ (تسلیما کثیرا کثیرا) کی اطاعت کرنے والے کبھی نقصان نہیں اٹھا سکتے۔(۵۳) ذو وجہین منافقین سے کہا جاتا ہے زبانی جمع خرچ مت کرو کام کے وقت کام کر کے دکھا دو۔(۵۴) اے رسول ﷺ (تسلیما کثیرا کثیرا) ان سے کہہ دیجئے کہ اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول ﷺ (تسلیما کثیرا کثیرا) کی اطاعت کرو گے تو تمہارے حق میں بہتر ہوگا۔اگر وہ اطاعت نہ کریں تو آپ کے ذمہ تو فقط تبلیغ ہے۔احکام کی تعمیل ان لوگوں کے ذمے ہے۔(۵۵) ایمان داروں کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ تین وعدے ہیں۔بشرطیکہ عبودیت کے دائرے سے نکل نہ جائیں اور شرک نہ کریں۔(۵۶) احکام بدنیہ (صلوٰۃ) اور مالیہ (زکوٰۃ) میں رسول اللہ ﷺ (تسلیما کثیرا کثیرا) کی پوری اطاعت کرو تا کہ تم پر اللہ تعالیٰ کی رحمت نازل ہو۔

(۵۷) رحمت الٰہی کا نتیجہ یہ ہوگا کہ یہ حق پرست جماعت فاتح و فائز المرام ہوگی اور کافر خدائی طاقتوں کا کب مقابلہ کر سکتے

ہیں۔

## ربط بین الرکوعین(۸،۷):

گزشتہ رکوع میں اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کی اطاعت کا بیان تھا خاص مواقع کے وقت جو کہ استیذان ہے اس رکوع میں استیذان کے احکام کا بیان ہے۔

## خلاصہ رکوع ۸:

قانون الٰہی کا غلط استعمال نہ ہونے پائے چونکہ قانون حجاب تحفظ اخلاق کے لئے تھا اس لئے جہاں بد اخلاقی کا شائبہ نہیں ہے وہاں حجاب ضروری نہیں ہے۔جیسے الذین لم یبلغو الحلم منکم .اور القواعد من النساء .ماخذ آیت ۵۸۔۶۰۔

ربط آیات:

(۵۸)غلام اور نابالغ لڑکے فقط تین وقتوں میں بلا اجازت گھر میں نہ آئیں۔(۵۹)اور بالغ ہونے کے بعد کسی وقت بھی بلا اجازت اندر نہ آئیں۔(۶۰)بوڑھی عورتوں کو قانون حجاب کا پابند نہ بنایا جائے کیونکہ ان میں خطرہ نہیں ہے۔

(۶۱) قانون حجاب کو حسن معاشرت کے لئے آڑ نہ بنالینا کہ چونکہ پردہ ہوگیا ہے۔لہٰذا اب کلیتہً کوئی کسی کی چاردیواری میں جا ہی نہیں سکتا اور نہ کسی کے گھر کھانا کھا سکتا ہے۔قانون حجاب کا لحاظ رکھ کر با اجازت بے شک ایک دوسرے کے ہاں جاؤ۔کھانا کھاؤ۔کوئی ممانعت نہیں۔

## ربط بین الرکوعین(۹،۸):

گزشتہ رکوع میں استیذان کا بیان تھا اس رکوع میں مسائل استیذان کا بیان ہے۔

## خلاصہ رکوع ۹:

دائمی نور الٰہی کے ساتھ حسن صحبت کی تلقین۔ماخذ آیت ۶۲۔۶۳۔

ربط آیات:

(۶۲)حسن صحبت کی ایک صورت یہ ہے کہ امت مسلمہ کے لئے رسول اللہ ﷺ (تسلیما کثیرا کثیرا) کوئی کام کر رہے ہوں تو کوئی مسلمان بلا اجازت نبوی وہاں سے جانے نہ پائے۔اور اجازت مانگنے کے بعد بھی آپ کو اختیار ہے۔اجازت دے یا نہ دیں اور اجازت دے بھی دیں۔پھر اس کے حق میں اللہ تعالیٰ سے معافی مانگیں۔شاید مصالح جزئیہ کے اس وقت زیادہ ضروری ہو۔(۶۳)دوسرا درجہ حسن صحبت کا یہ ہے کہ حضور ﷺ (تسلیما کثیرا کثیرا) کو معمولی آدمیوں کی طرح بے

ادبی سے مت بلاؤ۔ یا نبی اللہ یا رسول اللہ کہہ کر خطاب کیا کرو۔ (۶۴) زمین و آسمان میں فقط اللہ تعالیٰ کی سلطنت ہے۔ جو نیک عمل کر کے جاؤ گے اس کے ہاں اجر پاؤ گے۔ لہٰذا ہمارے تجویز کردہ دستور العمل کے مطابق عمل کرو۔ تا کہ دنیا میں عزت اور آخرت میں نجات پاؤ۔

# سورۃ الفرقان

## سورۃ الفرقان مکیۃ، نزلت بعد سورۃ یٰس

سورۂ فرقان کا سورۂ نور سے ربط:

سورۂ نور میں واقعہ افک بیان کیا گیا جو کہ نبی ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کے لئے حزن وغم کا سبب تھا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ ان الذین جاؤ بالافک۔" (الخ) سورۂ فرقان میں نزول قرآن کا بیان ہے جو کہ نبی کریم ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کے لئے خوشی اور سرور کا سبب ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ "**تبرک الذی نزل الفرقان علی عبدہ لیکون للعلمین نذیرا۔**"

تسمیۂ سورۂ فرقان:

**(بسم اللّٰہ) المتجلی بتفاصیل ذاتہ واسمآء ہ فی القرآن (الرحمن) بتنزیلہ علیٰ عبدہ المبعوث رحمۃ للعالمین (الرحیم) بجعلہ نذیر اللعالمین اذا فاد بہ الرحمۃ الاخرویۃ الخاصۃ للمؤمنین.**

ترجمہ: اس اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو کہ قرآن مجید میں اپنی ذات وصفات کی تفصیلات کے ہمراہ جلوہ آفروز ہے۔ جس نے ساری جہانوں کی رحمت کے طور پر بھیجے گئے بندے پر اس قرآن مجید کو نازل کر کے بہت زیادہ مہربانی دکھائی۔ جس نے اُس قرآن مجید میں اہل جہان کے لئے تہدید اور خوف بنا کر خصوصی رحم کیا اس لئے کہ اس سے صرف مؤمنوں کے لئے اُخروی رحمت کا فائدہ ہوتا ہے۔

وجہ تسمیۂ سورت الفرقان:

اس سورت کو فرقان کا نام دینا اس سورت کے شروع میں لفظ فرقان کا آنا ہے، کیونکہ یہ سورت لفظ فرقان سے شروع ہوئی ہے۔ اللہ کا قول ہے "**تبارک الذی نزل الفرقان علی عبدہ لیکون للعلمین نذیرا**"۔

**وعن حمید بن عبد الرحمٰن بن عوف أن رسول اللہ ﷺ صلی الصبح، فقرأ سورۃ الفرقان فاسقط آیۃ**

فلما سلّم قال:هل في القوم أبيّ فقال:أبيّ :ها أنا يا رسول الله،فقال:ألم أسقط آية؟قال:بلى قال:فلم تفتحها علي؟قال: حسبتها آية نسخت،قال:لا ولكني أسقطتها.

(الدر المنثور:٦/٢٣٤)

ترجمہ:حضرت حمید بن عبد الرحمن بن عوفؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) نے صبح کی نماز پڑھی۔پس انہوں نے سورۃ فرقان پڑھی۔ایک آیت میں غلطی کی۔آپ ﷺ نے جب سلام پھیرا تو فرمایا:کیا لوگوں میں ابی (بن کعب) ہے؟ تو ابی نے جواب دیا" کیوں نہیں۔آپ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) نے فرمایا تو پھر تم نے مجھے لقمہ کیوں نہیں دیا۔ابی بن کعب نے جواب دیا کہ میں نے اس آیت کو منسوخ سمجھا رگمان کیا۔آپ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) نے فرمایا:نہیں بلکہ میں نے اس کو (سہواً) چھوڑا تھا۔

## موضوع سورۃ:

سورۂ نور دعوت الی النور تھی۔اتباع نور الٰہی میں جو موانع ہیں ان کا رفع سورۂ فرقان میں ہے۔مخالفین نور کو توحید قرآن حکیم اور رسالت میں شک ہے۔ان مسائل کے متعلق حجابات اٹھا دیئے جائیں گے اس کے بعد آدمی دو قسم کے ہو جائیں گے۔

### فضیلت سورۃ الفرقان:

عن ابن عباسؓ:من قرأ الفرقان،واتبع ما فيه،هداه الله من الضلالة و وقاه يوم القيامة سوء الحساب.

(البحر المديد في تفسير القرآن المجيد:٣/٤٢٩)

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے:جو شخص سورت فرقان پڑھے اور اس میں مذکور امور کی تابعداری کرے تو اللہ تعالیٰ اس کو گمراہی سے ہدایت کی طرف لے جائیں گے اور روز قیامت سخت حساب بچائیں گے۔

### خواب میں سورۃ الفرقان پڑھنے کی تعبیر:

حضرت ابن سیرینؒ نے فرمایا ہے۔اگر خواب میں دیکھے کہ سورۃ الفرقان پڑھتا ہے۔دلیل ہے کہ حق کی راستی کے ساتھ باطل سے جدا ہوگا۔ (تعبیر الرؤیا:٣٥٣)

ترتیب جمعی (25) ترتیب نزولی (42) آیات (77) رکوعات (6) کلمات (392) حروف (3763) زبر (1421) زیر (425) پیش (357) دو زبر (148) دو زیر (16) دو پیش (12) کھڑا زبر (117) کھڑی زیر (13) الٹا پیش (13) جزم (672) شد (281) مد (51)

## خلاصہ رکوع: ۱:

(۱)۔جمال مسائل ثلثہ (توحید، قرآن حکیم، رسالت) ماخذ (۱) آیت ۲۔۳۔(۲) آیت ۴ تا ۶۔(۳) آیت ۷ تا ۹۔

ربط آیات:

(۱) وہ ذات بابرکت ہے جس نے ایسی کتاب نازل فرمائی جو حق اور باطل میں فارق ہے۔(۲) وہ اللہ تعالیٰ زمین و آسمان کا تنہا بلا شرکت غیر بادشاہ ہے لہٰذا اپنے بندوں کو قانون دینا فقط اس کا کام تھا۔(۳) ان کفار نے ایسے بے کسوں اور بے بسوں کو اپنا خدا مان لیا ہے۔حالانکہ ان کا خدا قادر مطلق موجود ہے۔اگر مخالفین مذکور الصدر صفات الوہیت اور اپنے معبودوں کی بے کسی پر غور کریں تو مسئلہ توحید ان کی سمجھ میں آجائے۔(۴،۵) کافر کہتے ہیں کہ قرآن خود ساختہ کتاب ہے۔مل جل کر بنائی گئی ہے اور اس میں سوائے پرانے قصوں کے اور کیا رکھا ہے۔(۶) غور کر کے دیکھو۔تو تمہیں معلوم ہو جائیگا کہ آسمان و زمین کے رازداں کی طرف سے یہ کتاب نازل ہوئی ہے۔(کیونکہ اس میں مخلوقات کی حالات خفیہ کو مدنظر رکھ کر احکام بعض اوقات دیئے جاتے ہیں۔لہٰذا اگر قرآن حکیم میں پورا غور کریں تو انہیں معلوم ہو جائے کہ سوائے اس رازدان حقیقی عزّ اسمہ و جل مجدہ کے اور کوئی اس کا نازل کرنے والا نہیں ہو سکتا۔(۷) توحید اور قرآن کے بعد رسول ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیرا) کی رسالت کے متعلق مخالفین کے شبہات کا ذکر اس آیت اور اس سے اگلی آیت میں ہے مخالفین کا شبہ یہ ہے کہ رسول ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیرا) عام آدمیوں کی طرح کھاتا پیتا اور بازاروں میں چلتا پھرتا ہے نہ ان کے ساتھ کوئی فرشتہ ہے جو اعلان کرتا جاتا کہ یہ رسول ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیرا) ہے اس رکوع کے آخر میں ان شبہات باطلہ کا جواب دیا گیا ہے کہ پہلے رسول ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیرا) بھی تو اسی طرح کھاتے پیتے تھے اور بازاروں میں چلتے پھرتے تھے اور ان میں سے کسی کے ساتھ کوئی فرشتہ منادی کے لئے موجود نہ تھا اور ہوتا بھی تو اس صورت میں نظر آسکتا تھا کہ شکل انسانی اختیار کرتا۔(۸) پھر مخالفین کہتے ہیں کہ رسول ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیرا) کے پاس کوئی خزانہ نہیں اس کے قبضے میں کوئی باغ نہیں۔یعنی وہ مال و دولت دنیوی میں کوئی اونچا پایہ نہیں رکھتا لہٰذا یہ پیغمبر نہیں بلکہ معاذ اللہ ایک سحر زدہ آدمی ہے جس کی لوگ پیروی کرتے چلے جارہے ہیں۔

(۹) دیکھئے کیسی مثالیں آپ کے متعلق دے کر گمراہ ہو گئے۔یہ بھی یاد رکھیں کہ انہیں پھر کوئی سیدھا راستہ بھی نہیں مل سکے گا۔

## ربط بین الرکوعین (۱،۲):

پہلے کفار کے اعتراضات کا ذکر تھا۔"وقالوا مال ھذا الرسول.....او تکون له جنة یا کل منها." کہ اس نبی کا باغ

ہوتا جس سے کھاتا اس رکوع میں اس اعتراض کا جواب ہے کہ برکت والی ذات اللہ تعالیٰ ہے اگر چاہے تو اس سے بہتر دے گا۔"تبرك الذی ان شاء جعل لك خیرا من ذلك جنت تجری من تحتها الانهر ۔(الایة).

## خلاصہ رکوع ۲ :

مسئلہ رسالت۔ماخذ آیت ۲۰۔

### ربط آیات:

(۱۰)اللہ تعالیٰ بابرکت ذات ہے ان کے خیال سے بہتر چیزیں عطا فرما سکتا ہے۔(لیکن اسکی مصلحت کے خلاف ہے کیونکہ اگر رسول ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیرا) کے ہاں مال ومتاع وخزائن سیم وزر بکثرت ہوتے تو جھوٹ مکار فریبی زر پرست آپ کے ہاں جمع ہوجاتے کھرے اور کھوٹے کی کوئی تمیز نہ ہوسکتی۔اسی واسطے آیا ہے۔(اشد البلاء علی الانبیاء ثم الامثل فالامثل) (۱۱)اگر یہ قیامت کے قائل ہوتے تو حضور انور ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیرا) کے وجود مسعود کو سراسر رحمت خیال کرتے جس طرح مریض کے لئے حکیم حاذق کا میسر آنا سراسر رحمت ہوتا ہے۔مکذبین قیامت کی سزا جہنم ہے۔(۱۲)انہیں دور سے دیکھ کر ہی جہنم جوش میں آئے گی۔(۱۳)جب اس میں جکڑ بند کر کے ڈالے جائیں گے تو ہلاکت کو بلائیں گے۔(۱۴)ارشاد ہوگا کہ ایک نہیں کئی ہلاکتیں بلالو۔(۱۵)یہ جہنم بہتر ہے یا اگر رسول ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیرا) کو سچا جان کر اتباع کرلو تو جنت کا داخلہ بہتر ہے۔(۱۶)بہشتی جو چاہیں گے ملے گا اور وہ ہمیشہ وہی رہیں گے۔(۱۷)قیامت کے دن اللہ تعالیٰ غیر اللہ معبودوں سے یہ سوال کریگا کیا تم نے میرے بندوں کو گمراہ کیا تھا۔(۱۸)وہ جواب دینگے ہم اس الزام سے بری ہیں۔بلکہ اس کا باعث دوسرا ہے جو اسی آیت میں مذکور ہے۔(۱۹)دیکھئے تم نے جن کی ساری عمر عبادت واطاعت کی۔آج وہی تمہیں جھٹلاتے ہیں۔(۲۰)رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیرا) کے کھانے پینے میں کون سا تعجب ہے کیا پہلے نبی کھاتے پیتے نہ تھے۔

### ربط بین الرکوعین(۲،۳):

گزشتہ رکوع میں منکرین رسالت کے متعلق اور ان کے شبہات کا جواب تھا اس رکوع میں بھی ان کے بے ہودہ شبہات کا جواب ہے۔

## خلاصہ رکوع ۳:

تصفیہ مسئلہ قرآن۔ماخذ آیت ۳۲۔

ربط آیات:

(۲۱) منکرین قیامت کہتے ہیں کہ فرشتے احکام الٰہی (قرآن) لے کر ہم پر کیوں نازل نہیں ہوتے۔(۲۲) جس دن فرشتے انہیں نظر آئیں گے وہ دن ان کے حق میں نامبارک ہوگا۔(۲۳) کفر کے ان کے سارے اعمال ضائع ہو چکے ہیں۔(۲۴) ایماندار توحید پرست رسالت و مجازات کو حق ماننے والوں کا ٹھکانہ اس دن بہتر ہوگا۔ ۲۵: جس دن آسمان پھٹے گا اور فرشتے نازل ہوں گے۔(یہ قیامت کا دن ہوگا)۲۶: بادشاہی اس دن رحمٰن کی ہوگی۔ رحمٰن کے باغیوں کے لئے وہ دن بڑا سخت ہوگا۔(۲۷) مخالفین رسول ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کی اس دن یہ حالت ہوگی۔(۲۹،۲۸) فلاں شخص نے مجھے ڈبویا۔(۳۰) خود بھی مجرم کو احساس ہوگا اور ادھر سے دعویٰ دائر ہو جائے گا۔(جب مجرم خود جرم کا اقرار کرلے تو پھر سمجھ لیجئے کیا ہوتا ہے۔(۳۱) آپ فکر نہ کریں۔ اس قسم کے مجرم ہر نبی کے دشمن ہوتے آئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کا ہادی و مددگار ہے اور اس کی ہدایت اور مدد کے بعد کسی سہارے کی ضرورت نہیں۔(۳۲) اعتراض یہ ہے کہ قرآن حکیم بیک وقت نہیں نازل ہوا۔ اس میں حکمت ہے کہ تھوڑا تھوڑا نازل ہونے سے دل پر نقش بر سنگ کی طرح پختہ ہوتا جائے گا۔(۳۳) غرض باطل کی طرف سے جو اعتراض ہوگا اس کا معقول جواب آپ ہماری طرف سے پائیں گے۔(۳۴) یہ جہنمی بہت ہی برے اور سخت گمراہ ہیں۔

## ربط بین الرکوعین (۳،۴):

گزشتہ رکوع میں نبی ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کی کتاب یعنی قرآن کے نزول کا بیان تھا اور ساتھ ساتھ شبہات کا دفعیہ بھی بیان کیا گیا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ "لولا نزل علیه القرآن جملة واحدة." (الایة) اس رکوع میں بعض انبیاء اور ان کتابوں کا تذکرہ ہے۔

## خلاصہ رکوع ۴:

بقیہ مسئلہ کتاب اللہ (بضمن تذکیر بایام اللہ) ماخذ آیت ۳۵۔۳۶۔

ربط آیات:

(۳۵) ہم نے اس سے پہلے موسیٰؑ کو کتاب دی تھی اور ان کی معیت میں ہارونؑ کو بھی بھیجا۔(۳۶) نتیجہ یہ نکلا کہ کتاب الٰہی کو جھٹلانے والوں کو ہم نے ہلاک کر ڈالا۔(ایسا ہی یہاں بھی ہوگا)(۳۷ تا ۳۹) ان تمام قوموں نے انبیاءؑ کی دعوت کو ٹھکرایا اور ہلاک کی گئیں۔(۴۰) اور کیا انہوں نے قوم لوطؑ کی بستوں کو اپنے سفر شام میں نہیں دیکھا کہ ان کی چار بستیاں کس طرح تباہ شدہ ہیں اور پانچویں جو سب سے چھوٹی تھی اور اس عمل خبیث سے محفوظ تھی فقط وہ باقی رہی اور تباہ ہونے والے اپنے نبی کے

لائے ہوئے احکام کی مخالفت کے باعث تباہ ہوئے۔(۴۱) جب آپ کو دیکھتے ہیں تو تمسخر اڑاتے ہیں۔(۴۲) کہ یہ رسول بن کر ہمیں اپنے معبودوں سے ہٹانا چاہتا تھا۔لیکن ہم جوانمردی سے ڈٹے رہے۔عذاب الٰہی آنے پر ان کا یہ عقدہ حل ہو جائے گا۔(۴۳) ایسے نالائقوں کے آپ ذمہ دار نہیں ہیں۔(۴۴) یہ تو حیوانات سے بھی بدتر ہیں۔

## ربط بين الركوعين(٤، ٥):

گزشتہ رکوع میں توحید، رسالت اور بعث بعد الموت کے منکرین کا بیان تھا اس رکوع میں توحید کے دلائل بیان ہو رہے ہیں تاکہ منکرین پر حجت قائم ہو جائے۔

## خلاصہ رکوع ٥:

تصفیہ مسئلہ توحید۔ماخذ آیت ۴۵۔۴۷۔۴۸۔

ربط آیات:

(۴۵) چیزوں کو سایہ دار بنانے والا اور سورج بنانے والا خدا ہے۔(۴۶) پھر سایہ کو صبح کے بعد دوپہر تک آہستہ آہستہ ہم ہی گھٹا دیتے ہیں۔(۴۷، ۴۸) یہ سب اسی خدا تعالیٰ کی قدرت کے کرشمے ہیں جس کی طرف ہم تمہیں دعوت دیتے ہیں۔(۴۹) یہ بھی اللہ تعالیٰ ہی کا کام ہے۔(۵۰) اس بارش کو کبھی کہیں کبھی کہیں نازل فرماتے ہیں تاکہ یہ لوگ مالک الملک کا قبضہ دیکھ کر عبرت حاصل کریں۔لیکن اکثر ناشکر گزار واقع ہوئے ہیں۔(۵۱) ہم اس پر بھی قادر ہیں۔(۵۲) آپ ان مخالفین حق کی کوئی پرواہ نہ کریں بلکہ ان کے ساتھ سخت جہاد کریں۔(۵۳) سمندروں پر بھی اسی خدائے قدوس وحدہ لاشریک لہ کا قبضہ ہے۔کیا مجال ہے کہ اس کے حکم کے بغیر آپس میں ملیں اگرچہ اکٹھے بہتے ہیں۔(۵۴) اللہ تعالیٰ پانی کے قطرے سے انسان بنا دیتا ہے۔(۵۵) مذکور الصدر قادر مطلق کو چھوڑ کر یہ کافر ایسے بیکسوں کی عبادت کرتے ہیں۔(۵۶) آپکا کام انذار و تبشیر ہے۔(جبراً منوانا آپ کا کام نہیں)(۵۷) میں تم سے اس صحیح تعلیم پر کوئی اجرت تو نہیں چاہتا۔تم اپنی مرضی سے رضائے الٰہی حاصل کرنے کی خاطر خرچ کرو تو تمہارا اپنا کام ہے۔(۵۸) اپنی ضروریات معاشی میں فقط اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کیجئے۔(۵۹) اللہ تعالیٰ وہ ذات ہے جس نے آسمان زمین اور باقی چیزیں چھ دن میں بنائیں اور ان اشیاء کی خلقت کا باعث سوائے اس کی کوئی چیز نہ تھی۔(۶۰) اور جب اسی رحمٰن کے سامنے حق عبودیت ادا کرنے کے لئے سربسجود ہونے کی دعوت دی جائے تو انکار کر جاتے ہیں۔بلکہ اس دعوت سے انہیں نفرت بڑھتی ہے۔

**ربط بین الرکوعین(۵،۶):**

گزشتہ رکوع میں توحید اور رسالت کا اثبات بیان کیا گیا اس رکوع میں توحید کے بعض دلائل کا بیان ہے۔

**خلاصہ رکوع ۶:**

اوصاف عباد الرحمان جن کے حجابات رفع ہو گئے ہیں۔ ماخذ آیت ۶۳ تا ۷۴۔

**ربط آیات:**

(۶۱،۶۲) رکوع سابق کے مسئلہ توحید کا بقیہ ہے۔ دراصل ان کارہائے نمایاں کے متعلق کفار کا بھی یہ عقیدہ تھا کہ یہ محض خدائے تعالیٰ کے ہیں۔ اس لئے یہ باتیں پیش کر کے انہیں سمجھا جاتا ہے کہ ایسے خدا کو چھوڑ کر کسی دوسرے سر جھکانے اور ہاتھ پھیلانے کی کیا ضرورت ہے۔ (۶۳ تا ۷۴) یہ اوصاف حمیدہ ان بندگان خدا کے ہیں جن کا توحید پر پورا ایمان ہے قرآن کو منزل من اللہ جانتے ہیں اور رسالت سید المرسلینؐ کا دامن پاک تھام چکے ہیں۔ (۷۵،۷۶) ان بندگان خدا کو مذکور الصدر اعمال صالحہ کی یہ جزائے خیر ملے گی اور ان نعمتوں میں ہمیشہ رہیں گے۔ (۷۷) اے مخالفین توحید و رسالت اگر تم نے اللہ تعالیٰ کی عبادت کا حق ادا نہ کیا تو اللہ تعالیٰ کو بھی تمہاری کوئی پرواہ نہیں ہے۔ بلکہ تم عبودیت سے انکار کر چکے ہو۔ لہٰذا عنقریب تم پر عذاب آنے والا ہے۔






# سورۃ الشعرآء

## سورۃ الشعرآء مکیۃ، نزلت بعد سورۃ الواقعۃ

### سورۃ الشعرآء کا سورۂ فرقان سے ربط:

(۱) پہلی سورۃ کی ابتداء میں بھی قرآن مجید کا ذکر ہے۔ تبرک الذی نزل الفرقان علی عبدہ لیکون للعلمین نذیرا۔ "اس سورت کی ابتداء میں بھی قرآن مجید کا ذکر ہے۔ "تلک ایات الکتاب المبین."

(۲) سورۂ فرقان کے آخر میں تھا۔ "فقد کذبتم۔" ان لوگوں نے آپ کی تکذیب کی ہے آپ کو اس سے پریشانی لاحق ہوئی اسی سورت میں اللہ تعالیٰ حضور ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کو تسلی دیتا ہے کہ یہ مکذبین تو پہلے سے چلے آرہے ہیں آپ پریشان نہ ہو۔

### تسمیہ سورۃ شعراء:

(بسم اللّٰہ) المتجلی بکمالات ذاتہ واسمآءہ وافعالہ فی آیات کتابہ حتی اتصفت بما یذکر (الرحمن) بانزالھا علی یکاد یجنع نفسہ لعدم عموم الایمان (الرحیم) بابقاء فائدۃ التکلیف علیھم بجلعھا غیر ملجئۃ الی الایمان.

ترجمہ: اس اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو کہ اپنی کتاب کی آیتوں میں اپنے ذاتی کمالات، اپنے ناموں اور اپنے افعال کے ساتھ جلوہ نما ہے۔ یہاں تک کہ آئندہ مذکورہ ہونے والا، عمدہ صفات کے ساتھ موصوف ہو گیا۔ وہ (اللہ تعالیٰ) بہت مہربان ہے کہ اس نے ایسی ذات اقدس ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) پر آیات نازل کی جو کہ ایمان و اسلام عام نہ ہونے کی وجہ سے اپنے نفس ہلاک کر دینے کے قریب ہیں۔ وہ (اللہ تعالیٰ) بہت رحم والا ہے کہ اس نے لوگوں پر مکلف کرنے کا قاعدہ ہمیشہ باقی رکھا ایمان و اسلام کو قبول کرنے پر کسی کو مجبور نہیں کیا۔

### وجہ تسمیہ سورت الشعراء:

سورۃ شعراء کو شعراء کہنے کی وجہ یہ ہے کہ قرآن مجید کی صرف اسی سورت میں لفظ شعراء کی وجہ سے منفرد ہے۔ اللہ نے اس میں الشعراء، الضالین اور الشعراء المؤمنین کا ذکر کیا ہے۔ الشعراء کا لفظ قرآن مجید کے حرف اسی سورت میں وارد ہوا ہے۔ بقولہ تعالیٰ: والشعراء یتبعھم الغاؤن.

عن ابن عباسؓ قال: سورۃ الشعراء نزلت بمکۃ سوی خمس آیات من آخرھا نزلت بالمدینۃ

(والشعراء يتبعهم العاون)الى آخرها.

(الناسخ والمنسوخ: ٢٨٨/٢)

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے فرمایا "سورۃ الشعراء" آخری پانچ آیات کے علاوہ مکہ میں نازل ہوئی، کیونکہ وہ پانچ آیات مدینہ میں نازل ہوئی۔ والشعراء يتبعهم الغاون.....الى اخر السورة.

عن معدى كرب، قال اتينا عبد الله بن مسعود نسأله عن طسم الشعراء قال: ليست معى، ولكن عليكم...

عن عبد الله بن مسعودؓ انه سئل عن (طسم) الشعراء فقال: ليست معى ولكن عليكم ممن أخذها من رسول الله ﷺ عليكم بأبى عبد الله بن الأرت.

(اخرجه أبو نعيم فى الحلية: ١٤٣/١)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے (طٰسٓمٓ) الشعراء کے متعلق پوچھا گیا آپ نے فرمایا کہ مجھے اس کا علم نہیں۔ لیکن آپ اس آدمی سے پوچھو جس نے اس کو رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) سے پوچھا۔ آپ میرے والد عبداللہ خباب بن الارت سے پوچھو۔

موضوع سورۃ:

سورۂ نور کے اخیر میں ذکر نور تھا۔ سورۂ فرقان میں مخالفین کے حجاب رفع کئے گئے تھے۔ سورۂ شعراء میں متبعین نور اور معاندین نور الٰہی کے ساتھ سلوک الٰہی بصفت عزیز و رحیم ہوگا۔ یعنی ہمیشہ متبعین کے ساتھ صفت رحیم کا سلوک رہا اور معاندین کے ساتھ صفت عزیز نے سلوک کیا۔ حاصل یہ ہے کہ اس سورۃ میں عزیز و رحیم کے مظاہر کا بیان ہوگا۔

فضیلت سورۃ الشعراء:

عن زيد بن أسلم عن ابيه أبى أمامة أبى بن كعب قال: قال لى رسول الله ﷺ من قرأ سورة الشعراء كان له من الاجر عشر حسنات بعدد من صدّق بنوح وكذب به وهود وشعيب وصالح وابراهيم، وبعدد من كذّب بعيسى وصدّق بمحمد ﷺ

(الكشف والبيان عن تفسير القرآن: ١٥٥/٧، الكشاف عن حقائق غوامض التنزيل: ٣٤٦/٣، انوار التنزيل وأسرار التاويل: ١٥٣/٤، اللباب فى علوم الكتاب: ١٠٢/١٥، السراج المنير فى الاعانة على معرفة بعض معانى كلام ربنا الحكيم الخبير: ٤١/٣ تفسير أبى السعود: ٢٧١/٦، تفسير حدائق الروح والريحان: ١٤٥/٢٠)

حضرت ابی بن کعب روایت کرتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) نے فرمایا: ''جو کوئی سورت شعراء کی تلاوت کرے تو اس کے لئے ہر اس شخص کے بدلے دس نیکیاں ہوں گی جس نے حضرت نوحؑ کی تصدیق کی اور ان سمیت حضرت ہودؑ، حضرت شعیبؑ، حضرت صالحؑ، حضرت ابراہیمؑ کی تکذیب کی۔ اور ان لوگوں میں سے ہر ایک ایک کے بدلے دس نیکیاں ہوں گی جنہوں نے حضرت عیسیٰؑ کی تکذیب کی اور محمد ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کی تصدیق کی۔

## خواب میں سورۃ الشعراء پڑھنے کی تعبیر:

حضرت ابن سیرینؒ نے فرمایا ہے۔ اگر خواب میں دیکھے کہ سورت الشعراء پڑھتا ہے۔ دلیل ہے کہ وہ حق تعالیٰ کی پناہ میں ہو گا۔ (تعبیر الرؤیا: ۳۵۳)

ترتیب جمعی (26) ترتیب نزولی (47) آیات (227) رکوعات (11) کلمات (1267) حروف (5542) زبر (1994) زیر (778) پیش (98) دو زبر (25) دو زیر (51) دو پیش (37) کھڑا زبر (158) کھڑی زیر (7) الٹا پیش (16) جزم (1137) شد (385) مد (83)

## خلاصہ رکوع ۱:

(۱) مخالفین کے قرآن پر ایمان نہ لانے سے آپ زیادہ مغموم نہ ہو۔ (۲) اگر ہم چاہیں تو فوراً ان کی گردنیں خم کر ادیں۔ (۳) جس چیز کی یہ تکذیب کرتے ہیں اس کے متعلق چند قوموں کے واقعات ان کے سامنے آجاتے ہیں۔ ماخذ: (۱) آیت ۳۔ (۲) آیت ۴۔ (۳) آیت ۶۔

## ربط آیات:

(۱) حروف مقطعات ہیں۔ ان کی تحقیق سورۃ البقرہ کے ابتداء میں ملاحظہ ہو۔ (۲) کتاب روشن کی یہ آیتیں ہیں۔ (۳) ان کے ایمان نہ لانے پر آپ اس قدر سخت مغموم ہیں۔ (۴) اگر ہم جبراً چاہیں تو ان کی گردنیں فوراً خم کرا لیں۔ (۵) جو نئی نصیحت کی جاتی ہے اس سے منہ موڑ لیتے ہیں۔ (۶) جس چیز پر یہ استہزاء کرتے ہیں اس کے متعلق کچھ حالات انہیں سنانے جائیں گے۔ (۷، ۸) جس طرح زمین میں ہر ایک جنس اچھی پائی جاتی ہے اور اچھی کے ساتھ ردی بھی نظر آتی ہے۔ اسی طرح انسانوں میں بعض کریم ہیں جو جنت میں جائیں گے۔ اور بعض لئیم ہیں جو جہنم کا ایندھن بنیں گے۔ (۹) اگر فرمانبردار ہو جاؤ تو اللہ تعالیٰ رحیم ہے اور اگر مقابلہ میں اڑ جاؤ تو پھر عزیز (غالب آنے والا) وہی ہے۔ اور تمہیں یقیناً ذلیل ہونا پڑے گا۔

## ربط بین الرکوعین (۱، ۲):

گزشتہ رکوع میں مکذبین، معترضین اور استہزاء کرنے والوں کا اجمالی بیان تھا اس رکوع میں ان کی تفصیل ہے۔

## خلاصہ رکوع ۲:

قصہ موسیٰ و فرعون (اس سورۃ میں امم سابقہ کے واقعات بلحاظ ان جرائم کے مذکور ہیں۔ چنانچہ فرعون اپنی خدائی کا دعویدار ہے۔ اس لئے اس کا قصہ سب سے پہلے آیا ہے۔) ماخذ آیت ۱۰۔

(۱۰،۱۱) موسیٰ کو فرعون کی طرف بھیجا جا رہا ہے۔ (۱۲) موسیٰ نے منصب رسالت کے ادا کرنے میں یہ عذر پیش فرمائے۔ پہلا عذر یہ ہے کہ وہ نہیں مانیں گے۔ (۱۳) یہ دوسرا عذر ہے۔ (۱۴) یہ تیسرا عذر ہے۔ (۱۵) وہ آپ کو ہرگز قتل نہیں کر سکتے ہم آپ کے ساتھ ہیں۔ ہر بات سننے والے ہیں۔ (۱۶،۱۷) فرعون سے جا کر کہہ دو۔ ہم رب العٰلمین کی طرف سے رسول ہو کر آئے ہیں اور اس کام کے لئے آئے ہیں۔ (۱۸،۱۹) فرعون نے اس پیغام کا کوئی جواب نہیں دیا۔ موسیٰؑ کو سابقہ واقعات یاد دلانا شروع کر دیئے۔ (۲۰) موسیٰ نے فرمایا۔ میں نے بے شک وہ کام کیا اور مجھ سے غلطی ہوگئی۔ (۲۱) اسی غلطی کی وجہ سے بھاگ گیا تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم عطا فرمایا اور نبی بنایا۔ (۲۲) موسیٰ نے فرمایا۔ میری ذات کے احسان کے بدلے میں تم بنی اسرائیل کو غلام رکھنا چاہتے ہو۔ (۲۳) فرعون نے کہا اچھا بتلاؤ جس رب العٰلمین کے تم رسول ہو وہ کیا چیز ہے۔ (۲۴) موسیٰؑ نے جواب دیا آسمان اور زمین اور ان کے درمیان کی اشیاء کا پالنے والا ہے۔ (۲۵) فرعون نے اپنے ہم نشینوں سے کہا۔ سن رہے ہو کیا کہتا ہے۔ (۲۶) لیکن موسیٰؑ نے صفات باری تعالیٰ کا بیان جاری رکھا اور فرمایا کہ خدا تمہارا اور تمہارے باپ دادا کا پالنے والا ہے۔ (۲۷) فرعون نے کہا یہ پاگل معلوم ہوتا ہے۔ (۲۸) موسیٰ نے دوسری دلیل سے زیادہ واضح تیسری دلیل پیش کی کہ خدا سورج کو دریچہ مشرق سے بلند کرتا ہے اور دریچہ مغرب میں چھپا دیتا ہے۔ (۲۹) فرعون ان دلائل کی تردید نہیں کر سکا۔ لیکن ہٹ دھرمی سے اپنا مدعا دہراتا ہے کہ اگر میرے سوا اور خدا بنایا تو قید کر دوں گا۔ (۳۰) موسیٰ نے فرمایا اگر چہ میرا دعویٰ بالکل واضح بھی ہو تو بھی قید کرو گے۔ (۳۱) اس نے کہا۔ اچھا کوئی دلیل ہے تو لاؤ۔ (۳۲) موسیٰ نے لاٹھی پھینکی تو وہ اژدھا بن گئی۔ (۳۳) گریبان سے ہاتھ نکالا تو وہ بالکل روشن ہو کر نکلا۔

## ربط بین الرکوعین (۲،۳):

ماقبل سے ربط ظاہر ہے کہ ادھر حضرت موسیٰ کے باقی ماندہ واقعے اور مؤمنین کی نجات اور باطل پر حق کے غلبہ کا بیان ہے۔

## خلاصہ رکوع ۳:

بقیہ واقعہ حضرت موسیٰ و فرعون۔ ماخذ آیت ۳۴۔

ربط آیات:

(۳۴) فرعون نے کہا کہ یہ بہت بڑا جادوگر ہے۔ (۳۵) تم سے ملک چھیننا چاہتا ہے بتلاؤ کیا رائے ہے۔ (۳۶) انہوں نے یہ رائے دی ان دونوں بھائیوں کو مہلت دو اور تمام شہروں میں جادوگروں کو جمع کرنے والے بھیج دو۔ (۳۷) جتنے بڑے بڑے جادوگر ملیں سب کو لے آئیں۔ (۳۸) سب جادوگر ایک دن اکھٹے ہو گئے۔ (۳۹) لوگوں کو تماشا دیکھنے کے لئے بلایا گیا۔ (۴۰) اگر ہمارے جادوگر غالب آ جائیں تو ہم ان کے فرمانبردار ہو جائیں گے۔ ان کے فرمانبردار کیا ہوں گے اصل بات یہ ہے کہ موسیٰ کے پنجے سے لوگوں کو بچا لیں گے۔ (۴۱) جادوگروں نے کہا اگر ہم نے میدان جیت لیا تو ہمیں کیا ملے گا (۴۲) فرعون نے کہا تمہیں اپنا مقرب بنا لوں گا۔ (۴۳) موسیٰ نے فرمایا ڈال دو جو ڈالنا چاہتے ہو۔ (۴۴) انہوں نے اپنی رسیاں اور لاٹھیاں بعزۃ فرعون کہہ کر ڈال دیں اور وہ سانپ بن گئیں۔ (۴۵) موسیٰ نے جو لاٹھی پھینکی تو اژدھا بن کر سب کو نگل گئی۔ (۴۶) جادوگر سمجھ گئے کہ جادوگر نہیں ہے ورنہ ہم سے بڑھ کر دنیا میں باکمال کوئی نہیں۔ (۴۷) وہ سجدے میں گرے اور رب العٰلمین پر ایمان لے آئے۔ (۴۸) ان دونوں نبیوں کے رب پر ایمان لاتے لے آئے۔ (۴۹) فرعون نے کہا میری اجازت کے بغیر کیوں ایمان لائے معلوم ہوتا ہے تمہاری سب کی سازش ہے۔ اب میں تمہیں پھانسی دونگا۔ (۵۰) جادوگروں نے کہا کوئی حرج نہیں جو جی میں آئے کر دو مر کر اپنے رب کے ہاں ہی جائیں گے۔ (۵۱) ہمارا اصلی مدعا تو اتنا ہے۔

## ربط بین الرکوعین (۳،۴):

ماقبل سے ربط ظاہر ہے کہ حضرت موسیٰ فرعون اور ان کی قوموں کا بیان مسلسل جاری ہے۔

## خلاصہ رکوع

بقیہ واقعہ حضرت موسیٰ وفرعون۔ ماخذ آیت ۵۲۔

ربط آیات:

(۵۲) موسیٰ کو بمع بنی اسرائیل کے ہجرت کا موقع ملا اور یہ بھی اطلاع دی گئی کہ فرعون تمہارے پیچھے آئے گا۔ (۵۳) فرعون کو جب ہجرت کی خبر ملی تو شہروں میں لوگوں کو جمع کرنے والے بھیجے۔ (۵۵،۵۴) فرعون نے کہا یہ چھوٹی سی جماعت ہمیں خوامخواہ غصہ دلا رہی ہے۔ (۵۶) حالانکہ ہم سب ہتھیار بند ہیں۔ (۵۸،۵۷) ہم نے فرعون والوں کو باغوں، چشموں، خزانوں اور عمدہ جگہوں سے نکالا۔ (۵۹) اور ان اشیاء کا ان کمزور بنی اسرائیل کو وارث بنایا۔ (۶۰) فرعون اپنی قوم سمیت بنی اسرائیل کے پاس سورج نکلتے وقت جا پہنچا۔ (۶۱) جب دونوں جماعتوں نے ایک دوسرے کو دیکھا تو موسیٰ کے ساتھیوں

نے کہا کہ اب پکڑے جائیں گے۔(۶۲) موسیٰ نے فرمایا ہرگز نہیں پکڑے جاؤ گے میرا رب میرے ساتھ ہے۔(۶۳) ہم نے موسیٰ کو یہ حکم دیا۔(۶۴) ہم نے فرعون والوں کو سمندر کے قریب کر دیا۔(۶۵) موسیٰ کو بمعہ ان کے ساتھیوں کے ہم نے بچالیا۔(۶۶) اور فرعون والوں کو غرق کر دیا۔(۶۷) اس سارے واقعہ میں عبرت ہے لیکن اکثر ان میں سے نہیں مانیں گے۔

## ربط بین الرکوعین (۴،۵):

گزشتہ رکوع میں حضرت موسیٰ کا فرعون سے مقابلہ بیان ہوا اس رکوع میں حضرت ابراہیمؑ کا اپنے باپ کے ساتھ مقابلے کا بیان ہو رہا ہے۔

## خلاصہ رکوع: ۵:

فرعون اپنی خدائی منواتا تھا (جس کا ذکر قصہ ماسبق میں ہے) ابراہیمؑ کی قوم مشرک ہے اور اجرام علویہ کو شریک خدا بناتی ہے۔ ماخذ آیت ۷۷۔

## ربط آیات:

(۶۹) ابراہیمؑ کا واقعہ انہیں سنایئے۔(۷۰) اپنے باپ اور قوم سے یہ کہا۔(۷۱) ہم بت پرست ہیں اور یہ ہرگز نہیں چھوڑیں گے۔(۷۲) پوچھا جب انہیں بلاتے ہو تمہاری کوئی بات نہیں سنتے ہیں۔(۷۳) یا تمہیں نفع ونقصان پہنچا سکتے ہیں۔(۷۴) سوائے اس کے ہمارے پاس کوئی دلیل نہیں ہے۔(۷۵ تا ۷۷) ابراہیمؑ نے فرمایا۔ دیکھو تمہارے اور تمہارے باپ دادا کے معبودوں سے مجھے دشمنی ہے۔ سوائے رب العٰلمین کے۔ (دیکھیں وہ میرا کیا بگاڑتے ہیں)۔(۷۸ تا ۸۱) میرا رب تو وہ ہے جس کے مجھ پر یہ احسانات ہیں۔(۸۲) اسی سے قیامت کے دن مغفرت کی امید رکھتا ہوں۔(۸۳) اے اللہ! مجھے حکم عطا فرما اور اپنے نیکوکار بندوں میں شامل فرما۔(۸۴) اور میرا ذکر خیر پچھلوں میں بھی ہوتا رہے۔(۸۵) اور مجھے جنت النعیم کا وارث بنا۔(۸۶) اور میرے گمراہ باپ کی مغفرت فرما۔(۸۷) اور قیامت کے دن مجھے خوار نہ کر۔(۸۸،۸۹) جس دن اموال اور اولاد سے قطعاً کوئی مدد نہیں مل سکے گی۔ ہاں احکام الٰہی کی خلاف ورزی سے محفوظ قلب نجات کا باعث ہوگا۔(۹۰) اس دن جنت متقین کے قریب ہوگی۔(۹۱) اور کافروں کے لئے جہنم بھڑکائی جائے گی۔(۹۲،۹۳) اور انہیں کہا جائیگا تمہارے معبود من دون اللہ کہاں ہیں۔(۹۴) ان کے معبود پتھروں یا لکڑی وغیرہ کے بنے ہوئے اور ان کے پجاری سب دوزخ میں ڈالے جائیں گے۔(۹۵) اور شیطان کا سارا لشکر ڈالا جائے گا۔(۹۶) وہاں آپس میں جھگڑیں گے۔(۹۷) واقعی ہم کھلم کھلا گمراہی میں تھے۔(۹۸) ہم نے تم کو رب العٰلمین کے برابر کیا۔(۹۹) ہمیں بھی پہلے

مجرموں نے گمراہ کیا۔(۱۰۰)اسی شرک کے باعث آج ہمیں کوئی شفیع بھی نہیں مل سکتا۔(۱۰۱)اور نہ کوئی آج قریبی دوست مل سکتا ہے۔(۱۰۲) کاش! اگر دنیا میں دوبارہ جانا ہوتا تو مؤمن ہوتے۔(۱۰۳)اس سارے واقعہ میں عبرت ہے لیکن اکثر نہیں مانیں گے۔۱۰۴: یہ صفت رحیم اور عزیز کے مظاہر ہیں. فاعتبروا یا اولی الابصار.

## ربط بین الرکوعین(۵،۶):

ماقبل میں درس ابراہیمی کا بیان تھا یہاں درس نوح کا بیان ہے۔

## خلاصہ رکوع ۶:

مظہر صفت عزیز و رحیم دکھانے کے لئے حضرت نوحؑ اور ان کی قوم کا واقعہ ذکر کیا گیا ہے۔ ماخذ آیت ۱۰۵۔

### ربط آیات:

(۱۰۵)نوحؑ کے قوم نے جھٹلایا۔(۱۰۶)جب نوحؑ نے یہ تلقین فرمائی۔(۱۰۷)میں تمہارے طرف امانتدار رسول ہوں۔(۱۰۸)اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔(۱۰۹،۱۱۰)میں تم سے کوئی اجرت نہیں چاہتا تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور میری پیروی کرو۔(۱۱۱)اتباع کرنے میں یہ عذر پیش کیا۔(۱۱۲)میں انھیں ذلیل کیسے سمجھوں میں اس سے زیادہ انہیں نہیں جانتا کہ وہ میرے پیرو ہیں۔(۱۱۳)اس سے زیادہ حساب و کتاب اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے۔(۱۱۴)میں انہیں ہرگز نہیں ہٹاؤں گا۔(۱۱۵)میرا کام ڈرانا ہے اور وہ لوگ مان چکے ہیں۔(۱۱۶)اے نوحؑ اگر باز نہ آؤ گے تو یہ سزا ملے گی۔(۱۱۷)حضرت نوحؑ نے بارگاہ الٰہی میں فریاد کی۔(۱۱۸)فیصلہ اور نجات کی درخواست کی۔(۱۱۹)انہیں اور ان کے ساتھیوں کو ہم نے نجات دی۔(۱۲۰)ان کے بعد دوسروں کو غرق کر دیا۔(۱۲۱)اس واقعہ میں عبرت ہے۔(۱۲۲)یہ واقعہ اللہ تعالیٰ کی صفت عزیز و رحیم کے سلوک کا پتہ بتلاتا ہے۔ فاعتبروا یا اولی الابصار.

## ربط بین الرکوعین(۶،۷):

ماقبل میں حضرت نوحؑ کا اپنی قوم کے ساتھ واقعہ بیان ہوا یہاں حضرت ہودؑ کا اپنی قوم کے ساتھ واقعہ کا بیان ہے۔

## خلاصہ رکوع ۷:

ہودؑ اور ان کی قوم عاد کا ذکر۔(بضمن تذکیر بایام اللہ) ماخذ آیت ۱۲۳۔۱۲۴۔

### ربط آیات:

(۱۲۳)قوم عاد نے رسولوں کو جھٹلایا۔(۱۲۴)ہودؑ نے انہیں یہ پیغام پہنچایا۔(۱۲۵)میں تمہاری طرف رسول

ہوں۔(۱۲۶) اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔(۱۲۷) میں اس تعلیم کے لئے تم سے کوئی مزدوری نہیں چاہتا۔(۱۲۸) بلند جگہوں پر مکانات بنا کر گزرنے والوں کو دق کرتے ہو۔(۱۲۹) اور مکانات اس طرح پختہ بناتے ہو گویا یہاں ہی رہنا ہے۔(۱۳۰) اور جب کسی پر گرفت کرتے ہو تو جابرانہ کرتے ہو۔(۱۳۱) اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور میرا کہا مان جاؤ۔(۱۳۲ تا ۱۳۴) اس خدا سے ڈرو جس نے تم پر یہ احسان کئے ہیں۔(۱۳۵) مجھے تم پر بڑے دن کے عذاب کا خطرہ ہے۔(۱۳۶) انہوں نے کہا ہم پر تمہارے وعظوں کا کچھ اثر نہیں ہوتا۔(۱۳۷): ہمارے ہاں ابتدا سے یونہی ہوتا آیا ہے۔(۱۳۸) ہمیں کوئی عذاب نہیں ہوگا۔(۱۳۹) اس تکذیب کے باعث ہم نے انہیں ہلاک کر دیا۔(۱۴۰) حضرت ہودؑ کو بچانے میں صفت رحیم نے کام کیا اور قوم کو غرق کرنے میں صفت عزیز نے بدلہ لیا۔ فاعتبروا یااولی الابصار .

## ربط بین الرکوعین(۷،۸):

ماقبل میں متعدد انبیاءؑ کے واقعات بیان کئے گئے یہاں حضرت صالحؑ کا واقعہ اور آپ کا اپنی قوم کو تبلیغ کرنے کا بیان ہے۔

## خلاصہ رکوع ۸:

صالحؑ اور قوم ثمود کا قصہ (یہ قصہ بھی صفت عزیز ورحیم کا مظہر ہے)۔ ماخذ آیت ۱۴۱ تا ۱۵۹۔

### ربط آیات:

(۱۴۱) قوم ثمود نے رسولوں کو جھٹلایا۔(۱۴۲،۱۴۳) جب صالحؑ نے یہ پیغام پہنچایا۔(۱۴۴) اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور میری پیروی کرو۔(۱۴۵) میں اس تعلیم پر تم سے کوئی مزدوری نہیں مانگتا۔(۱۴۶) کیا اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بچ کر ہمیشہ یہاں ہی رہو گے۔(۱۴۷،۱۴۸) انہی نعمتوں میں ہمیشہ ٹھہرے رہو گے۔(۱۴۹) اور پہاڑوں کو تراش کر پسندیدہ گھر بناتے ہو۔ اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور میرا کہا مان جاؤ۔(۱۵۱) حدود عبودیت سے گزرنے والوں کا کہا مت مانو۔(۱۵۲) جو لوگ زمین میں فساد پھیلاتے ہیں ان کے پیچھے مت چلو۔(۱۵۳) معلوم ہوتا ہے تم پر کسی نے جادو کر دیا ہے۔(۱۵۴) تم کس طرح نبی بن گئے ورنہ کوئی نشانی لاؤ۔(۱۵۵) فرمایا یہ اونٹنی نشانی ہے۔(۱۵۶) اس سے کوئی برائی نہ کرنا ورنہ عذاب ہوگا۔(۱۵۷) اس کی کھونچیں انہوں نے کاٹ ڈالیں۔(۱۵۸) پھر ان پر عذاب آیا۔(۱۵۹) یہ واقعہ اللہ تعالیٰ کی صفت عزیز ورحیم کا مظہر ہے۔

## ربط بین الرکوعین(۸،۹):

ماقبل میں حضرت صالحؑ اور آپ کی قوم کی تکذیب بیان ہوئی اس رکوع میں حضرت لوطؑ اور آپؑ کی قوم کا واقعہ بیان ہو رہا ہے۔

## خلاصہ رکوع ۹:

لوطؑ اوران کی قوم کا واقعہ۔ماخذ آیت ۱۶۰ تا ۱۷۵۔

### ربط آیات:

(۱۶۰) قوم لوط نے اپنے نبی کو جھٹلایا۔(۱۶۱ تا ۱۶۴) انہوں نے لوطؑ کی کوئی بات نہ مانی۔(۱۶۵، ۱۶۶) لوطؑ نے انہیں خاص طور پر اس مرض کی طرف توجہ دلائی کہ عورتوں کو چھوڑ کر لڑکوں سے حاجت روائی کرتے رہو۔(۱۶۷) انہوں نے کہا کہ اگر آپ اس تبلیغ سے باز نہیں آئیں گے تو ہم آپ کو نکال دیں گے۔(۱۶۸) میں تمہارے اس کام کو سخت نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہوں۔(۱۶۹) اے اللہ مجھے اور میرے اہل کو نجات عطا فرما۔(۱۷۰، ۱۷۱) ہم نے سوائے ایک بڑھیا کے لوطؑ اور ان کے گھروں کو نجات دی۔(۱۷۲، ۱۷۳) پتھروں کی بارش سے دوسروں کو ہلاک کر دیا۔(۱۷۴) اس میں عبرت ہے۔(۱۷۵) یہ واقعہ بھی اللہ تعالیٰ کی صفت عزیز و رحیم کا مظہر ہے۔

## ربط بین الرکوعین (۹، ۱۰):

ماقبل میں حضرت لوطؑ کا واقعہ اور آپ کی قوم کو دنیا کے اندر عذاب دیئے جانے کا بیان تھا۔اس رکوع میں حضرت شعیبؑ اور آپ کی قوم کا بیان ہے اور صفت رحیمیت اور صفت عزیزیت کا بھی بیان ہے۔

## خلاصہ رکوع ۱۰:

حضرت شعیبؑ اوران کی قوم کا واقعہ۔(یہ بھی صفت عزیز و رحیم کا مظہر ہے) ماخذ آیت ۱۷۶ تا ۱۹۱

### ربط آیات:

(۱۷۶) بن کے رہنے والوں نے رسولوں کو جھٹلایا۔(۱۷۷ تا ۱۷۸) پہلے حضرت شعیبؑ نے مطلق تقویٰ اور اپنی پیروی کی تلقین فرما کر پھر خاص طور پر ایک مرض کی طرف توجہ دلائی جس کا ذکر آگے آ رہا ہے۔(۱۸۱ تا ۱۸۴) شعیبؑ نے فرمایا اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور ناپ تول میں کمی کر کے لوگوں کو مت دو۔(۱۸۵) انہوں نے کہا معلوم ہوتا ہے تم پر کسی نے جادو کو دیا۔(۱۸۶) بھلا تم نبی کہاں سے بن گئے ہم تو تمہیں جھوٹا خیال کرتے ہیں۔(۱۸۷) اگر تم سچے نبی ہو تو اللہ تعالیٰ سے کہہ کر یہ کام کرا کے دکھا دو۔(۱۸۸) شعیبؑ نے جواب دیا۔میرا رب تمہارے اعمال سے خوب واقف ہے۔جب وہ چاہیگا عذاب کرے گا۔(۱۸۹) انہوں نے جھٹلایا۔پھر ان پر ایک بادل میں آگ لا کر برسائی گئی۔(۱۹۰) اس واقعہ میں عبرت ہے۔(۱۹۱) یہ واقعہ صفت عزیز و رحیم کا مظہر ہے۔

## ربط بین الرکوعین (۱۰، ۱۱):

ماقبل میں حضرت شعیبؑ کا واقعہ بیان ہوا اس رکوع میں حضرت محمد ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کے لئے اثبات رسالت اور حقانیت قرآن کا بیان ہے۔

## خلاصہ رکوع: ۱۱:

مخالفین قرآن کو کہا جاتا ہے۔ اگر تم بھی رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیرا) کی دعوت کو تسلیم نہیں کرو گے تو تمہارے ساتھ بھی صفت عزیز اسی قسم کا سلوک کرے گی۔ ماخذ آیت ۲۱۶۔۲۱۷۔

ربط آیات:

(۱۹۲) قرآن حکیم رب العلمین کی طرف سے نازل شدہ ہے۔ (۱۹۳) جبرئیلؑ اسے لائے ہیں۔ (۱۹۴) تا کہ آپ اس کے ذریعہ سے لوگوں کو ڈرائیں۔ (۱۹۵): عربی میں نازل ہوا تا کہ اسے سمجھ سکیں۔ (۱۹۶) اور اس کا ذکر پہلی کتابوں میں بھی آچکا ہے۔ (۱۹۷) کیا یہ کافی نہیں ہے کہ بنی اسرائیل اس واقعہ کو جانتے ہیں۔ (۱۹۸) اگر اسے کسی عجمی پر ہم نازل فرماتے۔ (۱۹۹) اور وہ انہیں سناتا تو بھی نہ مانتے۔ (۲۰۰، ۲۰۲) یہ تکذیب مشرکوں کے دلوں میں آرہی ہے یہ لوگ عذاب الٰہی چکھے بغیر ہرگز نہیں مانیں گے اور وہ ان پر ناگہانی آئے گا۔ (۲۰۳) اس وقت کہیں گے آیا کچھ مہلت مل سکتی ہے۔ (۲۰۴) کیا ہمارے عذاب کے متعلق عجلت کرتے ہیں۔ (۲۰۵ تا ۲۰۷) اگر کچھ مدت مہلت ملنے کے بعد ان پر عذاب آیا تو ان کے ساز و سامان انہیں بچا نہیں سکیں گے۔ (۲۰۸، ۲۰۹) پہلے بھی ہمیشہ ہم نے ڈرانے والے بھیج کر بستیوں کو ہلاک کیا ہے۔ ہم نے ان پر ظلم نہیں کیا۔ (۲۱۰ تا ۲۱۲) اس قرآن کو شیطان تو نہیں لائے۔ وہ بولا کس طرح سکتے ہیں تو وہ آسمان سے کوئی بات سن ہی نہیں سکتے۔ (۲۱۳) لہٰذا اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو مت پکارو ورنہ تمہیں بھی عذاب ہوگا۔ (۲۱۴) اپنے اعزہ کو ڈرائیے۔ (۲۱۵) اپنے پیرووں کے ساتھ حسن سلوک سے زندگی بسر کیجئے۔ (۲۱۶) اگر یہ نہ مانیں تو ان کے اعمال سے براءۃ کا اعلان کر دیجئے۔ (۲۱۷) عزیز و رحیم پر بھروسہ کیجئے۔ صفت عزیز انہیں سزا دے گی اور صفت رحیم آپ پر رحم فرمائے گی۔ (۲۱۸، ۲۱۹) جو آپ کی ہر نقل و حرکت سے آگاہ ہے۔ (۲۲۰) وہ ہر آواز کو سننے والا اور ہر حالت کو جاننے والا ہے۔ (۲۲۱، ۲۲۲) شیاطین تو جھوٹے بدکاروں پر نازل ہوا کرتے ہیں۔ سید المرسلینؐ ایسے پاک سیرت سے انہیں کیا واسطہ۔ (۲۲۳) فرشتوں سے جو سنتے ہیں وہ اپنے دوستوں کو سنا دیتے ہیں۔ اور بہت سا جھوٹ بھی اپنی طرف سے ملا دیتے ہیں۔ (۲۲۴) رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیرا) پر شاعر ہونے کی تہمت لگاتے ہو۔ کیا شاعروں کے متبع ایسے باخدا

ہوتے ہیں۔جیسے آپ کے گردو پیش جمع ہیں۔(۲۲۵)شاعر تو جلب زر کے لئے نارے مارے پھرتے ہیں۔کیا حضور انور ﷺ (تسلیما کثیرا کثیرا) کی طرح اطمینان سے بیٹھ کر یادالٰہی سکھاتے ہیں۔(۲۲۶)اوران کے قول وفعل میں تطابق نہیں ہوتا۔بخلاف سرورکائنات ﷺ (تسلیما کثیرا کثیرا) کے۔پھرآپ کو شاعر کیوں کہتے ہو۔(۲۲۷) مگر ہاں شاعروں میں سے ایمانداران امراض مذکورۃ الصدر سے بری ہوئے ہیں۔ان ظالم کفار کو عنقریب پتہ لگ جائے گا کہ ان کا ٹھکانہ کونسا ہے۔

# سورۃ النمل

## سورۃ النمل مکیۃ، نزلت بعد سورۃ الشعراء

### سورۂ نمل کا سورۃ شعرآء سے ربط:

(۱) سورۂ شعراء کی ابتداء میں کتاب مبین کا ذکر تھا کہ "تلك اٰیٰت الکتب المبین." سورۂ نمل کی ابتداء میں بھی کتاب مبین کا بیان ہے کہ "تلك اٰیٰت القرآن و کتاب مبین."

(۲) سورۃ شعراء میں انبیاءؑ کا بیان تھا جیسے کہ حضرت موسیٰؑ، حضرت ہارونؑ، حضرت ابراہیمؑ، حضرت نوحؑ اور حضرت صالحؑ۔ اس سورت میں بھی انبیاءؑ کا بیان ہے جیسے حضرت موسیٰؑ، حضرت داؤدؑ، حضرت سلیمانؑ اور حضرت لوطؑ۔

### تسمیہ سورۃ نمل:

(بسم اللّٰہ) المتجلی بجمعیتہ فی کلامہ الازلی وبتفصیل ذاتہ و السمآء ہ و افعالہ فی الالفاظ الدالۃ علیہ (الرحمٰن) بجعلھا ھدی (الرحیم) بجعلھا بشریٰ للمؤمنین.

ترجمہ: اس اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو کہ اپنے ازلی کلام میں پوری طرح اور وہ اس کلام پر دلالت کرنے والے الفاظ میں اپنی ذات، ناموں اور اپنے افعال کی تفصیل کے ساتھ جلوہ نما ہے، جس نے وہی الفاظ ہدایت بنا کر بہت زیادہ مہربانی کی، جس نے وہی الفاظ مؤمنوں کے لئے خوشخبری بنا کر رحم کرلیا۔

### وجہ تسمیہ سورت النمل:

سورت نمل (چیونٹی) کے قصے پر مشتمل ہونے کی وجہ سے یہ سورت سورۃ النمل کہلائی۔ جو باقی چیونٹیوں کو نصیحت کرتی ہے۔ قال اللّٰہ "حتیٰ اذا اتوا علی واد النمل. قالت نملۃ یا یھا النمل ادخلوا مساکنکم لا یحطمنکم سلیمٰن وجنودہ وھم لا یشعرون".

عن ابن عباسؓ قال: أنزلت سورة النمل بمكة.

(أخرجه ابن الضريس في فضائله رقم حديث: ١٧، ص ٣٣)(الدر المنثور: ٦/ ٣٤٠)

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے فرمایا سورۃ نمل مکہ میں نازل ہوئی۔

## موضوع سورۃ:

معاندین حق پر اتمام حجت ہونے کے بعد عذاب نازل ہوگا۔ جس طرح مادۂ فاسد جب تک پک نہ جائے جراح نشتر نہیں لگاتا۔ اسی طرح مصلح روحانی عذاب کی نشتر اس وقت لگائے گا جس وقت مادہ فساد پختہ ہو جائے گا۔ گویا معاندین کا کفر زہر یلے پھوڑے کی طرح ہے۔ اسی عضو کو کاٹ دیا جاتا ہے جس میں وہ پھوڑا ظاہر ہوتا کہ باقی جسم اس کے اثر بد سے بچ جائے۔ اسی طرح شرک و کفر میں مبتلا ہونے والوں کو ایک مدت تک علاج کرنے کے بعد کاٹ دیا جاتا ہے تاکہ بقیہ ملت کی روحانی زندگی بچ جائے۔

## فضیلت سورۃ النمل:

عن أبي بن كعبؓ عن النبي ﷺ من قرأ سورة طس كان له من الأجر عشر حسنات بعدد من صدق سليمان وكذب به هود وصالح وابراهيم وشعيبا، ويخرج من قبره وهو ينادي لا اله الا الله.

(انوار التنزيل وأسرار التاويل: ٤/ ١٧٠، تفسير أبي السعود: ٦/ ٣٠٧، تفسير الكشف والبيان: ٨/ ٢٣٩، تفسير الوسيط للواحدي: ٣/ ٣٦٨)

حضرت أبی بن کعبؓ سے نبی ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کا فرمان منقول ہے کہ جس نے طٰس پڑھی اس کے واسطے ان تمام افراد میں سے ہر ایک ایک کے عوض دس نیکیاں ہوں گی جس نے سلیمانؑ کی تصدیق کی اور ان کی سمیت ہودؑ، صالحؑ، ابراہیمؑ، اور شعیبؑ کی تکذیب کی۔ اور وہ اپنے قبروں سے لا اله الا الله کہتے ہوئے نکلے گا۔

## خواب میں سورۃ النمل پڑھنے کی تعبیر:

حضرت ابن سیرینؒ نے فرمایا ہے۔ اگر خواب میں دیکھے کہ سورۃ النمل پڑھتا ہے۔ دلیل ہے کہ بزرگی پائے گا۔

(تعبیر الرؤیا: ۳۵۴)

ترتیب جمعی (27) ترتیب نزولی (48) آیات (93) رکوعات (7) کلمات (1194) حروف (4767)
زبر (1672) زیر (634) پیش (510) دو زبر (42) دو زیر (44) دو پیش (36) کھڑا زبر (192)

کمڑی زیر(14) الٹا پیش (22) جزم (957) شد(353) مد(76)

## خلاصہ رکوع ۱:

(۱): معاندین حق پر اتمام حجت ہونے کے بعد عذاب نازل ہوتا ہے۔(۲): چنانچہ موسیٰؑ کے مخالفین کو جب آپ کی صداقت کا یقین ہوگا (وجحدوا بہا۔۔۔الآیۃ) اور پھر بھی اصلاح نہ کی تو تباہ کر دیئے گئے۔ ماخذ (۱) ۴،۵ (۲) ۱۴۔

## ربط آیات:

(۱) یہ کتاب روشن کی آیات ہیں۔(۲،۳) یہ آیات دراصل ان مؤمنین کے حق میں ہادی اور خوشخبری دینے والی ہیں۔(۴،۵) منکرین قیامت کے لئے اعمال دنیا آراستہ کئے گئے ہیں لیکن ان کا نتیجہ بہت برا نکلنے والا ہے۔(۶) قرآن حکیم کے یہ فیصلے قطعی خیال فرمائیے کیونکہ اس کا نزول اعلیٰ درجہ کے دانشمند اور ہر چیز کے جاننے والے کی طرف ہے۔(۷) موسیٰؑ مدین سے واپس آتے ہوئے رات کے وقت آگ دیکھ کر ادھر گئے۔(۸) وہ آگ نہ تھی بلکہ تجلی الٰہی تھی۔(۹) اس آگ سے یہ ندا آئی۔(۱۰) نبوت کے ساتھ بارگاہ الٰہی سے یہ معجزہ عطا ہوا۔(۱۱) میرے ہاں ظالم ڈریں۔اے موسیٰؑ آپ ایسے پاکباز کیوں ڈریں اور ظالم بھی بعد کو توبہ کرے تو اس حق میں بھی مغفرت کا دروازہ کھلا ہے۔(۱۲) یہ دوسرا معجزہ ہے۔ ہمارا پیغام لے کر فرعون اور اس کی قوم کے ہاں جائیے۔(۱۳) روشن دلیلیں دیکھنے کے بعد انہوں نے ہٹ دھرمی سے یہ رائے قائم کی۔(۱۴) ظلم سے انہوں نے انکار کیا ورنہ دل میں انہیں حضرت موسیٰؑ کی صداقت کا یقین تھا۔ دیکھئے پھر کیا نتیجہ نکلا۔(لیکن عذاب پوری اتمام حجت کے بعد نازل ہوا۔ اگر اب بھی انہیں تباہ نہ کیا جاتا تو سب باغی بنا دیتے)

## ربط بین الرکوعین (۱،۲):

ماقبل میں حضرت موسیٰؑ، فرعون اور اس کی قوم کا واقعہ بیان ہوا۔ یہاں حضرت سلیمانؑ اور حضرت داؤدؑ کا واقعہ بیان ہو رہا ہے۔

## خلاصہ رکوع ۲:

حضرت سلیمانؑ بلقیس کو اسلام کی دعوت دیتے ہیں۔ ماخذ آیت ۳۱۔

## ربط آیات:

(۱۵) ہم نے داؤدؑ اور سلیمانؑ کو علم عطا فرمایا اور ان دونوں کو شکر گزار پایا۔(۱۶) سلیمانؑ نے لوگوں کے سامنے فضل الٰہی کا اظہار فرمایا۔(۱۷) سلیمانؑ کی روانگی کے وقت سارے لشکر مرتب کئے گئے۔(۱۸) وادی نمل پر یہ قصہ پیش آیا۔(۱۹) سلیمانؑ

کو چونکہ جانوروں کی بولی سکھائی گئی تھی۔اس لئے یہ اعلان سن کر ہنس پڑے۔(۲۰)اسی اثناء میں اپنے لشکر سے ہدہد کو غائب پایا۔

(۲۱)فرمایا اگر کوئی معقول دلیل اپنی غیر حاضری کی پیش نہ کی تو آج اسے سخت سزادی جائے گی۔(۲۲)تھوڑی دیر نہیں گزر نے پائی تھی کہ ہدہد نے حاضر ہو کر یہ عرض کی۔(۲۳)قوم سبا کی ایک عورت ملکہ ہے اور ہر طرح کا ساز وسامان دی گئی ہے اور اس کا تخت بھی بہت ہی بڑا ہے۔(۲۴)اور وہ سب سورج پرست ہیں۔شیطان نے انہیں گمراہ کر رکھا ہے۔(۲۵)گمراہ اس لئے ہیں کہ معبود حقیقی کے سامنے سربسجود نہیں ہوتے۔(۲۶)اصلی معبود تو ان کا یہ ہے۔(۲۷)سلیمانؑ نے فرمایا۔اچھا ہم اس بات کی تحقیق کرتے ہیں۔تمہارا سچ اور جھوٹ واضح ہو جائیگا۔(۲۸)اگر فی الواقعہ کوئی قوم ایسی ہے تو یہ میرا خط لے جاؤ اور دے کر چلے آؤ۔دیکھیں وہ کیا جواب دیتے ہیں۔(۲۹)بلقیس نے وہ خط اٹھا کر سرداران قوم کے سامنے پڑھ دیا۔(۳۰،۳۱)خط کا مضمون یہ تھا۔مملکت الٰہی میں تعلّی بے جا مت کرو اور فرمانبردار الٰہی ہو کر میرے پاس آجاؤ۔

### ربط بین الرکوعین(۲،۳):

ماقبل میں حضرت سلیمانؑ کا واقعہ تھا یہاں بھی حضرت سلیمانؑ اور بلقیس کا واقعہ ہے۔

### خلاصہ رکوع ۳:

(۱)بلقیس نے مشورہ کے بعد ہدیہ بھیجا۔(۲)سلیمانؑ نے ہدیہ واپس کیا۔اور اتمام حجت پر فاسد کے اخراج کی دھمکی دی۔(۳)دھمکی سے ان کی اصلاح ہو گئی اور بچ گئے۔ماخذ(۱)آیت ۳۲۔۳۵۔(۲)آیت ۳۷۔(۳)آیت ۴۲۔

### ربط آیات:

(۳۲)بلقیس نے مصاحبین سے کہا مجھے مشورہ دو۔تمہارے مشورے کے سوا کوئی فیصلہ نہیں کرونگی۔(۳۳)جو آپ کی رائے ہو۔اگر لڑنا ہو تو ہم تیار ہیں۔(۳۴)بلقیس نے کہا کہ لڑائی میں یہ نتیجہ نکلا کرتا ہے۔(۳۵)بلقیس نے کہا کہ میں سلیمانؑ کے ہاں ہدایہ بھیج کر تجربہ کرتی ہوں کہ کیا جواب لاتے ہیں۔(۳۶)سلیمانؑ ہدایا پر ناراض ہوئے۔(۳۷)ہدایا واپس لے جاؤ۔ہم انہیں سخت سزادینے کے لئے چڑھائی کریں گے۔(۳۸)بالآخر بلقیس خود حاضر ہونے کے لئے گھر سے چلی۔سلیمانؑ نے فرمایا۔کون شخص بلقیس کا تخت اس کے پہنچنے سے پہلے میرے ہاں لائے گا۔(۳۹)جنوں میں سے ایک بہت بڑی آفت جن تھا۔اس نے عرض کی کہ میں اتنی دیر میں لاسکتا ہوں۔(۴۰)ایک دوسرے صاحب بولے جنہیں کتاب اللہ کے راز کا علم تھا۔کہ میں آنکھ جھپکنے کی دیر میں لادونگا۔چنانچہ ایسا ہی کیا۔اس پر سلیمانؑ نے یہ کلمات فرمائے۔(۴۱)فرمایا اسے ذرا تبدیل

کردو۔یعنی اس کے رنگ بدل دو۔(۴۲)اس کے آنے پر یہ سوال و جواب ہوا۔(۴۳)حضرت سلیمانؑ نے اسے سورج پرستی سے روکا۔کیونکہ اس نے کفار میں پرورش پائی تھی۔(۴۴)حضرت سلیمانؑ ایک جگہ تشریف فرما تھے۔راستہ میں تالاب تھا جس پر شیشہ جڑا ہوا تھا۔جب بلقیس گزرنے لگی تو پنڈلی سے کپڑا اٹھایا تب اسے اطلاع دی گئی کہ یہاں شیشہ کا جڑاؤ ہے۔اس پر وہ کہتی ہے کہ رب انی ظلمت نفسی الآیۃ اس واقعہ میں ایک عجیب لطیفہ ہے۔بلقیس کا ذہن فوراً اس طرف منتقل ہوا کہ جس طرح میں نے یہاں مظہر پانی کو ذات پانی خیال کیا اور کپڑا اٹھانے لگ گئی اسی طرح میں مظاہر قدرت خدائے قدوس وحدہ لا شریک لہ کو عین خدا سمجھا ہوا تھا۔اور عبودیت کا حق جو اللہ تعالیٰ کے سامنے ادا کرنا چاہئے تھا وہ ان کے سامنے ادا کرتی تھی اور یہی میری گمراہی تھی۔

## ربط بین الرکوعین (۳،٤):

ماقبل میں حضرت سلیمانؑ اور بلقیس کا واقعہ مذکور ہوا۔اس رکوع میں حضرت صالحؑ اور آپ کی قوم کا واقعہ بیان ہو رہا ہے۔

## خلاصہ رکوع ٤:

(۱)صالحؑ کی قوم مادۂ فاسد پکنے کے بعد تباہ ہوتی ہے۔(۲)علیٰ ہذا القیاس لوطؑ کی قوم۔ماخذ (۱) آیت ۴۹۔(۲) آیت ۵٦۔

ربط آیات:

(۴۵)حضرت صالحؑ یہ پیغام لائے اور ان میں دو گروہ ہو گئے۔(۴٦)اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں استغفار کیوں نہیں کرتے۔عذاب میں جلدی کیوں کرتے ہو۔(۴۷)انہوں نے کہا کہ بارش کے بند ہونے میں ہم آپ کی اور آپؑ کے ساتھیوں کی نحوست سمجھتے ہیں۔صالحؑ نے فرمایا کہ یہ ہماری نحوست نہیں بلکہ تمہاری آزمائش ہے۔(۴۸)نو رئیس تھے جن میں سے ہر ایک کی علیحدہ علیحدہ جماعت تھی اور وہ سب کے سب صالحؑ کے مخالف تھے(۴۹)ان کو یہ فیصلہ بتلا رہا ہے کہ صالحؑ کی تعلیم کا کوئی جواب ان کے ہاں نہیں ہے۔اب یہ ہٹ دھرمی سے کام کرنا چاہتے ہیں۔(۵۱)نتیجہ ان کے حق میں تباہی نکلا۔(۵۲)دیکھ لو ان کے گھر پڑے ہیں۔عقلمندوں کے لئے اس واقعہ میں عبرت ہے۔(۵۳)ایمان دار نجات پا گئے۔(۵۴)لوطؑ کا واقعہ بھی سن لو۔انہوں نے اپنی قوم کو بدکاری سے روکا۔(۵۵)یہ حماقت کیوں کرتے ہو۔(۵٦)تعلیم صحیح کے مقابلے میں کوئی جواب نہیں ہے۔آخر یہ فیصلہ کرتے ہیں۔۵۷:لوطؑ اور ان کے گھر والے سوائے بڑھیا سب عذاب الٰہی سے بچ گئے۔(۵۸)اور بقیہ پر پتھروں کی بارش ہوئی۔

ربط بین الرکوعین(٤، ٥):

ماقبل میں توحید اور رسالت کا مضمون بیان کیا گیا اس رکوع میں توحید کے دلائل بیان ہو رہے ہیں۔

خلاصہ رکوع ٥:

تذکیر بایام اللہ(ماقبل سے ربط کیا اس درجہ کے منعم کے احسان فراموش کو مذکور الصدر سزاؤں کا ملنا خلاف انصاف ہے ہرگز نہیں)ماخذ آیت ٦٠۔٦١۔٦٢۔

ربط آیات:

(٥٩)اس عذاب میں اللہ تعالیٰ پر کوئی الزام عائد نہیں ہوسکتا وہ ہر حالت میں قابل تعریف ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کے منتخب بندے ہوتے ہیں ان پر عذاب نہیں آتا۔ عذاب مخالفین کا حصہ ہے۔ اب یہ لوگ فیصلہ کریں کہ اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آنا بہتر ہے یا شرک میں مبتلا رہنا اچھا ہے۔(٦٠) آیا ان احسانات میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ کوئی اور بھی شریک ہے۔ واقعہ میں تو کوئی نہیں لیکن یہ شریک بنالیتے ہیں۔(٦١) کیا ان کاموں کے کرنے والا اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اور ہے۔ تمہیں پہلے لوگوں کا جانشین بنانے والا کوئی اور ہے۔ ہے تو کوئی نہیں لیکن تم بہت ہی کم نصیب پاؤ گے اور شرک چھوڑو گے۔(٦٣) بحر و بر کے اندھیروں میں تمہاری رہنمائی کون کرتا ہے اور بارش سے پہلے خوشخبری دینے والی ہوائیں کون بھیجتا ہے۔ کیا اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اور ہے۔ اللہ تعالیٰ مشرکوں کے شرک سے پاک ہے۔(٦٤) ابتداءً پیدا کرنے والا دوبارہ پیدا کرنے والا۔ آسمان اور زمین سے رزق دینے والا کوئی اور ہے۔ کوئی ہے تو دلیل لاؤ۔(٦٥) یاد رکھو اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی غیب نہیں جانتا۔ انہیں اتنا بھی علم نہیں ہے کہ کب اٹھائے جائیں گے۔(٦٦) آخرت میں پہنچ کر ان کا سارا علم ٹھیک ہو جائے گا۔ اب تو انہیں شک ہے بلکہ آخرت کے متعلق اندھے ہیں۔

ربط بین الرکوعین(٥، ٦):

ماقبل میں توحید کے دلائل اور بعث بعد الموت کا بیان گزر گیا اب صرف بعث بعد الموت کا بیان ہے۔

خلاصہ رکوع ٦:

(١)معاندین حق کا انکار مجازاۃ۔(٢) اور اس کی تردید۔ ماخذ(١) آیت ٦٧۔(٢) آیت ٦٩۔

ربط آیات:

(٦٧)مرنے کے بعد جی اٹھنے کو بعید از قیاس خیال کرتے ہیں۔(٦٨) یہ وعدے ہمارے باپ دادا سے بھی کئے

گئے۔(۶۹) سزاء الٰہی کا تعین نہیں آتا تو سابقہ تباہ شدہ قوموں کے کھنڈر دیکھو اور سبق حاصل کرو۔(۷۰) آپ ان نالائقوں کا غم نہ کھائیں اور ان کی شرارتوں سے بھی تنگ دل نہ ہوں۔(۷۱) عذاب کا وقت پوچھتے ہیں۔(۷۲) ممکن ہے اس کا وقت ہی ہو۔(۷۳) اللہ تعالیٰ کا تو بڑا احسان ہے لیکن یہ لوگ ناقدر شناس ہیں۔(۷۴) اللہ تعالیٰ ان کے تمام حالات سے آگاہ ہے۔(۷۵) زمین وآسمان کی ہر چیز لوح محفوظ میں محفوظ ہے۔(۷۶) قرآن حکیم فقط مشرکین کا ہی مصلح نہیں ہے بلکہ بنی اسرائیل کے اختلافات کو بھی رفع کرنے والا ہے۔(۷۷) قرآن اپنے متبعین کے لئے ہدایت اور رحمت ہے۔(خواہ اہل کتاب ہوں یا مسلم)۔(۷۸) اگر اب قرآن حکیم کے فیصلہ کو نہیں مانتے تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ان کے فیصلہ جات کو دکھائے گا۔(۷۹) اگر یہ نہ مانیں تو آپ اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کیجئے۔(۸۰) آپ مردہ دلوں اور دل کے کانوں کے بہروں کو کس طرح آواز حق سنا سکتے ہیں۔(۸۱) اور دل کے اندھوں کو کس طرح دکھا سکتے ہیں۔آپ فقط قرآن پر ایمان لانے والوں کی اصلاح اس قرآن سے کر سکتے ہیں۔(۸۲) جب قیامت قریب آئے گی، تو ایک دابہ زمین سے نکلے گا۔لوگوں سے باتیں کرے گا۔مومن اور کافر میں امتیاز کردے گا۔اس دن ان کے ہوش وحواس ٹھکانے پر آئیں گے لیکن اس دن کا احساس کچھ نفع نہیں دے گا۔(۸۳) ہر امت کے مکذبین کو مرتب کر کے کھڑا کیا جائیگا۔(۸۴) یہ سوال ان سے ہوگا۔(۸۵) عناد بالحق کے باعث عذاب کا وقت آجائے گا اور وہ بول نہیں سکیں گے۔(۸۶) کیا ہمارے یہ احسانات ان پر تھوڑے ہیں لیکن ایمان ہو تو سمجھیں۔(۸۷) نفخہ ثانیہ کے بعد سب کے سب اللہ تعالیٰ کے ہاں ذلیل ہو کر آئیں گے۔(۸۸) اس دن تجلی جلالی کے باعث پہاڑوں کی یہ حالت ہوگی۔(۸۹) نیکوکار اس دن کی دہشت سے محفوظ ہوں گے۔(۹۰) بدکار دنیا کی بداعمالیوں کے باعث اوندھے دوزخ میں ڈالے جائیں گے۔(۹۱) مخالفین حق تم مانو یا نہ مانو۔مجھے تو اس بلدیہ طیبہ (مکہ معظمہ) کے رب کی عبادت کا حکم دیا گیا ہے اور یہ حکم ملا ہے کہ اس کا صحیح طور پر فرمانبردار ہوں۔(۹۲) اور قرآن پڑھوں۔جو ہدایت پائے گا اسکا نفع اسی پر عائد ہوگا اور جو گمراہ ہوتا میرا کام فقط اسے ڈرانا ہے۔(۹۳) اللہ تعالیٰ تو اپنا حق تبلیغ ادا کر چکا۔اگر نہیں مانتے تو عنقریب اللہ تعالیٰ کی نشانیاں تمہارے سامنے آئیں گی۔پھر تمھیں حق وباطل کا پتہ لگ جائے گا۔

## ربط بین الرکوعین(۶،۷):

ماقبل میں بعث بعد الموت کا بیان ہو چکا یہاں بھی بعث بعد الموت ہی کا مضمون ہے۔

## خلاصہ رکوع:۷

اعادہ دعویٰ (جس دن مادہ فاسد کے اخراج کا وقت آئیگا یہ بول نہیں سکیں گے۔ماخذ آیت،۸۵

# سورۃ القصص

## سورۃ القصص مکیة، نزلت بعد سورۃ النمل

### سورۂ قصص کا سورۂ نمل سے ربط:

(۱) سورۂ نمل کے آخر میں قرآن کا تذکرہ تھا اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ "ان هذا القرآن يقص على بنى اسرائيل اكثر الذى هم فيه مختلفون." اس سورۃ کی ابتداء میں بھی قرآن کا تذکرہ ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ "تلك ايٰت الكتاب المبين."

(۲) اسی طرح دونوں سورتوں میں توحید، رسالت اور قیامت کے اثبات کا بیان ہے۔

### تسمیۂ سورۃ قصص:

(بسم اللّٰه) المتجلى بجلاله وجماله فى آيات كتابه (الرحمن) بما تلافيه من انبآء الانبياء واعداء هم (الرحيم) بما افاد المؤمنين من خصوص اسرار ذالك.

ترجمہ: اس اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو اپنی کتاب کی آیات میں اپنے جلال و جمال کے ساتھ جلوہ نما ہے۔ جس نے اس کتاب میں انبیاء کرامؑ اور ان کے دشمنوں کے واقعات اور قصے بیان کر کے عام مہربانی کی۔ جس نے ان واقعات کے رموز، اسرار کے علم کا فائدہ صرف مؤمنوں کو دے کر خصوصی مہربانی فرمائی۔

### وجہ تسمیۂ سورت القصص:

سورۃ القصص کو قصص اس لئے کہتے ہیں کہ اس میں حضرت موسیٰؑ نے اپنا قصہ شعیبؑ کو بیان کیا۔

**فى قوله تعالىٰ: فلما جآء ه وقصّ عليه القصص قال لا تخف نجوت من القوم الظلمين.**

**عن ابى بن كعبؓ قال: قال رسول اللّٰه ﷺ: من قرأ طسم القصص لم يبق ملك فى السموات والأرض، الا شهد له يوم القيامة انه كان صادقا أن كل شئ هالك الا وجهه له الحكم واليه ترجعون.**

(أخرجه الثعلبى فى الكشف والبيان: ۸/۲۷۹)

ترجمہ: حضرت ابی بن کعب سے روایت ہے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) نے فرمایا کہ جس نے طسم القصص پڑھی تو زمینوں اور آسمانوں میں کوئی باقی نہیں رہتا مگر وہ گواہی دیتا ہے کہ وہ اس بات میں سچا ہے کہ ہر چیز ہلاک ہونے والی ہے سوائے اللہ تعالیٰ کی ذات کے۔ اللہ تعالیٰ ہی کے لئے حکم ہے اور اللہ تعالیٰ ہی کی طرف لوٹ جانا ہے۔

## موضوع سورۃ:

اس سورۃ میں رسول اللہ ﷺ (تسلیما کثیرا کثیرا) کے مستقبل کی پیش گوئی ہے۔ جس طرح فرعون پر موسیٰؑ اور بنی اسرائیل نے فتح پائی۔ اسی طرح کفار پر رسول اللہ ﷺ (تسلیما کثیرا کثیرا) اور مسلمان فاتح ہوں گے۔

## فضیلت سورۃ القصص:

**عن رسول اللّٰه ﷺ انه قال: من قرأ سورة القصص كان له من الأجر بعدد من صدق موسى و كذبه، ولم يبق ملك في السموات والأرض الا يشهد له يوم القيامة، أنه كان صادقا في قوله كل شئ هالك الاوجهه له الحكم واليه ترجعون، صدق اللّٰه جل ربنا، وهو أصدق الصادقين، وصدق رسله قوله صدق ووعده حق.** (تفسیر السمرقندی: ۶۲۳/۲)

رسول ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) سے منقول ہے فرمایا: جو کوئی شخص سورت قصص پڑھے تو اس کے واسطے ان لوگوں کی تعداد کے بقدر اجر ہوگا جنہوں نے حضرت موسیٰؑ کی تصدیق اور تکذیب کی۔ اور روز قیامت کوئی بھی فرشتہ ایسا نہ ہوگا جو اس کے حق میں گواہی نہ دے دیا ہو کہ یہ آدمی اپنے قول میں سچا ہے (كل شئ هالك الا وجهه.) الخ

## خواب میں سورۃ القصص پڑھنے کی تعبیر:

حضرت ابن سیرینؒ نے فرمایا ہے۔ اگر خواب میں دیکھے کہ سورۃ القصص پڑھتا ہے۔ دلیل ہے کہ مال اور نعمت پائے گا اور ذکر حق میں مشغول ہوگا۔

(تعبیر الرّویا: ۳۵۴)

ترتیب جمعی (28) ترتیب نزولی (49) آیات (88) رکوعات (9) کلمات (1441) حروف (5800) زبر (2078) زیر (887) پیش (631) دوزبر (51) دوزیر (26) دوپیش (20) کھڑا زبر (200) کھڑی زیر (21) الٹا پیش (22) جزم (885) شد (386) مد (109)

## خلاصہ رکوع ۱:

موسیٰؑ اور فرعون کے واقعہ میں مسلمانوں کے لئے پیش گوئی ہے۔ ماخذ آیت ۳۔

## ربط آیات:

(۱) حروف مقطعات میں سے ہے۔ اس کی تفصیل ابتداء سورۃ بقرہ میں ملاحظہ ہو۔ (۲) یہ کتاب روشن کی آیتیں

ہیں۔(۳) موسیٰؑ اور فرعون کا واقعہ مسلمانوں کے لئے ٹھیک طور پور پر سناتے ہیں۔(فعل الحکیم لایخلو عن الحکمۃ) اس واقعہ کو اس پیرایہ میں سنانے کا ٹھیک طریقہ یہی ہوسکتا ہے کہ مسلمانوں کے حالات بالکل ٹھیک طور پر ایسے ہی ہوں گے .واللّٰہ اعلم بمرادہ واسرار کتابہ.(۴) فرعون نے بے جاتعلی اختیار کی اور ایک جماعت کو نہایت کمزور سمجھ کر اس کے بیٹوں کو ذبح کرنا شروع کر دیا۔(۵) اور ہمارا یہ فیصلہ تھا کہ ان ہی کمزوروں کو امام بنائیں اور ان کی مملوکہ اشیاء کا ان کو وارث بنائیں۔(۶) اور ان کمزوروں کو سرزمین مصر کا بادشاہ بنائیں۔(آئندہ قصہ میں اس منشاء الٰہی کی تکمیل کے لئے تدبیر ذکر کی جائے گی۔)(۷) موسیٰؑ کی والدہ کو ان کے بچانے کی یہ تدبیر ہم نے سمجھائی۔(۸) اس تدبیر سے موسیٰؑ فرعون کے گھر جا پہنچے اور اس معاملہ میں انہیں دھوکہ ہوا۔(۹) فرعون کی بیوی نے (اللہ تعالیٰ کے حکم سے) موسیٰؑ کو قتل سے بچایا۔(۱۰) ادھر بیٹے کو دریا میں ڈال کو موسیٰؑ کی والدہ پریشان تھی۔قریب تھا کہ اس راز کو ظاہر کر دیتی۔لیکن اللہ تعالیٰ نے محفوظ کر رکھا۔(۱۱) موسیٰؑ کی ہمشیرہ کو اس نے بھیجا کہ تم دور سے اسے دیکھتی جاؤ۔(۱۲) فرعون کے گھر جا کر موسیٰؑ کسی عورت کا دودھ نہیں پیتے۔پھر ان کی ہمشیرہ نے ان سے یہ کہا۔(۱۳) اس تدبیر سے ہم نے موسیٰؑ کو ماں کی گود میں لوٹایا۔

## ربط بین الرکوعین(۱،۲):

ماقبل میں حضرت موسیٰؑ کی ولادت اور صغرسنی اور فرعون کے گھر میں تربیت پانے کا بیان تھا اس رکوع میں حضرت موسیٰؑ کی جوانی کا بیان ہے۔جیسے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔"ولما بلغ اشدہ واستوی اتینٰہ حکما وعلما."

## خلاصہ رکوع ۲:

موسیٰؑ کا جوان ہونے کے بعد بلا اجازت فرعون مصر سے نکلنا۔(فرعون کے گھر محض تربیت کے لئے رکھے گئے تھے۔اب اگر باجازت جاتے تو شہزادگی کے طور پر سفر کرتے اور منظور یہ ہے کہ انہیں غلامی کی زندگی کا احساس ہوتا کہ بنی اسرائیل کی تکالیف کو سمجھیں۔) ماخذ آیت ۲۱۔

## ربط آیات:

(۱۴) جوان ہونے کے بعد ہم نے موسیٰؑ کو قوۃ محاکمہ اور علم عطا فرمایا۔(۱۵) تدبیر الٰہی مصر سے اخراج کے اسباب پیدا کر رہی ہے۔دولڑنے والوں میں سے ظالم کو مکا رسید کیا۔قتل کا ارادہ نہیں تھا لیکن وہ مر گیا۔(۱۶) عمل کا دارومدار نیت پر ہے اس لئے معافی مانگی تو معافی مل گئی۔۱۷: آپ نے بڑا کرم فرمایا کہ معافی دے دی۔آئندہ کسی لڑنے والے کی حمایت نہیں کرونگا۔(۱۸) دوسرے دن پھر شہر میں گئے تو اسی کل والے اسرائیلی نے ان سے فریادرسی کی۔موسیٰؑ نے اسے ڈانٹا۔(۱۹) اسرائیلی نے

سمجھا کہ غصہ مجھ پر ہوئے تھے شاید مجھے ہی پکڑیں گے۔ اس نے کل کا راز افشاں کر دیا کہ کل ایک کو قتل کیا آج مجھ کو کرنا چاہتا ہے۔(۲۰) قتل کا راز کھل چکا تھا۔ اس لئے فرعون کے ہاں یہ معاملہ پیش ہوا۔ مشورہ ہو ہی رہا تھا کہ ایک بندہ خدا نے آ کر موسیٰ کو اطلاع دی اور مصر سے بھاگنے کا مشورہ دیا۔(۲۱) موسیٰ مصر سے نکل گئے اور دعا فرمائی کہ اے اللہ! مجھے ظالموں کے پنجے سے بچا۔

## ربط بین الرکوعین (۲،۳):

ماقبل میں حضرت موسیٰ کا واقعہ تھا اس رکوع میں بھی حضرت موسیٰ کا واقعہ مذکور ہے۔

## خلاصہ رکوع ۳:

موسیٰ کا شعیبؑ کی خدمت میں جانا اور دس سال تک خدمت کرنا تا کہ محکومی کی زندگی کا انہیں پورا احساس ہو۔ ماخذ آیت ۲۵۔۲۷۔

## ربط آیات:

(۲۲) اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کر کے مدین کی طرف چل نکلے۔(۲۳) مدین کے کنویں پر پہنچے تو یہ قصہ پیش آیا۔(۲۴) ان دو لڑکیوں کے مویشیوں کو پانی پلا کر سایہ میں جا بیٹھے اور یہ دعا فرمائی۔(۲۵) ان دو لڑکیوں میں سے ایک بلانے کے لئے آئی۔ وہاں جا کر موسیٰ نے سارا ماجرا سنایا۔ شعیبؑ نے فرمایا کوئی خوف نہ کریں۔ آپ ظالموں کے پنجہ سے بچ کر آ گئے ہیں۔(۲۶) ایک صاحبزادی نے عرض کی کہ انہیں بکریاں چرانے کے لئے اجرت پر رکھ لیجئے۔(۲۷) شعیبؑ نے فرمایا کہ میں اس شرط پر ایک لڑکی آپ کے نکاح میں دینے کے لئے تیار ہوں۔(۲۸) موسیٰ نے فرمایا یہی فیصلہ رہا۔ ان دو مدتوں میں سے جو میرا جی چاہے گا پوری کر دونگا۔

## ربط بین الرکوعین (۳،۴):

ماقبل میں حضرت موسیٰ کا واقعہ تھا اسی رکوع میں بھی حضرت موسیٰ کا واقعہ جاری ہے۔

## خلاصہ رکوع ۴:

محکومی کی دس سالہ زندگی بسر کرنے کے بعد موسیٰ کا مع اہلیہ کے مصر کی طرف جانا اور راستہ میں نبوت کا عطا ہونا۔ ماخذ آیت ۲۹،۳۲۔

ربط آیات:

(۲۹) موسیٰ اپنی معیاد پوری کر کے بمعہ اہلیہ کے مصر جا رہے تھے کہ راستہ میں یہ واقعہ پیش آیا۔ تجلی الٰہی کا مشاہدہ فرمایا۔ آگ سمجھ کر وہاں گئے۔ (۳۰) اس نار سے یہ آواز آئی۔ (۳۱) یہ ایک معجزہ عطا ہوا۔ (۳۲) یہ دوسرا معجزہ ملا یہ دونوں معجزے دے کر فرعون کی طرف جانے کا حکم فرمایا۔ ۳۳: موسیٰ نے فرعون کے ہاں جانے میں یہ عذر پیش کیا۔ (۳۴) اور ہارونؑ کی نبوت کے لئے درخواست کی۔ (۳۵) درخواست منظور فرمائی اور فرعون کی گرفت سے بچنے اور غلبہ پانے کی خوشخبری دی۔ (۳۶) فرعون اور اس کی قوم نے موسیٰ پر جادوگری کا الزام لگایا۔ (۳۷) موسیٰ نے فرمایا اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے جو اس کی طرف سے ہدایت لایا ہے اور نتیجہ کس کے حق میں اچھا نکلے گا۔ (۳۸) فرعون نے اپنی قوم میں الوہیت کا اعلان کیا اور موسیٰ کے خدا کو دیکھنے کی یہ تدبیر نکالی۔ (۳۹) فرعون اور اس کے لشکر نے خدا کی زمین میں رہ کر اس کی غلامی سے تکبر کیا اور خیال آیا کہ ہمارے ہاں لوٹ کر نہیں آئیں گے۔ (۴۰) ہم نے سب کو پکڑ کر سمندر میں پھینک دیا۔ (۴۱) اور انہیں دوزخ کا داعی بنایا۔ (۴۲) ان کے لئے دنیا میں لعنت اور قیامت میں دوزخ ہے۔

ربط بین الرکوعین (۴، ۵):

ماقبل سے ربط ظاہر ہے کہ وہاں حضرت موسیٰ کا ذکر تھا اور اس رکوع میں آپ کی کتاب کا ذکر ہے جیسے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ "ولقد اتینا موسی الکتاب." الایۃ

خلاصہ رکوع: ۵:

(۱) غرق فرعون کے بعد موسیٰ کو توریت ملی۔ بنی اسرائیل کی طرف موسیٰ مبعوث ہوئے تو بنی اسمٰعیل کی طرف رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) مبعوث ہیں اور ان پر اتمام حجت ہو رہا ہے۔

ماخذ: (۱) آیت ۴۳۔ (۲) ۴۶۔ ۴۷۔

ربط آیات:

(۴۳) ان اوصاف حمیدہ سے متصف کتاب موسیٰ کو دی گئی۔ (۴۴) آپ وہاں موجود نہیں تھے بلکہ عہدۂ نبوت کے باعث آپ کو یہ اطلاعات صحیحہ مل رہی ہیں۔ (۴۵) اور آپ مدین میں بھی نہیں تھے۔ ان کے واقعات بھی بذریعہ وحی آپ کو معلوم ہو رہے ہیں۔ (۴۶) اور آپ کوہ طور پر بھی نہ تھے۔ لیکن یہ واقعات بذریعہ وحی القاء ہو رہے ہیں تاکہ آپ بنی اسرائیل کو ڈرائیں جن کے پاس پہلے کوئی نبی نہیں آیا۔ (۴۷) ان کے ہاں نبی بھیجنے کا اصلی باعث یہ ہے۔ (۴۸) اب تسلیم حق میں بہانے بنا...

رہے ہیں۔موسیٰ جیسے معجزات مانگتے ہیں۔کیا جب وہ معجزات موسیٰ نے پیش کیے تھے تو وہ لوگ مان گئے تھے۔(۴۹) اگر قرآن نہیں مانتے تو قرآن اور توریت سے کوئی اور بہتر کتاب منزل من اللہ ہے تو لاؤ۔میں اس کا اتباع کرنے کو تیار ہوں۔(۵۰) اگر نہ لائیں تو سمجھ لیجئے کہ ان کے پاس کوئی کتاب نہیں ہے۔محض اپنے ہوائی خیالات کے متبع ہیں۔

## ربط بین الرکوعین(۵،۶):

ماقبل میں خاص متبع الٰہی کا بیان تھا جو کہ موسیٰ ہے اس رکوع میں عام متبعین الٰہی کا بیان ہے۔

## خلاصہ رکوع ۶:

(۱)۔جس طرح موسیٰ کی تابعدار ایک جماعت پیدا ہوگئی تھی۔اسی طرح اب بھی ہوگا۔(۲)۔اور جس طرح موسیٰ کو ام القریٰ میں بھیج کر تعلّی اختیار کرنے والوں کو تباہ کیا گیا تھا۔اسی طرح رسول اللہ ﷺ (تسلیما کثیرا کثیرا) کو ام القریٰ (مکہ معظمہ) میں بھیجا گیا ہے اور تعلّی اختیار کرنے والوں کو تباہ کیا جائے گا۔ماخذ (۱) آیت ۵۲۔(۲) آیت ۵۹۔

### ربط آیات:

(۵۲) اہل کتاب اس کی تصدیق بھی کر چکے ہیں۔(۵۳) وہ اس پر ایمان بھی لاتے تھے۔(۵۴) انہیں دونوں (توراۃ اور قرآن) پر عمل کرنے کا بدلہ ملے گا۔(۵۵) یہ ان کے حق کا نمونہ ہے۔(۵۶) بنی اسرائیل مانیں اور جن کے گھر میں قرآن نازل ہو وہ نہ مانیں۔اس میں آپ کا کیا اختیار ہے۔(۵۷) قرآن نہ ماننے میں یہ عذر لنگ پیش کرتے ہیں۔(۵۸) تذکیر بایام اللہ ہے۔اے مخالفین قرآن ان کھنڈروں سے جا کر عبرت حاصل کرو۔(۵۹) اللہ تعالیٰ کا یہ دستور ہے اور وہ پورا ہو گیا۔(۶۰) جن دنیا کی چیزوں پر تم مغرور ہو وہ فانی ہیں اور اللہ تعالیٰ کے ہاں دائمی نعمتیں ہیں جو قرآن کے اتباع سے مل سکتی ہیں۔

## ربط بین الرکوعین(۶،۷):

ماقبل میں اطاعت گزاروں اور ان کے فضائل بیان ہوئے جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔"اولٰئك يؤتون اجرهم مرتين." الآیۃ۔اس رکوع میں ایمان جو کہ طاعات کا سبب ہے اس کی طرف ترغیب ہے اور ایام اللہ کو یاد دلا کر توحید پر دلائل قائم کیے گئے ہیں۔

## خلاصہ رکوع ۷:

معاندین حق جن معبودوں کی عبادت کر رہے ہیں قیامت کے دن وہ ان سے بیزار ہوں گے۔ماخذ آیت ۶۳۔

ربط آیات:

(٦١) کیا یہ دو شخص برابر ہو سکتے ہیں۔(٦٢) قیامت کے دن ان سے یہ سوال ہوگا۔(٦٣) جن کے دروازوں پر ساری عمر پڑے رہے آج وہ ان سے بیزار ہو گئے۔(٦٤) رؤساء تو پہلے بیزار ہو چکے ہیں۔اب معبودان باطل کو بلاتے ہیں۔وہ کوئی جواب نہیں دیتے۔اس وقت دست حسرت ملیں گے کاش کہ ہدایت پا لیتے۔(٦٥) جب یہ سوال ہوگا۔(٦٦) اس کا کوئی جواب ان کے پاس نہ ہوگا۔(٦٧) ہاں اگر ان میں سے کوئی تائب ہو جائیگا تو وہ یقیناً نجات پا جائیگا۔(٦٨) کفار نے جب یہ اعتراض کیا تھا کہ یہ قرآن مکہ معظمہ اور طائف کے کسی بڑے آدمی پر کیوں نہ نازل ہوا۔تب اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔کہ اللہ جسے چاہے منصب نبوت کے لئے اختیار فرمائے اس میں کسی آدمی کا اختیار نہیں ہے۔(٦٩) اللہ تعالیٰ ہر شخص کی استعداد ظاہری اور باطنی کو جانتا ہے لہٰذا وہ جسے اہل سمجھتا ہے انتخاب فرماتا ہے۔(٧٠) اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور تمام امور میں اسی کا فیصلہ حق بجانب ہے اور اسی کی طرف تمہیں لوٹایا جائیگا۔(٧١) اگر وہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ رات بنا دیں تو کون دن لا سکتا ہے؟(٧٢) اگر ہمیشہ دن بنا دے تو آرام کے لئے رات کون لا سکتا ہے؟(٧٣) یہ اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے کہ دونوں چیزیں اس نے بنا دی ہیں۔یکے بعد دیگرے آرہے ہیں اور جہان کا سلسلہ چلا جا رہا ہے۔(٧٤) قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ان سے پوچھے گا۔(٧٥) ہر امت پر اس کا نبی گواہ ہوگا کہ اس نے تبلیغ احکام کر دی پھر ان سے شرک کی دلیل پوچھی جائے گی۔پھر انہیں علم ہوگا کہ حق اللہ تعالیٰ کے لئے ہے۔

## ربط بین الرکوعین(٧،٨):

ماقبل میں عام منکرین اور ان کو وعید سنانے کا مضمون بیان کیا گیا اس رکوع میں خاص منکر قارون کا تذکرہ ہے۔

## خلاصہ رکوع ٨:

کفار مکہ معظمہ کا گھمنڈ توڑنے کے لئے قارون کی مثال دی جاتی ہے۔ماخذ آیت ٧٣۔

ربط آیات:

(٧٦) اللہ نے اس قدر سے وسیع خزانہ عطا فرمایا تھا۔اس کی قوم نے اسے کہا کہ اکڑ مت۔اللہ تعالیٰ اکڑنے والوں کو پسند نہیں فرماتا۔(٧٧) اس دولت سے کچھ آخرت کے لئے بنا لو اور زمین میں رہ کر فساد نہ کرو۔(٧٨) اس نے کہا اللہ تعالیٰ نے کب دیا ہے یہ تو میرے علم کا نتیجہ ہے۔(٧٩) اپنے خدام کا ہار سنگار کر کے ایک دن نکلا۔اسے دیکھ کر بعض نیکو کاروں کے منہ بھی بھر آیا۔کاش کہ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی قارون کی طرح دولت عطا کرتا۔(٨٠) سمجھداروں نے انہیں یوں سمجھایا۔(٨١) اسے

اوراس کے محلات کو ہم نے زمین میں غرق کر دیا۔(۸۲) کل جو لوگ ایسے مال و دولت کی تمنا کر رہے تھے خدا کا شکر بجالانے لگے کہ اگر ہمیں بھی ایسی دولت ملتی تو یہی حشر ہوتا۔ شکر ہے کہ ایسی دولت نہیں ملی تھی۔(۸۳) دار آخرت کی کامیابی سرکشوں کو نصیب نہیں ہوگی۔(۸۴) جو نیکی لائے گا اس سے بہتر اجر پائے گا۔(۸۵) اللہ تعالیٰ آپ کو بعد از ہجرت مکہ معظمہ پر فاتحانہ لائے گا۔(۸۶) آپ کو تو قرآن ملنے کی توقع نہیں تھی۔ یہ تو اللہ تعالیٰ کا فضل ہوا کہ آپ کو قرآن ملا اور عہدۂ نبوت عطا ہوا۔ لہٰذا آپ مخالفین قرآن کی ہرگز حمایت نہ کریں۔(۸۷) اور آیات قرآن پر عمل کرنے سے یہ لوگ آپ کو روکنے نہ پائیں۔(۸۸) اور آپ کے تعلق باللہ میں خلل نہ آنے پائے۔ ہر چیز اس کی ذات کے سوا فنا ہونے والی ہے۔ سب چیزوں کا فیصلہ اسی کے قبضہ میں ہے اور اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔

**خلاصہ رکوع: ۹**

عود الی المقصود (یعنی تعلّی والوں کی تباہی اور بے قصور کی سرفرازی اللہ تعالیٰ کے قبضہ میں ہے

ماخذ آیت (۸۳،۸۵) !!

# سورة العنكبوت

## سورة العنكبوت مكية، نزلت بعد سورة الروم

سورۂ عنکبوت کا سورۂ قصص سے ربط:

پہلی سورت میں نبی کریم ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کی ایذا کا بیان تھا اس سورت میں مؤمنین کی ایذا کا بیان ہے۔

تسمیۂ سورۂ عنکبوت:

**(بسم اللّٰه) المتجلی باللطف والقهر (الرحمن) بالتوفيق الايمان (الرحيم) بالتميز فيه بين الصادقين والكاذبين.**

ترجمہ: اس اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو نرمی مہربانی اور غصے قہر وغضب میں رونما ہے۔ جس نے ایمان کی توفیق میں بڑی مہربانی کی۔ جس نے ایمان میں سچے اور جھوٹے لوگوں کے درمیان فرق ظاہر کر کے خصوصی مہربانی کی۔

وجہ تسمیہ سورت العنکبوت:

سورۃ العنکبوت کو عنکبوت اس لئے کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس میں مکڑی کی مثال بیان فرمائی ان مشرکین کے لئے جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے علاوہ کو دوست بنا رکھا ہے۔ اور وہ (ماسوائے اللہ تعالیٰ کے) بت اور مزعوم معبود ہیں۔ قال اللہ تعالیٰ "مثل الذین ......لو کانوا یعلمون".

عن عکرمۃ قال: کان المشرکون اذا سمعوا تسمیۃ: سورت البقرۃ وسورۃ العنکبوت یستھزون بھا فنزل قولہ تعالیٰ: انا کفیناک المستھزء ین.

موضوع سورۃ:

سورۂ عنکبوت سورۂ قصص کے مضمون کا تتمہ ہے۔ سورۂ قصص میں اس امت کی کامیابی اور سرفرازی کا جو وعدہ کیا گیا ہے وہ جہاد اور ہجرت سے پورا ہوگا۔ چونکہ بنی اسرائیل کے جذبات حریت وغیرت مدت ہائے مدیدہ کی غلامی سے مردہ ہو چکے تھے۔ اس لئے ان کی کامیابی قوائے غیبیہ سے ہوئی اور یہاں وہ قصہ نہیں ہے اس لئے بظاہر قوت بازوئے مسلم اور حقیقت میں اعانت الٰہی سے کامیابی ہوگی۔

فضیلت سورۃ العنکبوت:

عن أبی بن کعبؓ عن رسول اللہ ﷺ: من قرأ سورۃ العنکبوت کان لہ الأجر عشر حسنات بعدد کل من المؤمنین والمنافقین.

(الکشف والبیان عن تفسیر القرآن :۸/۹، ۳۰، ور مخشری :۳/۴۱۲، والواحدی:۳/۱۹۶)

حضرت ابی بن کعبؓ سے رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کا فرمان منقول ہے کہ جس نے سورت عنکبوت کی تلاوت کی تو اس کے لئے مؤمنوں اور منافقوں میں سے ہر ایک ایک کے مقابلے میں دس دس نیکیاں ہوں گی۔

خواب میں سورۃ العنکبوت پڑھنے کی تعبیر:

حضرت ابن سیرینؒ نے فرمایا ہے۔ اگر خواب میں دیکھے کہ سورۂ عنکبوت پڑھتا ہے۔ دلیل ہے کہ موت کے وقت تک اللہ تعالیٰ کی پناہ میں ہوگا۔ (تعبیر الرؤیا: ۳۵۴)

ترتیب جمعی (29) ترتیب نزولی (85) آیات (69) رکوعات (7) کلمات (780) حروف (4145) زبر (1412) زیر (604) پیش (434) دو زبر (33) دو زیر (17) دو پیش (21) کھڑا زبر (175)

کمڑی زیر(14) الٹا پیش (12) جزم (782) شد(308) مد(63)

## خلاصہ رکوع ۱:

امت محمدیہ (علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام) کا افتتان جہاد سے ہوگا۔ ماخذ آیت ۲۔۶۔

### ربط آیات:

(۱) حروف مقطعات میں سے ہے اس کی تفصیل سورۂ بقرہ کے ابتداء میں ملاحظہ ہو۔ (۲) کیا مسلمان فقط دعویٰ سے چھوٹ جائیں گے اور ان کا امتحان نہیں لیا جائیگا۔ (۳) ہم نے پہلے لوگوں سے بھی امتحانات لئے۔ اللہ تعالیٰ ضرور سچے اور جھوٹے کو ممتاز کر کے چھوڑے گا۔ (۴) کیا بدکار ہمارے قبضے میں نہیں آئیں گے؟ کیسا برا فیصلہ کرتے ہیں۔ (۵) جو شخص ملاقات الٰہی کا امیدوار ہے تو وہ واقعی ہونے والی ہے لہٰذا اس کے لئے عسر و یسر میں پوری تیاری کرتا رہے۔ (۶) ہر کوشش کا نتیجہ کرنے والے کو ہی ملے گا۔ اللہ تعالیٰ کو تو کسی چیز کی ضرورت نہیں ہے۔ (۷) ایمانداروں کو یہ جزا ملے گی۔ (۸) اللہ تعالیٰ کی اطاعت کے بعد والدین کی پوری اطاعت کی جائے۔ مگر فقط شرک میں ان کا لحاظ نہ کیا جائے۔ (۹) ایمانداروں کو نیکوکاروں کی فہرست میں شامل کیا جائے گا۔ (۱۰) بعض آدمی آزمائش کے وقت فیل ہو جاتے ہیں۔ (۱۱) اللہ تعالیٰ بھی مؤمن اور منافق کا امتیاز کر کے چھوڑے گا۔ (۱۲) کفار نے مؤمنین کو گمراہ کرنے کے لئے یہ حیلہ تجویز کیا اور یہ حیلہ محض جھوٹا تھا۔ (۱۳) ہاں اس دلالت علی الشر کا گناہ بھی ان کے خود کردہ گناہوں کے ساتھ شامل ہوگا اور قیامت کے دن ان سے پوچھا جائے گا۔

## ربط بین الرکوعین (۱، ۲):

ماقبل میں بعث بعد الموت کا مضمون تھا اس رکوع میں رسالت کا مضمون ہے۔

## خلاصہ رکوع ۲:

تذکیر بایام اللہ اور شروع واقعہ ابراہیمؑ۔ ماخذ آیت ۱۴۔۱۶۔

### ربط آیات:

(۱۴) ساڑھے نوسو برس نوحؑ نے تبلیغ فرمائی۔ بالآخر ان کی قوم غرق ہوئی۔ (۱۵) ہم نے نوحؑ اور کشتی والوں کو بچا لیا۔ چونکہ یہ ایمان دار تھے۔ (۱۶) ابراہیمؑ بھی عبادت الٰہی کا پیغام لائے۔ (۱۷) ان بے حقیقت بتوں کی پرستش کرتے ہو۔ اللہ تعالیٰ کی عبادت کیوں نہیں کرتے۔ (۱۸) اگر نہیں مانتے تو یہ ان لوگوں کی عادت مستمرہ ہے۔ نبی کا کام فقط تبلیغ حق ہے۔ تکمیل حق نہیں ہے۔ (۱۹) کیا اللہ تعالیٰ کی ابتدائی آفرینش اور دوبارہ پیدا کرنے کی قدرت کو نہیں دیکھتے۔ اگر دیکھیں تو بت پرستی کی حقیقت

آشکارا ہو جائے۔(۲۰) زمین میں سیر کر کے عجائبات قدرت دیکھو تو تمہیں اللہ تعالیٰ کی طاقت معلوم ہو۔(۲۱) تمہیں لوٹ کر اسی کے ہاں جانا ہے۔رحمت و عذاب اسی کے قبضہ میں ہے۔(۲۲) اور تم کہیں بھی اللہ تعالیٰ کی گرفت سے نہیں بچ سکتے۔

## ربط بین الرکوعین(۲،۳):

ماقبل میں حضرت نوحؑ کا واقعہ بیان ہوا اور ساتھ ساتھ آپ کی قوم کی ہلاکت بیان ہوئی۔اس رکوع میں حضرت لوطؑ اور آپ کی قوم کا واقعہ مذکور ہے۔

## خلاصہ رکوع ۳:

تذکیر بایام اللہ بقیہ واقعہ ابراہیم علیہ السلام اور لوط علیہ السلام۔ماخذ آیت ۲۱،۲۲،۲۸

### ربط آیات:

(۲۳) کفار رحمت الٰہی سے محروم ہوں گے۔(۲۴) اس تبلیغ حق کے عوض میں انہوں نے یہ فیصلہ کیا کہ اسے قتل کر دو یا جلا دو لیکن اسے بچایا۔(۲۵) ابراہیمؑ نے فرمایا دنیا میں بت پرستی کر لو۔قیامت کے دن تم ایک دوسرے پر لعنت کرو گے۔(۲۶) ساری قوم میں سے ایک لوطؑ ان پر ایمان لائے۔ابراہیمؑ تنگ آکر ہجرت کر کے نکل گئے۔(۲۷) اللہ تعالیٰ نے انہیں نعم البدل اعزہ عطا فرمائے۔(۲۸) لوطؑ نے اپنی قوم کو یہ کلمہ حق پہنچایا۔(۲۹) لوطؑ کی تبلیغ کا یہ جواب دیا کہ عذاب لا دو۔(۳۰) لوطؑ نے بارگاہ الٰہی میں فریاد کی۔

## ربط بین الرکوعین(۳،۴):

ماقبل میں حضرت لوطؑ کا قصہ مذکور ہوا اس میں حضرت ابراہیمؑ، حضرت لوطؑ، حضرت شعیبؑ اور ان کی قوموں کی ہلاکت کا بیان ہے۔

## خلاصہ رکوع ٤:

تذکیر بایام اللہ (بقیہ واقعہ لوطؑ) اس کے بعد شعیبؑ کا واقعہ اور پھر تبصرہ۔ماخذ آیت ۳۱۔۳۲۔۳۶۔۴۰۔

### ربط آیات:

(۳۱) لوطؑ کی قوم کو تباہ کرنے سے پہلے وہ فرشتے ابراہیمؑ کے پاس بیٹے کی خوشخبری دینے کے لئے آئے۔کیونکہ لوطؑ ابراہیمؑ کی روحانی اولاد ہیں اور ان کی امت کو تباہ کرنے کے لئے جا رہے ہیں۔تو گویا کہ نسل روحانی ابراہیمؑ کی منقطع ہو رہی ہے اور ابراہیمؑ خلیل الرحمٰن ہیں اس لئے ان کی دلجوئی مقصود ہے۔لہٰذا ایک روحانی اولاد کے تباہ کرنے سے پہلے بہترین روحانی اور

جسمانی اولاد کی انہیں خوشخبری دی جارہی ہے۔ واللہ اعلم۔ (۳۲) اس میں (میرے روحانی بیٹے) لوطؑ ہیں۔ (۳۳) لوطؑ قوم کی بدکاری کی وجہ سے مہمانوں کو دیکھ کر پریشان ہوئے لیکن فرشتوں نے تشفی دی۔ (۳۴) ہم ان کی بدکاری کی وجہ سے عذاب کرنے کے لئے آئے ہیں۔ (۳۵) قوم لوطؑ کی بستیوں میں عقلمندوں کے لئے عبرت ہے۔ (۳۶) شعیبؑ نے اپنی قوم کو یہ پیغام حق پہنچایا۔ (۳۷) انہوں نے جھٹلایا اور یہ عذاب پایا۔ (۳۸) عاد اور ثمود کے مکانات کو بھی دیکھتے ہو انہیں بھی شیطان نے راہ راست سے روکا اس کا کہا مان لیا حالانکہ وہ عقلمند تھے۔ اس کے بعد عذاب الٰہی نے انہیں تباہ کر دیا۔ (۳۹) قارون، فرعون اور ہامان نے پیغام حق کی مخالفت کی جو موسیٰؑ کی معرفت پہنچایا تھا۔ (۴۰) ہر ایک قوم ان میں سے مختلف قسم کے عذاب الٰہی میں گرفتار ہوئی۔ اس میں اللہ تعالیٰ کا کوئی قصور نہیں بلکہ یہ ان کے اپنے اعمال کی شامت ہے۔ (۴۱) اب یہ لوگ مخالفین قرآن اللہ تعالیٰ سے ہٹ کر غیر اللہ کو معبود بنا رہے ہیں۔ یہ دین ان کا مکڑی کے جالے کی طرح کمزور ہے۔ (۴۲) ان کے معبودان باطل کا اللہ تعالیٰ کو سب علم ہے۔ (۴۳) امم سابقہ کے واقعات لوگوں کے نفع کے لئے ہم بیان کرتے ہیں۔ لیکن سمجھدار ہی انہیں سمجھ سکتے ہیں۔ (۴۴) آسمان و زمین بیکار تو نہیں بنائے گئے لیکن اس کے حکم و مصالح سے مؤمن ہی فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

## ربط بین الرکوعین (۴، ۵):

ماقبل توحید کے دلائل اور اس کی مثالیں اور ایسے دلائل جو صراحۃً وحی کا پتہ دیتے ہیں ان جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ "اتل ما اوحی الیك من الكتاب..." الایۃ

## خلاصہ رکوع ۵:

معاندین حق کی پرواہ نہ کریں اور تعلق باللہ کو بذریعہ قرآن مضبوط سے اضبط بنالیں۔ ماخذ آیت ۴۵۔

**ربط آیات:**

(۴۵) قرآن پڑھا کیجئے اور نماز ادا فرمایئے۔ نماز سے تمام نقائص دور ہو جائیں گے۔ (۴۶) اہل کتاب سے مناظرہ کی نوبت آئے تو خوش اسلوبی سے ہو اور اپنے مسلک سے انہیں اطلاع دیدی جائے۔ (۴۷) معاندین قرآن کے سوا باقی سب لوگ قرآن حکیم کی تصدیق کرتے ہیں۔ (۴۸) آپ کی رسالت کی تکذیب کا منشا تو ان کے پاس کوئی ہے نہیں۔ کیا آپ لکھا پڑھا کرتے تھے جس سے انہیں شبہ ہو رہا ہے۔ (۴۹) اہل علم تو ان واضح اور روشن آیات کو تسلیم کرتے ہیں فقط ظالم انکار کرتے ہیں۔ (۵۰) کہتے ہیں کہ اس قسم کے معجزات کیوں نہیں لاتے (جس سے ہماری تسلی ہو جائے) کہہ دیجئے معجزات بھیجنا اللہ

تعالیٰ کا کام ہے۔(۵۱) کیا یہ معجزہ نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نبی امّی پر قرآن نازل کیا۔اس دلیل سے بھی ایماندار ہی فائدہ اٹھائیں گے۔

**ربط بین الرکوعین(۵،۶):**

ماقبل میں اہل کتاب سے مناظرہ کا بیان تھا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا."ولا تجادلوا اهل الكتاب الا بالتی هی احسن."اس رکوع میں ان کا عذاب کو جلدی

طلب کرنے کا بیان ہے۔"ويستعجلونك با لعذاب."الاية.

**خلاصہ رکوع ٦:**

جہاد فی سبیل اللہ کے لئے اگر ہجرت کی ضرورت پیش آئے تو ہجرت کرنی ہوگی۔ماخذ آیت ۵٦۔

**ربط آیات:**

(۵۲)میرے صدق وکذب پر اللہ تعالیٰ کی شہادت کافی ہے۔وہ زمین وآسمان کی تمام چیزوں کا جاننے والا ہے۔جو باطل پر ہوگا وہی خائب و خاسر ہوگا۔(۵۳)اگر تمہارے عذاب کا وقت معین نہ ہوتا تو فوراً آجاتا۔یہ یاد رکھو۔ناگہاں عذاب آئیگا۔(۵۴)چند روز مہلت میں دنیا کی زندگی بسر کرلو۔آئندہ تمہارا ٹھکانہ جہنم ہے۔(۵۵)تمہاری بداعمالی کے باعث عذاب نیچے اور اوپر سے آئیگا۔(۵٦) کفار کو چونکہ چندروزہ مہلت ہے اس لئے اگر خدا پرستوں کو تنگ کریں تو خدا پرست کسی اور جگہ چلے جائینگے تاکہ مؤمنوں کے ایمان کا امتحان ہوجائے اور سرکشوں کی شرارت پر مہر تصدیق لگ جائے۔(۵۷)مرکر بھی سب چیزیں چھوڑنی تھیں۔اب زندگی میں اللہ تعالیٰ کے نام پر چھوڑ دو۔(۵۸،۵۹)ایماندار مصائب پر صبر کرنے والوں کی یہ جزائے خیر ہے۔(٦۰)ہجرت میں اگر رزق کا سوال پیش آئے تو یوں حل کرو کہ کتنے جاندار ایسے ہیں کہ روزانہ انہیں تازہ رزق ملتا ہے۔اسی طرح تمہارے لئے روزانہ رزق پہنچانے کا اللہ تعالیٰ کفیل ہوگا۔بلکہ یوں خیال کرو کہ جو یہاں دے رہا ہے وہ وہاں بھی دے گا۔(٦۱)تمام نظام عالم کا مالک اللہ تعالیٰ ہے۔جہاں جاؤ گے زمین وآسمان سورج چاند اسی کے ہونگے۔(٦۲)قبض وبسط رزق اسی کے قبضہ میں ہے۔(٦۳)خوردونوش کی تمام اشیاء پانی سے پیدا ہوتی ہیں اور پانی اللہ تعالیٰ نازل فرماتا ہے۔لہٰذا جو اس ملک میں بارش نازل کرتا ہے جہاں ہجرت کر کے جاؤ گے وہاں بھی نازل کرسکتا ہے۔

**ربط بین الرکوعین(٦،۷):**

ماقبل میں دنیا اور اس رکوع میں حقیقت دنیا بیان ہوئی اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔"وما هذه الحيوة الدنيا الا لهو و لعب."

### خلاصہ رکوع ۷:

اعادہ دعوٰی بطور نتیجہ (یعنی مسلمان جہاد کریں گے اور جہاد سے کامیابی ہوگی)۔ ماخذ آیت ۶۹۔

### ربط آیات:

(۶۴) مہاجر اگر فانی زندگی کی نعمتیں قربان کریں گے تو حقیقی زندگی آخرت کا نفع پائیں گے۔ کاش کہ یہ بات ان مخالفین حق و صداقت کو بھی سمجھ میں آ جائے۔ (۶۵) اللہ تعالیٰ کی خالص عبادت کے مواقع انہیں بھی نصیب ہوتے ہیں۔ مثلاً سمندر میں غرق ہونے کا جب خطرہ ہو تو سوائے اس کے اور کوئی ان کے کام نہیں آتا۔ لیکن نجات پانے کے بعد پھر شرک کرنے لگ جاتے ہیں۔ (۶۶) اور اللہ تعالیٰ کے احسان کا انکار کر دیتے ہیں۔ جو سمندر میں اس نے کیا تھا۔ اب دنیا کی زندگی کا چند روزہ نفع اٹھا لیں۔ آخرت میں سوائے عذاب کے اور کوئی چیز ان کے لئے نہیں ہے۔ (۶۷) کیا کفار مکہ پر ہمارا یہ احسان نہیں ہے۔ (۶۸) ان مجرموں سے بڑھ کر اور کیا ہو سکتا ہے اور شومئی قسمت کہ یہ کفار اس جرم میں مبتلا ہیں۔ (۶۹) جو لوگ ہمارے دین کی حمایت کے لئے مشرکوں سے جہاد کریں گے۔ ہماری دستگیری اور اعانت حاصل ہوگی۔

# سورۃ الروم

## سورۃ الروم مکیۃ، نزلت بعد سورۃ الانشقاق

### سورۂ روم کا سورۂ عنکبوت سے ربط:

(۱) سورۂ عنکبوت میں جہاد کا بیان تھا اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ "والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا۔" اس سورت میں مجاہدین کی نصرت اور ان کی کامیابی کا بیان ہے۔

(۲) اسی طرح ماقبل سورت میں ہجرت اور جہاد پر ثابت قدمی اختیار کرنے اور ثابت قدمی کے انجام یعنی کامیابی کا بیان تھا اس سورت میں مؤمنین کے غلبہ کا بیان ہے۔

### تسمیہ سورۃ روم:

(بسم اللّٰہ) الجامع بین اللطف والقھر (الرحمن) بتعمیم اللطف فی الجملۃ (الرحیم) بتعظیم اللطف للمؤمنین.

ترجمہ: اس اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو نرمی خوشگواری اور غیظ و غضب کو جامع ہے۔ جس نے اپنی نرمی اور رحم دلی

میں سب کو عام کر کے عام مہربانی فرمائی۔ جس نے مؤمنوں کے لئے اپنی بڑی نرمی مقرر کر کے خصوصی رحم فرمایا۔

**وجہ تسمیہ سورت الروم:**

غلبہ روم کی پیش گوئی پر مشتمل ہونے کی وجہ سے یہ سورت الروم کہلائی۔ یہ لفظ قرآن مجید میں صرف ایک ہی مرتبہ وارد ہوا ہے۔

**وعن الأغر المزنیؓ أن رسول اللہ ﷺ قرأ فی صلاۃ الصبح بسورۃ الروم.**

(الدر المنثور: ٤٧٨/٦)

ترجمہ: حضرت مزنیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) نے صبح کی نماز میں سورۃ روم پڑھائی۔

**موضوع سورۃ:**

غلبہ اسلام کا اعلان، اس کے بعد دلائل غلبہ اور اصول غلبہ بتلائے جائیں گے۔

**فضیلت سورۃ الروم:**

**عن أبی بن کعبؓ قال: قال لی رسول اللہ ﷺ من قرأ سورۃ الروم له من الأجر عشر حسنات بعدد کل ملك سبح للہ بین السماء والارض وأدرك ما ضیع فی یومه ولیله.**

(تفسیر الثعلبی: ٢٩١/٧، التفسیر الوسیط للواحدیٰ: ٤٢٧/٣، تفسیر الزمخشری: ٤٨٩/٣، تفسیر البیضاوی: ٢١١/٤، اللباب فی علوم الکتاب: ٤٣٤/٥، السراج المنیر: ١٧٩/٣، تفسیر أبی السعود: ٦٧/٧، درج الدرر فی تفسیر الآیٰ والسور: ١٣٨٠/٣، تفسیر حدائق الروح والریحان: ٧٣/٢٢)

حضرت ابی بن کعبؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) نے مجھ سے فرمایا: جو سورت روم کی تلاوت کرے تو اس کے لئے ہر اس فرشتے کے بدلے دس نیکیاں ہوگی جو ارض و سماء کے بیچ میں اللہ تعالیٰ کی تسبیح خوانی کرتے ہو اور اس شخص کو اس عمل کا بھی ثواب ملے گا جو اس سے دن اور رات میں ضائع ہو گیا ہو۔

**خواب میں سورۃ الروم پڑھنے کی تعبیر:**

حضرت ابن سیرینؒ نے فرمایا ہے۔ اگر خواب میں دیکھے کہ سورۃ الروم پڑھتا ہے۔ دلیل ہے کہ اس کے ہاتھ پر کوئی روم کا شہر فتح ہوگا۔ (تعبیر الرؤیا: ٣٥٤)

**ترتیب جمعی (30) ترتیب نزولی (84) آیات (60) رکوعات (6) کلمات (819) حروف (3530) زبر (1086) زیر (501) پیش (379) دو زبر (36) دو زیر (29) دو پیش (5) کھڑا زبر (91) کھڑی زیر (7)**

الٓمّٓ پیش (7) جزم (435) شد (227) مد (45)

## خلاصہ رکوع ۱:

اعلان غلبہ اسلام۔ ماخذ آیت ۴ (جس دن رومیوں کو فتح ایرانیوں پر ہوئی اسی دن مسلمانوں کو جنگ بدر میں کفار مکہ پر فتح ہوئی۔)

### ربط آیات:

(۱) حروف مقطعات میں سے ہیں۔ اس کی تفصیل سورۂ بقرہ کی ابتداء میں ہے۔ (۲،۳) روم مغلوب تو ہو گئے ہیں لیکن وہ عنقریب غالب آ جائیں گے۔ (۴) دس سال سے پہلے غلبہ پالیں گے اور اس دن مسلمان بھی خوش ہونگے۔ غزوہ بدر میں ادھر مسلمانوں کو فتح نصیب ہوئی ادھر رومیوں کو ایرانیوں پر فتح ہوئی۔ (۵) یہ فتح اللہ تعالیٰ کی مدد سے ہوگی۔ (۶) یہ وعدہ الٰہی پورا ہو کر رہے گا۔ اگرچہ ظاہر میں کافر اسے نہ مانیں۔ (۷) کافروں کی نظر فقط دنیا کے اسباب پر ہے۔ خدائی طاقتوں کو یہ نہیں جانتے۔ (۸) جس اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان و مابینھما کو ٹھیک ضرورت کے مطابق بنایا ہے اسی طرح وہ حق کی حمایت بھی فرمائے گا۔ چونکہ یہ لوگ بعثت بعد الموت کے منکر ہیں۔ اس لئے ان تمام کاموں کو جو خرق عادت ہوں مشتبہ نظر سے دیکھتے ہیں۔ (۹) پہلی قوموں کے حالات کا مطالعہ کریں جو ان سے بھی زبردست تھیں۔ کس طرح اللہ تعالیٰ نے انہیں حق کی مخالفت کے باعث تباہ کیا۔ خدا تعالیٰ نے ان پر ظلم نہیں کیا۔ ان لوگوں نے اپنے اعمال کی سزا پائی۔ (۱۰) تکذیب آیات الٰہی اور استہزاء کے باعث ان پر تباہی آئی۔

### ربط بین الرکوعین (۱، ۲):

اوپر منکرین قیامت کا ذکر ہے اور اسی رکوع میں منکرین قیامت کی شرمندگی کا ذکر ہے۔

## خلاصہ رکوع: ۲

دلائل غلبہ۔ ماخذ آیت ۱۱۔۱۹۔

### ربط آیات:

(۱۱) ہر چیز کی ابتداء و انتہا اسی کے قبضہ میں ہے۔ لہٰذا جسے چاہے آگے بڑھائے۔ (۱۲) آخرت میں بھی جسے چاہے عزت دے جسے چاہے ذلیل کرے۔ (۱۳) ان کے شریک شفاعت بھی نہیں کر سکیں گے۔ (۱۴) قیامت کے دن جنت اور دوزخ والے علیحدہ علیحدہ کر دیئے جائیں گے۔ (۱۵) ایماندار باغ میں نعمتیں پائیں گے۔ (۱۶) کافر عذاب میں مبتلاء کئے جائیں

گے۔(۱۷،۱۸) تمنائے جنت کرنے والوں کو ان اوقات میں تسبیح وتقدیس بیان کرنی چاہئے۔(۱۹) شب وروز زندہ سے مردہ اور مردہ سے زندہ نکلنے کا مشاہدہ کرتے ہو۔ دوبارہ تمہاری پیدائش بھی یوں ہی ہوگی۔

## ربط بین الرکوعین(۲،۳):

ماقبل میں توحید کا مضمون اور اس رکوع میں توحید کے دلائل مذکور ہیں۔

## خلاصہ رکوع ۳:

دلائل غلبہ۔ماخذ آیت ۲۰ تا ۲۷۔

## ربط آیات:

(۲۰) جو خدا تعالیٰ مٹی سے انسان بنانے کی طاقت رکھتا ہے کیا وہ مغلوب انسان کو غالب نہیں کرسکتا۔(۲۱) جو خدا عورت مرد مختلف الخیال کو یک دل و یک جان بنا سکتا ہے کیا وہ خدا پرستوں کو کانھم بنیان مرصوص نہیں بنا سکتا تاکہ یک دل یک جان ہو کر فتح پائیں۔(۲۲) جس نے زمین وآسمان میں اتنی دوری بنائی اور ایک ماں اور ایک باپ کی اولاد ہونے کے باوجود ایسی مختلف زبانیں سکھائیں کہ ایک دوسرے کی زبان سمجھ ہی نہیں سکتے کیا وہ کفار کے شیرازہ کو منتشر نہیں کرسکتا۔(۲۳) جس طرح رات کی خوابیدہ قوتیں دن کو کام کرتی ہیں کیا وہ مسلمانوں کی خوابیدہ قوتوں کو بیدار کر کے کام نہیں لے سکتا۔(۲۴) جس طرح بجلی چمکنے کے بعد ماء حیات نازل ہوتا ہے اسی طرح مسلمانوں کی خوف ورجا کی حالت میں اللہ تعالیٰ کی رحمت ان کے شامل حال ہوگی اور میدان جنگ میں اللہ تعالیٰ کفار کے مقابلہ میں انہیں فاتح بنائے گا۔(۲۵) زمین وآسمان جب اس کے تابع فرمان ہیں۔لہٰذا جب چاہے ان کی قوتوں کو تائید حق میں صرف کرائے۔ ہر چیز اس قدر اس کے تابع فرمان ہے کہ مردوں کو حکم دے تو وہ بھی نکل آئیں۔(۲۶) زمین و آسمان والے سب اس کے غلام ہیں۔ ہر چیز اسی کی تابع فرمان ہے۔(۲۷) سب چیزوں کا مبدأ و معاد اسی کے قبضہ میں ہے بلکہ معاد اس پر آسان ہے۔

## ربط بین الرکوعین(۳،٤):

ماقبل میں دلائل توحید کا بیان تھا ادھر دلائل توحید اور رد شرک کا بیان ہے۔

## خلاصہ رکوع ٤:

اصول غلبہ اور وہ آٹھ ہیں جن کی تفصیل اس رکوع میں آئے گی۔ماخذ آیت ۳۰ تا ۳۸۔

ربط آیات:

(۲۸) جب تم اپنے غلاموں کو اپنا شریک نہیں بنا سکتے تو اللہ تعالیٰ کے بندوں کو اس کا شریک۔ س طرح بناتے ہو۔ (۲۹) یہ ظالم عقل کے تابع نہیں ہیں۔ اپنی خواہشات کا اتباع کرتے ہیں۔ (۳۰) آپ ان کی پرواہ نہ کریں ان اصول کے پابند رہیں تو غلبہ آپ کو حاصل ہوگا۔ پہلا اصل اقم وجہک للدین۔ (۳۱) دوسرا اصل (انابته الیٰ اللّٰه) منیبین الیه۔ تیسرا اصل واتقوه چوتھا اصل اقیموا الصلوٰة۔ پانچواں اصل ولا تکونوا من المشرکین۔ (۳۲) افتراق وانشقاق مشرکین کا شیوہ ہے۔ (۳۳) ویسے تو انابت الی اللہ اور تقویٰ سے جی چراتے ہیں لیکن مصیبت کے وقت اسی کے دروازہ پر آتے ہیں اور نجات پاکر پھر شرک میں مبتلاء ہو جاتے ہیں۔ (۳۴) خداداد نعمت کا انکار کر دیتے ہیں۔ (۳۵) کیا ان کے پاس شرک کی کوئی دلیل ہے۔ (۳۶) انسان غیر مستقل مزاج واقع ہوا ہے۔ (۳۷) قبض وبسط رزق کو ارادۂ الٰہی میں محدود خیال کرتے ہو تو اس کا دروازہ چھوڑ کر کہیں نہ جاتے۔ مؤمن ان باتوں سے نفع حاصل کر سکتے ہیں۔ (۳۸) چھٹا اصل آت ذالقربی۔ ساتواں اصل والمسکین۔ آٹھواں اصل وابن السبیل۔ ان اصولوں کی پابندی سے فلاح حاصل ہوگی۔ واللّٰه اعلم وعلمه اتم۔ (۳۹) انفاق فی سبیل اللہ سے برکت ہوگی اور سود خوری سے بے برکتی۔ لہٰذا جن مصارف میں روپیہ خرچ کرنے کا حکم دیا گیا ہے ان میں دل کھول کر خرچ کرو۔ (۴۰) اللہ تعالیٰ نے تمہیں پیدا کیا اور رزق دیا۔ علاوہ اس کے موت وحیات اسی کے قبضہ میں ہے کیا تمہارے معبودوں کو بھی اس قسم کی طاقت ہے۔ ہرگز نہیں۔

## ربط بین الرکوعین (۴، ۵):

ماقبل میں دلائل توحید اور اس رکوع میں بھی دلائل توحید ہیں۔ "ومن ایٰته ان یرسل الریاح مبشرات." الایة.

## خلاصہ رکوع ۵:

موجب فساد بر وبحر بداعمالی مخلوقات ہے۔ (لہٰذا مسلمان جب غلبہ پائیں گے تو اسے مٹائیں گے۔) ماخذ آیت ۴۱

ربط آیات:

(۴۱) فساد بر وبحر انسان کی بداعمالی کا نتیجہ ہے۔ (۴۲) زمین میں سیر کر کے دیکھ کر آؤ۔ آیا پہلے لوگوں کی بداعمالی سے زمین میں فساد برپا ہوا تھا یا نہ۔ (۴۳) آپ اپنی ذات کو اس دین قیم کے تابع رکھیے۔ ان کے فسادات کی پرواہ نہ کیجئے۔ (۴۴) نافرمان پر نافرمانی کا اثر بد پڑے گا اور نیکوکار اپنے لئے ٹھکانہ بنا رہے ہیں۔ (۴۵) ایمانداروں کو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے جزائے خیر عطا فرمائے گا۔ (۴۶) جس طرح بارش سے پہلے ہوائیں خوشخبری دینے والی آتی ہیں اسی طرح مومنین

کی جزائے خیر سے پہلے اللہ تعالیٰ کی طرف سے بشارت آرہی ہیں۔(۴۷) پہلے انبیاءؑ کے مخالفین سے بھی ہم نے بدلہ لیا۔مؤمنین کی مدد کرنا ہی ہمارا فرض ہے۔(۴۸،۴۹) بارش جس طرح زمین کے اب بخارات کا نتیجہ ہوتی ہے اسی طرح مومنین کی جزائے خیران کے اعمال کا نتیجہ ہوگی۔(۵۰) جس طرح باران رحمت مردہ زمینوں کو زندہ کردیتی ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ کی رحمت مؤمنین کے غم سے مرجھائے ہوئے دلوں کو تروتازہ بنادیگی۔اور وہی ذات جسمانی احیائے موتی بھی اسی طرح کرنے گی۔(۵۱) اگر ایسی ہوا بھیجیں جس سے ان کی کھیتی زرد ہو جائے تو اللہ تعالیٰ کی سابقہ نعمتوں کا بھی انکار کر بیٹھیں گے۔(۵۲) آپ ان مردہ دلوں کو کس طرح سمجھا سکتے ہیں۔(۵۳) اوران اندھوں کو کس طرح کچھ دکھا سکتے ہیں۔آپ کی تبلیغ سے فقط ایماندار نفع اٹھا سکتے ہیں۔

## ربط بین الرکوعین(۵،۶):

ماقبل میں توحید کے دلائل اور قیامت کا اثبات تھا اس رکوع میں بھی توحید کے دلائل اور قیامت کا اثبات ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔"الذی خلقکم." الخ.

## خلاصہ رکوع ۶:

وہ قادر مطلق جس کے قبضے میں ضعف اور قوت کی باگیں ہیں، وہ اس خدا پرست کمزور جماعت کو طاقتور اور دشمنان خدا کی طاقتور جماعت کو کمزور بنا سکتا ہے۔ماخذ آیت ۵۴

## ربط آیات:

(۵۴) ضعف اور قوت کی باگ فقط اللہ تعالیٰ کے قبضہ میں ہے۔(۵۵) ان مجرموں کو زندگی دنیا کا ضعف قیامت کے دن معلوم ہوگا، اسے ذرہ بے مقدار خیال کریں گے۔(۵۶) ایماندار کہیں گے تقدیر الٰہی کے مطابق تم پورا وقت صرف کر کے آئے ہو۔(۵۷) آج مجرموں کو کوئی معذرت نفع نہیں دے گی۔(۵۸) ہم نے انہیں اس قرآن میں ہر مسئلہ سمجھایا لیکن انہوں نے ہر ایک مسئلہ پر باطل کا الزام لگایا۔(۵۹) اللہ تعالیٰ کی طرف سے دلوں پر مہر لگنے کی یہ علامت ہے۔(۶۰) اللہ تعالیٰ کا وعدہ کامیابی یقیناً پورا ہونے والا ہے۔ان بے ایمانوں کی وجہ سے آپ عجلت نہ فرمائیں۔







# سورۃ لقمٰن

## سورة لقمٰن مكية، نزلت بعد سورة صٓفّٰت

### سورۂ لقمان کا سورۂ روم سے ربط:

سورۃ کے اختتام پر قرآن مجید کی مدح بیان کی گئی اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "ولقد ضربنا للناس هٰذا القرآن من كل مثل." اس سورت کی ابتداء میں بھی قرآن کی مدح بیان کی گئی ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہیں۔ "تلك اٰيٰت الكتاب الحكيم هدى و رحمة للمحسنين."

### تسمیہ سورۃ لقمان:

(بسم اللّٰه) المتجلی بكمالاته فی آيات كتابه المشتمل علىٰ انواع الحكمة (الرحمن) بجعله هدى للكل (الرحيم) بجعله رحمة للمحسنين.

ترجمہ: اس اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو اپنی اس کتاب کی آیات میں اپنے کمالات کے ساتھ جلوہ نما ہے۔ جس میں طرح طرح کی حکمتیں ہیں۔ جس نے سب کے لئے یہ (کتاب) ہدایت بنا کر عام مہربانی فرمائی۔ جس نے محسنین لوگوں کے لئے اس کتاب کو رحمت بنا کر خصوصی مہربانی فرمائی۔

### وجہ تسمیہ سورت لقمان:

اس سورت کا نام لقمان کی طرف اضافت کرنے کی وجہ سے یہ رکھا گیا ہے۔ یہ سورت لقمان کے ذکر اس کی حکمت بھری باتوں اور اپنے بیٹے کو سکھائے گئے آداب پر مشتمل ہے اور اس سورت کے علاوہ کسی اور سورت میں لقمان کا لفظ وارد نہیں ہوا ہے۔

عن البراءؓ قال: كان رسول اللّٰه ﷺ يصلى بنا الظهر فنسمع منه الأية بعد الآيات من سورة لقمان والذاريات. (صفوة التفاسير: ۴۸۶/۲)

ترجمہ: حضرت براءؓ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ (تسلیماً کثیراً کثیراً) نے ہمیں ظہر کی نماز پڑھائی تو ہم نے ان سے سورۂ لقمان اور ذاریات کی آیات کے بعد آیت سنی۔

### موضوع سورۃ:

اس کتاب سے فقط محسنین فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

## فضیلت سورۃ لقمان:

**عن البراء بن عازبؓ قال: کان رسول اللهﷺ یصلی بنا الظهر فنسمع منه الآية بعد الآيات،من سورة لقمان والذاريات.**

(أخرجه ابن ماجه في سننه، كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها : ۱ / ۲۷۱)

حضرت براء بن عازبؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) نے ہمیں ظہر کی نماز پڑھائی تو ہم نے ان سے سورت لقمان اور سورت ذاریات کے بعد آیت سنی۔

## خواب میں سورۃ لقمان پڑھنے کی تعبیر:

سورۃ لقمان: جو یہ سورۃ پڑھے یا اس کے سامنے پڑھی گئی ہو تو اللہ تعالیٰ اس کو کتاب وحکمت سکھائیں گے اور اس کو یقین خالص سے نوازیں گے۔ ص (۴۴۴) (خوابوں کی تعبیر کا انسائیکلوپیڈیا)

**ترتیب جمعی (31) ترتیب نزولی (57) آیات (34) رکوعات (4) کلمات (748) حروف (2110) زبر (694) زیر (326) پیش (207) دوزبر (19) دوزیر (32) دوپیش (20) کھڑا زبر (92) کھڑی زیر (17) الٹا پیش (5) جزم (343) شد (187) مد (18)**

## خلاصہ رکوع ۱:

نیکوکاروں کو اس کتاب سے ہدایت رحمت اور دانشمندی عطا ہو سکتی ہے۔ ماخذ آیت ۳،۲۔

## ربط آیات:

(۱) حروف مقطعات میں سے ہے۔ ان کی بحث ابتداء سورۂ بقرہ میں ملاحظہ ہو۔ (۲) حکمت ودانش والی کتاب کی یہ آیتیں ہیں۔ (۳) اس سے استفادہ فقط محسنین کر سکتے ہیں۔ (۴) یہ محسنین کے اوصاف حمیدہ ہیں۔ (۵) ان ہی اوصاف والے ہدایت یافتہ اور فلاح پانے والے ہیں۔ (۶) قرآن کے مقابلے میں بعض لوگ بیہودہ قصوں سے مشغلہ رکھتے ہیں۔ (۷) آیات الٰہی کے سننے سے تکبر کرتے ہیں۔ اس کی سزا دردناک عذاب ہے۔ (۸) ایمانداروں کی یہ جزائے خیر ہے۔ (۹) اللہ تعالیٰ کا سچا وعدہ ہے۔ ان نعمتوں میں ہمیشہ رہیں گے۔ (۱۰) اللہ تعالیٰ وہ قادر مطلق ہے جس نے ان سب چیزوں کو بنایا ہے۔ (۱۱) یہ تو اللہ تعالیٰ کی پیدائش ہے یہ مشرکین اپنے معبودوں کی بھی پیدائش دکھائیں۔

## ربط بین الرکوعین (۱، ۲):

ماقبل میں عام محسنین کا بیان تھا اس رکوع میں ایک خاص محسن حضرت لقمان کا بیان ہے۔

## خلاصہ رکوع ۲:

ایک حکیم دانشمند کا طرز عمل دکھایا جاتا ہے (کہ قرآن حکیم کو جو لوگ عملی جامہ پہنائیں گے وہ ایسے ہو جائینگے) ماخذ آیت ۱۲۔

### ربط آیات

(۱۲) ہم نے حضرت لقمان کو حکمت عطا فرمائی تھی۔ (۱۳) حکیم کا پہلا کام شرک سے نفرت ہے۔ (۱۴) دوسرا کام اللہ تعالیٰ کے بعد اطاعت والدین ہے۔ (۱۵) والدین کی اطاعت بشرطیکہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہ ہو۔ (۱۶) تیسرا کام عقیدۂ مجازات ہے۔ (۱۷) اقامت الصلوٰۃ. امر بالمعروف نہی عن المنکر. صبر علی المصائب حکیم کے خصوصیات ہیں۔ (۱۸) تکبر سے نفرت، غرور سے تنفر حکیم کا شیوہ ہے۔ (۱۹) اطمینان سے چلنا، پست آواز سے بولنا حکیم کے صفات حمیدہ ہیں۔

## ربط بین الرکوعین (۲، ۳):

ماقبل میں حضرت لقمان اور ان کے اپنے بیٹے کو نصیحت کرنے کا تذکرہ تھا اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ "یبنی اقم الصلوۃ وامر بالمعروف وانه عن المنکر." اس رکوع میں توحید اور ابطال شرک کا بیان ہے۔

## خلاصہ رکوع ۳:

تذکیر بالآء اللہ (جس محسن کے یہ احسانات ہوں کیا اس کے ارشاد کی تعمیل کرنا دانشمندی نہیں) ماخذ آیت ۲۰۔۲۱۔

### ربط آیات:

(۲۰) کیا یہ احسانات تم پر اللہ تعالیٰ کے نہیں ہیں۔ (۲۱) جب اس محسن کے احکام کی تعمیل کے لئے کہا جائے تو یہ غیر معقول جواب دیتے ہیں۔ (۲۲) جس شخص نے اپنے آپ کو سپرد خدا کیا اس نے مضبوط کڑے میں ہاتھ ڈالا۔ (۲۳) کفار کے کفر سے آپ مغموم نہ ہوں۔ ان کے تمام اعمال کا ہمیں علم ہے۔ (۲۴) چند روز دنیا میں نفع اٹھالیں پھر سخت عذاب کے لئے ہم انہیں مجبور کریں گے۔ (۲۵) خدا تعالیٰ کو زمین و آسمان کا خالق بھی مانتے ہیں۔ پھر بھی اس کی اطاعت سے جی چراتے ہیں۔ (۲۶) سب چیزیں زمین و آسمان میں اللہ تعالیٰ کی مملوک ہیں اور وہ سب سے مستغنی۔ (۲۷) اگر ساری دنیا کے درخت قلمیں بنادی جائیں اور سمندر سیاہی کے کام آئیں اور اس سمندر اسے سات سمندر اور بھی خرچ ہو جائیں تو بھی کلمات الٰہی ختم

نہ ہونے پائیں۔اس غیر متناہی خزانہ میں سے انسانوں کو چند کلمات عطا ہوئے ہیں کہ ان کی اطاعت کریں لیکن وہ اس سے بھی قاصر ہیں۔(۲۸) دوسری مرتبہ پیدا ہونے میں تمہیں کیوں تعجب ہے۔حالانکہ ساری دنیا کے آدمیوں کا پیدا کرنا اللہ تعالیٰ پر اتنا آسان ہے جس طرح ایک آدمی کا پیدا کرنا۔(۲۹) کیا اس خدا تعالیٰ کی اس طاقت کا اندازہ نہیں لگایا جس کے ماتحت یہ سارا نظام چل رہا ہے۔(۳۰) یہ سب حق کے تابع ہیں اور تمہارے معبود باطل ہیں۔لہٰذا ان کے تابع ایک ذرہ بھی نہیں ہے۔

## ربط بين الركوعين(۳،٤):

اوپر بھی اللہ تعالیٰ کی قدرت کی دلیلیں تھیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔"الم تر ان اللّٰه یولج الیل فی النھار ویولج النھار فی الیل و سخر الشمس والقمر ."الایة ۔آگے بھی اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ کے دلائل ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔الم تر ان الفلك تجری فی البحر."الایة.

## خلاصه ركوع ٤:

تذکیر بالآء اللہ ( کیا اس محسن کے احکام کی تعمیل کرنا جس کے یہ احسانات ہوں دانشمندی نہیں ہے۔ماخذ آیت (۳۱)۔

## ربط آیات:

(۳۱) اس کی نعمتوں کا فیضان فقط بر ہی میں نہیں، بلکہ بحر بھی لگا تار جاری ہے۔(۳۲) جب سمندر میں طوفان آگھیرتا ہے تو خالصتاً اسی کو پکارتے ہیں اور نجات پانے کے بعد بعض ان میں سے اس توحید پر پختہ رہتے ہیں۔(۳۳) اے لوگوں اس دن کے آنے سے پہلے اپنا تعلق اللہ تعالیٰ سے درست کرلو۔اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ سچا ہے۔تمہیں دنیا کی زندگی اور شیطان بہکا نہ دیں۔(۳۴) دراصل انسان ہر حالت میں اللہ تعالیٰ کا محتاج ہے۔اور اس کے قبضہ میں ہے۔یہ اس کی غلطی ہے کہ اپنے آپ کو آزاد سمجھ لیتا ہے ورنہ اس کا رزق، اس کے اعمال، اسکی موت وحیات پر اسی کا قبضہ ہے۔جب اس کی سب چیزیں اس کے ہاتھ میں ہیں۔تو اس کی دانشمندی اسی میں ہے کہ اس کا تابع فرمان ہو کر رہے تاکہ دنیا میں عزت اور آخرت میں نجات پائے۔






# سورة السجدة

## سورة السجدة مكية، نزلت بعد سورة المؤمنين

**سورۃ السجدہ کا سورۂ لقمان سے ربط:**

(۱) سورۂ لقمان میں قرآن کی مدح بیان ہوئی اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔"هدى و رحمة للمحسنين." اس سورت میں بھی قرآن کی مدح ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔"تنزيل الكتاب لاريب فيه من رب العلمين ."

(۲) سورۂ لقمان کے آخر میں توحید کا بیان تھا کہ صرف اللہ تعالیٰ غیب کو جانتا ہے وہ علیم وخبیر عذات ہے۔"ان الله عنده علم الساعة.....ان الله عليم خبير." آگے بھی دلائل توحید ذکر ہوتے ہیں۔"الذى خلق السمٰوات والارض." الخ.

**تسمیۃ سورۃ السجدۃ:**

(بسم الله)المتجلى بربوبيته الكلية فى كتابه (الرحمن)بتنزيله (الرحيم)بازالة الريب منه.

ترجمہ: اس اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو اپنی کتاب میں اپنی پوری ربوبیت کے ساتھ عیاں ہے۔جو اس کتاب کے اتارنے میں مہربان ہے۔جو اس کتاب میں شک وشبہ ختم کرنے میں رحم کرنے والا ہے۔

**وجہ تسمیہ سورۃ السجدہ:**

اس سورت میں مومنوں کے اوصاف کا تذکرہ ہے جن میں سے ایک صفت یہ ہے کہ وہ مومنین جب قرآن مجید کی آیات سنتے ہیں تو سجدہ میں گر پڑتے ہیں آیت نمبر ۱۵

عن ابن عباس انه قال:نزلت سورة السجدة بمكة سوى ثلاث آيات (الناسخ والمنسوخ:ج۲ص ۵۸۰)

ابن عباس سے روایت ہے فرمایا: سورت سجدہ سوائے تین آیات کے مکہ میں نازل ہوئی۔

**دوسرا نام الم تنزیل:**

عن ابى هريرة قال :كان النبى ﷺ يقرأ فى الفجر يوم الجمعة (الٓمٓ تنزيل )السجده وهل أتىٰ عَلَى الْإِنْسَانِ (اخرجه البخارى كتاب الجمعة: ۲۶۷/۱)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہا کہ نبی ﷺ تسلیما کثیرا کثیرا بروز جمعہ صبح کی نماز میں الم سجدہ اور سورت دھر پڑھا کرتے

تھے۔

خلاصہ وموضوع سورۃ السجدہ:

دعوت الی الکتاب۔

فضیلت سورۃ السجدۃ:

عن ابن عباسؓ أن النبیﷺ کان یقرأ فی الصلاۃ الفجر یوم الجمعۃ: آلم تنزیل السجدۃ وھل أتی علی الانسان حین من الدھر، وأن النبیﷺ کان یقرأ فی صلاۃ الجمعۃ، سورۃ الجمعۃ والمنافقین.

(أخرجہ مسلم، کتاب الجمعۃ: ۱/۲۶۷)

حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) جمعہ کے دن نماز فجر میں سورت الٓم السجدہ اور ھل اتی علی الانسان کی تلاوت فرمایا کرتے تھے۔ اور نماز جمعہ میں سورۃ جمعہ اور سورت منافقین پڑھا کرتے تھے۔

خواب میں سورۃ السجدہ پڑھنے کی تعبیر:

حضرت ابن سیرینؒ نے فرمایا ہے۔ اگر خواب میں دیکھے کہ سورۃ السجدہ پڑھتا ہے۔ دلیل ہے کہ سجدہ کرتا ہوا دنیا سے رحلت کرے گا۔ (تعبیر الرؤیا: ۳۵۴)

ترتیب جمعی (32) ترتیب نزولی (75) آیات (30) رکوعات (3) کلمات (330) حروف (1518) زبر (519) زیر (214) پیش (185) دو زبر (13) دو زیر (17) دو پیش (1) کھڑا زبر (15) کھڑی زیر (6) الٹا پیش (4) جزم (322) شد (109) مد (21)

خلاصہ رکوع ۱:

جس قادر مطلق نے مٹی سے مختلف تغیرات دے کر تمہیں ذی سمع و بصر و افئدہ انسان بنایا۔ کیا اس کی ربوبیت کا تقاضا یہ نہیں تھا کہ تمہاری روحانی تربیت کے لئے ہدایات بھیجے۔ ماخذ آیت (۲۔۷ تا ۹)۔

ربط آیات:

(۱) حروف مقطعات میں سے ہے۔ اس کی تفصیل سورۃ بقرہ کے ابتداء میں ملاحظہ ہو۔ (۲) رب العٰلمین نے قرآن نازل فرمایا ہے۔ (۳) یہ خود ساختہ نہیں ہے بلکہ انذار کیلئے نازل ہوا ہے۔ (۴) اس خالق السمٰوٰت کی طرف سے نازل ہوا ہے۔ (۵) نظام عالم کی تدابیر اسی کے قبضہ میں ہے۔ اس کی تدبیر نے تقاضا کیا کہ تمہاری روحانی اصلاح کے لئے قرآن

نازل ہو۔(۹) اللہ تعالیٰ وہ ذات ہے جس نے ہر چیز کو خوبصورت بنایا اور انسان کی ساخت مٹی سے شروع کی اور اسے ذی سمع و بصر وافئدہ انسان بنایا۔قدرت الٰہی کی اس نعمت کا تم شکریہ بجا نہیں لاؤ گے۔اگر بجالانا چاہو تو اسی لئے قرآن نازل ہوا ہے۔(۱۰) اس کی اطاعت کی ضرورت انہیں اس لئے محسوس نہیں ہوتی کہ وہ مجازات کے قائل ہی نہیں۔(۱۱) انہیں کہہ دو پہلے تمہیں ملک الموت مارے گا پھر اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔(۱۲) قیامت کے دن نادم ہو کر یہ درخواست کریں گے۔(۱۳) اگر ہم چاہتے تو کوئی گمراہ نہ رہنے پاتا۔(یعنی بالجبر ہدایت عطا فرماتے)۔(۱۴) تم نے دنیا میں ہمیں بھلا دیا تھا آج ہم تمہیں اپنی رحمت سے محروم کر دیں گے۔(۱۶،۱۵) کتاب الٰہی پر ایمان لانے والوں کے اوصاف حمیدہ یہ ہیں۔(۱۷) ان خدا پرستوں کے لئے ان کی آنکھوں کی ٹھنڈک تیار کی گئی ہے اور وہ بدلہ ان کے اعمال صالحہ کا ہوگا۔(۱۸) کیا فرمانبردار اور قانون شکن برابر ہو سکتے ہیں۔(۱۹) ایمان والوں کی جزا یہ ہے۔بے ایمانوں کی سزا یہ ہے۔(۲۱) آخرت سے پہلے انہیں دنیا کا عذاب بھی چکھائیں گے۔شاید یہ ہدایت پر آجائیں۔(۲۲) کلام الٰہی سے منہ موڑنے والے سے بڑھ کر اور کون مجرم ہو سکتا ہے۔

## ربط بین الرکوعین(۱،۲):

گزشتہ رکوع میں موت کا بیان تھا اس رکوع میں قیامت کا بیان ہے۔

## خلاصہ رکوع:۲

رب العالمین کی کتاب سے استفادہ کرنے والوں اور ترک استفادہ والوں سے سلوک الٰہی۔(ماخذ آیت۔۱۹ تا ۲۲)

## ربط بین الرکوعین(۲،۳):

گزشتہ رکوع میں قیامت کا اثبات اور مؤمنین اور کافروں کا انجام بیان کیا گیا۔اس رکوع میں بھی قیامت کا بیان ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔"ان ربك هو يفصل بينهم يوم القيامة."(الآية)

## خلاصہ رکوع:۳:

جس طرح موسیٰ کے متبعین کی ایک جماعت پیدا ہوگئی تھی اسی طرح اب بھی ہوگا۔ماخذ آیت ۲۳۔۲۴۔

## ربط آیات:

(۲۴،۲۳) جو کتاب موسیٰ کو دی گئی تھی وہ بنی اسرائیل کے لئے ہادی تھی۔توریت کے ذریعہ سے ائمہ کی ایک جماعت پیدا ہوگئی تھی (امثال امم سابقہ چونکہ عبرت کے لئے ہوتے ہیں، اس لئے معلوم ہوتا ہے کہ یہاں بھی ایک جماعت متبع قرآن ضرور

ہوگی۔(۲۵) اختلاف کرنے والوں کے فیصلے اللہ تعالیٰ ،قیامت کے دن کریگا۔(۲۶) کیا مخالفین کے لئے یہ عبرت کم ہے۔(۲۷) کیا یہ مخالفین اللہ تعالیٰ کے ان احسانات کو نہیں مانتے۔(۲۸) پوچھتے ہیں فیصلہ کا دن کب آئے گا۔(۲۹) یاد رکھو فتح کے دن تمہیں عذاب دیکھنے کے بعد ایمان نفع نہیں دے سکے گا۔(۳۰) جانے دیجئے انہیں یوم فتح کا انتظار کرنے دیجئے۔

# سورة الاحزاب

## سورة الاحزاب مكية، نزلت بعد سورة آل عمران

**سورۃ الاحزاب کا سورۂ سجدہ سے ربط:**

سورۂ سجدہ کے آخر میں ذکر ہوا کہ کافروں کو یوم القضاء کے دن فائدہ نہیں دے گا۔ "قل یوم الفتح لا ینفع الذین کفروا ایمانهم ولا هم ینظرون." آگے سورت الاحزاب کی ابتداء میں حضور ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کو حکم ہوا کہ ان کافروں اور منافقوں کی بات کو نہ ماننا۔ "یایها النبی اتق الله ولاتطع الکفرین والمنافقین."

**تسمیہ سورۃ احزاب:**

(بسم الله) المتجلی بجمعیته فی نبیه (الرحمن) بالامر بالتقوی والنهی عن مطاوعة الاعدآء (الرحیم) بتخصیصه بالوحی.

ترجمہ: اس اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو کہ اپنے نبی (حضرت محمد ﷺ تسلیماً کثیراً کثیراً) کی ذات میں فی الجملہ جلوہ نما ہے۔ جس نے اپنے نبی ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کو تقویٰ و پرہیزگاری کا حکم دے کر اور دشمنوں کے تابعداری سے منع فرما کر بہت مہربانی کی۔ جس نے اپنے نبی ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کو وحی کے لئے خاص کیا۔

**وجہ تسمیہ سورۃ الاحزاب:**

اس سورت میں قریش کے مشرک گروہوں اور ان کا ساتھ دینے والوں غطفان ،بنو قریظہ اور بعض دیگر عرب قبائل کا ذکر ہے۔ وہ مدینہ میں مسلمانوں کے مقابل لڑنے کا ارادہ رکھتے تھے۔ اللہ نے ان کے چال کو ناکام بنادیا اور مؤمنوں کے لیے اللہ ہی کافی ہے۔ اس لئے یہ سورت، سورت الاحزاب کے نام سے موسوم ہوئی۔ قال تعالیٰ: یحسبون الا حزاب لم یذ هبوا وان یات الاحزاب.....الخ

عن ابی بن کعب قال: قال رسول الله ﷺ من قرا سورة الأحزاب وعلمها اهله وماملکت یمینه أعطی

الأمان من عذاب القبر .(اخرجه الثعلبی فی الکشف والبیان، ج۸ ص۳٦٦)

حضرت ابی بن کعبؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تسلیماً کثیراً نے فرمایا": جو شخص سورت احزاب پڑھے، گھر والوں اور اپنے غلام باندی کو سکھائے، اللہ تعالیٰ اس کو عذاب قبر سے امان دیں گے۔

### موضوع سورۃ:

آپ اپنے فرض منصبی کے ادا کرنے میں کفار اور منافقین کی پرواہ نہ کریں۔ بلکہ اقارب بھی ادائے فرض میں حارج نہ ہونے پائیں۔

### فضیلت سورۃ الاحزاب:

**عن أبی بن کعبؓ قال: قال رسول اللهﷺ من قرأ سورة الأحزاب وعلمها أهله وما ملكت يمينه أعطى الأمان من عذاب القبر.**

(تفسير الثعلبی:۵/۸،تفسير الوسيط للواحدی:۳۵۷/۳،تفسير الزمخشری:۵٦۵/۳،تفسير البيضاوی: ۲۴۰/۴،اللباب فی علوم الكتاب:۵۹۹/۱۵،السراج المنير:۲۷۷/۳،تفسير أبی السعود: ۱۹۹/۷،روح البيان:۲۵۷/۷،درج الدرر فی تفسير الآی والسور :۴۲۷/۳، تفسير حدائق الروح والريحان:۴۰۱/۲۲)

حضرت ابی بن کعبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً) نے فرمایا جو کوئی شخص سورت احزاب پڑھے اور اپنے اہل وعیال اور اپنے غلام یا باندی کو سکھائے تو اس کو عذاب قبر سے آمان ملے گا۔

### خواب میں سورۃ الاحزاب پڑھنے کی تعبیر:

حضرت ابن سیرینؒ نے فرمایا ہے۔ اگر خواب میں دیکھے کہ سورۃ الاحزاب پڑھتا ہے۔ دلیل ہے کہ مال پائے گا اور دشمن کو دے گا۔ (تعبیر الرؤیا:۳۵۵)

**ترتیب جمعی (33) ترتیب نزولی (90) آیات (73) رکوعات (9) کلمات (1282) حروف (5700) زبر (1860) زیر (1533) پیش (562) دوزبر (125) دوزیر (17) دوپیش (14) کھڑا زبر (204) کھڑی زیر (10) الٹا پیش (12) جزم (729) شد (379) مد (94)**

### خلاصہ رکوع ۱:

اجمال مسائل ثمانیہ۔ ماخذ (۱) آیت ۱ تا ۳ (۲) ما جعل الله سے امهاتكم تك. (۳) وما جعل ادعياء كم

سے غفورا رحیما تک۔ (٤) آیت ٦ (٥) ازواجہ امھاتھم (٦) واولو الارحام سے فی الکتب مسطورا تک۔ (٧) آیت ٧ (٨) آیت ٨۔

ربط آیات:

(۱) اے نبی کریم ﷺ (تسلیما کثیرا کثیرا) کفار و منافقین کی پرواہ نہ کریں۔ (۲) فقط وحی کا اتباع کریں۔ (۳) خدا تعالیٰ پر اعتماد کریں اور فقط اسی کو کارساز بنائیں۔ (۴) دو دل تو نہیں کہ ایک اللہ تعالیٰ کو دیا جائے اور دوسرا غلق خدا کو۔ ظہار والی عورتیں مائیں نہیں ہیں اور متبنیٰ حقیقی بیٹا نہیں بن سکتا۔ (۵) انہیں اپنے باپوں کی طرف نسبت کیا کیجئے۔ (۶) تمہارے مصالح کو تم سے زیادہ رسول اللہ ﷺ تسلیما کثیرا کثیرا سمجھتے ہیں۔ آپ کی ازواج مطہرات مؤمنوں کی روحانی مائیں ہیں۔ البتہ رحم کے لحاظ سے ان کے رشتہ دار زیادہ قریب ہیں۔ (۷) اپنے دین کی تبلیغ اور ایک دوسرے کی تصدیق کا وعدہ ہر ایک نبی سے لیا گیا تھا۔ (۸) تاکہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ انبیاء علیہم السلام سے تبلیغ حق کے متعلق دریافت فرمائے کہ انہوں نے تبلیغ ہونے کے بعد مخالفین حق کو سزا دے۔

## ربط بین الرکوعین (۱، ۲):

گزشتہ رکوع میں انعامات کا بیان تھا اس رکوع میں شکر انعامات کا بیان ہے۔

## خلاصہ رکوع ۲:

تفصیل اجمالاً (ملاحظہ ہو پہلا رکوع) ماخذ آیت ۹ تا ۲۰۔ نوٹ: دوسرے اور تیسرے رکوع میں ثابت کیا جائے گا کہ آپ نے کفار اور منافقین کی پرواہ نہیں کی۔

ربط آیات:

(۹) فتح غزوہ احزاب کی طرف اشارہ ہے۔ (۱۰) کفار نے گھیرا ڈال لیا تھا اس وقت نہایت ہی سخت نازک حالت تھی اور تمہیں طرح طرح کے گمان آرہے تھے۔ (۱۱) وہ وقت مسلمانوں کے امتحان کا تھا۔ (۱۲) منافقین تو اس امتحان میں یہاں تک بکواس کر چکے تھے کہ مدد وغیرہ کے وعدے سب غلط تھے۔ (۱۳) بعضوں نے یہ بھی کہہ دیا کہ اے مدینہ والو اب تمہارا کوئی ٹھکانہ نہیں ہے اور منافقین کی ایک جماعت بہانے بنا کر بھاگ رہی تھی۔ (۱۴) اگر یہ لشکر کفار کے خدانخواستہ مدینہ منورہ میں گھس آئیں اور ان سے مرتد ہونے کے لئے کہیں تو یہ منافق فوراً مان جائیں۔ (۱۵) حالانکہ حمایت اسلام کے وعدے اللہ تعالیٰ سے پہلے کر چکے تھے۔ (۱۶) یاد رکھو اے منافقین! موت کا وقت معین ہے۔ اس سے کہاں بھاگ سکتے ہو۔ (۱۷) اللہ

تعالیٰ سے تمہیں کون بچا سکتا ہے۔(۱۸) اللہ تعالیٰ ان روکنے والوں کو خوب جانتا ہے۔(۱۹) مسلمانوں کی حفاظت کے لئے جان و مال خرچ کرنے سے بخیل ہیں۔ اگر خطرہ پیدا ہو جائے تو ان کی حالت قریب الموت والے کی سی ہو جاتی ہے۔(۲۰) یہ خیال کرتے تھے بھلا یہ کفار قلع قمع کئے بغیر کیسے جا سکتے ہیں۔ لیکن اس خطرہ کے موقع پر رسول اللہ ﷺ تسلیماً کثیراً کثیراً اور مؤمنوں نے جو کچھ کیا وہ آگے تیسرے رکوع میں آ رہا ہے۔

## ربط بین الرکوعین (۲،۳):

ماقبل میں توحید کا مضمون تھا اس رکوع میں رسالت کا مضمون ہے۔

## خلاصہ رکوع ۳:

تفصیل اجمال اول۔ ماخذ آیت ۲۱۔

### ربط آیات:

(۲۱) مؤمنین کے لئے اس نازک موقع پر رسول اللہ ﷺ تسلیماً کثیراً کثیراً کا طرز عمل نمونہ ہے کہ ذرہ بھر خوف و ہراس طاری نہیں ہوا اور استقامت سے اسلام کی حمایت فرمائی۔ اس استقامت کی برکت سے اللہ تعالیٰ کی طرف سے غیبی امداد آئی اور آپ نے فتح پائی۔ فاعتبروا یااولی الابصار. (۲۲) کفار کے لشکر جرار کو دیکھ کر مؤمنوں نے یہ فرمایا اور ان کا ایمان سابقہ وعدوں کی تصدیق کے باعث اور زیادہ ہوا۔(۲۳) بعض تو اللہ تعالیٰ کی راہ میں شہید ہو گئے اور بعض سر بکف ہیں اور انہوں نے اپنے ارادہ میں کوئی تبدیلی نہیں کی۔(۲۴) وعدوں کو سچا کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے گا اور منافقین کو اگر چاہے تو معاف فرمائے اور توبہ کی توفیق دے۔(۲۵) اور اللہ تعالیٰ نے کفار کو ناکام و نامراد واپس فرمایا۔(۲۶) اور یہود بنی قریظہ نے چونکہ کفار کو مدد دی تھی اس لئے اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے ہاتھوں سے ان کا ستیاناس کرایا۔(۲۷) اور انکی زمین اور گھروں اور مالوں کا مسلمانوں کو وارث بنایا۔

## ربط بین الرکوعین (۳،۴):

ماقبل میں نبی ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کو خطاب تھا اس رکوع میں ان احکام کا بیان ہے جو کہ نبی ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کے ساتھ متعلق ہیں۔

## خلاصہ رکوع ۴:

تفصیل اجمال دوم۔(یعنی رسول اللہ ﷺ تسلیماً کثیراً کثیراً کے دو دل نہیں ہیں کہ ایک اللہ تعالیٰ کو راضی کریں اور دوسرے

سے ازواج کو راضی رکھیں۔) ماخذ آیت ۲۸۔

رابطِ آیات:

(۲۸) اے نبی کریم ﷺ تسلیماً کثیراً کثیراً ازواج مطہرات سے فرمادیں۔ اگر اسباب دنیا کی فراوانی چاہتی ہو۔ تو آؤ۔ میں تمہیں عزت سے رخصت کروں۔ (۲۹) اور اگر اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ تسلیماً کثیراً کثیراً کی رضا چاہتی ہو تو تمہارے لئے اللہ کے ہاں بہت بڑا اجر ہے۔ (۳۰) اے ازواج مطہرات! اگر تم سے غلطی ہو تو اس کی سزا تمہارے لئے دگنی ہے۔ (کیونکہ تمہاری غلطی کی وجہ سے رسول اللہ ﷺ تسلیماً کثیراً کثیراً پر بدنما داغ لگے گا۔ (۳۱) اگر تم نیکی کروگی تو اس کا اجر بھی دگنا ملے گا۔ (۳۲) اے ازواج مطہرات تمہارا درجہ دوسری عورتوں کا سا نہیں ہے۔ اگر کوئی حجاب کے اندر سے بھی بات پوچھے تو ذرا سا درشتی سے بات کرو تا کہ کسی کے دل میں وسواس شیطانی نہ آنے پائے۔ (۳۳) اطمینان سے گھر میں بیٹھی رہو۔ زمانہ جاہلیت کی طرح باہر مت پھرا کرو اور یاد الٰہی میں مصروف رہو۔ (۳۴) قرآن حکیم کی تلاوت گھروں میں بیٹھ کر کیا کرو۔

## ربط بين الركوعين (٤، ٥):

ماقبل میں خصوصی طور پر ازواج مطہرات کا بیان تھا اس رکوع میں عمومی طور پر عام مؤمن عورتوں کا بیان ہے۔

## خلاصہ رکوع ٥:

تفصیل اجمال سوم (چونکہ ادعیا (متبنٰی) حقیقی بیٹے نہیں ہوتے اس لئے ان کی ازواج کے ساتھ نکاح کی اجازت ہے۔ ماخذ آیت ۳۷۔

رابطِ آیات:

(۳۵) اس قسم کے مرد اور عورت اللہ تعالیٰ کی مغفرت اور اجر عظیم کے مستحق ہوں گے۔ (۳۶) اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ تسلیماً کثیراً کثیراً کے فیصلہ پر سر تسلیم خم کرنا مومن کا فرض ہے۔ (۳۷) قانون سابق کی بنا پر اس نکاح کے متعلق کسی کو لب کشائی کرنے کا حق نہیں ہے اگر چہ قانون جاہلیت کے لحاظ سے یہ نکاح طعن وتشنیع کا موجب ہوسکتا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کا ارادہ اس رسم غلط کی اصلاح تھا۔ (۳۸) جو چیز اللہ تعالیٰ نے حلال کردی ہے اس کے استعمال کرنے میں نبی ﷺ تسلیماً کثیراً کثیراً پر کوئی اعتراض نہیں ہوسکتا۔ (۳۹) یہ انبیاء علیہم السلام کا طرز عمل ہے۔ (۴۰) رسول اللہ ﷺ تسلیماً کثیراً کثیراً کا تو کوئی صاحبزادہ جوان ہے ہی نہیں۔ زیدؓ تو متبنٰی تھے۔ اس لئے یہ نکاح بیٹے کا بیوی سے نہیں ہے۔

ربط بین الرکوعین(۵،۶):

اس سے پہلے مسلمانوں کے اوصاف حسنہ پر مغفرت واجر عظیم کی بشارت تھی اب بھی ان کے لئے اجر کریم وفضلاً کبیراً کی بشارت دیتا ہے۔

خلاصہ رکوع ۶:

تفصیل اجمال چہارم رسول اللہ ﷺ تسلیماً کثیراً کثیراً مومنین کے مفاد کو ان کے نفسوں سے زیادہ سمجھتے ہیں۔ ماخذ آیت (۴۵،۴۶) جب حضور انور ﷺ تسلیماً کثیراً کثیراً میں یہ صفات پائی جاتی ہیں تو ان کی برکت سے مسلمانوں کے مفاد کو آپ یقیناً زیادہ سمجھتے ہیں۔

ربط آیات:

(۴۱،۴۲) اے مسلمانو صبح وشام اللہ تعالیٰ کو بکثرت یاد کیا کرو۔ (۴۳) تم پر اللہ تعالیٰ کی رحمت نازل ہوتی ہے اور فرشتے تمہارے لئے مغفرت طلب کرتے ہیں اور منشاء الٰہی یہ ہے کہ تمہیں ظلمت سے نکال کر نور کی طرف لائے۔ (۴۴) قیامت کے دن جس دن ملاقات الٰہی انہیں نصیب ہوگی اس دن کا تحفہ یہ ہوگا۔ (۴۵،۴۶) بندگان خدا کو مذکورۃ الصدر درجہ پر پہنچانے کے لئے آپ یہ فرض ادا کریں۔ (۴۷) جو آپ کی دعوت کو مان جائیں انہیں یہ خوشخبری سنا دیجئے۔ (۴۸) کفار اور منافقین کی پروا نہ کیجئے اور اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھئے۔ (۴۹) اگر طلاق قبل المس ہو اور دوسرا نکاح اس عورت کا عدت گزرے بغیر کرنے پر کفار یا منافقین اعتراض کریں تو اس کی پروا نہ کیجئے۔ (۵۰) رسول اللہ ﷺ تسلیماً کثیراً کثیراً تسلیماً کثیراً کثیراً کے لئے یہ سارے قسم عورتوں کے حلال ہیں۔ (۵۱) جس طرح معاملہ نکاح میں رسول اللہ ﷺ تسلیماً کثیراً کثیراً کے لئے بعض احکام خصوصی ہیں اسی طرح تقسیم اوقات متعلقہ ازواج میں بھی آپ کے لئے احکام خصوصی ہیں۔ (۵۲) ان قسموں کے علاوہ اور کسی عورت سے نکاح کرنے کی آپ کو اجازت نہیں ہے۔ ہاں ان کے علاوہ اور لونڈیاں رکھ سکتے ہیں۔

ربط بین الرکوعین(۶،۷):

ماقبل میں نبی کریم ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کے نکاح کی خصوصیت کا بیان تھا اس رکوع میں ازواج مطہرات کے ساتھ نکاح کرنے کی حرمت ابدی کا بیان ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ "و لا تنکحوا ازواجه من بعده ابدا."

خلاصہ رکوع:۷:

تفصیل اجمال پنجم وششم ازواج مطہرات مومنین کی روحانی مائیں ہیں۔ ان کی توقیر وحرمت بمنزلہ والدہ کے ہے اور ان سے

نکاح ابدالآباد حرام ہے۔لیکن یہ تمہاری نسباً مائیں نہیں ہیں۔اس لئے پردہ انہیں کرنا چاہیئے۔ماخذ آیت ۵۳تا۵۵۔

ربط آیات:

(۵۳)اے مسلمانوں! بلا اجازت حضور ﷺ تسلیما کثیرا کثیرا کے گھر نہ جاؤ اور کھانا کھا کر نکل آؤ۔(۵۴)اللہ تعالیٰ تمہاری استعداد اور جذبات اور افعال سے پورا واقف ہے۔اس لئے تقاضائے بشریت کو ملحوظ رکھ کر یہ احکام دے رہا ہے۔(۵۵)ازواج مطہرات کو اپنے محرموں اور غلاموں کے سامنے ہونے میں کوئی حرج نہیں ہے۔(۵۶)جس طرح اللہ تعالیٰ کی رحمت اور ملائکہ کا استغفار حضور انور ﷺ تسلیما کثیرا کثیرا کے ساتھ ہے اسی طرح تم بھی آپ کے حق میں دعائے رحمت کیا کرو اور سلام بھیجا کرو۔بلکہ جو فرض تبلیغ آپ کے ذمہ عائد ہوا ہے اس میں آپ کی اعانت کر کے دعا لو اور اس سے آپ پر اللہ تعالیٰ کی رحمت نازل ہوگی۔(۵۷)حضور ﷺ تسلیما کثیرا کثیرا کو ایذا پہنچانے والوں پر اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ تسلیما کثیرا کثیرا کی دنیا اور آخرت میں لعنت ہے۔(۵۸)اور جو لوگ مومن مردوں اور عورتوں کو نا کردہ گناہ کے باعث ایذا پہنچاتے ہیں وہ بہتان اور اثم مبین کے مرتکب ہو رہے ہیں۔

## ربط بین الرکوعین(۸،۷):

اوپر بھی پردے کا بیان تھا کہ ازواج مطہرات سے جب کوئی چیز مانگو تو پردے کے پیچھے سے مانگو۔"واذا سالتموهن متاعا فسئلوهن من ورآء حجاب."

اسی رکوع میں بھی پردے کا بیان ہے۔"يد نين عليهن من جلابيبهن."

## خلاصہ رکوع۸:

تفصیل اجمال ہفتم(قیامت کے دن انبیاءؑ سے سوال ہوگا،کہ انہوں نے تبلیغ فرمائی اور کیا نتیجہ برآمد ہوا۔اب امت احکام الٰہی کی پوری قدر کرے تاکہ قیامت کے دن ان کے حق میں بہتر گواہی آپ دے سکیں۔)ماخذ آیت ۵۹۔۶۶۔۶۷

ربط آیات:

(۵۹)ان مستورات سے فرمائیں کہ اس پردہ کی پوری پابندی کریں۔تاکہ منافقین نہ پہچانیں اور انہیں ایذا نہ دیں۔(۶۰)اگر یہ لوگ شرارت سے باز نہیں آئیں گے تو ہم آپ کو ان پر مسلط کر دیں گے پھر مدینہ منورہ سے انہیں نکلنا پڑے گا۔(۶۱)اگر باز نہ آئے تو پھر یہ حکم نافذ کر دیا جائیگا۔(۶۲)انبیاءؑ کے مخالفین کے لئے ہمیشہ سے یہی قانون الٰہی چلا آرہا ہے۔(۶۳)جب عذاب الٰہی کی دھمکی دنیا اور آخرت کی انہیں دی گئی تو پوچھتے ہیں کہ یہ عذاب کب آئے گا۔(۶۵،۶۴)اللہ

تعالیٰ کی طرف سے دائمی لعنت اور خلود فی النار کا فیصلہ ان کے حق میں ہو ہی چکا ہے۔(٦٦) داخلہ جہنم کے دن ان کی تمنا یہ ہوگی۔(٦٧،٦٨) منافقین اور کفار کی بارگاہ الٰہی میں قیامت کے دن یہ استدعا ہوگی۔

## ربط بین الرکوعین(٨،٩):

ماقبل میں منافقین کے لئے تخویف دنیوی کا بیان تھا اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔"لئن لم ینته المنفقون والذین فی قلوبهم مرض." الخ. اس رکوع میں منافقین کو عذاب دینے کا بیان ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔"لیعذب اللّٰه المنفقون والمنفقت." الخ.

## خلاصہ رکوع ٩:

تفصیل اجمال ہشتم۔اے مسلمانو! اپنے نبی ﷺ تسلیماً کثیراً کثیراً کی ایذادہی سے بچو اور اپنے فرض منصبی کی سبکدوشی کا طریقہ حضور انور ﷺ تسلیماً کثیراً کثیراً سے سیکھو۔ ماخذ آیت ٦٩۔٧٢۔٧٣۔

ربط آیات:

٦٩: اے مسلمانو! نبی کریم ﷺ تسلیماً کثیراً کثیراً کی ایذادہی سے بچو۔(٧٠،٧١) اے مسلمانو! پرہیزگاری اختیار کرو۔ بات پکی منہ سے نکالا کرو۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ تسلیماً کثیراً کثیراً کی اطاعت میں فوز عظیم حاصل کرو۔(٧٢) اپنے فرض منصبی کو سمجھو اور اس کا حق ادا کرو۔(٧٣) آئندہ نتیجہ یہ نکلے گا۔ ابھی سے سوچ لو کہ تم کس جماعت میں شامل ہو رہے ہو۔









# سورة سباء

## سورة سباء مكية، نزلت بعد سورة لقمٰن

سورۂ سبا کا سورۂ احزاب سے ربط:

سورۂ احزاب میں کفار کا قیامت کے بارے میں استہزاء کے طور پر سوال کرنے کا بیان تھا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ "یسئلك الناس عن الساعة." اس سورت میں انکا قیامت سے صاف انکار کرنے کا بیان ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں. "وقال الذين كفروا لا تا تينا الساعة."الاية.

تسمیۃ سورۃ سبا:

(بسم اللّٰه)المتجلى بكمالاته فى مظاهر ما فى سماواته وارضه (الرحمن)بجعلهامظاهر حمده الدنيوى (الرحيم) بجعلهاوسائل مظاهر حمده الاخروى.

ترجمہ: اس اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو کہ اپنے آسمانوں اور زمین کے مظاہر کرشموں میں اپنے کمالات کے ساتھ رونما ہے۔ جس نے ان آسمانوں وغیرہ کو اپنی دنیوی حمد وثناء کے کرشمے بنا کر بہت مہربانی فرمائی۔ جس نے آسمانوں وغیرہ کو اپنی اخروی حمد وثناء کے وسیلے بنا کر بہت رحم فرمایا۔

وجہ تسمیہ سورت سبا:

اس سورت میں اہل سبا کا قصہ وارد ہونے کی وجہ سے یہ سورت "سبا" کہلائی۔ قال تعالیٰ: لقد كان لسباء فى مسكنهم اٰية....الخ

عن ابن عباسؓ :قال :نزلت سورة سبا بمكه (الدر المنثور:٦ .٧٣ ٦)

ترجمہ :ابن عباس سے مروی ہے فرمایا کہ سورت سبا مکہ میں نازل ہوئی۔

موضوع سورۃ:

تصفیہ مسئلہ مجازات۔

فضیلت سورۃ سباء:

عن ابى بن كعب قال: قال رسول اللهﷺمن قرأ سورة سبا لم يبق نبى ولا رسول الا كان يوم القيامة

له رفيقا و مصافحا.

(تفسير الثعلبي: ٦٩/٨، تفسير الزمخشري: ٥٩٤/٣، تفسير البيضاوي: ٢٥٢/٤، اللباب في علوم الكتاب: ٩٦/١٦، السراج المنير، ٣١٠/٣، تفسير أبي السعود: ١٤٠/٧، درج الدرر في تفسير الآى والسور: ١٤٣٨/٤، تفسير حدائق الروح والريحان: ١٧٦/٣٢)

حضرت ابی بن کعبؓ نے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ (تسليماً كثيراً كثيراً) نے فرمایا: "جو کوئی سورت سبا کی تلاوت کرتا رہے تو روز قیامت پر ہر نبی اور رسول اس کا ساتھی اور ہاتھ ملانے والا ہوگا۔

## خواب میں سورۃ السبا پڑھنے کی تعبیر:

حضرت ابن سیرینؒ نے فرمایا ہے۔ اگر خواب میں دیکھے کہ سورۃ السبا پڑھتا ہے۔ دلیل ہے کہ زاہد اور عابد ہوگا۔ (تعبیر الرؤیا: ۳۵۵)

**ترتیب جمعی (34) ترتیب نزولی (58) آیات (54) رکوعات (6) کلمات (883) حروف (1512) زبر (1171) زیر (517) پیش (277) دو زبر (22) دو زیر (48) دو پیش (21) کھڑا زبر (83) کھڑی زیر (5) الٹا پیش (15) جزم (617) شد (272) مد (58)**

## خلاصہ رکوع ۱:

انکار مسئلہ مجازات۔ ماخذ آیت ۳۔

### ربط آیات:

(۱) دنیا میں سمٰوٰت وارض کا مالک بھی وہی ہے اور آخرت میں بھی اسی کے کارنامے قابل ستائش ہوں گے۔ وہ ہر امر سے پورا واقف اور پورا حکیم دانشمند ہے۔ (۲) زمین میں جو بویا جاتا ہے اور جو کچھ اس میں سے نکلتا ہے وہ بھی جانتا ہے اور آسمان سے جو احکام نازل ہوتے ہیں اور جو اعمال یہاں سے چڑھتے ہیں انہیں بھی جانتا ہے۔ (۳) کفار قیامت کے منکر ہیں۔ ان کے اس شبہ کا یہ حل ہے جو آیت میں مذکور ہے۔ (۵،۴) قیامت اس لئے آئے گی تا کہ موید حق کو مغفرت اور رزق کریم عطا ہو اور مخالفین کو دردناک عذاب ہو۔ (۶) اہل کتاب میں سے بعض منصف مزاج (مثلاً عبداللہ بن سلام) لوگوں کا قرآن کے متعلق یہ خیال ہے۔ (۷) کفار بعث بعد الموت کو تعجب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ (۸) خدا تعالیٰ پر جھوٹ کہتا ہے یا اسے جنون ہے۔ (۹) کیا اللہ تعالیٰ کی طاقت کو تسلیم نہیں کرتے۔ ابھی چاہے تو سارا نظام تباہ کر دے۔ (جو تباہ کرنے پر قادر ہے وہ دوبارہ اسی طرح بنانے پر بھی قادر ہو سکتا ہے۔)

## ربط بین الرکوعین (۱،۲):

ماقبل میں توحید کا مضمون تھا اس رکوع میں رسالت کا مضمون ہے۔

## خلاصہ رکوع ۲:

اگر یہ لوگ شکر گزار بنیں تو داودؑ اور سلیمانؑ کیطرح سرفراز کیے جائیں گے اور اگر باز نہ آئیں تو قوم سبا کی طرح نعمتوں سے محروم ہو سکتے ہیں۔ ماخذ (۱) آیت ۱۰،۱۲،۱۳ (۲) آیت ۱۵ تا ۱۷۔

## ربط آیات:

(۱۰) داودؑ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ممتاز ہیں۔ پہاڑ اور پرندے اور لوہا سب تابع ہیں۔ (۱۱) لوہے سے یہ کام لیجئے اور نیک عمل کیجئے۔ (۱۲) سلیمان کے تابع جن اور ہوا ہے۔ (۱۳) یہ خدمات جنوں سے لی جاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان تمام نعمتوں کے عوض فقط شکر گزاری چاہتا ہے۔ (۱۴) سلیمانؑ کی وفات پر جن دست حسرت ملتے ہیں۔ کاش کہ ہم غیب دان ہوتے لیکن غیب دانی سوائے ذات وحدہ لاشریک لہ کے اور کسی کو نہیں ہے۔ (۱۵) فرمانبرداروں کے واقعات کے بعد اب نافرمانوں کا حال بھی سن لیجئے دونوں جماعتوں کو اس جہان میں اپنے اپنے اعمال کے لحاظ سے جزا ملی۔ آئندہ بھی یوں ہی ہوگا۔ ان لوگوں سے نعمتوں کے بدلہ میں شکر کا مطالبہ کیا گیا۔ (۱۶) شکر سے اعراض کیا اور یہ سزا پائی۔ (۱۷) یہ ناشکری کی سزا تھی۔ (۱۸) پہلی نعمتوں کو ناشکری کے باعث کھو چکے تھے۔ اب دوسری کی باری آئی۔ یمن سے لے کر شام تک اس قدر آبادی تھی کہ ایک بستی میں جاؤ تو دوسری نظر آتی تھی۔ اس قدر گنجان آبادی اور ہر طرح کا امن تھا۔ (۱۹) انہوں نے کہا کہ سفر ہمیں نہیں آتا اس لئے غیر آباد زمین ہونی چاہیئے اور بستیاں دور دور ہوں تو اچھا ہے نتیجہ یہ نکلا کہ وہ بستیاں تباہ ہو گئیں۔ اور ان رہنے والے مختلف مختلف مقامات پر منتقل ہو گئے۔ شام عراق اور تہامہ وغیرہ مقامات پر مختلف قبائل جا آباد ہوئے۔ چنانچہ اسی میں سے اوس اور خزرج مدینہ منورہ میں آبسے۔ (۲۰) اکثر لوگوں پر شیطان لعین کا گمان سوائے مومنین کی جماعت کے صحیح نکلا۔ (۲۱) ہم نے اس امتحان کے لئے شیطان کو مہلت دے رکھی ہے۔

## ربط بین الرکوعین (۲،۳):

ماقبل میں منکرین اوران کا اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے ناشکری کرنے کا بیان تھا جو کہ سبا کے رہنے والے تھے اس رکوع میں مشرکین اوران کی بتوں کی عبادت کرنے کا بیان ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں. "قل ادعوا الذین زعمتم من دون اللّٰہ لا یملکون مثقال ذرۃ.....الخ.

## خلاصہ رکوع ۳:

اگر خوف مجازات سے تعلق باللہ قائم نہ رکھا تو غیر اللہ کا تعلق شفاعت کے لئے بھی مفید نہ ہوگا۔ ماخذ آیت ۲۲۔۲۳۔

## ربط آیات:

(۲۲) تمہارے معبود من دون اللہ آسمان وزمین میں ایک ذرہ کے بھی مالک نہیں ہیں۔ (۲۳) اللہ تعالیٰ کے ہاں شفاعت بھی وہی کرسکتا ہے، جسے اجازت ملے۔ ان معبودان باطل کو بھلا کب اجازت مل سکتی ہے۔ وہاں تو مقربین الٰہی فرشتے بھی لرزہ براندام نظر آتے ہیں۔ (۲۴) جب رازق اس کو مانتے ہو پھر بتلاؤ تم غلطی پر یا ہم غلطی پر ہیں۔ (۲۵) ہماری عداوت سے قطع نظر کر کے سوچو کہ تمہارے اعمال کے کیا نتائج نکلنے چاہئیں۔ (۲۶) ہمیں اور تمہیں اکٹھا کر کے اپنے روبروں اللہ تعالیٰ ان تمام معاملات کے فیصلے فرمائے گا۔ (۲۷) بھلا دکھاؤ تو سہی جو شریک تم نے بنا رکھے ہیں۔ ہرگز نہیں اس کا کوئی شریک نہیں وہ غالب حکمت والا ہے۔ (۲۸) ہم نے آپ کو ساری دنیا کے لئے مبشر اور نذیر بنا کر بھیجا ہے۔ (۲۹) کہتے ہیں وہ عذاب یا گرفت کا وعدہ کب پورا ہوگا۔ (۳۰) انہیں کہہ دو۔ اس کا وقت معین ہے۔ اس سے ایک گھنٹہ پہلے یا پیچھے نہیں ہوسکتے۔

## ربط بین الرکوعین (۴،۳):

ماقبل میں مشرکین کا بیان تھا اس رکوع میں رسالت کے منکرین کا بیان ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں. "انا بما ارسلتم به كفرون."

## خلاصہ رکوع ٤:

ضال اور مضل بستیوں کا یوم مجازات میں مجادلہ۔ ماخذ آیت ۳۱۔۳۳۔

## ربط آیات:

(۳۱) کافر کہتے ہیں ہم قرآن کو مانتے ہیں اور نہ تورات وانجیل کو۔ قیامت کے دن ضعفا اپنے گمراہ کرنے والے متکبرین سے یوں مخاطب ہوں گے۔ (۳۲) متکبر یہ جواب دیں گے۔ (۳۳) ضعفا پھر یہ جواب الجواب دیں گے وجعلنا الاغلل اور سب کو سزا ملے گی۔ (۳۴) ہمیشہ انبیاءؑ کی مخالفت آسودہ حالوں نے کی۔ (۳۵) مال اور اولاد کے نشہ میں مخمور ہو کر کہا کہ ہمیں کوئی عذاب نہیں ہوگا۔ (۳۶) اے غافلو! قبض وبسط رزق کی اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے جس مال اور اولاد پر مغرور ہو کر خدا تعالیٰ پر ایمان نہیں لاتے۔ یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کا ہی دیا ہوا ہے۔

### ربط بین الرکوعین(۴،۵):

ماقبل میں اولاد اور اموال پر فخر کرنے کا بیان تھا اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "وقالوا نحن اکثر اموالا و اولادا...... (الخ) اس رکوع میں ان پر رد ہے کہ اموال اور اولاد اللہ تعالیٰ کی قربت کا سبب نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: "وما اموالکم ولا اولادکم بالتی تقربکم عندنا زلفی..." الخ.

### خلاصہ رکوع ۵:

ضال ومضل نے اپنے زعم میں جنہیں معبود بنا رکھا تھا ان کی طرف سے بیزاری۔ ماخذ آیت ۴۰۔۴۱۔

### ربط آیات:

(۳۷) اللہ تعالیٰ کے ہاں مال اور اولاد کی وجہ سے قرب حاصل نہیں ہوتا بلکہ ایمان اور عمل صالح کی وہاں قدر ہے۔ (۳۸) اس قسم کی بری کوشش کرنے والے عذاب الٰہی میں مبتلا ہوں گے۔ (۳۹) قبض وبسط رزق اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے لہٰذا بسط سے مغرور نہ ہو اور قبض میں اس کے دروازے سے مایوس نہ ہو اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے سے جی نہ چرائے۔ جو خرچ کرو گے اللہ تعالیٰ اس کا بدلہ عطا فرمائے گا۔ (۴۰) قیامت کے دن ملائکہ عظام (جنہیں انہوں نے معبود بنا رکھا ہے) سے اللہ تعالیٰ یہ سوال کریگا۔ (۴۱) وہ اپنی بیزاری کا اظہار کریں گے اور کہیں گے کہ یہ شیطانوں کی پرستش کیا کرتے تھے۔ (۴۲) آج عابد معبود کوئی کسی کے کام نہیں آئے گا۔ بلکہ عذاب جہنم میں مبتلا ہوں گے۔ (۴۳) عذاب میں مبتلا ہونے کی وجہ یہ ہے۔ (۴۴) حالانکہ ان کے پاس نہ کوئی کتاب تھی اور نہ کوئی رسول ان کے ہاں آیا۔ (۴۵) پہلے لوگوں نے بھی حق کو جھٹلایا۔ یہ تو ساز وسامان میں ان کے دسویں حصہ کو بھی نہیں پہنچے۔ پھر دیکھ لو ان پر میرے انکار کا کیا نتیجہ نکلا۔

### ربط بین الرکوعین(۵،۶):

ماقبل میں منکرین کا بیان تھا اس رکوع میں نبی کریم ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کا ان کو تبلیغ کرنے کا بیان ہے کہ وہ اپنے انکار سے باز آجائیں۔

### خلاصہ رکوع ۶:

یوم المجازات کے بتلانے میں میری ذاتی کوئی غرض نہیں ہے۔ ماخذ آیت ۴۷۔

### ربط آیات:

(۴۶) ذرا غور کرو۔ تمہارا رسول ﷺ تسلیماً کثیراً کثیراً (خدانخواستہ) مجنون نہیں ہے۔ وہ تو اللہ تعالیٰ کے سخت عذاب سے

ڈرانے والا ہے۔(۴۷) اگر میں تم سے اجرت مانگو تو وہ تم ہی رکھو۔ میری مزدوری اللہ تعالیٰ پر ہے۔(۴۸) حق کو اللہ تعالیٰ ہی آسمان سے نازل فرماتا ہے۔(۴۹) انہیں کہہ دو کہ حق آچکا ہے۔ اب باطل کا ٹھکانہ نہیں ہو سکتا۔(۵۰) میری ہدایت اور گمراہی کے تم ذمہ دار نہیں ہو۔ تم اپنی خبر لو۔ اگر خدانخواستہ مجھ میں غلطی ہوگی تو اس کا اثر مجھ پر ہی پڑے گا اور اگر ہدایت پر ہوں تو یہ اللہ تعالیٰ کی وحی کے باعث ہے۔(۵۱) قیامت کے دن پریشانی کی حالت میں قبروں سے اٹھ کر آئیں گے اور ہماری گرفت سے بچ نہیں پائیں گے اور قریبی جگہ سے گرفتار کر لئے جائیں گے۔(۵۲) اس وقت ایمان لے آئیں گے۔ اب ایمان کس طرح حاصل ہو سکتا ہے۔ ایمان کی جگہ دور رہی یعنی یہ دنیا کا کام ہے۔(۵۳) حالانکہ پہلے ایمان کا انکار کر چکے ہیں۔(۵۴) اب ایمان یا توبہ کے درمیان حائل آچکا ہے۔ اب یہ چیزیں انہیں مل نہیں سکتیں۔

# سورة الفاطر

## سورة الفاطر مكية، نزلت بعد سورة الفرقان

سورۂ فاطر کا سورۂ سبا سے ربط:

(۱) سورۂ سبا بھی حمد سے شروع ہوئی تھی۔ "الحمد لله الذى" الخ۔ اور یہ سورۃ بھی حمد سے شروع ہوئی ہے۔ "الحمد لله....." الخ.

(۲) دوسری بات یہ ہے کہ پہلی سورت میں بھی رسالت کا ذکر تھا۔ "قل انما اعظكم بواحدة... مابصاحبكم من جنة. ان هو الا نذير." اور اس میں بھی رسالت کا ذکر ہے "وان يكذ بوك فقد كذ بت رسل من قبلك.." الاية.

تسمیۂ سورۃ فاطر:

**(بسم الله) المتجلى بكمالاته فى سمٰوٰته وارضه وملائكه (الرحمن) يجعل الملائكة رسلا لا يصال فيضه الىٰ خلقه (الرحيم) بتخصيص كل منهم بعد د من الاجنحة۔**

ترجمہ: اس اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو کہ اپنے آسمانوں، زمین اور فرشتوں میں اپنے کمالات کے ساتھ جلوہ نما ہے۔ جس نے فرشتوں کو اپنا فیض (وحی) مخلوق تک پہنچانے کے لئے رسول یعنی قاصد بنا کر بہت زیادہ مہربانی کی۔ جس نے

ان فرشتوں میں سے ہر ایک کو پروں کی تعداد کے ساتھ خاص کر کے (کو متعدد پروں کے ساتھ خاص کر کے) بہت رحم کیا۔

وجہ تسمیہ سورت فاطر:

اس سورت کے ابتداء میں لفظ فاطر آنے کی وجہ سے اس سورت کو فاطر کہتے ہیں۔ یہ وصف مثال سابق کے بغیر کسی چیز کی پیدائش پر دلالت کرتی ہے۔ یہ اس سورت کی ابتداء میں وارد ہوئی ہے اور اسکے علاوہ کسی سورت کی ابتداء میں نہیں آئی. قال تعالیٰ: الحمد للّٰہ فاطر السموات والارض جاعل الملائکۃ رسلا.....الخ

عن ابن عباس أنه قال :أنزلت سورة فاطر بمكه (الدر المنثور:ج۸،ص۳)

ترجمہ : حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے فرمایا: سورت فاطر مکہ میں نازل ہوئی۔

دوسرا نام سورۃ الملائکۃ:

(النسفی: ج۲،ص۳۲۲، المہایمی: ج۲ص۱۷۴، الاتقان:۱۴۶)

عن ابن أبي مليكة قال: كنتُ أقوم بسورة الملائكة في ركعة. (اخرجه ابن سعد في طبقاته،ج۵ص۳۴۸)

ترجمہ: ابن ابی ملیکہ سے روایت ہے فرمایا: میں ایک رکعت میں سورت الملائکۃ پڑھا کرتا تھا۔

موضوع سورۃ:

مجازات سے پہلے جس تنبیہ کی ضرورت ہے وہ بذریعہ ارسال رسل ہوگی تاکہ گرفت کے وقت یہ کہہ نہ پائیں کہ ہمیں بلا اطلاع گرفت کی گئی۔

فضیلت سورۃ فاطر:

عن أبي بن كعبؓ عن رسول الله ﷺ من قرأ سورة الملائكة دعته يوم القيامة ثمانية أبواب من الجنة أن ادخل من أى الأبواب شئت.

(الكشف والبيان:۸/۴۵۰،تفسير الزمخشري:۳/۵۰۰،تفسير الوسيط للواحدي:۳/۲۷۶)

حضرت ابی بن کعبؓ رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) سے نقل کرتے ہیں کہ جو کوئی سورت ملائکہ (فاطر) کی تلاوت کیا کرے تو اس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جائیں گے کہ جس دروازے سے داخل ہونا چاہے داخل ہو۔

### خواب میں سورۃ الفاطر پڑھنے کی تعبیر:

حضرت ابن سیرینؒ نے فرمایا ہے۔ اگر خواب میں دیکھے کہ سورۃ فاطر پڑھتا ہے۔ دلیل ہے کہ اس کی عاقبت محمود ہوگی۔

(تعبیر الرؤیا:۳۵۵)

ترتیب جمعی (35) ترتیب نزولی (43) آیات (45) رکوعات (5) کلمات (197) حروف (3130) زبر (1034) زیر (448) پیش (362) دو زبر (32) دو زیر (27) دو پیش (47) کھڑا زبر (110) کھڑی زیر (12) الٹا پیش (11) جزم (526) شد (255) مد (41)

### خلاصہ رکوع ۱:

اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی خالق نہیں اور گرفت کا وعدہ بھی سچا ہے لہٰذا اگر اصلاح کرنا چاہو تو بذریعہ ملائکہ عظام جو تعلیم مل رہی ہے اس پر عمل کرلو۔ ماخذ آیت ۱، ۳، ۵۔

### ربط آیات:

(۱) اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان بنائے اور مختلف قسم کی طاقتوں کے فرشتے پیدا کئے اور جسے چاہا رسول بنا کر بھیجا۔ (۲) اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی رحمت کو کوئی روک نہیں سکتا اور نہ دی ہوئی کو کوئی دلا نہیں سکتا۔ (۳) اے لوگو! ذرا سوچو اللہ تعالیٰ کے سوا تمہارا اور کوئی خالق ہے۔ (۴) اگر ہٹ دھرمی سے یہ تکذیب کریں تو پہلے انبیاءؑ کی بھی تکذیب ہو چکی ہے۔ پرواہ نہ کریں۔ (۵) اے لوگوں! قیامت کا وعدہ سچا ہے۔ ساز و سامان دنیا اور شیطان لعین تمہیں بہکا نہ دے۔ (۶) شیطان تمہارا پکا دشمن ہے وہ تو اپنی جماعت کو دوزخ کیلئے تیار کر رہا ہے۔ (۷) کافروں کے لئے اس کے ہاں عذاب شدید اور مومنوں کے لئے مغفرت اور اجر کریم ہے۔

### ربط بین الرکوعین (۱، ۲):

ماقبل میں کفار کے انکار اور ان کی وعید کا بیان تھا اس رکوع میں مؤمن اور کافر کے مابین فرق کا بیان ہے۔

### خلاصہ رکوع ۲:

جس طرح کھاری اور میٹھا دریا یکساں نہیں ہو سکتے۔ اسی طرح وحی سے استفادہ کرنے والے اور معرض برابر نہیں ہو سکتے۔ ماخذ آیت ۱۲۔

ربط آیات:

(۸) کیا گمراہ اور ہدایت پانے والا دونوں برابر ہو سکتے ہیں۔ (۹) ان گمراہوں کو چونکہ دوبارہ زندہ ہو کر حساب کتاب دینے کا یقین نہیں ہے اس لئے ہدایت کی پرواہ نہیں کرتے۔ انہیں یہ مثالیں پیش کر کے دوبارہ زندگی کا پتہ دیدو۔ (۱۰) اگر عزت چاہتے ہو تو بھی اللہ تعالیٰ کے ہاں سے ملے گی۔ اس کے حصول کا طریقہ یہ ہے کہ کلمہ توحید کا اقرار اور عمل صالح ہو۔ (۱۱) جس طرح اس نے پہلے مٹی سے تمہیں بنایا ہے دوبارہ تمہیں مٹی سے بنا لے گا۔ (۱۲) جس طرح میٹھا اور کھاری دریا برابر نہیں ہو سکتے اسی طرح وحی الٰہی سے مستفید ہونے والے اور اعراض کرنے والے برابر نہیں ہو سکتے۔ (۱۳) ہمارا رب تو نظام عالم کے تغیر و تبدل کا مالک ہے۔ تمہارے معبود من دون اللہ گٹھلی کے چھلکے کے برابر بھی نہیں ہیں۔ (۱۴) اگر انہیں بلائیں تو سن نہیں سکتے اور اگر بالفرض سن بھی لیں تو تمہارے کام نہیں کر سکتے اور قیامت کے دن تمہاری عبادت کے منکر ہوں گے۔ پھر بتلاؤ تمہیں ان کے کیا نفع حاصل ہو سکتا ہے۔

ربط بین الرکوعین (۲،۳):

ماقبل میں مؤمن اور کافر کے مابین فرق کا بیان تھا اور ساتھ توحید کے دلائل تھے اس رکوع میں بھی توحید کے دلائل مذکور ہیں۔

خلاصہ رکوع ۳:

نور اور ظلمت، سایہ اور دھوپ، مردہ اور زندہ جس طرح برابر نہیں ہو سکتے اسی طرح مستفیدین وحی اور معرضین برابر نہیں ہو سکتے۔ ماخذ آیت ۱۸ تا ۲۲۔

ربط آیات:

(۱۵) اے لوگو! تمہیں ہدایت الٰہی کی ضرورت ہے۔ خدا تعالیٰ کو تمہاری کوئی ضرورت نہیں۔ (۱۶) وہ تمہیں مٹا کر نئی مخلوق پیدا کر سکتا ہے۔ (۱۷) خدا تعالیٰ پر یہ کام مشکل نہیں ہے۔ (۱۸) آئندہ چل کو کوئی دوسرا کسی کا بوجھ نہیں اٹھا سکے گا اور جو شخص اپنے نفس کو پاک کریگا اس کا اجر پائے گا۔ (۱۹ تا ۲۲) جس طرح یہ اشیاء برابر نہیں ہو سکتے اسی طرح ہدایت یافتہ اور گمراہ برابر نہیں ہو سکتے۔ (۲۳) آپ کا کام ان کو ڈرانا ہے مانیں یا نہ مانیں۔ (۲۴) بلکہ ساری دنیا کے لئے انداز و تبشیر ہی آپ کا کام ہے۔ (۲۵) اگر آپ کی تکذیب کریں تو یہ کوئی نئی چیز نہیں ہے۔ (۲۶) ایسا ہوتا آیا ہے کہ مکذبین کی گرفت ہمارا شیوہ ہے۔ پھر دیکھئے کیا نتائج نکلا کرتے ہیں۔

## ربط بین الرکوعین (۳، ٤):

ماقبل میں توحید کے دلائل اور مختلف اشیاء کا بیان تھا اس رکوع میں توحید کے دلائل کا بیان ہے۔

## خلاصہ رکوع ٤:

جس طرح ایک پانی سے مختلف الاذواق اور مختلف الخواص اشیاء پیدا ہوتی ہیں۔ اسی طرح رحمت الٰہی کے باب مفتوح ہونے پر قلوب سے مختلف کیفیات ظاہر ہوتی ہیں۔

ماخذ آیت ۲۷۔۲۸۔

## ربط آیات:

(۲۷) پانی ایک ہے اور نتائج مختلف ہیں۔ (۲۸) اسی طرح انسان اور دواب اور انعام کے مختلف رنگ بعینہ ایک قسم انسانوں کی اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والی اور دوسری نڈر پیدا ہوتی ہے۔ حالانکہ کتاب اللہ کی آواز دونوں کے کانوں میں پہنچتی ہے۔ (۲۹، ۳۰) ان اوصاف والوں کے اجور ضائع نہیں ہوں گے۔ (۳۱) اس قرآن کو پہلی کتاب (توراۃ) سے کوئی مخالفت نہیں ہے۔ (پھر نہ ماننے کی کوئی وجہ نہیں ہے کہ اس کی تصدیق کریں اور اس کی تکذیب) (۳۲) اس قرآن کا وارث ہم نے برگزیدہ بندوں کو بنایا ہے۔ آگے چل کو ان میں مدارج پیدا ہو گئے۔ (۳۳) اس قرآن کے ماننے والوں کی یہ جزا ہے۔ (۳٤: ۳۵) جنت میں پہنچ کر یہ لوگ اللہ تعالیٰ کا شکریہ بجالائینگے۔ (۳٦، ۳۷) جو لوگ قرآن کو نہیں مانتے وہ دوزخ میں جائیں گے اور ان کی یہ حالت ہوگی۔

## ربط بین الرکوعین (٤، ٥):

ماقبل میں توحید، رسالت اور قیامت کا بیان تھا اسی رکوع میں توحید اور رد شرک کا بیان ہے۔

## خلاصہ رکوع ٥:

ہم نے تمہیں خلیفہ بنا کر رحمت الٰہی کا باب مفتوح کر دیا۔ فائدہ اٹھاؤ گے تو بھلا تمہارا ہے ورنہ نقصان بھی تمہارا ہے۔ ماخذ آیت ۳۹۔

## ربط آیات:

(۳۸) اللہ تعالیٰ زمین و آسمانوں اور انسانوں کے حالات سے پورا آگاہ ہے لہذا کوئی شخص اپنے اعمال کی گرفت سے بچ نہیں سکتا۔ (۳۹) اسی نے تمہیں زمین میں جانشین بنایا۔ لہذا اس کی نافرمانی سے تمہارا اپنا نقصان ہے۔ (٤۰) اپنے معبود من

دون اللہ کی کوئی پیدائش تو دکھائیں یا اس عقیدہ کے متعلق کوئی منزل من اللہ کتاب ہے۔ یہ لوگ ایک دوسرے کو دھوکہ دے رہے ہیں۔ (۴۱) شرک کا جرم ایسا ہے کہ زمین و آسمان پر گر جائیں۔ (۴۲) نبی کے مبعوث ہونے سے پہلے ان کا یہ دعویٰ تھا۔ (۴۳) اب تکبر سے اتباع نبی سے انکار کر رہے ہیں اس سوء تدبیری کا اثر نہیں ہوگا۔ (۴۴) کیا انہوں نے پہلے مکذبین کا حشر نہیں دیکھا کہ کیا ہوا۔ (۴۵) اگر اللہ تعالیٰ ان کی شامت اعمال کے باعث پوری گرفت کرلے تو زمین پر کوئی جاندار نہ رہنے پائے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے ایک مدت تک مہلت دے رکھی ہے۔

# سورة يٰسٓ

## سورة يٰسٓ مكية، نزلت بعد سورة الجن

سورۂ یٰس کا سورۂ فاطر سے ربط:

سورۂ فاطر کے آخر میں توحید، رسالت اور حشر کے منکر کے انکار کا تذکرہ تھا۔ اسی سورت میں ان مسائل کا اثبات ہے۔

تسمیہ سورۃ یٰسٓ:

(بسم اللّٰه) المتجلي بكمالاته في رسوله ﷺ (الرحمن) بارسال رحمة للعالمين (الرحيم) يجعله على صراط مستقيم لم يصل اليه من قبله في الكمال.

ترجمہ: اس اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو کہ اپنے رسول ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) میں اپنے کمالات کے ساتھ ساتھ جلوہ نما ہے۔ جس نے اپنے رسول ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کو تمام جہانوں کے لئے رحمت کے طور پر بھیج کر بہت زیادہ مہربانی دکھائی۔ جس نے اپنے رسول ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کو اپنے صراط مستقیم یعنی سیدھے راستے پر گامزن کر کے رحم کیا جس پر آپ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) سے پہلے کوئی بھی کمال تک نہیں پہنچ سکا۔

وجہ تسمیہ سورت یٰسٓ:

اس سورت کو سورت یٰس اس لیے کہا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس سورت کو لفظ یٰس کے ساتھ شروع فرمایا ہے۔ ان دو لفظوں کی وجہ سے یہ سورت باقی سورتوں سے منفرد و ممتاز ہے۔

عن جندب بن عبدالله قال: قال رسول الله ﷺ من قرأ يس في ليلة ابتغاء وجه الله غُفر له.

(أخرجه ابن حبان: ج٦، ٣١٢)

ترجمہ: جندب بن عبداللہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تسلیماً کثیراً نے فرمایا جو شخص اللہ کی رضامندی کے لیے رات کو سورۃ یٰس پڑھے، تو اُس کی مغفرت کر دی جائے گی۔

دوسرا نام: قلب القرآن:

(السیوطی فی الاتقان:۱۴۷، السخاوی فی جمال القرآن:۳۷)

**عن انسؓ قال: قال رسول اللہ ﷺ انّ لکل شیءٍ قلباً وقلب القرآن یٰس. من قرا یٰس کتب اللہ لہ بقراء تھا قراء ۃ القرآن عشرۃ مرّات.** (أخرجہ الترمذی فی کتاب الفضائل رقم الحدیث:۲۸۹۲)

ترجمہ: انسؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تسلیماً کثیراً نے فرمایا ہر چیز کا دل ہوتا ہے اور قرآن کا دل سورت یٰس ہے۔ جو یٰس پڑھے گا، اللہ اس کے پڑھنے کے بدلے اس کے لیے دس مرتبہ قرآن کا ثواب لکھتا ہے"۔

**عن معقل بن یسارؓ قال: قال النبی ﷺ اقرؤا یٰس علی موتاکم .**

(أخرجہ ابو داود فی کتاب الجنائز، رقم الحدیث: ۳۱۲۱)

ترجمہ: معقل بن یسار سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ تسلیماً کثیراً نے فرمایا: "سورت یٰس کو اپنے مرنے والوں کے ہاں پڑھا کرو"۔

موضوع سورۃ:

مسائل ثلاثہ، توحید، رسالت، مجازات۔

فضیلت سورۃ یٰس:

**عن انسؓ قال: قال رسول اللہ ﷺ: ان لکل شیٔ قلبا و قلب القرآن یٰس، ومن قرا یٰس کتب اللہ لہ بقراء تھا قراء ۃ القرآن عشر مرات.**

(أخرجہ الترمذی، کتاب فضائل القرآن: ۲/۱۳۲)

حضرت انسؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً) نے فرمایا: ہر چیز کے لئے دل ہوتا ہے اور قرآن کا دل سورت یٰس ہے جو اس کی تلاوت کرتا ہے تو اس کے لئے اس کے پڑھنے کے عوض دس مرتبہ قرآن کے پڑھنے کا ثواب ملتا ہے۔

## خواب میں سورۃ یٰسٓ پڑھنے کی تعبیر:

حضرت ابن سیرینؒ نے فرمایا ہے۔ اگر خواب میں دیکھے کہ سورہ یٰسٓ پڑھتا ہے۔ دلیل ہے کہ اس کی عاقبت بالخیر ہوگی۔
(تعبیر الرؤیا:۲۵۵)

ترتیب جمعی (36) ترتیب نزولی (41) آیات (83) رکوعات (5) کلمات (729) حروف (3000) زبر (1011) زیر (369) پیش (262) دو زبر (29) دو زیر (30) دو پیش (26) کھڑا زبر (59) کھڑی زیر (7) الٹا پیش (6) جزم (495) شد (213) مد (40)

## خلاصہ رکوع ۱:

اجمال مسائل ثلاثہ۔ ماخذ (۱) رسالت آیت ۳۔ (۲) توحید آیت ۵ تا ۱۱۔ (۳) مجازات آیت ۱۲۔

### ربط آیات:

(۱) حروف مقطعات میں سے ہے ان کی بحث ابتداء سورہ بقرہ میں ملاحظہ ہو۔ (۲ تا ۴) قرآن حکیم آپ کی رسالت پر شاہد ہے اور صراط مستقیم پر قائم ہونے کا بھی گواہ ہے۔ (۵) اس کو عزیز نے نازل فرمایا ہے اور رحیم کی رحمت کے تقاضا سے نازل ہوا ہے۔ (۶) تنزیل کی یہ غرض ہے۔ ۷: اکثر ان میں سے ایمان نہ لائیں گے۔ (۸، ۹) ایمان نہ لانے والے اتنی روکاوٹوں میں گویا پھنسے ہوئے ہیں۔ (۱۰) آپ کا انذار ان کے لئے کسی طرح مفید نہیں ہوسکتا۔ (۱۱) آپ کا انذار ان لوگوں کے حق میں مفید ہوسکتا ہے۔ (۱۲) یہاں سے مسئلہ مجازات شروع ہے۔

## ربط بین الرکوعین (۱، ۲):

ماقبل میں رسالت کا مضمون تھا اس رکوع میں بھی رسالت کا مضمون ہے۔

## خلاصہ رکوع ۲:

تفصیل مسئلہ رسالت۔ ماخذ آیت ۱۳ تا ۳۰۔

### ربط آیات:

(۱۳) مسئلہ رسالت کے سمجھانے کے لئے انہیں یہ واقعہ سنایئے کہ انطاکیہ والوں کے پاس جس وقت حضرت عیسیٰؑ کے رسول آئے۔ (۱۴) پہلے دو بھیجے پھر تیسرے کو بھیجا گیا۔ (۱۵) اہل انطاکیہ نے یہ اعتراض کیا۔ تم رسول نہیں ہو بلکہ جھوٹے

ہو۔(۱۶) رسولوں نے یہ جواب دیا۔(۱۷) اور کہا کہ ہمارا کام فقط تبلیغ ہے نہ مانو تو تم جانو۔(۱۸) بارش کا بند ہونا تمہاری نحوست معلوم ہوتی ہے۔ باز آجاؤ ورنہ رجم کر دیں گے۔(۱۹) رسولوں نہ کہا کہ بارش کا بند ہونا تمہاری شامت اعمال کا نتیجہ ہے۔(۲۰) ایک بندہ خدا جوان پر ایمان لا چکا تھا اس نے آ کر قوم کو سمجھایا۔(۲۱ تا ۲۵) یہ بندہ خدا ایمان لایا ہے۔ خود توحید کا پابند ہے۔ اپنی قوم کو مسئلہ توحید سمجھانے کی پوری کوشش کر رہا ہے لیکن وہ نہیں مانتی۔(۲۶،۲۷) مرنے کے بعد اسے جنت میں داخل کیا گیا۔ اس نے افسوس سے کہا کاش کہ میری قوم کو اس کا علم ہوتا کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے مغفرت فرمائی ہے۔(۲۸،۲۹) ان کے تباہ کرنے کے لئے آسمان سے کوئی لشکر نہیں بھیجا گیا تھا۔ ایک آواز ایسی دی گئی جس سے سب کے سب فنا ہو گئے۔(۳۰) انبیاءؑ کے متعلق انسانوں کا رویہ ہمیشہ خراب رہا۔(۳۱) پچھلے آنے والوں نے پہلی تباہ شدہ قوموں کے حالات سے کوئی فائدہ نہ اٹھایا۔(۳۲) قیامت کے دن سب کے سب ہمارے سامنے حاضر کئے جائیں گے۔

## ربط بین الرکوعین (۲،۳):

ماقبل میں رسالت کا مضمون تھا اس رکوع میں توحید کا مسئلہ اور توحید کے دلائل کا بیان ہے۔

## خلاصہ رکوع ۳:

تفصیل مسئلہ توحید۔ ماخذ آیت ۳۳۔

**ربط آیات:**

(۳۳،۳۵) جس خدائے قدوس وحدہ لاشریک لہ کی طرف تمہیں دعوت دی جاتی ہے، اس کی قدرت کے یہ کرشمے ہیں۔ میوہ جات محض قدرت الٰہی سے تیار ہوتے ہیں تا کہ انسان کھائیں (ایسے مالک کا اگر شکریہ بجا نہ لائیں تو اس سے بڑھ کر اور کیا نالائقی ہو سکتی ہے)۔(۳۶) وہ خالق عز اسمہ، وجل مجدہ شریکوں سے پاک ہے۔(۳۷ تا ۳۹) یہ سارا نظام اسی مولیٰ حقیقی عز اسمہ وجل مجدہ کے قبضہ میں ہے۔(۴۰) ان ارکان نظام عالم کو قدرت الٰہی نے ایسا جکڑ کر بند کر رکھا ہے کیا مجال ہے کہ کوئی ذرہ بھر ادھر اُدھر ہو جائے۔(۴۱) بھری ہوئی کشتیاں سمندر میں اللہ تعالیٰ کے حکم سے چلتی ہیں۔(۴۲) اسی قسم کا ایک جانور بھی خشکی پر ہم نے بنایا ہے۔ جس پر کشتی کی طرح ہر چیز رکھ لیں اور ریگستانوں اور میدانوں میں چلایا جائے اور وہ اونٹ ہے۔(۴۳) اگر ہمارا فضل شامل حال نہ ہو تو انہیں وہیں غرق کر دیں وہاں کوئی چیخ و پکار بھی کام نہ آئے۔(۴۴) مگر ہماری رحمت انہیں بچا لاتی ہے۔(۴۵) جب انہیں کہا جاتا ہے کہ دنیا کی سزا اور آخرت کے عذاب سے ڈر کر کام کرو۔(۴۶) ان پر کسی بات کا اثر نہیں ہوتا۔(۴۷) جب انفاق فی سبیل اللہ کے لئے انہیں ترغیب دی جائے تو یہ بیہودہ

جواب دیتے ہیں۔(۴۸) جب عذاب الٰہی کا ڈر دلایا جائے تو یہ سوال کرتے ہیں۔(۴۹، ۵۰) ان کی حقیقت ہی کیا ہے یہ تو اتنی سی بات سے فنا ہو سکتے ہیں۔

## ربط بين الركوعين(٣، ٤):

ماقبل میں رسالت اور توحید کے مسئلہ کی تفصیل تھی اس رکوع میں جزا و سزا کے مسئلہ کی تفصیل ہے۔

## خلاصہ رکوع ٤:

تفصیل مسئلہ مجازات۔ ماخذ آیت ۵۱۔

### ربط آیات:

(۵۱) نرسنگے کی آواز سن کر سب قبروں سے باہر آجائیں گے۔(۵۲) اٹھتے ہی سارے عقدے حل ہو جائیں گے۔ خود ہی سوال کریں گے اور خود ہی جواب دیں گے۔(۵۳) ایک آواز سے ساری دنیا میدان میں آجائیگی۔(۵۴) آج انصاف سے ہر شخص کو اس کے اعمال کے نتائج دیئے جائیں گے۔(۵۵ تا ۵۷) جنتی اپنے اعمال صالحہ کی برکت سے اس قسم کے آرام میں ہوں گے۔(۵۸) رب رحیم کی طرف سے انہیں پیغام سلامتی نصیب ہوگا۔(۵۹) مجرموں کو الگ ہونے کا حکم ہوگا۔ (۶۰، ۶۱) کیا تمہیں میرا حکم نہیں ملا تھا کہ شیطان کا کہنا نہ مانو اور میری عبادت کرو۔(۶۲) تم میں بہت سے مخلوقات اپنے گمراہ کرلی۔ تمہیں اتنی بھی سمجھ نہیں تھی۔(۶۳، ۶۴) اب اس غلطی کا خمیازہ چکھو۔ یہ جہنم ہے۔(۶۵) زبانوں کو چونکہ جھوٹ بولنے کی عادت ہے۔ اس لئے ان پر مہر لگادیں گے اور ہاتھ پاؤں سے شہادت لیں گے۔(۶۶) اگر ہم چاہیں تو انہیں اندھا کر دیں۔(۶۷) اور اگر چاہیں تو ان کی صورتیں مسخ کر دیں۔

## ربط بين الركوعين(٤، ٥):

ماقبل میں توحید اور رسالت اور جزا و سزا کا بیان تھا اس رکوع میں توحید کے دلائل اور قیامت اور رسالت کا اثبات ہے۔

## خلاصہ رکوع ٥:

اعادۂ مسائل ثلاثہ بطور نتیجہ۔ ماخذ (۱) رسالت آیت ۶۹، ۷۰ (۲) توحید آیت ۷۱ تا ۷۷ (۳) مجازات آیت ۷۸ تا ۸۲۔

### ربط آیات:

(۶۸) کس کا جی چاہتا ہے کہ قوت کے بعد اس پر ضعف آئے اور تمام قویٰ بےکار ہو کر بچپن کی سی حالت پیدا ہو جائے، لیکن خالق الخلق عز اسمہ کے ارادہ کے سامنے کسی کو مجال نہیں۔(۶۹) جو تمہیں سنایا جاتا ہے شعر نہیں بلکہ منزل من اللہ ذکر اور

قرآن مبین ہے۔(۷۰) تاکہ زندہ روحوں کو اس کے ذریعہ سے ڈرائے اور کافروں پر اتمام حجت ہو جائے۔(۷۱تا۷۳) کیا ان حسانات الٰہی کو یاد کر کے ان کا فرض نہیں کہ اپنے مالک کا شکر بجالائیں۔(۷۴) یہ بجائے شکریہ بجالانے کے اللہ کے شریک بناتے ہیں تا کہ وہ ان کی مدد کریں۔(۷۵) وہ ان کی مدد کیا کریں گے۔ یہ کفار قیامت کے دن ان معبودان باطل کا لشکر بن کر اکھٹے دوزخ میں جائیں گے۔(۷۶) آپ ان کے خرافات سے مغموم نہ ہوں۔ ہمیں ان کے تمام حالات کا علم ہے۔ (۷۷) کیا انسان یہ نہیں جانتا کہ ہم نے اسے نطفہ سے بنایا ہے اور اب وہ ہمارے معاملہ میں جھگڑتا ہے۔(۷۸) ہمارے مثیل تجویز کرتا ہے اور بعثت ثانیہ کا منکر ہے۔ تعجب سے کہتا ہے کہ بوسیدہ ہڈیوں کو کون زندہ کریگا۔(۷۹) پہلی دفعہ پیدا کرنے والا دوبارہ پیدا کریگا۔(۸۰) جس مالک کی قدرت کا یہ کرشمہ ہے۔(۸۱) کیا آسمان اور زمین کو پہلی دفعہ پیدا کرنے والا دوبارہ پیدا نہیں کرسکتا۔(۸۲) سارے جہان کے پیدا کرنے میں اسے اتنی دیر لگے گی۔(۸۳) وہ مالک تمام عجزوں سے پاک ہے۔ ہر چیز کا وہ مالک ہے، اسی کی طرف تمہیں لوٹایا جائے گا۔

# سورة الصّٰفّٰت

## سورة الصّٰفّٰت مكية، نزلت بعد سورة الانعام

**سورۃ الصّٰفّٰت کا سورۃ یٰسٓ سے ربط:**

سورۃ یٰسٓ کے آخر میں توحید کا ذکر تھا۔ "فسبحٰن الذی بیدہ ملکوت کل شیء والیہ ترجعون." اور اس سورت کی ابتداء میں بھی توحید کا ذکر ہے۔ "ان الٰھکم لواحد."

**تسمیہ سورۃ صٰفّٰت:**

(بسم الله) المتجلي بالتجلي الشهودي بكمالاته للملآئكة حتىٰ صفوا له بعبادته صفًا (الرحمن) يجعله بعضا زاجرات للاجرام العلوية والسفلية تكميلا للمواد باخراج مافيها بالقوة الى الفعل (الرحيم) يجعله بعضها تاليات لذكر تكميلا للانسان بما يفيد قربة من حضرته لما قال الله تعالىٰ فى آخر يٰسٓ.

ترجمہ: اس اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو کہ فرشتوں کے سامنے شھودی ظاہری تجلی کے ساتھ اپنے کمالات سے جلوہ افروز ہے جبکہ فرشتے اس کی عبادت میں صف بصف کھڑے ہیں۔ وہ (اللہ تعالیٰ) بہت مہربان ہے کہ اس نے بعض فرشتوں کو اوپر نیچے سماوی اجسام کے لئے ڈانٹنے والے کام پر لگانے والے بنائیں تا کہ جو کام بالقوۃ ہونا ہے وہ بالفعل مکمل

کریں۔وہ (اللہ تعالیٰ) بہت رحم کرنے والا ہے کہ اس نے بعض فرشتوں کو ذکر کے پڑھنے والے بنائیں تاکہ انسان کو دربارِالٰہی کے قربت کے فوائد میں کامل کردیں۔

**وجہ تسمیہ سورۃ الصّافات:**

صافات کو صافات کہنے کی وجہ یہ ہے کہ اس سورت کی ابتداء صف باندھنے والے ملائکہ پر اللہ تعالیٰ کے قسم کھانے سے ہوئی ہے۔قال تعالیٰ: والصفات صفاً

عن ابن عباس قال :قال رسول اللہ ﷺ من قرأ یس ،والصافات یوم الجمعة ثم سأل اللّٰہ أعطاه سؤاله.

(الدر المنثور:٧٧.٧)

ترجمہ:ابن عباس سے مروی ہے کہا رسول اللہ ﷺ تسلیماً کثیراً نے فرمایا جو سورت یٰسٓ اور صافات کو جمعہ کے دن پڑھے پھر اللہ سے سوال کرے تو اللہ اس کا سوال پورا کرتا ہے۔

**موضوع سورۃ:**

دعوت الی التوحید۔

**فضیلت سورۃ الصافات:**

عن عبداللہ بن عمرؓ قال: کان النبیﷺ یامر بالتخفیف ویؤمنا بالصافات.

(أخرجه النسائی کتاب الامامة،والتفسیر:٢/٩٥،٢٠٨)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) نماز ہلکی پڑھانے کا حکم دیا کرتے تھے اور ہمیں سورت صافات کے ساتھ نماز پڑھایا کرتے تھے۔

**خواب میں سورۃ الصافات پڑھنے کی تعبیر:**

حضرت ابن سیرینؒ نے فرمایا ہے۔اگر خواب میں دیکھے کہ سورۃ الصافات پڑھتا ہے۔دلیل ہے کہ حق تعالیٰ سے ہدایت دین کی توفیق پائے گا۔ (تعبیر الرؤیا:٣٥٥)

ترتیب جمعی (37) ترتیب نزولی (56) آیات (182) رکوعات (5) کلمات (860) حروف (3829) زبر (1342) زیر (556) پیش (374) دوزبر (25) دوزیر (22) دوپیش (28) کھڑا زبر (143) کھڑی زیر (8) الٹاپیش (13) جزم (710) شد (233) مد (49)

## خلاصہ رکوع ۱:

(۱) دعوت الی التوحید۔ (۲) انکار مجازات کے باعث توحید کی ضرورت محسوس نہیں کرتے۔ ماخذ (۱) آیت ۱۳ (۲) آیت ۱۶۔

### ربط آیات:

(۱) قسم ہے ان فرشتوں کی جو اپنے رب کے ہاں صف بستہ رہنے والے ہیں۔ (۲) پھر حکم الٰہی سے بادلوں کو ڈانٹ کر لے جانے والوں کی قسم ہے۔ (۳) پھر ان فرشتوں کی قسم جو ذکر الٰہی (قرآن) پڑھنے والے ہیں۔ (۴) تمہارا خدا ایک ہے۔ اگر غیر اللہ میں سے کوئی قابل پرستش ہوسکتا تھا تو وہ فرشتے تھے۔ کیونکہ وہ الواث بھیمیّہ سے من کل الوجوہ معرّیٰ ہیں۔ (۵) ان سب چیزوں کا رب ہی معبود ہوسکتا ہے۔ (۶، ۷) اللہ تعالیٰ نے ہی آسمان میں ستارے بنائے اور ان میں یہ فوائد ہیں۔ (۸) ملاء اعلیٰ کے مقام پر پہنچ کر وہ کچھ سن ہی نہیں سکتے۔ (۹) ہٹانے کے لئے شیطانوں کو آگ کے شعلے مارے جاتے ہیں۔ (۱۰) ہاں کوئی شیطان چوری سے کوئی کلمہ اچک لے۔ پھر بھی شہاب ثاقب اس کے پیچھے لگتا ہے۔ (۱۱) خیال تو کریں ان کی پیدائش مشکل ہے یا زمین و آسمان اور پہاڑوں کی۔ (۱۲) آپ ان کی تکذیب سے متعجب ہیں اور وہ آپ کے تعجب پر تمسخر اڑاتے ہیں۔ (۱۳) اور وعظ و نصیحت سے کوئی فائدہ نہیں اٹھاتے۔ (۱۴) جب کوئی معجزہ دیکھتے ہیں تو تمسخر اڑاتے ہیں۔ (۱۵) کہتے ہیں یہ تو کھلم کھلا جادو ہے۔ (۱۶) کیا مرنے کے بعد ہمیں اٹھایا جائیگا۔ (۱۷) یا پہلے ہمارے باپ دادا کو بھی اٹھایا جائیگا۔ (۱۸) ہاں تمہیں ذلیل کر کے اٹھایا جائیگا۔ (۱۹) ایک ڈانٹ سے قبروں سے باہر آجاؤ گے۔ (۲۰) اس دن یہ کہو گے۔ (۲۱) یہی فیصلے کا دن ہے۔

### ربط بین الرکوعین (۱، ۲):

ماقبل میں مجرموں کا بیان تھا اور اس رکوع میں ان کی حسرت و افسوس کا بیان ہے۔

## خلاصہ رکوع ۲:

(۱) دعوت الی التوحید (۲) بضمن تذکیر بعد الموت۔ ماخذ (۱) آیت ۲۲، ۲۶ (۲) ۳۵، ۴۰، ۴۴، ۷۔

### ربط آیات:

(۲۲، ۲۳) ان ظالموں کو مع بیویوں کے اور ان کے معبودوں کے جہنم کی طرف لے جاؤ۔ ۲۴: ذرا ٹھہراؤ۔ ان سے سوال کیا جائیگا۔ (۲۵) کیوں ایک دوسرے کی مدد نہیں کرتے۔ (۲۶) آج تابع فرمان الٰہی ہو رہے ہیں۔ (۲۷، ۲۸) یہ آپس میں سوال و جواب ہوگا۔ ایک جماعت دوسری سے کہے گی تم نے ہمیں گمراہ کیا۔ (۲۹) وہ کہیں گے تم خود بے ایمان تھے۔ (۳۰) ہم نے

تم پر کوئی جبر نہیں کیا۔(۳۱) آج اللہ تعالیٰ کے فیصلے کے مطابق سب عذاب الٰہی کا مزہ چکھنے والے ہیں۔(۳۲) ہم بھی گمراہ تھے تمہیں بھی گمراہ کیا۔(۳۳) آج ضال اور مضل سب عذاب میں شریک ہونگے۔(۳۴) مجرموں کے ساتھ ہمارا سلوک ایسا ہی ہوتا ہے۔(۳۵) دنیا میں توحید خداوندی سے انہیں نفرت تھی۔(۳۶) دعوت توحید پر یہ کہا کرتے تھے کہ کیا پاگل اور شاعر کے کہنے پر ہم اپنے معبودوں کو چھوڑ دیں۔(۳۷) شاعر اور مجنون نہیں بلکہ سچی بات کہتا ہے اور پہلے نبیوں کی اس معاملہ میں تصدیق کرتا ہے۔(۳۸) انکار توحید سے یہ سزا پاؤ گے۔(۳۹) اپنے اعمال کی شامت پاؤ گے۔(۴۰) اخلاص فی العبادت والے بندے اللہ تعالیٰ کے عذاب سے محفوظ رہیں گے۔(۴۱) ان کے لئے رزق معلوم ہے۔(۴۲) یہ ان کا رزق معلوم ہے۔(۴۳) نعمتوں کی جنت میں عزت دی جائے گی۔(۴۴) تختوں پر ایک دوسرے کے سامنے بیٹھنے والے ہوں گے۔ (۴۵) ان پر شراب کے پیالوں کا دور چلے گا۔(۴۶، ۴۷) اس شراب کی یہ صفتیں ہیں۔(۴۸، ۴۹) ان صفات والی بیویاں انہیں ملیں گی۔(۵۰) ایک دوسرے سے جنت میں سوال کریں گے۔(۵۱) ایک کہے گا میرا ایک ساتھی تھا۔(۵۲) وہ مجھے یہ کہا کرتا تھا۔(۵۳) کیا مٹی اور ہڈیاں ہونے کے بعد ہمیں دوبارہ جزا وسزا ملے گی۔(۵۴) چلو اسے دیکھیں۔(۵۵) جھانکا تو دوزخ میں اسے پایا۔(۵۶) جنتی اسے کہے گا خدا تعالیٰ کی قسم تو تو مجھے بھی ہلاک کرنے والا تھا۔(۵۷) اللہ تعالیٰ کے فضل سے میں بچ گیا۔(۵۸، ۵۹) جتلاؤ کیا انکار کیا۔ انکار عذاب الٰہی کا عقیدہ صحیح نکلا۔(۶۰) قیامت کے دن کامیابی بڑی کامیابی ہے۔(۶۱) عمل کرنے والوں کو اس کے حصول کی کوشش کرنی چاہئے۔(۶۲) یہ جنت والی مہمانی بہتر ہے یا شجرۃ الزقوم کی مہمانی۔ (۶۳) یہ درخت کفار کے لئے آزمائش ہے۔ وہ اس کے منکر ہیں کہ آگ میں درخت کس طرح ہو سکتا ہے۔(۶۴) وہ دوزخ کی جڑ سے نکلے گا۔۶۵: اس کی شکل ایسی ہو گی۔(۶۶) دوزخی اس سے پیٹ بھرنے والے ہونگے۔(۶۷) وہ کھا کر اس پر سخت گرم پانی پئیں گے۔(۶۸) دوزخ کے ایک حصہ سے پانی پی کر پھر دوسرے حصے میں چلے جائیں گے۔(۶۹، ۷۰) یہ لوگ اپنے گمراہ باپ دادا کے نقش قدم پر چلنے والے ہیں۔(۷۱) پہلی اکثر امتیں اسی تقلید آبائی میں گمراہ ہوئیں۔ (۷۲) ان پہلے لوگوں میں بھی ہم نے ڈرانے والے بھیجے۔(۷۳) دیکھ لوں ان قوموں کا کیا حشر ہوا۔(۷۴) مگر توحید پرست اللہ تعالیٰ کے بندے اس عذاب سے بچا لئے گئے۔

### ربط بین الرکوعین (۲، ۳):

ماقبل میں منذرین بھیجنے کا ذکر تھا۔ "ولقد ارسلنا فیھم منذرین." اسی رکوع میں منذرین میں سے حضرت نوحؑ کا ذکر ہے۔

## خلاصہ رکوع ۳:

توحید پرستوں کی کامیابی۔ ماخذ آیت ۸۰،۸۱،۸۶،۸۷،۱۱۰،۱۱۱۔

## ربط آیات:

(۷۵) اپنی قوم سے تنگ آ کر ہمیں نوحؑ نے بلایا۔ ہم تو بہترین جواب دینے والے ہیں۔ (۷۶) ہم نے نوحؑ کو بمع اہل کے مصیبت سے بچا لیا۔ (۷۷) نوحؑ کے اولاد کے سوا اور کسی کی اولاد نہ بچی۔ (۷۸) اس کا ذکر خیر پچھلے لوگوں میں چھوڑا۔ (۷۹) اللہ تعالیٰ کی طرف سے نوحؑ پر سلام ہے۔ (۸۰) ہم نیکو کاروں کو یونہی بدلہ دیا کرتے ہیں۔ (۸۱) وہ ہمارے ایماندار بندوں میں سے تھے۔ (۸۲) دوسروں کو غرق کر دیا۔ (۸۳) نوحؑ کے دین پر ابراہیمؑ تھے (حالانکہ دونوں کے درمیان دو ہزار چھ سو چالیس سال کا فاصلہ ہے) مدارک۔ (۸۴) ابراہیمؑ نے اپنا دل خاص اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دیا تھا۔ (۸۵تا۸۷) ابراہیمؑ نے اپنے باپ اور قوم سے کہا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا جھوٹے معبودوں کی پرستش کرتے ہو۔ رب العلمین کے متعلق تمہارا کیا خیال ہے۔ (۸۸،۸۹) ایک دن توریہ کے طور پر ستاروں کی طرف دیکھ کر فرمایا کہ میں بیمار ہوں کیونکہ وہ لوگ ستارہ پرست تھے۔ (۹۰) اتنا سن کر وہ چلے گئے۔ (۹۱،۹۲) ان کے معبودوں سے جا کر کہا کہ یہ چیزیں کیوں نہیں کھاتے اور بولتے کیوں نہیں۔ (۹۳) دائیں ہاتھ سے مار کر سب کو توڑ دیا۔ سوائے بڑے بت کے۔ (۹۴) وہ لوگ دوڑتے ہوئے ابراہیمؑ کے پاس آئے۔ (۹۵،۹۶) انہوں نے جواب دیا اللہ تعالیٰ خالق کو چھوڑ کر ان کی عبادت کرتے ہو۔ (۹۷) انہوں نے فیصلہ یہ کیا۔ ایک چاردیواری بنا کر اس میں آگ جلا کر اسے ڈال دو۔ (۹۸) وہی اپنے مکر میں ناکام رہے۔ (۹۹) اس واقعہ کے بعد اللہ تعالیٰ نے انہیں ہجرت کی اجازت دی۔ اعزہ کو چھوڑ کر ابراہیمؑ نے ہجرت کی۔ (۱۰۰) ابراہیمؑ نے یہ دعا کی۔ (۱۰۱) ہم نے انہیں ایک بردبار لڑکے کی خوشخبری دی۔ ۱۰۲: اب اس لڑکے کے حلم کا ثبوت ایک واقعہ سے دیا جاتا ہے۔ انبیاءؑ کے خواب وحی ہوتے ہیں۔ باپ اور بیٹے میں یہ سوال و جواب ہوا۔ (۱۰۳تا۱۰۶) جب باپ بیٹے نے سر تسلیم خم کر دیا تو ہم نے آواز دی کہ آپ نے خواب سچا کر دکھایا۔ یہ ایک امتحان تھا۔ (جس میں آپ کامیاب نکلے)۔ (۱۰۷) بیٹے کے عوض میں ایک مینڈھا ہم نے ذبح کے لئے انہیں دیا۔ (۱۰۸) اسی اطاعت و فرمانبرداری کے باعث ہم نے ان کا ذکر خیر پچھلی امتوں میں چھوڑا۔ (۱۰۹) اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کے حق میں پیغام سلامتی ہے۔ (۱۱۰) نیکو کاروں کو ہم اسی طرح جزائے خیر دیا کرتے ہیں۔ (۱۱۱) یہ ہمارے ایماندار بندوں میں سے تھے۔ (۱۱۲) چونکہ ابراہیمؑ نے اعزہ و اقربا چھوڑے تھے اس لئے اللہ تعالیٰ نے اسحٰقؑ کی خوشخبری عطا فرمائی۔ (۱۱۳) ہم نے ابراہیمؑ اور اسحٰقؑ کو برکت عطا

فرمائی۔

## ربط بین الرکوعین(۳،۴):

ماقبل میں حضرت نوحؑ اور حضرت ابراہیمؑ کا واقعہ بیان ہوا اس رکوع میں حضرت موسیٰ اور حضرت ہارونؑ کا واقعہ ہے اللہ تعالیٰ کا قول ہے۔"ولقد مننا علی موسیٰ وھارون."

## خلاصہ رکوع ٤:

توحید پرستوں کی کامیابی۔ ماخذ آیت ۱۲۱،۱۲۲،۱۲۵،۱۲۶،۱۲۸،۱۳۱،۱۳۲

### ربط آیات:

(۱۱۴)موسیٰ اور ہارونؑ پر ہم نے احسان کیا۔(۱۱۵)انہیں بمع قوم کے بڑی مصیبت سے بچایا۔(۱۱۶)ان کی مدد کی اور غالب کیا۔(۱۱۷)ایک واضح کتاب (تورات) عطا فرمائی۔۱۱۸:انہیں صراط مستقیم کی رہنمائی فرمائی۔(۱۱۹)ان دونوں کا ذکر خیر پچھلوں میں باقی رکھا۔(۱۲۰)ان دونوں پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے سلامتی ہے۔(۱۲۱)نیکو کاروں کو ایسا بدلہ ہم دیا کرتے ہیں۔(۱۲۲)یہ دونوں ہمارے مومن بندوں میں سے تھے۔(۱۲۳)الیاسؑ بھی رسولوں میں سے ہیں۔(۱۲۴)اپنی قوم سے فرمایا۔(۱۲۵)احسن الخالقین کو چھوڑ کر بعل کی پرستش کرتے ہیں۔(۱۲۶)جو تمہارا اور تمہارے پہلے باپ دادا کا رب ہے۔(۱۲۷)انہوں نے جھٹلایا۔یہ بھی عذاب جہنم میں گرفتار کیے جائیں گے۔(۱۲۹)ہم نے ان کا ذکر خیر باقی رکھا۔(۱۳۰)اللہ تعالیٰ کی طرف سے الیاسؑ پر پیغام سلامتی ہے۔(۱۳۱)نیکو کاروں کو ہم ایسا ہی بدلہ دیا کرتے ہیں۔(۱۳۲)وہ ہمارے مومن بندوں میں سے تھے۔(۱۳۳)لوطؑ بھی رسولوں میں سے تھے۔(۱۳۴تا۱۳۶)ہم نے لوطؑ کو بمع اہل کے سوائے ایک بڑھیا کے نجات دے کر باقی ساری قوم کو تباہ کر دیا۔(۱۳۷،۱۳۸)تم ان کی بستیوں میں سفر شام میں کبھی دن کو کبھی رات کو گزرتے ہو۔تمہیں اتنی عقل نہیں کہ ان سے سبق حاصل کرو اور توحید کے قائل ہو جاؤ۔

## ربط بین الرکوعین(٤،٥):

ماقبل میں متعدد انبیاءؑ کے واقعات مذکور ہوئے اسی رکوع میں حضرت یونسؑ کا واقعہ مذکور ہے۔

## خلاصہ رکوع ٥:

توحید پرستوں کی کامیابی۔ ماخذ آیت ۱۷۱۔

ربط آیات:

(۱۳۹) یونسؑ رسولوں میں سے ہیں۔(۱۴۰) جب بھاگے۔(۱۴۱) پھر کشتی میں قرعہ ڈالا تو قرعہ انہیں پر پڑا۔(۱۴۲) قرعہ کے دن کشتی سے نکل کر سمندر میں کود پڑے تا کہ باقی لوگ بچ جائیں۔ اللہ تعالیٰ کے حکم سے انہیں مچھلی نے نگل لیا۔(۱۴۳،۱۴۴) اگر لا الہ الا انت سبحانك الخ نہ پڑھتے اور اللہ تعالیٰ کا فضل شامل حال نہ ہوتا تو قیامت تک مچھلی کے پیٹ میں رہتے۔(۱۴۵) پھر ہم نے انہیں میدان میں بیماری کی حالت میں لا پھینکا۔(۱۴۶) کدو کے بیل ان پر سایہ کے لئے چڑھادی۔(۱۴۷) ایک لاکھ یا اس سے زیادہ کی طرف انہیں بھیجا۔(۱۴۸) پھر وہ لوگ ایمان لے آئے۔(۱۴۹) اب ان سے پوچھئے کہ اس قادر مطلق خدا کے لئے بیٹیاں اور تمہارے لئے بیٹے ہیں۔(۱۵۰) کیا فرشتوں کو عورتیں بنانے کے وقت یہ موجود تھے۔(۱۵۱،۱۵۲): یہ جھوٹ بکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی اولاد ہے۔(۱۵۳) کیا اس نے بیٹوں کی بجائے بیٹیوں کو چن لیا ہے۔(۱۵۴،۱۵۵) سمجھتے نہیں کیسا برا فیصلہ کر رہے ہو۔(۱۵۶) اس جھوٹ پر کوئی دلیل بھی ہے۔(۱۵۷) اگر سچ ہے تو ثبوت دو۔(۱۵۸) فرشتے نہیں بلکہ شیطانوں اور اللہ تعالیٰ کے درمیان یہ رشتہ جوڑتے ہیں۔ حالانکہ جنوں کو معلوم ہے کہ وہ بھی برائی کے باعث عذاب الٰہی میں گرفتار ہوں گے۔(۱۵۹) اللہ تعالیٰ اس قسم کے بیہودہ معتقدات سے پاک ہے۔(۱۶۰) مگر اللہ تعالیٰ کے مخلص بندے اس عذاب سے محفوظ رہیں گے۔(۱۶۱) تم اور تمہارے معبود۔(۱۶۲،۱۶۳) تم اس غلط راستے پر نہیں ڈال سکتے۔ مگر اس شخص کو جہنم میں داخل ہونے والا ہے۔(۱۶۴ تا ۱۶۶) ملائکہ عظام تو تابع فرمان الٰہی ہیں چنانچہ جبرئیلؑ کا یہ بیان ہے کہ ہم میں سے ہر ایک کا درجہ معین ہے ہم سب اس کی غلامی میں صف بستہ ہیں اور سب اسکی تسبیح کرنے والے ہیں۔(۱۶۷) پہلے یہ کفار کہا کرتے تھے۔(۱۶۸) مگر پہلے لوگوں کی طرح ہمارے ہاں بھی کتاب الٰہی آتی۔(۱۶۹) تو اللہ تعالیٰ خاص بندے بنتے۔(۱۷۰) جب کتاب آئی تو انکار کر گئے۔ عنقریب اس کا نتیجہ دیکھ لیں گے۔(۱۷۱،۱۷۲) انبیاءؑ کی مدد کرنا ہمارا فیصلہ ہے۔(۱۷۳): اور ہمارا لشکر ہی غالب رہے گا۔(۱۷۴) ایک وقت تک انہیں رہنے دیجئے۔(۱۷۵) آپ بھی دیکھ لیں گے اور وہ بھی دیکھ لیں گے۔(۱۷۶) ہمارے عذاب کے متعلق جلدی کرتے ہیں۔(۱۷۷) جس دن اس کے صحن میں آئے گا وہ صبح ان کے حق میں بہت بری ہو گی جنہیں پہلے ڈرایا جا چکا تھا۔(۱۷۸) ایک وقت تک ان سے اعراض کیجئے۔(۱۷۹) آپ بھی دیکھ لیں گے اور یہ بھی دیکھ لیں گے۔(۱۸۰) تیرا رب تمام ان معبودوں کی شرکت سے پاک ہے جنہیں یہ شریک بناتے ہیں۔(۱۸۱) انبیاءؑ پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے سلامتی کا پیغام ہے۔(۱۸۲) سب تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے ہے۔

# سورۃ صٓ

## سورۃ صٓ مکیۃ، نزلت بعد سورۃ القمر

### سورۂ صٓ کا سورۂ الصّٰفّٰت سے ربط:

(۱) سورۃ الصّٰفّٰت کے آخر میں اہل مکہ سے شکایت کی گئی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ "لو ان عندنا ذکرا من الاولین. لکنا عباد اللّٰہ المخلصین." سورۂ ص کی ابتداء میں اسی ذکر کا بیان ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ "صٓ والقرآن ذی الذکر."

(۲) سورۂ الصّٰفّٰت کے آخر میں توحید کا مضمون بیان کیا گیا اللہ تعالیٰ نے فرمایا "والحمد للّٰہ رب العٰلمین." اس سورۃ میں بھی توحید، رسالت اور ردِ شرک کا مضمون ہے۔

### تسمیہ سورۃ صٓ:

(بسم اللّٰہ) المتجلی بکمالاتہ فی رسولہ و کتابہ (الرحمن) بارسال و انزالہ (الرحیم) باظھار کمالاتھما لخواصہ.

ترجمہ: اس اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو کہ اپنے رسول ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) اور اپنی کتاب میں اپنے کمالات کے ساتھ جلوہ نما ہے۔ جس نے اپنے رسول ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کو بھیج کر اپنی کتاب کو نازل کر کے بڑی مہربانی کی۔ جس نے اپنے خاص بندوں کے سامنے رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) اور اپنے کتاب (قرآن مجید) کے کمالات کو ظاہر کر کے بڑا رحم کیا۔

### وجہ تسمیہ سورۃ صٓ:

سورت صٓ کو صٓ اس لیے کہتے ہیں کہ اس کی ابتداء ص والقرآن پر اللہ تعالیٰ کے قسم کھانے سے ہوئی ہے۔ اور یہ لفظ اس سورت کے علاوہ قرآن کے کسی اور سورت میں وارد نہیں ہوا ہے۔

روی عن ابن عباسؓ قال: نزلت سورۃ صٓ بمکۃ. (الدر المنثور: ج۷ ص ۱۴۲)

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے: فرمایا کہ سورت صٓ مکہ میں نازل ہوئی۔

موضوع سورۃ:

تمام امم سابقہ کی تباہی کا باعث تکذیب رسل ہی تھا۔ اگر یہ لوگ ادب وانابت الی اللہ اختیار کرلیں تو بچ سکتے ہیں۔

فضیلت سورۃ ص:

عن ابی بن کعبؓ عن رسول اللہ ﷺ من قرأ سورۃ" ص" کان له بوزن کل جبل سخره اللّٰه لداود عشر حسنات وعصمه أن یصّر علی ذنب صغیر أو کبیر.

(تفسیر الوسیط للواحدی:۵۳۷/۳،تفسیر حدائق الروح والریحان:۲۰۵/۲۴،الکشاف:۳۳۷/۳)

حضرت ابی بن کعبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) نے فرمایا: جو سورت "ص" پڑھا کرے اس کے لئے ہر اس پہاڑ کے عوض جس کو اللہ تعالیٰ نے داؤدؑ کے تابع کیا دس نیکیاں ہوں گی اور اس کو گناہ کبیرہ وصغیرہ پر اصرار سے بچا رکھے گا۔

خواب میں سورۂ "ص" پڑھنے کی تعبیر:

حضرت ابن سیرینؒ نے فرمایا ہے۔ اگر خواب میں دیکھے کہ سورۂ "ص" پڑھتا ہے۔ دلیل ہے کہ اس کا مال زیادہ ہوگا اور بزرگ ہوگا۔ (تعبیر الرّؤیا:۳۵۶)

ترتیب جمعی (38) ترتیب نزولی (38) آیات (88) رکوعات (5) کلمات (731) حروف (3066) زبر (1061) زیر (420) پیش (233) دو زبر (23) دو زیر (31) دو پیش (43) کھڑا زبر (104) کھڑی زیر (6) الٹا پیش (24) جزم (512) شد (222) مد (45)

خلاصہ رکوع ۱:

قرآن ذی الذکر کے پہنچانے والے کو جادوگر کہہ رہے ہیں۔ حالانکہ تمام امم سابقہ کی تباہی کا باعث یہی انکار تھا۔ ماخذ آیت ۱۴،۴۔

ربط آیات:

(۱) قرآن ذی الذکر گواہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ تسلیما کثیرا کثیرا سچے ہیں۔ (۲) کفار ماننے سے تکبر کر رہے ہیں اور آپ کے مخالف ہیں۔ (۳) ان سے پہلے اسی تکذیب کے باعث کئی امتیں عذاب میں مبتلا ہوئیں۔ پھر اس وقت چیخ پکار کی کہ وہ وقت نجات کا نہیں تھا۔ (۴) کفار مکہ منذر کے آنے سے متعجب ہیں اور کہتے ہیں کہ آپ جادوگر ہیں۔ (۵) یہ عجیب چیز ہے کہ

خدا تعالیٰ فقط ایک ہے۔(٦) ایک جماعت یہ تلقین کر رہی ہے۔(٧) ہم نے پہلے کبھی یہ نہیں سنا۔لہٰذا یہ جھوٹ معلوم ہوتا ہے۔(٨) کیا اللہ تعالیٰ نے ذکر الٰہی کے لئے اسی کو(رسول ﷺ تسلیماً کثیراً کثیراً) کو چن لیا ہے۔(٩) کیا ان کے قبضہ میں خدا کی رحمت کے خزانے ہیں جسے یہ نہ چاہیں نہ دیں۔(١٠) کیا زمین و آسمان کی بادشاہی ان کے قبضہ میں ہے۔(١١) احزاب کفار کی شکست کھائیں گے۔مقابلہ کر کے دیکھ لیں۔پہلے بھی احزاب لے شکست کھائی گے۔(١٢ تا ١٤) کفار کی پہلی جماعتوں نے ہمیشہ شکست کھائی اور اس کا باعث اصلی فقط تکذیب رسل تھا۔اللہ تعالیٰ نے انبیاءؑ کی حمایت فرمائی۔

## ربط بین الرکوعین(١،٢):

گزشتہ رکوع میں منکرین اور مکذبین کا بیان تھا اس رکوع میں ان کی وعید اور عذاب کا بیان ہے۔

## خلاصہ رکوع ٢:

اب بھی ادب و انابت الی اللہ اختیار کر لیں تو رحمت الٰہی ان کو ڈھانپنے کے لئے تیار ہے۔ماخذ آیت (٢٤،٢٥)۔نوٹ:قصص عبرت کے لئے ہوتے ہیں۔اس قصہ سے معلوم ہوا کہ انابت و استغفار سے رحمت الٰہی عود کر آتی ہے۔

ربط آیات:

(١٥) منکرین رسالت اس چیز کے منتظر ہیں۔(١٦) جہالت سے یہ دعا کرتے ہیں۔(١٧) آپ ان کے خرافات سن کر صبر کریں۔داؤدؑ کا قصہ یاد کریں۔(١٨،١٩) ہم لے پہاڑ اور پرندے ان کے تابع بنائے۔(٢٠) ان کی سلطنت کو لشکروں وغیرہ سے پختہ کیا۔(٢١) آپ نے وہ واقعہ سنا کہ دو خصم ان کے عبادت خانہ کی دیوار پھاند کر آئے۔٢٢:اندر جا کر انہوں نے واقعہ عرض کیا۔٢٣:اسکی ننانوے دنبیاں ہیں اور میری ایک ہے۔مجھ سے وہ ایک بھی لینا چاہتا ہے۔(٢٤) داودؑ نے فیصلہ فرمایا۔بعد میں انہیں متنبہ ہوا۔انہوں نے خیال کیا کہ یہ میرا امتحان تھا(کہ ہم نے آپ پر فصل خصومات بندگان کا فرض عائد کیا ہے اور آپ عبادت کے لئے اندر آبیٹھتے ہیں۔اگر اس وقت کوئی مقدمہ آجائے تو وہ لوگ کیا کریں) اس تنبیہ پر داودؑ جھٹ سربسجود ہوئے اور معافی مانگی۔(واللہ اعلم وعلمہ اتم)(٢٥) ہم نے معاف کردیا۔(٢٦) یاد فرما کر فرض منصبی یاد دلایا۔

## ربط بین الرکوعین(٢،٣):

گزشتہ رکوع میں رسالت کا مضمون تھا اس رکوع میں توحید کا مضمون ہے۔

## خلاصہ رکوع ۳:

ادب وانابت سے رحمت الٰہی ان پر عود کر سکتی ہے۔ ماخذ آیت ۳۰۔ نوٹ: اس آیت کے بعد حضرت سلیمانؑ کے ادب الی اللہ کا واقعہ ہے۔

## ربط آیات:

(۲۷) کافر خیال کرتے ہیں کہ یہ سارا نظام بے کار و بے نتیجہ ہے۔(۲۸) کیا ان دونوں جماعتوں سے سلوک یکساں ہوگا۔(۲۹) اسی امتیاز کے جتانے اور ہر ایک کے ساتھ خصوصی سلوک ہونے والا ہے اس کے بتانے کے لئے تو قرآن نازل ہوا ہے۔(۳۰) چنانچہ دیکھئے۔ سلیمانؑ ذرا غافل ہوتے ہیں اور پھر رجوع الی اللہ کرتے ہیں تو کیسی جزائے خیر پاتے ہیں۔(۳۱) جب پچھلے پہر ان پر عمدہ تیز رو گھوڑے پیش کئے گئے۔(۳۲) فرمایا یاد الٰہی سے مجھے مال نے غافل کر دیا۔ (۳۳) منگوا کر سب کو قربان کر دیا۔(۳۴) اور دوسرا یہ واقعہ پیش آیا۔ اس میں یاد الٰہی سے غافل ہو گئے تھے۔ انشاء اللہ کہنا بھول گئے تھے جب کہ اپنی ازواج کے ہاں اس نیت سے تشریف لے گئے تھے کہ مجاہدین ان میں سے پیدا ہو گے۔(۳۵) معافی کی درخواست کی اور یہ دعا ساتھ کی۔(۳۶) دعا قبول ہوئی اور یہ نعمت عطا ہوئی (معلوم ہوا کہ جو معافی کے لئے اللہ تعالیٰ کے دروازے پر آتا ہے خالی نہیں جاتا)۔(۳۷،۳۸) ہوا کے علاوہ شیطان بھی تابع بنائے۔ ۳۹: اب جسے چاہے دے اور جسے چاہے روک لے یہ تیرا اختیار ہے۔ ۴۰: سلیمانؑ کے لئے ہمارے ہاں اچھا مرتبہ اور عمدہ بازگشت ہے۔

## ربط بین الرکوعین (۳،۴):

گزشتہ رکوع میں حضرت داؤدؑ اور حضرت سلیمانؑ کا واقعہ مذکور تھا اس رکوع میں حضرت ایوبؑ کا واقعہ مذکور ہے۔

## خلاصہ رکوع ۴:

ادب وانابت الی اللہ رجوع رحمت الٰہی کے لئے اکسیر ہے۔ مخالفین کو یہ اختیار کرنی چاہئے۔ ماخذ آیت ۴۴۔

## ربط آیات:

(۴۱) ایوبؑ نے مصیبت کے وقت یہ دعا کی۔(۴۲) دعا کی استجابت بایں صورت ہوئی۔(۴۳) اس آزمائش کے بعد اللہ تعالیٰ نے پھر اہل وعیال دے دیا۔(۴۴) اور بیماری کے وقت کی قسم یوں پوری کر لو۔ جو صفت اللہ تعالیٰ کے ہاں ایوبؑ کی پیاری ہے۔ وہ رجوع الی اللہ ہے۔ اسی لئے فرماتے ہیں نعم العبد انه اواب کہ اتنی بڑی مصیبت میں بھی سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی کی طرف رجوع نہیں کیا۔(۴۵) ان بندگان خدا کے حالات کا مشاہدہ کیجئے۔(۴۶) ان کا فرض منصبی ذکر آخرت تھا

یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف جو رجوع ہونے والا ہے۔اسی کی یاد میں دن رات مشغول رہتے تھے۔واللہ اعلم۔(۴۷)اور اسی خوبی کے باعث ہمارے ہاں برگزیدہ تھے۔(۴۸) یہ بھی ہمارے برگزیدہ بندے تھے ان کے حالات میں انابت الی اللہ کا مطالعہ کیجئے۔(۴۹) یہ حالات نصیحت کے لئے ذکر کئے گئے ہیں اور قاعدہ کلیہ یہ ہے کہ تمام متقین کے لئے ہمارے ہاں بہترین جائے رجوع ہے۔(۵۰ تا ۵۲) متقین کے لئے یہ جزائے خیر ہے۔(۵۳) یہی وہ چیز ہے جس کا وعدہ دنیا میں لیا جاتا ہے کہ آخرت میں ملے گی۔۵۴: یہ بے حساب رزق ہے۔(۵۵ تا ۵۷) سرکشوں کی یہ سزا ہے۔۵۸: اس قسم کا اور بھی طرح طرح عذاب ہوگا۔(۵۹) تم متبوع اور تمہارے تابع سب جہنم میں داخل ہونے والے ہو۔ متبوع تابعداروں کو کہیں گے۔لا مرحباً بہم۔(۶۰) بلکہ تمہارے لئے مرحبا نہ ہو تم نے ہمیں اس جگہ پہنچایا۔(۶۱) تابعدار یہ دعا کریں گے۔(۶۲) دوزخی کہیں گے کہ جنہیں ہم برا سمجھا کرتے تھے وہ نظر نہیں آتے۔(۶۳) جن پر تمسخر اڑایا کرتے تھے، وہ داخل نہیں ہوئے یا ہوئے ہیں لیکن نظر نہیں آتے۔(۶۴) دوزخیوں کا یہ مکالمہ بالکل سچا ہو کر رہے گا۔

### ربط بین الرکوعین(۴، ۵):

گزشتہ رکوع میں نبی کریم ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کی رسالت کی تائید کے لئے متعدد انبیاءؑ کا بیان تھا اس رکوع میں نبی کریم ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کی رسالت کا بیان ہے۔

### خلاصہ رکوع ۵:

ضرورت انابت الی اللہ۔ ماخذ آیت ۸۲، ۸۳۔

### ربط آیات:

(۶۵): میرا کام انذار ہے اور معبود فقط اللہ تعالیٰ واحد قہار ہے۔(۶۶) معاندین اور مخالفین کے لئے قہار ہے ورنہ زمین و آسمان وما بینہما کا مربی فقط وہی ہے اور عزیز اور غفار بھی ہے۔(۶۷، ۶۸) اے مخالفین! یہ قرآن بڑی قابل قدر چیز ہے جس سے تم منہ موڑ رہے ہو۔(۶۹) جب ملاء اعلیٰ میں اس کا ذکر خیر تھا تو مجھے تو اس کا علم بھی نہیں تھا۔(۷۰) مجھے تو یہ حکم ملا کہ میں منذر رہوں۔تب میں نے اس کی تبلیغ شروع کی۔(۷۱) اس قرآن حکیم کی اتباع کی جو ضرورت ہے امید ہے کہ اس واقعہ سے تم سمجھ جاؤ گے۔اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے یہ فرمایا کہ میں مٹی سے انسان بنانے والا ہوں۔(۷۲) جب اسے بنا کر روح پھونک دوں تو اسے سجدہ کرنا۔(۷۳) فرشتوں نے حکم الٰہی کی تعمیل کی۔سر بسجود ہو گئے۔(۷۴) شیطان نے سجدہ نہیں کیا۔(۷۵) ابلیس سے سجدہ نہ کرنے کی وجہ دریافت کی گئی۔(۷۶) اس نے یہ جواب دیا۔(۷۷) اللہ تعالیٰ نے فرمایا آسمان سے

نیچے اتر جا۔ تو راندۂ درگاہ الٰہی ہو گیا ہے۔۷۸: قیامت تک تجھ پر لعنت ہے۔۷۹: درخواست کی مجھے قیامت تک مہلت مل جائے۔۸۰،۸۱: فرمایا اچھا۔ تجھے تحفہ اولیٰ تک مہلت ہے۔۸۲: کہا تیری عزت کی قسم سب بنی آدم کو گمراہ کرونگا۔۸۳: مگر جو خالص تیرے ہو جائیں گے انہیں گمراہ نہیں کر سکوں گا۔۸۴: اللہ تعالیٰ نے فرمایا میرا سچا فیصلہ بھی سن لو۔۸۵: تجھ سے اور تیرے متبعین سے دوزخ بھر دونگا۔(۸۶) انہیں کہہ دیجئے میں اس تعلیم قرآن پر تم سے کوئی اجرت نہیں مانگتا۔(۸۷) یہ تو سارے جہان والوں کے لئے نصیحت ہے۔۸۸: کچھ وقت کے بعد تمہیں اس کی صداقت معلوم ہو جائے گی۔

# سورة الزمر

## سورة الزمر مكية، نزلت بعد سورة سبإ

سورۂ زمر کا سورۂ ص سے ربط:

سورۃ ص کی ابتداء میں قرآن کا تذکرہ تھا اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔"والقرآن ذی الذکر ." سورۂ زمر کی ابتداء میں بھی قرآن کا تذکرہ ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔"تنزيل الكتاب من الله العزيز الحكيم."

تسمیۃ سورۃ زمر:

(بسم اللّٰه)المتجلي في كتابه بتفاصيل اسماء ه و صفاته واحكامه و افعاله واجمال ذاته (الرحمن)بتنزيله لبيان تلك التفاصيل (الرحيم)بانزاله البيان ذاته اجمالا.

ترجمہ: اس اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو کہ اپنی کتاب قرآن مجید میں اپنی ذاتی ناموں، صفات، احکام، افعال اور ذاتی عادات خوبیوں کی تفصیل کے ساتھ جلوہ نما ہے۔ جس نے ان تفصیلات کی وضاحت کر کے بڑی مہربانی کی۔ جس نے اپنی ذات اقدس کی فی الجملہ وضاحت کر کے بڑا رحم کیا۔

وجہ تسمیہ سورۃ الزمر:

اس سورت کو سورت زمر اس لیے کہتے ہیں کہ اس میں اللہ تعالیٰ نے اہل جنت کے نیک بختو ں کے گروہ اور اہل جہنم کے بدبختوں کے گروہ کا ذکر کیا ہے۔ قال تعالیٰ: وسيق الذين كفروا الى جهنم زمرا، وقال تعالى: و سيق الذين اتقوا ربهم الى الجنة زمرا.

عن عائشۃؓ قالت :کان النبی ﷺ لا ینام علی فراشه حتی یقرأ بنی اسرائیل والزمر

(أخرجه الترمذی کتاب فضائل القرآن رقم حدیث:۲۹۲۵)

ترجمہ: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے فرمایا : نبی ﷺ تسلیماً کثیراً کثیراً اس وقت تک بستر پر نہیں سوتے تھے جب تک سورت بنی اسرائیل اور زمر نہ پڑھ لیتے۔

## موضوع سورۃ:

اخلاص فی العبادۃ۔

## فضیلت سورۃ الزمر:

عن أبی لبابۃؓ قال: قالت عائشۃؓ: کان النبی ﷺ لاینام علی فراشه حتی یقرأ بنی اسرائیل والزمر.

(أخرجه الترمذی، کتاب فضائل القرآن: ۱۳۶/۲)

حضرت ابولبابہؓ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا: کہ نبی کریم ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) اپنے بستر پر اس وقت نہیں سوتے تھے جب تک سورت بنی اسرائیل اور سورت زمر کی تلاوت نہ فرماتے۔

## خواب میں سورۃ الزمر پڑھنے کی تعبیر:

حضرت ابن سیرینؒ نے فرمایا ہے۔ اگر خواب میں دیکھے کہ سورۃ الزمر پڑھتا ہے۔ دلیل ہے کہ حق تعالیٰ اس کے گناہ معاف کرے گا۔ (تعبیر الرؤیا:۳۵۶)

ترتیب جمعی (39) ترتیب نزولی (59) آیات (75) رکوعات (8) کلمات (1192) حروف (4000) زبر (1316) زیر (621) پیش (519) دو زبر (34) دو زیر (29) دو پیش (28) کھڑا زبر (187) کھڑی زیر (19) الٹا پیش (22) جزم (847) شد (379) مد (60)

## خلاصہ رکوع ۱:

دعوت الی الاخلاص فی العبادۃ۔ بتذکیر الاء اللہ۔ ماخذ آیت ۲، ۳، ۴، ۵، ۶، ۸۔

## ربط آیات:

(۱): عزیز اور حکیم ذات سے اس کتاب کا نزول ہے۔ (۲) تنزیل کتاب اللہ کا مقصد یہ ہے کہ اخلاص فی العبادۃ اختیار کیا جائے۔ (۳) جو دین شرک سے پاک ہے وہی اللہ تعالیٰ کا مقبول دین ہے۔ (۴) اگر اللہ تعالیٰ کو بیٹے کی ضرورت ہوتی تو وہ

خود انتخاب کرتا یا ان کفار سے انتخاب کراتا۔وہ فقط اکیلا ہے زبردست طاقت والا۔(۵) سارے نظام کو اسی نے بنایا اور وہی چلا رہا ہے۔(۶) تمہیں بھی اس نے ایک جان سے بنایا ہے۔یہی تمہارا رب ہے اور معبود بھی۔بادشاہ بھی وہی ہے۔اسے چھوڑ کر کدھر جا رہے ہو۔(۷) اگر اس سے سرکش ہوجاؤ گے تو اسے تمہاری کوئی پرواہ نہیں اور اگر شکرگزار بنو گے تو اسے پسند کریگا اور اللہ تعالیٰ کے ہاں تم سب کو لوٹ کر جانا ہے۔وہ تمہارے تمام اعمال کی اطلاع تمہیں دے گا۔(۸) مصیبت کے وقت انسان اس کے دروازے کو کھٹکھٹاتا ہے۔کام ہونے کے بعد بھول جاتا ہے۔ایسے لوگوں کا ٹھکانہ دوزخ ہے۔(۹) کیا فرمانبردار اور نافرمان دونوں برابر ہوسکتے ہیں۔ہرگز نہیں۔ان باتوں کو عقلمند ہی سمجھ سکتے ہیں۔

## ربط بین الرکوعین(۱،۲):

گزشتہ رکوع میں عبادت کے اندر اخلاص کا بیان تھا اس رکوع میں بھی اخلاص کا بیان ہے اور ساتھ تقویٰ کا بیان بھی ہے۔

## خلاصہ رکوع ۲:

الدعوت الی الاخلاص فی العبادۃ بالتذکیر بما بعد الموت۔ماخذ آیت ۱۱،۱۴،۱۶،۱۷،۲۰۔

### ربط آیات:

(۱۰) اے ایمان والو! تقویٰ اختیار کرو۔اگر ہجرت کی ضرورت ہو تو ہجرت کر جاؤ۔(۱۱) رسول اللہ ﷺ تسلیما کثیراً کثیراً کو اخلاص فی العبادت کا حکم دیا گیا ہے۔(۱۲) آپ کو حکم ہوا ہے کہ سب سے پہلے آپ اسلام کا صحیح نمونہ بن کر دکھائیں۔(۱۳) اگر خدانخواستہ بفرض محال مجھ سے اس کی خلاف ورزی ہو جائے تو مجھے بھی گرفت ہوسکتی ہے۔(۱۴) میں تو اخلاص فی العبادہ کے حکم کی پوری تعمیل کرتا ہوں۔۱۵: اگر تم نہیں مانتے تو جس کی عبادت دل چاہے کرو۔لیکن قیامت کے دن نقصان اٹھاؤ گے۔(۱۶) اخلاص فی العبادۃ اختیار نہ کرنے کی یہ سزا ہے۔(۱۷) اخلاص فی العبادۃ اختیار کرنے والوں کے لئے مبارک ہے۔(۱۸) جو احسن القول یعنی قرآن سنتے ہیں اور اس کا اتباع کرتے ہیں۔(۱۹) جس پر دوزخ میں جانے کا فیصلہ ہو چکا ہے۔کیا آپ اسے جہنم سے بچا سکتے ہیں۔(۲۰) جن لوگوں نے اخلاص فی العبادۃ اختیار کیا اور اللہ تعالیٰ سے ڈرے ان کی یہ جزا ہے۔(۲۱) اگر دنیا کی زندگی کی تصویر دیکھنا چاہیں تو نباتات کی زندگی کا بغور مطالعہ کریں۔پھر اس بے بقا زندگی میں کس طرح خالق و مالک سے طغیان و سرکشی اختیار کر لیتے ہیں لیکن عقل ہو تو سمجھیں۔

## ربط بین الرکوعین(۲،۳):

گزشتہ رکوع میں عبادت کے اندر اخلاص کا بیان تھا اس رکوع میں بھی عبادت کے اندر اخلاص کا بیان ہے۔

## خلاصہ رکوع ۳:

الدعوت الیٰ الاخلاص فی العبادات بالتذکیر با یام اللہ۔ ماخذ آیت ۲۵،۲۹

### ربط آیات:

(۲۲) کیا وہ لوگ جن کی شرح صدر اللہ تعالیٰ سے اسلام کے لئے ہو چکی ہے اور قسوۃ قلبی والے برابر ہو سکتے ہیں۔ ہرگز نہیں۔(۲۳) قرآن حکیم تو ایسا مؤثر ہے بشرط یہ کہ شرحِ صدر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہو تب یہ تاثیر محسوس ہوتی ہے۔(۲۴) کیا عذاب الٰہی کے سامنے اپنا منہ دینے والا اور عذاب الٰہی سے بچنے والا یہ دونوں برابر ہو سکتے ہیں۔(۲۵،۲۶) پہلے لوگوں نے بھی تعلیم حق کو جھٹلایا۔ دنیا میں بھی ذلت اٹھائی اور آخرت کے عذاب کا بھی مستحق ٹھہرایا۔(۲۷) ہم نے لوگوں کے لئے اس قرآن میں ہر طرح کی مثالیں پیش کیں تاکہ انہیں نصیحت حاصل ہو۔(۲۸) قرآن کو عربی میں نازل فرمایا تاکہ یہ تقویٰ حاصل کر سکیں (اگر عجمی زبان میں قرآن نازل ہوتا تو یہ عرب سمجھ نہ سکتے)۔(۲۹) مسئلہ توحید کے سمجھنے کے لئے یہ کیسی عمدہ مثال ہے۔ اس قسم کی مثالیں سمجھانے میں اللہ تعالیٰ قابل تعریف ہے لیکن اکثر آدمی نہیں سمجھتے۔(۳۰) اگر نہیں مانتے تو آپ نے اور انہوں نے مر کر اللہ تعالیٰ کے ہاں آنا تو ہے۔(۳۱) تم سب لوگ قیامت کے دن ایک دوسرے سے حق لینے کے لئے آپس میں جھگڑا کرو گے۔

## ربط بین الرکوعین (۳، ٤):

گزشتہ رکوع کے آخر میں مثال کے انداز میں شرک کی تردید بیان ہوئی اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ "ضرب اللّٰہ مثلا رجلا فیہ شرکاء۔" اتنی واضح مثال کے بعد اگر کوئی شرک کرے تو اس سے بڑا ظالم کون ہوگا جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ "فمن اظلم ممن کذب علی اللہ...... "الخ.

## خلاصہ رکوع ٤:

اخلاص فی العبادۃ والوں کے لئے حمایت الٰہی کا اعلان۔ ماخذ آیت ۳۶،۳۸۔

### ربط آیات:

(۳۲) خدا تعالیٰ پر جھوٹ بولنے اور سچی تعلیم کی تکذیب کرنے سے بڑھ کر اور کیا ظلم ہو سکتا ہے۔(۳۳) جو سچ لائیں اور سچ کی تصدیق فرمائے وہ اللہ تعالیٰ کے متقی بندے ہیں۔(۳۴) ان محسنین کی یہ جزا ہے۔(۳۵) ان کی غلطیاں معاف ہوں گی اور نیکیوں کی جزائے خیر ملے گی۔(۳۶) کیا اللہ اپنے بندے کے لئے کافی نہیں۔ آپ کو یہ مشرک دوسرے کا ڈر دلاتے ہیں

۔جسے اللہ تعالیٰ گمراہ کرے اسکا ہادی اور کون ہے۔(۳۷)اور جسے اللہ تعالیٰ ہدایت دے اس کو گمراہ کرنے والا کوئی نہیں۔(۳۸)اگران سے پوچھیں کہ زمین وآسمان کا خالق کون ہے تو یہی جواب دیں گے کہ اللہ تعالیٰ ہے۔ان سے زرا پوچھو کہ تمہارے معبودوں میں یہ طاقت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے ضرر کو روک سکیں یا رحمت الٰہی کو بند کرسکیں۔ان میں یہ طاقت ہرگز نہیں۔تو پھر ہمیں اللہ تعالیٰ کافی ہے جو سب سے بڑھ کر طاقتور ہے۔(۳۹)اگر تم اس دعوت کو نہیں مانتے تو عمل کیئے جاؤ میں بھی اپنے طریقہ پر عمل کیئے جاؤنگا تمہیں خود ہی معلوم ہو جائیگا۔(۴۰)پتہ لگ جائیگا کہ دائمی عذاب کس پر آتا ہے۔(۴۱)اس قرآن سے جو ہدایت پائے گا اس کا نفع اسی پر عائد ہوگا اور جو گمراہ رہے گا تو وہ خود ہی نقصان اٹھائے گا۔

## ربط بین الرکوعین(۴،۵):

گزشتہ رکوع میں توحید کے دلائل بیان ہوئے اس رکوع میں بھی توحید کے دلائل ہیں۔

## خلاصہ رکوع ۵:

تارکین اخلاص فی العبادت کے لئے شفاعت کی نفی۔ماخذ آیت ۴۳،۴۴،۴۵،۴۶۔

## ربط آیات:

(۴۲)تمہاری نیند پر بھی اسی وحدہ لاشریک لہ کا قبضہ ہے۔(۴۳)تمہارے معبود من دون اللہ اللہ تعالیٰ کے ہاں شفیع بھی نہیں ہوسکتے۔(۴۴)شفاعت کا مالک بھی وہی ہے۔جسے چاہے اجازت دے یا نہ دے۔(۴۵)یہ بے ایمان توحید خالص سے نفرت کرتے ہیں۔(۴۶)اے اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے فیصلے تو ہی کریگا۔(ہم سے تو یہ سیدھے نہیں ہوتے)(۴۷)عذاب دیکھنے پر ساری دنیا اور اس جیسی اور دنیا بھی ہو تو وہ بھی دے کر جان چھڑانا چاہیں گے لیکن ان پر ایسا عذاب آئے گا کہ انہیں وہم وگمان بھی نہ تھا۔(۴۸)بد اعمالی کی شامت اس دن ظاہر ہو جائے گی۔(۴۹)انسان مصیبت کے وقت میں ہم سے کام نکال لیتا ہے۔پھر اپنی قابلیت پر گھمنڈ کرتا ہے۔(۵۰)اس قسم کے فقرے قارون وغیرہ نے بھی کہے۔(۵۱)ان پر شامت اعمال پڑی اور ان پر بھی پڑے گی۔(۵۲)کیا قبض وبسط ان کی قابلیت پر موقوف ہے۔ہرگز نہیں۔بلکہ اللہ تعالیٰ کے قبضہ میں ہے۔

## ربط بین الرکوعین(۵،۶):

گزشتہ رکوع میں منکرین کا بیان تھا اس رکوع میں منکرین کو توبہ کی طرف ترغیب دینے کا بیان ہے۔

## خلاصہ رکوع ۶:

اخلاص فی العبادت والوں کے لئے نجات کا اعلان۔ماخذ آیت ۵۳،۵۴،۶۱،۶۲۔

ربط آیات:

(۵۳)اللہ تعالیٰ سے اخلاص فی العبادت کا تعلق پیدا کرنے والوں کو اپنے گناہوں کے باعث مغفرت سے مایوس نہ ہونا پڑے۔(۵۴)اس کی طرف انابت اور رجوع کرو۔موت کے آنے سے پہلے جب آؤ گے معافی مل جائیگی۔(۵۵)اور اتباع قرآن کو اپنا شیوہ بنالو۔(۵۶) تاکہ پھر دست حسرت نہ ملنا پڑے۔(۵۷)یا یہ تمنا رہے کہ اللہ تعالیٰ نے اب ہدایت کر دی ہے۔(۵۸)اور یہ آرزو بھی پھر پوری نہ ہوگی۔(۵۹)اس وقت یہ جواب ملے گا۔(۶۰) مکذبین کے منہ اس دن سیاہ ہوں گے۔(۶۱) پرہیزگاروں کو اللہ تعالیٰ ہر خواری اور عذاب سے اس دن بچائے گا۔(۶۲) وہی ہر کام پر کارساز ہے۔لہٰذا دنیا یا قیامت کا نفع اٹھانا چاہتے ہو تو اس سے تعلق پیدا کرو۔(۶۳) آسمان اور زمین کی کنجیاں اسی کے قبضے میں ہیں۔

## ربط بین الرکوعین(۶،۷):

گزشتہ رکوع میں قیامت کا بیان تھا اس رکوع میں قیامت میں مؤمنین اور کافرین کو ملنے والے بدلے کا بیان ہے۔

## خلاصہ رکوع ۷:

ترک اخلاص فی العبادۃ کی سزا۔ماخذ آیت ۶۴،۶۵،۶۶،۶۷۔

ربط آیات:

(۶۴) کیا تم چاہتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا دوسروں کی عبادت کروں۔(۶۵) حالانکہ شرک کے متعلق یہاں تک سخت حکم نازل ہو چکا ہے۔(۶۶) مجھے تو یہ حکم ملا ہے۔(۶۷) مشرکین نے اللہ تعالیٰ کی قدر نہیں پہچانی۔(۶۸) سارے جہان کو فنا کرنا یا زندہ کرنا اتنی دیر میں وہ کرسکتا ہے۔(۶۹) اس دن سارے فیصلے بارگاہ الٰہی میں صحیح صحیح ہوں گے۔(۷۰) ہر شخص اپنے اپنے اعمال کی جزا و سزا پالے گا۔

## ربط بین الرکوعین(۷،۸):

گزشتہ رکوع میں بعث بعد الموت کا ذکر تھا تو بعث بعد الموت کے بعد کیا ہوگا۔اسی رکوع میں اصولاً ان گروہوں کا ذکر ہے۔

## خلاصہ رکوع ۸:

مخلصین اور تارکین اخلاص کے نتائج اخروی۔ماخذ آیت ۷۲،۷۳،۷۴۔

ربط آیات:

۷۱:اخلاص فی العبادت سے انکار کرنے والوں کو جہنم کی طرف بھیجا جائے گا۔(۷۲) جہنم میں داخل کر کے دوام کا پیغام سنا دیا جائیگا۔(۷۳)اخلاص فی العبادت اختیار کرنے والوں کو جنت کی طرف بھیجا جائیگا۔(۷۴) داخل ہو کر اللہ تعالیٰ کا شکر بجالائیں گے۔(۷۵)اور قیامت کے دن ملائکہ عظام حافین حول العرش کو تسبیح وتحمید الٰہی میں مصروف پائیں گے اور انسانوں کے فیصلہ جات بالکل ٹھیک ہونگے۔اللہ تعالیٰ اپنے عدل وانصاف کے لحاظ سے قابل تعریف ہے۔

# سورة مومن

## سورة مومن مكية، نزلت بعد سورة الزمر

سورۃ مومن کا سورۃ زمر سے ربط۔

سورۃ زمر کی ابتداء میں قرآن کا ذکر تھا اللہ تعالیٰ نے فرمایا"تَنزِيلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ" "سورۃ مومن کی ابتداء میں بھی قرآن کا ذکر ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں"تَنزِيلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ"

تسمیہ سورۃ مؤمن:

(بسم اللّٰه)المتجلى باسماء ه اجمالا وتفصيلا فى كتابه(الرحمن)بتفصيل اسماء ه بعد اجمالها(الرحيم) باجمالها بعد التفصيل.

ترجمہ:اس اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو کہ اپنی کتاب میں اپنے ناموں کے ساتھ اجمالی طور پر اور تفصیلی طور پر جلوہ نما ہے۔جس نے اپنے ناموں کے اجمالاً ذکر کرنے کے بعد تفصیل سے ذکر کر کے بہت بڑی مہربانی کی،جس نے تفصیل کے ساتھ ذکر کرنے کے بعد پھر اجمالاً مختصر ذکر کر کے بڑا رحم کیا۔

وجہ تسمیہ سورۃ المؤمن:

اس سورت کو سورت مؤمن اس لیے کہتے ہیں کہ اس میں آل فرعون میں سے ایک مرد مؤمن کا قصہ مذکور ہے۔قال تعالیٰ:

و قال رجل مؤمن....الخ

عن ابن عباسؓ :نزلت حم المؤمن بمكه . (الدرا لمنثور:۲۶۸.۷)

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ حٰم ٓالمؤمن مکہ میں نازل ہوئی۔

موضوع سورۃ:

حوامیم سبعہ مکیہ ہیں۔ سب میں دعوت الی القرآن ہے البتہ ہر ایک کا عنوان علیحدہ ہے۔ چنانچہ سورۃ مؤمن کا موضوع مخالفین قرآن مجید کے لئے انذار ہے۔

نضیلت سورۃ المؤمن:

عن ابی ہریرۃؓ قال: قال رسول اللّٰہ ﷺ من قرأحم المؤمن الی (ألیہ المصیر)(سورۃغافر:الایات: ۲تا٤) وآیۃالکرسی حین یصبح حفظ بھا حتی یمسی،ومن قرأھما حین یمسی حفظ بھا حتی یصبح .

(أخرجه الترمذی، کتاب فضائل القرآن باب ما جاء فی سورة البقرة وآیة الکرسی: ۲/ ۱۳۰)

حضرت ابوھریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) نے فرمایا جو شخص حم المؤمن (الیہ المصیر) ت ک اور آیت الکرسی صبح کے وقت پڑھے تو شام تک وہ محفوظ رہے گا اور اگر شام کے وقت اس کو پڑھے تو صبح تک محفوظ رہے گا۔

خواب میں سورۂ مؤمن پڑھنے کی تعبیر:

حضرت ابن سیرینؒ نے فرمایا ہے۔ اگر خواب میں دیکھے کہ سورۂ مؤمن پڑھتا ہے۔ دلیل ہے کہ ایمان دار اور مخلص ہوگا۔

(تعبیر الرّؤیا: ۳۵٦)

ترتیب جمعی (40) ترتیب نزولی (60) آیات (85) رکوعات (9) کلمات (1199) حروف (4960) زبر (1525) زیر (578) پیش (507) دوزبر (37) دوزیر (32) دوپیش (8) کھڑا زبر (107) کھڑی زیر (11) الٹا پیش (10) جزم (790) شد (102) مد (53)

خلاصہ رکوع ۱:

مخالفین قرآن کے لئے انذار ہے بضمن تذکیر بایام اللہ۔ ماخذ آیت ۵،٦۔

ربط آیات:

(۱) حروف مقطعات میں سے ہے۔ ان کی تفصیل سورہ بقرہ کے ابتداء میں ملاحظہ ہو۔ (۲) تنزیل کتاب عزیز کی طرف سے

ہے جو مخالف ہوگا منہ کی کھائے گا اور علیم نے نازل فرمایا ہے۔ وہ تمام حالات سے پورا آگاہ ہے۔(۳) مان جائیں تو غافر ہے۔نہ، مانیں اور اڑ جائیں تو شدید العقاب ہے۔(۴) کافر آیات الٰہی میں جھگڑتے ہیں۔ان کی تباہی یقینی ہے۔چند روزہ مہلت سے آپ کو غلط فہمی نہ ہو۔(۵) پہلے مکذبین امم کی طرح ان سے سلوک ہوگا۔(۶) تمام کفار کے لئے جہنم کا فیصلہ ہے۔(۷تا۹) حاملین عرش اور حافین حول العرش ملائکہ عظام تسبیح وتحمید الٰہی بیان کرتے ہیں اور مومنوں کے حق میں یہ دعائیں کرتے ہیں۔

## ربط بین الرکوعین (۱۔۲)

گزشتہ رکوع میں مومنین کا بیان تھا اس رکوع میں کافرین کا بیان ہے

## خلاصہ رکوع ۲:

مخالفین قرآن کے لئے انداز بضمن تذکیر بما بعد الموت۔ ماخذ آیت ۱۰، ۱۸۔

## ربط آیات:

(۱۰) قیامت کے دن مخالفین قرآن پر یہ زجر وتوبیخ ہوگی۔(۱۱) دنیا میں قرآن حکیم کی اطلاع سے مانتے نہیں تھے۔اب اعتراف کرتے ہیں۔(۱۲) یہ سزا تمہیں انکار توحید پر مل رہی ہے۔(۱۳) وہ اپنی قدرت کے بہتر کرشمے دکھاتا ہے لیکن جن قلوب میں انابت الی اللہ ہے وہ فوراً تسلیم کر جاتے ہیں۔(۱۴) اے مومنو! تم ایک اللہ کو پکارو۔اگر چہ کفار ناپسند کریں۔(۱۵) وہی مرتبے بلند کرنے والا ہے قیامت سے ڈرانے کے لئے جسے چاہے منذر بنائے اور اس پر وحی نازل فرمائے۔(۱۶) قیامت کے دن سوائے اللہ تعالیٰ کے اور کسی کی بادشاہی نہ ہوگی۔(۱۷) آج ہر شخص اپنے اعمال کے نتائج پائے گا۔(۱۸) قیامت کا دن ایسا خطرناک ہوگا۔اور ظالموں کو نہ کوئی دوست اور نہ کوئی شفیع ملے گا۔(۱۹) اللہ تعالیٰ کا علم اس قدر حاوی ہے کہ ترچھی آنکھ سے کوئی چیز دیکھی جائے اس کا بھی اسے علم ہے اور سینوں کے تمام راز جانتا ہے۔لہٰذا قیامت کے دن صحیح صحیح جزائے اعمال عطا فرمائے گا۔(۲۰) سارے فیصلے اس دن محض خدائے قدوس وحدہ لاشریک لہ کریگا۔

## ربط بین الرکوعین(۲۔۳)

گزشتہ رکوع میں مخالفین کا بیان تھا اس رکوع میں دنیا میں ان کے انجام بد کا بیان ہے۔

## خلاصہ رکوع ۳:

مخالفین قرآن کے لئے انذار بضمن بایام اللہ۔ ماخذ آیت ۲۱، ۲۲۔

ربط آیات:

(۲۱) زمین میں سیر کر کے دیکھیں کہ ان سے پہلے بڑی زبردست طاقت والوں کو اللہ تعالیٰ نے تباہ و برباد کر دیا اور کوئی انہیں بچا نہ سکا۔(۲۲) احکام الٰہی کے انکار کے سوا اور کوئی ان کا جرم نہیں تھا۔(۲۳، ۲۴) چنانچہ موسیٰ کا واقعہ بھی اسی کا شاہد ہے۔ فرعون نے احکام الٰہی کو جھٹلایا اور غرق ہوا۔(۲۵) جب موسیٰ اس کے پاس ہمارا پیغام لے کر گئے تو اس نے موسیٰ کے قوم پر یہ ظلم شروع کر دیا۔(۲۶) اور موسیٰ کے قتل پر آمادہ ہوا۔(۲۷) موسیٰ نے اپنے مولا حقیقی عزوجل مجدہ کی پناہ لی۔

## ربط بین الرکوعین (۳ . ٤)

گزشتہ رکوع میں حضرت موسیٰ اور آپ کی قوم کا واقعہ تھا اس رکوع میں بھی حضرت موسیٰ اور آپ کی قوم کا باقی ماندہ واقعہ مذکور ہے۔

## خلاصہ رکوع ٤:

مخالفین قرآن کے لئے انذار بضمن تذکیر بایام اللہ و بما بعد الموت۔ ماخذ آیت ۳۰، ۳۱، ۳۲۔

ربط آیات:

(۲۸) قوم فرعون میں سے ایک شخص کو اللہ تعالیٰ نے ایمان نصیب فرمایا ہے اور وہ بھی مخفی ہے۔ وہ فرعون کو موسیٰ کے قتل کے ارادہ سے روک رہا ہے۔(۲۹) اے میری قوم اگر اللہ تعالیٰ کا عذاب آئے گا تو تمہیں کون بچائے گا۔(۳۰، ۳۱) اس ایمان والے شخص نے اپنی قوم کی تذکیر بایام اللہ کی۔(۳۲) اے میری قوم دنیا کا عذاب تو بجائے خود رہا مجھے تو تم پر قیامت کے عذاب کا بھی ڈر ہے۔(۳۳) جس دن محشر سے رخصت ہو کر جہنم کی طرف جاؤ گے اس دن اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بچانے والا تمہیں کوئی نہیں ملے گا۔ اصل بات یہ ہے جسے اللہ تعالیٰ گمراہ کرے اسے کون راہ دکھائے۔(۳۴) موسیٰ سے پہلے اللہ تعالیٰ نے یوسفؑ کو مصر میں مبعوث فرمایا تھا۔ تم نے اس پر بھی یقین نہ کیا۔(۳۵) آیات الٰہی میں باوجود کسی حجت نہ ہونے کے جھگڑنا اللہ تعالیٰ اور مومنوں کے ہاں بڑے غضب کی بات ہے۔(۳۶) فرعون نے اپنے وزیر ہامان سے کہا کہ ایک محل بنا دو۔(۳۷) تاکہ اوپر چڑھ کر موسیٰ کے خدا کو تو دیکھوں۔ میرے خیال میں تو یہ جھوٹا ہے۔

## ربط بین الرکوعین (٤ . ٥)

ماقبل سے مناسبت ظاہر ہے کہ یہاں ماقبل کا تتمہ ہے۔

## خلاصہ رکوع ۵:

مخالفین قرآن کے لئے انداز بضمن تذکیر بما بعد الموت، و بایام اللہ۔ ماخذ آیت (۱) ۴۳۔ (۲) ۴۵، ۴۶۔

ربط آیات:

(۳۸) اس مومن نے کہا اے میری قوم میں تمہیں سیدھا راستہ دکھاتا ہوں۔ (۳۹) دنیا کی زندگی بے بقا ہے اور آخرت دار القرار ہے۔ (۴۰) قیامت کے دن بدکار سزا پائیں گے اور نیکوکار جنت میں جائیں گے۔ (۴۱) اے میری قوم میں تو تمہیں نجات کی طرف بلاتا ہوں اور تم مجھے جہنم کی دعوت دیتے ہو۔ (۴۲) تم مجھے کفر اور شرک باللہ کی دعوت دیتے ہو۔ (۴۳) جس کی دعوت تم دیتے ہو وہ دنیا اور آخرت میں بے نتیجہ چیز ہے اور ایسے مسرف دوزخی ہونگے۔ (۴۴) جو میں تم سے کہہ رہا ہوں اس کی سچائی کا عنقریب تمہیں پتہ لگ جائیگا۔ میں اپنی کوشش ختم کر چکا۔ اب سپرد خدا کرتا ہوں۔ (۴۵) اللہ تعالیٰ نے اس بندہ کو بچایا اور فرعون والوں پر برا عذاب نازل ہوا۔ ۴۶: دنیا میں غرق ہوئے اور قبر میں روزانہ جہنم پر پیش کئے جاتے ہیں کہ یہ تمہارا ٹھکانہ ہے اور قیامت کے دن حکم ہوگا کہ انہیں اشد العذاب میں داخل کردو۔ (۴۷، ۴۸) دوزخ میں جا کر آپس میں اس طرح جھگڑیں گے۔ (۴۹) دوزخی دربان دوزخ سے یہ استدعا کریں گے۔ (۵۰) وہ جواب دیں گے کیا تمہارے پاس رسول اللہ تعالیٰ کی طرف سے روشن احکام نہیں لائے تھے۔ دوزخی مان جائیں گے ہاں لائے تھے۔ پھر وہ جواب دیں گے کہ پھر ایسے لوگوں سے ایک دن بھی عذاب کی تخفیف نہیں ہو سکتی۔

## ربط بین الرکوعین (۶.۵)

ماقبل میں کافروں کی ناامیدی کا بیان تھا اس رکوع میں مومنوں کی مدد کا بیان ہے۔

## خلاصہ رکوع ۶:

۱): مخالفین قرآن کے لئے انداز بضمن تذکیر بما بعد الموت۔ ماخذ آیت ۵۲، ۶۰۔

ربط آیات:

(۵۱) اللہ تعالیٰ کی طرف مدد اور انبیاءؑ اور ایمانداروں کے لئے ہوا کرتی ہے خواہ دنیا میں ہو یا آخرت میں۔ (۵۲) قیامت کے دن مخالفین توحید و قرآن کا کوئی عذر نہیں سنا جائیگا۔ اور ان پر لعنت ہے۔ (۵۳) ہم نے موسیٰؑ کو مجموعہ ہدایت تورات عطا فرمائی اور بنی اسرائیل کو اس کا وارث بنایا۔ ۵۴: وہ کتاب عقلمندوں کے لئے ہدایت و نصیحت تھی۔ (۵۵) آپ صبر کریں ان کی تباہی اور آپ کی نصرت کے متعلق اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہے۔ آیات الٰہی میں جھگڑا کرنے والے فقط تکبر کے باعث نہیں

مانتے۔(۵۷)ان کے دوبارہ پیدا کرنے سے زمین وآسمان کا پیدا کرنا زیادہ مشکل ہے چونکہ یہ لوگ دوبارہ پیدائش کے قائل نہیں اس لئے تسلیم احکام الٰہی کی ضرورت نہیں خیال کرتے۔(۵۸)اندھا اور بینا،مومن اور کافر بھلا برابر ہو سکتے ہیں۔(۵۹) قیامت یقیناً آنے والی ہے۔(۶۰) جو شخص اللہ تعالیٰ سے تعلق جوڑے گا عذاب قیامت سے بچ جائیگا ورنہ جہنم رسید ہوگا۔عبادت سے تکبر کرنے والے جہنم میں جائیں گے۔

## ربط بین الرکوعین(۶.۷)

ماقبل میں جھٹلانے والوں کا بیان تھا اس رکوع میں ان پر اتمام حجت کا بیان ہے

## خلاصہ رکوع ۷:

تذکیر بالآء اللہ یعنی جس خدا تعالیٰ کے احکام کی مخالفت سے ہم تمہیں ڈراتے ہیں وہ ان خوبیوں والا ہے۔ماخذ آیت ۶۱،۶۲،۶۴،۶۷،۶۸۔

## ربط آیات:

(۶۱)خدا تعالیٰ وہ ذات ہے جس نے دن اور رات بنایا۔اللہ تعالیٰ تو بڑے فضل والا ہے لیکن انسان ہی ناشکر گزار ہے۔(۶۲) ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہی تمہارا رب اور معبود ہے۔(۶۳) جس طرح تم حق سے پھر رہے ہو۔ پہلے لوگ بھی اس طرح پھر گئے تھے۔(۶۴) جس نے زمین وآسمان بنایا۔تمہیں صورت دی اور عمدہ رزق عطا فرمایا۔یہی تمہارا رب اور معبود ہے۔(۶۵) وہ زندہ ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔(۶۶) مجھے تو فقط رب العٰلمین کی عبادت کی اجازت ہے اور تمہارے معبودوں کی عبادت سے منع کیا گیا ہے۔(۶۷) تمہارا خدا یہ ہے جس نے تمہیں اس طرح بنایا(ان علامتوں کے باوجود تمہیں اپنے رب سے تعارف پیدا نہیں ہوتا۔(۶۸) موت وحیات علم کی باگ اس کے قبضے میں ہے۔

## ربط بین الرکوعین(۷.۸)

ماقبل میں توحید کے دلائل تھے اس رکوع میں رسولوں کے ساتھ لڑنے والوں کا بیان ہے۔

## خلاصہ رکوع ۸:

مخالفین قرآن کے لئے انذار بضمن تذکیر بمابعد الموت۔ماخذ آیت ۷۰تا۷۲،۷۶تا۷۸۔

## ربط آیات:

(۶۹،۷۰) آیات اللہ میں جھگڑا کرنے والے اور انہیں جھٹلانے والے عنقریب اپنی غلطی کو سمجھ جائیں گے۔(۷۱) جب

گردنوں میں طوق ڈال کر زنجیروں میں جکڑ کر بند کر کے گھسیٹے جائیں گے۔(۷۲) پھر گرم پانی اور آگ سے ان کے پیٹ بھر دیئے جائیں گے۔(۷۳) تمہارے شریک کہاں ہیں۔(۷۴) اس دن شرک کا انکار کر جائیں گے۔(۷۵) یہ سزا اس جرم کی ہے۔(۷۶) دوزخ کے دروازوں سے جاؤ۔ توحید سے تکبر کرنے والوں کے لئے یہ برا ٹھکانہ ہے۔(۷۷) آپ ان کی مخالفت پر صبر کریں۔ ان پر عذاب یا آپ کے سامنے آئیگا۔ یا آپ کے انتقال کے بعد۔(۷۸) پہلے بھی انبیاءؑ آتے رہے۔ قاعدہ یہی ہے جب وعدہ عذاب آئیگا یعنی قیامت کا دن تو مبطل نقصان اٹھائیں گے۔

## ربط بین الرکوعین(۹.۸)

ماقبل میں رسالت کا مضمون تھا اس رکوع میں توحید کا مضمون ہے۔

## خلاصہ رکوع ۹:

تذکیر بآلاء اللہ و بایام اللہ۔ ماخذ آیت ۷۹، ۸۲۔

### ربط آیات:

خدا تعالٰی ایسا محسن ہے۔(۸۱) اللہ تعالٰی کی کن کن نشانیوں کا انکار کر سکتے ہو۔(۸۲) ان مخالفین قرآن سے بڑھ چڑھ کر زبردست طاقتور قوموں پر عذاب الٰہی آیا۔ ان کے ساز و سامان انہیں مطلق بچا نہ سکے۔(۸۳) انبیاءؑ ان کے پاس (تمہاری طرح) روشن احکام لائے۔ لیکن انہوں نے نہ مانا اور تمسخر اڑایا اور عذاب آیا۔(۸۴) جب عذاب آیا تب ایمان لائے۔ (۸۵) اس وقت ایمان نے کوئی فائدہ نہ پہنچایا پہلے بھی یہی طریقہ رہا اور ایسے وقت ہمیشہ منکرین حق نے نقصان اٹھایا۔






# سورة حمٓ السجدة

## سورة حمٓ السجدة مكية، نزلت بعد سورة الغافر

سورہ حم السجدہ کا سورۃ المؤمن سے ربط۔

سورۃ المومن میں قرآن مجید کا ذکر تھا "تَنزِيلُ الْكِتَابِ مِنَ اللَّهِ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ" اس سورۃ میں بھی قرآن مجید کا ذکر ہے "كِتَابٌ فُصِّلَتْ آيَاتُهُ قُرْآنًا عَرَبِيًّا لِّقَوْمٍ يَعْلَمُونَ"

تسمیہ سورۃ حٰم السجدۃ:

(بسم الله)المتجلي بكمالاته في تنزيله (الرحمن)بتفصيل آياته (الرحيم)بجعله قرآنا عربيا.

ترجمہ: اس اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو قرآن مجید کے بتدریج نازل کرنے میں اپنے کمالات کے ساتھ جلوہ نما رہا۔ جس نے قرآن مجید کی آیتوں کی تفصیل کر کے بہت عنایت فرمایا۔ جس نے قرآن مجید کو آسان پڑھی جانے والی عربی زبان میں نازل کر کے خصوصی رحم فرمایا۔

وجہ تسمیہ سورۃ حٰم السجدہ:

اس سورۃ کو آیت سجدہ کی وجہ سے سورۃ حم سجدہ کہا جاتا ہے۔

عن الخليل بن مرة أن رسول الله ﷺ كان لاينام حتى يقرأ تبارك وحمٓ السجده

.(أخرجه البيهقي ،رقم الحديث:٢٤٧٩)

ترجمہ: خلیل بن مرہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ تسلیما کثیراً کثیراً اس وقت تک نہیں سوتے تھے جب تک سورت تبارک اور حم السجدہ نہ پڑھتے۔

موضوع سورہ:

دعوت الی القرآن ۔رحمن اور رحیم کی رحمت کے تقاضا سے قرآن نازل ہوا۔

فضیلت سورۃ حم السجدہ:

عن عبد اللّٰه بن عمروؓ قال:أتى رجل رسول الله ﷺ فقال:أقرئني يا رسول الله،فقال: اقرأ ثلاثا من ذوات آلرٓ فقال: كبرت سني واشتدقلبي وغلظ لساني قال:فاقرأ ثلاثا من ذوات حاميم.....الخ

(أخرجه ابو داؤد، کتاب الصلاة: ۵۷/۲)

حضرت عبداللہ بن عمروؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کے پاس ایک آدمی آیا اور عرض کیا کہ اے رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً)! مجھے کسی سورت کے متعلق فرمائیے کہ میں اس کو پڑھتا رہوں۔ آپ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) نے فرمایا: آلـــــر والی سورتوں میں سے تین سورتیں پڑھا کرو۔ اس شخص نے عرض کیا "میں عمر رسیدہ ہو گیا ہوں، میرا دل سخت ہو گیا ہے اور میری زبان سخت ہو گئی ہے"۔ رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) نے فرمایا: کہ حامیم والی سورتوں میں سے کوئی تین سورتیں پڑھا کرو۔

## خواب میں سورۂ حم السجدہ پڑھنے کی تعبیر:

حضرت ابن سیرینؒ نے فرمایا ہے۔ اگر خواب میں دیکھے کہ سورت حم السجدہ پڑھتا ہے۔ دلیل ہے کہ وہ حق تعالیٰ کے مقربوں میں سے ہوگا۔ (تعبیر الرؤیا: ۳۵۶)

ترتیب جمعی (41) ترتیب نزولی (61) آیات (54) رکوعات (6) کلمات (796)

حروف (3350) زبر (1168) زیر (308) پیش (181) دو زبر (10)

دو زیر (15) دو پیش (0) کھوا زبر (39) کھڑی زیر (5) الٹا پیش (5) جزم (276) شد (105) مد (18)

## خلاصہ رکوع ۱:

دعوت الی القرآن اور بضمن القرآن دعوت الی التوحید مقصود ہے۔ ماخذ آیت ۲،۶۔

## ربط آیات:

(۱) حروف مقطعات میں سے ہے اس کی تفصیل سورۂ بقرہ کے ابتداء میں ملاحظہ ہو۔ (۲) رحمت الٰہی کے تقاضا سے قرآن نازل ہوا ہے۔ (۳) اس کی آیات سمجھ بوجھ رکھنے والے انسانوں کے لئے عربی زبان میں واضح طور پر بیان کر دی گئی ہیں۔ (۴) فرمانبرداروں کے لئے بشیر اور نافرمانوں کے حق میں نذیر ہے۔ (۵) مخالف کہتے ہیں ہم پر مختلف حجابات پڑے ہوئے ہیں۔ ہماری سمجھ میں نہیں آتا۔ (۶) انہیں کہہ دو کہ میں خود تو نہیں بناتا۔ بلکہ بذریعہ وحی پیغام توحید اور استغفار آیا ہے۔ اور مشرکین کی ہلاکت کا اعلان آیا ہے وہ سن لو۔ (۷) جو لوگ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے اور آخرت کے منکر ہیں ان کے لئے ہلاکت ہے۔ (۸) ایمان والوں کے لئے بے انتہا اجر ہے۔

## ربط بین الرکوعین (۱۔۲)

ماقبل میں مومنین کا بیان تھا اس رکوع میں کافرین کا بیان ہے۔

## خلاصہ رکوع ۲:

دعوت الی القرآن اور مقصود دعوت قرآن توحید ہے بضمن تذکیر بالآء اللہ وبایام اللہ۔ ماخذ آیت (۱) ۹، ۱۲ (۲) ۱۵، ۱۷۔

### ربط آیات:

(۹) کیا تم رب العلمین سے خصوصی تعلق پیدا کرنے کے منکر ہو۔ (۱۰) زمین میں پہاڑ بھی اسی نے بنائے اسی نے برکت عطا فرمائی۔ اسی نے اس چیز کے پیدا کرنے کا اندازہ لگایا۔ (۱۱) پھر آسمان کی طرف متوجہ ہوا۔ آسمان اور زمین بخوشی اس کے تابع فرمان ہوئے۔ (۱۲) پھر سات آسمان بنائے ہر آسمان میں اس کے احکام جاری کرائے۔ دنیا کے آسمان کو ستاروں سے مزین فرمایا۔ یہ ساری چیزیں عزیز اور علیم ذات کے اندازہ سے بنی ہیں۔ (۱۳) اگر اب بھی نہ مانیں تو انہیں پہلی قوموں کا سا ڈر دے دو۔ (۱۴) پہلی امتوں کو بھی نبیوں نے پیغام توحید عطا فرمایا اور انہوں نے تسلیم کرنے سے انکار کر دیا۔ چنانچہ قوم عاد نے اس پیغام کے تسلیم کرنے سے انکار کیا۔ (۱۶) ان پر یہ عذاب آیا۔ یہ تو دنیا کا عذاب تھا۔ آخرت کا عذاب تو اس سے بھی زیادہ سخت ہے۔ (۱۷) قوم ثمود کو بھی ہم نے ہدایت کی اور انہوں نے ہدایت پر گمراہی کو پسند کیا۔ ان پر بھی شامت اعمال کے باعث عذاب آیا۔ (۱۸) ایمان والے اس عذاب الٰہی سے بچ گئے۔

## ربط بین الرکوعین (۲۔۳)

ماقبل میں قوم ثمود کے دنیاوی عذاب کا بیان تھا اس رکوع میں اخروی عذاب کا بیان ہے۔

## خلاصہ رکوع ۳:

دعوت الی القرآن اور مقصود دعوت توحید ہے۔ بضمن تذکیر بما بعد الموت۔ ماخذ آیت ۱۹، ۲۰، ۲۳، ۲۵۔

### ربط آیات:

(۱۹) دشمنان خدا کو قیامت کے دن منظم کر کے کھڑا کیا جائیگا۔ (۲۰) اور ان کے اعضاء ان پر شہادت دیں گے۔ (۲۱) اپنی کھالوں کو یہ کہیں گے اور جواب مذکور پائیں گے۔ (۲۲) اے دشمنان حق تم اللہ تعالیٰ سے اپنے خیال میں چھپا کرتے تھے تم اپنے اعضاء سے نہیں چھپتے تھے۔ (۲۳) اللہ تعالیٰ کے متعلق تمہیں بدگمانی تھی۔ اسی نے تمہیں تباہ کیا۔ (۲۴) آج تمہارے لئے نجات کی کوئی صورت نہیں۔ (۲۵) چونکہ انہوں نے حق سے اعراض کیا تھا اس لئے ان کے ساتھی شیاطین بنا دیئے گئے

انہوں نے انہیں گمراہ رکھا۔ چنانچہ پہلی گمراہ ہونے والی امتوں کے ساتھ ان کے متعلق بھی یہی فیصلہ ہوا کہ یہ لوگ نقصان اٹھائیں گے۔

## ربط بین الرکوعین (۳۔۴)

ماقبل میں خاسرین کا ذکر تھا اللہ تعالیٰ نے فرمادیا "فَاَصۡبَحۡتُمۡ مِّنَ الۡخٰسِرِیۡنَ" اس رکوع میں خسارے کی وجہ مذکور ہے۔

## خلاصہ رکوع ٤:

دعوت الی القرآن اور مقصود دعوت قرآن دعوت توحید ہے۔ بضمن تذکیر بمابعد الموت۔ مأخذ آیت ۲۷، ۲۸۔

**ربط آیات:**

(۲۶) قرآن حکیم کے متعلق انہیں اس قدر عداوت ہے۔ (۲۷) اس عداوت کی یہ سزا پائیں گے۔ (۲۸) آیات الٰہی کے انکار کے باعث ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے۔ (۲۹) شیاطین اور انسان جنہوں نے انہیں گمراہ رکھا ان کے متعلق دوزخ میں جا کر یہ فیصلہ کرینگے۔ (۳۰) توحید پرست موت کے وقت یہ بشارت دیئے جائینگے۔ (۳۱) فرشتے انہیں کہیں گے ہم تمہارے دنیا میں بھی تمہارے ساتھی ہیں۔ جو چاہو وہاں ملے گا۔ (۳۲) غفور ورحیم کی طرف سے یہ تمہاری مہمانی ہے۔

## ربط بین الرکوعین (٤۔٥)

اوپر ان لوگوں کا ذکر تھا جو کفر کی طرف لوگوں کو دعوت دیتے تھے "لَا تَسۡمَعُوۡا لِهٰذَا الۡقُرۡاٰنِ وَالۡغَوۡا فِيۡهِ" اب ان لوگوں کا ذکر ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دیتے تھے "وَمَنۡ اَحۡسَنُ قَوۡلًا مِّمَّنۡ دَعَاۤ اِلَى اللّٰهِ..... الخ.

## خلاصہ رکوع ٥:

دعوت الی القرآن اور مقصود قرآن دعوت توحید ہے۔ بضمن تذکیر بالآء اللہ۔ ماخذ آیت ۳۳، ۳۷، ۳۸، ۳۹۔

**ربط آیات:**

(۳۳) اس سے بہتر اور کیا ہوسکتی ہے۔ (۳۴) نیکی اور برائی کبھی برابر نہیں ہوسکتی۔ برائی کے بدلہ میں نیکی کرنے سے یہ نتیجہ برآمد ہوگا۔ (۳۵) یہ صفت خاص لوگوں کو نصیب ہوتی ہے۔ (۳۶) اگر شیطان کبھی اس کے خلاف کرانا چاہے تو اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آجائیں۔ (۳۷) ان اشیاء میں سے کوئی مسجود ہونے کے قابل نہیں۔ سجدہ کے لائق فقط سب کا خالق ہے۔ (۳۸) اگر یہ نہ مانیں تو آپ جانیں۔ فرشتوں جیسی مقدس ہستیوں کو تو عبادت الٰہی سے عار نہیں۔ (۳۹) جو مردہ زمین کو روزانہ زندہ کرتا ہے وہ مردہ انسانوں کو بھی زندہ کرسکتا ہے۔ انہیں اگر اس کا یقین ہوجائے تو پھر دعوت قرآن کو مان جائیں۔ (۴۰) ہماری

آیات سے اعراض کرنے والے ہم سے پوشیدہ نہیں۔ کیا جہنم میں جانے والے اور ہر عذاب سے محفوظ رہنے والے دونوں برابر ہو سکتے ہیں۔ (۴۱) منکرین قرآن سزا سے بچ نہیں سکتے۔ (۴۲) اور یہ کتاب باطل کے حملوں سے پورے طور پر محفوظ رہے گی۔ (۴۳) آپ سے وہی سلوک ہو رہا ہے جو پہلے انبیاءؑ سے ہوا ہے۔ فیصلہ یہی ہوگا۔ موافقوں کے لئے اللہ تعالیٰ ذو مغفرت اور مخالفین کے حق میں ذو عقاب الیم ہے۔ (۴۴) اگر قرآن عجمی زبان میں ہوتا تو پھر یہ اعتراض کرتے کہ رسول عربی اور قرآن عجمی۔ ایمان والوں کے لئے یہ ہدایت اور شفا ہے۔

## ربط بین الرکوعین (٦.٥)

ماقبل میں توحید و رسالت اور بعث بعد الموت کے دلائل کا بیان تھا اس رکوع میں بعث بعد الموت اور سابقہ مضمون کی تائید کے لیے انبیاء کے بعض واقعات مذکور ہوئے ہیں۔

## خلاصہ رکوع ٦:

دعوت الی القرآن اور مقصد دعوت قرآن دعوت توحید ہے۔ بضمن تذکیر بما بعد الموت۔ ماخذ آیت ۴۷، ۴۸۔

## ربط آیات:

(۴۵) موسیٰؑ کو جب تورات دی گئی تھی۔ تب بھی یہی ہوا تھا کہ اس کے موافق اور مخالف دو گروہ تھے۔ اسی طرح اب قرآن کے متعلق ہو رہا ہے۔ لہٰذا آپ گھبرائیں نہیں۔ (۴۶) جو اس کتاب کے احکام کو مان کر عمل کریگا، جزائے خیر پائے گا اور جو برائی کرے گا خود نقصان اٹھائے گا۔ (۴۷) آخرت اور دنیا کے تمام حالات کا پورا علم فقط اسی کی ذات میں محدود ہے۔ قیامت کے دن ان سے پوچھے گا کہ میرے شریک کہاں ہیں۔ یہی مشرک جواب دیں گے۔ ہم میں سے کوئی تیرے شریک کا قائل نہیں۔ (۴۸) سب معبود من دون اللہ بھول جائیں گے۔ (۴۹) یہ کافر بھی اللہ تعالیٰ سے ہمیشہ نیکی مانگتے ہیں اور اگر شامت اعمال کے باعث کبھی گرفت ہو جائے تو دروازہ الٰہی سے مایوس ہو جاتے ہیں (پھر دوسروں کے دروازوں پر جا گرتے ہیں)۔ (۵۰) اور اگر تکلیف کے بعد ہماری طرف سے اسے آرام پہنچے، کہتا ہے کہ یہ تو میرا حق ہے۔ (۵۱) نعمت کے وقت اللہ تعالیٰ کو بھلا دیتا ہے اور مصیبت کے وقت بڑی لمبی لمبی دعائیں کرتا ہے۔ (پہلی آیت اور اس میں کوئی تعارض نہیں ہے۔ یا تو مختلف اقوام کے یہ حالات ہیں اور یا انسان کے مختلف حالات ہیں۔ مثلاً بر میں اس کی مذکورہ بالا حالت ہوتی ہے اور بحر میں یہ حالت جو اس آیت میں مذکور ہے۔ (۵۲) اگر بالفرض یہ قرآن اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہو اور تم نے انکار کیا۔ بتاؤ پھر تم سے زیادہ گمراہ کون ہوگا۔ (۵۳) ہم آیات آفاق و انفس سے ثابت کر دیں گے۔ کہ یہ قرآن منزل الرحمٰن

ہے۔(۵۴) دراصل یہ لوگ قیامت کے قائل نہیں۔اس لئے نہ گرفت الٰہی کا انہیں ڈر ہے اور نہ انہیں اصلاح کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔

# سورۃ الشوریٰ

## سورۃ الشوریٰ مکیۃ، نزلت بعد سورۃ حمٓ سجدۃ

سورہ شوریٰ کا سورہ حم السجدہ سے ربط۔

سورہ حم السجدہ میں رسالت کا اثبات اور نبی اکرم ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کو استقامت کا حکم تھا اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں "فَاسْتَقِيمُوا اِلَيه" اس سورۃ میں بھی استقامت کا حکم ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں "فَاسْتَقِمْ كَمَا اُمِرتَ" (۲) گزشتہ سورت کی ابتداء میں قرآن کا بیان تھا اللہ تعالیٰ نے فرمایا "كتب فصلت ايته قرانا عربيا لقوم يعلمون" اس سورت میں بھی قرآن کا بیان ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں "اَوحَينَا اِلَيكَ قُرانًا عَرَبِيًّا"

تسمیہ سورۃ شوریٰ:

(بسم اللّٰه) المتجلي بتجليه الجامعة في مقطعات فواتح في سور كتابه (الرحمن) بجعل سائر وحيه كذالك (الرحيم) بظهوره مع كمال عزته وكمال حكمته فيه.

ترجمہ: اس اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو کہ اپنی پوری تجلی کے ساتھ اپنے کتاب قرآن مجید کے سورتوں کے شروعات کے حروف مقطعات میں جلوہ نما ہے۔جس نے اپنی تمام وحی کو اسی طرح بنا کر بڑی مہربانی فرمائی۔جس نے پھر اس کتاب میں اپنے کامل احترام اور کامل حکمت و دانائی کے ساتھ ظاہر ہو کر رحم کیا۔

وجہ تسمیہ سورۃ الشوریٰ:

اپنے امور میں مشاورت کی صفت کے آنے کی وجہ سے اس سورت کو شوریٰ کہتے ہیں۔قال تعالیٰ: والذين استجابو ا لربهم واقامو الصلوة وامر هم شورى بينهم...الخ

دوسرا نام حمٓ عسٓقٓ:

(الطبری: ج ۱۱، ص ۱۲۷)

عن ابن الزبیر قال: نزلت بمكة حمٓ عسٓقٓ. (الدر المنثور: ج۷، ص ۳۳۵)

موضوع سورۃ:

دعوت الی القرآن۔

فضیلت سورۃ الشوری:

عن المهلب بن أبی صفرةؓ عمن سمع النبیﷺ يقول: أن بینكم العدوا فقولوا: حم لا ینصرون.

(أخرجه الترمذی، كتاب الجهاد: ۲۳۸/۱)

حضرت مہلب بن ابی صفرۃؓ اس سے نقل کرتے ہیں کہ جس نے نبیﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کو فرماتے ہوئے سنا کہ دشمن کے خطرے کے وقت حمٓ لا ینصرون پڑھا کرو۔

خواب میں سورۃ الشوری پڑھنے کی تعبیر:

حضرت ابن سیرینؒ نے فرمایا ہے۔ اگر خواب میں دیکھے کہ سورۃ الشوری پڑھی ہے۔ دلیل ہے کہ آخرت میں عذاب سے نجات پائے گا۔ (تعبیر الرؤیا: ۳۵۶)

ترتیب جمعی (42) ترتیب نزولی (62) آیات (53) رکوعات (5) کلمات (886)

حروف (3588) زبر (1152) زیر (557) پیش (332) دو زبر (21)

دو زیر (37) دو پیش (36) کھڑا زبر (125) کھڑی زیر (19) الٹا پیش (32)

جزم (640) شد (250) مد (25)

عنوان خصوصی:

آپ کی وحی انبیاء سابقین کی وحی سے مماثل ہے لہٰذا اس میں انکار کی کوئی گنجائش نہیں۔

خلاصہ رکوع ۱:

آپ ﷺ تسلیماً کثیراً کثیراً کی وحی انبیاء سابقین کی وحی سے مماثل ہے۔ لہٰذا اس میں انکار کی کوئی گنجائش نہیں۔ ماخذ آیت ۳، ۷۔

ربط آیات:

(۱۔۲) ان کی تفصیل ابتدائے سورۂ بقرہ میں ملاحظہ ہو۔ (۳) آپ کی وحی انبیاء سابقین کی وحی سے مماثل ہے۔ ۴۔ حاصل اس

وحی کا یہ ہے۔(۵) مشرکین کے شرک کے باعث آسمان چر گر جائیں۔لیکن ملائکہ کی تسبیح وتحمید علاوہ اس کے زمین والوں کے حق میں استغفار مانع ہے۔(۶) مشرکین کے اعمال واقوال کی اللہ تعالیٰ نگرانی کر رہا ہے۔آپ ان کے ذمہ دار نہیں۔ ۷۔جس طرح اللہ تعالیٰ ان کے اعمال کا نگران ہے اسی طرح آپکا کام فقط ام القریٰ (مکہ معظمہ) والوں کو تبلیغ کرنا ہے۔قرآن اس لئے آپ کو دیا گیا ہے اس کے بعد آپ ذمہ دار نہیں ہے۔انذار کے بعد ان کی دو جماعتیں ہو جائیں گی۔(۸) اللہ تعالیٰ چاہتا تو بجبر و اکراہ سب کو اسلام میں لے آتا۔لیکن یہ طریقہ اس نے اختیار نہیں کیا۔(۹) ان کا ولی کارساز فقط اللہ ہے۔لیکن انہوں نے اسے چھوڑ کر دوسروں کو ولی مقرر کر لیا ہے۔

## ربط بین الرکوعین (۱۔۲)

اوپر ظالموں کا بیان تھا یہاں ان کا آپس میں اختلاف کرنے کا بیان ہے

## خلاصہ رکوع ۲:

دعوت الی القرآن (عنوان خصوصی) آپ کی وحی انبیاء سابقینؑ کی مماثل ہے۔ماخذ آیت ۱۳،۱۵۔

ربط آیات:

(۱۰) قرآن اس لئے نازل ہوا ہے کہ تمام فیصلہ جات اس قانون الٰہی پر ہوں۔(۱۱) اس قانون پر اس لئے ہونے چاہئیں کیونکہ وہ زمین وآسمان کا بنانے والا ہے۔لہٰذا قانون بھی اسی کا نافذ ہونا چاہیئے۔(۱۲) آسمان وزمین کی کنجیوں کا وہی مالک ہے لہٰذا جو شخص کسی چیز سے فائدہ اٹھانا چاہے وہ اس سے اجازت لے اور اجازت لینے کے قوانین قرآن حکیم میں ہیں۔(۱۳) جس دین کی آپ کو تلقین کی جارہی ہے بعینہ یہی مسلک انبیاءؑ سابقین کا تھا۔ان لوگوں کو بھی کہا گیا تھا کہ اسے سیدھا قائم رکھو اور فرقہ فرقہ نہ بن جانا۔(۱۴) علم صحیح حاصل کرنے کے بعد ان میں مختلف فرقے پیدا ہو گئے اگر فیصلہ کی میعاد معین نہ ہوتی تو فیصلہ کر دیا جاتا۔(۱۵) آپ اسی دین صحیح کی طرف دعوت دیں اور استقامت اختیار کریں اور ان کی پرواہ نہ کریں۔انہیں کہہ دیں کہ میرا ایمان تو کتب الٰہیہ پر ہے اور مجھے حکم ہے کہ تمہارے فیصلے انصاف سے کروں۔(۱۶) اللہ تعالیٰ کے معاملے میں جھگڑنے والوں پر اس کا عذاب شدید اور غضب ہوگا۔(۱۷) اللہ تعالیٰ نے کتاب (قرآن حکیم) نازل فرمائی اور حق وباطل کے پرکھنے کے لئے میزان عدل بھی عطا فرمائی۔(۱۸) ایمان والے تو قیامت سے خائف ہیں اور بے ایمان جلدی جلدی چاہتے ہیں۔(۱۹) وہ بارک بین ہے۔جسے چاہے ایمان، عمل صالح یا رزق ظاہری عطا فرمائے۔

## ربط بین الرکوعین (۲.۳)

اوپر اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں سے نرمی کا معاملہ کرنے کا بیان تھا یہاں اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں سے نرمی کی تفصیل بیان ہو رہی ہے۔

## خلاصہ رکوع ۳:

دعوت الی القرآن۔ ماخذ آیت ۲۱،۲۴۔

ربط آیات:

(۲۰) ہر شخص کی خواہش کے مطابق فیصلہ کیا جائیگا۔ ۲۱۔ کیا منزل من اللہ قانون (قرآن) نہ ماننے کی وجہ یہ ہے کہ انہیں شریکوں نے کوئی اور دین بنا دیا ہے۔ فیصلہ کا دن معین نہ ہوتا تو ابھی فیصلہ کر دیا جاتا۔ (۲۲) فیصلہ کے دن ظالم خائف ہونگے اور ایمان والے خوش وخرم جنت میں ہوں گے۔ (۲۳) یہ خوشخبری اللہ تعالیٰ نے نیکوکاروں کو دی ہے۔ ۲۴۔ کیا اس قرآن کو خود ساختہ خیال کرتے ہیں۔ یہ جو چاہے کہہ دیں۔ اللہ تعالیٰ باطل کو مٹائے گا اور حق کو ثابت رکھے گا۔ (۲۵) اگر یہ لوگ اب بھی توبہ کرلیں تو قبول ہو سکتی ہے۔ (۲۶) لیکن ان باتوں کی قدر فقط ایمان دار ہی کریں گے۔ (۲۷) تھوڑی سی نعمتیں حاصل کر کے یہ لوگ سرکش ہو گئے ہیں۔ اگر اس سے زیادہ ملیں تو اللہ تعالیٰ سے باغی ہو جائیں اور زمین میں بغاوت پھیلائیں۔ (۲۸) اسی لئے جب تنگ آ جاتے ہیں تو تھوڑی سی بارش بقدر نازل کر دیتا ہے۔ (۲۹) زمین و آسمان کی پیدائش اور تمام جانوروں کا وجود اسی کا کرشمہ ہے۔ جس طرح اس نے پھیلایا ہے اسی طرح جب چاہے اکٹھا کر سکتا ہے۔ (۳۰) مصائب نتائج اعمال ہوتے ہیں۔ (۳۱) خدا تعالیٰ کے ملک میں رہ کر قانون شکنی کر کے اس کی گرفت سے کس طرح بچ سکتے ہو۔ (۳۲) وہ بر والوں پر ہی فقط قابض نہیں ہے۔ بلکہ بحر پر بھی قابض ہے۔ اسی کے حکم سے کشتیاں چلتی ہیں۔ (۳۳) اور چاہے تو شامت اعمال کے باعث کشتی والوں کو غرق کر دے۔ (۳۵) آیات الٰہی میں جھگڑا کرنے والے جانتے ہیں کہ وہ گرفت سے بچ نہیں سکتے۔ (۳۶) اس ساز و سامان دنیا پر مغرور ہو کر قانون الٰہی کو مت توڑو۔ یہ چیزیں فانی ہیں اور پابندی قانون سے جو نعمتیں نصیب ہونگی وہ دائمی ہیں۔ ان کے حاصل کرنے کے لئے ان اوصاف کی ضرورت ہے ایمان اعتماد علی اللہ۔ (۳۷ تا ۳۹)۔ ابدی نعمتوں کے ورثاء کے بقیہ اوصاف یہ ہیں۔ (۴۰) بدلہ لینے کی انہیں اجازت ہے بشرطیکہ زیادتی نہ کریں اور اگر معاف کر دیں تو اجر اللہ تعالیٰ سے پائیں۔ (۴۱) مظلوم کو بدلہ لینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ (۴۲) گرفت الٰہی ظالموں پر ہو گی۔ (۴۳) مظلوم اگر صبر کرے اور معاف کر دے تو یہ بڑے امور مقصود میں سے ہے۔

## ربط بین الرکوعین(۳.۴)

اوپر بھی دلائل توحید اور یہاں بھی دلائل توحید ہیں۔

## خلاصہ رکوع:۴

آیت الٰہی میں مجادلہ کرنے والوں کی نجات نہیں ہوگی۔ ہاں ان پر ایمان لانے والوں کو نجات نصیب ہوگی اور ان کے اوصاف حمیدہ یہ ہیں۔ ماخذ آیت ۳۵،۳۶تا۳۹۔

## ربط بین الرکوعین(۴.۵)

اوپر توحید اور ظالموں کا بیان تھا یہاں بھی توحید کا بیان ہے اور ظالموں کے عذاب کا بیان ہے۔

## خلاصہ رکوع۵:

دعوت الی القرآن۔ ماخذ آیت ۵۱۔۵۲۔

ربط آیات:

(۴۴) جسے اللہ تعالیٰ ہدایت نہ دے اسے کہیں سے ہدایت نہیں مل سکتی۔ (۴۵) ان بے ایمانوں کو ذلت کی حالت میں دوزخ میں ڈالا جائے گا۔ ایمان والوں کا یہ فیصلہ ہے کہ نقصان قیامت کے دن کا بڑا سخت ہے اور ظالم دائمی عذاب میں مبتلا ہونگے۔ (۴۶) اس دن انہیں کوئی مددگار نہیں مل سکے گا۔ (۴۷) اگر عذاب سے بچنا چاہتے ہو تو قیامت سے پہلے ایمان لے آؤ۔ (۴۸) اگر وہ اعراض سے باز نہ آئیں تو آپ ذمہ دار نہیں۔ آپکا کام فقط تبلیغ ہے۔ (۴۹،۵۰) زمین وآسمان کی بادشاہی کا نظام فقط اللہ تعالیٰ کے قبضے میں ہے مثلاً ہر شخص کا جی چاہتا ہے کہ اسے اولاد نرینہ نصیب ہو لیکن وہ جسے چاہے لڑکی دے اور جسے چاہے لڑکا دے یا لڑکی اور لڑکا دونوں دے دے اور چاہے تو کچھ بھی نہ دیں بلکہ بانجھ بنا دے۔ وہی علیم اور قدیر ہے۔ وہ جانتا ہے کہ اسے کیا دینا چاہیے اور دینے پر قادر بھی ہے۔ (۵۱) انہی طریقوں سے تو وحی نازل ہوا کرتا ہے۔ (۵۲) اور انہی طریقوں سے رسول اللہ ﷺ تسلیما کثیرا کثیرا کے ہاں وحی آرہا ہے۔ پھر اس میں انکار کیوں کرتے ہو۔ رسول ﷺ تسلیما کثیرا کثیرا بذریعہ وحی صراط مستقیم کی رہنمائی فرمارہے ہیں۔ ۵۳) صراط مستقیم اللہ والا راستہ ہے جو زمین وآسمان کا مالک ہے۔

# سورة الزخرف

## سورة الزخرف مكية، نزلت بعد سورة الشورىٰ

سورۃ زخرف کا سورۃ شوریٰ سے ربط۔

سورۃ شوریٰ کے آخر میں قرآن کی حقانیت کا بیان تھا اللہ تعالیٰ نے فرمایا "وَكَذٰلِكَ اَوْحَيْنَا اِلَيْكَ رُوْحًا مِّنْ اَمْرِنَا مَا كُنْتَ تَدْرِيْ مَا الْكِتٰبُ الخ" سورہ زخرف کی ابتداء میں بھی قرآن کا بیان ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں "اِنَّا جَعَلْنٰهُ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ" سورہ شوریٰ میں صراط مستقیم کا بیان ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا "وَاِنَّكَ لَتَهْدِيْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ" سورہ زخرف میں بھی صراط مستقیم کا بیان ہے "اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ""اِنَّكَ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ"

تسمیہ سورۃ زخرف:

(بسم اللّٰه)المتجلي بجميع مكارمه في كتابه لا سيما في مقطعات فواتح سوره(الرحمن) بجعله مبينا لجميع ما يحتاج اليه في ابواب الدين (الرحيم)بجعل بيانه باللسان العربي الذى هو افصح الاسنة واجمعها للمعاني.

ترجمہ: اس اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو کہ اپنی کتاب میں خصوصاً اپنی کتاب کے سورتوں کے شروعات کے حروف مقطعات میں اپنے تمام اچھے اخلاق وصفات کے ساتھ جلوہ نما ہے۔ بہت زیادہ مہربان ہے اس نے اس کتاب کو دین اسلام کے بارے میں تمام ضروری چیزوں کو بیان کرنے، واضح کرنے والا بنایا۔ بہت رحم والا ہے کہ اس نے اس کتاب کے بیان کو اس عربی زبان میں کر دیا جو تمام زبانوں میں سب سے زیادہ فصیح بلیغ ہے اور بہت سارے معنوں الفاظ کو جمع کرنے والا ہے۔

وجہ تسمیہ سورۃ الزخرف:

اس سورت کو زخرف اس لیے کہتے ہیں؛ کہ اس میں لفظ زخرف واقع ہوا ہے۔ قال تعالىٰ و زخرفاً وان كل ذلك لما متاع الحيٰوة الدنيا والاخرة عند ربك للمتقين.

دوسرا نام: سورۃ حٰمٓ الزخرف (وعنون له الواحدی فی تفسیره: ج٤، ص٦٣)

عن ابن عباس قال: نزلت بمكة سورة حم الزخرف. (الدر المنثور: ج٧ص، ٣٦٥)

موضوع سورہ:

تمہارے اعراض کی وجہ سے قرآن حکیم زمین سے اٹھایا نہیں جاسکتا۔

فضیلت سورۃ الزخرف:

**عن عبد اللہ بن مسعودؓ قال: قال رسول اللہ ﷺ: الحوامیم دیباج القرآن.**

(اخرجه ابن ابی شیبة فی المصنف: ۱۵۳/۶)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) نے فرمایا کہ حٰمٓ سے شروع ہونے والی سورتیں قرآن کا مقدمہ ہے۔

خواب میں سورۃ الزخرف پڑھنے کی تعبیر:

حضرت ابن سیرینؒ نے فرمایا ہے۔ اگر خواب میں دیکھے کہ سورۃ الزخرف پڑھی ہے۔ دلیل ہے کہ نماز اور عبادت بہت کرے گا۔ اور ہمیشہ روزہ دار رہے گا۔ (تعبیر الرؤیا: ۳۵۶)

ترتیب جمعی (43) ترتیب نزولی (63) آیات (89) رکوعات (7) کلمات (833)

حروف (3400) زبر (1282) زیر (433) پیش (401) دو زبر (32)

دو زیر (24) دو پیش (23) کھڑا زبر (126) کھڑی زیر (6) الٹا پیش (3) جزم (626) شد (259) مد (46)

خلاصہ رکوع ۱:

تمہارے اعراض کی وجہ سے قرآن حکیم زمین سے اٹھایا نہیں جاسکتا۔ ماخذ آیت ۵ تا ۷۔

ربط آیات:

(۱) حروف مقطعات میں سے ہے ان کی تفصیل ابتدائے سورۃ بقرہ میں ملاحظہ ہو۔ (۲،۳) کتاب مبین (قرآن) گواہ ہے کہ قرآن کو عربی میں تمہارے سمجھنے کے لئے نازل کیا گیا ہے۔ ۴: یہ قرآن لوح محفوظ میں ہمارے ہاں بہت ہی بلند مرتبہ چیز ہے۔ (۵) کیا تمہارے اعراض کے باعث اسے ہٹالیں گے۔ (۶،۷) لوگوں نے ہمیشہ انبیاءؑ سے استہزاء کیا۔ (۸) اس کے بعد ہم نے آپ کی قوم سے زبردست طاقت والوں کو ہلاک کر دیا۔ (۹) آسمان اور زمین کا خالق ایک اللہ تعالیٰ کو مانتے ہیں۔ (۱۰) وہی خالق جس نے زمین کو بچھونا بنایا اور اس میں راستے بنا دیئے۔ (۱۱) جس نے پانی نازل فرمایا۔ پھر غیر آباد زمین کو آباد کر دیا۔ (۱۲) جس نے سب جوڑے بنائے اور کشتیاں اور چار پائے بنائے۔ (۱۳) تا کہ ان سواریوں پر سوار ہو کر

اللہ تعالیٰ کا شکر بجالاؤ۔(۱۴) ہم رب کے ہاں جانے والے ہیں اور وہ ان نعمتوں کا حساب وکتاب لے گا۔(۱۵) خالق الخلق عزاسمہ وجل مجدہ مذکورۃ الصدر کے کارہائے نمایاں دیکھ کر پھر بھی اللہ تعالیٰ کے بعض بندوں کو اس کا بیٹا بیٹی بنادیتے ہیں۔انسان کیسا ناشکرا ہے کہ سب چیزیں اللہ تعالیٰ سے لے اور نسبت غیر کی طرف کرے۔

## ربط بین الرکوعین(۱۔۲)

گزشتہ رکوع میں توحید کے بعض دلائل تھے اس رکوع میں شرک کا ابطال ہے۔

## خلاصہ رکوع ۲:

دعوت الی القرآن۔ماخذ ۲۴۔

### ربط آیات:

(۱۶) کیا خود بیٹیاں لے لیں اور تمہیں بیٹے دے دیے۔(۱۷) حالانکہ بیٹی کو اپنے لئے اتنا برا خیال کرتے ہیں۔(۱۸) ایسی کمزور چیز اللہ تعالیٰ کے لئے بمنزلہ اولاد ثابت کرتے ہو۔کیا تم اس وقت موجود تھے۔(۲۰) فرشتوں کو خدا کی بیٹیاں تصور کرکے ان کی عبادت کرتے ہیں اور پھر عاریہ بناتے ہیں۔(۲۱) کیا اس معاملہ میں ان کے پاس کوئی مکتوب الٰہی ہے۔(۲۲) بڑے سے بڑا ثبوت ان کے پاس یہ ہے۔(۲۳) پہلے گمراہوں کو بھی اسی دلیل نے تباہ کیا۔(۲۴) نبی ﷺ تسلیماً کثیراً نے فرمایا کیا اگر تمہارے باپ دادا سے بہتر راستہ بھی لا دوں تو بھی اسی کا اتباع کروگے۔انہوں نے کہا،ہم آبائی دین کسی صورت سے چھوڑنے کے لئے تیار نہیں۔(۲۵) آپھر ان مکذبین پر عذاب آیا۔دیکھو پھر کیا نتیجہ نکلا۔

## ربط بین الرکوعین(۲۔۳)

گزشتہ رکوع میں یہ بیان ہوا کہ کفار نے کہا کہ یہ کفر ہمارا آبائی دین ہے اور اس کے ساتھ رسالت کا مضمون بھی بیان ہوا،اس رکوع میں بھی رسالت کے مضمون کا بیان ہے۔

## خلاصہ رکوع ۳:

دعوت الی القرآن۔ماخذ آیت ۳۰،۳۱۔

### ربط آیات:

(۲۶) ابراہیم نے والد اور قوم کے سامنے معبودان باطل سے اظہار بیزاری فرمایا۔(۲۷) ہاں وہ خدا جس نے مجھے پیدا کیا ہے اور تم بھی اسے مانتے ہو میں فقط اسکا تابعدار ہوں۔(۲۸) ابراہیم نے اقرار توحید اپنی اولاد میں باقی چھوڑا۔(۲۹) ہم نے

ان کفار مکہ اور ان کے باپ دادا کو ساز و سامان دنیا عطا فرمایا۔ اس میں مغرور ہو گئے۔ (۳۰) پھر جب رسول اللہ ﷺ تسلیما کثیراً کثیرا ان کے سامنے قرآن حکیم لائے تو انہوں نے یہ رائے قائم کی کہ یہ منزل من اللہ نہیں ہے بلکہ جادو ہے۔ (۳۱) اگر خدا کا کلام ہوتا تو مکہ معظمہ اور طائف میں سے کسی بڑے آدمی پر نازل ہوتا۔ (۳۲) جس طرح ہم نے مال و متاع اپنی مرضی سے تقسیم کیا ہے اسی طرح رحمت الٰہی اس ساز و سامان سے تو بہتر ہے۔ اس کا بھی ہم نے جسے اہل سمجھا اسے عطا فرمائی۔ (۳۳،۳۵) رحمت الٰہی تو خاص الخاص ہستیوں کو نصیب ہوتی ہے اور سامان دنیا بلکہ سونا چاندی کفار کو اتنا دیتے جتنا ان آیتوں میں مذکور ہے لیکن خطرہ ہے کہ کہیں سارے انسان اسی راستہ پر نہ پڑ جائیں کہ شاید کفر بے ایمانی ہی سے سب کچھ ملتا ہے۔

## ربط بین الرکوعین (۳،۴)

گزشتہ رکوع میں دنیا کی فنا کا بیان تھا اس رکوع میں ان لوگوں کا بیان ہے جنہوں نے دنیا کی وجہ سے حق سے اعراض کیا۔

## خلاصہ رکوع ۴:

دعوت الی القرآن۔ ماخذ آیت ۳۶، ۴۳، ۴۴۔

### ربط آیات:

(۳۶) قرآن سے منہ موڑنے کے باعث فوراً یہ سزا ملتی ہے کہ شیطان ہم نشین ہو جاتا ہے۔ (۳۷) شیاطین پھر اسے راہ راست سے روکتے ہیں اور خیال یہ ہوتا ہے کہ صحیح راستہ پر جا رہے ہیں۔ (۳۸) قیامت کے دن وہ لوگ دست حسرت ملیں گے۔ (۳۹) آج حسرت بیکار ہے۔ ضال اور مضل دونوں دوزخ میں جائیں گے۔ (۴۰) مردہ روحانیت والوں کو آپ کس طرح ہدایت کر سکتے ہیں۔ (۴۱،۴۲) یہ عذاب الٰہی کے مستحق ہو چکے ہیں اب آئے یا دیر سے آئے۔ (۴۳) آپ قرآن حکیم کو مضبوط پکڑیں۔ (۴۴) یہ قرآن آپ کا اور آپ کی امت کا شرف ہے۔ (۴۵) پہلے انبیاءؑ کے تعلیمات کو دیکھیے۔ کیا اللہ تعالیٰ کے سوا کسی دوسرے کو معبود بنانے کی اجازت دی گئی ہے۔

## ربط بین الرکوعین (۴،۵)

گزشتہ رکوع میں توحید کا مضمون اور رسولوں کا بیان تھا اس رکوع میں توحید کے مضمون کی تاکید کے لیے حضرت موسیٰ کا واقعہ مذکور ہے۔

## خلاصہ رکوع ۵:

تذکیر بایام اللہ سے دعوت الی القرآن۔ ماخذ آیت ۴۶، ۴۷۔

ربط آیات:

(۴۶) موسیٰ آیات الٰہی لے کر فرعون کے پاس گئے۔ (۴۷): آیات الٰہی دیکھ کر انہوں نے تمسخر اڑایا۔ (۴۸): بڑی سی بڑی علامتیں ہم نے دکھائیں لیکن وہ ایمان نہ لائے۔ پھر ان پر عذاب آیا۔ (۴۹) اے جادوگر موسیٰ اپنے رب سے دعا کر کہ عذاب ٹل جائے۔ (۵۰) عذاب ٹل جاتا۔ پھر عہد شکنی کرتے۔ (۵۱) فرعون نے یہ اعلان کیا۔ (۵۲) میں بہتر ہوں یا یہ ذلیل آدمی (نعوذ باللہ من ذٰلک) اور بول تو سکتا نہیں۔ (۵۳) اگر خدا تعالیٰ کا نائب ہوتے تو سونے کے کنگن اس کے پاس ہوتے یا فرشتے اس کے ساتھ آتے۔ (۵۴) فرعون نے انہیں پھسلایا اور وہ پھسل گئے۔ (۵۵) بار بار عہد شکنی کر کے انہوں نے ہمیں غصہ چڑھا دیا۔ پھر ہم نے ان سے بدلہ لیا اور غرق کر دیا۔ (۵۶) ان کی گذشتہ مثال کو پچھلوں کے لئے عبرت بنایا۔

## ربط بین الرکوعین (۵،۶)

گزشتہ رکوع میں توحید و رسالت کا مضمون تھا اس رکوع میں بھی یہی مضمون ہے۔

## خلاصہ رکوع ۶:

کفار مکہ کے ایک شبہ کا جواب قرآن کریم کی تعلیم کا حاصل سبق توحید ہے۔ جب عیسیٰ کا ذکر خیر قرآن میں آیا تو کفار مکہ نے کہا کہ نصاریٰ کے معبود کی عزت کرتے ہیں اور ہمارے معبودوں کو برا بھلا کہتے ہیں۔ اس شبہ کا جواب ہے۔ ماخذ آیت ۵۷۔

ربط آیات:

(۵۷) حضرت عیسیٰ کے ذکر خیر سے کفار نے شور مچا دیا۔ (۵۸) یہ اعتراض کیا۔ (۵۹) عیسیٰ تو ہمارا بندہ ہے۔ انہیں ہم نے بنی اسرائیل کے لئے ایک نشانی بنایا تھا۔ (۶۰) اگر ہم چاہیں تو تمہاری نسل سے ایسے آدمی پیدا کر سکتے ہیں جو عیسیٰ کی طرح صفات ملکیہ سے متصف ہوں۔ (۶۱) عیسیٰ تو علامات قیامت میں سے ایک ہیں۔ ان کے متعلق بحث چھوڑ دو۔ (۶۲) ان کے ذکر کی آڑ بنا کر شیطان تمہیں گمراہ نہ کر دے۔ (۶۳،۶۴) حضرت عیسیٰ تو خلق خدا کی طرف پیغام توحید لائے تھے۔ ان کی مثال کو کس طرح شرک کے جواز کی دلیل بنا سکتے ہو۔ (۶۵) بعد میں ان کے متعلق جماعتوں میں اختلاف ہو گیا۔ (۶۶) یہ کفار اپنے انکار پر مصر ہیں اور قیامت کے منتظر ہیں۔ (۶۷) اس دن سوائے متقین کے اور دوست بھی ایک دوسرے کے دشمن ہوں گے۔

## ربط بین الرکوعین (۶،۷)

گزشتہ رکوع میں متقین کا ذکر تھا اس رکوع میں ان متقین کے اوصاف کا ذکر ہے۔

## خلاصہ رکوع ۷:

دعوت الی القرآن۔ ماخذ ۶۸، ۶۹، ۷۸۔

### ربط آیات:

(۶۸) متقین کو یہ پیغام ملے گا۔(۶۹) تقویٰ کی یہ علامت ہے۔(۷۰) تم بمع بیویوں کے جنت میں جاؤ۔(۷۱) جنت میں نعمتیں نصیب ہونگی ۔(۷۲) یہ بہشت تمہارے اعمال کی جزا ہے۔(۷۳) بہشت میں بکثرت میوہ جات کھاؤ۔(۷۴) آیات پر ایمان لانے سے انکار کرنے والے دوزخ میں ہوں گے۔(۷۵) وہ عذاب ان سے ہلکا نہیں کیا جاوے گا۔(۷۶) ہم نے ان پر ظلم نہیں کیا۔ یہ ان کے اعمال کے نتائج ہیں۔(۷۷) دوزخ میں موت بھی نہیں آئے گی۔(۷۸) انکار حق کی یہ سزا ہے۔(۷۹) اگر انہوں نے رسول اللہ ﷺ تسلیماً کثیراً کثیراً کی مخالفت کا پختہ فیصلہ کر لیا ہے تو ہم بھی پختہ فیصلہ ان کی سزا کا کر دیں گے۔(۸۰) کیا ان کا خیال ہے کہ ہمیں ان کے حالات سے اطلاع نہیں۔(۸۱) اگر رحمٰن کا بیٹا ہوتا تو سب سے پہلے میں اس کی پرستش کرتا۔(۸۲) اللہ تعالیٰ اولاد سے پاک ہے۔(۸۳) اگر نہیں مانتے تو جانے دیجئے۔ قیامت میں انہیں معلوم ہو جائے گا۔(۸۴) آسمان وزمین میں وحدہ لا شریک لہ معبود ہے۔(۸۵) اسی بابرکت ذات کی آسمان اور زمین میں بادشاہی ہے اور قیامت کا علم بھی اسے ہی ہے۔(۸۶) ان کے معبود من دون اللہ تو شفاعت بھی نہیں کر سکتے مگر ہاں ان میں سے جو شخص توحید پرست ہوگا مثلاً عیسیٰؑ وعزیزؑ۔(۸۷) اگر ان سے پوچھیں کہ انہیں کس نے بنایا تو ضرور جواب دیں گے کہ اللہ تعالیٰ نے۔ پھر اسے چھوڑ کر کیوں دوسری طرف جاتے ہو۔(۸۸) رسول اللہ ﷺ تسلیماً کثیراً کثیراً کا ارشاد بطور شکایت کے گواہ پیش کیا جاتا ہے کہ یہ لوگ دعوۃ قرآن اور دعوۃ توحید کو تسلیم نہیں کرتے۔(۸۹) اگر نہیں مانتے تو جانے دو۔ عنقریب انہیں معلوم ہو جائے گا۔

# سورة الدخان

## سورة الدخان مكية، نزلت بعد سورة الزخرف

### سورة دخان کا سورة زخرف سے ربط۔

سورہ زخرف میں قرآن کا ذکر تھا اللہ تعالیٰ نے فرمایا "وَالْكِتَابِ الْمُبِين " (۲) سورہ دخان میں بھی قرآن کا ذکر ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں "وَالْكِتَابِ الْمُبِين " (۲) سورہ زخرف میں رسول کا قول مذکور تھا "يَا رَبِّ اَنَّ هٰؤُلَاءِ قَوْمٌ لَّا يُؤْمِنُونَ "سورہ دخان میں حضرت موسیٰ کا قول مذکور ہے "فَدَعَا رَبَّهُ اَنَّ هٰؤُلَاءِ قَوْمٌ مُّجْرِمُوْنَ"

### تسمیه سورة دخان:

(بسم اللّٰه) المتجلي باسمآء الحسنیٰ في كتابه لا سيما في مقطعات فواتح سوره(الرّحمٰن) با نزاله في ليلة مباركة للا نذار المصلح لا فعال العامة( الرّحيم) بتفريق كل امر حكيم فيه برحمة الخاصة لتكميل الخواص۔

ترجمہ: اس اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو کہ اپنی کتاب میں، خصوصاً سورتوں کے شروع کے حروف مقطعات میں اپنے حسین ناموں کے ساتھ جلوہ نما ہے وہ (اللہ تعالیٰ) بہت زیادہ مہربان ہے کہ اپنی کتاب کو مبارک رات میں نازل کی۔ عام امور کو درست کر دینے والا، ڈرانے کے واسطے۔ وہ (اللہ تعالیٰ) بہت رحم والا ہے کہ اس نے اس کتاب میں اپنی خصوصی رحمت کے ساتھ ہر عقلمندانہ کام جدا جدا کیا تا کہ اپنے خاص بندوں کو کامل سے کامل تر بنائیں۔

### وجہ تسمیہ سورة الدخان:

اس سورت میں لفظ دخان کے واقع ہونے کی وجہ سے اس سورت کو سورة الدخان کہتے ہیں۔ قال تعالىٰ: فارتقب يوم تاتي السماء بدخان مبين

عن الحسن أن النبي ﷺ قال": من قرأ سورة الدخان في ليلة الجمعة غُفرله ماتقدم من ذنبه'

'(أخرجه ابن الضريس في فضائله في باب فضل سورة الدخان . ص ۱۵۲)

ترجمہ: حضرت حسنؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ تسلیما کثیرا کثیرا نے فرمایا: جو شخص شب جمعہ کو سورت الدخان پڑھے اس کے تمام پچھلے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

## دوسرا نام حٰمٓ الدخان:

عن أبی هریرةؓ قال قال رسول الله ﷺ من قرأ حٰمٓ الدخان فی لیلة أصبح یستغفر له سبعون ألف ملك.
(أخرجه الترمذی فی باب ما جاء فی فضل سورة الدخان)

ترجمہ: حضرت ابوھریرۃؓ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ ﷺ تسلیماً کثیراً نے فرمایا ": جو شخص رات کو (حم الدخان) پڑھے تو وہ صبح کرتا ہے اس حال میں کہ ستر ہزار فرشتے اس کے لیے مغفرت مانگتے ہیں۔

## موضوع سورت:

دعوت الی القرآن۔ کتاب مبین کا نزول لیلہ مبارک میں ہوا ہے اور لیلہ مبارکہ میں ہر حکم کا فیصلہ ہوتا ہے۔ اگر اس قرآن حکیم کا اتباع نہیں کرو گے تو دنیاوی ذلت اور اخروی عذاب سے بچ نہیں سکو گے۔

## فضیلت سورۃ الدخان:

عن أبی هریرةؓ قال: قال رسول اللهﷺ: من قرأ حم الدخان فی لیلة أصبح یستغفر له سبعون ألف ملك
(أخرجه الترمذی، کتاب فضائل القرآن: ۱۳۲/۲)

حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) نے فرمایا: جو شخص رات کو سورت حم الدخان پڑھے تو وہ اس حالت میں صبح کرتا ہے کہ ستر ہزار فرشتے اس کے لئے دعائے مغفرت کرتے ہیں۔

## خواب میں سورۃ الدخان پڑھنے کی تعبیر:

حضرت ابن سیرینؒ نے فرمایا ہے۔ اگر خواب میں دیکھے کہ سورۂ الدخان پڑھتا ہے۔ دلیل ہے کہ رات عبادت میں گزارے گا۔
(تعبیر الرّؤیا: ۳۵۷)

ترتیب جمعی (44) ترتیب نزولی (64) آیات (59) رکوعات (3) کلمات (346) حروف (1431) زبر (390) زیر (209) پیش (142) دو زبر (9) دو زیر (21) دو پیش (19) کھڑا زبر (52) کھڑی زیر (2) الٹا پیش (1) جزم (441) شد (113) مد (13)

## خلاصہ رکوع ۱:

تذکیر بایام اللہ۔ احکام الٰہی سے اعراض کے باعث فرعون کا دنیوی عذاب میں مبتلا ہونا۔ ماخذ آیت ۱۷، ۲۴۔

ربط آیات:

(۱) حروف مقطعات میں سے ہے۔ اسکی تفصیل ابتداء سورۂ بقرہ میں ملاحظہ ہو۔ (۳،۲) روشن کتاب (قرآن حکیم) اس امر پر گواہ ہے کہ اس کا نزول لیلہ مبارکہ (لیلہ نصف شعبان) میں ہوا ہے۔ (۴) اس رات ہر امر باحکمت ہی کا فیصلہ ہوتا ہے لہٰذا قرآن بھی باحکمت ہے۔ (۵) یہ قرآن حکیم ہماری طرف سے آیا ہے کیونکہ انبیاءؑ کو ہم ہی نبی بنا کر بھیجا کرتے ہیں۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ تسلیماً کثیراً کثیراً کو بھی ہم نے بھیجا ہے۔ (۶) اس قرآن حکیم کا نزول رحمت الٰہی ہے۔ (۷) آسمان وزمین کے رب نے ربوبیت کا حق ادا فرمایا ہے۔ (۸) اس کے سوا اور کوئی معبود نہیں۔ موت وحیات کا نظام اسی کے قبضہ میں ہے۔ (۹) مخالفین کو قرآن کے منزل من اللہ ہونے میں شک ہے۔ اس لئے اس پر استہزاء کرتے ہیں۔ (۱۰) اس دن کا انتظار کیجئے جس دن قحط سالی کے باعث بھوک کی وجہ سے انہیں آسمان پر دھواں نظر آئے گا۔ (۱۱) یہ دھواں سب لوگوں پر چھا جائیگا اور یہ دردناک عذاب ہوگا۔ (۱۲) اس دن یہ دعا کریں گے۔ (۱۳) آج یہ دعا کس طرح انہیں نفع دے حالانکہ ان کے پاس پہلے عذاب سے ڈرانے کے لئے رسول آچکا ہے۔ (۱۴) اس رسول سے اعراض کر چکے ہیں اور اس پر مجنون کا حکم لگا چکے ہیں۔ (۱۵) اچھا تھوڑی دیر کے لئے عذاب اٹھالیا جائیگا۔ لیکن تم پھر اس سیہ کاری میں لوٹ جاؤ گے۔ (۱۶) اور پھر قیامت کے دن پورا بدلہ لیں گے۔ (۱۷) اسی طرح ہم نے پہلے قوم فرعون کو آزمایا ہے۔ ان کے پاس ہمارا معزز رسول گیا تھا۔ (۱۸) یہ پیغام لے کر گیا تھا۔ (۱۹) تکبر سے اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ سے اونچا مت خیال کرو۔ (۲۰) اور میں تمہارے شر سے بچنے کے لئے اپنے رب کی پناہ لیتا ہوں۔ (۲۱) اگر میرا پیغام نہیں مانتے تو مجھ سے مت الجھو۔ (۲۲) موسیٰؑ نے بارگاہ الٰہی میں یہ فریاد کی۔ (۲۳) اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ جواب ملا۔ (۲۴) خود پار ہو کر سمندر کو اسی حالت پر چھوڑ دیں۔ یہ فرعونی اس میں غرق کئے جاویں گے۔ (۲۵ تا ۲۷) اللہ تعالیٰ نے اپنی حکمت عملی سے ان تمام نعمتوں سے نکال کر انہیں سمندر میں لاکر غرق کیا۔ (۲۸) ہم اپنے نافرمانوں سے اسی طرح کیا کرتے ہیں اور ان چیزوں کا ہم نے دوسروں کو وارث بنادیا۔ (۲۹) ان بدبخت فرعونیوں پر زمین وآسمان نہ روئے اور نہ انہیں عذاب سے مہلت دی تھی۔

## ربط بین الرکوعین (۱۔۲)

پہلے رکوع میں حضرت موسیٰؑ کا قصہ تھا اس رکوع میں اس قصے کا تتمہ ہے۔

## خلاصہ رکوع ۲:

تذکیر بایام اللہ۔ احکام الٰہی کی مخالفت سے قوم تبع کی تباہی۔ ماخذ آیت ۳۷۔

ربط آیات:

(۳۱،۳۰) مسرف فرعون سے ہم نے بنی اسرائیل کو نجات دلائی۔ (۳۲) ہم نے بنی اسرائیل کو اپنے علم کی بناء پر جہان والوں پر فضیلت عطا فرمائی۔ (۳۳) اور بہت سی نشانیاں عطا فرمائیں جن میں ان کا امتحان تھا۔ کہ فرمانبردار ہوتے ہیں یا نہ۔ (۳۵،۳۴) مشرکین مکہ کے یہ خیالات ہیں۔ بنی اسرائیل کا واقعہ درا صل واقعہ فرعون کا تتمہ تھا۔ مشرکین عرب کو واقعہ فرعون کے بعد واقعہ قوم تبع بتلایا جا رہا ہے۔ (۳۶) اگر مر کر آدمی جی سکتا ہے تو ہمارے باپ زندہ کر کے دکھایئے۔ (۳۷) کیا مشرکین مکہ مکرمہ قوم تبع سے طاقتور اور تعداد میں زیادہ ہیں۔ جب ہم نے انہیں تباہ کر دیا تو یہ کس گھمنڈ میں ہیں۔ (۳۸) ہم نے زمین و آسمان کو کھیل تو نہیں بنایا۔ (۳۹) ہم نے اسے انصاف پر مبنی کیا ہے کہ نیکوکاروں کو جزا اور بدکاروں کو سزا دی جائے۔ (۴۰) آخری فیصلہ کا دن قیامت ہے جس میں سب حاضر ہونگے۔ (۴۱) جس دن کوئی رشتہ دار کسی کے کام نہیں آئے گا۔ (۴۲) مگر جس پر اللہ تعالیٰ رحم فرمائے۔

## ربط بین الرکوعین (۲.۳)

گزشتہ رکوع میں منکرین کا بیان تھا اس رکوع میں ان کے عذاب کا بیان ہے۔

## خلاصہ رکوع ۳۔:

احکام الٰہی سے انکار کرنے والوں کے لئے عذاب اخروی کا اعلان۔ ماخذ آیت ۴۳،۴۴۔

ربط آیات:

(۴۳ تا ۴۶) مجرمین کی یہ خوراک ہے۔ (۴۷) مجرم کو وسط دوزخ میں جا پھینکو۔ (۴۸) پھر اس کے سر پر گرم پانی ڈالو۔ (۴۹) چکھو۔ تم بڑے معزز تھے۔ (۵۰) یہی وہ عذاب ہے جس کے متعلق تمہیں شک تھا۔ (۵۱،۵۲) متقین کا یہ مقام ہے۔ (۵۳) یہ ان کا لباس ہوگا۔ (۵۴) یہ ان کے ازواج ہیں۔ (۵۵) تمام مصائب سے محفوظ ہو کر ان میوہ جات کا استعمال کریں گے۔ (۵۶) موت دنیا میں دیکھ چکے۔ اب انہیں موت نہیں آئے گی اور اللہ تعالیٰ نے انہیں عذاب دوزخ سے بچا لیا ہے۔ (۵۷) تیرے رب کا ان پر یہ فضل ہوگا۔ (۵۸) ہم نے عربی میں قرآن کو آسان بنایا تا کہ یہ لوگ فائدہ اٹھا سکیں۔ (۵۹) اگر نہیں مانتے تو اللہ تعالیٰ کے فیصلہ کا آپ اور وہ انتظار کریں۔

# سورة الجاثية

## سورة الجاثية مكية، نزلت بعد سورة الدخان

سورۃ جاثیہ کا سورۃ دخان سے ربط۔

سورۃ دخان کے آخر میں قرآن کا ذکر تھا اللہ تعالیٰ نے فرمایا "فَاِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ" سورۃ جاثیہ کی ابتداء میں قرآن کا ذکر ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا "تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ"

تسمیہ سورۃ جاثیہ:

(بسم اللّٰه) المتجلي بجلال عزته وجمال حكمته في كتابه لا سيما في مقطعات فواتح سوره (الرّحمٰن) باظهار آياته في السمٰوٰت والارض للعامة المؤمنين (الرّحيم) باظهار آياته في الانسان وما ينتفع به لخواصه.

ترجمہ: اس اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو کہ اپنی عزت کے جلال اور اپنی حکمت کے جمال کے ساتھ اپنی کتاب قرآن مجید میں خصوصاً اس کی سورتوں کے شروعات کے حروف مقطعات میں جلوہ نما ہے۔ بڑا مہربان ہے عام مؤمنوں کے لئے زمین اور آسمانوں میں اپنی نشانات علامات ظاہر کر کے رکھے ہیں۔ بہت رحم والا ہے کہ انسان اور ان چیزوں میں سے انسان فائدہ اٹھاتا ہے۔ اپنے خاص بندوں کے لئے اس اللہ تعالیٰ کے باریک اشارات ظاہر کئے ہیں۔

وجہ تسمیہ سورۃ الجاثیۃ:

اس سورت کو جاثیہ کہنے کی وجہ یہ ہے کہ یہ سورت ان احوال کے تذکرے پر مبنی ہیں جن کا لوگ قیامت کے دن سامنا کریں گے۔ جہاں لوگ ڈر کے مارے حساب کے انتظار میں دوزانوں بیٹھے ہوں گے۔ قال تعالیٰ: و ترى كل امة جاثية كل امة تدعى الىٰ كتبها..... الخ

دوسرا نام سورۃ الشریعۃ:

(ابن العربي في أحكام القرآن: ج٤، ص١٦٩٣)

عن ابن الزبیرؓ قال: أنزلت سورة الشريعة بمكة (الدر المنثور: ٧، ١٢٢)

ترجمہ: حضرت ابن زبیرؓ سے روایت ہے فرمایا: سورت شریعہ مکہ میں نازل ہوئی۔

## موضوع سورہ:

دعوت الی القرآن۔

## تفصیل موضوع :

اتباع کتاب اللہ میں عزت محدود ہے۔

## فضیلت سورۃ الجاثیۃ:

**عن الخليل بن مرةؓ قال: قال رسول اللهﷺ الحواميم سبع و أبواب جهنم سبع يجيئ كل حاميم منها يقف على باب من هذه الابواب، يقول: اللهم لاتدخل هذا الباب من كان يؤمن بي و يقر أني.**

(کنز العمال، کتاب الاذکار: ۱/۲۸۹، رقم الحدیث: ۲۶۱۸)

حضرت خلیل بن مرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) نے فرمایا: حٰـــمٓ سے شروع ہونے والی سورتیں سات ہیں۔ جہنم کے دروازے سات ہیں۔ ان سات حوامیم میں سے ہر ایک ان سات دروازوں میں ایک ایک دروازے پر کھڑا ہو کر کہے گا، اے اللہ! اس دروازے سے اس شخص کو داخل مت کرنا جو مجھ پر ایمان رکھتا تھا اور میری تلاوت کرتا تھا۔

## خواب میں سورۃ الجاثیہ پڑھنے کی تعبیر:

حضرت ابن سیرینؒ نے فرمایا ہے۔ اگر خواب میں دیکھے کہ سورۃ الجاثیہ پڑھتا ہے۔ دلیل ہے کہ توبہ کرے گا اور حق تعالیٰ کی طرف رجوع کرے گا۔

(تعبیر الرؤیا: ۳۵۷)

ترتیب جمعی (45) ترتیب نزولی (65) آیات (37) رکوعات (4) کلمات (644)

حروف (2600) زبر (637) زیر (362) پیش (230) دو زبر (15)

دو زیر (23) دو پیش (11) کھڑا زبر (85) کھڑی زیر (9) الٹا پیش (1) جزم (315) شد (170) مد (21)

## خلاصہ رکوع ۱:

ترک اتباع کتاب اللہ سے ذلت لازمی ہے۔ ماخذ آیت ۷ تا ۱۱۔

ربط آیات:

(۱) حروف مقطعات میں سے ہے ان کی تفصیل سورۂ بقرہ کے ابتداء میں ملاحظہ ہو۔ (۲) اس کتاب کا نزول اللہ تعالیٰ غالب حکمت والے کی طرف سے ہے۔ (۳) آسمان اور زمین میں مومنین کے لئے نشانیاں ہیں۔ (۴) ان کے علاوہ تمہاری اپنی پیدائش اور زمین کے تمام جانوروں میں قدرت الٰہی کی نشانیاں ہیں۔ (۵) عقلمندوں کے لئے ان چیزوں میں بھی بہت سی نشانیاں ہیں۔ (۶) عبرت کے لئے یہ کافی ہیں۔ ان کے علاوہ اور کیا انہیں پیش کیا جائے۔ (۷) اس کے بعد ان کذابوں کے لئے جہنم ہی ہے۔ (۸) آیات الٰہی سن کر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس نے سنی ہی نہیں۔ (۹) اور اگر کچھ آیات معلوم کر لیتا ہے تو ان پر تمسخر اڑاتا ہے ایسے لوگوں کے لئے ذلت والا عذاب ہے۔ (۱۰) ان کے آگے دوزخ ہے۔ (۱۱) ہدایت قرآن ہی میں ہے اور منکرین کے لئے دردناک عذاب ہے۔

## ربط بین الرکوعین (۱۔۲)

گزشتہ رکوع میں توحید کے دلائل تھے اس رکوع میں بھی توحید کے دلائل ہیں۔

## خلاصہ رکوع ۲:

جو شریعت (بذریعہ قرآن) آپ کو ملی ہے آپ اسی کا اتباع کریں۔ ان کفار کی خواہشات کا لحاظ نہ کریں۔ ماخذ آیت ۱۸۔

ربط آیات:

(۱۲) اللہ تعالیٰ وہ ذات ہے جس نے سمندر تمہارے تابع بنایا۔ (۱۳) زمین و آسمان کی سب چیزیں تمہارے کارآمد بنائیں۔ (۱۴) ایمان والوں سے کہہ دیجئے کہ ان بے ایمانوں کی باتوں کا خیال نہ کریں۔ ۱۵: ہر شخص کو اپنی نیکی کی جزا اور برائی کی سزا مل جائے گی۔ (۱۶) ہم نے بنی اسرائیل کو حکم، نبوت اور طیبات عطا فرمائی تھیں۔ (۱۷) احکام تو انہیں واضح دیئے تھے پھر آپس کی سرکشی کے باعث ان میں اختلاف پیدا ہو گیا۔ اب ان اختلافات کا فیصلہ قیامت کے دن ہی ہوگا۔ یہ آیت دوسری آیت کی تمہید ہے کہ رسول اللہ ﷺ تسلیما کثیرا کثیرا کو نئی شریعت عطا ہونے کی اصل وجہ یہ ہے کہ شریعت موسوی کو یہود نے ناقابل عمل بنا دیا تھا۔ (۱۸) آپ اپنی شریعت کا اتباع کریں۔ ان جاہلوں کی خواہشات کا لحاظ نہ کریں۔ (۱۹) یہ لوگ آپ کو اللہ تعالیٰ کی گرفت سے بچا نہیں سکیں گے۔ اور اللہ تعالیٰ فقط متقین کا دوست ہے۔ (۲۰) لوگوں کے لئے اس تعلیم میں بصیرتیں ہیں۔ (۲۱) کیا بدکار اس قسم کا غلط فیصلہ چاہتے ہیں۔

## ربط بین الرکوعین(۲۔۳)

گزشتہ رکوع میں توحید کا مضمون تھا اس رکوع میں بھی توحید کا مضمون ہے۔

## خلاصہ رکوع ۳:

ترک اتباع کتاب اللہ سے فطرت سلیمہ سلب ہو جاتی ہے۔ ماخذ آیت ۲۳۔

### ربط آیات:

(۲۲) آسمان وزمین کی پیدائش کا یہ نظام اس لئے کیا گیا ہے۔ تا کہ ہر شخص کو اپنے اعمال کی جزا ملے۔ (۲۳) ہدایات الٰہیہ پر عمل پیرا نہ ہونے سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ انسان خدا تعالیٰ کی ذات کا بھی قائل نہیں رہتا۔ (۲۵) آیات الٰہی سن کر دہ لوگ اس قسم کی کج بحثی پر آ جاتے ہیں۔ (۲۶) ان کج بحثوں کو یہ جواب دے دو۔

## ربط بین الرکوعین(۳۔٤)

گزشتہ رکوع میں توحید کا بیان اور قیامت کا ذکر تھا اس رکوع میں بھی قیامت کا ذکر ہے۔

## خلاصہ رکوع ٤:

آیات الٰہی پر استہزاء کرنے والے قیامت کے دن رحمت الٰہی سے محروم ہوں گے اور وہ دوزخ میں داخل کئے جائیں گے۔ ماخذ آیت ۳۴، ۳۵۔

### ربط آیات:

(۲۷) زمین و آسمان کی بادشاہی فقط اللہ تعالیٰ کے لئے ہے۔ قیامت کے دن اس بادشاہت سے انکار کرنے والے نقصان اٹھائیں گے۔ (۲۸) ہر جماعت اس دن گھٹنے ٹیک کر بیٹھی ہو گی۔ اعلان ہو گا کہ آج ہر شخص کو اپنے اعمال کی جزا ملے گی۔ (۲۹) اس ہماری کتاب میں تمہارے تمام اعمال ضبط شدہ ہیں کیونکہ تمہارے اعمال ہم لکھا کرتے تھے۔ (۳۰) ایمانداروں کو رحمت الٰہی میں جگہ ملے گی۔ (۳۱) کفار کو کہا جائیگا۔ کیا میری آیتیں تم پر پڑھی نہیں جاتی تھیں۔ پھر تم ان کے تسلیم کرنے سے تکبر کرتے تھے۔ (۳۲) اور قیامت کے متعلق تم کہتے تھے کہ ہمیں یقین نہیں آتا۔ (۳۳) بداعمالی کی شامت ان کے سامنے آئے گی اور وہ عذاب نازل ہو گا جس پر استہزاء کیا کرتے تھے۔ (۳۴) انہیں کہا جائے گا۔ آج ہم تمہیں بھلا دیں گے۔ جس طرح تم آج کی ملاقات کو بھلا دیا تھا اور تمہارا ٹھکانہ دوزخ ہے۔ (۳۵) استہزاء علی الآیات کے باعث یہ سزا مل رہی ہے۔ (۳٦) اس فیصلہ میں رب السمٰوٰت والارض رب العالمین بالکل حق بجانب ہے۔ (۳۷) آسمان و

زمین میں بڑائی فقط اسی کے شایان شان ہے۔

# سورۃ الاحقاف

## سورة الحقاف مكية، نزلت بعد سورة الجاثية

سورۃ احقاف کا سورۃ جاثیہ سے ربط۔

سورۃ جاثیہ کی ابتداء میں قرآن اور توحید کا بیان تھا اللہ تعالیٰ نے فرمایا'' تَنزِيلُ الْكِتَابِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ إِنَّ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ '' سورہ احقاف کی ابتداء میں بھی قرآن اور توحید کا بیان ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں' تَنزِيلُ الْكِتَابِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ ،مَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ ''

### تسمیہ سورۃ احقاف:

(بسم اللّٰہ) المتجلی فی کتابه (الرّحمٰن) فی تجلیة فی الدنیا لعباده المؤ منین(الرّحیم) بالتجلی فی الآ خرة بالمؤ منین فی الجنة.

ترجمہ: اس اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو کہ اپنی کتاب میں جلوہ نما ہے۔ بہت بڑا مہربان ہے کہ دنیا میں اپنے مؤمن بندوں کے لئے اپنے جلوے دکھائے خصوصی رحم والا ہے کہ آخرت میں جنت میں مومنوں کیلئے جلوہ افروز ہوگا۔

### وجہ تسمیہ سورۃ الأحقاف:

اس سورت میں لفظ احقاف کے مذکور ہونے کی وجہ سے اس سورت کو سورت احقاف کہا جاتا ہے۔ قال تعالیٰ: واذکر أخاعاد اذ انذر قومه بالاحقاف

عن عبداللّٰہ بن مسعودؓ قال :قرأنی رسول اللّٰہ ﷺ سورۃ من الثلاثین من آل حم ،قال :یعنی الأحقاف ،قال :وکانت السورة اذا کانت أکثر من ثلا ثین آیة سمیت الثلاثین.....(أخرجه احمد فی مسندہٖ رقم حدیث: ۳۹۸۱)

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ سے مروی فرمایا: رسول اللہ ﷺ تسلیما کثیرا کثیرا نے مجھے ثلاثین آل حٰمٓ میں سے ایک سورت یعنی الاحقاف پڑھائی۔ کہا: کہ سورت جب تیس آیات سے بڑھ جائے تو وہ ثلاثین کہلاتی ہے۔

عن ابن عباسؓ قال نزلت بمكة سورة حم الأحقاف (الدر المنثور:۷، ۴۳۳)

ترجمہ: ابن عباسؓ سے روایت ہے فرمایا: سورت حٰمٓ الأحقاف مکہ میں نازل ہوئی۔

**موضوع سورہ:**

دعوت کے بعد مہلت کا ملنا سنت اللہ میں داخل ہے۔

**فضیلت سورۃ الأحقاف:**

**عن سمرةؓ قال: قال رسول اللہﷺ: الحواميم روضة من رياض الجنة.**

(كنز العمال، كتاب الاذكار: ۲۸۹/۱، رقم الحديث: ۲۶۲۰)

حضرت سمرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) نے فرمایا: ''حٰمٓ والی سورتیں جنت کے باغات میں ایک باغ (میں داخل ہونے کا ذریعہ ہے)

## خواب میں سورة الاحقاف پڑھنے کی تعبیر:

حضرت ابن سیرینؒ نے فرمایا ہے۔ اگر خواب میں دیکھے کہ سورۃ الاحقاف پڑھتا ہے۔ دلیل ہے کہ ماں باپ کا فرمان بجالائے گا۔ (تعبیر الرؤیا: ۳۵۷)

**ترتیب جمعی (46) ترتیب نزولی (66) آیات (35) رکوعات (4) کلمات (644)**

**حروف (2600) زبر (814) زیر (392) پیش (275) دو زبر (21) دو زیر (19)**

**دو پیش (18) کھڑا زبر (73) کھڑی زیر (9) الٹا پیش (6) جزم (453) شد (159) مد (47)**

## خلاصہ رکوع: ۱:

ہر چیز کی اجل معین ہے۔ لہٰذا کفار کے اعراض پر ان کی تباہی کی بھی ایک مدت معین ہے۔ ماخذ آیت ۳،۶۔

**ربط آیات:**

(۱) حروف مقطعات میں سے ہے۔ ان کی تفصیل ابتداء سورۃ بقرۃ میں ملاحظہ ہو۔ (۲) اس قرآن کا نزول غالب حکمت والے کی طرف سے ہے۔ (۳) سمٰوٰت وارض کی پیدائش خاص مقاصد کے لئے ہے۔ اور ہر چیز کی ایک اجل معین ہے۔ کافر قرآن میں جس چیز سے ڈرائے گئے ہیں اس سے اعراض کر رہے ہیں۔ اب ان کی تباہی کی بھی ایک اجل معین ہے۔ (۴) تمہارے معبود من دون اللہ نے کوئی چیز بنائی بھی ہے اس چیز کا تمہارے پاس کوئی ثبوت ہے۔ (۵) ایسے شخص سے بڑھ کر کون گمراہ ہو سکتا ہے۔ (۶) قیامت کے دن ان کے معبود اپنے عابدوں کے دشمن ہو جائیں گے۔ (۷) کافر قرآن کو سحر مبین کہتے ہیں۔ (۸) کبھی کہتے ہیں منزل من اللہ نہیں خود ساختہ ہے۔ (۹) میں کوئی نیا نبی تو نہیں ہوں۔ کیا پہلے انبیاء کو بھی بذریعہ وحی

احکام نہیں ملے۔(۱۰) اگر یہ قرآن حکیم اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہو اور شہادتیں بھی موجود ہوں پھر بھی تم انکار کرو تو تمہارے حق میں کیا نتیجہ نکلے گا۔

## ربط بین الرکوعین (۱ . ۲)

اس سے پہلے رکوع کے آخر میں ایمان کا تذکرہ تھا اور اس رکوع کی ابتداء میں کفار کا مقولہ نقل کرتے ہیں اگر یہ ایمان اچھی چیز تھی تو یہ مسلمان ہم سے سبقت نہ کر پاتے "وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِلَّذِينَ آمَنُوا لَوْ كَانَ خَيْرًا مَا سَبَقُونَا إِلَيْهِ"

## خلاصہ رکوع ۲:

اعراض کے بعد مہلت کا ملنا سنت اللہ میں داخل ہے۔ ماخذ آیت ۲۰۔

**ربط آیات:**

(۱۱) اگر اسلام اچھی چیز تھی تو غربا ہم سے کبھی اس میں سبقت نہ لے جاتے۔ لہٰذا ان کا خیال ہے کہ قرآن جھوٹا ہے (نعوذ باللہ)۔(۱۲) حالانکہ قرآن حکیم تورات کا پورا موافق ہے۔ اسے منزل من اللہ جانتے ہیں اور اس کے ماننے سے انکار ہے۔(۱۳) یہ مغفور و مرحوم ہستیاں ہیں جن کی صفات اس آیت میں مذکور ہیں۔(۱۴) انہیں لوگوں کو اعمال صالحہ کی برکت سے جنت ملے گی۔(۱۵) جب چھوٹے درجہ کے محسن یعنی والدین کے ساتھ اس حسن سلوک، رواداری اور اطاعت کا حکم اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہو رہا ہے تو خود سمجھ لو کہ محسن حقیقی جس کی بے انتہا نعمتیں ہم پر ہیں اس کا کتنا حق ہوگا اسی کے حقوق کی اطلاع کے لئے قرآن حکیم نازل ہوا ہے جس کے تسلیم کرنے سے انہیں انکار ہے۔(۱۶) اسی قسم کے لوگوں کی نیکیاں قبول ہونگی جو اپنے محسن کی اطاعت کا پورا خیال رکھتے ہیں اور ان کی غلطیاں معاف ہو جائیں گی۔(۱۷) اور جو شخص والدین کا مخالف اور اللہ تعالیٰ کا نافرمان اور قرآن کو پہلے لوگوں کے افسانے خیال کرنے والا ہے۔(۱۸) اس قسم کے لوگ اب کے ہوں یا پہلے ہوں نقصان اٹھانے والے ہیں۔(۱۹) ہر ایک اپنے اعمال کے لحاظ سے نتائج پائے گا۔(۲۰) مخالفین کو دوزخ میں داخل کرتے وقت یہ کہا جائیگا تم نے اپنی نیکیوں کا بدلہ دنیا میں پالیا ہے۔ آج دنیا میں تکبر بے جا کرنے کی وجہ سے ذلت کا عذاب تمہیں دیا جائے گا۔ علاوہ اس کے تم قانون الٰہی کو توڑتے تھے۔

## ربط بین الرکوعین (۲ . ۳)

اس سے پہلے رکوع میں فاسقین کا بیان تھا اس رکوع میں بھی ایک فاسق قوم یعنی قوم عاد کا بیان ہے۔

## خلاصہ رکوع ۳:

ذکر قوم عاد بطور تذکیر بایام اللہ (انذار منذر سے انکار کے باعث عذاب میں مبتلا ہوتے ہیں)۔ ماخذ آیت ۲۱، ۲۴۔

### ربط آیات:

(۲۱) ہودؑ کے قوم کا واقعہ دیکھو کہ اس نے دعوت الی التوحید دی اور قوم نے تسلیم کرنے سے انکار کیا۔ (۲۲) کیا ہمیں اپنے معبودوں سے ہٹانا چاہتے ہو۔ جس عذاب کا وعدہ دیتے ہو وہ لے آؤ۔ (۲۳) ہودؑ نے فرمایا میں تو احکام الٰہی پہنچا رہا ہوں۔ باقی رہا عذاب کا آنا اور اس کے آنے کا وقت یہ میرے اختیار میں نہیں ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔ (۲۴) جب عذاب بصورت بادل آیا انہوں نے خیال کیا کہ یہ بارش ہے۔ حقیقت میں وہ عذاب تھا۔ (۲۵) اس عذاب نے ہر چیز تباہ کر دی۔ احکام الٰہی سے انکار کرنے والوں کو اسی طرح سزا ملا کرتی ہے۔ (۲۶) جو چیزیں قوم عاد کو عطا ہوئی تھیں تمہیں تو وہ نصیب بھی نہیں ہوئیں۔ آیات الٰہی کے انکار کے باعث وہ عذاب الٰہی سے نہ بچ سکے تم کیا چیز ہو۔

## ربط بین الرکوعین (۳۔ ٤)

اس سے پہلے رکوع میں خاص قوم یعنی قوم عاد کی ہلاکت کا بیان تھا اس رکوع میں مختلف اقوام کی ہلاکت کا بیان ہے۔

## خلاصہ رکوع ٤:

اعراض عن الکتاب کے وقت عذاب الٰہی سے بچنا ناممکن ہے۔ البتہ مہلت سنت اللہ میں داخل ہے۔ ماخذ آیت ۲۷، ۲۸، ۳۴، ۳۵۔

### ربط آیات:

(۲۷) اے کفار مکہ تمہارے چاروں طرف ہلاک شدہ قوموں (عاد، ثمود، قوم لوطؑ) کے کھنڈرات موجود ہیں۔ ان سے عبرت نہیں حاصل کرتے۔ (۲۸) انہیں جب احکام الٰہی سے انکار کے باعث عذاب نے گھیرا تو معبود من دون اللہ نے کیوں نہ چھڑایا۔ (۲۹) اگر تمہاری فطرت سلیمہ ہوتی تو اس قرآن پر فوراً ایمان لے آتے۔ دیکھو جن قرآن کی آواز سنتے ہی فوراً ایمان لے آئے ہیں۔ (۳۰) دیکھئے قرآن کے متعلق ان کا کیا عمدہ فیصلہ ہے کہ یہ قرآن تورات کا مصدق ہے۔ اور طریق مستقیم کی رہنمائی کرتا ہے۔ (۳۱) قرآن سن کر انہوں نے اپنی قوم کو جا کر اس پر ایمان لانے کی دعوت دی ہے اور کہتے ہیں کہ اس پر ایمان لانے سے گناہ معاف ہوں گے اور عذاب سے پناہ ملے گی۔ (۳۲) اور کہہ رہے ہیں کہ اس دعوت کی اجابت نہ کی تو یہ نتائج مہلکہ نکلیں گے۔ (۳۳) کیا خدا تعالیٰ کو اس پر قادر نہیں خیال کرتے کہ مرنے کے بعد انہیں اٹھائے گا اور حساب و کتاب

لے گا۔(۳۴) جب جہنم سامنے آئے گی پھر کہیں گے کہ یہ ٹھیک ہے لیکن اس دن نجات محال ہوگی۔(۳۵) آپ ذرا صبر کریں جس طرح پہلے اولوالعزم انبیاءؑ نے صبر کیا۔ان کے متعلق عذاب کی جلدی نہ کریں۔

# سورة محمد صلی اللہ علیہ وسلم تسليماً كثيراً كثيرا

## سورة محمد ﷺ تسليماً كثيراً كثيرا مدنية، نزلت بعد سورة الحديد

سورہ محمد (ﷺ تسلیماً کثیراً کثیراً) کا سورہ احقاف سے ربط۔

سورہ احقاف میں مومنین کی مدح اور کافرین کی مذمت کا بیان تھا سورہ محمد (ﷺ تسلیماً کثیراً کثیراً) کی ابتداء میں بھی مومنین کی مدح اور کافرین کی مذمت بیان ہو رہی ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں "اَلَّذِينَ كَفَرُوا وَ صَدُّوا عَنْ سَبِيلِ اللّٰهِ اَضَلَّ اَعمَالَهُم وَالَّذِينَ اٰمَنُوا.....وَ اَصلَحَ بَالَهُم

تسمیہ سورۃ محمد:

(بسم اللّٰه) الذى شق صدر نبيه و تجلى بنور رسالته (الرّحمٰن) عليه بارسال القرآن فى الدنيا(الرّحيم)عليه فى الآخرة بالمقام المحمود.

ترجمہ: اس اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں جس نے اپنے نبی ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کے سینے کو چیر لیا اور آپ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کی رسالت کے نور کے ساتھ تجلی فرمائی ہے دنیا میں آپ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کو قرآن مجید بھیج کر آپ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) پر بہت بڑی مہربانی فرمائی۔آخرت میں آپ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کو مقام محمود عطا کر کے بڑا رحم کیا۔

وجہ تسمیہ سورۃ محمد: (ﷺ تسلیماً کثیراً کثیراً)

اس سورت کے دوسری آیت میں نبی کا اسم مبارک آنے کی وجہ سے اس سورت کا نام سورت محمد ﷺ تسلیماً کثیراً کثیراً پڑ گیا۔قال تعالیٰ: والذين امنوا وعملوا الصالحات وا منوا بمانزل على محمد و هو الحق من ربهم.....الخ

عن ابن عباسؓ قال :نزلت سورة محمد بالمدينة. (الدر المنثور:٧،٤٥٦)

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ سورت محمد ﷺ مدینہ میں نازل ہوئی۔

## دوسرا نام سورۃ القتال:۔

(النسفی:٤،١٦٨:وأبی السعود:٨،٩١،والمهایمی:٢،٢٧٦،والسیو طی فی الدر المنثور:٤،٤٥٦)

اس سورت کو سورت القتال بھی کہتے ہیں: کیونکہ اس سورت میں قتال کی مشروعیت مذکور ہوئی، کفار کے ساتھ لڑنے کے احکامات بیان ہوئے اور لفظ قتال اس سورت میں مذکور ہوا۔

عن ابن عباسؓ قال:أنزلت سورة القتال بالمدينة (أخرجه ابن الضريس في فضائله رقم حديث:١٧،ص:٣٣)

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے فرمایا: سورت القتال مدینہ میں نازل ہوئی۔

## موضوع سورۃ:

تقابل الاسلام بالکفر والنفاق۔

## فضیلت سورۃ محمد ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً):

روى ابن أبي مليكة عن ابي جريج عن النبي ﷺ أنه قال:من كان له ذو بطن فأجمع أن يسميه محمدا رزقه الله غلاما. وقالت :جليلة بنت عبد الجليل:يا رسول الله أني إمرأة لا يعيش لي ولد؟ فقال:اجعلني لله عليك أن تسمية محمدا،فعلت فعاش ولدها.

(الحاوی للفتاوی:ص: ٤٤٨)

حضرت ابن ابی ملکیہ ابن جریج سے اور وہ حضور ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) نے فرمایا: جس کی بیوی حاملہ ہو اور وہ پکا ارادہ کرے کہ وہ اس کا نام محمد رکھے گا تو اللہ تعالیٰ اس شخص کو بیٹا فرمائے گا۔ جلیلہ بنت عبد الجلیل نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! میرا کوئی اولاد زندہ نہیں رہتا۔ آپ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) نے فرمایا "اللہ تعالیٰ سے عہد کرو کہ اگر تمہارے ہاں بچہ پیدا ہوا تو اس کا نام محمد رکھوں گی۔ انہوں نے ایسا کیا تو وہ زندہ رہا۔

امام شعرانیؒ فرماتے ہیں:

كان محمد بن الحنفية يقول : قال ابيؓ: قلت يا رسول الله! ان ولد لي بعدك ولد اسميه باسمك واكنيه بكنيتك؟
قال: نعم، وكان ﷺ يقول : لا يدخل النار عبد تسمى باحمد او بمحمد .

امام شعرانیؒ دوسری روایت نقل فرماتے ہیں:

بورک فی محمد وفی بیت فیه محمد وفی مجلس فیه محمد .

امام شعرانی تیسرا روایت نقل فرماتے ہیں:

وکان علی بن ابی طالبؓ یقول: من کان له حمل فنوی ان یسمیه محمداً حوله اللّٰہ تعالیٰ ذکراً، وان کان انثی

علامہ ابن وھبؒ فرماتے ہیں:

فنویت سبعة کلهم جاؤ اذکورامن اجل تسمیتهم محمدا فی بطن امهم.

امام عطاؒ فرماتے ہیں:

بلغنا انه ما یسمی مولود فی بطن بمحمد الا جاء ذکرا.

امام شعرانی ایک روایت نقل فرماتے ہیں:

وکان ﷺ یقول : اذا سمیتم محمداً فلا تضربوه ولا تقبحوه واکرموه واوسعوا له فی المجلس .

(کشف الغمه : ۲۸۳/۱)

## خواب میں سورۂ محمد ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) پڑھنے کی تعبیر:

حضرت ابن سیرینؒ نے فرمایا ہے۔ اگر خواب میں دیکھے کہ سورۂ محمد ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) پڑھتا ہے۔ دلیل ہے کہ دشمنوں پر فتح پائے گا۔ (تعبیر الرّویا: ۳۵۷)

ترتیب جمعی (47) ترتیب نزولی (95) آیات (38) رکوعات (4) کلمات (558)
حروف (2475) زبر (811) زیر (321) پیش (283) دو زبر (14) دو زیر
(12) دو پیش (17) کھڑا زبر (74 کھڑی زیر (3) الٹا پیش (3) جزم (454) شد (199) مد (40)

## خلاصہ رکوع ا :

تقابل الاسلام بالکفر۔ ماخذ کفر آیت ۱، ۳، ۸، ۹، ۱۱۔ ماخذ اسلام آیت ۲، ۳، ۴، ۵، ۱۱۔

## ربط آیات:

(ا) آخرت میں کفار کے اعمال کا کوئی نتیجہ برآمد نہیں ہوگا۔ (۲) ایمان والوں کی لغزشیں معاف اور ان کے حالات کی اصلاح کا وعدہ ہے۔ (۳) یہ فرق اس واسطے سے ہے کہ کافر باطل پرست اور مومن حق پرست ہیں۔ (۴) جب کفار سے میدان جنگ میں ملاقات ہو تو ان کی گردنیں اڑا دو۔ اس کے بعد قید کرو۔ پھر جس طرح جی چاہے چھوڑ و اور اللہ کی راہ میں مرنے والوں کے اعمال ضائع نہیں ہونگے۔ جزاء اعمال کے دن پورا اجر ملے گا۔ (۵) اللہ تعالیٰ ایمان والوں کی دستگیری فرمائے گا اور

ان کے حال کی اصلاح کرے گا۔(۶) آخرت میں ان کا داخلہ جنت میں ہوگا۔(۷) اے ایمان والوں! تم اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ دین کی مدد کروگے تو اللہ تعالیٰ تمہاری مدد کریگا۔(۸) تمہارے مقابلہ میں کفار کی ہلاکت اور محنت کے رائیگاں کرنے کا اعلان کیا جاتا ہے۔(۹): ان کی تباہی کا یہ سبب ہے کہ وہ منزل من اللہ تعلیم کے مخالف ہیں۔۱۰) یہ کافر زمین میں سیر کر کے دیکھ لیں کہ مخالفین حق کو حق کے مقابلہ میں ہمیشہ شکست فاش ہوئی ہے یا نہیں اور آئندہ بھی یہی ہوگا۔(۱۱) مقابلہ کے وقت شکست اس لئے ہوئی کہ اللہ تعالیٰ ایمان والوں کا پشت پناہ تھا اور کفار کا پشت پناہ کوئی نہ تھا۔

## ربط بین الرکوعین(۱۔۲)

گزشتہ رکوع میں کافرین کا بیان تھا اس رکوع میں ان پر اتمام حجت اور توحید کے بعض دلائل کا بیان ہے۔

## خلاصہ رکوع ۲:

تقابل الاسلام بالکفر۔ ماخذ کفر آیت ۱۲، ۱۴، ۱۵، ۱۶۔ ماخذ اسلام آیت: ۱۲، ۱۴، ۱۵، ۱۷۔

### ربط آیات:

۱۲: ایمان والوں کا ٹھکانہ جنت اور کفار کا دوزخ ہوگا۔(۱۳) کفار مکہ سے کئی زبردست طاقتور بستیوں کو ہم نے ہلاک کردیا ہے یہ کیا چیز ہیں۔(۱۴) کیا یہ دونوں گروہ برابر ہوسکتے ہیں۔ ہرگز نہیں۔(۱۵) ایمان والوں کا ٹھکانہ جنت ہے۔ جس کی یہ صفات ہیں اور نافرمانوں کا ٹھکانہ دوزخ جس کے اندر یہ عذاب ہیں۔(۱۶) مخالفین بے ایمان قرآن سن کر بھی کچھ نہیں سمجھتے۔(۱۷) ایمان والوں کو قرآن کی آواز سننے سے ہدایت ہوتی ہے۔(۱۸) اب یہ اتنے مسخ ہوچکے ہیں کہ قیامت کے آنے پر ہی ان کی آنکھیں کھلیں گی۔(۱۹) آپ توحید پر پکے رہیں اپنے اور اپنے متبعین کے لئے بارگاہ الٰہی سے استغفار کیا کریں۔

## ربط بین الرکوعین(۲۔۳)

گزشتہ رکوع میں منافقین کا ذکر تھا اس رکوع میں بھی منافقین اور ساتھ مومنین کا ذکر بھی ہے۔

## خلاصہ رکوع ۳:

تقابل الاسلام بالکفر والنفاق۔ ماخذ کفر آیت ۲۰۔ ماخذ اسلام آیت ۲۰۔

### ربط آیات:

(۲۰) مومن تو حکم الٰہی کے منتظر رہتے ہیں اور حکم قتال نافذ ہونے کے بعد منافقین کی یہ حالت ہوتی ہے جو آیت میں مذکور

ہے۔(۲۱) زبانی جمع خرچ تو کر دیتے ہیں۔عمل کر کے دکھائیں تو ان کے حق میں بہتر ہو۔(۲۲) اگر تم قرآن سے اعراض کرو گے تو جیسے زمانہ جاہلیت میں تھے ممکن ہے ویسے ہو جاؤ۔(۲۳) ایسے بدبختوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت پڑتی ہے۔(۲۴) قرآن کے مصالح اور حکم میں کیوں غور نہیں کرتے۔(۲۵) قرآن حکیم کے نازل ہونے کے بعد جو لوگ پھر گئے ہیں وہ شیطان کے پنجے میں اڑ گئے ہیں۔وہی ان کے قبیح اعمال کو آراستہ کر کے دکھاتا ہے۔(۲۶) اللہ تعالیٰ اس لئے فرما رہا ہے کہ وہ شیطان کے پنجہ میں آگئے ہیں کیونکہ ان منافقین نے مشرکوں سے کہہ رکھا ہے کہ رسول اللہ ﷺ تسلیما کثیرا کثیرا کی مخالفت میں ہم آپ کا ساتھ دیں گے۔اللہ تعالیٰ ان کی راز والی باتیں خوب جانتا ہے۔(۲۷) جب عذاب والے فرشتے ان کے روح قبض کریں گے اس وقت ان بے ایمانوں کی کیا حالت ہوگی۔(۲۸) عذاب والے فرشتے اس لئے آئیں گے کہ اللہ تعالیٰ کو غضب ناک کرنے والے راستہ پر یہ اڑے رہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کو ناپسند کیا۔

## ربط بین الرکوعین (۳۔۴)

گزشتہ رکوع میں منافقین اور ان کے باطن مرض کا بیان تھا اس رکوع میں ان کا بیان اور ان کے باطن امراض کا اظہار ہے۔

## خلاصہ رکوع ٤:

تقابل الاسلام بالکفر والنفاق۔ماخذ کفر آیت ۳۴۔ماخذ اسلام آیت ۳۵۔

### ربط آیات:

(۲۹) کیا منافق خیال کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے کینے ظاہر نہیں کریں گا۔(۳۰) اگر ہم چاہے تو آپ ﷺ تسلیما کثیرا کثیرا کو دکھا دیں مگر آپ ﷺ تسلیما کثیرا کثیرا انہیں علامتوں سے تو پہچانتے ہیں۔(۳۱) ہم تمہیں ضرور آزمائیں گے تا کہ کھرے اور کھوٹے ممتاز ہو جائیں۔(۳۲) کفار اللہ تعالیٰ کا کیا نقصان کر سکتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کے اعمال ضائع کر دے گا۔(۳۳) اے مسلمانوں! تم اپنا صحیح مسلک محفوظ رکھو اور وہ یہ ہے۔(۳۴) کفار کو مغفرت بعد از موت ہرگز نصیب نہیں ہو گی۔(۳۵) اے مسلمانوں تم سست نہ بنو اور کفار کو صلح کی دعوت مت دو تم ہمیشہ غالب رہو گے۔(۳۶) دنیا کی زندگی کو مقصود نہ بنائیں۔اس کا ماحصل تو کھیل تماشا ہے ایمان اور تقویٰ کی زیادتی میں کوشش کرو۔اللہ تعالیٰ تم سے خزانے نہیں چاہتا۔(۳۷) زیادہ مال نہ مانگنے کے یہ مصالح ہیں۔(۳۸) ہاں انفاق فی سبیل اللہ اور زکوٰۃ جہاد وغیرہ میں خرچ کرنے کے لئے توجہ دلائی جاتی ہے۔اس میں بھی بعض لوگ بخل کرتے ہیں۔ہمت سے کام کرو۔ورنہ اللہ تعالیٰ تمہاری جگہ دوسری قوم کو کھڑا کر دے گا

# سورۃ الفتح

## سورة الفتح مدنية، نزلت بعد سورة الجمعة

سورہ فتح کا سورہ محمد (ﷺ، تسلیماً کثیراً کثیراً) سے ربط۔

سورہ محمد (ﷺ، تسلیماً کثیراً کثیراً) میں جہاد کا اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں مال خرچ کرنے کا ذکر تھا اسی سورت میں بھی جہاد کا اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں مال خرچ کرنے کا ذکر ہے۔

تسمیہ سورۃ فتح:

(بسم اللّٰه) المتجلی بفتحه علی النبیﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) (الرّحمٰن) باسرار کلامه علیه فی الدنیا (الرّحیم) علیه فی الاخرة بالدرجات العلیٰ.

ترجمہ: اس اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں جس نے نبی کریم ﷺ (تسلیما کثیرا کثیرا) کو مکہ مکرمہ کی عظیم فتح دے کر اپنی قوت کا جلوہ دکھایا دنیا میں آپ ﷺ (تسلیما کثیرا کثیرا کو اپنے کلام پاک کے رموز کی رازیں بتلا کر بڑی مہربانی کی آخرت میں آپ ﷺ (تسلیما کثیرا کثیرا) کو اعلیٰ درجات عطا فرما کر بڑا رحم کیا۔

وجہ تسمیہ سورۃ الفتح:

اس سورت کو سورت فتح اس لیے کہتے ہیں کہ اس میں مسلمانوں کے لیے فتح کی خوشخبری ہے اور اس میں لفظ فتح دو بار وارد ہوا ہے۔ قال تعالیٰ: انا فتحنا لك فتحاً مبينا

عن عبداللّٰه بن مغفلؓ قال :قرأ رسول اللّٰهﷺ يوم الفتح مكة سورة الفتح فرجّع فيها (أی ردد صوته بالقراۃ) (اخرجه البخاری :رقم حديث:٤٨٣٥)

موضوع سورہ:

بشارت فتح اسلام مع شرائط فتح۔

فضیلت سورۃ الفتح:

عن زيد بن أسلم عن ابيه أن رسول اللّٰهﷺ كان يسير فی بعض أسفاره، وعمر بن الخطاب يسير معه ليلا، فساله عمرؓ عن شیٔ فلم يجبه رسول اللّٰهﷺ ثم ساله فلم يجبه، ثم ساله فلم يجبه، فقال عمرؓ:

ثكلتك امك نزرت رسول الله ﷺ ثلاث مرات كل ذلك لا يجيبك،قال عمرؓ فحركت بعيرى حتى كنت أمام الناس وخشيت أن ينزل فيَّ قرآن،فما نشبت أن سمعت صارخا يصرخ ، قال :فقلت :لقد خشيت أن يكون نزل فيَّ قرآن،قال: فجئت رسول الله ﷺ فسلمت عليه فقال: لقد انزلت عليَّ الليلة سورة لهي أحبَّ اليَّ مما طلعت عليه الشمس، ثم قرأ: (انا فتحنا لك فتحا مبينا)

(أخرجه البخاري، كتاب فضائل القرآن:۷۸۰،۷٤۹/۲)

حضرت زید بن اسلم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کسی سفر میں تشریف لے گئے تھے اور حضرت عمرؓ ان کے ساتھ رات کے وقت جا رہے تھے۔حضرت عمرؓ نے آپ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) سے کسی چیز کے متعلق پوچھا۔آپ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) نے کوئی جواب نہیں دیا۔حضرت عمرؓ نے دوبارہ پوچھا۔آپ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) نے پھر جواب نہیں دیا۔پھر پوچھا پھر جواب نہیں دیا۔حضرت عمرؓ نے (اپنے آپ سے) کہا:تمہاری ماں تمہیں گم کردے تم نے رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) سے سوال کرنے میں اصرار کیا۔اور ہر مرتبہ رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) نے جواب نہیں دیا۔میں نے اپنے اونٹ کو موڑا یہاں تک کہ لوگوں کے سامنے آگیا۔اور اپنے بارے میں قرآن مجید (کسی حصے کے) نزول کے متعلق خوف ہونے گیا۔میری آواز نہیں نکل رہی ہے۔میں نے (دل میں) کہا کہ یقیناً میرے متعلق قرآن کا نزول ہوا ہے۔کہا میں رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کے پاس آیا۔ان کو سلام کیا تو آپ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) نے فرمایا۔یقیناً رات کو مجھ پر ایسی سورت نازل ہوئی جو مجھے ان تمام چیزوں سے محبوب ہے جس پر سورج طلوع ہوتا ہے پھر رسول اللہ ﷺ (انا فتحنا لك فتحا مبينا) کی تلاوت فرمائی۔ (الفتح:۱)

## خواب میں سورۃ الفتح پڑھنے کی تعبیر:

حضرت ابن سیرینؒ نے فرمایا ہے۔اگر خواب میں دیکھے کہ سورۂ الفتح پڑھتا ہے۔دلیل ہے کہ سب دروازوں سے اس کو فتح اور نصرت ہوگی۔ (تعبير الرؤيا:۳۵۷)

ترتیب جمعی (48) ترتیب نزولی (111) آیات (29) رکوعات (4) کلمات (560) حروف (2400) زبر (825) زیر (328) پیش (357) دو زبر (65) دو زیر (9) دو پیش (8) کھڑا زبر (۹۰) کھڑی زیر (7) الٹا پیش (9) جزم (353) شد (186) مد (18)

## خلاصہ رکوع ۱:

رسول اللہ ﷺ تسلیماً کثیراً کثیراً کی سرفرازی میں مواعید اربعہ کا ذکر اور منافقین و مشرکین پر غضب و لعنت الٰہی اور داخلہ جہنم کی پیش گوئی۔(۱) ماخذ آیت ۲ (۲) ماخذ آیت ۶۔

## ربط آیات:

(۱) صلح حدیبیہ فتح مبین ہے۔ کیونکہ کفار مکہ صلح میں مقید ہو چکے جس کے شرائط وہ نباہ نہیں سکیں گے۔ بالآخر فسخ معاہدہ کے باعث جنگ ہوگی جس مین فتح مکہ ہوگی۔(۳،۲) چونکہ فتح مکہ آپ کی محنت کا نتیجہ ہے اسلئے مواعید اربعہ مغفرت، اتمام نعمت، ہدایت الصراط المستقیم، نصر عزیز سے سرفراز فرمایا گیا۔(۴) مومنوں پر سکینہ (اطمینان قلب) اللہ تعالیٰ نے نازل فرمائی تھی تاکہ ان کے ایمانوں میں مضبوطی پیدا ہو۔(۵) مومنوں کو سکینت عطا فرما کر ان سے خدمات اسلام لینی ہیں۔ تاکہ ان کے اعمال کے یہ نتائج حسنہ نکلیں۔(۶) سکینہ منافقین کو عطا نہیں ہوئی۔ اس لئے ان کی بداعمالی کے نتائج بصورت عذاب ہونگے ان پر خدا کا غضب، لعنت اور ان کے لئے جہنم ہوگی۔(۷) ان کی تباہی کے لئے خدائی لشکر زمین و آسمان میں موجود ہیں۔(۸) ہم نے رسول ﷺ تسلیماً کثیراً کثیراً کے ذمہ یہ فرض ڈالا ہے۔(۹) اور مسلمانوں کے ذمہ یہ فرض ہے۔(۱۰) جن لوگوں نے فرض منصبی ادا کرنے کے لئے آپ سے بیعت کی تو گویا اللہ تعالیٰ سے بیعت کی جو لوگ اس بیعت کو پورا کر دکھائیں گے۔ وہ اجر عظیم پائیں گے۔

## ربط بین الرکوعین (۲.۱)

گزشتہ رکوع میں جہاد پر بیعت کرنے کا بیان تھا اللہ تعالیٰ نے فرمایا "اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَكَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰهَ الخ۔۔ اس رکوع میں جہاد سے اعراض کرنے والوں کا بیان ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں "سَیَقُوْلُ لَکَ الْمُخَلَّفُوْنَ ۔۔الخ۔۔

## خلاصہ رکوع ۲:

مخلّفین اور عاجزوں کا ذکر۔ ماخذ آیت (۱) ۱۲،۱۱۔(۲) آیت ۱۷۔

## ربط آیات:

(۱۱) مخلّفین ناجائز بہانوں سے اپنے تخلف کو حق بجانب ثابت کرنا چاہتے ہیں۔(۱۲) تمہارا کوئی عذر معقول نہیں تھا۔ تمہارے دل میں یہ فاسد خیال تھا۔(۱۳) جو شخص اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اللہ ﷺ تسلیماً کثیراً کثیراً کا کہنا مانے

اس کے لئے دوزخ ہے۔(۱۴) اس کے نہ ماننے سے کون سی کمی آجائے گی۔ سارا جہان تو اسی کا ہے۔(۱۵) آئندہ جانے کی اجازت لیں تو بھی نہ دی جائے۔(۱۶) مخلّفین سے کہہ دو آئندہ ایک جنگجو قوم کے مقابلہ میں تمہیں بلایا جائے گا۔ اس وقت تمہارے ایمان کا پھر امتحان ہو جائے گا۔(۱۷) معذور لوگ مخلّفین کے وعید سے مستثنیٰ ہیں۔

## ربط بین الرکوعین(۲۔۳)

گزشتہ رکوع میں منافقین، معذورین اور جہاد سے پیچھے رہنے والوں کا بیان تھا اس رکوع میں جہاد کے حوالے سے مخلصین مومنین کا بیان ہے۔

## خلاصہ رکوع ۳:

نتائج بیعت علی الموت۔ ماخذ آیت ۱۸ تا ۲۱۔

**ربط آیات:**

(۱۸ تا ۲۱) مومنین کی مخلصانہ بیعت سے اللہ تعالیٰ خوش ہوتا ہے۔ اس اخلاص کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے یہ چیزیں عطاء فرمائیں۔(۲۲) اگر کفار لڑتے تو پیٹھ پھیر کر بھاگ جاتے۔(۲۳) ہمیشہ سے قانون الٰہی یہی ہے۔(۲۴) اللہ تعالیٰ نے اس موقع پر لڑائی سے محفوظ رکھا۔(۲۵) کفار نہ بہت سے جرموں کے مجرم ہیں۔ لیکن موانع مذکورہ کی وجہ سے قتال نہیں ہوا۔(۲۶) جب کفار کے دل میں حمیت الجاہلیت موجزن تھی تو اللہ تعالیٰ نے مومنین کو سکینت عطا فرمائی۔ اگر لڑائی ہوتی تو مسلمان یقیناً فتح پاتے۔

## ربط بین الرکوعین(۳۔٤)

گزشتہ رکوع میں مومنین کو فتح و نصرت کی خوشخبری تھی اس رکوع میں نبی کریم (ﷺ تسلیماً کثیراً کثیراً) کے خواب کی سچائی کا بیان ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں "لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ

## خلاصہ رکوع ٤:

اسلام کی سرفرازی کا اعلان عام۔ متبعین رسول اللہ ﷺ تسلیماً کثیراً کثیراً کو ایک زریں اصول کی تلقین کہ ہمیشہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم رہیں۔ ماخذ (۱) آیت ۲۸۔(۲) آیت ۲۹۔

**ربط آیات:**

(۲۷) اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ تسلیماً کثیراً کثیراً کو خواب میں کوکچھ دکھایا تھا کہ مسجد حرام کا داخلہ ہوگا وہ پورا کر دیا۔ البتہ

خواب میں بھی اسکی تاریخ معین نہیں تھی۔لہٰذا پہلے صلح حدیبیہ ہوئی اور پھر داخلہ ہوا۔(۲۸)غلبہ اسلام کا دائمی اعلان۔(۲۹)ایک زریں اصول ہے جس سے ہمیشہ مسلمان دنیا میں غالب رہ سکتے ہیں۔

# سورة الحجرات

## سورة الحجرات مدنية، نزلت بعد سورة المجادلة

سورہ حجرات کا سورہ فتح سے ربط۔

سورہ فتح میں حضرت محمد (ﷺ تسلیماً کثیراً کثیراً) کے لیے رسالت کا بیان تھا اللہ تعالیٰ نے فرمایا "مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰهِ ۔۔الخ" اس سورت میں رسالت کے آداب کا بیان ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں "یا ایها الذین امنوا لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی"۔۔۔الخ

تسمیہ سورۃ حجرات:

(بسم اللّٰه) المتجلي بكمالاته في رسوله بحيث جعل التقديم على الرّسول كتقديم على الله (الرّحمٰن) بنداء اهل الايمان ليقبلوا الىٰ سماع خطابه (الرّحيم) با وامره و نواهيه.

ترجمہ: اس اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو کہ اپنے رسول اقدس ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کی ذات میں اپنے کمالات کے ساتھ اس حیثیت سے جلوہ نما ہے کہ اس نے رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) سے تقدیم کو اللہ تعالیٰ سے تقدیم کی طرح کر دیا (یعنی جو رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کی بے ادبی کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی بے ادبی کرتا ہے) بہت بڑا مہربان ہے کہ اس نے اپنے خطاب کلام سننے کی متوجہ ہونے کیلئے اہل ایمان کو آواز دعوت دی۔ بڑا رحم والا ہے۔ کہ اس نے نیکی کے کاموں کا حکم کیا اور برے کاموں سے منع کیا۔

وجہ تسمیہ سورۃ الحجرات:

اس سورۃ میں لفظ حجرات مذکور ہے جس کی وجہ سے یہ تمام سورت، سورت حجرات کے نام پر موسوم ہوا۔ قال تعالیٰ: ان الذين ينادونك من ورآء الحجرات اكثرهم لا يعقلون

عن ابن عباسؓ قال: نزلت سورة الحجرات بالمدينة (الدر المنثور:۷/۵٤٦)

موضوع سورت:

مسلمانوں کے آپس میں تعلقات کا دستور العمل۔

فضیلت سورۃ الحجرات:

عن ابی بن کعبؓ عن رسول اللہ ﷺ من قرا سورۃ الحجرات أعطی من الأجر عشر حسنات بعدد من اطاع اللہ و عصا

(تفسیر الکشف والبیان: ۳۱۹/۱۰، تفسیر الزمخشری: ۷۹/۴، اللباب فی علوم الکتاب: ۵۶۴/۱۷، تفسیر الوسیط للواحدی: ۱۴۹/۴: تفسیر أبی السعود: ۱۲۵/۸)

حضرت ابی بن کعبؓ رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) سے نقل کرتے ہیں کہ سورت حجرات پڑھنے والے کو اللہ تعالیٰ کے ہر ہر مطیع و نافرمان کے بدلے میں دس دس نیکیاں دی جائے گی۔

خواب میں سورۃ الحجرات پڑھنے کی تعبیر:

حضرت ابن سیرینؒ نے فرمایا ہے۔ اگر خواب میں دیکھے کہ سورۃ الحجرات پڑھتا ہے۔ دلیل ہے کہ لوگوں کو اچھے القاب سے بلائے گا اور غیبت نہ کرے گا۔ (تعبیر الرؤیا: ۳۵۷)

ترتیب جمعی (49) ترتیب نزولی (106) آیات (18) رکوعات (2) کلمات (343) حروف (1476) زبر (464) زیر (188) پیش (185) دو زبر (9) دو زیر (8) دو پیش (14) کھڑا زبر (11) کھڑی زیر (2) الٹا پیش (3) جزم (295) شد (122) مد (23)

خلاصہ رکوع ۱:

(ا) امیر کے ساتھ تعلقات کیسے ہوں۔ (۲) مرکز سے دور افتادہ بھائیوں کے ساتھ تعلقات کیسے ہوں۔ مرکز میں رہنے والوں کے ساتھ تعلقات کس طرح ہوں اور بگڑ جائیں تو ان کی اصلاح کیسے ہو۔ ماخذ (ا) ا تا ۵۔ (۲) ۶ تا ۸۔ (۳) ۹، ۱۰۔

ربط آیات:

(ا): رسول اللہ ﷺ تسلیما کثیرا کثیرا کا جو ادب سکھایا گیا ہے اس سے استنباطاً آداب امیر نکالے جائیں گے۔ واللہ اعلم۔ پہلا ادب: آپ کی مجلس میں ادب سے خاموش بیٹھو۔ بات کرنے میں پیش قدمی نہ کرو۔ دوسرا ادب: آپ کے سامنے بات کرتے وقت بلند آواز نہ نکالو۔ تیسرا ادب: اور بلاتے وقت اس طرح مت بلاؤ جس طرح آپس میں ایک دوسرے کو بے

تکلفی سے بلاتے ہو۔ (۳) آپ کے سامنے پست آواز سے بولنے متقی ہیں۔ (۴،۵) چوتھا ادب جب آپ گھر تشریف لے جائیں تو باہر سے مت بلاؤ جب تک کہ خود تشریف نہ لائیں۔ (۶) اگر مرکز سے دور افتادہ بھائیوں کے متعلق کوئی خبر آئے تو فوراً فیصلہ نہ کرو۔ پہلے پوری تحقیق کر لو۔ (۷) اگر اس طرح ہو کر جو خبر آئے بغیر تحقیق کے آپ رسول اللہ ﷺ تسلیماً کثیراً کثیراً کے سامنے پیش کر کے اپنی مرضی کے مطابق فیصلہ کرا لیں تو آپ لوگ ہلاک ہو جائیں۔ لیکن تمہیں بھی ایمان پیارا ہے اور کفر و فسوق اور عصیان کو ناپسند کرتے ہو۔ یہی رشد کے آثار ہیں۔ (۸) یہ اللہ تعالیٰ کا تم پر بڑا فضل ہے۔ (۹) اگر مرکز میں رہنے والوں مسلمانوں میں لڑائی ہو جائے تو ان کی صلح کرا دو۔

## ربط بین الرکوعین (۱۔۲)

اس سے پہلے رکوع میں یہ تذکرہ تھا کہ اگر مسلمانوں کے دو گروہ آپس میں لڑ پڑیں تو ان کے درمیان صلح کرو "وَاِن طَآئِفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اقْتَتَلُوا فَاَصْلِحُوا بَیْنَهُمَا الخ۔" اب ان اسباب کو بیان کرتے ہیں جن سے مسلمانوں کے درمیان لڑائی پیدا ہوتی ہے "یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا لَا یَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ۔ الخ"

## خلاصہ رکوع ۲:

آپس میں طرز معاشرت ایسا اختیار کریں کہ تعلقات میں کشیدگی ہونے نہ پائے۔ ماخذ آیت ۱۱،۱۲۔

## ربط آیات:

(۱۰) مومن سب آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ اس لئے ان میں ہمیشہ صلح ہونی چاہیئے۔ (۱۱) آپس میں یہ طرز معاشرت اختیار کرو تاکہ کشیدگی پیدا ہی نہ ہونے پائے۔ (۱۲) کسی کے متعلق کوئی بدگمانی نہ کرو۔ کسی کے حالات کا تجسس نہ کرو اور کسی کی غیبت نہ کرو۔ (۱۳) تمہیں ایک دوسرے کو حقیر سمجھنے کا حق ہی نہیں۔ تم سب کا ماں باپ تو ایک ہے معزز تو وہ ہے جو اللہ تعالیٰ سے زیادہ ڈرتا ہے۔ (۱۴) انسان کامل تب ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ہر حکم کو دل سے مان لیا جائے۔ لہٰذا جو تعلیم دی جا رہی ہے اسے قبول کرنے ہی سے ایمان کامل ہوگا۔ (۱۵) کامل مومن وہ ہیں جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ تسلیماً کثیراً کثیراً کی ہر بات کو تہہ دل سے تسلیم کریں اور پھر اس میں کبھی شک نہ لائیں اور اپنے مالوں اور جانوں کے خرچ کرنے سے بھی دریغ نہ کریں۔ (۱۶) زبانی کہنے کے بغیر بھی اللہ تعالیٰ کو ہر چیز کا علم ہے۔ وہ تمہارے ایمانوں کے پیمانوں کو خوب جانتا ہے۔ (۱۷) بعض آدمی اسلام لانے کا احسان آپ پر جتلاتے ہیں ان سے کہہ دو بلکہ اللہ تعالیٰ کا تم پر احسان ہے کہ اس نے ایمان کی رہنمائی فرمائی۔ (۱۸) اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ کون سے قلوب ایمان لانے کے اہل ہیں۔

# سورة ق

## سورة ق مكية، نزلت بعد سورة المرسلات

## سورة ق کاسورہ حجرات سے ربط۔

پہلی سورت کے آخر میں یہ بیان ہوا کہ تم جو عمل کرتے ہو اللہ تعالیٰ اس کو جانتا ہے ''وَاللّٰهُ بَصِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ'' اور سورہ ق میں قیامت کا ذکر ہے اسی روز ہر شخص کے ساتھ اس کا عمل لائے گا ''وَجَاءَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّعَهَا سَائِقٌ وَّشَهِيدٌ''

تسمیہ سورۃ ق:

(بسم اللّٰه) المتجلى باسمآءه فى مقطعات كتابه (الرّحمٰن) بارسال كتابه للنبى ﷺ فى الدنيا (الرّحيم) باظهار نعمه عليه فى الاخرة.

ترجمہ: اس اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو کہ اپنی کتاب کے حروف مقطعات میں اپنے پاک ناموں کے ساتھ جلوہ نما ہے بڑا مہربان ہے کہ اس نے دنیا میں اپنے نبی ﷺ کو اپنی کتاب عطا فرمائی بڑا رحم والا ہے کہ اس نے آخرت میں آپ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) پر نعمتیں ظاہر کر دی۔

وجہ تسمیہ سورۃ ق:

اس سورۃ کی ابتداء میں حروف مقطعات میں سے لفظ ق آیا ہے جس کی وجہ سے یہ سورت، سورت ق کے نام مشہور ہوئی۔ قال تعالیٰ: ق والقرآن مجيد.

عن عمرؓ انه خرج يوم عيد فسال أبا واقد الليثى: بأى شئ كان النبى ﷺ يقرأ فى هذا اليوم فقال: بقاف واقتربت (أخرجه النسائى، كتاب الصلوة العيدين، رقم الحديث: ١٥٦٧)

موضوع سورۃ:

اثبات مجازات۔

فضیلت سورۃ قٓ:

عن أبى واقد الليثى قال: سألنى عمر بن الخطابؓ: عما قرأ به رسول اللّٰه ﷺ فى يوم العيد؟ فقلت: اقتربت الساعة و قٓ والقرآن

حضرت ابو واقد لیثی سے روایت ہے کہ عمر بن خطابؓ نے مجھ سے اس سورت کے متعلق پوچھا جو رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) عید کے دن پڑھتے۔ میں نے کہا اقتربت الساعة، قٓ والقرآن المجید.

### خواب میں سورۂ ق پڑھنے کی تعبیر:

حضرت ابن سیرینؒ نے فرمایا ہے۔ اگر خواب میں دیکھے کہ سورۂ قاف پڑھتا ہے۔ دلیل ہے کہ حق تعالیٰ اس کو خیر اور صلاح کے کاموں کی توفیق بخشے گا۔ (تعبیر الرؤیا:۴۵۸)

**ترتیب جمعی (50) ترتیب نزولی (34) آیات (45) رکوعات (3) کلمات (395) حروف (1490) زبر (529) زیر (209) پیش (187) دو زبر (8) دو زیر (36) دو پیش (20) کھڑا زبر (35) کھڑی زیر (2) الٹا پیش (5) جزم (297) شد (99) مد (17)**

### خلاصہ رکوع ۱:

(۱) اگر یہ لوگ قرآن حکیم میں غور کرتے تو انہیں مسئلہ رسالت میں شک نہ رہتا۔ (۲) دراصل انکار کا باعث انکار مجازات ہے۔ اگر امم سابقہ کی تباہی میں غور کرتے تو معلوم ہو جاتا کہ ان کی تباہی کا موجب تکذیب رسل ہی تھا۔ ماخذ آیت (۱) آیت ۱ (۲) آیت ۳ (۳) آیت ۱۳،۱۴۔

### ربط آیات:

(۱) قرآن مجید گواہ ہے کہ آپ مرسل من اللہ ہیں۔ (۲): کفار آپ کی رسالت کو تعجب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ (۳) بعث بعد الموت کو بھی تعجب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ (۴) ہمیں تو ان کے مرنے کے بعد بھی ان کے وجود کے ذرہ ذرہ کا علم ہے۔ (۵) یہ لوگ ایک واقعی امر کی تکذیب کر رہے ہیں۔ (۶) کیا آسمان کی پیدائش سے عبرت حاصل نہیں کرتے۔ (۷) زمین کو دیکھیں۔ اس میں پہاڑوں کو دیکھیں (کیا ان چیزوں کا پیدا کرنا مشکل ہے یا انسان کا)۔ (۸) یہ چیزیں انابت الی اللہ والوں کے لئے نصیحت کا کام دے سکتی ہیں۔ (۹ تا ۱۱) جس طرح ہم پانی نازل کر کے یہ اشیاء بطور رزق پیدا کرتے ہیں۔ اسی طرح انسانوں کو بھی مرنے کے بعد دوبارہ پیدا کر سکتے ہیں۔ (۱۲ تا ۱۴) ان گزشتہ امتوں نے بھی تکذیب رسل ہی کے باعث یہ سزا پائی۔ تم بھی وہی جرم کر رہے ہو اور اپنے آپ کو اسی قسم کی سزا کے مستحق ٹھہرا رہے ہو۔ (۱۵) کیا پہلی دفعہ ہم انسانوں کو پیدا کر کے تھک گئے ہیں۔

## ربط بین الرکوعین (۱.۲)

گزشتہ رکوع میں بعث بعد الموت کے دلائل بیان ہوئے اس رکوع میں بعث بعد الموت کے مسئلہ کی تفصیل بیان ہو رہی ہے۔

## خلاصہ رکوع ۲:

(۱) یہ تو مجازات کے منکر ہیں اور ہماری طرف سے ہر لحہ مجازات کی تیاری ہو رہی ہے۔ (۲) اس دن ضال اور مضل ایک دسرے کے سر تھوپیں گے۔ یہ مخاصمت بیکار ہوگی۔ ماخذ (۱) آیت ۱۸۔ (۲) آیت ۲۳ تا ۲۸۔

## ربط آیات:

(۱۶) ہم انسانوں کے وسواس کو بھی جانتے ہیں اور ہم اس کی شاہ رگ سے زیادہ قریب ہیں۔ (۱۷) علاوہ اس کے دو محافظ ہماری طرف سے انسان کے دائیں اور بائیں بیٹھے رہتے ہیں۔ (۱۸) جو بولتا ہے فوراً لکھ لیتے ہیں۔ (۱۹) موت کی بے ہوشی انسان پر آئے گی۔ اس وقت اسے یہ کہا جائیگا۔ (۲۰، ۲۱) نفخ فی الصور کے بعد ہر انسان میدان محشر میں آئیگا۔ سائق ملائکہ عظام میں سے اور شہید ہاتھ اور پاؤں وغیرہ ساتھ لائے گا۔ (۲۲) وہاں حاضر ہونے کے بعد اسے یہ کہا جائیگا۔ (۲۳) فرشتہ عرض کریگا میرے پاس اس کا اعمال نامہ موجود ہے۔ (۲۴) اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ حکم ہوگا۔ (۲۵، ۲۶) خیر کے کاموں سے روکنے والے مشرک کو جہنم میں جھونک دو۔ (۲۷) شیطان یہ کہے گا۔ (۲۸) اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ میرے پاس مت جھگڑو میں نے تمہیں پہلے وعید سنا دیا تھا۔ (۲۹) میرا فیصلہ تبدیل نہیں ہوا کرتا اور میں نے بندوں پر کوئی ظلم نہیں کیا۔

## ربط بین الرکوعین: (۲، ۳)

گزشتہ رکوع میں بھی مجازات کا بیان تھا اور اس رکوع میں بھی مجازات کا بیان ہے۔

## خلاصہ رکوع ۳:

اس عذاب سے بچنے کے لئے ادب و انابت الی اللہ کی ضرورت ہے۔ اگر یہ لوگ باز نہ آئیں تو آپ اپنا تعلق باللہ شب و روز (مضبوط سے اضبط بناتے ہیں اور تشنہ لبوں کی تربیت فرمائیں۔ ماخذ (۱) آیت ۳۱ تا ۳۳۔ (۲) آیت ۳۹، ۴۰۔ (۳) آیت ۴۵۔

## ربط آیات:

(۳۰) جہنم کو قیامت کے دن صبر نہیں آئے گا۔ (۳۱) اور جنت متقین کے قریب کی جائیگی۔ (۳۲) یہی ہے وہ جس کا تمہیں وعدہ دیا جاتا تھا۔ (۳۳) جنت کے مستحق اللہ سے ڈرنے والے ہونگے۔ (۳۴) اللہ سے ڈرنے والوں کو حکم ہوگا کہ سلامتی

سے جنت میں داخل ہو جاؤ۔(۳۵) وہاں جو چاہیں گے ملے گا۔(۳۶) ان سے پہلے ہم منکرین کی کئی نسلیں ہلاک کر چکے ہیں۔(۳۷) ان باتوں سے زندہ دلوں کو فائدہ ہو سکتا ہے۔(۳۸) ہم نے چھ دن میں سارا جہان بنایا اور کوئی تھکان نہیں ہوئی۔اب ان کے دوبارہ پیدا کرنے سے ہم کس طرح عاجز آ سکتے ہیں۔(۳۹،۴۰) ان کی باتوں پر صبر کریں اور اپنا تعلق باللہ مضبوط سے اضبط کرتے رہیں۔(۴۱،۴۲) ان کی اصلاح اور بیداری کے متعلق قیامت کے دن کا انتظار کیجئے۔ان کی آنکھیں اسی دن کھلیں گی۔(۴۳) موت وحیات ہمارے قبضے میں ہے۔یہ لوگ ہماری طرف ہی لوٹ کر آئیں گے۔(۴۴) حشر کے دن فوراً زمین پھٹ جائیگی اور سب نکل کر اکھٹے ہو جائیں گے۔(۴۵) جو کچھ مجازات کے متعلق یہ کہتے ہیں ہمیں پورا علم ہے۔جو لوگ اللہ کے عذاب سے ڈرتے ہیں۔فقط انہیں قرآن حکیم کے ذریعہ سے نصیحت کیجئے۔

# سورۃ الذّٰریٰت

## سورۃ الذّٰریٰت مکیۃ، نزلت بعد سورۃ الاحقاف

### سورۃ الذاریٰت کا سورۃ ق سے ربط۔

(۱) گزشتہ سورت میں قیامت کا اثبات بیان ہوا اس سورۃ میں بھی قیامت کے اثبات کا بیان ہے۔(۲) گزشتہ سورت میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا" فَذَكِّرْ بِالْقُرانِ مَنْ يَّخَافُ وَعِيد " کہ قرآن کے ساتھ ان لوگوں کو نصیحت کیجئے جو وعید سے ڈرتے ہیں اس سورۃ میں بھی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں"اِنَّمَا تُوعَدُونَ لَصَادِقٌ" کہ جو وعدہ تم سے کیا جاتا ہے البتہ وہ سچا ہو کر رہے گا۔

### تسمیہ سورۃ الذاریات:

(بسم اللّٰه) المتجلی بکمالاته فی الذاریات (الرّحمٰن) بایجاد الحاملات و الجاریات (الرّحیم) بایجاد مقسماتهما.

ترجمہ: اس اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو کہ اڑنے والی ہواؤں میں اپنے کمالات کے ساتھ جلوہ نما ہے۔بڑا مہربان ہے کہ اس نے بوجھ اٹھانے والی آسان چلنے والی ہواؤں کو موجود کیا۔بڑا عنایت کنندہ ہے کہ اس نے بادل کو اور رزق کو تقسیم کرنے والی ہواؤں کو پیدا کیا۔

### وجہ تسمیہ سورۃ الذاریات:

ذاریات پر قسم کھانے سے ابتداء کی وجہ سے اس سورت کو "ذاریات " کہا جاتا ہے۔قال تعالیٰ: والذاریات ذرواً

عن ابن عباسؓ قال: نزلت سورة الذاريات بمكة. (الدر المنثور:٧،٦١٣)

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے فرمایا: سورت ذاریات مکہ میں نازل ہوئی۔

موضوع سورۃ:

جزائے اعمال یقینی ہے۔

فضیلت سورۃ الذاریات:

عن أبي المتوكل الناجي عن ابن عمرؓ أنه قرأ في الظهر بقاف والذاريات.

(أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، كتاب الصلاة: ١/٣٥٦)

ابو متوکل ناجی نے ابن عمرؓ سے نقل کیا کہ وہ نماز ظہر میں سورۃ ق اور سورۃ ذاریات سورتیں پڑھا کرتے تھے۔

خواب میں سورۃ الذاریات پڑھنے کی تعبیر:

حضرت ابن سیرینؒ نے فرمایا ہے۔ اگر خواب میں دیکھے کہ سورۃ الذاریات پڑھتا ہے۔ دلیل ہے کہ طاعت اور عبادت میں مشغول ہوگا۔ (تعبير الرؤيا:٣٥٨)

ترتیب جمعی (51) ترتیب نزولی (67) آیات (60) رکوعات (3) کلمات (360) حروف (1287) زبر (485) زیر (224) پیش (156) دو زبر (13) دو زیر (18) دو پیش (19) کھڑا زبر (38) کھڑی زیر (4) الٹا پیش (4) جزم (315) شد (90) مد (18)

خلاصہ رکوع ۱:

مجازات یقیناً ہونے والی ہے۔ ماخذ آیت ۵،۶،۱۳،۱۵،۱۶،۲۳۔

ربط آیات:

(۱ تا ۵) جس طرح ہوائیں زمین سے بخارات کو لے کر اڑتی ہیں۔ پھر جہاں اللہ تعالیٰ چاہے وہاں تقسیم کرکے مینہ برساتی ہیں۔ اسی طرح انسانوں کے اعمال آسمان میں اللہ تعالیٰ کے ہاں جمع ہو رہے ہیں۔ پھر وہ جزائے اعمال کی صورت میں انسان کے سامنے آئیں گے۔ واللہ اعلم۔ (۶، ۷): جزائے اعمال ہونے والی ہے۔ (۸، ۹) تمہاری رائیں قرآن اور رسول اللہ ﷺ تسلیما کثیرا کثیرا کے متعلق مختلف ہیں۔ ان پر جو تقدیر میں بھلائی سے محروم رکھا گیا ہے وہ قیامت پر ایمان نہیں لاتا۔ (۱۰) یہ کذاب ہلاک ہونے کے قابل ہیں۔ (۱۱) جو غفلت میں سرشار ہیں۔ (۱۲) یہ سوال کرتے ہیں کہ قیامت کب

آئے گی۔(۱۳) اس دن آئے گی جس دن انہیں دوزخ میں عذاب کیا جائیگا۔(۱۴) کہا جائیگا اس کا مزہ چکھو۔(۱۵) متقین کو جنت میں داخل کیا جائیگا۔(۱۶) یہ داخلہ سابقہ نیک کاموں کے باعث ہے۔(۱۷) یہ لوگ رات کو بہت کم سویا کرتے تھے۔ (۱۸) سحر کو اٹھنا اپنا معاملہ اللہ تعالیٰ سے صاف کرلیا کرتے تھے۔(۱۹) انفاق فی سبیل اللہ بھی کیا کرتے تھے۔(۲۰) ایمان والوں کے لئے زمین میں مجازات کی بہتیری نشانیاں ہیں۔(۲۱) خود انسان کے وجود کے اندر شہادتیں موجود ہیں۔(۲۲) تمہارا رزق اور جزاوسزا کا فیصلہ اللہ تعالیٰ کے قبضہ میں ہے۔(۲۳) آسمان اور زمین کا رب شاہد ہے اس پر کہ مجازات ایسی یقینی ہے جس طرح تمہیں اپنے کلام پہ یقین ہے۔

## ربط بین الرکوعین (۲.۱)

گزشتہ رکوع میں متقین کے اوصاف بیان ہوئے اس رکوع میں خاص متقی حضرت ابراہیم خلیل اللہ کا بیان ہے۔

## خلاصہ رکوع ۲:

جزائے اعمال یقینی ہے۔ ماخذ آیت ۳۲، ۳۸ تا ۴۰، ۴۱۔ ۴۲، ۴۳ تا ۴۵، ۴۶۔

### ربط آیات:

(۲۴، ۲۵) ابراہیمؑ کے پاس وہ فرشتے بصورت مہمان آئے جو لوطؑ کی قوم کو تباہ کرنے کے لئے جارہے ہیں۔ یہاں آنے کی حکمت یہ معلوم ہوتی ہے کہ حضرت لوطؑ حضرت ابراہیمؑ کی روحانی نسل ہیں اور ان کی امت بالواسطہ نسل روحانی ہے۔ اس روحانی نسل کے منقطع ہونے سے ابراہیمؑ کو سخت صدمہ ہوگا اور ابراہیم خلیل اللہ ہیں اس لئے ان کی تسلی خاطر کے لئے پہلے بیٹے کی خوشخبری سنا کر پھر اس امت کو تباہ کرتے ہیں۔ واللہ اعلم۔(۲۶) ابراہیمؑ گھر جا کر بھنے ہوئے بچھڑے کا گوشت لائے۔(۲۷) ان کے سامنے لاکر رکھا اور فرمایا کھاتے کیوں نہیں۔(۲۸) ابراہیمؑ ان کے نہ کھانے سے خائف ہوئے۔ انہوں نے فرمایا کہ آپ ڈریں نہیں اور ایک عالم بیٹے کی خوشخبری سنائی۔(۲۹) حضرت ابراہیمؑ کی اہلیہ محترمہ نے تعجب کیا کہ بڑھیا اور بانجھ سے کس طرح بیٹا ہوگا۔(۳۰) انہوں نے کہا تیرے رب کا فیصلہ یہی ہے۔ لہٰذا ضرور ہو گا۔(۳۱) ابراہیمؑ نے ان سے پوچھا کہ کس طرح آئے ہو۔(۳۲) جواب دیا کہ مجرموں کی ایک قوم کی طرف بھیجے گئے ہیں۔(۳۳، ۳۴) تاکہ ان پر پتھر برسائیں جو مسرفین کے لئے متعین شدہ ہیں۔(۳۵) مومنوں کو ہم نے نکال لیا۔(۳۶) سوائے ایک گھر لوطؑ کے اور کوئی گھر مومن نہ تھا۔(۳۷) لوطؑ کی بستی میں عذاب الٰہی سے ڈرنے والوں کے لئے عبرت ہے۔(۳۸) موسیٰؑ اور فرعون کے واقعہ میں بھی عبرت ہے۔ کہ جزائے اعمال یقینی ہے۔(۳۹) اپنے لشکروں کے گھمنڈ

میں وہ بھی ایمان نہ لایا۔ اور موسیٰ پر ساحر یا مجنون کا الزام لگایا۔ (۴۰) ہم نے اسے لشکر سمیت سمندر میں غرق کر دیا۔ (۴۱) قوم عاد میں بھی عبرت ہے کہ جزاء اعمال یقینی ہے ہم نے ان پر تیز ہوا بھیجی۔ (۴۲) ہر چیز کو وہ تباہ کرگئی۔ (۴۳) قوم ثمود کا واقعہ بھی عبرت ہے کہ جزاء اعمال یقینی ہے۔ (۴۴) ان پر بھی نافرمانی کے باعث مہلک عذاب آیا۔ اپنی جگہ سے اٹھ بھی نہ سکے اور عذاب الٰہی نے تباہ کر دیا۔ (۴۶) قوم نوحؑ کا واقعہ بھی اسی کلیہ کی ایک نظیر ہے۔

## ربط بین الرکوعین (۲۔۳)

گزشتہ رکوع میں رسالت کا مضمون تھا اس رکوع میں توحید ورسالت کا مضمون ہے اسی طرح گزشتہ رکوع میں فاسقین کا بیان تھا اس رکوع میں متقین کا بیان ہے۔

## خلاصہ رکوع ۳:

(۱) جزائے اعمال یقینی ہے۔ (۲) جن اور انسان کی پیدائش کی غرض۔ ماخذ (۱) ۴۹۔ (۲) ۵۶۔

### ربط آیات:

(۴۷) آسمان کو ہم نے بنایا۔ (۴۸) اور زمین کو ہم نے بچھایا۔ (۴۹) اور ہر چیز کا ہم نے جوڑا بنایا (لہٰذا دنیا کا جوڑا آخرت ہو گی جہاں ہر شخص کو جزائے اعمال ملے گی)۔ (۵۰) اگر گرفت سے بچنا چاہتے ہو تو بھاگ کر اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آجاؤ۔ (۵۱) اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ۔ (۵۲): پہلی امتوں نے بھی اپنے اپنے انبیاءؑ پر ساحر یا مجنون کا الزام لگایا۔ (۵۳) کیا پہلے سرکش پچھلے آنے والے کے لئے وصیت کر گئے تھے۔ (۵۴) نہیں مانتے تو چھوڑ دیجئے۔ (۵۵) ایمان والے اس نصیحت سے نفع پائیں گے۔ (۵۶) جن اور انسان کی خلقت کی یہ غرض ہے۔ (۵۷) میں ان سے رزق نہیں چاہتا۔ (۵۸) بلکہ اللہ تعالیٰ ان کا رازق ہے۔ (۵۹) عذاب الٰہی میں مخالفین اسلام کا ویسا ہی حصہ ہے جس طرح پہلی تباہ شدہ امتوں کا تھا۔ لہٰذا یہ لوگ جلدی نہ کریں۔ (۶۰) قیامت کے دن یا دنیا میں ان پر ہلاکت آجائے گی۔






# سورة الطور

## سورة الطور مكية، نزلت بعد سورة السجدة

**سورہ طور کا سورۃ الذاریات سے ربط:**

گزشتہ سورۃ کے اختتام پر وعید کا تذکرہ ہوا اللہ تعالیٰ نے فرمایا "فويل للذين كفروا من يومهم الذى يوعدون"۔ اس سورت میں وعید کی تفصیل ہے۔

**تسمیہ سورہ طور:**

"(بسم الله) المتجلى للنبى ﷺ فى امور قسم بها (الرّحمٰن) با عطاء كتابه له فى الدنيا (الرّحيم) باعطاء الجنة له فى الآخرة.

ترجمہ: اس اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو کہ اپنے نبی پاک ﷺ (تسلیما کثیرا کثیرا) کو کچھ ایسے امور میں جن پر اللہ تعالیٰ نے قسم کھائی ہے۔ جلوہ نما ہے۔ دنیا میں اپنی کتاب اسے عطا فرما کر بڑی مہربانی فرمائی آخرت میں اسے جنت عنایت کر کے بڑا رحم فرمایا۔

**وجہ تسمیہ سورۃ الطور:**

کوہ طور پر اللہ کے قسم کھانے سے ابتداء کی وجہ سے اس سورت کو سورت طور کہا جاتا ہے۔ قال تعالىٰ: والطور، وكتاب مسطور

عن جبير بن مطعمؓ قال :سمعت رسول اللهﷺ قرأ فى المغرب بالطور ر

(أخرجه البخارى، كتاب الصلاة : ١ : ٢٣٠)

ترجمہ: حضرت جبیر ابن مطعمؓ سے مروی ہے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ تسلیما کثیراً کثیراً کو نماز مغرب میں سورت طور پڑھتے ہوئے سنا۔

**موضوع سورت:**

بداعمالی کی سزا یقینی ہے۔

فضیلت سورۃ الطّور:

**وعن أم سلمةؓ قالت: شكوت الى رسول اللّٰه ﷺ انى اشتكى فقال: طوفى من وراء الناس وأنت راكبة، ورسول اللّٰه ﷺ يصلى الى جنب البيت يقرأ بالطور وكتاب مسطور.**

(أخرجه البخاري، كتاب الصلاة: ۱/ ۲۳۰)

حضرت ام سلمہؓ روایت کرتی ہیں کہ میں حضور ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) سے بیماری کی شکایت کی۔ آپ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) نے فرمایا: کہ لوگوں کے پیچھے پیچھے سواری پر طواف کر۔ میں نے طواف کیا اس حالت میں کہ رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) بیت اللہ کے پہلو میں نماز ادا کر رہے تھے اور اس میں سورت "والطور" "وکتاب مسطور" پڑھ رہے تھے۔

خواب میں سورۃ الطور پڑھنے کی تعبیر:

حضرت ابن سیرینؒ نے فرمایا ہے۔ اگر خواب میں دیکھے کہ سورۃ الطور پڑھتا ہے۔ دلیل ہے کہ دشمن پر فتح پائے گا۔

(تعبیر الرّویا: ۳۵۸)

**ترتیب جمعی (52) ترتیب نزولی (76) آیات (49) رکوعات (2) کلمات (812) حروف (1500) زبر (416) زیر (148) پیش (182) دوزبر (11) دوزیر (26) دو پیش (15) کھڑا زبر (16) کھڑی زیر (2) الٹا پیش (3) جزم (293) شد (91) مد (41)**

خلاصہ رکوع ۱:

معاندین حق پر عذاب آنے والا ہے۔ ماخذ آیت ۷، ۱۱، ۱۳، ۱۴، ۱۶۔

ربط آیات:

(۱، ۲، ۳) جب تورات بنی اسرائیل کو دی گئی اور انہوں نے عصینا کہا اور ان پر طور اٹھایا گیا کہ مان لو ورنہ پیس ڈالے جاؤ گے۔ یہ واقعہ شاہد ہے کہ بد اعمال کو سزا ضرور مل جاتی ہے۔ (۴) خانہ کعبہ کا واقعہ اصحاب فیل بھی اس امر پر شاہد ہے۔ (۵، ۶) آسمان گواہ ہے کہ بد اعمال قوموں پر آسمان کی طرف سے عذاب آیا مثلاً قوم لوط پر پتھر اہوا سمندر بھی اس پر گواہ ہے کہ بد اعمال لوگوں پر عذاب الٰہی آیا۔ مثلاً فرعون۔ (۷) یہ جواب قسم ہے کہ آئندہ عذاب یقیناً آنے والا ہے۔ (۸) اسے کوئی ٹال نہیں سکتا۔ (۹) وہ عذاب اس دن آئے گا جس دن آسمان چکر کھائے گا۔ (۱۰) اور پہاڑ اپنی جگہ سے ہٹ

جائیں گے۔(۱۱) مکذبین کے لئے وہ ہلاکت کا دن ہے۔(۱۲) جو باطل میں محو رہتے ہیں۔(۱۳) اس دن جہنم میں دھکیلے جائیں گے۔(۱۴) یہی وہ آگ ہے جسے جھٹلایا کرتے تھے۔۱۵: کیا یہ جادو ہے۔(۱۶) جاؤ تمہارے اعمال کی یہ سزا ہے۔(۱۷) طرد الالباب متقین کا ذکر خیر آیا ہے۔ یہ حضرات بہشتوں میں ہوں گے۔(۱۸) اپنے رب کی دی ہوئی نعمتوں میں آرام پائیں گے اور عذاب جہنم سے محفوظ رکھے جائیں گے۔(۱۹) کھاؤ اور پیو۔ یہ تمہارے اعمال کا بدلہ ہے۔۲۰: تختوں پر تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے۔(۲۱) مومنوں کی اولاد اگر ایمان دار ہوگی وہ بھی ان کے ساتھ کر دی جائے گی۔(۲۲) میوہ اور گوشت جس چیز کا چاہیں گے ملے گا۔(۲۳) ان خوبیوں والا شراب ایک دوسرے کو دیں گے۔(۲۴) ان صفتوں کے غلام حاضر ہونگے۔(۲۵) ایک دوسرے کو یہ کہیں گے۔(۲۶) کہ ہم دنیا میں اللہ تعالیٰ سے ڈرا کرتے تھے۔(۲۷) اللہ تعالیٰ نے ہم پر بڑا احسان کیا اور ہمیں جہنم سے بچایا۔(۲۸) ہم تو پہلے ہی سے اسی کی عبادت کرتے تھے۔

## ربط بین الرکوعین (۲۰۱)

گزشتہ رکوع میں شک کرنے والوں اور انکار کرنے والوں کا بیان تھا اس رکوع میں نبی (علیہ تسلیماً کثیراً کثیراً) کو تبلیغ کرنے کا خطاب ہے۔

## خلاصہ رکوع ۲:

آپ تبلیغ کا سلسلہ جاری رکھیں۔ کیا آپ کا ارشاد نہ ماننے میں انہیں مندرجہ ذیل امور مانع ہیں۔ ماخذ (۱) آیت ۲۹۔ (۲) آیت ۳۰،۳۲،۳۳،۳۵،تا ۴۳۔

## ربط آیات:

(۲۹) آپ تبلیغ کا فرض ادا کرتے رہیں۔ آپ خدانخواستہ کاہن یا مجنون نہیں۔(۳۰) کیا ایمان نہ لانے کا یہ سبب ہے۔(۳۱) انہیں کہہ دو کہ اچھا انتظار کرو۔ دیکھو گردش ایام کس پر پڑتی ہے۔(۳۲) کیا ان کی عقلوں کا یہی فیصلہ ہے۔(۳۳) کیا اسے خود ساختہ خیال کرتے ہو۔۳۴: تم بھی ایسا بنا کر دکھادو۔(۳۵) کیا یہ بن خالق بنے ہیں کہ انہیں خالق کے احکام کی ضرورت نہیں یا یہ خود اپنے خالق ہیں۔(۳۶) کیا زمین اور آسمان انہوں نے بنایا ہے۔(۳۷) آیا ان کے پاس تیرے رب کے خزانے ہیں لہٰذا اس خزانہ علم کی انہیں ضرورت نہیں رہی۔(۳۸): یا ان کے پاس سیڑھی ہے کہ خود جا کر اپنے لئے احکام لاتے ہیں۔(۳۹) نبی سے تعلق نہ رکھنے سے کیا ایسے مہمل فیصلے ٹھیک ہیں۔(۴۰) کیا فیس سے ڈر کر ایمان نہیں لاتے۔(۴۱) یا خزانہ غیب تمہارے ہاں موجود ہے لہٰذا اب ضرورت نہیں رہی۔(۴۲) یا اس تعلیم کے متعلق ضرر کی تجویز کرنا

چاہتے ہو۔ یادرکھو وہ ضرر تم ہی پر عائد ہوگا۔ (۴۳) یا اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی تمہارا معبود ہے۔ (۴۴) ان کی فطرتیں ایسی مسخ ہو چکی ہیں کہ عذاب کو آتا ہوا سامنے دیکھیں تو بھی نہ سمجھیں۔ (۴۵) ایسے نالائقوں کو قیامت تک چھوڑ دیں۔ (۴۶) جس دن انہیں کوئی مکر نہیں آئے گا اور نہ کہیں سے مدد مل سکے گی۔ (۴۷) ان کے لئے تو آخرت سے پہلے دنیا میں بھی عذاب ہے۔ (۴۹،۴۸) آپ اللہ تعالیٰ کے فیصلے کا انتظار کریں اور یادالٰہی میں دن رات مشغول رہیں۔

# سورۃ النجم

## سورۃ النجم مکیۃ، نزلت بعد سورۃ الاخلاص

سورۃ النجم کا سورۃ الطور سے ربط:

سورۃ الطور کے آخر میں یہ بیان ہوا "وَاِدبَارَ النُّجُومِ" اس سورت کی ابتداء میں ہے "وَالنَّجمِ اِذَا ھَوٰی" ۔ دونوں سورتوں میں ستاروں کا بیان ہے)

تسمیہ سورۃ نجم:

(بسم اللّٰہ) المتجلی بنور النجم فی السمآء (الرّحمٰن) بسعادۃ مولد النبی ﷺ فی الدنیا علی الناس (الرّحیم) بشفاعۃ فی الاخرۃ.

ترجمہ: اس اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو کہ آسمان میں ستاروں کی روشنی میں جلوہ نما ہے۔ دنیا میں لوگوں پر نبی پاک ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کی ولادت باسعادت کے ساتھ بڑی مہربانی کی۔ آخرت میں آپ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کی شفاعت کے ساتھ خصوصی رحم کرے گا۔

وجہ تسمیہ سورۃ النجم:

نجم یعنی ستارہ پر قسم الٰہی کے ساتھ ابتداء کی وجہ اس سورت کو سورت نجم کہا جاتا ہے۔ قال تعالیٰ: والنجم اذا ھویٰ

عن ابن مسعودؓ قال :أول سورة أنزلت فيها سجدة (والنجم) قال :فسجد رسول الله وسجد من خلفه الا رجلاً رأيته اخذ كفًا من تراب فسجد عليه، فرأيته بعد ذلك قتل كافرا .....الخ

(اخرجه البخاری كتاب التفسير سورة النجم)

ترجمہ: حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے فرمایا: کہ وہ پہلی سورت جس میں سجدہ نازل ہوا وہ سورت نجم تھا۔ کہا: رسول اللہ

ﷺ تسلیماً کثیراً کثیراً نے سجدہ کیا اور جو لوگ آپ کے پیچھے کھڑے تھے انہوں نے بھی سجدہ کیا، سوائے ایک آدمی کے، جس نے مٹھی بھر مٹی لیے کر اس پر سجدہ کیا۔ اس کے بعد میں نے اس کو کافر مرتے ہوئے دیکھا۔

**موضوع سورت:**

رسول اللہ ﷺ تسلیماً کثیراً کثیراً کے ارشادات وحی الٰہی ہیں اور تمہارے معتقدات ظن وتخمین پر مبنی ہیں۔

**فضیلت سورۃ النجم:**

عن ابن عباسؓ أن النبیﷺ سجد بالنجم وسجد معه المسلمون والمشرکون والجن والانس.

(أخرجه البخاری، کتاب تفسیر القرآن: ۲/۷۲۱)

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) نے سورت النجم کے بعد سجدہ کیا اور آپ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کے ساتھ مسلمانوں، مشرکین، جنات، وانسانوں نے سجدہ کیا۔

**خواب میں سورۃ النجم پڑھنے کی تعبیر:**

حضرت ابن سیرینؒ نے فرمایا ہے۔ اگر خواب میں دیکھے کہ سورۃ النجم پڑھتا ہے۔ دلیل ہے کہ حق تعالیٰ اس پر اپنی رحمت کا دروازہ کھولے گا۔ (تعبیر الرّؤیا: ۳۵۸)

ترتیب جمعی (53) ترتیب نزولی (23) آیات (62) رکوعات (2) کلمات (300) حروف (1405) زبر (493) زیر (165) پیش (130) دوزبر (3) دوزیر (6) دوپیش (6) کھڑا زبر (80) کھڑی زیر (1) الٹا پیش (9) جزم (244) شد (94) مد (16)

**خلاصہ رکوع:**

ارشادات نبویہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) وحی الٰہی ہیں اور تمہارے معتقدات ظنّیات محضیہ۔ ماخذ آیت: ۲، ۴، ۵، ۱۰، ۱۱، ۲۳۔

**ربط آیات:**

(۱) جس طرح ستارے بوقت ضرورت اپنے جگہ سے ہٹ جاتے ہیں۔ اسی طرح ملائکہ اپنی جگہ سے نزول فرماتے ہیں۔ (۲) آپ غلطی پر نہیں ہیں۔ (۳، ۴) اپنی خواہش سے نہیں فرماتے بلکہ ارشادات نبویہ بذریعہ وحی آئے ہیں۔ (۵، ۶، ۷) یہ وحی زبردست طاقت والا فرشتہ لایا ہے جسے آپ نے افق اعلیٰ آسمان میں اصلی صورت میں بھی مشاہدہ فرمایا ہوا ہے۔ (۸، ۹، ۱۰) حامل وحی نے اتنا قریب تر ہو کر بندۂ خدا کی طرف وحی کی۔ (۱۱) آپ کے قلب نے دیکھنے میں کوئی

غلطی نہیں کی۔(۱۲) کیا اس کے دیکھنے پر تم جھگڑا کرتے ہو۔(۱۳،۱۴) آپ نے دوسری مرتبہ جبرئیلؑ کو سدرۃ المنتہٰی کے قریب بھی دیکھا تھا۔(۱۵) اس سدرۃ کے پاس جنت بھی ہے۔(۱۶،۱۷) سدرۃ پر جو چیز چھائی ہوئی تھی رسول اللہ ﷺ تسلیما کثیرا کثیرا کی نظر مبارک نے اس کے دیکھنے میں غلطی نہیں کھائی۔(۱۸) وہاں اپنے رب کی بڑی نشانیاں دیکھیں۔(۱۹،۲۰) کیا تم نے کبھی اپنے معبودوں سے کبھی کچھ استفادہ کیا ہے۔(۲۱) کیا ان سے یہ تعلیم پائی ہے کہ بری چیز اللہ تعالیٰ کے لئے اور اچھی چیز تمہارے لئے۔(۲۲) یہ کیسی بری تقسیم ہے۔(۲۳) یہ تمہارے خودساختہ معبودوں کے نام ہیں جن کا کوئی ثبوت تمہارے پاس نہیں اور اصلی ہدایت تمہارے رب کی طرف سے تمہارے پاس آ چکی ہے۔(۲۴) کفار کا کیا خیال ہے کہ انسان جو چاہے اپنی نجات کا فیصلہ کر سکتا ہے۔ جسے چاہے معبود بنائے اور جسے چاہے شفیع بنائے۔(۲۵) (ہرگز نہیں) بلکہ دنیا اور آخرت کے سارے فیصلے اللہ تعالیٰ کے قبضہ میں ہیں۔

## ربط بین الرکوعین (۱.۲)

گزشتہ رکوع میں توحید کا مضمون اس رکوع میں بھی توحید کا مضمون ہے۔

## خلاصہ رکوع ۲:

ان کے معتقدات ظنی ہیں۔ آپ ان کی پروا نہ کریں۔ ماخذ آیت ۲۷، ۲۸، ۲۹۔

### ربط آیات:

(۲۶) ان کے خودساختہ معبودوں کی شفاعت تو بجائے خود رہی۔ بارگاہ الٰہی میں تو ملائکہ عظام مقربین بھی بلا اجازت شفاعت نہیں کر سکتے۔(۲۷) ان بے ایمانوں نے ملائکہ عظام کو عورتوں کے نام سے موسوم کر رکھا ہے۔(۲۸) ان لغو خیالوں میں سوائے ظن کے اور کوئی ان کے پاس ثبوت نہیں۔(۲۹) آپ ان کی پرواہ نہ کریں۔(۳۰) یہ ان کی علم کی انتہا ہے۔(۳۱) زمین اور آسمان میں سوائے اللہ تعالیٰ کے اور کوئی مالک نہیں۔ وہی ہر انسان کو مناسب اعمال کی جزا و سزا دے گا۔(۳۲) ان صفات والے نیکوکاروں کو اپنی وسیع مغفرت سے ڈھانپ لے گا۔

## ربط بین الرکوعین (۲۔۳)

گزشتہ رکوع میں محسنین اور ان کی جزاء کا بیان تھا اس رکوع میں بہت بڑے مفسد ولید بن مغیرہ کا بیان ہے۔

## خلاصہ رکوع ۳:

۱) کیا انہیں علم نہیں ہے کہ ہر شخص اپنے اعمال کی جزا پائے گا۔۲) اور جزا اللہ تعالیٰ ہی عطا فرمائے گا۔۳) چنانچہ اس نے عاد

ثمود، قوم نوح، وغیرہ کو شامت اعمال کے باعث تباہ کیا۔ ماخذ آیت (۱)۴۱۔ (۲)۴۲۔ (۳) ۵۰ تا ۵۴۔

**ربط آیات:**

(۳۳) کیا آپ نے منہ موڑنے والے کو دیکھا۔ (۳۴) تھوڑا سا دے کر باقی سے بخل کیا۔ (۳۵) کیا اس کے ہاں علم غیب ہے۔ (۳۶، ۳۷، ۳۸) کیا اسے موسیٰ اور ابراہیم کے صحیفوں کا فیصلہ معلوم نہیں کہ کوئی شخص دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔ (۳۹) اور ہر شخص اپنی کوشش کی جزا پائے گا۔ (۴۰) اور اس کی سعی کا اللہ تعالیٰ ملاحظہ فرمائے گا۔ (۴۱) پھر پوری جزا دیا جائے گا۔ (۴۲) اور سارے فیصلے اللہ تعالیٰ ہی کریگا۔ (۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶) کیا اس منکر کو یہ معلوم نہیں کہ منی کے قطرہ سے نر اور مادہ بنا کہ اللہ تعالیٰ نے ہی پیدا کیا ہے اور انسان کے تمام حالات پر اللہ تعالیٰ کا قابو ہے۔ (۴۷) اور اسے معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ دوبارہ اٹھائے گا۔ (۴۸) اللہ ہی غنی کرتا ہے اور ذخائر عطا فرماتا ہے۔ (۴۹) اور وہ ان کے معبود کا بھی رب ہے۔ (۵۰ تا ۵۴) اور ان تمام قوموں اور بستیوں پر اللہ تعالیٰ ہی نے عذاب نازل کیا تھا۔ (۵۵) اے منکر! تمہیں اب تک اللہ تعالیٰ کی کون سی قدرت میں شک ہے۔ (۵۶) رسول اللہ ﷺ تسلیما کثیراً کثیراً پہلے ڈرانے والوں کی طرح ایک ڈرانے والے ہیں۔ (۵۷۔۵۸) قیامت قریب آ چکی ہے اور اس کا صحیح فیصلہ سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی کو معلوم نہیں۔ (۵۹، ۶۰) آیا اس قرآن حکیم پر تعجب کرتے ہو اور تمسخر اڑاتے ہو اور روتے نہیں۔ (۶۱) اور تم غافل ہو۔ (۶۲) اگر نجات چاہتے ہو تو ایک اللہ تعالیٰ کا سجدہ اور اسی کی عبادت کرو۔









# سورة القمر

## سورة القمر مكية، نزلت بعد سورة الطارق

### سورۃ قمر کا سورۃ نجم سے ربط:

گزشتہ سورۃ کی ابتداء میں ستارے کا تذکرہ تھا اللہ تعالیٰ نے فرمایا "وَالنَّجمِ اِذَا هَوٰى" اس سورت کی ابتداء میں چاند کا تذکرہ ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں "وَانشَقَّ القَمَرُ" (۲) گزشتہ سورت میں قیامت کے قریب آنے کا تذکرہ تھا اللہ تعالیٰ نے فرمایا "اَزِفَتِ الاٰزِفَةُ" اس سورۃ میں بھی قیامت کے قریب آنے کا تذکرہ ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں "اِقتَرَبَتِ السَّاعَةُ"

### تسمیہ سورۃ القمر:

(بسم اللّٰه) المتجلی فی القیامة للمؤمنین (الرّحمٰن) بتقریب الساعة (الرّحیم) بشق القمر دلیلا علی قربها.

ترجمہ: اس اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو کہ قیامت کے دن مؤمنوں کو اپنے جلوے دکھائے گا قیامت کے وقوع کو قریب وقت میں مقرر کر کے عام مہربانی کی خصوصی رحم والا ہے کہ شق قمر یعنی چاند کے دو ٹکڑے ہونے کو قرب قیامت پر ایک دلیل ظاہر کیا

### وجہ تسمیہ سورۃ القمر:

اس سورت کی ابتداء ہمارے نبی محمد ﷺ تسلیماً کثیراً کثیراً کے معجزہ انشقاق قمر سے ہونے کی وجہ سے اس سورت کو سورت قمر کہا جاتا ہے۔ قال تعالیٰ: اقترب الساعة وانشق القمر....الخ

عن ابن عباسؓ قال :نزلت سورة القمر بمكة .(اخرجه النحاس فی الناسخ والمنسوخ:۳.۱۹)

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے فرمایا: سورت قمر مکہ میں نازل ہوئی۔

### دوسرا نام سورۃ اقتربت الساعه

(الطبری:۱۱.۴..۳.۵،والشوکانی:۵.۱۶۹)

ان دو الفاظ سے ابتداء ہونے کی وجہ سے اس سورت کو سورت اقتربت الساعۃ کہتے ہیں۔

عن ابی اللیثی قال :سالنی عمر بن الخطاب :عمّا قرأ به رسول اللّٰه ?فی یوم العید ؟ فقلت :اقتربت الساعة،وق والقرآن المجید(اخرجه مسلم :رقم حدیث:۸۹۱،۲.۶۰۷)

ترجمہ: ابولیث سے روایت ہے کہا: مجھ سے عمر ابن الخطابؓ نے اس سورت کے متعلق پوچھا جس کو رسول اللہ ﷺ نے عید کے دن پڑھا تھا۔ میں جواب دیا: اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ اور وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ.

موضوع سورت:

رفع استبعاد قیامت (قیامت نظام عالم کی برہمی کا نام ہے۔نظام عالم میں سے ایک بڑے رکن کی شکست اس امر پر دال ہے کہ بقیہ ارکان میں بھی یونہی اختلال واقع ہوسکتا ہے۔

فضیلت سورۃ القمر:

**عن أبی واقد اللیثی قال: سألنی عمر بن الخطابؓ عما قرأ به رسول اللہ ﷺ فی یوم العید؟ فقلت: باقتربت الساعة، وق والقرآن المجید.** (اخرجه مسلم، كتاب صلاة العيدين: ۲/۶۰۷)

حضرت ابو واقد لیثی سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے مجھ سے اس سورت کے متعلق پوچھا جس کو رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) عید کے دن پڑھا کرتے تھے۔ تو میں نے جواب دیا"

**اقتربت الساعة(القمر)سورت قٓ والقرآن المجید.**

خواب میں سورۃ القمر پڑھنے کی تعبیر:

حضرت ابن سیرینؒ نے فرمایا ہے کہ اگر خواب میں دیکھے کہ سورۃ القمر پڑھتا ہے۔ دلیل ہے کہ دشمن پر فتح ونصرت پائے گا۔

(تعبیر الرؤیا: ۳۵۸)

**ترتیب جمعی (54) ترتیب نزولی (37) آیات (55) رکوعات (3) کلمات (343) حروف (1403) زبر (516) زیر (156) پیش (180) دو زبر (16) دو زیر (33) دو پیش (25) کھڑا زبر (24) کھڑی زیر (1) الٹا پیش (2) جزم (271) شد (106) مد (25)**

خلاصہ رکوع ۱:

رفع استبعاد قیامت وتذکیر بایام اللہ ماخذ آیت (۱) ا۔(۲) ۹ تا ۱۶، ۱۸۔

ربط آیات:

(۱) قیامت قریب آچکی ہے اور برہمی نظام عالم کا نمونہ انشقاق قمر سے مشاہدہ کر چکے ہو۔ (۲) یہ تو ہر ایک علامت قدرت الٰہی

کو سحر سے ہی تعبیر کرتے ہیں۔(۳) یہ لوگ اپنی خواہشات کے تبع ہیں۔(۴) حالانکہ ان کے پاس پہلی تباہ شدہ امتوں کے حالات آچکے ہیں۔(۵) یہ قرآن حکیم کامل حکمت والی کتاب ہے لیکن جب یہ لوگ نہ مانیں تو ڈرانے والے کیا کریں۔ (۶) انہیں قیامت آنے تک چھوڑ دیجئے۔(۷) نگاہیں نیچے کر کے اس دن آئیں گے۔(۸) گردنیں اٹھاتے ہوئے جلدی بلانے والے کے ہاں آجائیں گے۔(۹) قوم نوحؑ نے ان سے پہلے جھٹلایا اور انہیں پاگل بنایا۔(۱۰) نوحؑ نے اپنے رب سے فریاد کی۔(۱۱،۱۲) پھر زمین و آسمان سے ان پر پانی آیا۔(۱۳) ہم نے نوحؑ کو کشتی پر اٹھایا۔(۱۴) کشتی ہمارے سامنے تیر رہی تھی۔ یہ عذاب نافرمانوں کی شامت اعمال تھی۔(۱۵) ہم نے اس واقعہ کو عبرت بنایا۔(۱۶) دیکھا کہ میرا عذاب کس طرح آیا۔(۱۷) اس قسم کے عذاب سے بچنا چاہتے ہو تو قرآن جو آسان ہے اس سے نصیحت حاصل کرو۔(۱۸) قوم عاد نے بھی جھٹلایا دیکھو ان پر میرا عذاب کس طرح آیا(۱۹ تا ۲۱) ان پر سخت آندھی کا عذاب آیا۔ کھجور کے تنوں کی طرح اکھاڑ کر انہیں رکھ دیا۔ دیکھا میرا عذاب کس طرح آیا(۲۲) اس قسم کے عذاب سے بچنا چاہتے ہو تو قرآن سے نصیحت حاصل کرو۔ جو آسان ہے۔

## ربط بین الرکوعین(۱،۲)

گزشتہ رکوع میں حضرت نوحؑ کا واقعہ تھا اس رکوع میں حضرت صالحؑ، حضرت لوطؑ اور قوم کا ان دونوں کو جھٹلانے کا بیان ہے۔

## خلاصہ رکوع ۲:

تذکیر بایام اللہ۔ ماخذ آیت ۲۳ تا ۳۱، ۳۳ تا ۳۷۔

### ربط آیات:

(۲۳) ثمود نے منذرین کو جھٹلایا۔(۲۴) یہ عذر کیا کہ ایک انسان کا اتباع کریں۔(۲۵) کیا ذکر الٰہی اس پر نازل کیا گیا ہے بلکہ یہ جھوٹا ہے۔(۲۶) عنقریب اس اتہام کا فیصلہ ہو جائے گا۔(۲۷) ہم اونٹنی سے ان کا امتحان لینا چاہتے ہیں۔(۲۸) یہ انہیں کہہ دو کہ چشمے کا پانی تقسیم شدہ ہے۔(۲۹) انہوں نے اپنا ساتھی بلایا۔ اس نے پکڑ کر اونٹنی کی کونچیں کاٹ ڈالیں۔(۳۰) دیکھو میرا عذاب کس طرح ان پر آیا۔(۳۱) ایک آواز سے سب ہلاک کر دیئے گئے۔(۳۲) اس قسم کے عذاب سے بچنا چاہتے ہو تو قرآن سے نصیحت حاصل کرو، جو کہ آسان ہے۔(۳۳) قوم لوطؑ نے بھی ڈرانے والوں کو جھٹلایا۔(۳۴) لوطؑ کے اہل و عیال کے سوا ان پر ہم نے پتھروں کی بارش برسائی۔(۳۵) ان کا بچنا ہمارے فضل سے تھا۔ شکر گزاروں کو ہم ایسا ہی بدلہ دیا کرتے ہیں۔(۳۶) لوطؑ نے انہیں ہمارے گرفت سے ڈرایا۔(۳۷) انہوں نے مہمانوں کے

متعلق مطالبہ کیا۔ ہم نے انہیں اندھا کر دیا۔(۳۸) صبح کے وقت ان پر دائمی عذاب آ گیا۔(۳۹) کہا گیا کہ میرے عذاب کا مزہ چکھو۔(۴۰) اس قسم کے عذاب سے بچنا چاہتے ہو تو قرآن سے نصیحت حاصل کرو، جو آسان ہے۔

## ربط بین الرکوعین(۲،۳)

گزشتہ رکوع میں منکرین اور مکذبین اور ان کے انجام بد کا بیان تھا اس رکوع میں بھی مکذبین اور ان کے انجام بد کا بیان ہے وہ مکذبین آل فرعون ہیں۔

## خلاصہ رکوع ۳:

تذکیر بایام اللہ۔ ماخذ آیت ۴۱۔

ربط آیات:

(۴۱) فرعون کے پاس ڈرانے والے آئے۔(۴۲) انہوں نے بھی ہماری آیتوں کو جھٹلایا پھر ہم نے ان پر غالب قدرت رکھنے والے کی سی گرفت کی۔(۴۳) اے مخالفین قرآن! کیا تمہارے کافران سے اچھے ہیں کہ انہیں گرفت نہیں ہوگی یا تمہارے پاس اپنی نجات کا کوئی ثبوت ہے۔(۴۴) یا انہیں اپنی طاقت پر گھمنڈ ہے۔(۴۵) مخالفین قرآن کی جماعت شکست کھائے گی اور پیٹھ پھیر کر بھاگیں گے۔(۴۶) بلکہ ان کے عذاب کا یقینی وعدہ تو قیامت میں ہے۔(۴۷) مجرم دنیا میں گمراہ اور آخرت میں دوزخ میں ہوں گے۔(۴۸) قیامت کے دن آگ میں مونہوں کے بل گھسیٹے جاویں گے۔(۴۹) ہم نے ہر کام کا ایک اندازہ کیا ہوا ہے۔(۵۰) ہمارا ہر کام کلمہ کن سے آنکھ جھپکنے کی دیر میں ہو جاتا ہے۔(۵۱) ہم نے تم جیسے کفار کو پہلے تباہ کیا ہے۔ آیا کوئی نصیحت کرنے والا ہے۔(۵۲) اور ان کا ہر عمل نامہ اعمال میں محفوظ ہے۔(۵۳) ہر چھوٹا بڑا کام لکھا ہوا ہے۔ ۵۴: متقی بہشتوں میں ہونگے۔(۵۵) اچھی جگہ پر قدرت والے بادشاہ کے ہاں۔






# سورة الرحمٰن

## سورة الرحمٰن مكية، نزلت بعد سورة الرعد

### سورۃ رحمٰن کا سورۃ قمر سے ربط:

پہلی سورت میں رسول (ﷺ تسلیماً کثیراً کثیراً) کے حسی معجزے "شق قمر" کا ذکر تھا "اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ" اور اسی سورت میں رسول (ﷺ تسلیماً کثیراً کثیراً) کے معنوی معجزے "قرآن مجید" کا ذکر ہے "اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ"

### تسميه سورة رحمٰن:

بسم اللّٰه ) المنور بانوار الشمس والقمر في الدنيا (الرّحمٰن) با نوار القرآن في الدنيا (الرّحيم) بنوره في الاخرة.

ترجمہ: اس اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو کہ دنیا میں سورج چاند کے انوارات کے ساتھ (روشنیوں کے ساتھ) منور ہے۔ دنیا میں قرآن مجید کے انوارات کے ساتھ عام مہربانی کی۔ آخرت میں اپنے نور کے ساتھ خصوصی رحم کرے گا۔

### وجہ تسمیہ سورۃ الرحمٰن:

اس سورت کی ابتداء اللہ کے اسماء میں سے ایک اسم الرحمٰن آنے کی وجہ سے اس سورت کا نام سورت رحمٰن پڑ گیا۔

عن جابر بن عبدالله قال :خرج رسول اللهﷺ على اصحابه فقرأ عليهم سورة الرّحمٰن من أولها الى آخرها فسكتوا فقال :لقد قرأتها على الجن ليلة الجن فكانوا أحسن مردوداً منكم، كنت كلما أتيت على قوله:(فبايّ ءِ الآءِ ربّكما تكذبان)قالوا:لابشيء من نعمتك ربنا نكذب فلك الحمد.

(أخرجه الترمذي، كتاب تفسير القرآن رقم حديث: ٣٢٣٠)

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہا: رسول اللہ ﷺ تسلیماً کثیراً کثیراً اپنے صحابہ کی طرف نکلے اور ان پر سورت رحمٰن اول تا آخر پڑھا انہوں نے خاموشی سے سنا۔ پیغمبر ﷺ تسلیماً کثیراً کثیراً نے فرمایا: میں نے یہ سورت لیلۃ الجن کو جنات پر پڑھی تو وہ آپ سے بہترین جواب دینے والے تھے۔ میں جب فَبِاَيِّ الآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ پڑھتا تو وہ جواب دیتے: لابشیء من نعمتک ربنا نکذب فلک الحمد۔

دوسرا نام سورۃ عروس القرآن: (السیوطی فی الاتقان:۱۴۷

عن عليؓ أنه قال:سمعت رسول الله ﷺ يقول :لكل شيء عروس وعروس القرآن الرّحمٰن

(أخرجه البيهقي في الشعب ،باب تعظيم القرآن:۲.۴۹۰)

ترجمہ: حضرت علیؓ سے روایت ہے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ تسلیما کثیرا کثیرا کو کہتے ہوئے سنا کہ ہرایک چیز کی ایک دلہن ہوتی ہے اور قرآن کی دلہن سورت الرحمٰن ہے۔

موضوع سورۃ:

کفار نے کہا تھا ما الرحمٰن۔اس اعتراض کا جواب ہے۔واللہ اعلم۔

فضیلت سورۃ الرحمٰن:

عن جابرؓ قال:خرج رسول اللّٰه ﷺ على أصحابه فقرأ عليهم سورة الرحمٰن من أولها الى آخرها فسكتوا،فقال:لقد قرأتها على الجن ليلة الجن فكانوا أحسن مردودا منكم كلما أتيت على قوله: (فبأى الآء ربكما تكذبان)قالوا:لا بشيء من نعمك ربنا نكذب فلك الحمد.

(أخرجه الترمذي، كتاب التفسير القرآن:۲/۱۸۴)

حضرت جابرؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) اپنے صحابہ کرامؓ کی طرف نکلے اوران پر سورت رحمٰن اول تا آخر تلاوت فرمائی۔صحابہؓ خاموش ہوگئے۔آپ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) نے فرمایا: میں نے اس کو لیلۃ الجن کو جنات پر پڑا تو آپ سے اچھے جواب دینے والے تھے۔میں جب فبای الآء . . تلاوت کرتا تو وہ جواب میں کہتے۔ہم اپنے رب کے کسی نعمت کو نہیں جھٹلاتے اور آپ کے لئے ثناء ہے۔

خواب میں سورۃ الرحمٰن پڑھنے کی تعبیر:

حضرت ابن سیرینؒ نے فرمایا ہے۔اگر خواب میں دیکھے کہ سورۃ الرحمٰن پڑھتا ہے۔دلیل ہے کہ جھوٹ اور حرام سے پرہیز کرے گا۔ (تعبیر الرؤیا:۳۵۹)

ترتیب جمعی (55) ترتیب نزولی (97) آیات (78) رکوعات (3) کلمات (351) حروف (1636) زبر (527) زیر (314) پیش (153) دوزبر (1) دوزیر (15) دوپیش (15) کھڑا زبر (۹۱) کھڑی زیر (2) الٹا پیش (1) جزم (189) شد (155) مد (41)

## خلاصہ رکوع ۱ :

تذکیر بآلاء اللہ۔ ماخذ آیت ۲، ۳، ۴، ۷، ۱۱۔

ربط آیات:

(۱،۲) رحمٰن وہ ذات ہے جس نے قرآن سکھایا۔ (۳،۴) جس نے انسان کو پیدا کر کے بولنا سکھایا۔ (۵) سورج اور چاند کو بحساب مناسب اس نے جاری کئے۔ (۶) بیل اور درخت اسی کے سامنے سربسجود ہیں۔ (۷) آسمان کو اسی نے بلند کیا اور میزان اسی نے اتارا۔ (۸) تاکہ تم میزان میں کمی بیشی نہ کرو۔ (۹) اور وزن پورا کرو۔ (۱۰) لوگوں کے لئے زمین اسی نے بنائی۔ (۱۱) یہ میوہ جات اسی نے بنائے ہیں۔ (۱۲) تنکوں والے اناج اور پھول اسی نے بنائے ہیں۔ (۱۳) اللہ تعالیٰ کے کون کون سے عجائبات قدرت کا انکار کر سکتے ہو۔ (۱۴) انسان کو اس نے کھنکھناتے ہوئے گارے سے پیدا کیا۔ (۱۵) اور جنوں کو آگ کے شعلہ سے بنایا۔ (۱۶) پس کون سی عجائبات قدرت الٰہی کا انکار کر سکتے ہو۔ (۱۷) گرمی اور سردی کے مشرق اور مغرب کا رب وہی ہے۔ (۱۸) پس کون سی عجائبات قدرت الٰہی کا انکار کر سکتے ہو۔ (۱۹، ۲۰) یہ بھی اسی کی عجائبات قدرت ہیں۔ (۲۱) پس کون سی عجائبات قدرت الٰہی کا انکار کر سکتے ہو۔ (۲۲) سمندر سے ہی لولو اور مرجان نکلتے ہیں۔ (۲۳) پس کون سی عجائبات قدرت الٰہی کا انکار کر سکتے ہو۔ (۲۴) اور بڑی بڑی کشتیاں پہاڑوں کی طرح سمندر میں اسی کے حکم سے چلتی ہیں۔ (۲۵) پس کون سی عجائبات قدرت الٰہی کا انکار کر سکتے ہو۔

## ربط بین الرکوعین (۱، ۲)

اس سے پہلے رکوع میں اللہ تعالیٰ کے انعامات کا ذکر تھا کہ اللہ نے زمین و آسمان پیدا کئے۔ سورج و چاند پیدا کئے جن وانس پیدا کئے۔ اب اس رکوع میں پھر یہ بتاتے ہیں کہ یہ سب چیزیں مع انس وجن ایک دن فنا ہو جائینگے ''کُلُّ مَنْ عَلَیْهَا فَانٍ''

## خلاصہ رکوع ۲ :

ہر چیز پر فنا طاری ہونے والی ہے۔ جس منعم نے تم پر یہ احسان کئے ہیں وہ حساب لے گا۔ نعمتوں کو بے جا صرف کرنے والوں سے یہ سلوک ہوگا۔ ماخذ ۲۶، ۳۱، ۴۱۔

ربط آیات:

(۲۶) ہر چیز فنا ہونے والی ہے۔ (۲۷) سوائے رب ذوالجلال والاکرام کے اور کوئی باقی نہیں رہے گا۔ (۲۸) پس کون سی عجائبات قدرت الٰہی کا انکار کر سکتے ہو۔ (۲۹) ہر چیز اس کے دروازہ پر سائل ہے۔ (۳۰) پس کون سی عجائبات قدرت الٰہی کا

انکار کر سکتے ہو۔(۳۱) اے جن وانس !تمہارے حساب وکتاب کے لئے ہم عنقریب فارغ ہونگے ۔(۳۲) پس کون سی عجائبات قدرت الٰہی کا انکار کر سکتے ہو۔(۳۳) اے جن و انس !اگر اللہ تعالیٰ کے ملک سے نکل سکتے ہو تو نکل جاؤ۔(۳۴) پس کون سی عجائبات قدرت الٰہی کا انکار کر سکتے ہو۔(۳۵) قیامت میں تمہیں یہ سزا ملے گی اور کوئی تمہاری مدد نہیں کر سکے گا۔(۳۶) پس کون سی عجائبات قدرت الٰہی کا انکار کر سکتے ہو۔(۳۷) آسمان چر کر اس دن تیل کی طرح ہو جائے گا۔(۳۸) پس کون سی عجائبات قدرت الٰہی کا انکار کر سکتے ہو۔۳۹:اس دن کسی انسان اور جن سے پوچھا نہیں جائے گا( کہ یہ کام تم نے کیا ہے یا نہ کیونکہ اللہ تعالیٰ خود جانتا ہے)۔(۴۰) پس کون سی عجائبات قدرت الٰہی کا انکار کر سکتے ہو۔(۴۱): مجرم اپنے علامتوں سے پہچانے جائیں گے۔ پیشانیوں اور قدموں سے پکڑ لئے جائیں گے۔(۴۲) پس کون سی عجائبات قدرت الٰہی کا انکار کر سکتے ہو۔(۴۳) یہ وہ دوزخ ہے جس کا مجرم انکار کیا کرتے تھے۔(۴۴) دوزخ اور گرم کھولتے ہوئے پانی میں ان کی آمدورفت ہوگی۔(۴۵) پس کون سی عجائبات قدرت الٰہی کا انکار کر سکتے ہو۔

## ربط بین الرکوعین(۲،۳)

اس سے پہلے رکوع میں انعامات کا بیان تھا اس رکوع میں بھی انعامات کا بیان ہے۔

## خلاصہ رکوع ۳:

خدا تعالیٰ کی نعمتوں کو برمحل صرف کرنے والوں سے سلوک الٰہی۔ ماخذ آیت ۴۶،۴۸

### ربط آیات:

(۴۶) اللہ تعالیٰ کے روبرو حساب کتاب دینے سے جو ڈرتا تھا اس کے لئے دو بہشت ہوں گے۔(۴۷) پس کون سی عجائبات قدرت الٰہی کا انکار کر سکتے ہو۔(۴۸) وہ بہشت سایہ دار ٹہنیوں والے ہونگے۔(۴۹) پس کون سی عجائبات قدرت الٰہی کا انکار کر سکتے ہو۔(۵۰) وہاں دو چشمے بھی جاری ہونگے۔(۵۱) پس کون سی عجائبات قدرت الٰہی کا انکار کر سکتے ہو۔(۵۲) وہاں ہر میوہ کی دو دو قسمیں ہونگی۔(۵۳) پس کون سی عجائبات قدرت الٰہی کا انکار کر سکتے ہو۔(۵۴) اس قسم کے فرشوں پر تکیہ لگانے والے ہونگے۔(۵۵) پس کون سی عجائبات قدرت الٰہی کا انکار کر سکتے ہو۔(۵۶) ان خوبیوں والی بیویاں انہیں ملیں گی۔(۵۷) پس کون سی عجائبات قدرت الٰہی کا انکار کر سکتے ہو۔(۵۸) گویا کہ وہ عورتیں یاقوت اور مرجان ہیں۔(۵۹) پس کون سی عجائبات قدرت الٰہی کا انکار کر سکتے ہو۔(۶۰) ان محسنین کے احسان کا بدلہ انہیں مل رہا ہے۔(۶۱): پس کون سی عجائبات قدرت الٰہی کا انکار کر سکتے ہو۔(۶۲) ان کے سوا اور دو باغ بھی انہیں ملیں گے۔(۶۳) پس کون سی عجائبات قدرت

الٰہی کا انکار کر سکتے ہو۔(۶۴)جن کا سبزی سیاہی مائل ہوگی۔(۶۵)پس کون سی عجائبات قدرت الٰہی کا انکار کر سکتے ہو۔(۶۶)ان دونوں میں دو چشمے پانی کے نکل رہے ہونگے۔(۶۷)پس کون سی عجائبات قدرت الٰہی کا انکار کر سکتے ہو۔(۶۸)ان میں اس قسم کے میوہ جات ہونگے۔(۶۹)پس کون سی عجائبات قدرت الٰہی کا انکار کر سکتے ہو۔(۷۰)ان باغوں میں عورتیں عمدہ اخلاق والی خوبصورت ہوں گی۔(۷۱)پس کون سی عجائبات قدرت الٰہی کا انکار کر سکتے ہو۔(۷۲)ان بہشتوں میں حوریں خیموں میں بند ہونے والی ہوں گی۔(۷۳)پس کون سی عجائبات قدرت الٰہی کا انکار کر سکتے ہو۔(۷۴)ان بہشتوں سے پہلے کسی انسان یا جن نے انہیں ہاتھ نہیں لگایا ہوگا۔(۷۵):پس کون سی عجائبات قدرت الٰہی کا انکار کر سکتے ہو۔(۷۶)سبز فرش اور خوب صورت بستروں پر تکیہ لگانے والے ہوں گے۔(۷۷)پس کون سی عجائبات قدرت الٰہی کا انکار کر سکتے ہو۔(۷۸)تیرے رب ذوالجلال والاکرام کا نام بڑا بابرکت ہے۔

# سورة الواقعة

## سورة الواقعة مكية، نزلت بعد سورة طٰه

سورہ واقعہ کا سورہ رحمٰن سے ربط:

گزشتہ سورت میں قیامت کا بیان تھا اللہ تعالیٰ نے فرمایا "فَاِذَا انْشَقَّتِ السَّمَاءُ فَكَانَتْ وَرْدَةً كَالدِّهَانِ "اس سورت میں قیامت کا بیان ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں "اِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ".

تسمیہ سورۃ الواقعہ:

(بسم اللّٰه) المتجلی فی یوم القیامة(الرّحمٰن) بنزول القرآن لنجات الناس یوم القیامة (الرّحیم) بشفاعة الرسول للمؤمنین یوم القیامة.

ترجمہ: اس اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو کہ قیامت کے دن جلوہ افروز ہوگا۔قیامت کے دن لوگوں کی نجات دلانے کے لئے قرآن مجید نازل کر کے بڑی مہربانی کی۔قیامت کے دن مؤمنوں کے لئے رسول اللہ ﷺ (تسلیما کثیرا کثیرا) کے شفاعت سے خصوصی رحم کرے گا۔

وجہ تسمیہ سورۃ الواقعہ:

لفظ واقعہ کے ابتداء میں واقع ہونے کی وجہ سے یہ سورت سورت واقعہ کہلاتی ہے۔قال تعالیٰ: اذا وقعت الواقعة

عن عبداللہ بن مسعودؓ أنه سمع رسول اللہ ﷺ يقول: من قرأ سورة الواقعة كل ليلة لم تصبه فاقة أبدا

(البيهقي في الشعب: ٢.٤٩١)

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ تسلیما کثیراً نے فرمایا: جو شخص ہر رات کو سورۃ الواقعہ پڑھتا ہے تو اس کو کبھی فاقہ نہیں پہنچے گا۔

موضوع سورت:

قیامت میں انسانوں کی تین قسمیں ہونگی۔ دو ناجی، ایک ہالک

## فضیلت سورۃ الواقعۃ:

عن عبد اللہ بن مسعودؓ أنه سمع رسول اللہ ﷺ يقول: من قرأ سورة الواقعة كل ليلة لم تصبه فاقة أبدا.

(البيهقي في الشعب، باب تعظيم القرآن: ٢/٤٩١)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کو فرماتے ہوئے سنا: جو شخص ہر رات سورت واقعہ کی تلاوت کرے تو اس کو کبھی بھی فاقہ نہیں پڑے گا۔

## خواب میں سورۃ الواقعہ پڑھنے کی تعبیر:

حضرت ابن سیرینؒ نے فرمایا ہے۔ اگر خواب میں دیکھے کہ سورۃ الواقعہ پڑھتا ہے۔ دلیل ہے کہ گناہوں سے توبہ کرے گا۔

(تعبیر الرّویا: ٣٥٩)

ترتیب جمعی (56) ترتیب نزولی (46) آیات (96) رکوعات (3) کلمات (878) حروف (1903) زبر (576) زیر (150) پیش (204) دوزبر (22) دوزیر (34) دوپیش (16) کھڑا زبر (44) کھڑی زیر (0) الٹا پیش (5) جزم (350) شد (136) مد (28)

## خلاصہ رکوع: ١:

اجمال اقسام ثلثہ۔ دو ناجی قسموں کی نعمتوں کا ذکر۔ ماخذ (١) آیت ٧ تا ١١۔ (٢) ١٢ تا ٢٧۔

ربط آیات:

١) جب قیامت آئے گی۔ (٢) اس کے آنے میں تخلف نہیں ہوگا۔ (٣) کسی کو نیچے کرنے والی، کسی کو بلند کرنے والی۔ (٤) جب زمین میں زلزلہ آجائیگا۔ (٥) اور پہاڑ اڑا دیئے جائیں گے۔ (٦) پس غبار متفرق ہو جائیں گے۔ (٧) تم

تین جماعتیں ہونگے۔(۸) یہ ایک قسم ہے۔(۹) یہ دوسری قسم ہے۔(۱۰) یہ تیسری قسم ہے۔(۱۱) سابقون کا یہ لقب ہے ۔(۱۲) بہشتوں میں ہوں گے۔(۱۳،۱۴) رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) امت کے پہلے لوگوں میں سے ایک بہت بڑی جماعت ہوگی اور پچھلے لوگوں میں سے بہت تھوڑے اس درجہ کے ہوں گے۔(۱۵ تا ۲۳) السبقون السبقون ان نعمتوں سے ممتاز کیے جائیں گے۔(۲۴) یہ سب نعمتیں ان کے اعمال کی جزا ہیں۔(۲۵،۲۶) سلماً سلماً کے سوا کوئی بے ہودہ یا گناہ کی بات وہاں نہیں سنیں گے۔(۲۷) اب اصحاب الیمین کی نعمتوں کا ذکر خیر آتا ہے۔

(۲۸ تا ۳۸) یہ نعمتیں اصحاب الیمین کے حصہ کی ہیں۔

## ربط بین الرکوعین (۱، ۲)

اس سے پہلے رکوع میں انعامات کا بیان تھا اس رکوع میں بھی انعامات کا بیان ہے۔

## خلاصہ رکوع ۲:

اصحاب الشمال کے سلوک کا ذکر اور رفع استبعاد بعثت ثانیہ۔ ماخذ (۱) ۴۱، ۴۲۔ (۲) ۶۲۔

ربط آیات:

(۳۹) اصحاب الیمین کی ایک بہت بڑی جماعت امت کے ابتدائی حصہ میں سے ہوگی۔(۴۰) اور ایک بڑی جماعت امت کے پچھلے حصہ میں سے ہوگی۔(۴۱ تا ۴۴) اصحاب الشمال اس عذاب میں مبتلاء ہوں گے۔(۴۵) یہ دنیا میں بڑے آسودہ حال تھے۔(۴۶): یہ لوگ شرک میں مبتلا تھے اور قیامت کے منکر تھے۔۴۷، ۴۸: قیامت کے متعلق ان کا یہ خیال تھا۔(۴۹، ۵۰) انہیں کہہ دو کہ پہلے اور پچھلے سب جمع کیے جائیں گے۔(۵۱ تا ۵۴) جمع ہونے کے بعد تم ایسے مکذبین قیامت کی خوردنوش کی چیزیں یہ ہوں گی۔(۵۵) اس پیاسے اونٹ کی طرح پانی پئیں گے جسے ہیام بیماری ہوتی ہے کہ پانی پیتے پیتے سیر نہیں ہوتا اور مر جاتا ہے۔(۵۶) قیامت کے دن یہ ان کی مہمانی ہوگی۔(۵۷) میں نے پہلی دفعہ تمہیں پیدا کیا تو دوبارہ پیدا ہونے کی کیوں تصدیق نہیں کرتے۔(۵۸، ۵۹) منی سے تم انسان بناتے ہو یا ہماری قدرت سے بنتا ہے۔(۶۰، ۶۱) ہم نے تمہارے موت کا اندازہ کیا ہوا ہے اور تم ہمیں دوبارہ پیدا کرنے سے عاجز نہیں کر سکتے۔(۶۲): پہلی پیدائش کا تمہیں علم ہے جس کا ذکر اوپر آچکا ہے۔ اس سے یہ سبق کیوں نہیں حاصل کرتے کہ دوبارہ بھی آدمی پیدا ہوسکتا ہے۔(۶۳) اور نظیریں سن لو کھیتی کو دیکھو۔(۶۴) کیا تم اسے اگاتے ہو یا ہم اگاتے ہیں۔(۶۵) اگر ہم چاہے تو اسے ٹکڑے ٹکڑے کر دیں۔ پھر تم اپنی محنت پر ندامت کرو۔(۶۶، ۶۷) کہو کہ محنت رائیگاں گئی اور ہاتھ کچھ نہ آیا۔(۶۸، ۶۹) جو پانی پیتے ہو اسے تم نازل کرتے ہو

یا ہم۔(۷۰) اگر ہم چاہیں تو اسے کڑوا کر دیں گے کہ پینے کے قابل ہی نہ رہے۔(۷۱،۷۲) کیا جو آگ جلاتے ہو اس کا درخت تم نے پیدا کیا ہے۔(جب یہ ساری چیزیں ہم نے پیدا کئے ہیں تو تمہارا دوبارہ پیدا کرنا کون سا مشکل امر ہے)۔(۷۳) دنیا کی آگ کو ہم نے آخرت کی یاد کے لئے تذکرہ بنایا ہے۔(۷۴) یہ مانیں یا نہ مانیں آپ اپنے رب عظیم کے نام کی تسبیح پڑھئے۔(۷۵ تا ۷۸) ستاروں کو بطور گواہ کے پیش کیا جاتا ہے کہ قرآن حکیم لوح محفوظ سے نازل شدہ ہے۔جس طرح ستارے ضرورت کے وقت اپنی جگہ سے ہٹ آتے ہیں اسی طرح قرآن حکیم اصلاح خلق اللہ کے لئے لوح محفوظ سے اتارا گیا ہے۔(۷۹) اپنے مرکز میں اس کے محافظ پاک فرشتے ہیں۔(۸۰) رب العلمین کی ربوبیت نے اس کے نازل کرنے کا تقاضا کیا تا کہ خلق اللہ کو ہدایت ہو۔(۸۱) اسکی تکذیب کرتے ہو۔(۸۲) تم نے اس پاک کتاب میں سے اپنا یہی حصہ مقرر کیا ہے کہ اس کی تکذیب کریں۔(۸۳،۸۴) جس وقت روح حلقوم میں آ پہنچی ہے اور تم اس کو دیکھ رہے ہو۔(۸۵) اور ہم اس وقت اس میت سے تم سے بھی زیادہ قریب ہوتے ہیں لیکن تم نہیں دیکھتے۔(۸۶،۸۷) اگر تم لوگ ہمارے قبضے میں نہیں ہو تو اس وقت اس میت کی روح کو واپس کیوں نہیں کر لیتے۔(۸۸ تا ۹۰) اگر مقربین میں سے ہے تو اس کے ساتھ یہ سلوک ہوتا ہے۔(۹۱،۹۲) اصحاب یمین میں سے ہوتا تو یہ سلوک ہوتا ہے۔(۹۳،۹۴) اور اگر مکذبین میں سے ہو تو اس کے ساتھ یہ سلوک ہوتا ہے۔(۹۵) مرنے والوں کے ساتھ حسب مراتب اس سلوک کا ہونا یقینی ہے۔(۹۶) اپنے رب عظیم کی تسبیح پڑھو (کہ ظلم سے پاک ہے۔ ہر شخص کو اس کے اعمال کے لحاظ سے جزا و سزا دیتا ہے)۔

## ربط بین الرکوعین (۲،۳)

اس سے پہلے رکوع میں انعامات کا بیان تھا اس رکوع میں ایک عظیم نعمت 'قرآن' کا بیان ہے۔

## خلاصہ رکوع:۳

اقسام ثلثہ کے سلوک کا اعادہ بطور نتیجہ ماخذ آیت ۸۸ تا ۹۴۔






# سورۃ الحدید

## سورۃ الحدید مدنیة، نزلت بعد سورۃ الزلزال

### سورۃ حدید کا سورۃ واقعہ سے ربط:

سورۃ واقعہ کے آخر میں تسبیح کا حکم تھا اللہ تعالیٰ نے فرمایا 'فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ' اس سورت کی ابتداء میں بھی تسبیح کا ذکر ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں 'سَبَّحَ لِلّٰهِ مَافِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ.. الخ..

### تسمیہ سورۃ الحدید:

(بسم اللّٰہ) المتجلی بالایمان للمؤمن (الرّحمٰن) بارسال کتابه فی الدنیا (الرّحیم) بالمؤ من فی الاخرة فی الجنة.

ترجمہ: اس اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو کہ مؤمن کے لئے ایمان کے ساتھ جلوہ نما ہے۔ دنیا میں اپنی کتاب بھیج کر عام مہربانی کی۔ آخرت میں جنت کے ساتھ مؤمنین پر خصوصی رحم کرے گا۔

### وجہ تسمیہ سورۃ الحدید:

اس سورت میں لفظ حدید کے نازل ہونے کی وجہ سے اس سورت کو سورت حدید کہا جاتا ہے۔ قال تعالیٰ: وانز لنا الحدید فیه باس شدید..... الخ

عن ابن عباسؓ وابن الزبیرؓ أنهما قالا": نزلت سورۃ الحدید بالمدینة. (الدرالمنثور: ج۸، ص۴۵)

ترجمہ: حضرت ابن عباس اور زبیرؓ نے فرمایا: سورۃ حدید مدینہ میں نازل ہوئی۔

### موضوع سورت:

طریق حصول سلطنت۔

### فضیلت سورۃ الحدید:

عن عرباض بن ساریةؓ أن رسول اللّٰہ ﷺ کان یقرأ المسبحات قبل أن یرقد وقال: ان فیهن آیة افضل من الف آیة. (اخرجه ابو داؤد، کتاب الأدب أبواب النوم: ۲/۵۵۰)

حضرت عرباض بن ساریہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) سونے سے قبل مسبحات پڑھا کرتے

تھے اور فرمایا کرتے تھے ان سورتوں میں ایک ایسی آیت ہے جو ہزار آیات سے بہتر ہے۔

## خواب میں سورۃ الحدید پڑھنے کی تعبیر:

حضرت ابن سیرینؒ نے فرمایا ہے۔ اگر خواب میں دیکھے کہ سورۃ الحدید پڑھتا ہے۔ دلیل ہے کہ رنج اور سختی سے روزی حاصل کرے گا۔ (تعبیر الرؤیا:۳۵۹)

ترتیب جمعی (57) ترتیب نزولی (94) آیات (29) رکوعات (4) کلمات (544) حروف (2476) زبر (744) زیر (306) پیش (273) دو زبر (10) دو زیر (11) دو پیش (34) کھڑا زبر (107) کھڑی زیر (8) الٹا پیش (12) جزم (445) شد (181) مد (25)

## خلاصہ رکوع ۱:

۱) اگر عزت اور غلبہ پانا چاہتے ہو تو فنا فی ارادۃ اللہ ہونا ۔۲) اور انفاق فی سبیل اللہ کرنا سیکھو۔ ماخذ (۱) آیت ۱ تا ۳۔ (۲) آیت ۱۰۔

### ربط آیات:

(۱) اگر عزت چاہتے ہو تو عزیز کی تابعداری کرو۔ (۲) سارے جہان کی بادشاہی اسی کے قبضہ میں ہے۔ احیاء و اماتت افراد و اقوام اسی کے قبضہ میں ہے۔ لہٰذا احیائے قومی چاہتے ہو تو اس کے ارادہ میں کٹ پتلی کی طرح نقل و حرکت شروع کر دو تو ہم گردن از حکم او مپیچ کہ گردن نہ پیچد ز حکم تو ہیچ۔ (۳) اول و آخر اور ظاہر و باطن وہی ہے لہٰذا جو شخص اس کے ارادہ کا مظہر بن جائے اس کے اندر ان خوبیوں کا جلوہ رونما ہوگا اور وہی غالب ہوگا۔ خواہ کوئی قوم ہو یا فرد (ھو بکل شیء علیم) ایک کا تباہ کرنا اور دوسرے کو سرفراز کرنا ترجیح بلا مرجح نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ ہر ایک کی استعداد جان کر تباہ یا سرفراز کرتا ہے۔ (۴) سب چیزوں کا خالق وہی ہے اور سب کے حالات سے پورا آگاہ لہٰذا جو شخص اپنے آپ کو اہل بنائے گا اسے یقیناً سرفراز فرمائے گا۔ (۵) سارے جہان کی باشاہی کا وہی مالک ہے۔ (۶) مردہ قوم کو زندہ بنانا اور زندہ کو بداعمالی کے باعث مردہ کر دینا اس کا کام ہے۔ (۷) کامیابی کا گر یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کا احکام کو تسلیم کرو اور مال خرچ کرو اللہ تعالیٰ کی راہ میں۔ مال خرچ کرنے والوں کا بڑا اجر ہے۔ (۸) ایمان لا کر یہ عہد کر چکے ہو کہ ہر حکم کو مانیں گے۔ (۹) یہ قرآن حکیم اللہ تعالیٰ ہی نازل فرماتا ہے تاکہ تمہیں ظلمت سے نکال کر نور کی طرف لے جائے۔ (۱۰) اور کیوں نہیں خرچ کرو گے۔ حالانکہ سب چیزوں کا بالآخر وارث اللہ تعالیٰ ہی ہونے والا ہے۔ انفاق فی سبیل اللہ کرنے والوں کے درجے بلند ہوں گے کہ انہیں اپنے مال کی بجائے اللہ تعالیٰ

پر اعتماد زیادہ ہوگا۔

## ربط بین الرکوعین (۱، ۲)

گزشتہ رکوع میں انفاق کا بیان تھا اس رکوع میں بھی انفاق کی طرف ترغیب ہے۔

## خلاصہ رکوع ۲:

(۱) انفاق سے دنیا میں ترقی ایمان اور آخرت میں نور حاصل ہوگا۔ (۲) اور ترک انفاق سے دنیا میں نفاق اور آخرت میں نور سلب ہوگا۔ ماخذ (۱) آیت ۱۲۔ (۲) آیت ۱۳۔

### ربط آیات:

(۱۱) انفاق فی سبیل اللہ سے برکت ہوگی۔ (۱۲) انفاق فی سبیل اللہ کرنے والوں کو آخرت میں نور اور جنت نصیب ہوگی۔ (۱۳) ترک انفاق کرنے والے منافق اس دن نور سے محروم ہوں گے۔ (۱۴) مومن کہیں گے تم ہمارے ساتھ دنیا میں تھے لیکن تمہیں احکام اسلام پر پورا یقین نہیں تھا اور تمہیں شیطان نے دھوکا میں ڈال رکھا تھا (اور انفاق سے جی چراتے تھے۔ چنانچہ سورۂ منافقون میں آتا ہے ھم الذین یقولون لا تنفقوا علی من عند رسول اللہ حتیٰ ینفضوا)۔ (۱۵) آج منافقین اور کفار سے کوئی جرمانہ وصول نہیں کیا جائے گا اور ان کا ٹھکانہ دوزخ ہوگا۔ (۱۶) ایمان والوں کا فرض ہے کہ ان کے قلوب ذکر اللہ اور قرآن حکیم میں مشاغل رہے اور اہل کتاب کی طرح لمبی لمبی امیدیں نہ باندھیں ورنہ ان کے قلوب بھی ان کی طرح سخت ہو جائیں گے اور پھر فسق و فجور کی پرواہ نہیں رہے گی۔ (۱۷) جس طرح زمین کو پانی نازل فرما کر زندہ کیا کرتا ہے۔ اسی طرح مومنین کے دلوں کو بذریعہ ہدایات آسمانی (بضمن قرآن) زندہ کرتا ہے۔ (۱۸) انفاق فی سبیل اللہ کرنے والوں کے لئے بہت اچھا اجر ہے اور رزق میں بھی برکت ہوگی۔ (۱۹) اللہ تعالیٰ کے احکام کی تعمیل کرنے والے اپنے اپنے اعمال کے لحاظ سے ان مدارج پر پہنچ جائیں گے۔

## ربط بین الرکوعین (۲، ۳)

اس سے پہلے رکوع میں یہ ذکر تھا کہ مؤمنین کے لئے وہ وقت نہیں آیا کہ ان کے دلوں میں خشیت پیدا ہو اور اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ کریں اور دلوں میں سختی پیدا نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا "اَلَمْ یَاْنِ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ" اب اس رکوع میں جو چیز غفلت میں ڈالنے والی ہے اس کا ذکر ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں "اِعْلَمُوْٓا اَنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّ لَهْوٌ"

## خلاصہ رکوع ۳:

ترک انفاق فی سبیل اللہ سے تفاخر وتکاثر فی الاموال والاولاد وغیرہ امراض پیدا ہوں گے۔ ماخذ آیت ۲۰۔

### ربط آیات:

(۲۰) ترک انفاق فی سبیل اللہ سے نتائج دنیا میں نکلیں گے اور آخرت میں عذاب شدید ہوگا۔ (۲۱) بجائے دنیاوی تکاثر وتفاخر کے تمہیں مغفرت الٰہی اور جنت کی طرف سبقت کرنی چاہیئے (وہ جنت جس کے اجسام کے ابعاد اربعہ ہوں گے اور یہ اجسام ابعاد ثلثہ والے سب اس کا عرض ہوں گے۔ جس طرح نقطہ خط کا عرض ہے اور خط سطح کا)۔ (۲۲) مغفرت اور جنت کو نصب العین بنانے کے بعد یہ خیال کریں کہ مصائب نہیں آئیں گے۔ مصائب کا فیصلہ تو پہلے سے ہو چکا ہے۔ (۲۳) یہ اعلان اس لئے کر دیا ہے کہ کسی نقصان سے طبیعت رنجیدہ نہ ہو اور کسی نفع پر مغرور نہ ہو جائے۔ (۲۴) اللہ تعالیٰ ان بخیلوں کو ہرگز پسند نہیں کرتا۔ (۲۵) کامیابی کا مکمل قانون یہی ہے کہ انسان ارادہ الٰہی کے ماتحت ہو کر چلے اور انفاق فی سبیل اللہ کرے یہ دو چیزیں پہلے آچکی ہیں۔ علاوہ اسکے اپنی اور اپنے ایمان واسلام کی حفاظت کے لئے لوہے سے کام لے دشمن کے مقابلہ کے لئے جس طرح پر کام آسکے ہتھیاروں کے تعامل سے یہ بھی پتہ لگ جائے گا کہ کون شخص اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی مدد کرتا ہے۔ اور فتح اسی خدا پرست جماعت کو ہوگی۔

## ربط بین الرکوعین (۳، ٤)

گزشتہ رکوع میں رسالت کا تذکرہ تھا اس رکوع میں خاص رسالت یعنی رسالت نوحؑ کا تذکرہ ہے۔

## خلاصہ رکوع ٤:

خلق اللہ پر رافت ورحمت پیش نظر رہے۔ اور منزل من اللہ قانون میں اختلاط بدعات نہ ہونے پائے۔ ماخذ آیت ۲۷۔

### ربط آیات:

(۲۶) طبائع انسانی کا ہمیشہ دستور یہی رہا ہے کہ بعض ہدایت پانے اور بعض اعراض کرنے والے ہوئے ہیں۔ (۲۷) نوحؑ اور ابراہیمؑ کے بعد ہم نے حضرت عیسیٰؑ کو مبعوث فرمایا۔ انہیں انجیل دی۔ ان کے متبعین کے دلوں میں رافت اور رحمت ڈالی اور رہبانیت کی بدعت ان میں رائج ہو گئی تھی۔ ہم نے تو فقط رضاء الٰہی کا طلب کرنا ان پر فرض کیا تھا۔ (۲۸) اہل کتاب کے مومنوں سے یہ خطاب ہے کہ تمہیں اپنی اپنی کتاب اور نبی پر ایمان لانے کے بعد رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) پر اور قرآن پر ایمان لانے کی وجہ سے اجر دوگنا ملے گا اور تمہیں قیامت کے دن نور عطا ہوگا اور مغفرت نصیب ہوگی۔ (۲۹) یہ دو اجر

رسول اللہ ﷺ تسلیما کثیرا کثیرا پر ایمان لانے والوں کو نصیب ہوں گے اور جو اہل کتاب ایمان نہیں لائے ان کے لئے کوئی اجر نہیں ہوگا، وہ ایک اجر سے بھی محروم رہیں گی۔

# سورة المجادلة

## سورة المجادلة مدنية، نزلت بعد سورة المنافقين

**سورۃ حدید کا سورۃ مجادلہ سے ربط:**

سورہ حدید کے خاتمے میں رسالت کا بیان تھا اور اس سورۃ کے شروع میں توحید کا بیان ہے اور اسی طرح ماقبل میں اتفاق اور جہاد فی سبیل اللہ کا بیان تھا اور اس میں بخیلوں اور غفلت کرنے والوں کو زجر کا بیان ہے۔

**تسمیہ سورۃ المجادلۃ:**

(بسم اللّه)السميع بمجادلتها (الرّحمٰن) بنزول السورة فى الدنيا (الرّحيم) بكفار تها و على سائر الناس بعدها بها.

ترجمہ: اس اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو کہ اس (عورت) کے جھگڑنے کو خوب سننے والا ہے۔ جس نے دنیا میں سورت مجادلہ نازل کر کے بہت بڑی مہربانی کی۔ جس نے ظہار کے کفارے کا حکم نازل کر کے اس عورت پر اور اس عورت کے بعد باقی تمام لوگوں پر بہت بڑا رحم کیا۔

**وجہ تسمیہ سورۃ المجادلۃ:**

اس سورت کو مجادلہ کہنے کی وجہ یہ ہے کہ اس کی ابتداء میں اوس بن صامت کی بیوی کا قصہ مذکور ہے، جس نے اپنے شوہر کے ساتھ ظہار کے بابت حضور ﷺ تسلیما کثیرا کثیرا کے ہاں بات چیت کی تھی۔ قال تعالیٰ: قد سمع الله قول التى تجادلك فى زوجها و تشتكى الى الله والله يسمع تحاوركما......الخ

عن ابن عباسؓ قال :نزلت سورة المجادلة بالمدينه: (الدر المنثور:۲۹.۸)

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے فرمایا: سورت مجادلہ مدینہ میں نازل ہوئی۔

موضوع سورت:

(۱) مسلمانوں کی سیاسی جماعت کے فرائض۔(۲) اوران کا دائرہ اختیارات۔(۳) اور جماعت سیاسی کا انتخابی کا سیاسی صدر۔(۴) اور تعمیل احکام صدارت۔(۵) اوران نا اہل لوگوں کا ذکر جو سیاسی جماعت میں داخل ہونے کے قابل نہیں۔

فضیلت سورۃ المجادلۃ:

**عن أبی بن کعب قال: قال رسول اللہ ﷺ: من قرأ سورة المجادلة کتب من حزب اللہ یوم القیامة.**

(تفسیر الکشف والبیان عن تفسیر القرآن: ۹/۲۹۰)

حضرت ابی بن کعبؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) نے فرمایا: جو شخص سورت مجادلہ کی تلاوت کرتا رہے تو روز قیامت وہ اللہ تعالیٰ کے گروہ میں سے لکھا جائے گا۔

خواب میں سورۃ المجادلہ پڑھنے کی تعبیر:

حضرت ابن سیرین نے فرمایا ہے۔اگر خواب میں دیکھے کہ سورۃ المجادلہ پڑھتا ہے۔دلیل ہے کہ اس کا عورتوں کے ساتھ جھگڑا ہوگا۔ (تعبیر الرؤیا: ۳۵۹)

**ترتیب جمعی (58) ترتیب نزولی (105) آیات (22) رکوعات (3) کلمات (473) حروف (1992) زبر (537) زیر (263) پیش (243) دو زبر (13) دو زیر (12) دو پیش (18) کھڑا زبر (100) کھڑی زیر (2) الٹا پیش (4) جزم (335) شد (154) مد (37)**

خلاصہ رکوع ۱:

اہل حل وعقد کو شکایات سننے کے لئے علیحدہ بیٹھنا جائز ہے۔ماخذ آیت ا۔

ربط آیات:

(۱) رسول اللہ ﷺ تسلیماً کثیراً کثیراً اپنے گھر میں ایک طرف تشریف فرما تھے اس سے معلوم ہوا کہ شکایات سننے کے لئے اہل حل وعقد علیحدہ بیٹھ سکتے ہیں۔واللہ اعلم۔اس کے بعد سارے رکوع میں قانون ظہار ہے۔(۲) ظہار والی عورت حقیقی ماں نہیں بن جاتی۔(۳،۴) مظاہر کی یہ سزا ہے۔اس سزا بھگتنے کے بعد بیوی کے ساتھ رہ سکتا ہے۔(۵) احکام الٰہی کی مخالفت کرنے والے ذلیل اور رسوا کئے جاتے ہیں۔لہٰذا مخالفت نہ کیا کریں۔مخالفین حق کے لئے اللہ تعالیٰ کے ہاں عذاب مہین ہے۔(۶) ان منکرین کو ان کے اعمال سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن آگاہ کریگا۔

## ربط بین الرکوعین(۱،۲)

پہلی رکوع میں اللہ تعالیٰ کی وسعت علمی کا تذکرہ تھااور اسی رکوع میں بھی اللہ تعالیٰ کی وسعت علمی کا ذکر ہے۔

## خلاصہ رکوع ۲:

اہل حل وعقد اللہ تعالیٰ کو حاضر وناظر خیال کریں اور ان کا دائرہ اختیارات اس شجاعت کا صدر اہل علم ہونا چاہئے۔اطاعت صدر۔ماخذ(۱) آیت ۷(۲) آیت ۹(۳) آیت ۱۱(۴) آیت ۱۱۔

ربط آیات:

۷)اہل حل وعقد کوخصوصاًاور باقی مؤمنین کوعموماًاس امر کالحاظ رہے تا کہ کسی کا نقصان نہ کربیٹھیں۔(۸) یہود اور منافقین کی بے ایمانی والی مناجات کا ذکر ہے۔(۹) اے مسلمانو! تمہاری مناجات ان اصول پرمبنی ہو۔(۱۰) مناجات یہود ومنافقین شیطانی ہے کیونکہ اس کا مقصد اثم،عدوان اور معصیت الرسول ہے۔(۱۱) اہل علم تمہارا صدر ہونا چاہیے اوراس کی اطاعت ضروری ہے۔(۱۲) یہ صدقہ مقصود بالذات نہیں تھا۔محض اس لئے مقرر کیا گیا تھا کہ منافقین حضور انور علیہ الصلوٰۃ تسلیما کثیرا کثیرا کی خواہ مخواہ سمع خراشی نہ کرتے رہیں۔نہ وہ صدقہ دیں گے نہ تخلیہ میں آپ کا وقت ضائع کریں گے۔واللہ اعلم۔(۱۳،۱۴) اگر تمہیں وسعت نہیں تو معاف ہے۔بشرطیکہ اقامت الصلوٰۃ،ایتاء الزکوٰۃ،اطاعت اللہ والرسول کا جذبہ ہو۔

## ربط بین الرکوعین(۲،۳)

ماقبل میں منافقین کے برے اعمال کا بیان تھااوراس میں بھی ان کے شنائع کا بیان ہے۔

## خلاصہ رکوع ۳:

اعدائے اسلام سے دوستی کرنے والے جماعت شوریٰ میں داخل نہیں ہوسکتے۔ماخذ آیت ۱۴تا۱۹۔

ربط آیات:

(۱۴،۱۵)اعداءاسلام سے دوستی رکھنے والے تمہاری جماعت میں شمار کرنے کے قابل نہیں۔(۱۶) دراصل وہ کفار کے ساتھ ہیں۔بظاہر قسمیں کھا کرتمہیں دھوکا دیتے ہیں۔(۱۷)ان کے مال واولاد اللہ تعالیٰ کے روبرو جھوٹ بولیں گے۔(۱۹) شیطان ان پرغالب آگیا ہے۔اس نے خدا کی یاد سے انہیں غافل کردیا ہے۔(۲۰) خدا تعالیٰ اوراسکے رسول علیہ الصلوٰۃ تسلیما کثیرا کثیرا کی مخالفت کرنے والے کبھی عزت نہیں پاسکتے۔(۲۱) اللہ تعالیٰ کا یہ قطعی فیصلہ ہے۔(۲۲) خدا پرست جماعت جب اس

ذوجہین جماعت منافقین سے سلام وکلام روا نہیں رکھتی تو اہل حل وعقد میں کب لیا جا سکتا ہے۔

# سورة الحشر

## سورة الحشر مدنية، نزلت بعد سورة البيّنة

**سورۃ المجادلہ کا سورۃ حشر سے ربط:**

ماقبل میں منافقین کا بیان تھا اور اس میں یہاں منافقین کا یہودیوں کے ساتھ دوستی کا بیان ہے اور اسی طرح ماقبل میں خاص عورت کی نصرت کا بیان تھا اور یہاں عام مؤمن عورتوں کی نصرت کا بیان ہے۔

**تسمیہ سورۃ الحشر:**

**(بسم اللّٰه) القادر باخراج الكافرين من جزيرة العرب (الرّحمٰن) باخراج بني اليهود من المدنية الى الشام (الرّحيم) بالغنيمة على المؤمنين باموال الكافرين.**

ترجمہ: اس اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو کہ کفار جزیرہ عرب سے نکالنے پر قادر ہے جس نے مدینہ منورہ سے یہودی قبیلہ بنونضیر کو شام کی طرف نکال کر بہت بڑی مہربانی کی، جس نے کفار کے اموال میں سے مال غنیمت مؤمنوں کو عنایت فرما کر بڑا رحم کیا۔

**وجہ تسمیہ سورۃ الحشر:**

لفظ حشر کے اس سورت میں واقع ہونے کی وجہ سے اس سورت کا نام سورت حشر کہلایا۔ **قال تعالىٰ: هو الذى اخرج الذين من اهل الكتاب من ديار هم لاول الحشر....الخ**

**عن معقل بن يسارؓ عن النبى ﷺ قال :من قال حين يصبح ثلاث مرات :اعوذبالله السميع العليم من الشيطان الرجيم، وقرأثلاث آيات من آخر سورة الحشر و كلّ الله به سبعين ألف ملك يصلون عليه حتى يمسى ،وإن مات فى ذلك اليوم مات شهيدا ومن قالها حين يمسى كان بتلك المنزلة .**

**(أخرجه الترمذى، رقم حديث:٢٩٢٨)**

ترجمہ: حضرت معقل بن یسارؓ سے روایت ہے کہا: رسول اللہ ﷺ تسلیما کثیراً کثیراً نے فرمایا: جو شخص اعوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطان الرجیم کو تین بار اور سورت الحشر کی آخری تین آیات پڑھیں تو اللہ تعالیٰ ان کے لیے ستر ہزار فرشتے مقرر فرماتے ہیں جو اس کے لیے شام تک مغفرت مانگتے رہتے ہیں۔ اگر اس دن موت آ جائے تو شہید کی موت مرے گا۔ اگر کوئی اس کو

شام کے وقت پڑھے تو اس کے لیے صبح تک یہ مرتبہ ہے۔

## موضوع سورت:

اس میں پانچ چیزیں آئیں گی۔(۱) مسلمانوں کی سلطنت کی ابتداء۔(۲) اسباب بقا۔(۳) اسباب فنا۔(۴) قرآن پر عامل ہونا اور دنیا میں ذلیل ہو کر رہنا ناممکن ہے۔(۵) شرائط استفادہ من القرآن۔

## فضیلت سورۃ الحشر:

**وعن معقل بن يسارؓ عن النبي ﷺ قال: من قال حين يصبح ثلاث مرات: اعوذ بالله السميع العليم من الشيطان الرجيم، وقرأ ثلاث آيات من آخر سورة الحشر وكلّ الله به سبعين ألف ملك يصلون عليه حتى يمسي، وأن مات في ذلك اليوم مات شهيدا، ومن قالها حين يمسي كان بتلك المنزلة.**

**(أخرجه الترمذي، كتاب فضائل القرآن: ۲/۱۳٦)**

حضرت معقل بن یسارؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) نے فرمایا: جو صبح کے وقت تین مرتبہ **اعوذ بالله السميع العليم من الشيطٰن الرجيم** پڑھے اور سورت الحشر کی آخری تین آیات پڑھیں تو اللہ تعالیٰ اس پر ستر ہزار فرشتے مقرر فرماتے ہیں جو شام تک اس کے لئے دعاء مغفرت کرتے ہیں، اور اگر اس دن مر جائے تو شہید مرے گا۔ اور جو شخص اس کو شام کے وقت پڑھے تو اس کے لئے یہ مرتبہ صبح تک ہوگا۔

## خواب میں سورۃ الحشر پڑھنے کی تعبیر:

حضرت ابن سیرینؒ نے فرمایا ہے۔ اگر خواب میں دیکھے کہ سورۃ الحشر پڑھتا ہے۔ دلیل ہے کہ اس کا حشر اخلاص والوں کے ساتھ ہوگا۔ (تعبیر الرؤیا: ۳۵۹)

**ترتیب جمعی (59) ترتیب نزولی (101) آیات (24) رکوعات (3) کلمات (745) حروف (1712) زبر (590) زیر (265) پیش (242) دو زبر (6) دو زیر (7) دو پیش (13) کھڑا زبر (86) کھڑی زیر (3) الٹا پیش (0) جزم (346) شد (139) مد (35)**

## خلاصہ رکوع ۱:

۱): مسلمانوں کی سلطنت کی ابتداء کس طرح ہوئی۔ ۲): اور اسباب بقا کیا ہیں۔ ماخذ: (۱): آیت ۲ (۲) آیت ۷ تا ۱۰۔

ربط آیات:

(۱) آئندہ جو قانون اس سورۃ میں دیا جائے گا اللہ تعالیٰ کو اس کی ضرورت نہیں مسلمانوں کو ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر ضرورت سے پاک ہے۔ (۲) پہلی لشکر کشی میں مسلمانوں کو بنو نضیر پر اللہ تعالیٰ نے فتح دی ورنہ بظاہر سب اسباب ان کے مخالف تھے۔ لیکن وہ اللہ تعالیٰ کی رضا اور رسول ﷺ تسلیما کثیرا کثیرا کے اتباع کے خیال سے نکلے، تو اللہ تعالیٰ نے پوری فتح دی اور آئندہ بھی فتح ان اصول پر ہوگی۔ (۳) اگر تقدیر الٰہی میں جلا وطنی کا فیصلہ نہ ہوتا، تو انہیں عذاب الٰہی میں مبتلا کیا جاتا۔ (۴) اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا اصل باعث ان پر یہ ہے۔ (۵) ان کے جو درخت آپ نے کاٹے وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے تھے۔ (۶) مال فے میں تمہارا کوئی حق نہیں۔ کیونکہ وہ لڑائی سے حاصل نہیں ہوا۔ رسول اللہ ﷺ تسلیما کثیرا کثیرا اللہ تعالیٰ کے حکم سے جس طرح چاہئے تقسیم فرمائیں۔ (۷) فے کے یہ مصارف ہیں۔ (۸) مساکین میں سے پہلے فقراء مہاجرین کا حق ہے۔ (۹) اس کے بعد فقراء انصار کا حق ہے۔ (۱۰) اس کے بعد، بعد کے آنے والے مساکین کا حق ہے۔

## ربط بین الرکوعین (۱،۲)

ماقبل میں مخلصین مؤمنین کا بیان تھا اور اس میں منافقین کا بیان ہے۔

## خلاصہ رکوع ۲:

فنائے سلطنت کے اسباب: ماخذ آیت ۱۱

۱) تفصیل یہ ہے کہ جس وقت کسی قوم میں منافق پیدا ہو جائیں جو بظاہر اپنے قوم سے ملے رہیں اور در پردہ اپنی قوم کے دشمنوں سے ساز باز رکھیں اور بجائے اپنی قوم کے دشمنوں کی خیر خواہی میں منہمک رہیں ایسے وقت میں اس قوم کی سلطنت کو زوال آتا ہے۔ لہٰذا اس رکوع میں مسلمانوں کو اس نالائق طبقے کے حالات سے مطلع کیا گیا ہے تاکہ ان سے بچیں۔

ربط آیات:

(۱۱) منافق در پردہ اعدائے اسلام کے خیر خواہ ہیں۔ نفاق چونکہ بزدلی سے پیدا ہوتا ہے اس لئے یہ لوگ ان کی مدد بھی نہیں کریں گے۔ (۱۲) ان کی مدد بھی نہیں کریں گے اور گھر سے نکلیں گے تو میدان سے بھاگ آئیں گے۔ (۱۳) ان بے وقوفوں کے دلوں میں اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر مسلمانوں کا ڈر ہے۔ (۱۴) مسلمانوں کے سامنے آ کر لڑ ہی نہیں سکتے۔ البتہ آڑ میں لڑ سکتے ہیں۔ یہ لڑیں گے کیا آپس میں ان کا بگاڑ ہے۔ (۱۵) ان کا حال کفار مکہ کا سا ہوگا۔ جس طرح انہوں نے غزوہ بدر میں منہ کی کھائی۔ (۱۶) ان منافقوں کی مثال شیطان کی سی ہے کہ پہلے انسان کو گمراہ کرتا ہے پھر بھاگ جاتا ہے۔ یہ بھی بنو نضیر کو اسلام

کے خلاف مدد دینے کا وعدہ کر رہے ہیں لیکن وقت پر بھاگ جائیں گے۔ (۱۷) نتیجہ یہ نکلے گا کہ ضال اور مضل دونوں دوزخ میں جائیں گے۔

## ربط بین الرکوعین (۲،۳)

ماقبل میں منکرین اور منافقین کا بیان تھا اور اس میں مخلصین کا بیان ہے۔

## خلاصہ رکوع ۳:

(۱) قرآن حکیم پر عامل ہونا اور دنیا میں ذلت اٹھانا ناممکن ہے۔ (۲) شرائط استفادہ عن القرآن، جب تک اللہ تعالیٰ کے متعلق ایک خاص حسن عقیدت دل میں نہ ہو اور اس کی طاقت اور زور کا اندازہ معلوم نہ ہو اس وقت تک انسان اس کے قانون اور فرامین سے پورا استفادہ حاصل نہیں کرسکتا۔ ماخذ: ۱: آیت ۲۰۔ (۲) آیت ۲۱ تا ۲۴۔

ربط آیات:

(۱۸) اے مسلمانو! خدا تعالیٰ سے ڈرو اور اپنے نتائج اعمال کا خیال رکھا کرو۔ (۱۹) ان لوگوں کی طرح نہ ہو جانا جنہوں نے اللہ تعالیٰ کو بھلایا تو اللہ تعالیٰ نے ان کے نفسوں کی بھلائی کی عقل بھی ان سے سلب کر لی۔ (۲۰) جنتی اور دوزخی برابر نہیں ہو سکتے۔ جنتی کامیاب ہونے والے ہیں۔ یہ کامیابی عام ہے دنیا میں یا آخرت میں۔ کیونکہ اعلان مطلق ہے۔ لہٰذا خدا پرست ہو کر قرآن کا پابند ہونا اور مملکت الٰہی میں ذلیل ہو کر رہنا ناممکن ہے۔ (۲۱) قرآن ایسی مؤثر چیز ہے کہ پہاڑ کو بھی ٹکڑے ٹکڑے کرسکتی ہے۔ یہ مثالیں لوگوں کے غور و تفکر کے لئے بیان ہو رہی ہیں۔ (۲۲ تا ۲۴) اس قرآن حکیم کا نازل کرنے والا خدا ان صفات سے متصف ہے۔ لہٰذا جو شخص ان صفات الٰہیہ کا پورا مومن ہوگا وہ قرآن کی قدر کرسکتا ہے اور فائدہ بھی تب ہی ہوسکتا ہے۔









# سورة الممتحنه

## سورة الممتحنه مدنية، نزلت بعد سورة الاحزاب

**سورۃ حشر کا سورۃ الممتحنہ سے ربط:**

سورۃ الحشر میں منافقین کا ذکر تھا کہ ان کے ساتھ تم لڑائی کرو اسی سورت میں مسلمانوں کو حکم ہے کہ کفار کو دوست نہ بناؤ "یا یھا الذین امنوا لا تتخذوا عدوی و عدو کم اولیاء"..الخ

**تسمیہ سور الممتحنہ:**

(بسم اللّٰہ) الودود بین المسلمین لا بین المسلم وا لکافر (الرحمن) بالمؤمن فی الدنیا بعدم المحبة مع الکافرین (الرحیم) بھم فی الاخرة بالنعیم فی الجنة.

ترجمہ: اس اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو کہ مسلمانوں کے درمیان آپس میں الفت ڈالنے والا ہے نہ مسلمان اور کافر کے درمیان۔ جس نے دنیا میں کافروں کے ساتھ محبت نہ ہونے کا حکم دیا بڑی مہربانی کی۔ جو آخرت میں مؤمنوں کو جنتی نعمتوں کے ساتھ بڑا رحم کرے گا۔

**وجہ تسمیہ سورۃ الممتحنہ:**

اس سورت کے ایک آیت میں مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ کی طرف آنے والی عورتوں کے ایمان کے امتحان کا ذکر ہیں۔ اس لئے یہ سورت، سورت الممتحنہ پر مشہور ہوئی۔ قال تعالیٰ: یا یھا الذین امنو ا اذا جاء کم المؤ منات مھاجرات فامتحنو ھن.... الخ

عن ابن عباسؓ قال: نزلت سورة الممتحنة بالمدینة۔ (الدر المنثور: ۸، ۱۴۲)

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے فرمایا: سورت الممتحنہ مدینہ میں نازل ہوئی۔

**موضوع سورۃ:**

مقاطعہ عن الکفار۔

**فضیلت سورۃ الممتحنہ:**

عن أبی بن کعبؓ قال: قال رسول اللہ ﷺ: من قرأ سورة الممتحنة کا ن له المؤمنون والمؤمنات

شفعاء یوم القیامة.

(تفسیر الکشف والبیان:۹/۲۹۰،تفسیر الزمخشری: ۴/۵۲۱،تفسیر البیضاوی: ۵/۲۰۷،اللباب فی علوم الکتاب:۱۹/۴۲،تفسیر أبی السعود :۸/۲۴۱،تفسیر حدائق الروح والریحان:۲۹/۱۸۷)

حضرت ابی کعبؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) نے فرمایا جو شخص سورت ممتحنہ کی تلاوت کرتا رہے تو قیامت کے دن مؤمن مرد اور عورتیں ان کے لئے شفاعت کریں گے۔

## خواب میں سورة الممتحنه پڑھنے کی تعبیر:

حضرت ابن سیرینؒ نے فرمایا ہے کہ اگر خواب میں دیکھے کہ سورة الممتحنہ پڑھتا ہے۔دلیل ہے کہ کام کی آزمائش راستی سے کرے گا۔ (تعبیر الرّؤیا:۳۵۹)

ترتیب جمعی (60) ترتیب نزولی (91) آیات (13) رکوعات (2) کلمات (348) حروف (1510) زبر (192) زیر (513) پیش (213) دو زبر (5) دو زیر (7) دو پیش (12) کھڑا زبر (48) کھڑی زیر (0) الٹا پیش (3) جزم (303) شد (143) مد (32)

## خلاصہ رکوع ۱:

اسباب مقاطعہ۔ماخذ آیت ا۔

## ربط آیات:

(۱) اس آیت میں مقاطعہ کے چار سبب ذکر کئے گئے ہیں اللہ تعالیٰ کے دشمن ہیں (عدوی) اور رسول ﷺ تسلیماً کثیراً کثیراً کے دشمن ہیں (یخرجون الرسول) قرآن حکیم کے وہ دشمن ہیں (قد کفروا بما جاء کم من الحق) اور تمہارے دشمن ہیں (وعدوکم) لہٰذا بظاہر یا درپردہ ہرگز دوستی رکھنے کے قابل نہیں۔(۲) اگر موقع پائیں تو ہاتھ یا زبان سے عداوت کا حق ادا کر دکھائیں۔(۳) اگر اولاد یا رشتہ داری کے نفع کے خیال سے تم نے دوستی رکھی تو قیامت کے دن یہ چیزیں کام نہیں آئیں گی اور اس جرم کا وبال پڑ جائے گا۔(۴) کفار سے تعلقات رکھنے میں تمہیں ابراہیمؑ اور ان کے ساتھیوں کا نمونہ پیش نظر رکھنا چاہیے۔جنہوں نے علی الاعلان کفار سے عداوت اور بغضاء کا اظہار کر دیا تھا کہ جب تک تم ایمان نہیں لاؤ گے ہمارا تم سے کوئی تعلق نہیں اور انہوں نے دعا کی اے رب ہمارے ہم نے کفار سے قطع تعلق کر کے تیری ذات پر بھروسہ کیا اور تیری طرف رجوع کیا اور پھر بھی تیری طرف لوٹ کر جانا ہے۔(۵) یہ بھی انہوں نے دعا کی اے اللہ ہمیں کفار کے ظلم وستم کا

تختہ مشق نہ بنا اور ہمارے گناہ ہمیں معاف فرما۔(۶) خدا پرستوں کے لئے ان حضرات کا مسلک بہترین نمونہ ہے۔

## ربط بین الرکوعین: (۱،۲)

ماقبل میں کفار کے عداوت کا بیان تھا اور اس میں آئندہ زمانے میں ان سے دوستی کا بیان ہے اللہ تعالٰی کے قول کے ساتھ" عسی اللہ ان یجعل بینکم۔۔الخ۔

## خلاصہ رکوع ۲:

اقسام الکفار۔ کفار کی دو قسمیں ہیں) ایک کے ساتھ صلح ناجائز۔ اور دوسری کے ساتھ لڑنا جائز نہیں۔ ماخذ (۱) آیت ۸۔(۲) آیت ۹۔

### ربط آیات:

(۷) اللہ تعالٰی اس بات پر قادر ہے کہ انہیں ہدایت کردے اور پھر دوستی کے قابل ہو جائیں۔(۸) اس قسم کے کفار سے نرمی اور رواداری کرنی چاہیے (تا کہ تالیف قلوب سے ممکن ہے، مائل بہ اسلام ہو جائیں)۔(۹) ان دشمنان اسلام سے کسی قسم کی دوستی ہونی چاہیے۔(۱۰) تالیف قلوب سے جنہیں مائل کرنا چاہیے ان کی مثال ہے۔ واللہ اعلم۔ اگر وہ عورتیں ایمان لے آویں تو انہیں رکھ لو اور جو روپیہ کفار کا لائیں وہ واپس کردو۔ بلکہ جو مہر کفار نے انہیں دیا تھا وہ بھی دے دو اور پھر ان سے نکاح کر لو۔(۱۱) اور اگر کوئی مسلمان عورت مرتد ہو کر کفار کے ہاں چلی جائے تو مال غنیمت میں سے اس کے شوہر کو اتنا روپیہ ادا کردو جتنا اس نے خرچ کیا تھا۔(۱۲) اگر عورتیں ان شرائط کو قبول کرلیں تو انہیں دائرہ اسلام میں داخل کرلو اور ان کے سابقہ گناہوں کے متعلق استغفار کرو۔ اللہ تعالٰی ان کے گناہ بخش دے گا۔(۱۳) اے مسلمانوں! کفار سے ہرگز دوستی نہ رکھو۔






# سورۃ الصّف

## سورۃ الصّف مدنیۃ، نزلت بعد سورۃ التغابن

## سورۃ الممتحنہ کا سورۃ الصّف سے ربط:

ماقبل میں کفار سے دوستی اور تعلق نہ رکھنے کا بیان تھا اور یہاں جہاد کی طرف ترغیب کا بیان ہے۔

### تسمیہ سورۃ الصّف:

(بسم اللّٰہ) الذی یرضی بصف القتال (الرّحمٰن) بالجھاد عن المؤمنون فی الدنیا (الرّحیم) باعطاء جزائہ فی الاخرۃ.

ترجمہ: اس اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو کہ قتال فی سبیل اللہ کے صفوں پر راضی اور خوش ہوتا ہے۔ جو کہ دنیا میں مومنوں کی طرف سے جہاد کے معاملے میں بہت بڑا مہربان ہے۔ اور آخرت میں اس کا ثواب اور بدلہ دے کر بڑا رحم کرے گا۔

### وجہ تسمیہ سورۃ الصّف:

اس سورت میں لفظ "صف" کے واقع ہونے کی وجہ سے اس سورت کا نام سورت صف ہے۔ قال تعالیٰ: ان اللہ یحب الذین یقتلون فی سبیلہ صفا کانھم بنیان مرصوص

عن عبداللّٰہ بن سلام أنا أ ناساً من اصحاب رسول اللّٰہ ﷺ قالو:لو أرسلنا إلی رسول اللّٰہ ﷺ نسألہ عن أحب الأعمال إلی اللّٰہ تعالیٰ إلی أن قال :فدعا رسول اللّٰہ ﷺ اولئک النفر رجلاً رجلاً حتیٰ جمعھم ونزلت فیھم ھذہ السورۃ(سبح للّٰہ)الصف.... الخ (تفسیر ابن کثیر:٤.٥٥٧)

### موضوع سورۃ:

(فرائض سرفروشاں)۔ ہر قوم میں تین جماعتیں کارآمد ہوتی ہیں۔ اہل علم، اہل دولت، سرفروش اگر تینوں اپنے فرائض ادا کریں تو وہ قوم زندہ ہو جاتی ہے۔ اگر ایک بھی اپنا فرض ادا کرنا چھوڑ دے تو قوم مٹ جاتی ہے لہٰذا سورۂ صف میں فرائض سرفروشاں ہیں اور سورۂ جمعہ میں فرائض اہل علم اور سورۂ منافقون میں فرائض اہل دولت آئیں گے۔

فضیلت سورۃ الصّف:

عن عبد اللّٰہ بن سلامؓ قال: تذاکرنا أیکم یأتی رسول اللّٰہ ﷺ فیسأله ای الأعمال أحب الی اللّٰہ تعالیٰ؟ فلم یقم أحد منّا، فارسل الینا رسول اللّٰہ ﷺ فجمعنا فقرأ علینا هذه السورة، یعنی سورة الصف کلها. (أخرجه أحمد فی المسند: ۵/۵۶۱)

حضرت عبداللہ بن سلامؓ فرماتے ہیں کہ ہم نے باہم مذاکرہ کیا کہ کون رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کے پاس جا کران سے پوچھے گا کہ کون سا عمل اللہ تعالیٰ کے ہاں پسندیدہ ہے۔ تو ہم میں سے کوئی کھڑا نہیں ہوا۔ تو ہماری طرف رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) نے پیغام بھیجا۔ ہم جمع ہوئے تو آپ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) نے ہم پر پوری یہ سورت یعنی سورت الصّف تلاوت فرمائی۔

خواب میں سورۃ الصّف پڑھنے کی تعبیر:

حضرت ابن سیرینؒ نے فرمایا ہے۔ اگر خواب میں دیکھے کہ سورت الصّف پڑھتا ہے۔ دلیل ہے کہ راہ حق میں جہاد کرے گا۔

(تعبیر الرؤیا: ۳۶۰)

ترتیب جمعی (61) ترتیب نزولی (109) آیات (14) رکوعات (2) کلمات (221) حروف (926) زبر (271) زیر (145) پیش (107) دوزبر (5) دوزیر (6) دوپیش (6) کھڑا زبر (46) کھڑی زیر (6) الٹا پیش (3) جزم (79) شد (69) مد (7)

خلاصہ رکوع ۱:

(۱) عند اللہ سرفروشی کا درجہ۔ (۲) ادا نہ کرنے کی حالت میں سزا۔ (۳) اس فرض کے ادا کرنے کا میدان۔ ماخذ (۱) آیت ۴۔ (۲) آیت ۵۔ (۳) آیت ۷۔

ربط آیات:

(۱) آسمان وزمین اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتے ہیں۔ وہ ہر ضرورت سے مستغنی ہے لہٰذا مندرجہ سورہ صف کے قانون پر عمل کرنے سے مسلمانوں کا نفع ہوگا۔ (۲) اے مسلمانوں! احب الاعمال الی اللہ پوچھتے ہو۔ ایسا نہ ہو کہ جواب ملنے کے بعد عمل نہ کرو۔ (۳) اپنے منہ مانگ کر قانون لینا اور پھر عمل نہ کرنا اس سے غضب الٰہی بھڑکتا ہے۔ (۴) احب الاعمال الی اللّٰہ قتال فی سبیل اللّٰہ ہے۔ (۵) نبی کی نبوت تسلیم کرنے کے بعد اس کے احکام کی مخالفت کرنے سے زیغ فی القلوب پیدا

ہوتا ہے۔ چنانچہ بنی اسرائیل کے قلوب میں زیغ پیدا ہوا۔(۶) اس زیغ قلبی کا نتیجہ تھا کہ عیسیٰ باوجود یہ کہ بنی اسرائیل کے نبی ہیں تو تورات کے مصدق اور رسول ﷺ تسلیماً کثیراً کثیراً کی خوشخبری سناتے ہیں لیکن یہود دونوں چیزوں کی مخالفت کرتے ہیں۔(۷) احب الاعمال الی اللہ (الجھاد) کا میدان عمل مخالفین اسلام ہیں۔(۸) وہ نور الہٰی (اسلام) کو بجھانا چاہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اسے پورا کرنا چاہتا ہے۔ لہٰذا اللہ والوں کی جماعت کفار کی کوششوں کے مقابلہ میں سینہ سپر ہو گی۔(۹) اللہ تعالیٰ اس دین حق کو ساری دنیا کے ادیان پر غالب کرنے کا فیصلہ کر چکا ہے لہٰذا خدا پرست سرفروش جماعت اس وقت تک چین نہیں لے گی۔ جب تک دین الٰہی کو یہ عزت حاصل نہ ہو گی۔

## ربط بین الرکوعین:(۱،۲)

ماقبل میں جہاد کی طرف ترغیب کا بیان تھا اور اس میں بھی اسی طرح کا بیان ہے اور ماقبل میں جہاد کا بیان تھا اور اس میں کامیابی کے اسباب کا بیان ہے۔

## خلاصہ رکوع ۲:

جزاء احب الاعمال الی اللّٰہ۔ ماخذ آیت ۱۲،۱۳۔

ربط آیات:

(۱۰،۱۱) عذاب الیم سے نجات دینے والی چیز ایمان باللہ و بالرسول کے بعد قتال فی سبیل اللہ ہے۔ ان تینوں چیزوں سے نجات کا حصول قطعی ہے۔۱۲: اس کی جزاء خیر ہے۔ مومن کا مقصود چونکہ نجات آخرت ہے اس لئے اس کا ذکر پہلے آیا۔ اور دوسری جزاء فتح دنیا ہے۔۱۳: احب الاعمال الی اللّٰہ کی ابتداء اسی طرح ہو گی۔ جس طرح حواریین عیسیٰ نے کام شروع کیا تھا کہ عیسیٰ کے حواریوں نے پہلے تبلیغ شروع کی۔ اس کے بعد مومن اور کافر دو جماعتیں پیدا ہو گئیں۔ دونوں کے مقاصد میں چونکہ تضاد تھا۔ دونوں آگے چل کر ٹکرائیں۔ اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کو فتح عطا فرمائی۔






# سورة الجمعة

## سورة الجمعة مدنية، نزلت بعد سورة الصّف

### سورۃ الصّف کا سورۃ الجمعہ کے درمیان ربط:

ماقبل سورت میں جہاد کا بیان تھا اور یہاں نماز کا بیان ہے "یا یھا الذین امنوا اذا نودي لصلوٰة من یوم الجمعة فاسعوا الی ذکر اللّٰه.

اور یہاں پر بھی جہاد اکبر کا بیان ہے۔ کیونکہ یہ نفس کے ساتھ جہاد ہے اور اسی طرح سورۃ الصّف میں تھا "وَمُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْۢ بَعْدِی اسْمُهٗۤ اَحْمَدُ فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِالْبَیِّنٰتِ قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ مُّبِیْنٌ" اور یہاں پر اللہ تعالیٰ کا قول ہے" هُوَالَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا"

### تسمیہ سورۃ الجمعۃ:

(بسم اللّٰه) الذی جعل الجمعة حجاً للمساکین (الرّحمٰن) بالمؤمنین فی الدنیا باعطاء الجمعة (الرّحیم) فی الاخرة برو یة اللّٰه للمو منین انعاما فوق الانعامات.

ترجمہ: اس اللہ تعالیٰ کے نام شروع کرتا ہوں جس نے نماز جمعہ کو مسکین غریب لوگوں کے لئے حج بیت اللہ کے حکم میں کر دیا۔ وہ بہت بڑا مہربان ہے کہ دنیا میں مومنوں کے لئے نماز جمعہ جیسی اہم عبادت عنایت کی۔ بڑا رحم والا ہے کہ آخرت میں مومنوں کو اپنی دیدار عنایت کرے گا جو تمام انعامات میں سے اونچا انعام ہے۔

### وجہ تسمیہ سورۃ الجمعۃ:

اس سورت میں لفظ جمعہ کے واقع ہونے کی وجہ سے یہ سورت، سورت جمعہ کہلاتا ہے۔ قال تعالیٰ: یا یها الذین امنو اذا نودی للصلوة من یوم الجمعة فاسعو االی ذکر الله.....الخ

عن ابن عباسؓ .....وأن النبیﷺ کان یقرأ فی صلاة الجمعة، سورةالجمعة والمنافقون.

(أخرجه مسلم .۲..۵۹۹ کتاب الجمعة)

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے فرمایا: رسول اللہ ﷺ تسلیما کثیرا کثیرا جمعہ کی نماز میں سورت جمعہ اور سورت منافقون پڑھا کرتے تھے۔

موضوع سورۃ:

فرائض علماء کرام

نضیلت سورۃ الجمعۃ:

انه کتب الضحاك بن قيس الى النعمان بن بشير يسأله: اى شئ قرأ رسول الله ﷺ يوم الجمعة، سوى سورة الجمعة، فقال: كان يقرأ: هل أتاك. (أخرجه مسلم، كتاب الجمعة: ۵۹۸/۲)

حضرت ضحاک بن قیسؓ نے یہ پوچھنے کے لئے نعمان بن بشیر کے پاس خط بھیجا کہ رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) جمعہ کے دن کون سی سورت سوائے سورت جمعہ کے پڑھا کرتے تھے۔ آپ نے کہا کہ آپ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) ھل اتٰك پڑھا کرتے تھے۔

خواب میں سورۃ الجمعہ پڑھنے کی تعبیر:

حضرت ابن سیرینؒ نے فرمایا ہے۔ اگر خواب میں دیکھے کہ سورۃ الجمعہ پڑھتا ہے۔ دلیل ہے کہ حق تعالیٰ اس کو توبہ کرنا نصیب کرے گا۔ (تعبیر الرؤیا: ۳۶۰)

ترتیب جمی (62) ترتیب نزولی (110) آیات (11) رکوعات (2) کلمات (180) حروف (748) زبر (188) زیر (126) پیش (85) دوزبر (7) دوزیر (2) دو پیش (3) کھڑا زبر (23) کھڑی زیر (2) الٹا پیش (2) جزم (146) شد (56) مد (8)

خلاصہ رکوع: ۱:

(۱) فرائض علمائے کرام۔ (۲) نہ ادا کرنے کی حالت میں سزا (۳) صحیح ادا کرنے کا معیار۔ ماخذ (۱) آیت ۲۔ (۲) آیت ۵۔ (۳) آیت ۶۔

(۱) تسبیح کا مضمون سورۂ صف کے ابتداء میں ملاحظہ ہو۔ (۲) سید المرسلین خاتم النبیین ﷺ تسلیما کثیرا کثیرا کے چار فرض تھے۔ تلاوت آیات، تزکیہ نفوس تعلیم، تعلیم کتاب، تعلیم حکمت۔ یہی علمائے کرام ورثۃ الانبیاء کے فرائض ہوں گے۔ (۳) حضور انور ﷺ تسلیما کثیرا کثیرا کی بعثت آپ کے زمانہ کے بعد آنے والوں کے لئے بھی ہے۔ (۴) یہ مرتبہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جسے چاہے عطا فرمائے۔ (۵) یہود نے تورات کی تبلیغ و تعمیل کا حق ادا نہ کیا تو گدھے کہلائے اسی طرح جو امت اپنی کتاب اللہ کا حق ادا نہ کرے وہ اسی برے لقب کی مستحق ہوگی۔ (۶) تبلیغ کا حق ادا کرنے والی قوم مرنے سے نہیں ڈرا

کرتی۔ کیونکہ اسے معلوم ہے کہ میرے لئے اللہ تعالیٰ کے ہاں جنت اور مغفرت ہے۔(۷) یہود اپنے بداعمالی کے باعث موت کے لئے کبھی بھی تیار نہیں ہوسکتے۔(۸) اگر خوشی سے اللہ تعالیٰ کی راہ میں جان نہیں دیتے تو بالآخر مر کر ہمارے ہاں ہی آؤ گے۔ پھر تمہاری تمام بداعمالیاں سامنے رکھ دی جائے گی۔

## ربط بین الرکوعین:

ماقبل میں اپنے علم پر عمل نہ کرنے والے علماء کا بیان تھا۔ اس کے لیے اللہ تعالیٰ نے قبیح مثال ذکر کی اور اس میں اپنے علم پر عمل کی ترغیب کا بیان ہے۔

## خلاصہ رکوع ۲:

تبلیغ قرآن کا دن جمعہ ہے لہٰذا ہر مسلم کا فرض ہے کہ اس میں شریک ہو۔

### ربط آیات:

(۹) جمعہ کے دن اذان کے بعد سب کام چھوڑ کر فوراً مسجد میں ذکر الٰہی سننے کے لئے حاضر ہو جاؤ۔(۱۰) جب نماز ختم ہو جائے تو پھر جاؤ۔ کاروبار کرو اور جو سبق ذکر الٰہی کا سن کر آئے ہو اسے نہ بھلاؤ۔(۱۱) جمعہ کے وقت کوئی خرید نہ ہونے پائے۔ اس وقت کو یاد الٰہی میں صرف کرنے سے جو اجر ملے گا وہ تجارت کے نفع سے بدرجہا بہتر ہے۔

# سورة المنافقون

## سورة المنافقون مدنية، نزلت بعد سورة الحج

### سورۃ الجمعہ اور منافقون کے درمیان ربط:

ماقبل میں اہل علم کے فرائض کا بیان تھا اور اس میں وجیہ اور اہل حکومت کا بیان ہے اور اسی طرح ماقبل میں یہود کے علماء کا بیان تھا اور اس میں منافقین کا بیان ہے کہ اکثر ان میں یہود ہیں۔

### تسمیہ سورۃ المنافقون:

**(بسم اللّٰہ) الذی جعل المنا فقین فی الدرک الاسفل من النار (الرّحمٰن) فی الدنیا بتحذیر المؤمنین من موالات المنافقین (الرّحیم) بد خول المؤمنین یوم القیامة فی الجنة.**

ترجمہ: اس اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں جس نے منافقوں کے لئے جہنم کا سب سے نچلا طبقہ مقرر کیا۔ وہ بہت بڑا مہربان ہے کہ اس نے مومنوں کو منافقوں کی دوستی سے ڈرایا۔ وہ بڑا رحم والا ہے کہ وہ قیامت کے دن مومنوں کو جنت میں داخل کرے گا۔

## وجہ تسمیہ سورۃ المنافقون:

:اس سورت میں منافقین کی حالات مذکور ہے اس وجہ سے یہ سورت، سورت المنافقون سے مشہور ہوئی۔ قال تعالیٰ: اذا جاء ك المنافقون قالو انشهد انك لرسول الله والله يعلم انك لرسوله والله يشهد ان المنافقين لكذبون.

عن أبي هريرةؓ قال :كان رسول الله ﷺ يقرأ في صلاة الجمعة بسورة الجمعة فيحرض بها المؤمنين وفي الثانية بسورة المنا فقين فيقرع بها المنا فقين ، (الدر المنثور:٨..١٧٠)

ترجمہ: حضرت ابوہریرۃؓ سے روایت ہے فرمایا: رسول اللہ ﷺ تسلیماً کثیراً کثیراً نماز جمعہ میں سورت جمعہ پڑھا کرتے تھے، پس اس کے ذریعے مؤمنوں کو ابھارا کرتے تھے اور دوسری رکعت میں سورت منافقون پڑھ کر اس سے منافقوں کو چوٹ لگایا کرتے تھے۔

## موضوع سورۃ:

فرائض اہل دولت۔

## فضیلت سورۃ المنافقون:

عن ابن عباسؓ أن النبي ﷺ كان يقرأ في صلاة الفجر يوم الجمعة، آلم تنزيل السجدة، وهل أتى على الانسان حين من الدهر، وأن النبي ﷺ كان يقرأ في صلاة الجمعة، سورة الجمعة والمنافقون.

(أخرجه مسلم، كتاب الجمعة: ٥٩٧/٢)

## خواب میں سورۃ المنافقون پڑھنے کی تعبیر:

حضرت ابن سیرینؒ نے فرمایا ہے۔ اگر خواب میں دیکھے کہ سورۃ المنافقون پڑھتا ہے۔ دلیل ہے کہ منافق ہوگا۔ حضرت جعفر صادقؒ نے فرمایا ہے۔ اس کو چاہیئے کہ نفاق سے توبہ کرے۔ (تعبير الرّويا: ٣٦٠)

ترتیب جمعی (63) ترتیب نزولی (104) آیات (11) رکوعات (2) کلمات (180) حروف (776)

زبر(270) زیر(92) پیش(113) دو زبر(2) دو زیر(3) دو پیش(4) کھڑا زبر(35) کھڑی زیر(1) الٹا پیش(1) جزم(162) شد(60) مد(13)

## خلاصہ رکوع ۱:

اہل دولت اگر باوجود وسعت ہونے کے انفاق فی سبیل اللہ نہ کریں تو ان پر نفاق کا حکم لگتا ہے۔ ماخذ آیت ۷۔

### ربط آیات:

(۱) منافق رسالت کی زبانی شہادت دیتے ہیں لیکن دل میں آپ کے رسالت کے منکر ہیں۔ (۲) یہ بے ایمان جھوٹی قسمیں کھا کر اپنے آپ کو شمشیر اسلام سے بچا لیتے ہیں اور پھر لوگوں کو اسلام سے بہکاتے رہتے ہیں۔ (۳) مرض نفاق ان میں اس طرح پیدا ہوا ہے۔ (۴) ان کی صورت اور باتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ پکے مسلمان ہیں۔ درحقیقت انہیں اسلام سے کوئی تعلق نہیں چونکہ ان میں اسلام تو نمائشی ہے لہٰذا جو اصلاح کی بات کہی جائے یہ خیال کرتے ہیں کہ یہ چوٹ ہم پر ہو رہی ہے۔ کفار سے بڑھ کر اسلام کے اصلی دشمن یہی ہیں۔ (۵) رسول اللہ ﷺ تسلیماً کثیراً کثیراً کے حضور میں حاضر ہو کر سابقہ غلطیوں سے توبہ کر کے صحیح اسلام کا پابند ہونے کی جب دعوت ہے تو منہ موڑ لیتے ہیں اور تکبر سے اعراض کر جاتے ہیں۔ (۶) چونکہ یہ خود معافی مانگنے کے لئے تیار نہیں اس لئے حضور انور ﷺ تسلیماً کثیراً کثیراً بھی ان کے حق میں استغفار کر دیں تو بھی انہیں کوئی نفع نہیں ہوگا۔ (۷) ان کی عداوت اسلام ملاحظہ ہو۔ (۸) رسول اللہ ﷺ تسلیماً کثیراً کثیراً کے وجود اقدس کے جانی دشمن ہیں۔

### ربط بین الرکوعین: (۱، ۲)

ماقبل میں منافقین کا بیان تھا کہ منافقین اپنے آپ کو کثرت مال کی بناء پر معززین سمجھتے ہیں اور اب اللہ تعالیٰ نے یہاں مومنوں کو ارشاد فرمایا کہ یہ اموال تمہیں اللہ کی یاد سے غافل نہ کر دے۔

## خلاصہ رکوع ۲:

مسلمانوں کو بیداری کی تلقین۔ تاکہ ان کے اندر مرض نفاق کے اسباب پیدا نہ ہوں۔ ماخذ آیت ۹، ۱۰۔

### ربط آیات:

(۹) اے مسلمانو! تمہیں مال اور اولاد یاد الٰہی سے غافل نہ کرنے پائیں۔ (۱۰) اور مرنے سے پہلے انفاق فی سبیل اللہ کی

مشق رہے تاکہ موت کے وقت حسرت باقی نہ رہے۔(۱۱) اگر پہلے انفاق فی سبیل اللہ کیا تو موت کے وقت ہرگز مہلت نہیں ملے گی۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کو علم ہے کہ تم غفلت شعار ہو۔

# سورة التغابن

## سورة التغابن مدنية، نزلت بعد سورة التحريم

سورۃ المنافقین اور التغابن کے درمیان ربط:

سورۃ منافقون میں یہ بیان تھا کہ جب رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) آئے تو مومنوں نے مانا اور منافقین نے زبان سے مانا نہ کہ دل سے اور کہا "قَالُوا نَشْهَدُ إِنَّكَ لَرَسُولُ اللّٰهِ ...تا... إِنَّ الْمُنَافِقِينَ لَكٰذِبُونَ" اب اسی سورت کی پہلی رکوع میں آپ نے جو اصولی تین باتیں ذکر کیے ہیں اس کا ذکر ہے۔ "يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَافِي السَّمٰوٰتِ ومافي الأرضِ .....أَلَم يأتِكُم نَبَؤُ الَّذِينَ كَفَرُوا" تک یہ توحید ہے۔

دوسری رسالت "وَاللّٰهُ غَنِيٌّ حَمِيدٌ" تک یہ رسالت کا مسئلہ ہے آگے قیامت کا بیان ہے

تسمیہ سورۃ التغابن:

(بسم اللّٰه) الذي يأخذ حق المظلوم من الظالم يوم القيامة (الرّحمٰن) بالامهال في الدنيا للظالم (الرّحيم) في الآخرة باعطاء جزاءه للمظلوم.

ترجمہ: اس اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو کہ قیامت کے دن ظالم سے مظلوم کا حق دلوائے گا۔ دنیا میں ظالم کو مہلت دے کر مہربانی کرتا ہے۔ وہ آخرت میں مظلوم کو ثواب اور بدلہ عطا کرے گا۔

وجہ تسمیہ سورۃ التغابن:

لفظ تغابن کے واقع ہونے کی وجہ سے اس سورت کو تغابن کہا جاتا ہے۔ قال تعالىٰ: يوم يجمعكم ليوم الجمع ذلك يوم التغابن

عن ابن عباسؓ قال :نزلت سورة التغابن بالمدينة. (البيهقي في الدلائل:٧.١٤٢)

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے فرمایا: سورت تغابن مدینہ میں نازل ہوئی۔

موضوع سورت:

(۱) آیات انفس وآفاق رسول اللہ ﷺ تسلیماً کثیراً کثیراً کے اتباع کے لئے مجبور کرتی ہیں۔(۲) اور رسول ﷺ تسلیماً کثیراً کثیراً کے اتباع سے قیامت کے دن فوز عظیم حاصل ہوگا۔(۳) اور رفع موانع۔

فضیلت سورۃ التغابن:

عن عرباض بن ساريةؓ أن رسول اللهﷺ كان يقرأ المسبحات قبل أن يرقد وقال: ان فيهن آية أفضل من ألف آية. (أخرجه أبو داؤد، كتاب ابواب الأدب النوم: ۲/۵۵۰)

حضرت عرباض بن ساریہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) سونے سے قبل مسبحات پڑھا کرتے تھے اور فرماتے کہ ان سورتوں میں ایک آیت ہے جو ہزار آیتوں سے افضل ہے۔

خواب میں سورۃ التغابن پڑھنے کی تعبیر:

حضرت ابن سیرینؒ نے فرمایا ہے۔ اگر خواب میں دیکھے کہ سورۂ تغابن پڑھتا ہے۔ دلیل ہے کہ بہت سے صدقات دے گا۔

(تعبیر الرّؤیا: ۳۹۰)

ترتیب جمعی (64) ترتیب نزولی (108) آیات (18) رکوعات (2) کلمات (241) حروف (1070) زبر (341) زیر (145) پیش (132) دو زبر (16) دو زیر (4) دو پیش (19) کھڑا زبر (36) کھڑی زیر (3) الٹا پیش (2) جزم (214) شد (80) مد (12)

خلاصہ رکوع ۱:

آیات انفس وآفاق رسول اللہ ﷺ تسلیماً کثیراً کثیراً کے اتباع کے لئے مجبور کرتی ہیں اور آپ کے اتباع سے قیامت کے دن فوز عظیم حاصل ہوگا۔ ماخذ آیات انفس آیت ۲۔ آیات آفاق آیت ۵۔ فوز قیامت آیت ۹۔

ربط آیات:

(۱) اس کی توضیح سورہ صف کے ابتداء میں ملاحظہ ہو۔(۲) جذبات فطرت غذائے فطرت کے حصول کے متمنی ہیں۔(۳) غذائے فطرت وہی مہیا کرسکتا ہے جس نے فطرت بنائی ہے۔ کیونکہ وہی اس کا محرم اسرار ہوگا اور وہ اللہ تعالیٰ ہے۔ جس نے زمین وآسمان بنایا اور تمہیں ماں کے رحم میں صورت عطا فرمائی۔(۴) اس کا علم زمین وآسمان پر حاوی ہے اور تمہاری استعداد مخفیہ اور اعمال ظاہری کو بھی اچھی طرح جانتا ہے۔(۵) کیا پہلے مخالفین حق کے واقعات سے آگاہ نہیں ہو کہ ان

پر تباہی کیوں آئی۔(۶) انہوں نے انبیاءؑ کی تعلیم سے فائدہ نہ اٹھایا اور منہ موڑ لیا۔(۷) اعراض کا باعث اصلی انکار قیامت تھا۔انہوں نے خیال کیا کہ اس پابندی کی کیا ضرورت ہے۔(۸) لہٰذا اے مخاطبین قرآن! تم اس غلطی کو نہ دہراؤ۔اللہ تعالیٰ کے فرامین جو رسول اللہ ﷺ تسلیماً کثیراً کثیراً بصورت قرآن پہنچا رہے ہیں انہیں مان جاؤ۔(۹) ہار جیت کا ایک دن آرہا ہے اس دن کی جیت ایمان باللہ اور عمل صالح کے باعث ہوگی اور اس دن کی کامیابی بڑی کامیابی ہے۔(۱۰) ایمان باللہ اور عمل صالح سے انکار کرنے والے دوزخی ہیں اور وہ بہت برا ٹھکانہ ہے۔

## ربط بین الرکوعین (۱، ۲)

ماقبل میں مومنوں کے نیک اعمال پر عمل کرنے کا بیان ہے۔اور اسمیں ان کے عقائد کا بیان ہے۔

## خلاصہ رکوع ۲:

اتباع نور میں مصائب پیش آئیں گی ایسے وقت میں اتباع سے جی نہ چرایا جائے۔رفع موانع یعنی جو موانع ایمان اور عمل صالح میں پیش آسکتے ہیں۔ماخذ آیت۔۱۱، ۱۴، ۱۵

### ربط آیات:

(۱۱) مقصد زندگی یوم التغابن کی فوز عظیم ہو اور دنیا میں جو مصائب آئیں تو ان سے سبق ہدایت حاصل کیا جائے۔(۱۲) اس مقصد سے آدمی ادھر اُدھر نہ ہٹنے پائے۔ورنہ رسول اللہ ﷺ تسلیماً کثیراً کثیراً اپنا فرض ادا فرما چکے ہیں۔(۱۳) بجائے اپنے قویٰ پر اعتماد کرنے کے ہر کام میں اعتماد علی اللہ ہونا چاہیئے۔جب جلوت و خلوت میں یہ خیال رہے گا تب اطاعت اللہ اور اطاعت رسول کا حق ادا ہو سکے گا۔(۱۴) اے مسلمانو! ادائے فرض منصبی میں ازواج اور اولاد حارج نہ ہونے پائیں اور ان کی حرکات قبیحہ پر صبر کیا جائے۔(۱۵) اموال اور اولاد فتنہ یعنی امتحان ہیں لہٰذا ان سے قطع تعلق بھی نہ کیا جائے ورنہ رہبانیت ممنوعہ لازم آئے گی اور ان کے پھندے میں پھنس کر فرض منصبی سے بھی انسان غافل نہ ہونے پائے۔(۱۶) اپنی استطاعت کے مطابق تقویٰ اور سمع و اطاعت میں فرق نہ آنے پائے۔(۱۷) جو انفاق فی سبیل اللہ ہوگا اس کا کئی گنا اجر ملے گا۔علاوہ اس کے مغفرت نصیب ہوگی۔اللہ تعالیٰ قدردان ہے کسی کا حق تلف نہیں کرتا۔(۱۸) وہ جانتا ہے کہ کون اس کے لئے وقت اور روپیہ خرچ کر رہا ہے اور مصائب اٹھا رہا ہے اور کون دوسرے اغراض پیش نظر رکھے ہوئے ہے۔





# سورة الطلاق

## سورة الطلاق مدنية، نزلت بعد سورة الدهر

سورۃ التغابن اور الطلاق کے درمیان ربط:

پہلی سورت میں یہ بیان تھا کہ تمھاری بیویوں اور اولاد میں سے بعض تمھارے دشمن ہے يٰـاَيُّهَـا الَّـذِيـنَ اٰمَنُـوا اِنَّ مِن اَزْوَاجِكُم وَاَوْلَادِكُم عَدُوًّا لَّكُم...الخ اب اسی سورت میں طلاق کا ذکر ہے جو زوجین کے درمیان سبب دشمنی بنتی ہے۔

تسمیہ سورۃ طلاق:

(بسم اللّٰہ)الذی جعل الطلاق رافعا للنکاح(الرّحمٰن) فی الدنیا بتفریق الزوجین به(الرّحیم) بالعدۃبعد الطلاق.

ترجمہ: اس اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں جس نے عقد نکاح کو ختم کرنے والا طلاق مقرر کیا۔ وہ بڑا مہربان ہے کہ دنیا میں اس (طلاق) کے ذریعہ میاں بیوی کی تفریق کو جائز قرار دی۔ وہ بڑا رحم والا ہے کہ طلاق کے بعد عدت کا حکم فرمایا۔

وجہ تسمیہ سورۃ الطلاق:

طلاق اور عدت کے احکام اس سورت میں بیان ہوئے اس لیے اس سورت کا نام سورت طلاق ہے۔ قال تعالیٰ: یا یها النبی اذا طلقتم النساء فطلقو هن لعدتهن

عن ابی بن کعب عن رسول اللّٰہ ﷺ :من قرأسورة الطلاق مات علی سنة رسول اللّٰہ

(الکشف والبیان:۲۷۱.۱۲)

ترجمہ: حضرت ابی بن کعب رسول اللہ ﷺ تسلیماً کثیراً کثیراً سے نقل کرتے ہیں: جس نے سورت طلاق پڑھی وہ سنت نبوی ﷺ تسلیماً کثیراً کثیراً پر مرے گا۔

موضوع سورت:

حقوق العباد میں ترمیم وتنسیخ جائز نہیں۔

فضیلت سورۃ الطلاق:

عن ابی بن کعبؓ عن رسول اللّٰہ ﷺ من قرأ سورة الطلاق مات علی سنة رسول اللّٰہ ﷺ.

(أخرجه الثعلبي في الكشف والبيان: ١٢/ ٢٧١، تفسير الزمخشري: ٤/ ٥٦١، تفسير البيضاوي: ٥/ ٢٢٣، السراج المنير: ٤/ ٣٢٣، تفسير أبي السعود: ٨/ ٢٦٥، والواحدي: ٤/ ٣١٠)

حضرت ابی بن کعبؓ رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) سے نقل کرتے ہیں کہ جو آدمی سورت طلاق پڑھا کرے تو اس کو موت سنت طریقہ رسول پر ہوگی۔

## خواب میں سورۃ الطلاق پڑھنے کی تعبیر:

حضرت ابن سیرینؒ نے فرمایا ہے۔ اگر خواب میں دیکھے کہ سورۃ الطلاق پڑھتا ہے۔ دلیل ہے کہ عورتوں سے گفتگو کرے گا۔

(تعبیر الرؤیا: ٣٦٠)

**ترتیب جمعی (65) ترتیب نزولی (99) آیات (12) رکوعات (2) کلمات (247) حروف (1270) زبر (395) زیر (162) پیش (147) دو زبر (20) دو زیر (19) دو پیش (1) کھڑا زبر (58) کھڑی زیر (6) الٹا پیش (10) جزم (214) شد (122) مد (15)**

## خلاصہ رکوع ۱:

مسائل طلاق۔ ماخذ آیت ا۔

### ربط آیات:

(ا) طلاق طہر میں ہونی چاہیے اور عدت خاوند کے گھر میں بسر ہو اگر خدانخواستہ زنا اس عورت سے سرزد ہو تو اجرائے حد کے لئے باہر نکالا جائے۔ (۲) طلاق رجعی کی عدت قریب الاختتام ہو۔ اس وقت رکھنا چاہتے ہو تو رکھ لو ورنہ عزت سے رخصت کر دو اور رجعت پر دو گواہ مقرر کر دو۔ (۳) قانون الٰہی کی پابندی کرنے والے مرد کی ضرورت اللہ تعالیٰ پوری کر دے گا۔ جہاں سے اس کا وہم و گمان بھی نہ ہوگا۔ البتہ ہر چیز کا اندازہ ہے جب وقت آئے گا تب کام ہوگا۔ (۴) حیض سے مایوس ہونے والی عورت کی عدت تین ماہ ہے اور حاملہ کی وضع حمل تک ہے۔ (۵) یہ اللہ تعالیٰ کا فیصلہ ہے۔ (۶) مطلقہ کو اپنی وسعت کے مطابق ٹھہراؤ اور انہیں تنگ نہ کرو اور حاملہ پر وضع حمل تک خرچ کرو۔ (۷) ہر شخص قانون سابق پر عمل کرنے میں اپنی خداداد وسعت سے کام لے۔

## ربط بین الرکوعین:

ماقبل میں تقویٰ کی اہمیت کا بیان تھا اور اس میں تقویٰ سے اعراض کا بیان ہے۔

**خلاصہ رکوع ۲:**

حقوق العباد میں ترمیم و تنسیخ کرنے سے بھی عذاب الٰہی آتا ہے۔ ماخذ آیت ۸۔

**ربط آیات:**

(۸) اس سے ماقبل احکام طلاق تھے۔ اس کے بعد یہ کہا جاتا ہے کہ بہت سی بستیاں اپنے رب کے فرمان اور انبیاءؑ کا اتباع نہ کرنے کے باعث سخت عذاب میں مبتلاء ہوئیں۔ لہٰذا ربط یہی ہوگا کہ احکام طلاق جو ماسبق میں ذکر کئے گئے ہیں اگر ان کی مخالفت ہوئی تو ویسی سزا ملے گی۔ جس طرح حقوق اللہ کی مخالفت کے باعث ملا کرتی ہے۔ واللہ اعلم۔ (۹) انہوں نے اپنے اپنے کیے کی سزا پائی۔ (۱۰) ان کے لئے سخت عذاب تیار ہے۔ اے مسلمانو! تم اس غلطی سے اپنے آپ کو بچانا۔ (۱۱) اس قسم کی غلطی سے بچنے کی فقط ایک تدبیر ہے کہ رسول ﷺ تسلیماً کثیراً کثیرا کا اتباع کیا جائے۔ (۱۲) اللہ تعالیٰ نے سات آسمان اور اتنی ہی زمینیں پیدا کی ہیں۔ ان زمینوں میں امر الٰہی نازل ہوتا ہے۔ یعنی ان احکام مذکورہ الصدر کو آہستہ آہستہ تبلیغ کر کے پہنچایا جائے تا کہ ارادہ الٰہی پورا ہو جائے۔ کہ چپہ چپہ زمین پر حکم الٰہی پہنچ جائے۔ واللہ اعلم۔

# سورۃ تحریم

## سورۃ تحریم مدنیۃ، نزلت بعد سورۃ الحجرات

**سورۃ الطلاق اور التحریم کے درمیان ربط:**

ماقبل میں عورتوں کے احکام اور نبی کریم ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کو خطاب تھا اور اسمیں بھی اس طرح نبی اکرم ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کو اللہ تعالیٰ کے قول میں خطاب ہے "یاایھا النبی لم تحرم ما احل اللہ" .. الخ.

**تسمیہ سورۃ تحریم:**

**(بسم اللہ) الذی احل علی النبی ﷺ ما حرم من العسل علی نفسہ (الرحمٰن) علیہ فی الدنیا بالکفارۃ (الرحیم) علیہ بالمغفرۃ فی القیامۃ.**

ترجمہ: اس اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں جس نے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ (تسلیما کثیرا کثیرا) پر وہ شہد حلال کر دیا تھا۔ جو انہوں نے اپنے آپ پر حرام کر دیا تھا۔ دنیا میں کفارے کا حکم دے کر آپ ﷺ (تسلیما کثیرا کثیرا) پر بہت زیادہ

مہربان ہے۔ قیامت میں مغفرت کا حکم دے کر آپ پر بہت زیادہ رحم والا ہے۔

وجہ تسمیہ سورۃ التحریم:

اپنے اوپر حضور ﷺ تسلیماً کثیراً نے کوئی چیز حرام فرمائی تھی، ابتدائے سورت میں اسی بابت عتاب کے نزول سے سورت کی ابتداء ہوئی؛ اس لیے یہ سورت، سورت تحریم کہلاتی ہے۔

عن ابن عباسؓ قال: نزلت سورة التحريم بالمدينة. (الدر المنثور: ٨..٢١٣)

ترجمہ: ابن عباسؓ سے روایت ہے فرمایا: سورت تحریم مدینہ میں نازل ہوئی۔

موضوع سورت:

انسان کے فرض منصبی میں کوئی چیز حارج نہیں ہونی چاہیئے۔

فضیلت سورۃ التحریم:

عن ابی بن كعبؓ، عن رسول اللهﷺ قال: من قرا سورة يايها النبی لم تحرم ما أحل الله لك أعطاه توبة نصوحا.

(تفسير الكشف والبيان: ٢٨٨/١٢، تفسير الزمخشری: ٥٧٤/٤، تفسير البيضاوی: ٢٢٧/٥، السراج المنير: ٣٣٦/٤، تفسير ابی السعود: ٨ / ٢٧٠، تفسير حدائق الروح والريحان: ٤٥٣/٢٩)

حضرت ابی بن کعبؓ رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کی روایت نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) نے فرمایا: جو کوئی يايها النبی لم تحرم پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کو خاص توبہ کی توفیق عطا فرمائیں گے۔

خواب میں سورۃ التحریم پڑھنے کی تعبیر:

حضرت ابن سیرینؒ نے فرمایا ہے۔ اگر کوئی خواب میں دیکھے کہ سورۃ التحریم پڑھتا ہے۔ دلیل ہے کہ اپنے گھر میں نفاق کی بات کرے گا۔ (تعبير الرؤيا: ٣٦٠)

ترتیب جمعی (66) ترتیب نزولی (107) آیات (12) رکوعات (2) کلمات (249) حروف (1060) زبر (385) زیر (135) پیش (102) دوزبر (11) دوزیر (12) دوپیش (7) کھڑا زبر (54) کھڑی زیر (5) الٹا پیش (4) جزم (161) شد (82) مد (17)

## خلاصہ رکوع ۱:

اگر ازواج مطہرات رسول اللہ ﷺ تسلیما کثیرا کثیرا کے فرض منصبی میں حارج ہوں گی تو رسول اللہ ﷺ تسلیما کثیرا کثیرا انہیں طلاق دے دیں گے۔ علیٰ ہذا القیاس مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ اپنے ساتھ اہل وعیال کو بھی جہنم سے بچائیں کہ انہیں فرض منصبی اسلام میں حارج نہ ہونے دیں۔ ماخذ (۱) ۴،۵۔ (۲) ۶۔

## ربط آیات:

(۱) آپ کا فرض منصبی یہ ہے کہ حلال وحرام کو اپنے اپنے درجہ میں امت کو پیش فرمائیں۔ لہٰذا حلال کو حرام بنانا فرض منصبی کے خلاف ہوگا۔ اور اس کا موجب ازواج مطہرات میں سے بعض ازواج ہو رہی ہیں۔ لہٰذا انتباہ ہو رہا ہے کہ اس طرح نہیں ہونا چاہیے۔ (۲) اگر خلاف مصلحت قسم بھی کھائی جائے تو کفارہ دے کر انسان حلال ہو جائے۔ (۳) شہد کا استعمال قطعی ترک کرنے کا ارادہ فرمایا اور بعض ازواج نے اطلاع پائی تو آپ نے انہیں ظاہر کرنے سے منع فرمادیا۔ انہوں نے آگے یہ بات کہہ دی اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے رسول ﷺ تسلیما کثیرا کثیرا کو اس واقعہ سے مطلع فرمایا۔ (۴) اگر تم دونوں اس قسم کی حرکتوں سے باز آجاؤ تو بہتر ہے۔ (۵) ورنہ آپ انہیں طلاق دے دیں گے اور اللہ تعالیٰ آپ کو اور ازواج تبدیل فرمادے گا۔
(۶) اے مسلمانوں! گزشتہ واقعہ سے تمہیں بھی سبق حاصل کرنا چاہیے۔ کہ تمہاری ازواج اولاد بھی فرض منصبی میں حارج نہ ہونے پائیں ورنہ سخت سزا ملے گی۔
(۷) اور قیامت کے دن کوئی عذر نہیں سنا جائے گا۔

## ربط بین الرکوعین.

ماقبل میں اللہ تعالیٰ کے قول "یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِیْكُمْ نَارًا" میں مومنوں کو خطاب تھا اور اس میں اللہ تعالیٰ کے قول کے ساتھ آگ سے نجات پانے کا بیان ہے۔ کہ "یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا"

## خلاصہ رکوع ۲:

صحیح رجوع الی اللہ کی جزائے خیر۔ مقربین الٰہی کے ساتھ نسبت دنیاوی بغیر اتباع کوئی چیز نہیں ہے۔ ماخذ (۱) آیت ۸۔ (۲) آیت ۱۰۔

## ربط آیات:

(۸) صحیح معنیٰ میں انابت الی اللہ کے یہ نتائج ہیں۔ (۹) جس جماعت میں رجوع الی اللہ کا صحیح جذبہ پیدا کرانا چاہتے ہیں ان

کی معاندین سے علیحدگی لازمی ہے۔(۱۰) ظاہری نسبت دنیا سے یہ دونوں ازواج انبیاءؑ کی نجات نہیں پا سکتیں اور دوسرے معذبین کے ساتھ جہنم میں جائیں گی۔(۱۱) فرعون کی بیوی کا بظاہر تعلق فرعون جیسے بد دماغ، بے ایمان شوہر کے ساتھ ہے لیکن دل سے وہ اللہ تعالیٰ کی مخلص فرمانبرداری لونڈی ہے تو وہ اپنے اعمال کے باعث جنت میں جائے گی۔(۱۲) ایسی خدا پرست جماعت کی تمام ضروریات کا اللہ تعالیٰ کفیل ہے جس طرح مریمؑ کی ہر ضرورت بامر الٰہی پوری ہوتی رہی۔

# سورۃ الملک

## سورۃ الملک مکیۃ، نزلت بعد سورۃ الطور

سورۃ التحریم اور الملک کے درمیان ربط:

ماقبل میں رسالت کا بیان تھا اور اسمیں توحید کا بیان ہے اور اسی طرح ماقبل میں رسالت کے حقوق کا بیان ہے اور اس میں توحید کے حقوق کا بیان ہے اور اسی طرح ماقبل میں نیک بختوں اور بد بختوں کا بیان تھا اور اس میں ان کے انجام کا بیان ہے۔

تسمیہ سورۃ ملک:

(بسم اللّٰہ) الذی بارك فی ملكه (الرّحمٰن) بالبركة فی السمٰوٰت والارض فی الدّنیا (الرحمن) فی الاخرة علی المؤمنین خاصتاً.

ترجمہ: اس اللہ تعالیٰ کے نام شروع کرتا ہوں جس کی بادشاہت برکت والی ہے جس نے دنیا میں آسمانوں اور زمین میں برکات رکھ کر بڑی مہربانی کی۔وہ آخرت میں صرف مومنوں پر رحم کرے گا۔

وجہ تسمیہ سورۃ الملک:

اس سورت کے ابتداء میں اس ذات کی تعظیم وتقدیس کا ذکر ہے جس کے قبضہ قدرت میں بادشاہی ہے۔بس اسی لیے اس سورت کا نام سورت ملک پڑ گیا۔قال تعالیٰ: تبارك الذی بیده الملك وهو علی كل شیء قدیر.

عن ابن مسعودؓ .... كنا نسمیها فی عهد رسول اللّٰه ﷺ المانعة وانها لفی كتاب اللّٰه سورة الملك .... (اخرجه الطبرانی فی الكبیر :رقم حدیث: ۱۰۲۵٤، ۱۰، ۱۷۵)

ترجمہ: حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے فرمایا: ہم عہد نبوی میں اس سورت کو مانعہ کہا کرتے تھے۔

دوسرا نام سورۃ تبارک: (السیوطی فی الاتقان: وروح المعانی: ۲،۲۹)

عن ابن مسعودؓ قال: قال رسول الله ﷺ : تبارك هی المانعة من عذاب القبر .

(الدر المنثور :۸ ..۲۳۱)

ترجمہ: حضرت ابن مسعودؓ سے روایت کہا: رسول اللہ ﷺ تسلیما کثیراً کثیراً نے فرمایا"سورت تبارک عذاب قبر کو روکنے والی ہے۔

## تیسرا نام: سورۃ المنجیۃ:

(القرطبی: ۱۸، ۲۰۵، والبیضاوی: ۲: ۵۰۹، وأبیالسعود : ۲: ۹، والجمل : ۵: ۳۷۳)

**وفی الاتقان :۱٤۹: عن تاریخ ابن عساکر من حدیث انسؓ أن رسول الله ﷺ سماها المنجیة.**

ترجمہ: حضرت انسؓ کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ تسلیما کثیراً کثیراً نے اس سورت کو سورت منجیہ کہا ہے۔

موضوع سورۃ:

مخالفین سے کہا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو اس نظام عالم کا بادشاہ مان کر وفاداری کا ثبوت دو۔

فضیلت سورۃ الملک:

**عن أبی هریرةؓ عن النبی ﷺ ان سورة من القرآن ثلاثون آیة شفعت لرجل حتی غفر له، وهی سورة تبارك الذی بیده الملك.**

(أخرجه الترمذی، کتاب فضائل القرآن: ۲/ ۱۳۲)

حضرت ابوهریرہؓ نبی کریم ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) سے روایت کرتے ہیں کہ قرآن کی تیس آیات پر مشتمل ایک سورت ایسی ہے جو اپنے پڑھنے والے کے لئے اس وقت تک شفاعت کرتی رہے گی جب تک اس کی مغفرت نہ کر دی جائے اور وہ **تبارک الذی بیده الملک** ہے۔

خواب میں سورۃ الملک پڑھنے کی تعبیر:

حضرت ابن سیرینؒ نے فرمایا ہے۔ اگر خواب میں دیکھے کہ سورۃ الملک پڑھتا ہے۔ دلیل ہے کہ اس کو عذاب قبر نہ ہوگا۔

(تعبیر الرؤیا: ۳۶۱)

ترتیب جمعی (67) ترتیب نزولی (77) آیات (30) رکوعات (2) کلمات (335) حروف (1313) زبر (457) زیر (182) پیش (149) دو زبر (13) دو زیر (19) دو پیش (12) کھڑا زبر (33) کھڑی زیر (5) الٹا پیش (2) جزم (279) شد (95) مد (15)

## خلاصہ رکوع ۱:

(۱) اللہ تعالیٰ اس سارے جہان کا بادشاہ ہے۔ (۲) کیونکہ اسی نے بنایا ہے۔ (۳) جو اس بادشاہ سے بغاوت کریگا جیل خانہ میں بھیجا جائیگا۔ اور وہ جہنم ہے اور جو وفاداری کا ثبوت دیں گے وہ مغفرت اور اجر کبیر پائیں گے۔ ماخذ ۱) آیت ا۔ (۲) آیت ۳ تا ۵۔ (۳) آیت ۶ تا ۱۱۔ (۴) آیت ۱۲۔

### ربط آیات:

(۱) وہ ذات بابرکت ہے جس کے قبضے میں بادشاہی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ (۲) موت وحیات اشیاء کی باگ اسی کے قبضہ میں ہے۔ (۳) اسی نے سات آسمان بنائے اور ان میں کوئی کجی وغیرہ نہیں۔ (۴) اچھی طرح غور کر کے دیکھو اس میں کوئی نقص نہیں نکلے گا۔ (۵) اور دنیا کے آسمان کو ستاروں سے سجایا اور انہیں شیاطین کے لئے رجم بنایا۔ (۶) بغاوت کرنے والوں کے لئے جہنم ہے۔ (۷) جب اس میں ڈالے جائیں گے تو اس کی گدھے کی سی آواز سنیں گے۔ (۸) قریب ہوگی کہ غصہ سے پھٹ جائے۔ جب کوئی جماعت اس میں ڈالی جائے گی تو دربان دوزخ سے یہ مکالمہ ہوگا۔ کیا تمہارے پاس نذیر نہیں آئے تھے۔ (۹) یہ لوگ اپنی بے راہ روی کو تسلیم کریں گے۔ (۱۰) اور شامت اعمال کو جہنم رسید ہونے کا سبب مان لیں گے۔ (۱۱) اپنے گناہوں کا اقرار کریں گے۔ (۱۲) وفاداری کرنے والوں کی یہ جزائے خیر ہوگی۔ (۱۳) تمہارے تمام حالات سے اللہ تعالیٰ پورا باخبر ہے۔ (۱۴) جس ذات نے اس مشین انسانی کے پرزے بنائے ہیں کیا وہ اس کے افعال سے آگاہ نہیں ہوسکتا۔

## ربط بین الرکوعین. (۱،۲)

ماقبل میں توحید کے دلائل کا بیان تھا اور اس میں اسی طرح توحید کے دلائل کا بیان ہے۔

## خلاصہ رکوع ۲:

وہ زمین و آسمان سے گوناگون عذاب لانے پر قادر ہے۔ تمہارے لشکر اس کے لشکر کے مقابلہ میں کام نہیں آسکتے۔ ماخذ

(۱) آیت ۱۶۔ (۲) آیت ۱۷۔ (۳) آیت ۲۰۔

ربط آیات:

(۱۵) اسی نے زمین کو تابع بنایا ہے۔ (۱۶، ۱۷) کیا تم لوگ اللہ تعالیٰ کے ان عذابوں سے مامون ومحفوظ ہو چکے ہو۔ (۱۸) پہلے لوگوں نے جب جھٹلایا تو دیکھو کیسی سزا پائی۔ (۱۹) زمین وآسمان کے علاوہ عالم کی تمام اشیاء بھی اسی کی تابع فرمان ہیں۔ جسے چاہے تم پر مسلط کر دے۔ (۲۰) کیا تمہارے یہ لشکر اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بچا سکتے ہیں۔ (۲۱) اگر اللہ تعالیٰ تمہارا رزق بند کر دے تو بتلاؤ تمہیں کون رزق دے سکتا ہے۔ ۲۲: بتلاؤ کہ ایسے مالک سے تعلق درست کرنے والا بہتر یا بگاڑ پیدا کر کے اوندھا جانے والا بہتر ہے۔ (۲۳) اسی نے تمہیں بنایا اور کان آنکھیں اور دل عطا فرمائے۔ (۲۴) اسی نے تمہیں زمین میں بنایا اور دوبارہ اسی کی طرف جمع کیے جاؤ گے۔ (۲۵) پوچھتے ہیں کہ یہ جمع ہونے والا واقعہ کب ہوگا۔ (۲۶) اس کے وقت کا علم فقط اللہ تعالیٰ ہی کو ہے۔ (۲۷) جب عذاب الٰہی قریب دیکھیں گے تو ان کے منہ سیاہ ہو جائیں گے۔ اس وقت کہا جائے گا یہی وہ چیز ہے جو تم چاہتے تھے۔ بہر حال تمہیں ہمارا خیال چھوڑ کر اپنے بچاؤ کی کوئی صورت ضرور سوچ لینی چاہیے۔ (۲۹) ہمارا تو اس رحمٰن پر ایمان ہے اور اسی پر بھروسہ ہے تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ کون گمراہی میں تھا۔ (۳۰) تم اس قدر محتاج ہو کہ اگر پانی خشک ہو جائے تو اس کے سوا تمہیں پانی کا گھونٹ کہیں سے نہ مل سکے۔

# سورۃ القلم

## سورۃ القلم مکیۃ، نزلت بعد سورۃ العلق

سورۃ الملک اور القلم کے درمیان ربط۔

ماقبل میں اللہ تعالیٰ کے قول ''فَسَتَعْلَمُونَ مَنْ هُوَ فِي ضَلَٰلٍ مُّبِينٍ'' کا اور سورۃ القلم میں ''وَيُبْصِرُونَ بِأَيِّكُمُ الْمَفْتُونُ'' کا بیان ہے پس دونوں کے درمیان ربط حاصل ہوا اور اسی طرح ماقبل میں توحید کے بارے میں بیان تھا اور اس میں رسالت کے طاعنین کا بیان ہے۔

تسمیہ سورۃ قلم:

(بسم اللّٰه) الذی ارشد لمحمد ﷺ فی کتابه (الرّحمٰن) علیه فی الدنیا بارساله (الرّحیم) علیه فی الآخرة بالمقام المحمود.

ترجمہ: اس اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں جس نے حضرت محمد مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام (تسلیما کثیرا کثیرا) کو اپنی کتاب میں

رہنمائی دی۔ جس نے دنیا میں آپ ﷺ (تسلیما کثیرا کثیرا) کو رسول بنا کر آپ پر بہت بڑی مہربانی کی۔ وہ آخرت میں آپ ﷺ (تسلیما کثیرا کثیرا) کو مقام محمود عطا کر کے بڑا رحم کرے گا۔

## وجہ تسمیہ سورۃ القلم وسورۃ ن والقلم:

ابتدائے سورت میں قلم پر قسم کھانے کی وجہ سے اس سورت کا نام سورت قلم ہے۔ قال تعالیٰ: ن والقلم وما یسطرون

عن أبی بن کعب عن رسول اللہ ﷺ من قرأ سورۃ نون والقلم أعطاہ اللہ تعالیٰ ثواب الذین حسن اخلاقھم. (الکشف والبیان:۱۲.۳۱۶)

ترجمہ: حضرت ابی بن کعبؓ رسول اللہ ﷺ تسلیما کثیرا کثیرا سے روایت کرتے ہیں: کہ جس نے سورت ن، والقلم پڑھا، اللہ تعالیٰ اس کو اچھے اخلاق رکھنے والے لوگوں جیسا ثواب دیں گے۔

## موضوع سورت:

اگر اس دنیا کو خود ساختہ سمجھتے ہو تو تمہارے ہاتھ میں بھی قلم ہے۔ ایسا قرآن لکھ کر لا دو۔

## فضیلت سورۃ القلم:

عن أبی بن کعب قال: قال رسول اللہ ﷺ: من قرأ سورۃ القلم أعطاہ اللہ عز وجل ثواب الذین حسن اللہ اخلاقھم.

(اللباب فی علوم الکتاب: ۱۹/۳۱۱، تفسیر الزمخشری: ۵۹۷/۴، تفسیر البیضاوی: ۲۳۸/۵، السراج المنیر: ۳۶۷/۴، تفسیر أبی السعود: ۲۰/۹، تفسیر الکشف والبیان: ۲۸۸/۱۲)

حضرت ابی بن کعبؓ نے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) نے فرمایا: جو کوئی سورت قلم پڑھے اللہ تعالیٰ اس کو ان لوگوں کا اجر وثواب دیں گے جن کے اخلاق کو اللہ تعالیٰ نے سنوارا ہے۔

## خواب میں سورۃ القلم پڑھنے کی تعبیر:

حضرت ابن سیرینؒ نے فرمایا ہے۔ اگر خواب میں دیکھے کہ سورۃ القلم پڑھتا ہے۔ دلیل ہے کہ خیرات اور صدقات دینے کو پسند کرے گا۔ (تعبیر الرؤیا: ۳۶۱)

ترتیب جمعی (68) ترتیب نزولی (2) آیات (52) رکوعات (2) کلمات (300) حروف (1256) زبر (352) زیر (165) پیش (160) دو زبر (4) دو زیر (19) دو پیش (13) کھڑا زبر (30) کھڑی زیر (2)

الٹا پیش(5) جزم (263) شد (81) مد (17)

خلاصہ رکوع ۱:

آپؐ پر یہ لوگ الزام لگاتے ہیں۔آپ کو صبر کرنے کا بے انتہا اجر ملے گا آپ ان کی کوئی بات نہ مانیں۔یہ لوگ باغ والوں کی طرح بالآخر نقصان اٹھائیں گے۔ماخذ(۱) آیت ۲۔(۲) آیت ۳۔(۳) آیت ۸۔(۴) آیت ۱۷۔

ربط آیات:

(۱،۲) قلم اور جو لکھتے ہیں یہ گواہ ہے کہ آپ مجنون نہیں۔ورنہ یہ بھی اس قسم کی کوئی سورت لکھ کر دکھلائیں۔جب نہیں لا سکتے تو معلوم ہوا کہ یہ اعلیٰ درجہ کی تعلیم ہے۔جس کے مقابلہ سے یہ عاجز ہیں۔(۳) آپ کو بے انتہا اجر ملے گا۔۴: آپ خلق عظیم کے حامل ہیں۔(۵) عنقریب سب دیکھ لوگے کہ کیا نتائج نکلتے ہیں۔(۶) کون مفتون اور مجنون ہے۔(۷) اللہ تعالیٰ گمراہوں اور ہدایت والوں کو خوب جانتا ہے۔(۸) آپ ان مکذبین کی پرواہ نہ کریں۔(۹) وہ تو آپ کو مداہن بنانا چاہتے ہیں۔(۱۰ تا ۱۴) آپ اس قسم کے بداخلاقوں کی کوئی پروانہ کریں۔(۱۵) ہماری آیات کو وہ افسانے خیال کرتا ہے۔(۱۶) قریب ہے کہ اس کی ناک پر داغ دیں گے یعنی ذلیل کریں گے۔۱۷: ہم نے ان کفار کو باغ والوں کی طرح آزمایا ہے۔جس طرح انہوں نے نقصان اٹھایا تھا اسی طرح یہ بھی اٹھائیں گے۔انہوں نے قسم کھائی تھی کہ باغ کا میوہ صبح ہونے سے پہلے کاٹ لیں گے۔(۱۸) اور مشیت الٰہی پر انہوں نے محمول نہیں کیا۔(۱۹) ان کے سوتے میں رات کے وقت عذاب الٰہی آیا۔(۲۰) وہ باغ جل کر خاک سیاہ ہو گیا۔(۲۱) صبح سویرے سے انہوں نے ایک دوسرے کو بلایا۔(۲۲) اگر پھل چننا ہے تو جلدی چلو۔(۲۳) آپس میں آہستہ آہستہ یہ گفتگو کرتے جا رہے تھے۔(۲۴) کہ تم پر آج کوئی مسکین نہ آنے پائے۔(۲۵) بخل کی نیت سے صبح سویرے گئے۔(۲۶) باغ کو دیکھ کر کہنے لگے کہ شاید ہم راستہ بھول گئے ہیں۔(۲۷) پھر سمجھ گئے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں باغ سے محروم کر دیا ہے۔(۲۸) ان میں سے جو سب سے بہتر تھا اس نے کہا۔میں نے پہلے ہی تم سے کہہ دیا تھا کہ انشاء اللہ کیوں نہیں کہتے۔(۲۹) انہوں نے اپنی غلطی کا اقرار کیا۔(۳۰) پھر ایک دوسرے کو ملامت کرنے لگے۔(۳۱) اپنی سرکشی کا اعلان کیا۔(۳۲) ہم اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ممکن ہے کہ وہ اس سے بھی بہتر باغ ہمیں عطا فرمائے۔(۳۳) عذاب الٰہی اسی طرح آسکتا ہے اور آخرت کا عذاب اس سے بھی زیادہ سخت ہے۔

ربط بین الرکوعین.

ماقبل میں کافروں کو وعید کا بیان تھا اور اس میں متقین سے وعدے کا بیان ہے۔

خلاصہ رکوع ۲:

ہاں موافق اور مخالف برابر نہیں ہو سکتے۔قرآن پر ایمان لانے میں کیا مندرجہ ذیل رکاوٹیں انہیں پیش آ رہی ہیں۔
ماخذ (۱) ۳۴، ۳۵۔ (۲) ۳۷، ۳۹، ۴۱، ۴۲، ۴۷۔

ربط آیات:

(۳۴) متقین کی یہ جزائے خیر ہے۔(۳۵) کیا فرمانبردار اور نافرمان دونوں ہمارے ہاں برابر ہو سکتے ہیں۔(۳۶) کیسے غلط فیصلے کرتے ہو۔(۳۷، ۳۸) کیا تمہاری خواہشات کے مطابق کوئی نازل شدہ کتاب تمہارے پاس ہے۔(۳۹) یا اللہ تعالیٰ سے تم نے عہد و پیمان لے رکھا ہے کہ جو چاہو گے وہی سلوک ہوگا۔(۴۰) کون شخص ان کا کفیل ہے کہ ان کے ساتھ باوجود اس بے راہ روی کے اچھا سلوک ہوگا۔(۴۱) یا اس کے شریک اس حُسن سلوک کے ذمہ دار ہو سکتے ہیں وہ شریک لا کر تو دکھائیں۔(۴۲) چانکہ دنیا میں انہوں نے سجدہ نہیں کیا اس لئے قیامت کے دن کہا جائے گا تو نہیں کر سکیں گے۔(۴۳) ان کی نگاہیں شرم کے مارے نیچے ہوں گی اور ذلت چھائی ہوگی۔(۴۴) ان مکذبین قرآن کو میرے سپرد کر دیجئے۔(۴۵) میں انہیں کچھ مہلت دوں گا۔میرا عذاب بڑا سخت ہے۔(۴۶) کیا آپ ان سے مزدوری مانگتے ہیں اس لئے قرآن کو نہیں مانتے۔(۴۷) کیا یہ لوگ لوح سے براہ راست لے لیتے ہیں۔(۴۸) آپ صبر کریں اور حضرت یونسؑ کی طرح عجلت نہ کریں۔(۴۹) اگر اللہ تعالیٰ کا فضل اس کے شامل حال نہ ہوتا تو کہیں چٹیل میدان میں پھینک دیا جاتا۔(۵۰) اللہ تعالیٰ نے ان پر فضل کیا اور انہیں چن لیا اور نیکوکاروں میں بنا دیا۔(۵۱) کفار آپ پر نظر بد لگانا چاہتے ہیں اور جب قرآن سنتے ہیں تو کہتے ہیں یہ مجنون ہے۔۵۲: حالانکہ قرآن سارے جہان والوں کے لئے نصیحت بنا کر بھیجا گیا ہے۔






# سورۃ الحاقۃ

## سورة الحاقة مكية، نزلت بعد سورة الملک

سورۃ القلم اور الحاقۃ کے درمیان ربط:

ماقبل میں رسالت کا بیان تھا اور اس میں رسالت کے منکرین کا بیان ہے اور اسی طرح ماقبل میں ان کے وبال کا ذکر ہے اور اس میں ان کی ہلاکت اور عذاب کے وقت کا بیان ہے۔

تسمیہ سورۃ الحاقۃ:

(بسم اللّٰہ) الذی یظھر الحآقة لیظھرا لو عد والوعید فیھا(الرّحمٰن) فی الدنیا بتعظیم شانھا (الرّحیم) بوقوعھا فی ما بعد.

ترجمہ: اس اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو کہ نعمتوں کے وعدے اور عذابوں کے وعید کے وقوع کے لئے حق دن ظاہر کرے گا بہت بڑا مہربان ہے کہ دنیا میں اس دن کی عظیم شان کو ظاہر کی۔ بہت بڑا رحم والا ہے کہ مابعد الفناء میں اس دن کو واقع کرے گا۔

وجہ تسمیہ سورۃ الحاقۃ:

لفظ حاقّہ کے تکرار اور ابتداء میں آنے کی وجہ سے اس سورت کو سورت حاقّہ کہتے ہیں۔قال تعالیٰ: الحاقة .ماالحاقة

عن أبی برزةؓ أن النبیﷺ کان یقرأ فی الفجر باالحاقّة ونحوھا. (الدر المنثور:٨..٢٦٣)

ترجمہ: ابی برزہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ تسلیما کثیراً کثیراً نماز فجر میں سورت حاقّہ اور اس جیسی سورتیں پڑھا کرتے تھے۔

موضوع سورت:

جزائے اعمال دنیا اور آخرت دونوں جگہ ملتی ہے۔

فضیلت سورۃ الحاقۃ:

عن أبی برزةؓ أن النبیﷺ کان یقرأ فی الفجر باالحاقة ونحوھا.

(أورده السیوطی فی الدر المنثور:٢٦٣/٨)

حضرت ابو برزہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) نماز فجر میں سورۃ الحاقہ اور اس جیسی سورتیں پڑھا کرتے تھے۔

## خواب میں سورۃ الحاقہ پڑھنے کی تعبیر:

حضرت ابن سیرینؒ نے فرمایا ہے۔ اگر خواب میں دیکھے کہ سورۃ الحاقہ پڑھتا ہے۔ دلیل ہے کہ حق تعالیٰ کے فرائض اچھی طرح پوری کرے گا۔ (تعبیر الرؤیا: ۳۶۱)

ترتیب جمعی (69) ترتیب نزولی (78) آیات (52) رکوعات (2) کلمات (256) حروف (1480) زبر (416) زیر (171) پیش (106) دو زبر (10) دو زیر (23) دو پیش (15) کھڑا زبر (21) کھڑی زیر (2) الٹا پیش (4) جزم (183) شد (70) مد (9)

## خلاصہ رکوع ۱:

ثمود، عاد اور فرعون وغیرہ کو دنیا میں بھی سزا ملی اور آخرت میں بھی ملے گی۔ ماخذ (۱) ۵۔ (۲) ۶۔ (۳) ۹۔ (۴) ۱۹ تا ۲۴۔ (۵) ۲۵ تا ۳۷۔

## ربط آیات:

(۱ تا ۳) تمہیں معلوم ہے کہ قیامت کیا چیز ہے۔ (۴) یہ دونوں قومیں قیامت کی منکر تھی۔ اس لئے انہوں نے دنیا میں اپنے اعمال کی کوئی اصلاح نہیں کی تھی۔ اس لئے دنیا میں بھی شامت اعمال ان پر پڑی اور آخرت میں بھی پڑے گی۔ (۵) ثمود ایک سخت آواز سے ہلاک کئے گئے۔ (۶) اور عاد سخت آندھی سے ہلاک ہوئے۔ (۷) جو سات دن اور آٹھ رات تک مسلسل چلتی رہی۔ (۸) کیا ان کا کوئی بقایا نظر آتا ہے۔ (۹) فرعون اور اس سے پہلے الٹی بستیوں والے سب مجرم خطا کار تھے۔ (۱۰) ہر ایک نے اپنے اپنے رسول کی مخالفت کی اور سخت گرفت ان پر ہوئی۔ (۱۱) طوفان نوحؑ میں ہم نے تمہارے باپ دادا کو کشتی میں اٹھایا۔ (۱۲) تا کہ یہ واقعہ تمہارے لئے عبرت ہو۔ (۱۳) دنیا میں بھی اسی قسم کی سزائیں ملیں اور جب آئندہ نفخ فی الصور ہوگا۔ (۱۴) زمین اور پہاڑ ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے جائیں گے۔ (۱۵) وہ دن قیامت کا ہے۔ (۱۶) آسمان چر جائے گا اور کمزور ہوگا۔ ۱۷: اور ملائکہ عظام اس کے کناروں پر ہوں گے اور تیرے رب کے عرش کو اس دن آٹھ فرشتے اٹھانے والے ہونگے۔ (۱۸) اس دن تمہارے اعمال سامنے لائے جائیں گے۔ (۱۹) جسے اعمال نامہ دائیں ہاتھ میں ملے گا وہ بلا کر دوسروں کو دکھائے گا۔ (۲۰) مجھے پہلے اس کا یقین تھا۔ (۲۱) وہ شخص بڑا خوش ہوگا۔ (۲۲) اونچے بہشتوں میں ہو

گا۔(۲۳) جن کے میوے قریب ہوں گے۔(۲۴) یہ تمہارے دنیا کے اعمال صالحہ کے نتائج ہیں۔لہٰذا کھاؤ پیئو۔(۲۵) جسے نامہ اعمال بائیں ہاتھ میں ملا وہ کہے گا۔کاش مجھے یہ نہ ملتا۔(۲۶) اور میں اپنا حساب کتاب نہ دیکھتا۔(۲۷) کاش کہ موت خاتمہ کرنے والی ہوتی۔(۲۸) میرے مال نے بھی مجھے کوئی فائدہ نہ دیا۔(۲۹) میرا غلبہ وغیرہ سب خاک میں مل گیا۔(۳۰) اسے پکڑو اور ہاتھ گلے میں باندھ دو۔(۳۱) پھر اسے دوزخ میں ڈال دو۔(۳۲) ایک ستر ہاتھ لمبی زنجیر اس میں ڈال دو۔(۳۳) یہ سزا اللہ تعالیٰ پر ایمان نہ لانے کی ہے۔(۳۴) انفاق فی سبیل اللہ پر رغبت نہیں دلاتا تھا۔(۳۵) اور دوزخیوں کو پیپ کے بغیر اور کوئی کھانا نہیں۔(۳۶) اسے خطا کار ہی کھائیں گے۔

## ربط بین الرکوعین:

ماقبل میں مجرمین کا بیان تھا اور اس میں بھی اسی طرح مجرموں کا بیان ہے۔

## خلاصہ رکوع ۲:

۱) یہ قرآن معزز رسول (جبرائیلؑ) لایا ہے۔۲) اور رب العلمین نے نازل فرمایا ہے۔۳) البتہ فائدہ فقط متقین اس سے اٹھا سکتے ہیں۔ماخذ (۱) ۴۰۔(۲) ۴۳۔(۳) ۴۸۔

## ربط آیات:

(۳۸ تا ۴۱) علم ناسوت اور ملکوت دونوں گواہ ہیں کہ یہ قرآن معزز رسول لایا ہے۔یہ شاعرانہ کلام نہیں۔(۴۲) اور نہ کاہن کا کلام ہے۔باایں ہمہ تم بہت سی کم نصیحت حاصل کرو گے۔(۴۳) رب العلمین کی طرف سے نازل شدہ ہے۔(۴۴ تا ۴۶) اگر رسول اللہ ﷺ تسلیماً کثیراً کثیراً ہم پر جھوٹ بناتے تو ہم انہیں یہ سزا دیتے۔(۴۷) کوئی اسے ہمارے عذاب سے بچا نہیں سکتا۔(۴۸) اور یہ قرآن متقین کے لئے نصیحت ہے۔(۴۹) اور ہمیں معلوم ہے کہ بعض تم میں سے اس کے جھٹلانے والے ہیں۔(۵۰) قیامت کے دن کافر حسرت کھائیں گے کہ ہم اس پر کیوں ایمان نہ لائے۔۵۱: اور یہ قرآن واقعی منزل من اللہ ہے۔(۵۲) اپنے رب کے نام کی تسبیح پڑھا کرو۔









# سورۃ المعارج

## سورة المعارج مكية، نزلت بعد سورة الحاقة

سورۃ الحاقۃ اور المعارج کے درمیان ربط:

ماقبل میں قیامت اور قیامت کے دن بدلہ دینے یعنی مجازات کا بیان تھا اور اس میں بھی اسی طرح قیامت اور مجازات کا بیان ہے۔

تسمیہ سورۃ معارج:

(بسم اللّٰه) الذي يكشف القيامة في وقتها (الرّحمٰن) في الدنيا على من انكر منها و من آمن بهما (الرّحيم) في الدنيا القيامة على المؤمن بها.

ترجمہ: اس اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو کہ قیامت کے دن سے اس کے وقوع کے وقت میں پردہ ہٹائے گا۔ جو کہ دنیا میں اس دن سے منکر یعنی کافروں پر اور اس دن کے ماننے والے یعنی مؤمن لوگوں پر عام مہربان ہے۔ قیامت میں صرف مؤمن لوگوں پر خاص مہربان ہے۔

وجہ تسمیہ سورۃ المعارج:

اللہ تعالیٰ کے فرمان تعرج الملائكة کی وجہ سے اس سورت کا نام سورت معارج ہے. قال تعالىٰ: تعرج الملائكة والروح اليه.....الخ

دوسرا نام سورۃ سأل:

(السيوطي الاتقان: ١٤٩، وابن الجوزي في زادالمسير: ٣٥٧.٨، والألوسي في روح المعاني: ٥٥.٢٩)

اس سورت کا دوسرا نام سورت سأل ہے؛ کیونکہ اس کی ابتداء لفظ سأل سے ہوئی ہے۔ قال تعالىٰ: سأل سائل بعذاب واقع.

عن ابن عباسؓ قال: نزلت سورة سال بمكة. (الدر المنثور: ٢٧٧.٨)

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے فرمایا: سورت سأل مکہ میں نازل ہوئی۔

موضوع سورۃ:

تشریح یوم المجازات

فضیلت سورۃ المعارج:

**عن ابی بن کعبؓ عن رسول اللہ ﷺ من قرأ سورۃ سال سائل اعطاہ اللہ ثواب الذین ھم لأماناتھم راعون.** (تفسیر الکشف والبیان: ۱۲/۳۵۷، تفسیر الزمخشری: ۴/۱۴۰، تفسیر الوسیط للواحدی: ۴/۳۵۰)

حضرت ابی بن کعبؓ رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) سے روایت کرتے ہیں کہ جو شخص سورت سائل سائل پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو ان لوگوں کا (سا) ثواب دیں گے جو اپنی امانتوں کی رعایت رکھتے ہیں۔

خواب میں سورۃ المعارج پڑھنے کی تعبیر:

حضرت ابن سیرینؒ نے فرمایا ہے۔ اگر کوئی خواب میں دیکھے کہ سورۃ المعارج پڑھتا ہے۔ دلیل ہے کہ خیر اور نیکی کرے گا۔

(تعبیر الرؤیا: ۳۶۱)

ترتیب جمعی (70) ترتیب نزولی (79) آیات (44) رکوعات (2) کلمات (216) حروف (861) زبر (207) زیر (160) پیش (108) دو زبر (11) دو زیر (9) دو پیش (6) کھڑا زبر (27) کھڑی زیر (1) الٹا پیش (3) جزم (176) شد (72) مد (11)

خلاصہ رکوع ۱:

۱) تشریح یوم المجازات ۲) اور بہشتیوں کے اوصاف حمیدہ۔ ماخذ (۱) آیت ۸ تا ۱۴۔ (۲) آیت ۲۲ تا ۳۴۔

ربط آیات:

(۱،۲): جب کفار کو عذاب سنایا گیا تو پوچھتے ہیں کہ یہ عذاب کس شخص کو ہوگا۔ انہیں کہہ دو کہ کفار کو ہوگا اور اسے کوئی ٹال نہیں سکے گا۔ (۳) اللہ تعالیٰ کی طرف سے آئیگا۔ جو آسمانوں کا مالک ہے۔ (۴) وہ دن قیامت کا تمہارے گنتی کے لحاظ سے پچاس ہزار سال کا ہوگا۔ (۵): آپ صبر کریں۔ (۶، ۷) ان کے خیال ہیں وہ دن دور ہے اور ہمارے خیال میں قریب ہے۔ (۸،۹) اس دن آسمان اور پہاڑوں کی یہ کیفیت ہوگی۔ (۱۰ تا ۱۴) کوئی دوست کسی سے کوئی سوال نہیں کریگا۔ حالانکہ ایک دوسرے کو دیکھیں گے۔ مجرم اس دن سارے رشتہ دار زمین کے سارے رہنے والے دے کر بھی جان چھڑانے کی تمنا کرے گا۔ (۱۵) وہ آگ شعلہ والی ہے۔ (۱۶) چمڑا اور کھال اتار لینے والی ہے۔ (۱۷) حق سے اعراض کرنے والوں کو بلائے گی۔

(۱۸) جس نے مال جمع کیا اور راہ حق میں خرچ نہیں کیا۔ (۱۹) انسان کچی طبیعت کا ہے۔ (۲۰) جب مصیبت آئے تو چیخ پکار کرنے والا۔ (۲۱) اور مال حاصل ہو تو خرچ نہیں کرتا۔ (۲۲ تا ۳۵) وارثین جنت اور عذاب الٰہی سے محفوظ رہنے والوں کے یہ اوصاف ہیں۔

## ربط بین الر کوعین:

پہلی رکوع میں نیک لوگوں کا ذکر تھا کہ یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے عذاب سے محفوظ ہیں اب ان نافرمانوں کا ذکر ہے جو آپ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کی بات کو نہیں مانتے تھے۔

## خلاصہ رکوع ۲:

منکرین قیامت کو اپنے خوض ولعب میں چھوڑ دیں۔ قیامت میں حاضر ہو کر سب کچھ خود دیکھ لیں گے۔ ماخذ آیت ۴۲ تا ۴۴۔

## ربط آیات:

(۳۶، ۳۷) یہ کفار آپ کے دائیں بائیں کیوں پھرتے ہیں۔ (۳۸) کیا ان کا یہ خیال ہے۔ (۳۹) جس چیز سے ہم نے انہیں پیدا کیا ہے (یعنی منی سے) اسے جانتے تو ہیں۔ جنت اور قرب الٰہی کے مدارج یاد الٰہی سے ملتے ہیں۔ اسکے یہ منکر ہیں۔ (۴۰، ۴۱) مشارق و مغارب کا رب انہیں تباہ کر کے دوسرے لوگ ان سے بہتر پیدا کر سکتا ہے۔ (۴۲) انہیں قیامت تک مہلت دی جاتی ہے۔ (۴۳) جس دن قبروں سے نکل کر آئیں گے۔ (۴۴) ان کی نگاہیں ندامت کے مارے نیچی ہوں گی۔ ذلت ان پر چھائی ہوئی ہوگی۔






# سورۃ نوح

## سورة نوح مكية، نزلت بعد سورة النحل

**سورۃ المعارج اور نوح کے درمیان ربط:**

ماقبل میں اللہ تعالیٰ کا قول" فلا اقسم برب المشارق والمغارب انا لقدرون. علی ان نبدل خیراً منهم وما نحن بمسبوقین. اور اس سورۃ نوح میں ان پر شہادت کے وقوع جو نوحؑ کے زمانے میں ان پر واقع ہوئی کہ مجرم قوم کو اللہ تعالیٰ نے ہلاک کردیا۔

**تسمیہ سورۃ نوح:**

(بسم اللّٰه) الذی ظهر قدر ته فی نو ح علیه السلام (الرّحمٰن) باعطاء النبوة له فی الدنیا(الرّحیم) علیه فی الآخرة خاصة علی المو منین.

ترجمہ: اس اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں جس نے حضرت نوحؑ میں اپنی قدرت ظاہر کی۔ بہت بڑا مہربان ہے کہ دنیا میں آپ (نوحؑ) کو نبوت اور رسالت سے سرفراز کیا۔ وہ آپ (نوحؑ) پر بشمول مومنوں کے خصوصی رحم والا ہے آخرت کے معاملے میں۔

**وجہ تسمیہ سورۃ نوح:**

اس سورت کے اول وآخر میں حضرت نوحؑ کے قوم سمیت قصے کی وجہ سے یہ سورت، سورت نوح کہلاتی ہے۔ قال تعالیٰ: انا ارسلنا نو حا الی قومه.... الخ

عن ابن عباسؓ قال:نزلت سورة نوح بمكة. (الدر المنثور :۲۸۸.۸)

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے فرمایا: سورت نوح مکہ میں نازل ہوئی۔

**موضوع سُورۃ:**

طریقہ تبلیغ انبیاءؑ۔

**فضیلت سورۃ نوح:**

عن أبی بن كعبؓ عن رسول اللّٰهﷺ:من قرأ سورة نوح كان من المؤمنين الذين تدر كهم دعوة نوحؑ.

(تفسير الكشف والبيان: ١٢/ ٢٧٠، تفسير الزمخشري: ٤/ ١٤٥، تفسير الوسيط للواحدي: ٤/ ٣٦٥، اللباب في علوم الكتاب: ١٩/ ٤٠٣، تفسير أبي السعود: ٩/ ٤٢)

حضرت ابی بن کعبؓ رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) سے نقل کرتے ہیں جو شخص سورت نوح پڑھا کریں تو وہ ان مومنوں میں (شمار) ہوگا جس نے نوحؑ کی دعوت کو پایا (قبول) کیا۔

## خواب میں سورۃ نوح پڑھنے کی تعبیر:

حضرت ابن سیرینؒ نے فرمایا ہے۔ اگر خواب میں دیکھے کہ سورۃ نوح پڑھتا ہے۔ دلیل ہے کہ اس کی عاقبت محمود ہوگی۔

(تعبير الرّويا: ٣٦١)

ترتیب جمعی (71) ترتیب نزولی (71) آیات (28) رکوعات (2) کلمات (224) حروف (929) زبر (316) زیر (105) پیش (103) دو زبر (36) دو زیر (4) دو پیش (4) کھڑا زبر (19) کھڑی زیر (1) الٹا پیش (3) جزم (159) شد (74) مد (13)

## خلاصہ رکوع ۱:

۱) مقصد تبلیغ ۲) مشغلہ تبلیغ، در روز و شب ۳) قبولیت احکام پر نتائج حسنہ کا ترتب۔ ماخذ (۱) آیت ۳۔ (۲) آیت ۵۔ (۳) آیت ۱۰ تا ۱۲۔

### ربط آیات:

(۱) نوحؑ اپنی قوم کی طرف بھیجے گئے۔ (۲،۳) انہوں نے آ کر یہ پیغام پہنچایا۔ (۴) اگر میری اطاعت کرو گے تو یہ نتیجہ نکلے گا۔ (۵،۶) نوحؑ نے بارگاہ الٰہی میں شکایت کی۔ (۷) میری دعوت پر یہ شرارت کرتے ہیں۔ (۸،۹) میں نے انہیں خلوت و جلوت میں ہر طرح سے سمجھایا ہے۔ (۱۰) میں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ سے گناہوں کی معافی مانگو تو آئندہ نعمتیں نصیب ہو سکتی ہیں اور موجودہ مصیبتیں ٹل سکتی ہیں۔ (۱۱،۱۲) یہ نعمتیں نصیب ہو سکتی ہیں۔ (۱۳) تم اللہ تعالیٰ کی عظمت کا خیال کیوں نہیں کرتے۔ (۱۴) اسی نے تو مختلف درجے طے کرا کر تمہیں انسان بنایا ہے۔ (۱۵،۱۶) کیا خدا تعالیٰ کے قدرت کی یہ کرشمے ان کے مشاہدہ نہیں آئے۔ (۱۷،۱۸) خدا تعالیٰ نے تمہیں زمین سے نباتات کی طرح اگایا ہے پھر اسی میں لوٹائے گا اور دوبارہ اسی سے نکالے گا۔ (۱۹،۲۰) خدا تعالیٰ نے زمین کو بچھایا تا کہ اس کے کشادہ راستوں میں چلو۔

**ربط بین الرکوعین:**

ماقبل میں حضرت نوحؑ کا اپنی قوم کو تبلیغ کا بیان تھا اور اس میں حضرت نوحؑ کا اپنی قوم کے ایجاب سے مایوسی کا بیان ہے۔

**خلاصہ رکوع ۲:**

مخاطبین اگر داعی الی اللہ کے اخلاص کی قدر نہ کریں تو پھر اس مظلوم کے دل کی آہ خرمن قوم کو جلا دیتی ہے۔ ماخذ آیت ۲۵،۲۶۔

**ربط آیات:**

(۲۱تا۲۳) نوحؑ نے شکایت کی کہ اے اللہ میرے مقابلہ میں ان کا یہ فیصلہ ختمی ہو چکا ہے۔ (۲۴) اورانہوں نے بہت لوگوں کو گمراہ کردیا۔ (۲۵) مخالفت توحید کے باعث غرق کئے گئے۔

(۲۶) نوحؑ نے ان کے حق میں یہ بددعا کی۔ (۲۷) اگر تو نے انہیں چھوڑا تو ان کی نسل میں سے جو پیدا ہوگا وہ کافر ہی ہوگا۔ (۲۸) اے اللہ مجھے اور میرے والدین کو اور جو میرے گھر میں داخل ہو جائے سب کی مغفرت فرما۔

# سورۃ الجن

## سورۃ الجن مکیۃ، نزلت بعد سورۃ الاعراف

**سورۃ نوح اور الجن کے درمیان ربط:**

ماقبل میں توحید، رسالت اور مجازات کے منکرین کا بیان تھا اور اس میں جنات کے ایمان لانے کا ترغیب کے لئے بیان ہے کہ باوجود اس کے کہ جنات ناری مخلوق ہیں اور وہ بھی ایمان لے آئے۔

**تسمیہ سورۃ جن:**

(بسم اللہ) الذی اعطی الایمان للجن (الرّحمٰن) بھم فی الدنیا بالقرآن (الرّحیم) بھم فی الاخرۃ بالجنۃ.

ترجمہ: اس اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں جس نے جنات کو بھی ایمان کی دولت دی۔ جس نے دنیا میں ان پر قرآن مجید کے ساتھ بہت مہربانی کی۔ وہ آخرت میں ان پر جنت کے ساتھ بہت رحم کرے گا۔

وجہ تسمیہ سورۃ الجن:

یہ سورت جنات کے احوال واقوال اور انسانوں کے ساتھ ان کے تعلق پر مشتمل ہونے کی وجہ سے سورت جن کہلاتی ہے۔ قال تعالیٰ: قل اوحی الیّ انه استمع نفر من الجن فقالوا انا سمعنا قرانا عجبا.

فی الدر المنثور :۸.۲۲۶ :فقد أخرج ابن مردویة عن ابن عباسؓ وابن الزبیرؓ أنهما قالا :نزلت سورة الجن بمکة.

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ اور ابن زبیرؓ سے روایت ہے فرمایا: سورت جن مکہ میں نازل ہوئی۔

موضوع سورت:

جس طرح فطرت سلیمہ والے انسان قرآن کے آب حیات کے لئے تشنہ لب ہیں۔ اسی طرح سلیم الطبع جن بھی قرآن کریم کے لئے چشم براہ ہیں۔

فضیلت سورۃ الجن:

عن أبی بن کعبؓ عن رسول اللہ ﷺ :من قرأ سورة الجن أعطی له بعدد کل جنی وشیطان صدق محمدا ﷺ و کذب به عتق رقبة.

(تفسیر الکشف والبیان: ۱۲/۳۷۹، تفسیر الزمخشری: ۴/۱۵۱، اللباب فی علوم الکتاب: ۱۹/۴۴۸، تفسیر البیضاوی: ۵/۲۵۴، تفسیر أبی السعود: ۹/۴۸)

حضرت ابن کعبؓ رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) سے نقل کرتے ہیں کہ جو شخص سورت الجن پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو اس تمام جنات اور شیاطین جو حضرت محمد ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کی تصدیق یا تکذیب کرتے ہو، کی تعداد کے برابر لونڈیوں کو آزاد کرنے کا ثواب دے گا۔

خواب میں سورۃ الجن پڑھنے کی تعبیر:

حضرت ابن سیرینؒ نے فرمایا ہے۔ اگر خواب میں دیکھے کہ سورۃ الجن پڑھتا ہے۔ دلیل ہے کہ توبہ کرے گا اور جنات کی آفت سے محفوظ رہے گا۔ (تعبیر الرؤیا: ۳۶۲)

ترتیب جمعی (72) ترتیب نزولی (40) آیات (28) رکوعات (2) کلمات (285) حروف (870)

زبر (421) زیر (140) پیش (87) دو زبر (39) دو زیر (3) دو پیش (5) کھڑا زبر (47) کھڑی زیر (9)

الثاپیش(9) جزم (164)شد (118) مد (21)

## خلاصہ رکوع ۱:

۱)جنوں کا قرآن سن کر فوراً متاثر ہونا۔۲)اور اپنی قوم کو جا کر تبلیغ کرنا۔ ماخذ(۱) آیت ۱۔(۲) آیت ۲ تا ۱۴۔

### ربط آیات:

(۱) جنوں کا قرآن سننا بذریعہ وحی بتلایا گیا ہے اور وہ سن کو فوراً متاثر ہو گئے ہیں۔ انہوں نے فوراً قرآن حکیم کے متعلق یہ رائے ظاہر قائم کی ہے۔ کہ یہ بہت ہی عجیب چیز ہے۔ (۲ تا ۱۴) یہ ساری قرآن سننے والے جنوں کی تقریر ہے جس طرح ریت پانی کو پی جاتی ہے۔ قطرہ گرتے ہی جذب ہو جاتا ہے اسی طرح فطرہ سلیمہ والے جن ہو یا انسان قرآن حکیم کو سنتے ہی فوراً ہدایت پا جاتے ہیں۔ جنوں کے خیالات کی زبردست تبدیلی ایک قرآن حکیم سننے ہی سے ہو گئی ہے۔ (۱۵) کافر جہنم کا ایندھن ہونگے۔ (۱۶) اگر یہ کافر اپنی اصلاح کر لیں تو ہم انہیں رزق کشادہ فرمائیں۔ (۱۷) اور پھر رزق دے کر انہیں آزمائیں۔ (۱۸) مساجد فقط کلمہ توحید بلند کرنے کے لئے بنائی گئی ہیں نہ کہ اشاعت شرک کے لئے۔

(۱۹) جب بندہ خدا رسول ﷺ تسلیماً کثیراً کثیراً اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے لگا۔ یعنی قرآن پڑھنے لگا تو جنوں نے اس پر بہت زیادہ انبوہ کیا۔ تا کہ قرآن حکیم کو سن سکیں۔

## ربط بین الرکوعین:

ماقبل میں جنات کو تبلیغ کا بیان تھا اور اس میں نبی کریم ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کے مطلق تبلیغ کا بیان ہے۔

## خلاصہ رکوع ۲:

۱) مقصد تبلیغ دعوت الی اللہ ہے۔۲) انبیاء کسی کے نفع و نقصان کے مالک نہیں ہوتے۔۳) ان کا کام تبلیغ احکام الٰہی ہے۔ ماخذ(۱) آیت ۲۰۔(۲) آیت ۲۱۔(۳) آیت ۲۳۔

### ربط آیات:

(۲۰) میرا مقصد دعوت الی اللہ اور رد شرک ہے۔ (۲۱) میں تمہارے نفع یا نقصان کا مالک نہیں۔ (۲۲) اگر خدانخواستہ مجھ پر بھی گرفت ہو تو مجھے اللہ تعالیٰ سے کوئی بچا نہیں سکتا۔ (۲۳) میرا کام تبلیغ احکام الٰہی ہے۔ (۲۴) ان منکرین قیامت کو اس دن خود ہی پتہ لگ جائے گا کہ کون شخص مددگاروں اور گنتی کے لحاظ سے کمزور ہے۔ (۲۵) مجھے تمہارے عذاب کے متعلق کوئی علم نہیں۔

(۲۶، ۲۷) ان حالات کا جاننے والا فقط اللہ تعالیٰ ہے وہ کسی کو حالات مخفیہ پر مطلع نہیں فرماتا۔ ہاں انبیاءؑ کی طرف وحی فرماتا ہے تو ملائکہ عظام بھیجتا ہے تاکہ شیاطین چوری نہ کرنے پائیں۔ (۲۸) تاکہ اللہ تعالیٰ ظاہر کردے کہ انبیاءؑ نے احکام الٰہی کی تبلیغ کردی ہے۔

# سورۃ المزمل

## سورة المزمل مكية، نزلت بعد سورة القلم

### سورۃ الجن اور المزمل کے درمیان ربط:

ماقبل میں توحید، رسالت اور دوبارہ زندہ ہونے لوٹ آنے کا بیان تھا اور اس میں بھی اسی طرح توحید، رسالت اور معاد کا بیان ہے۔

### تسمیہ سورۃ مزمل.

(بسم الله) الذی اوحی الیٰ النبی ﷺ اولا (الرّحمٰن) علیه فی الدنیا بقیام اللیل تضرعا (الرّحیم) علیه هو بترتیل القرآن ترتیلا.

ترجمہ: اس اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں جس نے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) پر پہلی وحی کی۔ آپ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) پر بہت مہربان ہے کہ دنیا میں اپنے لئے پوری عاجزی کے ساتھ رات نماز میں کھڑا کردیا۔ آپ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) پر بہت زیادہ رحم والا ہے کہ آپ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کو قرآن مجید ٹھہر ٹھہر کر پڑھ رہے تھے۔

### وجہ تسمیہ سورۃ المزمل:

چونکہ اس سورۃ کی ابتدا میں لفظ مزمل کا ذکر ہے اسی وجہ سے اس کو سورۃ مزمل کہتے ہیں۔ قال الله تعالیٰ: یا یها المزمل

عن ابی بن کعب من رسول اللهﷺ قال: من قرأ یـأیهـا المزمل دفع عنه العسر فی الدنیا والاخرة .(أخرجه الثعلبی فی الكشف والبیان: ۱۲. ۳۹۱)

ترجمہ: حضرت ابی بن کعبؓ رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) سے نقل کرتے ہیں کہ جو شخص سورت مزمل کی تلاوت کرتا رہے، اللہ اس سے دنیا وآخرت دونوں کی تنگی دور فرمائیں گے۔

موضوع سورت:

دستور العمل مبلغ۔

فضیلت سورۃ المزمل:

**عن ابی بن کعبؓ قال:قال رسول اللہﷺ:من قرأ سورۃ المزمل رفع عنہ العسر فی الدنیا والآخرۃ.**

(الکشف والبیان:۲۹۱/۳۹۹،تفسیر زمخشری:۶۴۴/۴،والوحدی:۳۷۱/۴)

حضرت ابی بن کعبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) نے فرمایا:جو شخص سورۃ مزمل پڑھتا رہے اس سے دنیا وآخرت کی تنگی دور ہوگی۔

حضرت ابن سیرینؒ نے فرمایا ہے۔اگر خواب میں دیکھے کہ سورۂ مزمل پڑھتا ہے۔دلیل ہے کہ نماز تہجد کو پسند کرے گا۔

(تعبیر الرّؤیا:۲۶۲)

ترتیب جمعی(73)ترتیب نزولی(3)آیات(20)رکوعات(2)کلمات(285)حروف(838) زبر(282)زیر(109)پیش(80)دوزبر(33)دوزیر(2)دوپیش(4)کھڑا زبر(18)کھڑی زیر(3) الٹا پیش(4)جزم(156)شد(64)مد(11)

خلاصہ رکوع ۱:

(۱)قبل از تبلیغ مبلغ کی تیاری۔(۲)تقسیم اوقات مبلغ۔(۳)مبلغ کا تعلق باللہ۔(۴)تبلیغ کے بعد مخالفین کی بربادی۔

ماخذ(۱)آیت ۲ تا ۴۔(۲)آیت ۶،۷(۳)۸(۴)۱۱ تا ۱۳

ربط آیات:

(۱ تا ۴)اے کپڑوں میں لپٹنے والے(یعنی رسول ﷺ تسلیماً کثیراً کثیراً)رات کا اتنا حصہ آہستہ آہستہ قرآن پڑھا کرو۔

(۵)ہم آپ پر ایک بہت بڑا جلیل القدر کلام نازل کرنے والے ہیں۔(۶)رات کے قرآن پڑھنے میں یہ فوائد ہیں۔

(۷)دن میں آپ کو بہت زیادہ مصروفیت ہے(یعنی تبلیغ کا کام جاری کرنا پڑتا ہے)۔(۸)اپنے رب کا نام یاد کر اور سب سے منقطع ہوکر اسی کا ہو جا۔(۹)مشرق اور مغرب کا وہ رب ہے۔اس کے سوا اور کوئی معبود نہیں۔اسی کو اپنا کارساز بنا۔

(۱۰)مخالفین حق جو کچھ کہتے ہیں وہ صبر سے برداشت کر۔(۱۱)اور مکذبین قرآن کو میرے سپرد کردے۔(۱۲،۱۳)ہمارے ہاں ان کے لئے یہ سزا تیار ہے۔

(۱۴) یہ سزا انہیں قیامت کے دن ملے گی۔(۱۵) ہم نے تمہاری طرف رسول اللہ ﷺ تسلیما کثیرا کثیرا کو اسی طرح بھیجا ہے جس طرح فرعون کے ہاں رسول (موسیٰ) بھیجا تھا۔ (۱۶) فرعون نے انکار کیا اور ہم نے اس پر سخت گرفت کی۔(۱۷، ۱۸) اگر قرآن کریم پر ایمان نہیں لائے تو اس دن بچاؤ کی تم نے کون سی تدبیر رکھی ہے۔۱۹): یہ قرآن فرائض وحقوق انسانی کے لئے نصیحت ہے جس کا جی چاہے اپنے رب کی طرف اس کے ذریعہ سے راہ پائے۔

**ربط بین الر کوعین:**

ماقبل میں رات کی عبادت کا بیان تھا اور اس میں اس کی مقدار کا بیان ہے۔

**خلاصہ رکوع ۲:**

چونکہ آپ کی امت کا دائرہ زیادہ وسیع ہونے والا تھا اس لئے عبادت میں تخفیف کردی گئی۔ ماخذ آیت ۲۰۔

**ربط آیات:**

(۲۰) چونکہ آپ کی امت کا دائرہ وسیع ہونے والا ہے اور ساری امت اتنی رات تک عبادت نہیں کر سکے گی اس لئے تخفیف کر دی گئی ہے۔

# سورۃ المدثر

## سورۃ المدثر مکیۃ، نزلت بعد سورۃ المزمل

**ربط بین سورۃ المزمل والمدثر:**

(۱) ماقبل سورۃ میں وعید کا بیان تھا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔"وذرنی والمکذبین اولی النعمۃ و مھلھم قلیلا"۔ اور یہ انکار کے قبیل میں سے ہیں۔ اور اس سورۃ کی ابتداء میں اسی طرح انذار (ڈرانے) کا بیان ہے۔

(۲) پہلی سورت میں "یا یھا المزمل" کہہ کر فرمایا کہ آپ عبادت کرتے رہیں اور قیام الیل کریں۔"قم الیل الا قلیلا"۔ اور اسی سورت میں "یایھا المدثر" کہہ کر فرمایا کہ آپ لوگوں کو تبلیغ کریں۔"قم فانذر"۔

**تسمیہ سورۃ مدثر:**

(بسم اللہ) الذی ظھر الوحی فی المدثر (الرّحمٰن) بالطھارۃ فی الدنیا (الرّحیم) با مرہ للطھارۃ فی

الاخرة.

ترجمہ: اس اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں جس نے مدثر (چادر اوڑھنے والا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) پر وحی ظاہر کی۔ وہ بہت مہربان ہے کہ اس نے دنیا میں طھارت کو پیدا کی۔ وہ بہت رحم والا ہے کہ اس نے آخرت میں طھارت اور پاکیزگی کے لئے اس کا حکم دیا۔

## وجہ تسمیہ سورۃ المدثر:

رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کے ایک صفاتی نام مدثر سے ابتداء ہونے کی وجہ سے یہ سورت، سورت مدثر کہلاتا ہے۔ قال تعالیٰ: یایھا المدثر

عن ابن عباسؓ قال :نزلت سورة المدثر بمكة: (الدر المنثور:٨.٣٢٤)

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے فرمایا: سورت مدثر مکہ میں نزل ہوئی۔

## موضوع سورت:

آپ خلق اللہ میں تبلیغ حق فرمائیں اور مخالفین کی بربادی ہمارے سپرد کر دیں۔ (یہ مضمون سورۂ علق، مزمل اور مدثر میں مشترک ہے)۔

## فضیلت سورۃ المدثر:

(١)عن جابر بن عبد الله قال:ان اول شئ نزل من القرآن المدثر. (تفسير مجاهد: ٦٨٢/١)

(٢)عن أبي بن كعبؓ عن رسول اللهﷺقال:من قرأ سورة المدثر(يأيهاالمدثر)أعطاه الله عشر حسنات بعدد من صدق بمحمدﷺ و كذب بمكة.

(الكشف والبيان: ٤٠٤/١٢،تفسير زمخشرى: ٦٥٧/٤،تفسير ابن عطيه: ٣٧٢/٥، والوحدى: ٣٨٩/٤

حضرت ابی بن کعبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) سے منقول ہے، جو شخص سورۃ المدثر کی تلاوت کرے اللہ تعالیٰ اس کو حضور ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کی مکہ میں تصدیق کرنے والوں اور تکذیب کرنے والوں کی تعداد کے بقدر دس دس نیکیاں دیں گے۔

## خواب میں سورۃ مدثر پڑھنے کی تعبیر:

حضرت ابن سیرینؒ نے فرمایا ہے۔ اگر خواب میں دیکھے کہ سورۃ مدثر پڑھتا ہے۔ دلیل ہے کہ نماز تہجد کو پسند کرے گا۔

(تعبیر الرؤیا: ۳۶۲)

ترتیب جمعی (74) ترتیب نزولی (4) آیات (56) رکوعات (2) کلمات (255) حروف (1010)
زبر (417) زیر (91) پیش (105) دو زبر (14) دو زیر (6) دو پیش (4) کھڑا زبر (24) کھڑی زیر (0)
الٹا پیش (3) جزم (159) شد (19) مد (18)

## خلاصہ رکوع ۱:

(۱) آپ تبلیغ حق فرمائیں۔ (۲) اور مکذبین کو میرے سپرد کردیں۔ ماخذ (۱) آیت ۲۔ (۲) آیت ۱۱۔

### ربط آیات:

(۱،۲) اے چادر لپیٹنے والے اُٹھ۔ اللہ تعالیٰ کے بندوں کو ڈرا۔ (۳) اپنے رب کی بڑائی بیان کر۔ ۴: اور کپڑے پاک رکھ۔ (۵) اور پلیدی سے بچ۔ (۶) اس خیال سے کسی پر احسان نہ کر۔ ۷: اور لوگوں کے ایذا پر صبر کر۔ (۸ تا ۱۰) قیامت کا دن کفار پر بڑا سخت ہوگا۔ (۱۱ تا ۱۵) ایسا شخص جس پر ہم نے اس قدر احسانات کئے ہیں اور وہ ہماری آواز اور ہمارے دین کی مخالفت کرتا ہے اور اس کی بربادی کا ذمہ میں لیتا ہوں۔ (۱۶) یہ ہمارے احکام کا معاند ہو رہا ہے۔ (۱۷) جہنم کی گھاٹی صعود پر اسے چڑھاؤں گا۔ (۱۸ تا ۲۴) اس نالائق نے سوچ سوچ کر قرآن کے متعلق کیسی غلط رائے قائم کی ہے کہ یہ سحر ہے جو جادوگروں سے نقل کیا گیا ہے۔ (۲۵) کہتا ہے یہ انسان کا کلام ہے۔ (۲۶ تا ۲۹) اس نالائق کو ان صفات والی جہنم میں ڈالوں گا۔ (۳۰) اس دوزخ پر انیس فرشتے مقرر ہیں۔ (۳۱) یہ تعداد مومنوں کے ایمان کو بڑھائے گی کہ ان کی طبیعتوں میں خوف خدا پیدا ہوگا اور منافق اور کافر اس سے بول پڑیں گے کہ اس تعداد کی کیا ضرورت ہے۔

## ربط بین الرکوعین:

ماقبل میں جہنم کا بیان تھا اور اس میں اسباب جہنم کا بیان ہے۔

## خلاصہ رکوع ۲:

اگر انکار دائمی رہا اور عبادت بدنیہ اور مالیہ سے تنفر رہا تو داخلہ دوزخ یقینی اور نجات ناممکن ہوگی۔ ماخذ آیت: ۴۲ تا ۴۸۔

### ربط آیات:

(۳۲ تا ۳۵) جس طرح عالم ناسوت میں یہ منور ہیں اسی طرح ملکوتی صفات کے لئے آپ کی تبلیغ منور ہے۔ (۳۶) آپ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرانے والے ہیں۔ (۳۷) اب انذار کے بعد جس کا جی چاہے خیر میں قدم بڑھائے اور

جس کا جی چاہے پیچھے قدم ہٹائے۔ (۳۸) ہر شخص شامت اعمال کے باعث جہنم میں جائیگا۔ (۳۹) اگر اصحاب الیمین جہنم سے بچ جائیں گے۔ چونکہ ان کے اعمال صالحہ ہیں۔ (۴۰ تا ۴۷) بہشتی دوزخیوں سے داخلہ دوزخ کا سبب دریافت کریں گے تو وہ جواب دیں گے کہ ہم مرتے دم تک ان گناہوں میں مبتلا رہے۔ (۴۸) چونکہ خود انہوں نے کوئی عمل صالح نہیں کیا اس لئے آج انہیں شفیع بھی نہیں ملے گا۔ (۴۹ تا ۵۱) قرآن حکیم سے انہیں اس قدر نفرت ہے۔ (۵۲) یہ چاہتے ہیں کہ ہر ایک کو کھلے ہوئے صحیفے ملیں۔ تب آپ کی تصدیق کریں۔ وہ صحیفے خدا تعالیٰ کی طرف سے آئیں اور ان میں لکھا ہوا ہو کہ آپ نبی ہیں اور آپ واجب الاتباع ہیں۔ (۵۳) یہ قرآن نصیحت ہے جس کا جی چاہے نصیحت حاصل کرے اللہ تعالیٰ ہی چاہے تو یہ لوگ ہدایت پا سکتے ہیں۔

# سورۃ القیامۃ

## سورة القيامة مكية، نزلت بعد سورة القارعة

### سورۃ المدثر اور القیٰمۃ کے مابین ربط:

سورۃ المدثر کے آخر میں ہے" بل لا یخافو ن الاخرة " وہ یہ لوگ آخرت سے نہیں ڈرتے۔ اس سورت میں بھی آخرت اور قیامت کا ذکر ہے۔

### تسمیہ سورۃ قیامۃ:

(بسم الله) المظهر للقيامه و فيها اهوال (الرّحمٰن) بالمؤمنين فى الدنيا (الرّحيم) بهم فى الاخرة.

ترجمہ: اس اللہ تعالیٰ کے نام شروع کرتا ہوں جو قیامت کو برپا کرنے والا ہے اور اس میں بہت ہیبت ناک حالات ہونگے دنیا میں مؤمنوں پر بہت مہربان ہے وہ آخرت میں مومنوں پر خاص رحم والا ہے۔

### وجہ تسمیہ سورۃ القیامۃ:

روز قیامت پر قسم اٹھانے سے اس سورت کی ابتداء ہوئی ہے؛ اس لیے اس سورت کو سورت قیامہ کہا گیا۔ قال تعالیٰ: لا اقسم بيوم القيامة

عن ابن عباسؓ قال :نزلت سورة القيامة بمكة.(اخرجه ابن الضريس فى فضائله:ص:۳۳)

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے فرمایا: سورت قیامہ مکہ میں نازل ہوئی۔

موضوع سورت:

اثبات قیامت

فضیلت سورۃ القیامۃ:

عن ابی بن کعبؓ عن رسول اللہ ﷺ من قرأ سورة القيامة شهدت أنا وجبريلؑ له يوم القيامة أنه كان مؤمنا بيوم القيامة.

(تفسير الكشف والبيان: ١/١٣، تفسير الزمخشري: ٤/١٦٦، تفسير البيضاوي: ٥/٢٦٨، اللباب في علوم الكتاب: ١٩/٥٧٩، السراج المنير: ٤/٤٤٧، تفسير ابي السعود: ٩/٦٩)

حضرت ابی بن کعبؓ رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) سے نقل کرتے ہیں کہ جو شخص سورت القیامۃ پڑھتا ہے تو میں اور جبرئیلؑ اس کے حق میں قیامت کے دن اس کے مؤمن ہونے کی گواہی دیں گے۔

خواب میں سورۃ القیامۃ پڑھنے کی تعبیر:

حضرت ابن سیرینؒ نے فرمایا ہے۔ اگر خواب میں دیکھے کہ سورۃ القیامۃ پڑھتا ہے۔ دلیل ہے کہ دنیا سے شہادت کے ساتھ رحلت کرے گا۔ (تعبیر الرؤیا: ٣٦٢)

ترتیب جمعی (75) ترتیب نزولی (31) آیات (40) رکوعات (2) کلمات (99) حروف (65) زبر (276) زیر (83) پیش (60) دو زبر (3) دو زیر (7) دو پیش (7) کھڑا زبر (30) کھڑی زیر (4) الٹا پیش (8) جزم (94) شد (56) مد (6)

خلاصہ رکوع ۱:

(۱) اثبات قیامت بآیات انفس۔ (۲) نقصان انکار قیامت۔ (۳) سبب انکار قیامت۔ (۴) اقسام الناس یوم القیامت۔

ماخذ (۱) آیت ا تا ۴۔ (۲) آیت ۵، ۶۔ (۳) آیت ۲۰، ۲۱۔ (۴) آیت ۲۲، ۲۳۔

ربط آیات:

(۱، ۲) علامت قیامت، قیامت کے قریب آنے پر شاہد ہیں اور جس طرح ہر انسان میں ایک نفس لوامہ ہے۔ جب انسان برائی کرتا ہے تو وہ اسے ملامت کرتا ہے۔ اسی طرح نوع انسانی کا ایک نفس لوامہ ہے۔ جس دن سارا نوع ایک میدان میں موجود ہوگا اس دن وہ اپنے افراد کو ان غلطیوں کے متعلق ملامت کریگا جن کا تعلق نوع انسانی سے تھا۔ واللہ اعلم۔ (۳) کیا انسان کا یہ

خیال ہے۔(۴) ہم تو اس کی انگلیاں بھی درست کر کے لانے پر قادر ہیں۔(۵) انکار قیامت سے انسان اپنا مستقبل خراب کرنا چاہتا ہے۔۶: قیامت کے متعلق پوچھتا ہے کہ کب ہوگی۔۷ تا ۹: قیامت کے یہ خواص ہیں۔(۱۰) اس دن کافر کہے گا۔اب کہاں پناہ لوں۔(۱۲،۱۱) آج سوائے رب کے اور کوئی جائے پناہ نہیں۔(۱۳) انسان کو سارے اعمال کی اس دن اطلاع دی جائے گی۔(۱۵،۱۴) اسے اس دن خود ہی بصیرت ہوگی اگر چہ عذر پیش کرے گا۔لیکن مکذب اعضاء بھی اس کے اپنے ہوں گے۔(۱۶،۱۷) اس قیامت کے عذاب سے نجات دلانے والی تعلیم آپ کو دی جارہی ہے۔آپ جبرئیلؑ سے سنتے وقت زبان بند رکھا کریں۔ہمارا ذمہ ہے کہ اسے تیرے سینہ میں جمع کردیں اور زبان سے پڑھوادیں۔(۱۸) لہٰذا جب ہمارے طرف سے جبرائیلؑ پڑھ کر سنائیں آپ خاموش رہیں۔(۱۹) اس کا بیان کردینا ہمارا کام ہے یعنی آپ کی زبان مبارک پر اجراء ہمارے ذمہ ہے۔(۲۰،۲۱) ہم نے نجات آخرت کے لئے آپ کو یہ تعلیم دی ہے۔لیکن تم لوگ دنیا چاہتے ہو اور آخرت کو چھوڑتے ہو۔(۲۲ تا ۲۵) اس دن انسانوں کی دو قسمیں ہوں گی۔(۲۶ تا ۳۰) یہ واقعہ ہے کہ ایک دن انسان کی یہ حالت ہونے والی ہے اور اس دن اپنے رب کے ہاں جارہا ہوگا۔(۳۱) رب کے ہاں جارہا ہوگا۔لیکن کافر نے کوئی تیاری کی نہیں تھی نہ تصدیق کی اور نہ نماز پڑھی۔(۳۲،۳۳) بلکہ یہ کام کیا تھا۔(۳۴،۳۵) افسوس ہے کہ تمہیں مہلت ملی لیکن تم نے کوئی تیاری نہیں کی۔(۳۶) کیا انسان کا یہ خیال ہے کہ اسے مہمل چھوڑ دیا جائے گا۔(۳۷ تا ۳۹) جس مالک الملک نے تمہیں ان خسیس چیزوں سے انسان بنایا ہے۔(۴۰) کیا وہ اس پر قادر نہیں کہ مردہ کو زندہ کرسکے۔

# سورۃ الدھر

## سورۃ الدھر مدنیۃ، نزلت بعد سورۃ الرحمٰن

سورۃ القیامۃ اور الدھر کے مابین ربط:

ماقبل سورت کے خاتمے میں اللہ تعالیٰ کے قول: " الیس ذٰلک بقدر علیٰ ان یحی ے الموتیٰ ". میں قیامت کا بیان تھا اور اس میں قیامت کی تفصیل و ترغیب اور حضرت محمد ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کو تسلی دینے کا بیان ہے۔

تسمیہ سورۃ الدھر:

(بسم اللّٰہ) الذی خلق الدھر (الرّحمٰن) فی الدنیا بھدایۃ السبیل (الرّحیم) بمن فی الاخرۃ اذاقبل بد خول الجنۃ.

ترجمہ: اس اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں جس نے زمانہ پیدا کیا۔اس نے دنیا میں سیدھے راستے کی رہنمائی کر کے

بڑی مہربانی فرمائی۔وہ آخرت میں اس شخص پر خصوصی رحم کرے گا جو جنت میں داخل ہونے کیلئے بڑھ رہے ہوں۔

وجہ تسمیہ سورۃ الدھر:

لفظ" دہر "کے آنے کی وجہ سے اس سورت کو سورت دہر کہتے ہے۔قال تعالیٰ: هل أتى على الانسان حين من الدهر لم يكن شيئا مذكورا.

دوسرا نام سورۃ الانسان:

اس سورت کی ابتداء میں انسان کی عدم سے پیدائش اور پھر اس کے واسطے زمین کی تمام بھلائیوں کی تخلیق کی وجہ سے اس سورت کا نام سورت انسان ہے۔

عن ابن عباسؓ قال :نزلت سورة الانسان بالمدينة: (الدر المنثور:٨،٣٦٥)

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے فرمایا: سورت انسان مدینہ میں نازل ہوئی۔

موضوع سورۃ:

نفی دہریت

فضیلت سورۃ الدھر:

عن أبي هريرةؓ قال: كان النبيﷺ يقرأ في الصبح يوم الجمعة (الٓمٓ تنزيل السجدة،وهل أتى على الانسان) (أخرجه البخاري ،كتاب الجمعة: ١/٢٦٧)

حضرت ابوھریرۃؓ فرماتے ہیں: نبی کریمﷺ (تسليماً كثيراً كثيراً) جمعہ کے دن صبح کی نماز میں الٓم سجدہ اور هل اتى على الانسان پڑھا کرتے تھے۔

خواب میں سورۃ الدھر پڑھنے کی تعبیر:

حضرت ابن سیرینؒ نے فرمایا ہے۔اگر خواب میں دیکھے کہ سورۃ الدھر پڑھتا ہے۔دلیل ہے کہ درویشوں کو کھانا دے گا اور حق تعالیٰ کی رضا ڈھونڈے گا۔ (تعبیر الرؤیا:٣٦٢)

ترتیب جمعی(76) ترتیب نزولی(98) آیات(31) رکوعات(2) کلمات(240)

حروف(1054) زبر(359) زیر(136) پیش(101) دو زبر(58) دو زیر(9)

دو پیش(5) کھڑا زبر(28) کھڑی زیر(4) الٹا پیش(2) جزم (199) شد (80) مد (15)

## خلاصہ رکوع ۱:

(۱)اثبات صانع۔(۲)اقسام الانس(۳)قائلین صانع کے اوصاف (۴)اور ان کی جزائے اعمال ۔ماخذ (۱) آیت ا۔(۲) آیت ۳۔(۳) آیت ۷ تا ۱۰۔(۴) آیت ۱۱ تا ۲۱۔

**ربط آیات:**

(۱) کیا ایسا وقت بھی انسان پر گزرا ہے کہ اس کا نام ونشان بھی نہ تھا۔اس کے بعد اسے اللہ تعالیٰ نے بنایا۔معلوم ہوا کہ ساخت اشیاء میں مشیت ایزدی کا دخل ہے۔(۲) اللہ تعالیٰ نے اسے نطفہ سے بنایا۔(۳) انسانوں کی دو قسمیں ہیں شاکر اور کفور۔(۴) کفور کی یہ سزا ہے۔(۵،۶) شاکر کی یہ جزائے خیر ہے۔(۷ تا ۱۰) شاکرین کے یہ اوصاف ہیں۔(۱۱ تا ۲۲) شاکرین کی مزید جزائے خیر کا ذکر۔

## ربط بین الرکوعین:

ماقبل میں جنت کے اوصاف کا بیان تھا اور اسمیں صبر اور نماز کا حکم ہے اور یہ دونوں حصول جنت کے لئے سبب ہیں۔

**خلاصہ رکوع ۲:**

(۱) مسلک مطیعین صانع۔(۲) بیان عجز المخلوقات۔ماخذ (۱) آیت ۲۴ تا ۲۶۔(۲) آیت ۲۸۔

**ربط آیات:**

(۲۳) قرآن حکیم ہم نے نازل فرمایا ہے۔(۲۴ تا ۲۶) اپنا مسلک آپ یہ رکھیں۔(۲۷) یہ لوگ دنیا کے دوست ہیں اور اس سے سخت دن کے خیال کو چھوڑ بیٹھے ہیں۔(۲۸) ہم نے انہیں پیدا کیا اگر چاہیں تو انہیں مٹا دیں اور دوسرے لاکر یہاں بسا دیں۔(۲۹) یہ قرآن حکیم تذکرہ ہے۔جس کا جی چاہے نصیحت حاصل کرے۔(۳۰) تم تب نصیحت حاصل کرو جب اللہ تعالیٰ چاہے تمہاری شامت اعمال کے باعث ادھر سے منظوری نہیں آتی۔(۳۱) جسے چاہے اپنی رحمت میں داخل فرمائے۔اور ظالموں کے لئے دردناک عذاب ہے۔






# سورة المرسلات

## سورة المرسلات مكية، نزلت بعد سورة الهمزة

**سورۃ الدھر اور مرسلات کے مابین ربط:**

ماقبل سورۃ میں قیامت کا ذکر تھا اور اس میں بھی اسی طرح قیامت کے اثبات کا ذکر ہے اسی وجہ سے اس سورۃ میں " ویل یو منذ للمکذبین "۔ دس مرتبہ ذکر کیا گیا ہے۔

**تسمیہ سورۃ مرسلات:**

(بسم اللّٰه) الذی اظهر القدرة فی الریاح (الرّحمٰن) بارسال الریاح علی المؤمنین لینة (الرّحیم) بجعلها ملقیة ذکر اللّٰه تعالیٰ عذراً او نذراً.

ترجمہ: اس اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں جس نے ہواؤں میں اپنی قدرت، طاقت ظاہر فرمائی۔ وہ بہت مہربان ہے کہ وہ مؤمنوں پر رحمت کی ہوائیں بھیجتا ہے وہ بہت رحم والا ہے کہ وہ ان ہواؤں کو مؤمنوں کے دلوں میں معذرت، توبہ، استغفار، خوف الٰہی کی صورت میں اللہ تعالیٰ کی یاد کا الہام کرنے والی بنائیں۔

**وجہ تسمیہ سورۃ المرسلات:**

مرسلات یعنی ہواؤں پر اللہ تعالیٰ کے قسم کھانے کی وجہ سے اس سورت کا نام سورت مرسلات ہے۔ قال تعالیٰ: والمرسلات عرفاً

عن ابن مسعودؓ کان النبی ﷺ یقرأ النظائر السورتین فی رکعة (الرحمن والنجم فی رکعة) ، ثم قال: (و عمّ یتساء لون والمرسلات) فی رکعة: (أخرجه البخاری ,رقم حدیث:٤٩٩٦)

ترجمہ: حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے: نبی کریم ﷺ تسلیماً کثیراً کثیراً دو ایک جیسی سورتیں یعنی سورت رحمٰن اور سورت نجم ایک رکعت میں پڑھا کرتے تھے۔ پھر سورت نبأ اور مرسلات ایک رکعت میں پڑھا کرتے تھے۔

عن ابن عباسؓ قال: قال ابوبکرؓ یا رسول اللّٰه ﷺ قد شبت قال: شیبتنی هود والواقعة، والمرسلات، وعمّ یتساء لون واذاا لشمس کورت: (اخرجه الترمذی :رقم حدیث:٣٣٠٨)

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہا: ابوبکرؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) آپ تو بوڑھے ہوگئے۔ آپ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) نے فرمایا" مجھے سورت ھود، واقعہ، مرسلات، عم یتساءلون اور سورت تکویر نے بوڑھا

کیا"۔

## موضوع سورت:

مسئلہ مجازاۃ

## فضیلت سورۃ المرسلات:

عن ابن عباسؓ قال: قال أبوبکرؓ یا رسول اللہ ﷺ قد شبت، قال: شیبتنی هود، والواقعة، والمرسلات، وعم یتساء لون، واذا الشمس کورت.

(اخرجه الترمذی، کتاب تفسیر القرآن: ۲/۱۸۵)

حضرت ابن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ ابوبکرؓ نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً): آپ بوڑھے ہو گئے آپ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) نے فرمایا: مجھے سورت ہود، واقعہ، مرسلات، عم یتساءلون اور اذا الشمس کورت نے بوڑھا کر دیا۔

## خواب میں سورۃ المرسلات پڑھنے کی تعبیر:

حضرت ابن سیرینؒ نے فرمایا ہے۔ اگر خواب میں دیکھے کہ سورۃ المرسلات پڑھتا ہے۔ دلیل ہے کہ وہ جھوٹ بولنے سے توبہ کرے گا۔ (تعبیر الرؤیا: ۳۶۲)

ترتیب جمعی (77) ترتیب نزولی (33) آیات (50) رکوعات (2) کلمات (181)

حروف (816) زبر (249) زیر (139) پیش (87) دوزبر (15) دوزیر (25)

دوپیش (14) کھڑا زبر (24) کھڑی زیر (1) الٹا پیش (2) جزم (159) شد (70) مد (8)

## خلاصہ رکوع ۱:

(۱) اثبات مجازات۔ (۲) تشریح یوم الجازاۃ۔ (۳) نتائج قبیحہ منکرین یوم الجازاۃ۔ ماخذ (۱) آیت ۱تا۷۔ (۲) آیت ۸تا۱۵۔ (۳) آیت ۲۹تا۳۰۔

## ربط آیات:

(۱تا۷) ان صفات والی ہوائیں اس امر پر دلالت کرتی ہیں کہ جزائے اعمال کا جو وعدہ ہو رہا ہے وہ یقیناً واقع ہوگا۔ جس طرح ہوائیں یہیں سے اٹھتی ہیں اور یہیں پھیلتی ہیں۔ اسی طرح اعمال انسان ہی سے پیدا ہوتے ہیں اور جزا بھی اسی پر وارد ہو

گی۔ واللہ اعلم۔ (۸،۹) یوم المجازاۃ میں یہ انقلاب ہوگا۔ (۱۰،۱۱) یوم المجازاۃ کو پہاڑوں میں یہ انقلاب آئے گا اور انبیاءؑ کو شہادت کے لئے بلایا جائیگا۔ (۱۲) یہ واقعات کس دن کے لئے موخر کئے جارہے ہیں۔ (۱۳) یوم الفصل کے لئے موخر ہو رہے ہیں۔ (۱۴) تمہیں معلوم ہے کہ یوم الفصل کیا چیز ہے۔ (۱۵) مکذبین کے لئے ہلاکت کا دن ہے۔ (۱۶ تا ۱۹) کیا یہ لوگ ان واقعات سے بھی عبرت حاصل نہیں کرتے۔ اچھا مکذبین کے لئے ہلاکت ہوگی۔ (۲۵ تا ۲۸) کیا ہماری قدرت کے کرشے مشاہدہ نہیں کرتے جس طرح ہم نے یہ کام کئے اسی طرح اس جہان کو فنا کر کے قیامت لے آئیں گے اور اس دن مکذبین کے لئے ہلاکت ہوگی۔ (۲۹ تا ۳۴) اس دن مکذبین کو اس عذاب میں مبتلا کیا جائے گا۔ (۳۵ تا ۳۷) مکذبین کو بولنے اور معذرت کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ (۳۸) یہی یوم الفصل ہے۔ ہم نے تمہیں اور تم سے پہلے لوگوں کو جمع کیا ہے۔ (۳۹) اگر کوئی مکر ہمارے ساتھ چل سکتا ہے تو کر کے دیکھ لو۔ (۴۰) مکذبین کے لئے اس دن ہلاکت ہوگی۔

## ربط بین الرکوعین:

ماقبل میں مکذبین کو وعید کا بیان تھا اور اس میں متقیوں سے وعدے کا بیان ہے۔

## خلاصہ رکوع ۲:

(۱) یوم المجازاۃ کے ماننے والوں کی جزائے خیر (۲) اعادۂ انذار۔ ماخذ (۱) آیت ۴۱ تا ۴۴۔ (۲) آیت ۴۶ تا ۵۰۔

## ربط آیات:

(۴۱ تا ۴۴) مجازاۃ کو تسلیم کر کے تعلق باللہ درست کرنے والوں کی جزائے خیر یہ ہے۔ (۴۵) مکذبین کے لئے اس دن ہلاکت ہے۔ (۴۶) چند روز دنیا میں کھا پی لو۔ (۴۷) قیامت کے دن مکذبین کے لئے ہلاکت ہے۔ (۴۸) اللہ تعالیٰ کے سامنے سر نہیں جھکاتے۔ (۴۹) قیامت کے دن مکذبین کے لئے ہلاکت ہے۔ (۵۰) اگر قرآن پر ایمان نہیں لاتے تو اور کس چیز پر ایمان لائیں گے۔






# سورۃ النباء

## سورة النباء مكية، نزلت بعد سورة المعارج

سورۃ المرسلات اور النباء کے درمیان ربط: سورۃ المرسلات کی آخر میں تھا "فبأی حدیث بعدہ یؤمنون"۔ اس میں بھی قرآن کا ذکر تھا اور اسی سورت کی ابتداء میں بھی قرآن کا ذکر ہے۔"عم یتساء لون. عن النباء العظیم"۔ اگر نباء عظیم سے مراد قرآن ہو، اور اگر نباء عظیم سے مراد قیامت ہو تو پہلی سورت کی آخر میں بھی قیامت کا ذکر تھا۔"ویل یومئذ للمکذبین"۔ اور اس میں بھی قیامت کا ذکر ہے۔

تسمیہ سورۃ نباء: (بسم اللّٰہ) الذی اخبرنا باهوال یوم القیامة (الرّحمٰن) بمن امن بالقیامة فی الدنیا (الرّحیم) بمن اتبع الرسول ﷺ فی الاخرة.

ترجمہ: اس اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں جس نے ہمیں قیامت کے دن کے ہولناک احوال کی خبر دی۔ ان لوگوں پر عام مہربان ہے جنہوں نے دنیا میں قیامت پر ایمان لایا وہ آخرت میں ان لوگوں پر خاص رحم والا ہے جنہوں نے رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کی اتباع اختیار کی۔

وجہ تسمیہ سورۃ النباء: اس سورت کی ابتداء میں لفظ "نبأ" کے واقع ہونے کی وجہ سے اس سورت کا نام سورت نبأ پڑ گیا۔ قال تعالیٰ: عم یتساء لون . عن النباء العظیم.

دوسرا نام سورۃ یتساء لون:

(الجمل :٤...٤٧٠:والخازن: ٣٨٦.٤،والألوسی فی روح المعانی:ج ٣٠.ص ٢)

ابتداء میں اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد عم یتساء لون . عن النباء العظیم ۔کے آنے کی وجہ سے اس سورت کا نام یتساء لون ہے۔

عن ابن عباسؓ قال: أنزلت سورة (عمّ یتساء لون) بمکة. (الدر المنثور: ٣٨٩.٨)

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا: سورت عم یتساء لون مکہ میں نازل ہوئی۔

موضوع سورت: یوم الجازات کی تشریح کاشتکاروں کے اصول پر۔

فضیلت سورۃ النبأ: عن ابن عباسؓ قال: قال ابوبکرؓ یا رسول اللّٰہ ﷺ قد شبت، قال: شیبتنی

ھود، والواقعة، والمرسلات، وعم يتساء لون، واذا الشمس كورت.

(أخرجه الترمذي، كتاب تفسير القرآن: ۲/۱۸۵)

حضرت ابن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ ابو بکرؓ نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً): آپ بوڑھے ہوگئے آپ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) نے فرمایا: مجھے سورت ہود، واقعہ، مرسلات، عم یتساءلون اور اذا الشمس کورت نے بوڑھا کر دیا۔

**خواب میں سورۃ النبا پڑھنے کی تعبیر:** حضرت ابن سیرینؒ نے فرمایا ہے۔ اگر خواب میں دیکھے کہ سورۃ النبا پڑھتا ہے۔ دلیل ہے کہ خوف خدا اور متوکل ہوگا۔ حضرت ابراہیم کرمانیؒ نے فرمایا ہے کہ نیکی کا کام کرے گا۔ (تعبیر الرؤیا: ۳۶۲)

ترتیب جمعی (78) ترتیب نزولی (80) آیات (40) رکوعات (2) کلمات (130)

حروف (690) زبر (286) زیر (77) پیش (58) دو زبر (48) دو زیر (2)

دو پیش (0) کھڑا زبر (23) کھڑی زیر (2) الٹا پیش (0) جزم (118) شد (73) مد (11)

**خلاصہ رکوع ۱:** (۱) جس طرح کھیتی مقصود بالذات ہوتی ہے اور کاشت کاری کے آلات بالتبع مہیا کئے جاتے ہیں۔ اسی طرح اس نظام عالم میں فقط انسان مقصود ہے اور بقیہ نظام اس کے تابع۔ (۲) جس طرح کھیتی کے لئے ایک یوم الفصل ہوتا ہے جس میں اناج اور بھوسہ الگ کیا جاتا ہے اسی طرح یہاں بھی ایک یوم الفصل ہونا چاہئے جس میں دونوں قسم کے انسانوں کو جدا جدا کیا جائے۔ ماخذ (۱) ۶ تا ۱۶ (۲) ۱۷۔

**ربط آیات:** (۱ تا ۳) ایک بہت بڑی خبر (یعنی قیامت) کے متعلق ایک دوسرے سے سوال کرتے ہیں۔ اس کے متعلق ان میں اختلاف ہے۔ (۴، ۵) یہ کوئی چیز قابل اختلاف نہیں ہے۔ عنقریب انہیں معلوم ہو جائے گا۔ (۶ تا ۱۶) یہ سارا نظام محض انسان کے لئے ہے۔ اب اس امر کے دیکھنے کی ضرورت ہے کہ انسانی صورت میں کتنی ہستیاں ہیں جنہوں نے انسانیت کا فرض ادا کیا اور کتنی ہیں جو بمنزلہ بھوسہ کے ہیں۔ (۱۷) لہٰذا تمہارا یوم الفصل (امتیاز کا دن) معین ہے۔ (۱۸ تا ۲۰) یوم الفصل کی ہیئت کذائی یہ ہے۔ (۲۱ تا ۲۶) جنہوں نے فرض انسانیت ادا نہیں کیا ان کا ٹھکانہ دوزخ ہوگا اور یہ ان کے اعمال کی صحیح جزا ہے۔ (۲۷) انہیں محاسبہ الٰہی کا خیال بھی نہیں تھا (اس لئے تیاری بھی نہیں کی تھی)۔ (۲۸) اور ہمارے احکام کو جھٹلاتے تھے جو اس دن کی نجات کا طریق بتلاتے تھے۔ (۲۹) اور ہم نے ان کے سارے اعمال محفوظ کر رکھے تھے۔ (۳۰) پس اپنی بداعمالی کی سزا چکھو۔

**ربط بین الرکوعین :**

ماقبل میں وعید کا بیان تھا اور اس میں مؤمنین کے لئے جنت کے وعدے کا بیان ہے۔

**خلاصہ رکوع ۲ :**

(۱) متقین (جو بمنزلہ اناج کے ہیں) کی جزائے خیر۔(۲) اور جزا کے علاوہ عطا بھی ان پر ہو گی۔ ماخذ (۱) آیت ۳۱۔(۲) آیت ۳۶۔

**ربط آیات:**

(۳۱ تا ۳۷) رب السمٰوٰت والارض کی طرف سے متقیوں کو جزائے اعمال ملے گی۔(۳۸) قیامت کے دن روح اور ملائکہ عظام اعزاز تجلی الٰہی میں صف بستہ ہوں گے۔(۳۹) یہ دن یقیناً آنے والا ہے جو چاہے اپنے رب کے ہاں ٹھکانہ بنا لے۔(۴۰) ہم نے اس دن سے ڈرایا ہے جس میں انسان اپنے ہاتھوں کی کمائی دیکھ لے گا اور کافر کہے گا۔ کاش میں مٹی رہتا تو اچھا تھا۔

# سورۃ النازعات

## سورۃ النازعات مکیة، نزلت بعد سورۃ النباء

### سورۃ النباء اور النّٰزعٰت کے درمیان ربط:

ماقبل سورت میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہم نے تمہیں قریب عذاب سے ڈرایا۔ اور یہاں سورۃ النّٰزعٰت میں فرمایا کہ "فانما هي زجرة واحده فاذا هم بالساهرة" یعنی اس میں وقوع عذاب کے حال کا بیان ہے۔

**تسمیہ سورۃ النّٰزعٰت:**

(بسم اللّٰه) القادر على نزع الارواح (الرّحمٰن) في الدنيا بنزع الروح المؤمن سهلاً (الرّحيم) بالمؤمن في الاخرة بسهل عليه اهوال القيامة.

ترجمہ: اس اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو کہ ارواح کے نکالنے پر قادر مطلق ہے۔ وہ دنیا میں مومن کی روح کو نرمی کے ساتھ نکال کر بہت زیادہ مہربانی کرتا ہے۔ وہ آخرت میں مومن پر قیامت کی شدائد (سختیاں) آسان کر کے بہت رحم

فرمائے گا۔

وجہ تسمیہ سورۃ النازعات:

نازعات (روح نکالنے والے فرشتوں) پر قسم اٹھانے سے اس سورت کی ابتداء ہوئی ہے؛ اس لیے اس سورت کا نام سورت نازعات ہے۔قال تعالیٰ: والنازعات غرقاً

عن أبی بن کعب عن رسول اللّٰہ ﷺ قال :من قرأ سورۃ النازعات کان حبسہ فی القبر حتیٰ یدخل الجنۃ قدر صلاۃ المکتوبۃ: (أخرجہ الثعلبی فی الکشف والبیان :۱۳،۶۲)

ترجمہ: حضرت ابی بن کعبؓ رسول اللہ ﷺ تسلیماً کثیراً کثیراً سے روایت کرتے ہیں کہ جس نے سورت نازعات پڑھی تو قبر میں فرض نماز کے بقدر ٹھہر کر جنت میں داخل ہوگا۔

موضوع سورت:

مجازات۔

فضیلت سورۃ النازعات:

عن أبی بن کعبؓ عن رسول اللّٰہ ﷺ من قرأ سورۃ النازعات کان حبسہ فی القبر حتی یدخل الجنۃ قدر صلاۃ المکتوبۃ.

(تفسیر الکشف والبیان:۶۲/۱۳،تفسیر الزمخشری: ۱۸۴/۴،تفسیر البیضاوی: ۲۸۵/۵، تفسیر أبی السعود:۱۰۶/۹،روح البیان: ۳۳۰/۱۰،تفسیر الوسیط للواحدی:۴۱۸/۴)

حضرت ابی بن کعبؓ رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) سے روایت کرتے ہیں کہ جو شخص سورت نازعات پڑھتا رہے تو اس کا قبر میں رہنے اور جنت میں داخل ہونے کے درمیان اتنا وقت لگے گا جتنا کہ فرض نماز کی ادائیگی کے دوران لگتا ہے۔

خواب میں سورۃ النازعات پڑھنے کی تعبیر:

حضرت ابن سیرینؒ نے فرمایا ہے۔اگر خواب میں دیکھے کہ سورۃ النازعات پڑھتا ہے۔دلیل ہے کہ وہ جان کنی کے وقت موت سے نہ ڈرے گا۔ (تعبیر الرؤیا:۳۶۳)

ترتیب جمعی (79) ترتیب نزولی (81) آیات (46) رکوعات (2) کلمات (173)

حروف (753) زبر (299) زیر (83) پیش (52) دو زبر (13) دو زیر (1)

دو پیش (7) کھڑا زبر (51) کھڑی زیر (1) الٹا پیش (2) جزم (109) شد (56) مد (6)

## خلاصہ رکوع ۱:

رفع استبعاد قیامت۔ ماخذ آیت ۱ تا ۶،۱۵ (ان دو مثالوں سے انقلاب فوری شخصی دکھایا گیا ہے۔ پہلی میں انسان کے دم نکلتے ہی ایک آن واحد میں سب چیز اس کے قبضہ سے نکل جاتی ہے۔ جسمانی انقلاب ہے اور دوسری مثال میں ایک روحانی فوری انقلاب دکھایا گیا ہے تو جس طرح انقلاب شخصی شب و روز دیکھتے ہو انقلاب عالم کو اسی پر قیاس کرلو)۔

## ربط آیات:

۱): ان فرشتون کی قسم جو غوطہ لگا کر کافر کی روح کو قبض کرنے والے ہیں۔ (۲) ان فرشتوں کی قسم جو تیرنے والے ہیں (مومن کی روح لے کر آسمان پر اڑ جاتے ہیں)۔ (۴) پھر ان فرشتوں کی قسم جو مومن کی روح کو اللہ تعالیٰ کے حضور میں لے جانے میں ایک دوسرے سے سبقت کرنا چاہتے ہیں۔ (۵) پھر ان فرشتوں کی قسم جو تدبیر امور بامر الٰہی کرنے والے ہیں۔ جواب قسم ان کا محذوف ہے لتبعثن۔ (۶، ۷) وہ بعثت اس دن ہوگی۔ (۸) انکار قیامت کرنے والے دل اس دن ڈرنے والے ہوں گے۔ (۹) ان کی نگاہیں نیچی ہوں گی۔ (۱۰، ۱۱) کفار کا استبعاد بعثت بعد الموت۔ (۱۲): کفار کہتے ہیں کہ اگر بالفرض بعثت ثانیہ ہوئی تو پھر ہمارے حق میں خسارہ ہوگا۔ (۱۳، ۱۴) فقط ایک ڈانٹ سے سب سطح زمین پر آجائیں گے۔ (۱۵ تا ۱۷) ایک آن واحد میں درجہ عالیہ نبوت عطا ہو جاتا ہے اور فرعون کی طرف موسیٰ مبعوث ہوتے ہیں (اسی طرح ایک آن واحد میں اللہ تعالیٰ سب کو قیامت کے دن پیدا کرے گا)۔ (۱۸، ۱۹) فرعون کو جا کر یہ کہو۔ (۲۰، ۲۱) باوجود یہ کہ موسیٰ نے معجزات دکھائے لیکن فرعون نے تکذیب کی اور نافرمان رہا۔ (۲۲، ۲۳) پھر اپنی طاقت جمع کی اور اعلان کیا۔ (۲۴) کہ میں تمہارا سب سے بڑا رب ہوں۔ (۲۵) اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والوں کے لئے اس واقعہ میں عبرت ہے۔

## ربط بین الرکوعین:

ماقبل میں قیامت کے اثبات کا بیان تھا اور اس میں بھی اسی طرح قیامت کے اثبات کا بیان ہے۔

## خلاصہ رکوع ۲:

۱) رفع استبعاد قیامت۔ ۲) اور قیامت میں انسانوں کی دو قسمیں ہوں گی۔ ماخذ (۱) آیت ۲۷ تا ۳۳۔ (۲) آیت ۳۷ تا ۴۱۔

## ربط آیات:

۲۷ تا ۳۳: تمہارا دوبارہ پیدا کرنا زیادہ مشکل ہے یا ان چیزوں کا پہلی مرتبہ پیدا کرنا۔ ۳۴، ۳۵: قیامت کے دن انسان اپنے

اعمال دیکھ لے گا۔۳۶: یعنی میدان محشر میں دوزخ سامنے آجائے گا۔۳۷ تا ۳۹: دنیا میں طغیان و سرکشی کرنے والوں کا ٹھکانہ دوزخ ہوگا۔۴۰، ۴۱: دنیا میں اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والوں کا ٹھکانہ جنت ہوگا۔۴۲: قیامت کی تاریخ پوچھتے ہیں۔۴۳: آپ کو اس کا کیا علم ہے۔۴۴: تاریخ قیامت کا علم فقط اللہ تعالیٰ کو ہے۔۴۵: قیامت سے ڈرنے والوں کے لئے آپ منذر ہیں کہ انہیں اس دن کے حالات سے پورے طور پر آگاہ فرمادیں۔۴۶: قیامت کے دن دنیا کی زندگی انہیں اتنی نظر آئے گی۔

# سورۃ عبس

## سورة عبس مكية، نزلت بعد سورة النازعات

### سورۃ النّٰزعٰت اور عبس کے درمیان ربط:

سورۃ النازعات میں آپ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کو بتایا گیا کہ " انما انت منذر من يخشٰها" کہ ان کے پیچھے پڑنا تمہاری ذمہ داری نہیں اور اسی سورت میں بھی یہ بیان ہے کہ ان کفار کے پیچھے نہ پڑے۔ "وما عليك الا يزكى".

### تسمیہ سورۃ عبس:

(بسم الله) المحب للمؤمنين (الرّحمٰن) بالا عمٰى فى الدنيا (الرّحيم) به فى الاخرة.

ترجمہ: اس اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو کہ مومن لوگوں سے محبت کرنے والا ہے۔ جو کہ دنیا میں ایک نابینا صحابیؓ پر بہت مہربان ہے۔ آخرت میں بھی اس پر بہت رحم کرے گا۔

### وجہ تسمیہ سورۃ عبس:

اس سورت کی ابتدا میں ایک فطری وصف (ایک آندھے کی مداخلت) پر حضور ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کو تنبیہ کی گئی ہے کہ یہ نبوت کے مرتبے کے شایان شان نہیں۔ قال تعالیٰ: عبس و تولى. أن جاءه الاعمى.

عن ابن عباسؓ و ابن الزبيرؓ..... أنهما قالا :نزلت سورة عبس بمكة: (الدر المنثور :٨..٤١٥)

ترجمہ: ابن عباسؓ اور زبیرؓ سے روایت ہے دونوں فرماتے ہیں: کہ سورت عبس مکہ میں نازل ہوئی۔

### موضوع سورت:

مساوات فی التعلیم۔

## فضیلت سورۃ عبس:

عن ابی بن کعبؓ عن رسول اللہ ﷺ من قرأ سورة (عبس وتولى) جاء يوم القيامة ووجهه ضاحك مستبشرا.

(تفسير الوسيط للواحدى: ٤/٤٢٢، تفسير الزمخشرى: ٤/١٨٧، تفسير البيضاوى: ٥/٢٨٨، اللباب فى علوم الكتاب: ٢٠/١٧٣، تفسير ابى السعود: ٩/١١٤)

حضرت ابی بن کعبؓ رسول اللہ ﷺ (تسليماً كثيراً كثيراً) سے روایت کرتے ہیں کہ جو شخص سورت عبس وتولی کی تلاوت کرتا رہے تو قیامت کے دن وہ ہنستے اور خوش چہرے کے ساتھ آئے گا۔

## خواب میں سورۃ عبس پڑھنے کی تعبیر:

حضرت ابن سیرینؒ نے فرمایا ہے۔ اگر خواب میں دیکھے کہ سورۃ عبس پڑھتا ہے۔ دلیل ہے کہ لوگوں پر ترش روئی کرے گا۔

(تعبير الرّؤيا: ٣٦٣)

ترتیب جمعی (80) ترتیب نزولی (24) آیات (42) رکوع (1) کلمات (133)

حروف (533) زبر (240) زیر (49) پیش (43) دو زبر (11) دو زیر (13)

دو پیش (9) کھڑا زبر (12) کھڑی زیر (3) الٹا پیش (20) جزم (80) شد (57) مد (15)

## خلاصہ رکوع:

۱) تعلیم دین میں دنیادار کی رعایت نہیں ہونی چاہیئے۔ ۲) صحف قرآن کا رتبہ۔ ۳) ابتدائے خلقت۔ ۴) اور انتہائے زندگی اور معاشرت کی ضروریات جب ایک طریقہ سے پوری ہوتی ہیں۔ ۵) جن سے امیر وغریب یکساں نفع اٹھاتے ہیں تو تعلیم میں کیوں مساوات نہ ہو۔ ماخذ (۱) آیت ۵۔ (۲) آیت ۱۱ تا ۱۴۔ (۳) آیت ۱۸۔ (۴) آیت ۲۱۔ (۵) آیت ۲۴ تا ۴۲۔

## ربط آیات:

۱ تا ۴: ترک مساوات فی التعلیم پر تنبیہ ہوئی ہے۔ (۵ تا ۷) ان نالائقوں کی خاص رعایت رکھنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ (۸ تا ۱۰) اس قسم کے شائق تعلیم سے بے توجہی نہیں ہونی چاہیئے۔ (۱۱،۱۲) اس تعلیم میں ہر شخص کا یکساں حصہ ہے۔ (۱۳،۱۴) صحف قرآن اس قدر بلند مرتبہ ہیں۔ (۱۵،۱۶) ان صحف کے محافظ ایسے پاکیزہ ترین فرشتے ہیں۔ (۱۷) یہ کیسا ناشکرا ہے۔ اپنے مبدا اور معاد پر غور نہیں کرتا۔ (۱۸ تا ۲۰) سب کی پیدائش نطفہ سے ہے۔ (۲۱) پھر سب قبروں میں دفن

ہوں گے۔(۲۲) پھر جب اللہ تعالیٰ چاہے گا سب کو اٹھائیگا (جب ان حالتوں میں سب مساوی ہیں تو روحانی تعلیم پانے میں کیوں غرباء سے علیحدگی چاہتے ہیں۔(۲۳) ہرگز نہیں انسان نے اپنا فرض ادا نہ کیا۔(۲۴تا۲۹) دیکھ لیجئے یہ رزق بارگاہ الٰہی سے سب کے لئے یکساں پیدا ہوتا ہے یا امیر و غریب کے رزق کا کوئی فرق ہے۔(۳۰تا۳۲) کیا ان میوہ جات کے پیدا ہونے میں امیر و غریب کا فرق ہے۔ کیا ایک ہی پانی سے پیدا نہیں ہوتے۔ جب ابتداء انتہا اور معاشرت میں یکساں ہو پھر تعلیم مین کیوں امتیاز چاہتے ہو۔(۳۳) جس دن قیامت کی آواز آئے گی۔(۳۴تا۳۷) قیامت کے دن یہ خاندانی گھمنڈ سارے چھوڑنے پڑیں گے۔ بلکہ اپنے خاندان سے انسان کو نفرت ہو گی جب آئندہ یہ غرور ٹوٹے گا تو آج ہی کیوں اسے توڑ کر انسان سیدھا نہ ہو جائے۔(۳۸،۳۹) جنہوں نے آج غرور چھوڑا اور صحیح تعلیم پا کر اصلاح کر لی ان کی یہ حالت ہو گی۔(۴۰تا۴۲) جنہوں نے آج دنیا میں غرور نہیں توڑا اور صحیح تعلیم نہیں پائی ان کی قیامت کے دن یہ حالت ہو گی۔

# سورة التكوير

## سورة التكوير مكية، نزلت بعد سورة اللهب

### سورۃ عبس اور التکویر کے مابین ربط:

ماقبل میں قیامت کا بیان تھا اللہ تعالیٰ کے قول۔" يوم يفر المرء من اخيه وامه وابيه وصاحبته وبنيه لكل امرىء منهم يومئذ شأن يغنيه" اور اس میں بھی اسی طرح قیامت کا بیان ہے۔ اللہ تعالیٰ کا قول:" علمت نفس مآ احضرت".

### تسمیہ سورۃ تکویر:

(بسم الله) القادر بتكور الشمس (الرّحمٰن) بالمؤمن فى ذالك اليوم (الرّحيم) بقرب الجنة للمؤمنين.

ترجمہ: اس اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو کہ سورج کو تہہ کرنے (یعنی سورج کو بے نور کرنے) پر قادر ہے۔ وہ اسی دن میں مومن پر بہت ہی مہربان ہے۔ وہ بہت خصوصی رحمت والا ہے کہ جنت مومن لوگوں کو قریب دے گا۔

### وجہ تسمیہ سورۃ التکویر:

اس سورت کی ابتدا اللہ تعالیٰ کے اس فرمان اذا الشمس كورت سے ہوئی ہے یعنی کہ سورج کو لپیٹ دیا جائے گا اور اس کی روشنی ختم ہو جائے گی۔

دوسرا نام سورۃ إذا الشمس کورت:

عن ابن عمرؓ قال :قال رسول اللّٰہ من سرہ أن ینظر إلی یوم القیامۃ کأنہ رأی عین فلیقرأ اذ الشمس کورت ، واذاالسماء انفطرت. واذاالسماء انشقت (أخرجہ الترمذی :رقم حدیث :۳۳۴۵)

ترجمہ: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ (تسلیما کثیرا کثیرا) نے فرمایا: جو شخص چاہتا ہے کہ وہ قیامت کا حال (گویا) اپنی آنکھوں سے دیکھے تو وہ یہ اذ الشمس کورت ، واذاالسماء انفطرت. واذاالسماء انشقت سورتیں پڑھے۔

موضوع سورت:

نبی کے پاس علم کس طرح آتا ہے اور کہاں سے آتا ہے۔ ماخذ آیت ۱۹، ۲۰۔

فضیلت سورۃ التکویر:

عن ابن عمرؓ قال: قال رسول اللّٰہ ﷺ من سرہ أن ینظر الی یوم القیامۃ کانہ رأی عین فلیقرأ. (أذا الشمس کورت واذا السماء انفطرت واذا السماء انشقت)

(أخرجہ الترمذی، کتاب تفسیر القرآن: ۱۹۱/۲)

حضرت ابن عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) نے فرمایا: جس کو یہ بات بھلی لگے اس بات سے خوش ہو کہ قیامت (کی ہولناکیوں کا منظر) کو اپنی آنکھوں سے دیکھے تو اسے چاہئیے کہ وہ اذا الشمس کورت اور اذا السماء انفطرت اور اذا السماء انشقت پڑھے۔

خواب میں سورۃ التکویر پڑھنے کی تعبیر:

حضرت ابن سیرینؒ نے فرمایا ہے۔ اگر خواب میں دیکھے کہ سورۃ التکویر پڑھتا ہے۔ دلیل ہے کہ درد چشم سے بے خوف رہے گا۔ (تعبیر الرؤیا: ۳۶۳)

ترتیب جمعی (81) ترتیب نزولی (7) آیات (29) رکوع (1) کلمات (104)

حروف (533) زبر (140) زیر (69) پیش (56) دو زبر (0) دو زیر (11)

دو پیش (1) کھڑا زبر (5) کھڑی زیر (0) الٹا پیش (2) جزم (74) شد (30) مد (7)

## خلاصہ رکوع :

نبی کے پاس علم کس طرح آتا ہے اور کہاں سے آتا ہے۔ ماخذ آیت ۱۹، ۲۰۔

## ربط آیات:

(۱ تا ۹) بذریعہ قرآن منزل من اللہ علم الٰہی اس دن کام آئے گا جس دن یہ واقعات ظہور پذیر ہوں گے۔ (۱۰ تا ۱۴) جس دن یہ واقعات متحقق ہوں گے اس دن انسان سارے اعمال جزاوسزا کے لئے حاضر پائے گا۔ لہٰذا جن اعمال صالحہ سے نجات مل سکتی ہے وہ قرآن مجید ہی بتلائے گا اور جن اعمال سیئہ سے ہلاکت و بربادی ہوگی ان کی تفصیل بھی قرآن حکیم سے معلوم ہوگی۔ (۱۵ تا ۱۸) جس طرح نظام مادی کے دو حصے ہیں۔ مبصر اور دوسرا غیر مبصر۔ مبصر کو ہر ایک پہچانتا ہے اور غیر مبصر پہچانے بغیر ہر شخص جانتا ہے۔ ستاروں کا نظام سارے مانتے ہیں۔ لیکن عوام الناس ان کی حرکات کے قواعد وضوابط سے ناآشنا ہیں۔ اور دوسرا حصہ نظام کا رات کا جانا اور صبح کا آنا ہر شخص سمجھتا ہے۔ اسی طرح تعلیم روحانی کے نظام کے بھی دو حصے ہیں ایک مبصر دوسرا غیر مبصر۔ (۱۹ تا ۲۱) نظام تعلیم روحانی کا یہ حصہ غیر مبصر ہے جسے رسول اللہ ﷺ تسلیماً کثیراً کثیراً تو اچھی طرح جانتے اور پہچانتے ہیں اور آپ الصادق المصدوق ہیں۔ لہٰذا اس حصہ کا تمہیں آپ کی تصدیق پر یقین ہونا چاہیئے۔ (۲۲) نظام تعلیم روحانی کا یہ دوسرا حصہ ہے یعنی حضور انور ﷺ تسلیماً کثیراً کثیراً کا وجود مسعود۔ اس حصہ کو تم خود اچھی طرح جانتے ہو لہٰذا تمہیں اس تعلیم روحانی کی تصدیق کرنی چاہیئے اور اس سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ (۲۳) آپ نے جبرائیلؑ کو اصلی حالت میں بھی دیکھا ہے۔ لہٰذا جس صورت میں وہ آئیں آپ پہچان سکتے ہیں۔ (۲۴) اور آپ اس علم پر بخیل نہیں جو خزانہ غیب سے آرہا ہے۔ (۲۵) اور یہ خدانخواستہ معاذ اللہ شیطان راندہ درگاہ الٰہی کا کلام نہیں۔ (۲۶ تا ۲۸) یہ قرآن اس شخص کے لئے نصیحت ہے جو سیدھے راستہ پر چلنا چاہے۔ (۲۹) اصل بات یہ ہے کہ مشیت ایزدی چاہے تو تم اسے قبول کرو۔ تمہاری شامت اعمال کے باعث وہ نہیں چاہتا کہ یہ درِ بے بہا تم ایسے گدھوں کے گلے میں ڈالے جائیں۔









# سورۃالانفطار

## سورة الانفطار مكية، نزلت بعد سورة النازعات

سورۃ التکویر اور الانفطار کے مابین ربط:

ماقبل سورت میں قیامت کے علامات کا بیان تھا اور اس میں بھی اسی طرح قیامت کے علامات کا بیان ہے اور اسی طرح ماقبل میں اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔"علمت نفس ما احضرت اور اس سورت میں علمت نفس ماقدمت و اخرت"آیا ہے۔

تسمیہ سورۃ انفطار:

(بسم اللّٰه) القادر على انفطار السمآء (الرّحمٰن) بالمؤمنين يو م القيامة (الرّحيم) بالمؤمنين بتسهيل المشى على الصراط يو م القيامة.

ترجمہ: اس اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو کہ آسمان کے چیر کر پھٹ جانے پر قادر ہے وہ قیامت کے دن مؤمن لوگوں پر بہت مہربان ہے وہ قیامت کے دن پل صراط پر گزرنے کو آسان کر دینے کے سلسلے میں مؤمن لوگوں پر بہت رحم کرنے والا ہے۔

وجہ تسمیہ سورۃ الانفطار:

اللہ تعالیٰ کے اس قول سے اذاالسماء انفطرت۔ شروع ہونے کی وجہ سے اس سورت کو سورۃ انفطار کہا جاتا ہے۔

موضوع سورت:

(۱) اپنے بنانے والے سے تمہیں تعلق بگاڑنا نہ چاہیئے ورنہ یوم الجازاۃ میں بھلائی کی کوئی امید نہیں۔(۲) تعلق باللہ خراب ہونے کی حالت میں کوئی معین و ناصر نہیں ہوگا۔

ماخذ (۱) آیت ۶۔(۲) آیت ۶۔(۳) آیت ۱۹۔

فضیلت سورۃ الانفطار:

عن جابر بن عبد اللّٰهؓ قال: قام معاذ فصلى العشاء الآخرة فطول فقال النبی ﷺ: أفتان يا معاذ، أفتان يا معاذ أين أنت من سبح اسم ربك الأعلى، والضحىٰ، وإذا السماء انفطرت.

(أخرجه النسائي في سننه، كتاب لاافتتاح: ۲/۱۷۲)

حضرت جابر بن عبداللہؓ روایت کرتے ہیں کہ حضرت معاذؓ کھڑے ہو گئے اور عشاء کی نماز پڑھانے لگے۔ آپؓ نے نماز لمبی پڑھائی تو نبی کریم ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) نے فرمایا: اے معاذ! کیا آپ لوگوں کو فتنہ میں مبتلا کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں اے معاذ! کیا آپ لوگوں کو فتنہ میں مبتلا کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ آپ کا دھیان سبح اسم ربك الاعلیٰ، ضحی، انفطار سے کہا گیا تھا۔

## خواب میں سورۃ الانفطار پڑھنے کی تعبیر:

حضرت ابن سیرینؒ نے فرمایا ہے۔ اگر خواب میں دیکھے کہ سورۃ الانفطار پڑھتا ہے۔ دلیل ہے کہ خوف خدا رکھے گا۔

(تعبير الرّويا: ۳۶۳)

ترتیب جمعی (82) ترتیب نزولی (82) آیات (19) رکوع (1) کلمات (80)

حروف (329) زبر (131) زیر (47) پیش (23) دو زبر (2) دو زیر (11)

دو پیش (2) کھڑا زبر (5) کھڑی زیر (0) الٹا پیش (0) جزم (61) شد (28) مد (7)

## خلاصہ رکوع:

(۱) اپنے بنانے والے سے تمہیں تعلق بگاڑنا نہ چاہیئے ورنہ یوم المجازاۃ میں بھلائی کی کوئی امید نہیں۔ (۲) تعلق باللہ خراب ہونے کی حالت میں کوئی معین و ناصر نہیں ہوگا۔

ماخذ (۱) آیت ۶۔ (۲) آیت ۶۔ (۳) آیت ۱۹۔

## ربط آیات:

۱ تا ۵: قیامت کے دن جب یہ واقعات ظاہر ہوں گے اس دن انسان اپنے پہلے بھیجے ہوئے اور اس کے مرنے کے بعد نتائج اعمال جو آئے ہوئے ہوں گے سب حاضر پائے گا۔ ۶ تا ۸: اے انسان تمہیں ایسے مالک و خالق سے تعلق بگاڑنے کے لئے کس نے بہکایا۔ ۹: دراصل یوم القیامۃ کا انکار تمہاری اس خرابی کا باعث ہے اور یہ انکار بہت بری چیز ہے۔ ۱۰: تم قیامت کے دن کے منکر ہو۔ حالانکہ اسی دن کی تیاری کے لئے تم پر محافظ معین ہیں جو تمہاری ہر نقل و حرکت کو ضبط کر رہے ہیں۔ ۱۱: نہایت معزز لکھنے والے ہیں۔ ہر وہ چیز امانت سے پوری لکھیں گے۔ ۱۲: وہ تمہاری ہر نقل و حرکت سے آگاہ ہیں۔ ۱۳ تا ۱۵: اس دن فیصلہ یہ ہوگا۔ ۱۶: فجار اس جہنم سے چھپ نہیں سکیں گے۔ ۱۷ تا ۱۹: یوم الدین وہ دین ہے جس دن راحت و رنج عذاب و ثواب

کی باگ فقط اللہ تعالیٰ کے قبضہ میں ہوگی اور کوئی شخص کسی کے کام نہیں آسکے گا۔

# سورة المطففين

## سورة المطففين مكية، نزلت بعد سورة العنكبوت

### سورۃ الانفطار اور المطففین کے درمیان ربط:

سورۃ الانفطار کے آخر میں اللہ عزوجل نے فرمایا کہ: ''والامر يومئذ لله''۔ اور اس سورت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''يوم يقوم الناس لرب العلمين ''۔ یعنی دونوں میں قیامت کے دن کا بیان ہے۔

### تسمیہ سورۃ مطففین:

(بسم اللّه) الذی نبه المطففين بالعذاب (الرّحمٰن) على المؤمنين بترك التطفيف في الدنيا (الرّحيم) عليهم بالعدل و التخويف بالتطفيف.

ترجمہ: اس اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں جس نے ناپ تول میں کمی کرنے والوں کو عذاب آخرت کے بارے میں خبردار کر دیا ہے۔ جس نے دنیا میں مومنوں کو کمی بیشی یعنی ناانصافی کے چھوڑنے کا حکم دے کر ان پر بہت زیادہ مہربانی فرمائی۔ وہ اللہ تعالیٰ مومنوں پر رحم والا ہے کہ اس نے مومنوں کو ناپ تول میں کمی بیشی سے خوف دلایا اور انھیں عدل و انصاف پر قائم کرنے کا حکم دیا۔

### وجہ تسمیہ سورۃ المطففین:

اللہ تعالیٰ کے ارشاد ويل للمطففين سے اس سورت سے ابتدا ہونے کی وجہ سے اس سورت کا یہ نام پڑ گیا۔

عن ابن عباسؓ قال: نزلت سورة المطففين بمكة. (الدر المنثور: ۸، ٤١١)

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ سورت مطففین مکہ میں نازل ہوئی۔

### موضوع سورت:

وعید تطفیف (تطفیف سے مراد اپنا حق پورا لینا اور دوسرے کا حق دیتے وقت نقصان پہنچانا ہے)۔

### فضیلت سورۃ المطففین:

عن ابن عباسؓ لما قدم النبي ﷺ المدينة كانوا من أخبث الناس كيلا، فأنزل الله سبحانه

(ویل للمطفّفین) فأحسنوا الکیل. (أخرجه ابن ماجه، کتاب التجارات: ۷۴۸/۲)

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جب نبی کریم ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) مدینہ تشریف لائے تو کیل میں کمی بیشی کرنے والے بدترین لوگ تھے۔ جب اللہ تعالیٰ نے ویل للمطففین نازل فرمائی۔ تو کیل اچھی طرح کرنے لگے۔

## خواب میں سورۃ المطففین پڑھنے کی تعبیر:

حضرت ابن سیرینؒ نے فرمایا ہے۔ اگر خواب میں دیکھے کہ سورۃ المطففین پڑھتا ہے۔ دلیل ہے کہ ناپ اور پیمانہ درست رکھے گا۔ (تعبیر الرؤیا: ۳۶۳)

ترتیب جمعی (83) ترتیب نزولی (86) آیات (36) رکوع (1) کلمات (169)

حروف (730) زبر (237) زیر (114) پیش (93) دو زبر (1) دو زیر (11)

دو پیش (8) کھڑا زبر (19) کھڑی زیر (2) الٹا پیش (2) جزم (146) شد (64) مد (16)

## خلاصہ رکوع:

وعید تطفیف (تطفیف سے مراد اپنا حق پورا لینا اور دوسرے کا حق دیتے وقت نقصان پہنچانا ہے)۔

## ربط آیات:

۱) مطفف کے لئے ہلاکت ہے۔ (۳،۲) جو اپنا حق پورا لیتے ہیں اور دوسرے کا حق ناقص کر کے دیتے ہیں۔ ۵،۴: کیا انہیں اس بڑے دن کا خیال نہیں۔ (۶) جس دن حساب و کتاب دینے کے لئے رب العٰلمین کے سامنے کھڑے ہونگے۔ (۷ تا ۱۱) فجار کا اعمال نامہ سجین میں ہوگا اور منکرین قیامت کے لئے اس دن ہلاکت ہوگی۔ (۱۲، ۱۳) حدود الٰہیہ سے تجاوز کرنے والا گنہگار ہی اس دن کا انکار کر سکتا ہے۔ جس کی آیات الٰہیہ کے متعلق یہ بری رائے ہو۔ (۱۴) آیات الٰہی افسانے نہیں۔ ان کے گناہوں کی سیاہی دلوں پر غالب آگئی ہے اس لئے یہ اس کی قدر نہیں کرتے۔ (۱۵) قیامت کے دن یہ لوگ دیدار الٰہی سے محجوب ہوں گے۔ (۱۶) پھر دوزخ میں داخل ہونگے۔ (۱۷) یہی وہ چیز ہے جس کی تکذیب کرتے تھے۔ (۱۸ تا ۲۱) ابرار کا نامہ اعمال علیین وہ دفتر ہے جہاں مقربین الٰہی رہتے ہیں۔ (۲۲-۲۳) ابرار نعمتوں میں ہونگے تختوں پر بیٹھے سیر و تماشا دیکھ رہے ہوں گے۔ (۲۴) ان کے مونہوں میں نعمتوں کی تازگی پہچانی جائے گی۔ (۲۵،۲۶) اس قسم کی شراب پلائے جائیں گے۔ (۲۷) اس شراب میں تسنیم کی ملاوٹ ہوگی۔ (۲۸) تسنیم وہ چشمہ ہے جس سے مقرب الٰہی پئیں گے۔ (۲۹ تا ۳۲) مطففین (یا عام مجرمین لئے جائیں) کا دنیا میں یہ مشغلہ تھا۔ (۳۳) حالانکہ ان مجرموں کو ابرار پر محافظ نہیں

بنایا گیا تھا۔(۳۴) آج ابرار مجرموں پر ہنسیں گے۔(۳۵) تختوں پر بیٹھے دیکھتے۔(۳۶) کیا کفار کو بداعمالی کی سزا مل گئی ہے۔

# سورۃ الانشقاق

## سورۃ الانشقاق مکیۃ، نزلت بعد سورۃ الانفطار

سورۃ المطففین اور سورۃ الانشقاق کے درمیان ربط:

ماقبل میں قیامت، مجرموں کے عذاب اور فاجروں کا بیان تھا اور اس میں بھی وہی بیان ہے۔

**تسمیہ سورۃ انشقاق:**

(بسم اللّٰہ) القادر بانشقاق السمآ (الرّحمٰن) بالمؤمنین بعمل القرآن فی الدنیآ (الرّحیم) بالمؤمنین فی الاخرۃ بشفاعۃ النبی ﷺ.

ترجمہ: اس اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو کہ آسمان کو توڑ دینے پر قادر ہے۔ جس نے دنیا میں مؤمنوں کو قرآن مجید پر عمل کرنے کی توفیق دے کر بڑی مہربانی

فرمائی۔ وہ آخرت میں حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ (تسلیما کثیرا کثیرا) کی شفاعت کی اجازت دے مؤمنوں پر بڑا رحم کرے گا۔

وجہ تسمیہ سورۃ الانشقاق:

اس سورت کے شروع میں انشقاق مصدر سے ماضی کا صیغہ آنے کی وجہ سے اس سورت کا نام انشقاق ہے۔

**قال تعالیٰ: اذالسماء انشقت**

**عن أبی رافعؓ قال: صلیت مع أبی ہریرۃؓ العتمۃ فقرأ اذالسماء انشقت فسجد فقلت: ما ہذہ؟ قال: سجدت بہا خلف أبی القاسم ﷺ فلا أزال أسجدفیہا حتی ألقاہ**

(أخرجہ البخاری، رقم حدیث: ۱۰۷۸، ۲، ۳۲۹)

ترجمہ: حضرت رافعؓ سے روایت ہے کہ میں نے ابو ہریرہؓ کے پیچھے عشاء کی نماز پڑھی۔ آپؓ نے سورت اذالسماء انشقت پڑھ کر سجدہ (تلاوت) کیا۔ میں پوچھا یہ کیسا سجدہ تھا؟ آپؓ نے فرمایا: میں اس کے ساتھ ابوالقاسم (تسلیما کثیرا کثیرا) کے پیچھے نماز پڑھی۔ اب میں ہمیشہ یہ سجدہ کرتا رہوں گا یہاں تک کہ ان سے جا ملوں۔

## موضوع سورت:

یوم المجازاۃ میں اعطائے صحف کی تشریح۔ ماخذ آیت ۷ تا ۱۳۔

## فضیلت سورۃ الانشقاق:

**عن ابن عمرؓ قال: قال رسول اللہ ﷺ: من سره أن ينظر الى يوم القيامة كأنه رأى عين فليقرأ (اذا الشمس كورت واذاالشمس انفطرت وأذا السماء انشقت)**

(رواه الحاكم في المستدرك، كتاب التفسير: ۲/ ۵۶۰)

حضرت ابن عمرؓ روایت کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) نے فرمایا: کہ جس کو یہ بات خوش کرتا ہو کہ وہ قیامت (کی ہولناکیوں کا منظر) اپنی آنکھوں سے دیکھے تو وہ اذا الشمس کورت اوراذا السماء انفطرت اوراذا السماء انشقت کی تلاوت کرے۔

## خواب میں سورۃ الانشقاق پڑھنے کی تعبیر:

حضرت ابن سیرینؒ نے فرمایا ہے۔ اگر خواب میں دیکھے کہ سورۃ الانشقاق پڑھتا ہے۔ دلیل ہے کہ قیامت کے دن اس کا نامہ اعمال دائیں ہاتھ میں دیں گے۔ (تعبير الرؤيا: ۳٦٤)

**ترتیب جمعی (84) ترتیب نزولی (83) آیات (25) رکوع (1) کلمات (109) حروف (430) زبر (133) زیر (57) پیش (39) دو زبر (9) دو زیر (2) دو پیش (2) کھڑا زبر (11) کھڑی زیر (5) الٹا پیش (5) جزم (60) شد (34) مد (7)**

## خلاصہ رکوع:

یوم المجازاۃ میں اعطائے صحف کی تشریح۔ ماخذ آیت ۷ تا ۱۳۔

### ربط آیات:

(۱ تا ۵) جس دن یہ واقعات متحقق ہوں گے اس دن تم سے حساب لیا جائے گا۔ (۶) انسان دنیا میں اس کام کے لئے آیا ہے کہ اطاعت وانقیاد کی محنت کرکے جائے اور رب کے ہاں اس کا اجر پائے۔ (۷ تا ۹) اطاعت وانقیاد کا حق ادا کرنے والوں سے یہ سلوک ہوگا۔ (۱۰ تا ۱۲) عصیان وعدوان کو شیوہ بنانے والوں سے یہ سلوک ہوگا۔ (۱۳) دنیا میں یہ شخص اطاعت وانقیاد سے الٰہی سے آزاد ہوکر خوش وخرم رہتا تھا۔ (۱۴) اس کا خیال تھا کہ ہرگز اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع نہیں ہوگا۔ (۱۵) رجوع تو یقیناً

ہوتا تھا۔اس کا رب اس کے تمام اعمال کو دیکھ رہا تھا۔(۱۶ تا ۱۹) جس طرح شفق غروب آفتاب کے بعد آتی ہے اس کے بعد رات چھا جاتی ہے اور چاند نکل آتا ہے اسی طرح انسان پر بھی حالات مختلفہ وارد ہوتے رہیں گے۔یہ بھی ایک حالت پر رہنے والا نہیں۔(۲۰) یہ لوگ کیوں ان حقائق واضحہ کو تسلیم نہیں کرتے۔(۲۱) قرآن جب انہیں سنایا جائے تو مطیع نہیں ہوتے۔(۲۲) بلکہ کافر قرآن کے حقائق کو جھٹلاتے ہیں۔(۲۳) اور اللہ تعالیٰ ان کے اعمال جمع شدہ کو خوب جانتا ہے۔(۲۴) انہیں دردناک عذاب کی خوشخبری سنا دیں۔(۲۵) مگر ایمان والے عذاب الٰہی سے محفوظ رہیں گے اور بے انتہا اجر پائیں گے۔

# سورة البروج

## سورة البروج مكية، نزلت بعد سورة الشمس

سورۃ الانشقاق اور البروج کے مابین ربط:

ماقبل سورت میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ان کو دردناک عذاب کی خوشخبری دو اور اس سورت البروج میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: پس ان کے لئے جہنم کا عذاب اور جلا دینے والا عذاب ہے۔دونوں سورتوں کے درمیان ربط حاصل ہے اور وہ جہنم کے عذاب کا بیان ہے۔

تسمیہ سورۃ بروج:

(بسم اللّٰه) القادر بالبروج فی السمآء (الرّحمٰن) بالمؤمنين في اليوم الموعود (الرّحيم) بالمؤمن با خذ حقهم من الظالم .

ترجمہ: اس اللہ تعالیٰ کے نام شروع کرتا ہوں جو کہ آسمان میں بروج یعنی بڑے بڑے ستارے قائم کرنے پر قادر ہے۔وہ وعدہ کئے گئے دن میں مومنوں پر بڑا مہربان ہے۔وہ مؤمنوں پر بڑا رحم کرنے والا ہے کہ وہ مومنوں کے حق ظالموں سے دلوائے گا۔

وجہ تسمیہ سورۃ البروج:

سورت بروج کو سورت بروج اس لیے کہا جاتا ہے؛ کہ اس کی شروع میں بروج والے آسمان پر اللہ تعالیٰ کے قسم اٹھانے کا ذکر ہے۔قال تعالیٰ: والسماء ذات البروج

عن جابر بن سمرةؓ أن رسول الله ﷺ كان يقرأ في الظهر والعصر بالسماء والطارق، والسماء ذات البروج ونحوها من السور (ابوداؤد: ۱، ۲۱۳)

ترجمہ: حضرت جابر بن سمرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) ظہر اور عصر کی نماز میں سورت والسماء الطارق اور سورت والسماء ذات البروج اور ان جیسی سورتیں پڑھا کرتے تھے۔

موضوع سورت:

خدا پرستوں کی دل آزاری کرنے والے گرفت الٰہی سے بچ نہیں سکتے۔ ماخذ آیت ۱۰۔

فضیلت سورۃ البروج:

عن جابر بن سمرۃؓ: أن رسول اللہ ﷺ كان يقرأ في الظهر والعصر بالسماء والطارق، والسماء ذات البروج ونحوهما من السور. (أخرجه أبو داؤد في سننه، كتاب الصلاة: ۲۱۳/۱)

حضرت جابر بن سمرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) ظہر و عصر کی نمازوں میں والسماء ذات البروج اور والسماء والطارق جیسی سورتیں پڑھا کرتے تھے۔

خواب میں سورۃ البروج پڑھنے کی تعبیر:

حضرت ابن سیرینؒ نے فرمایا ہے۔ اگر خواب میں دیکھے کہ سورۃ البروج پڑھتا ہے۔ دلیل ہے کہ دنیا میں اندوہگین ہوگا اور اس کی عاقبت محمود ہوگی۔ (تعبیر الرؤیا: ۳۶۴)

ترتیب جمعی (85) ترتیب نزولی (27) آیات (22) رکوع (1) کلمات (109)

حروف (438) زبر (123) زیر (70) پیش (64) دو زبر (14) دو زیر (6)

دو پیش (9) کھڑا زبر (0) کھڑی زیر (0) الٹا پیش (2) جزم (102) شد (31) مد (3)

خلاصہ رکوع:

خدا پرستوں کی دل آزاری کرنے والے گرفت الٰہی سے بچ نہیں سکتے۔ ماخذ آیت ۱۰۔

ربط آیات:

(۱ تا ۴) آسمان ستاروں والا۔ قیامت کا دن، جمعہ کا دن اور عرفہ کا دن یہ سب چیزیں اس امر پر گواہ ہیں کہ خندق والے ہلاک کئے گئے۔ (۵،۶) اسی آگ میں ہلاک کئے گئے۔ جس پر وہ بیٹھنے والے تھے۔ (۷) اور جب وہ مومنوں کی اس تکلیف کا مشاہدہ کر رہے تھے جو انہیں دے رہے تھے۔ (۸،۹) مومنین کی تکلیف کا سبب فقط یہ تھا۔ (۱۰) اللہ تعالیٰ کے ہاں ایسے مفسدوں کی سزا یہ ہے۔ (۱۱) خدا پرستوں کی بالآخر جزا یہ ہے۔ ۱۲: اللہ تعالیٰ کی گرفت بڑی سخت ہے۔ (۱۳) چونکہ مبدا اور

معاد نظام عالم پر وہی قابض ہے اس لئے مخالفین کا اس گرفت سے بچنا ناممکن ہے۔(۱۴)اور فرمانبرداروں کے لئے ان صفات سے متصف ہے۔(۱۵)وہ بزرگ ذات فرش سے لے کر عرش معلیٰ تک کا مالک ہے۔(۱۶)جو چاہے کر ے۔(۱۷،۱۸) کیاان قوموں پراس کی گرفت کے واقعات تمہیں معلوم نہیں۔(۱۹،۲۰) کفار مرض تکذیب میں مبتلاء ہیں اور وہ ان پر پورا قابض ہے۔(۲۱،۲۲)اس قرآن کا یہ لوگ کیا بگاڑ سکتے ہیں۔وہ لوح محفوظ میں محفوظ ہے۔

# سورة الطارق

## سورة الطارق مكية، نزلت بعد سورة البلد

### سورۃ البروج اور الطارق کے مابین ربط:

ماقبل سورت میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:" والله من ورا ئهم محيط. بل هو قران مجيد. في لوح محفوظ "۔اور اس سورت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:"ان كل نفس لما عليها حافظ "۔اوران دونوں سورتوں میں اللہ تعالیٰ کے محافظ اور احاطے ہونے کا بیان ہے۔اور اسی طرح ماقبل سورت میں اور اس سورت میں آسمان کا ذکر ہے۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا: والسمآء ذات البروج. واليوم الموعود "۔اور اس میں" والسماء والطارق. وما ادرك ما الطارق. النجم الثاقب"۔

### تسمیہ سورۃ الطارق:

(بسم الله)القادر للسمآء في الهوآء (ا ل رحمن) بحفظ الطارق في السمآء (الرحيم)بحفظ الانسان بالقوة النظرية

ترجمہ:اُس اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو کہ خلا میں آسمان کو قائم کرنے پر قادر ہے۔وہ بہت زیادہ مہربان ہے۔کہ وہ آسمان میں رات والے ستارے کی حفاظت کرتا ہے۔بہت رحم والا ہے۔کہ اپنی قوی نظر سے انسان کی حفاظت کرتا ہے۔

### وجہ تسمیہ سورۃ الطارق:

اس سورت کو سورت طارق اس لیے کہا جاتا ہے کہ اس سورت کی ابتدا میں اللہ تعالیٰ کے آسمان اور رات کو طلوع ہونے والے طارق نامی ستارے پر قسم کھانے کا ذکر ہے۔یہ لفظ (طارق) اس سورت کے علاوہ کسی اور سورت میں وارد نہیں ہوا ہے۔قال تعالیٰ:والسماء والطارق

عن جابر بن سمرةؓ أن النبي ﷺ كان يقرأ في الظهر والعصر بالسماء والطارق والسماء ذات البروج

(ابو داؤد:۱،۲۱۳)

ترجمہ: حضرت جابر بن سمرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیرا) ظہر اور عصر کی نماز میں سورت والسماء والطارق اور والسماء ذات البروج پڑھا کرتے تھے۔

موضوع سورت:

رفع استبعاد قیامت۔ ماخذ آیت ۶ تا ۸۔

فضیلت سورۃ الطارق:

عن جابر بن سمرةؓ: أن رسول اللهﷺ كان يقرأ في الظهر والعصر بالسماء والطارق، والسماء ذات البروج ونحوهما من السور. (رواه النسائي في سننه، كتاب الافتتاح: ۲/۱٦٦)

حضرت جابر بن سمرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) ظہر وعصر کی نمازوں میں والسماء ذات البروج اور والسماء والطارق جیسی سورتیں پڑھا کرتے تھے۔

خواب میں سورۃ الطارق پڑھنے کی تعبیر:

حضرت ابن سیرینؒ نے فرمایا ہے۔ اگر خواب میں دیکھے کہ سورۃ الطارق پڑھتا ہے۔ دلیل ہے کہ اس کے فرزند صالح پیدا ہوگا۔ (تعبير الرّويا: ٣٦٤)

ترتیب جمعی (86) ترتیب نزولی (36) آیات (17) رکوع (1) کلمات (61)

حروف (239) زبر (79) زیر (42) پیش (21) دوزبر (37) دوزیر (5)

دوپیش (4) کھڑا زبر (3) کھڑی زیر (1) الٹا پیش (3) جزم (38) شد (25) مد (6)

خلاصہ رکوع:

رفع استبعاد قیامت۔ ماخذ آیت ۶ تا ۸۔

ربط آیات:

(۱ تا ۳) آسمان اور ستارے شاہد ہیں۔ (۴) کہ ہر نفس پر ایک محافظ معین ہے۔ (۵ تا ۷) اگر انسان اپنی پہلی پیدائش پر غور کرے۔ (۸) تو اسے یہ مسئلہ سمجھ میں آجائے کہ اللہ تعالیٰ دوبارہ پیدا کرنے پر بھی قادر ہے۔ (۹،۱۰) جس دن دوبارہ انسان پیدا ہوگا۔ اس کے مخفی راز ظاہر کئے جائیں گے اور اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بچنے کے لئے کوئی طاقت اور کوئی مددگار اس کا نہیں

ہوگا۔(۱۱تا۱۳) جس طرح آسمان اور زمین کی قوتوں سے روزانہ کام لے کر نباتات پیدا کئے جاتے ہیں۔اسی طرح انہیں قوتوں سے کام لے کر دوبارہ انسان بنایا جائے گا۔(۱۴) بعثت بعد الموت واقعی ہے مذاق نہیں۔(۱۵تا۱۷) یہ اس مسئلہ کی تردید کے لئے تدابیر کررہے ہیں۔اور ہم اس کے ذہن نشین کرانے کے درپے ہیں۔انہیں گرفت ہونے میں چندروزہ مہلت ملی ہوئی ہے۔

## سورة الاعلى

## سورة الاعلیٰ مكية، نزلت بعد سورة التكوير

سورۃ الطارق اور سورۃ الاعلیٰ کے درمیان ربط:

یہ کہ سورۃ الطارق میں انسان کی تخلیق کا بیان تھا جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:"فلينظر الانسان مم خلق"۔اور اس میں اللہ تعالیٰ کی قدرت کی طرف اشارہ ہے،اور اس میں بھی اسی طرح اللہ تعالیٰ کی قدرت کے احاطے کا بیان ہے۔(۲) ماقبل سورت میں قیامت سے ڈرانے کا بیان تھا اور اس سورت میں اس کے ضد یعنی قیامت کے دن نجات کا بیان ہے۔

تسمیہ سورۃ الاعلیٰ:

(بسم الله)الذى يعطى للمؤمن المرتبة الاعلىٰ ببركة اسمه الاعلىٰ(الرحمن)على من سبحه فى الدنيا (الرحيم)على من تابع رسول ﷺ فى الاخرة.

ترجمہ:اس اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو اپنے مؤمن بندے کو اپنے بلند نام کی برکت سے بلند مرتبہ عطا کردیتا ہے۔وہ اس شخص پر بہت زیادہ مہربان ہے جو اس کی تسبیح کرتا ہے دنیا میں۔وہ اس شخص کے ساتھ رحم کا معاملہ کرے گا جس نے رسول اللہ ﷺ (تسليماً كثيراً) کی تابعداری کی ہو۔

وجہ تسمیہ سورۃ الاعلیٰ:

ابتداء سورت میں اللہ تعالیٰ کے اس قول سبح اسم ربك الاعلى کے آنے کی وجہ سے اس سورت کا نام الاعلیٰ پڑھ گیا۔

عن جابر بن سمرةؓ أن النبیﷺ كان يقرأ فى الظهر بسبح اسم ربك الاعلى

(أخرجه مسلم :۳۳۸، رقم حديث: ۴۶۰)

ترجمہ: حضرت جابر بن سمرہؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ (تسليما كثيرا) ظہر کی نماز میں سبح اسم ربك الاعلى پڑھا کرتے تھے۔

## خلاصہ رکوع و موضوع سورت:

(۱) ضرورت نبوت۔(۲) اور طریقہ تعلیم نبوت۔ ماخذ (۱) آیت ۴ تا ۶۔(۲) آیت ۹۔

(۱،۲) اس رب اعلیٰ کے نام کی تسبیح پڑھ جس نے پیدا کیا۔(۳) اس نے پہلے تقدیر کی پھر اس کے مطابق راہنمائی فرمائی۔(۵) پھر اسے سیاہ خس و خاشاک بنا دیا۔(٦) جس نے جانوروں کے لئے گھاس بنائی ہے وہی تمہیں خلق اللہ کی ہدایت کے لئے علم سکھائے گا۔(۷) جو اللہ تعالیٰ چاہے گا وہ آپ کے قلب مبارک سے خود محو فرمائے گا۔(۸) اس آسان شریعت پر چلنے کے لئے ہم آپ کو توفیق دیں گے۔(۹) نصیحت جہاں نفع آور ہو وہاں فرمائیں۔(۱۰) خوف الٰہی والے اس سے یقیناً مستفید ہوں گے۔(۱۱) بد بخت محروم رہیں گے۔(۱۲) جن کا داخلہ جہنم میں ہونے والا ہے۔(۱۳) داخلہ کے بعد ان کی یہ حالت ہوگی۔۱۴: تزکیہ نفس کرنے والے نجات پائیں گے۔(۱۵) تزکیہ کے بجائے دنیا پیاری ہے۔۱۷: حالانکہ آخرت بہتر ہے۔

(۱۸،۱۹) ابراہیمؑ اور موسیٰؑ کے صحائف میں بھی اس کا اعلان ہو چکا ہے۔

## فضیلت سورۃ الأعلیٰ:

عن النعمان بن بشیرؓ قال: کان رسول اللّٰہ ﷺ یقرأ فی العیدین وفی الجمعۃ، سبح اسم ربك الأعلیٰ، وهل أتاك حدیث الغاشیة، قال: وأذا اجتمع العید والجمعة، فی یوم واحد یقرأ بهما أیضا فی الصلاتین. (أخرجه مسلم، کتاب الجمعة: ۵۹۸/۲)

حضرت نعمان بن بشیرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) عیدین کی نمازوں اور نماز جمعہ میں سبح اسم ربك الاعلیٰ اور هل اتاك حدیث الغاشیه تلاوت فرماتے تھے۔ فرمایا: جب عید اور جمعہ ایک دن جمع ہو جاتا تو بھی یہی دونوں سورتیں تلاوت فرماتے۔

## خواب میں سورۃ الاعلیٰ پڑھنے کی تعبیر:

حضرت ابن سیرینؒ نے فرمایا ہے۔ اگر خواب میں دیکھے کہ سورۃ الاعلیٰ پڑھتا ہے۔ دلیل ہے سبحان اللہ اور لا اله الا الله بہت پڑھے گا۔ (تعبیر الرؤیا: ۳٦٤)

ترتیب جمعی (87) ترتیب نزولی (8) آیات (19) رکوع (1) کلمات (72)

حروف (284) زبر (112) زیر (26) پیش (24) دو زبر (1) دو زیر (0)

دو پیش (1) کھڑا زبر (19) کھڑی زیر (1) الٹا پیش (2) جزم (49) شد (28) مد (2)

# سورة الغاشية

## سورة الغاشية مكية، نزلت بعد سورة الذّٰريٰت

سورۃ الغاشیۃ اور الاعلیٰ کے درمیان ربط:

ماقبل سورت میں کامیاب اور ناکام (بدبختون) کا بیان تھا اور اس میں ان کے چہروں کا بیان ہے جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:" وجوه يومئذ خاشعة"۔اور"ووجوه يومئذ ناعمة".

### تسميةسورة الغاشيه:

(بسم اللّٰه)القادر باليوم الغاشية باتيانها(الرحمن)بالمؤمن فيها بالتخفيف(الرحيم)بالمؤمن بسبب القرآن.

ترجمہ: اس اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو کہ ڈھانپنے والے دن (یوم القیامۃ) کے وقوع کرنے پر قادر ہے۔ وہ اس دن مؤمن بندے پر عذاب کی تخفیف کے سلسلے میں بہت مہربان ہے۔ وہ مؤمن بندے پر قرآن مجید کی برکت پر بہت بڑا رحم کرنے والا ہے۔

وجہ تسمیہ سورۃ الغاشیۃ:

اس سورت کے شروع میں اللہ تعالیٰ کے اس قول کی وجہ سے اس سورت کا نام سورت غاشیہ پڑھ گیا۔قال تعالیٰ: هل اتاك حديث الغاشيةعن ابن عباسؓ قال :نزلت سورة الغاشية بمكة (الدر المنثور:٨، ٤٩٠)

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ سورت غاشیہ مکہ میں نازل ہوئی۔

خلاصہ رکوع وموضوع سورت:

عاملین کے اقسام مع نتائج اعمال۔ ماخذ آیت ۲ تا ۱۶۔

### فضيلت سورة الغاشية:

عن النعمان بن بشيرؓ قال : كان رسول اللّٰهﷺيقرأ في العيدين وفي الجمعة،سبح اسم ربك الأعلىٰ،وهل أتاك حديث الغاشية،قال:وإذا اجتمع العيد والجمعة،في يوم واحد يقرأ بهما أيضا في

الصلاتین. (أخرجه مسلم، كتاب الجمعة: ٢/٥٩٨)

حضرت نعمان بن بشیرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) عیدین کی نمازوں اور نماز جمعہ میں سبح اسم ربك الاعلیٰ اور هل اتاك حديث الغاشيه تلاوت فرماتے تھے۔ فرمایا: جب عید اور جمعہ ایک دن جمع ہو جاتا تو بھی یہی دونوں سورتیں تلاوت فرماتے۔

## خواب میں سورۃ الغاشیہ پڑھنے کی تعبیر:

حضرت ابن سیرینؒ فرماتے ہیں۔ اگر خواب میں دیکھے کہ سورۃ الغاشیہ پڑھتا ہے۔ دلیل ہے کہ قیامت کے خوف سے ڈرے گا اور توبہ کرے گا اور اس کی دہشت سے امن وامان میں رہے گا۔

(تعبیر الرؤیا: ۳۶۴)

ترتیب جمعی (88) ترتیب نزولی (68) آیات (26) رکوع (1) کلمات (92)

حروف (181) زبر (137) زیر (53) پیش (35) دوزبر (2) دوزیر (9)

دوپیش (17) کھڑا زبر (6) کھڑی زیر (0) الٹا پیش (0) جزم (59) شد (25) مد (3)

## ربط آیات:

(۱) اے مخاطب کیا قیامت کا حال معلوم ہے۔ (۳،۲) اس دن ایک جماعت کا یہ حال ہوگا۔ ۴ تا ۷: جہنم کا داخلہ اور خورد ونوش ان کی یہ ہوگی۔ (۹،۸) دوسری جماعت انسانوں کی نہایت خوش ہوگی۔ اپنی کوشش سے راضی ہوگی۔ (۱۰ تا ۱۶) اس جماعت کا مقام جنت ہوگا اور وہاں ان کے آرام کا یہ سامان ہوں گے۔ (۱۷ تا ۲۰) کام کرنے والی جماعت کو اپنی صفات پیدا کرنی چاہئیں۔ سادگی اونٹ کی سی۔ علو مقصد آسمان کی طرح استقامت پہاڑوں کی سی اور فروتنی زمین کی سی۔ (۲۱) آپ کا کام فقط تذکیر ہے۔ (۲۲) آپ عمل کرانے کے ذمہ دار نہیں ہیں۔ (۲۳ تا ۲۶) استثناء منقطع ہے۔ تذکیر کے بعد جس نے تولی اختیار کی اور کفر کیا اس کی یہ سزا ہے اور سزا یقینی ہے کیونکہ سب کا رجوع اللہ تعالیٰ کی طرف ہے اور حساب وکتاب اسی نے لینا ہے۔

# سورة الفجر

## سورة الفجر مكية، نزلت بعد سورة الليل

### سورة الغاشیہ اور الفجر کے درمیان ربط:

سورۃ الغاشیہ میں بھی معرضین عن الحق کاذکرتھا۔"الا من تولی و کفر "۔جنہوں نے ایمان سے اعراض کیااور کفر کیا۔اس سورت میں بھی اجمالی طور پرمعرضین عن الحق کے کچھ واقعات کا ذکر کرتے ہیں۔"الم تر کیف فعل ربك بعاد. ارم ذات العماد. التی لم یخلق مثلها فی البلاد. وثمود الذین جابوا الصخر بالواد. وفرعون ذی الاوتاد"۔فرعون، عاد، ثمود یہی لوگ ہیں جنہوں نے حق سے اعراض کیااور کفر کیا۔

### تسمیہ سورۃ الفجر:

(بسم الله)الغافر یوم عرفه للمستغفر(الرحمن)بارکان الحج(الرحیم)بالمؤمن یوم القیامة.

ترجمہ:اس اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو کہ عرفہ کے دن استغفار کرنے والے بندے کو معاف کرنے والا ہے۔جس نے ارکان حج کے احکام نازل کر کے مؤمن پر بڑی مہربانی کی۔وہ قیامت کے دن مؤمن پر بہت رحم کرنے والا ہے۔

### وجہ تسمیہ سورۃ الفجر:

اس سورت کے ابتداء میں اللہ تعالیٰ کے اس قول والفجر کی وجہ سے اس سورت کا نام سورت الفجر پڑ گیا ہے۔

عن أبی بن كعب عن رسول الله ﷺمن قرأ سورة الفجر فی اللیالی العشر غفرله ومن قرأها فی سائر الایام كانت له نوراً یوم القیامة. (الکشف والبیان:۱۳،۲۰۴)

ترجمہ: حضرت ابی بن کعبؓ رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) سے روایت کرتے ہیں جوشخص سورت فجر کو دس راتوں میں پڑھا کریں تو اس کی مغفرت کردی جائے گی،اور جو اس کو سارے دن پڑھتا رہے تو اس کے لیے قیامت کے دن روشنی ہوگی۔

### خلاصہ رکوع وموضوع سورت:

۱)اعمال کی جزا اور سزا دنیا میں شروع ہو جاتی ہے۔۲) اور مصائب دنیاوی عام طور پر بد اعمالی سے پیش آتے

ہیں۔ماخذ (۱) آیت ۱۱ تا ۱۳۔(۲) آیت ۱۷ تا ۲۰۔

## فضیلت سورۃ الفجر:

**عن ابی بن کعبؓ عن رسول اللہ ﷺ: من قرأ سورة الفجر فی اللیالی العشر غفر له ومن قرأها فی سائر الأیام کانت له نورا یوم القیامة.**

(تفسیر الکشف والبیان: ۲۰۴/۱۳، تفسیر الزمخشری: ۲۱۲/٤، تفسیر الوسیط للواحدی: ٤۷۸/٤، تفسیر البیضاوی: ۳۱۲/۲)

حضرت ابی بن کعبؓ رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) سے روایت کرتے ہیں کہ جو دس دنوں (اللیالی العشر) میں سورۃ الفجر پڑھے تو اس کی مغفرت کردی جائے گی اور جو اس کو تمام دنوں میں پڑھتا رہے تو یہ اس کے لئے قیامت کے دن روشنی ہوگی۔

## خواب میں سورۃ الفجر پڑھنے کی تعبیر:

حضرت ابن سیرینؒ نے فرمایا ہے۔اگر خواب میں دیکھے کہ سورۃ الفجر پڑھتا ہے۔دلیل ہے کہ نیک کام میں مشغول ہوگا۔

(تعبیر الرؤیا: ۳۶۴)

ترتیب جمعی (89) ترتیب نزولی (10) آیات (30) رکوع (1) کلمات (139)

حروف (597) زبر (218) زیر (80) پیش (43) دوزبر (10) دوزیر (8)

دو پیش (3) کھڑا زبر (10) کھڑی زیر (0) الٹا پیش (6) جزم (3) شد (53) مد (10)

## ربط آیات:

(۱ تا ۵) عقلمندوں کے لئے ان واقعات میں کافی شہادت ہے۔کہ جزا و سزا مل کر رہتی ہے۔(۶ تا ۸) چنانچہ قوم عاد کا واقعہ اسی قاعدہ کی ایک مثال ہے۔(۹، ۱۰) یہ واقعات بھی اسی قاعدہ کی مثالیں ہیں۔(۱۱ تا ۱۳) ان قوموں کی تباہی کا اصلی سبب خدا تعالیٰ کے ملک میں فساد پھیلانا تھا۔(۱۴) اللہ تعالیٰ تو بندے کے افعال پر پورا پورا نگران ہے۔(۱۵) کبھی تو اعمال صالحہ کی برکت سے اسے آرام ملتا ہے۔(۱۶) اور کبھی بداعمالی کی شامت کے باعث تنگی پہنچتی ہے لیکن انسان بجائے اپنے اعمال کے خدا تعالیٰ کو ملزم قرار دیتا ہے۔(۱۷ تا ۲۰) اس تکلیف کا موجب تمہاری اپنی بداعمالی ہے۔(۲۱ تا ۲۳) ان غافلوں کی آنکھ قیامت کے دن کھلے گی۔(۲۴) اس دن دست حسرت مل کر یہ کہے گا۔(۲۵، ۲۶) خدا تعالیٰ کے نافرمانوں کو ایسی سخت سزا

ملے گی۔(۲۷ تا ۳۰) مرتے وقت نفس مطمئنہ کو یہ پیغام بشارت آئیگا۔

# سورة البلد

## سورة البلد مكية، نزلت بعد سورة ق

### سورۃ الفجر اور البلد کے مابین ربط:

ماقبل سورت میں مجازات کا بیان تھا اور اس میں بھی اسی طرح کا بیان ہے اور مزید یہ کہ ماقبل میں ان اعمال کا بیان تھا جس میں اکثر خراب اعمال ہیں۔ اور یہاں ان اعمال کا بیان ہے جس میں اکثر نیک اعمال ہیں۔

### تسمیۃ سورۃ البلد:

**(بسم الله) الذى جآء بك الىٰ مكة بعد الهجرة الى المدينة (الرحمن) يحلّها للنبى ﷺ ساعة من نهار (الرحيم) بهداية النجدين للانسان.**

ترجمہ: اس اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں جس نے آپ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کو مکہ مکرمہ میں مدینہ منورہ کو ہجرت کرنے کے بعد لے آیا۔ وہ بہت مہربان ہے کہ وہ (اللہ تعالیٰ) اپنے نبی پاک ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کے مکہ کو دن کے کچھ وقت حلال کر دیتا ہے۔ وہ بہت رحم والا ہے کہ اس نے انسان کے لئے اچھائی اور برائی کے دونوں راستوں کی رہنمائی فرمائی۔

### وجہ تسمیہ سورۃ البلد:

اس سورت کے شروع میں اللہ تعالیٰ کے قسم اٹھانے کا ذکر ہے جو اللہ تعالیٰ نے محترم شہر پر اٹھائی ہے۔ **قال تعالىٰ: لا اقسم بهذا البلد**

### خلاصہ رکوع وموضوع سورت:

انسان دنیا میں آرام پانے نہیں بلکہ کام کرنے آیا ہے۔ ماخذ آیت ۴۔

### فضیلت سورۃ البلد:

**عن أبى بن كعبؓ عن رسول الله ﷺ قال: من قرأ لا اقسم بهذا البلد اعطاه الله الأمن من غضبه يوم القيامة.**

(تفسير الكشف والبيان: ۲۳۲/۱۲، تفسير الزمخشري: ۲۱۴/٤، تفسير الوسيط للواحدي: ٤٨٨/٤، تفسير أبي السعود: ١٦٣/٩، تفسير السراج المنير: ٥٤١/٤، تفسير حدائق الروح والريحان: ٣٢/٦)

حضرت ابی بن کعبؓ رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) سے روایت کرتے ہیں۔ آپ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) نے فرمایا: جو شخص لا اقسم بھذا البلد کی تلاوت کرتا رہے تو اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن اپنے غصے سے امن دیں گے۔

## خواب میں سورۃ البلد پڑھنے کی تعبیر:

حضرت ابن سیرینؒ نے فرمایا ہے۔ اگر خواب میں دیکھے کہ سورۃ البلد پڑھتا ہے۔ دلیل ہے کہ صدقہ دینا اس پر واجب ہوگا اور پسند کرے گا۔ (تعبير الرّؤيا: ٣٦٥)

ترتیب جمعی (90) ترتیب نزولی (35) آیات (20) رکوع (1) کلمات (82)

حروف (320) زبر (143) زیر (32) پیش (21) دو زبر (5) دو زیر (7)

دو پیش (6) کھڑا زبر (10) کھڑی زیر (0) الٹا پیش (2) جزم (64) شد (15) مد (4)

## ربط آیات:

(۱،۲) آپ کے قیام مکہ معظمہ۔ (۳) اور بچہ پیدا ہونے کے وقت ماں بچہ کی حالت۔ (۴) اس امر پر گواہ ہے کہ دنیا میں انسان آرام پانے کے لئے نہیں آیا ہے۔ (۵) کیا انسان کا یہ خیال ہے اس لئے بے فکر ہے۔ (۶) تعلّی سے یہ کہتا ہے۔ (۷) کیا باطل پرست اس خیال میں محو ہے۔ (۸،۹) ان ذرائع سے کام لے اور حق کی تلاش کرے۔ (۱۰) ہم نے تو نیک و بد کی تمیز اس کے اندر پیدا کر دی ہے۔ (۱۱،۱۲) انسان اپنے فرض منصبی کی دشوار گذار گھاٹی پر نہیں چڑھا۔ (۱۳ تا ۱۶) فرائض انسانی یہ ہیں۔ (۱۷) انفاق فی سبیل اللہ کے بعد ایمان وغیرہ یہ چیزیں بھی ہوں۔ (۱۸) تب ان کو مقربین الٰہی میں جگہ ملے گی۔ (۱۹،۲۰) مخالفین فرائض انسانی کا ٹھکانہ دوزخ ہے۔






# سورة الشمس

## سورة الشمس مكية، نزلت بعد سورة القدر

### سورت البلد اور الشمس کے مابین ربط:

پہلی سورت میں دو قسم کے لوگوں کا ذکر تھا "اصحاب الميمنة" اور "اصحاب المشئمة" اور اس سورت میں بھی دو قسم کے لوگوں کا ذکر ہے ایک وہ ہے جو تقوی والے ہیں اور جنہوں نے اپنے نفس کو پاک کر دیا وہ کامیاب ہوئے "قد افلح من زكها"۔ اور دوسرے وہ جنہوں نے اپنے نفس کو خاک میں ملا کر گناہوں میں چھپا دیا۔ "وقد خاب من دسّها"۔

### تسمیہ سورۃ الشمس:

(بسم الله)المنور للشمس (الرحمٰن)بسيرة في البروج (الرحيم)باظهار في النهار واخفائه في الليل.

ترجمہ: اس اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو کہ سورج کو روشن کرنے والا ہے۔ وہ بہت مہربان ہے کہ اس نے سورج کو بڑے بڑے ستاروں کے درمیان چلایا رکھا۔ وہ بہت رحم والا ہے کہ وہ سورج کو دن میں ظاہر کرتا ہے اور رات کو چھپا دیتا ہے۔

### وجہ تسمیہ سورۃ الشمس:

اس سورت کے شروع میں روشن اور منور سورج پر اللہ تعالیٰ کے قسم کا ذکر ہے۔ قال تعالىٰ: والشمس وضحا ها.

### دوسرا نام سورۃ الشمس وضحاھا:

اس سورت کے پہلے ہی جملے میں یہ الفاظ وارد ہوئے ہیں؛ اس لیے اس سورت کا یہ نام بھی ہے۔ قال تعالىٰ: والشمس وضحا ها.

عن ابن عباسؓ أن النبيﷺ أمره أن يقرا في صلاة الصبح. والليل اذا يغشى، والشمس و ضحاها.

ترجمہ: ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہﷺ (تسلیما کثیرا کثیرا) ان کو حکم دیا کرتے تھے کی صبح کی نماز میں والیل اذا يغشى، والشمس و ضحاها. پڑھا کرو۔ (الكبير، رقم حديث:١١٢٧٦،١١،١٣٤)

### خلاصہ رکوع و موضوع سورت:

مظاہر قدرت نے ابتدائے عالم سے مشاہدہ کرا دیا ہے کہ اخلاق حمیدہ والی قوموں نے نجات پائی اور بد اخلاق قومیں ہمیشہ قعر مذلت میں گرتی رہیں، جن کی ایک مثال قوم ثمود ہے۔ ماخذ آیت ۹ تا ۱۱۔

## فضیلت سورۃ الشمس:

**عن جابرؓ أنه قال: صلى معاذ بن جبل لأصحابه العشاء فطوّل عليهم فانصرف رجل منا فصلى، فأخبر معاذ عنه، فقال: أنه منافق فلما بلغ ذلك الرجل، دخل على رسول الله ﷺ فأخبره ما قال معاذ، فقال له النبي ﷺ أتريد ان تكون فتانا يا معاذ؟ اذا اممت الناس فاقرأ بالشمس وضحاها وبسبح اسم ربك الأعلىٰ واقرأ باسم ربك والليل اذا يغشى.**

(اخرجه مسلم، كتاب الصلاة: ۱/ ۳۴۰)

حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ معاذ بن جبلؓ نے اپنے ساتھیوں کو نماز عشاء پڑھائی تو آپؓ نے نماز کو لمبا کیا۔ تو ہم میں سے ایک آدمی پھرا اور (اکیلے بلا جماعت) نماز پڑھی۔ معاذؓ کو اس کے متعلق بتایا گیا تو آپؓ نے کہا کہ وہ (شخص) منافق ہے۔ جب اس شخص کو یہ بات پہنچی تو وہ رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کے پاس پہنچا اور آپ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کو معاذؓ کے قول کی خبر دی۔ نبی ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) نے معاذؓ سے فرمایا: کیا تم شرانگیز (فتنہ پرداز) بننا چاہتے ہو؟ جب تم لوگوں کی امامت کرنے لگو تو (نماز میں) سورت شمس، سورت ضحی، سبح اسم ربك الاعلىٰ، والیل اذا یغشی پڑھا کرو۔

## خواب میں سورۃ الشمس پڑھنے کی تعبیر:

حضرت ابن سیرینؒ نے فرمایا ہے۔ اگر خواب میں دیکھے کہ سورۃ الشمس پڑھتا ہے۔ دلیل ہے کہ اس کے ہاتھ سے کوئی فاسد کام ہوگا۔ (تعبیر الرؤیا: ۳۶۵)

ترتیب جمعی (91) ترتیب نزولی (26) آیات (15) رکوع (1) کلمات (54)

حروف (247) زبر (108) زیر (18) پیش (16) دو زبر (0) دو زیر (1)

دو پیش (0) کھڑا زبر (17) کھڑی زیر (0) الٹا پیش (0) جزم (32) شد (15) مد (2)

## ربط آیات:

(۱تا۸) ذات باری جل مجدہ اور نظام عالم کے بڑے بڑے ارکان اور خود نفس انسان اس بات پر گواہ ہے۔ (۹، ۱۰) کہ انسان فلاح تزکیہ نفس سے پاتا ہے اور تباہی و خسران تب آتی ہے جب فسق و فجور سے اپنے آپ کو ڈھانپ لے۔ (۱۱، ۱۲) قوم ثمود کا واقعہ سابقہ قاعدہ کی ایک مثال ہے۔ (۱۳، ۱۴) ان کے رسول صالحؑ نے انہیں برائی سے منع کیا لیکن وہ باز نہ آئے۔ (۱۵) پھر

اللہ تعالیٰ کا عذاب ان سب پر آیا اور اللہ تعالیٰ کو اس عذاب کی عاقبت کا کوئی خطرہ نہ تھا۔

# سورۃ اللیل

## سورۃ اللیل مکیۃ، نزلت بعد سورۃ الاعلیٰ

### سورۃ الشمس اور اللیل کے درمیان ربط:

ماقبل سورت میں فریقین کے مجازات کا بیان تھا اور اس میں بھی اسی طرح کا بیان ہے۔

### تسمیۃ سورۃ اللیل:

(بسم اللّٰہ) القادر بخلق الذکر والانثی (الرحمن) بھم فی الدنیا بالنھار والیل (الرحیم) بالمؤمنین فی الاخرۃ.

ترجمہ: اس اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو مذکر و مونث کی تخلیق پر قادر ہے۔ دنیا میں دن رات تمام لوگوں پر اس کی مہربانیاں ہیں۔ وہ آخرت میں صرف مؤمنوں پر رحم کرنے والا ہے۔

### وجہ تسمیہ سورۃ اللیل:

اس سورت کی ابتداء واللیل اذا یغشی رات پر اللہ کے قسم کھانے سے ہوئی ہے؛ اس لیے اس سورت کا نام بھی سورت لیل ہے۔

عن جابر بن سمرۃؓ قال: کان النبیﷺ یقرأ فی الظھر والعصر واللیل اذا یغشی ونحوھا

.( اخرجہ البیھقی فی سننہ:۳،۳۹۱)

ترجمہ: حضرت جابر بن سمرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیرا) ظہر اور عصر کی نماز میں والیل اذا یغشی، اور اس جیسی سورتیں پڑھا کرتے تھے۔

### خلاصہ رکوع و موضوع سورت:

۱) قوائے طبعیہ کے اختلاف اور بعض اثرات خارجیہ کے اختلاف سے اعمال انسانی میں اختلاف لازمی ہے۔ اعمال حمیدہ والوں کے لئے دنیوی اور اخروی نجات لازی ہے۔۲) اور بد اخلاقوں کے لئے دنیاوی اور اخروی ذلت لازمی ہے۔ ماخذ (۱) ۱،۲،۳،۴۔ (۲) آیت ۵ تا ۱۰۔

فضیلت سورۃ اللیل:

عن جابرؓ أنه قال: صلى معاذ بن جبل لأصحابه العشاء فطول عليهم فانصرف رجل منا فصلى، فأخبر معاذ عنه، فقال: أنه منافق فلما بلغ ذلك الرجل، دخل على رسول الله ﷺ فأخبره ما قال معاذ، فقال له النبي ﷺ أتريد أن تكون فتانا يا معاذ؟ إذا أممت الناس فاقرأ بالشمس وضحاها وسبح اسم ربك الأعلىٰ واقرأ باسم ربك والليل إذا يغشى.

(أخرجه مسلم، كتاب الصلاة: ۱/۳٤۰)

حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ معاذ بن جبلؓ نے اپنے ساتھیوں کو نماز عشاء پڑھائی تو آپؓ نے نماز کو لمبا کیا۔ تو ہم میں سے ایک آدمی پھرا اور (اکیلے بلا جماعت) نماز پڑھی۔ معاذؓ کو اس کے متعلق بتایا گیا تو آپؓ نے کہا کہ وہ (شخص) منافق ہے۔ جب اس شخص کو یہ بات پہنچی تو وہ رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کے پاس پہنچا اور آپ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کو معاذؓ کے قول کی خبر دی۔ نبی ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) نے معاذؓ سے فرمایا: کیا تم شر انگیز بننا چاہتے ہو؟ جب تم لوگوں کی امامت کرنے لگو تو (نماز میں) سورت شمس، سورت ضحی، سبح اسم ربك الاعلیٰ، والیل اذا یغشی پڑھا کرو۔

(أخرجه مسلم، كتاب الصلاة: ۱/۳٤۰)

خواب میں سورۃ اللیل پڑھنے کی تعبیر:

حضرت ابن سیرینؒ نے فرمایا ہے۔ اگر خواب میں دیکھے کہ سورۃ اللیل پڑھتا ہے۔ دلیل ہے کہ مال کی زکوٰۃ دے گا اور سائلوں کو نہ جھڑکے گا۔ (تعبیر الرؤیا: ۳٦٥)

ترتیب جمعی (92) ترتیب نزولی (9) آیات (21) رکوع (1) کلمات (71)

حروف (320) زبر (122) زیر (30) پیش (21) دو زبر (0) دو زیر (2) دو پیش (0) کھڑا زبر (22)

کھڑی زیر (0) الٹا پیش (5) جزم (49) شد (27) مد (5)

ربط آیات:

(۱ تا ۳) ان چیزوں میں غور کرنے سے ثابت ہوتا ہے۔ ۴: کہ انسانوں کی کوشش میں اختلاف ہے۔ (۶،۵) جس کی سعی کا یہ طریقہ ہے۔ (۷) اس کے یہ نتائج نکلیں گے۔ (۹،۸) اور جس کی سعی کا یہ مسلک ہے۔ (۱۰) اس مکذب کو مال کوئی نفع نہیں دیگا۔ (۱۲) ہدایت کا واضح کرنا اللہ تعالیٰ کا کام ہے۔ (۱۳) علاوہ اس کے دنیا اور آخرت کے تمام امور کی باگ ڈور اللہ تعالیٰ

کے قبضے میں ہے۔(۱۴ تا ۱۶) آگ میں داخل ہونے والے مکذب اور حق سے اعراض کرنے والے ہوں گے۔(۱۷، ۱۸) اس جہنم سے بچنے والوں کے یہ اوصاف ہیں۔(۱۹، ۲۰) نجات پانے محض اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے بندگان خدا کی خدمت کرتے ہیں۔(۲۱) ایسے بندوں کو اللہ تعالیٰ عنقریب راضی کردے گا۔

# سورة الضحیٰ

## سورة الضحیٰ مکیة، نزلت بعد سورة الفجر

سورۃ الیل اور الضحیٰ کے مابین ربط:

ماقبل سورت میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا عنقریب تمھیں راضی کریگا۔اور سورۃ الضحیٰ میں فرمایا۔کہ عنقریب تمہارا رب دیگا پس تو راضی ہو جائیگا پس دونوں سورتوں میں رضاء اور اعطیٰ کا بیان ہے۔

تسمیہ سورۃ الضحیٰ

(بسم اللّٰہ) القادر بتاخیر الوحی عن النبی ﷺ (الرحمن) بالوحی علی النبی ﷺ فی الدنیا (الرحیم) باتمام القرآن علی النبی،

ترجمہ: اس اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کو دیر سے وحی کرنے پر قادر ہے۔جس نے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) پر دنیا ہی میں وحی دے کر بہت مہربانی فرمائی۔جس نے حضرت محمد ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) پر پورا کا پورا قرآن مجید مکمل کرکے بڑا رحم کیا۔

وجہ تسمیہ سورۃ الضحیٰ:

اس سورت کے شروع میں لفظ "الضحیٰ" کی قسم کھانے کی وجہ سے اس سورت کا نام سورت ضحیٰ ہے۔

عن جابرؓ قال :قام معاذ فصلی العشاء الآخرة فطول فقال النبی ﷺ أفتان یا معاذ ؟أفتان یا معاذ؟أین کنت عن سبح اسم ربك الاعلی والضحیٰ واذالسماء انفطرت " (اخرجه النسائی فی سننه:۲، ۱۷۲)

ترجمہ: حضرت جابرؓ سے مروی ہے فرمایا: حضرت معاذؓ نماز عشاء پڑھانے کے لیے کھڑے ہو گئے تو انہوں نے نماز لمبی کی۔نبی کریم ﷺ ؟(تسلیماً کثیراً کثیراً) نے فرمایا": اے معاذ ! کیا تم فتنہ پرداز ہو؟ اے معاذ! کیا تم فتنہ پرداز ہو ؟تمھاری توجہ سبح اسم ربك الاعلی والضحیٰ واذالسماء انفطرت سے کہاں گئی تھی؟

خلاصہ رکوع وموضوع سورت:

زمانہ فترۃ الوحی قوائے ایمانیہ کے لئے موجب تکمیل ہے۔ ماخذ آیت ۱ تا ۴:

فضیلت سورۃ الضحیٰ:

عن جابر بن عبد اللہؓ قال: قام معاذ فصلی العشاء الأخرة فطول فقال النبیﷺ: أفتان یا معاذ، أفتان أنت یا معاذ أین من سبح اسم ربک الأعلیٰ والضحی واذا السماء انفطرت.

(أخرجه النسائی فی سننه: ۲/۱۷۲، رقم الحدیث: ۹۹۷)

حضرت جابر بن عبد اللہؓ فرماتے ہیں کہ حضرت معاذؓ عشاء کی نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہوگئے تو آپؓ نے نماز لمبی کی۔ تو حضور ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) نے فرمایا: اے معاذ! تم فتنہ پرداز ہو؟ اے معاذ! تم فتنہ پرداز ہو۔ آپ سبح اسم ربك الاعلى، والضحى اور اذاالسماء انفطرت کو کیوں چھوڑ گئے۔

خواب میں سورۃ الضحیٰ پڑھنے کی تعبیر:

حضرت ابن سیرینؒ نے فرمایا ہے۔ اگر خواب میں دیکھے کہ سورۃ الضحیٰ پڑھتا ہے۔ دلیل ہے کہ سائلوں کو کچھ دے گا۔

(تعبیر الرّؤیا: ۳۶۵)

ترتیب جمعی (93) ترتیب نزولی (11) آیات (11) رکوع (1) کلمات (40)

حروف (192) زبر (79) زیر (15) پیش (6) دو زبر (3) دو زیر (0) دو پیش (1) کھڑا زبر (10) کھڑی زیر (0) الٹا پیش (0) جزم (21) شد (13) مد (3)

ربط آیات:

(۱،۲) یہ چیزیں اس امر پر گواہ ہیں۔ ۳: کہ آپ کے رب نے نہ آپ کو چھوڑا ہے اور نہ بیزار ہی ہوا ہے۔ (۴) وحی بند ہونے کے بعد دوبارہ جب وحی نازل ہوگی تو وہ حالت آپ کے لئے پہلی سے بہتر ہوگی۔ (۵) آپ کو اللہ تعالیٰ جو اجر عطا فرمائے گا۔ تب آپ بڑے خوش ہوں گے۔ (۶ تا ۸) کیا ان مصائب میں اللہ تعالیٰ نے پہلے کبھی آپ کا ساتھ چھوڑا ہے (ہرگز نہیں) (۹،۱۰) فترۃ الوحی کے وقت ان مساکین کی خدمت کیجئے۔ واللہ اعلم۔ (۱۱) اور نعمت رب (یعنی قرآن) انہیں پڑھایئے۔ واللہ اعلم۔

# سورۃ الانشراح

## سورة الانشراح مكية، نزلت بعد سورة الضحىٰ

### سورۃ الضحیٰ اور الانشراح میں ربط:

سورۃ الانشراح اور الضحیٰ دونوں سورتوں میں نبی کریم ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کو تسلی ہے۔

### تسمیۃ سورۃ الانشراح:

(بسم اللّٰہ) الذی شقّ صدر النبی ﷺ ثلاث مرات بانوارہ (الرحمن) بوضع وزرہ عنہ فی الدنیا (الرحیم) برفع ذکرہ معہ فی الشھادۃ.

ترجمہ: اس اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں۔ جس نے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کا سینہ مبارک تین مرتبہ چیرا کر اس میں انوارات رکھ دیئے۔ وہ بہت مہربان ہے کہ حضور ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) سے دنیا میں آپ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کے بھاری بوجھ کو رکھ دیا۔ وہ رحم کرنے والا ہے کہ اس نے نبی پاک ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کا نام محمد ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) رکھ کر آپ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کے ذکر کو بلند کیا۔

### وجہ تسمیہ سورۃ الانشراح:

اس سورت کے اول میں وارد ہونے والے فعل کے مصدر پر اس سورت کا نام سورت انشراح رکھا گیا ہے۔ اس سورت میں خطاب رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کو ہے۔ قال تعالیٰ: الم نشرح لك صدرك

### دوسرا نام سورۃ الم نشرح:

(تفسیر الطبری: ۱۲، ۶۲۶، والنسفی: ۴، ۲۰۵، والخازن: ۴، ۴۴۱، والجمل: ۴، ۵۵۴ والثعالبی: ۴، ۴ والبیضاوی: ۲، ۴۰۵، والزمخشری: ۴، ۲۲۰)

اس سورت کے اول میں الم نشرح لك صدرك آنے کی وجہ سے اس سورت کا نام پڑ گیا۔

عن عبد اللّٰہ قال: سمعت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یقول: من قرأ أَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ فكأنما جاء نی وأنا مغتم ففرّج عنّی. تفسیر الثعلبی الکشف والبیان عن تفسیر القرآن (232 /10)

ترجمہ: عبداللہؓ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ تسلیماً کثیراً کثیراً کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس شخص نے أَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ پڑھا تو گویا وہ اس حال میں میرے پاس آیا کہ میں غمگین تھا اور اس نے میری غمگینی دور کر دی۔

**خلاصہ رکوع و موضوع سورت:**

تتمہ سورۃ والضحیٰ۔ ماخذ آیت ا۔

**فضیلت سورۃ الانشراح:**

**عن أبی بن کعبؓ عن النبیﷺ من قرأ الم نشرح لك صدرك فكانما جاء نی و أنا مغتم ففرج عنی.**

(تفسیر الکشف والبیان: ١٦٦/١٣،تفسیر الزمخشری: ٢٢٢/٤،تفسیر الوسیط للواحدی: ٥١٥/٤،تفسیر البیضاوی: ٣٢٢/٥،تفسیر حدائق الروح والریحان: ١٠٦/٣٢)

حضرت ابی بن کعبؓ نبی کریم ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) سے روایت کرتے ہیں: جو شخص الم نشرح لك صدرك پڑھے تو گویا وہ میرے پاس ایسے حال میں آیا کہ میں غمگین تھا پس اس نے مجھ سے غم کو دور کیا۔

**خواب میں سورۃ الم نشرح پڑھنے کی تعبیر:**

حضرت ابن سیرینؒ نے فرمایا ہے۔ اگر خواب میں دیکھے کہ سورۃ الم نشرح پڑھتا ہے۔ دلیل ہے کہ اس کی مشکل آسان ہوگی۔

(تعبیر الرؤیا: ٣٦٥)

ترتیب جمعی (94) ترتیب نزولی (12) آیات (8) رکوع (1) کلمات (27)

حروف (103) زبر (51) زیر (10) پیش (4) دو زبر (2) دو زیر (0)

دو پیش (0) کھڑا زبر (1) کھڑی زیر (0) الٹا پیش (0) جزم (23) شد (4) مد (1)

**ربط آیات:**

(ا) اللہ تعالیٰ آپ سے (خدانخواستہ) بیزار کیسے ہو۔ بلکہ اس نے تو آپ کی شرح صدر فرمائی۔ (۳،۲) اور علاوہ اس کے یہ انعام بھی کیا کہ اصلاح امت کے لئے جس قانون کی ضرورت تھی وہ عطا فرما کر آپ کا بوجھ اتار دیا۔ (۴) اور آپ کا ذکر خیر شرط ایمان میں سے ہے۔ (۶،۵) آپ نہ گھبرائیں۔ عسر کے ساتھ یسر لازمی ہے۔ (۸،۷) تبلیغ رسالت سے فراغت کے وقت یہ کام کیا کیجئے۔







# سورۃ التین

## سورة التين مكية، نزلت بعد سورة البروج

### سورۃ الانشراح اور التین کے مابین ربط:

ماقبل سورتوں میں نبی کریم ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) پر خاص نعمتوں کا بیان تھا اور اس میں عام انسانوں خصوصاً مؤمنوں پر عام انعامات کا بیان ہے۔ اللہ تعالیٰ کے قول "لقد خلقنا الانسان في احسن تقويم"۔

### تسمیۃ سورۃ التین:

(بسم الله)الذی خلق الانسان اشرف المخلوقات(الرحمن)به فی الدنيا باحسن التقويم(الرحيم)به فی الاخرة باجر غير ممنون.

ترجمہ: اس اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں جس نے اشرف المخلوقات انسان کو پیدا کیا۔ جس نے دنیا میں انسان کو خوبصورت ڈھانچہ اور شکل دے کر اس پر بہت زیادہ مہربانی کی۔ اور آخرت میں اس کو بے انتہا، بے شمار اجر وثواب دے کر بہت زیادہ رحم کرنے والا ہے۔

### وجہ تسمیہ سورۃ التین:

اس سورت کی ابتدا میں اللہ تعالیٰ کے قسم کا ذکر ہے جو اللہ تعالیٰ نے تین (انجیر) پر کھایا ہے۔ انجیر کا لفظ اس سورت کے علاوہ کسی اور سورت میں نازل نہیں ہوا ہے۔ قال تعالىٰ: والتين و الزيتون

عن ابن عباسؓ قال:أنزلت سورة التين بمكة. (الدر المنثور:٨،٥٥٣)

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے: سورت تین مکہ میں نازل ہوئی۔

خلاصہ رکوع وموضوع سورت:

انسان اگر فرض منصبی ادا کرے تو بہترین مخلوقات اور اگر فرض منصبی ادا نہ کرے تو بدترین مخلوقات۔ ماخذ آیت ۵،۶۔

### فضیلت سورۃ التین:

عن البراء بن عازبؓ أن النبیﷺ كان فی سفر فقرأ فی العشاء فی أحدى الركعتين بالتين والزيتون.

(أخرجه البخاری، كتاب التفسير: ٢/٧٣٩)

حضرت براء بن عازبؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کسی سفر میں تھے تو آپ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) نے نماز عشاء کی ایک رکعت میں والتین والزیتون سورت پڑھی۔

**خواب میں سورۃ التین پڑھنے کی تعبیر:**

حضرت ابن سیرینؒ نے فرمایا ہے۔اگر خواب میں دیکھے کہ سورۃ التین پڑھتا ہے۔دلیل ہے کہ نیک خصلت، نیک کرداراور خوب صورت ہوگا۔ (تعبیر الرّویا:۳٦٥)

ترتیب جمعی (95) ترتیب نزولی (28) آیات (8) رکوع (1) کلمات (34)

حروف (150) زبر (32) زیر (42) پیش (13) دوزبر (0) دوزیر (2)

دوپیش (1) کھڑا زبر (7) کھڑی زیر (0) الٹا پیش (0) جزم (32) شد (9) مد (1)

**ربط آیات:**

(۱تا۴) یہ اشیاء انسان کے احسن تقویم ہونے پر گواہ ہیں۔(۵) اگر انسان فرض منصبی ادا نہ کرے تو پھر اس سے بدتر کوئی چیز نہیں۔(٦) ایماندار خلقت کے لحاظ سے بھی بہتر اور نتائج کے لحاظ سے بھی بہتر ہوں گے۔(۷،۸) تمہیں اب تک قیامت کا یقین نہیں آتا۔کیا اللہ تعالیٰ احکم الحاکمین نہیں ہے کہ جو چاہے کرے۔

# سورۃ العلق

## سورۃ العلق مکیۃ، اوّل مانزلت

**سورۃ التین اور العلق کے مابین ربط:**

سورۃ التین میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا" لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم "۔یعنی اس میں انسان تناسب الاعضاء کے حسین ہونے کا بیان ہے۔اور سورۃ العلق میں قرآن سے تحسین انسانیت کا بیان ہے۔

**تسمیۃ سورۃ العلق:**

(بسم اللّٰہ) الذی جعل الابتداء باسمہ فی کلامہ (الرحمن) بمن علم القرآن فی الدنیا (الرحیم) بخلق الانسان من علق.

ترجمہ: اس اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں جس نے اپنے کلام پاک کے آغاز کو اللہ تعالیٰ کے نام سے مقرر کیا ہے۔ جو کہ دنیا میں ان لوگوں پر مہربان ہے جنہوں نے قرآن مجید سیکھا اور سکھایا۔ جس نے انسان کو خون کے لوتھڑے سے پیدا کر کے بہت رحم کیا۔

## وجہ تسمیہ سورۃ العلق:

اس سورت کی ابتدا میں لفظ علق کے واقع ہونے کی وجہ سے اس سورت کا نام سورت علق ہے۔ قال تعالیٰ: اقرأ باسم ربّك

دوسرا نام: سورۃ اقرأ باسم ربّک (الطبری: ۲،۱۰۲،۶۴۴)

وجه تسمية: عن عائشةؓ قالت: أول سورة نزلت من القرآن .اقرأ باسم ربّك

(اخرجه الحاكم فى المستدرك، كتاب التفسير :۲،۵۷۶)

ترجمہ: عائشہؓ سے روایت ہے فرماتی ہے: قرآن کی پہلی نازل ہونے والی سورت اقرأ باسم ربك ہے۔

## خلاصہ رکوع وموضوع سورت:

آپ تبلیغ کے لئے کمر بستہ رہیں اور اعدائے اسلام کی سرکوبی ہمارے سپرد کیجئے۔ ماخذ (۱) آیت ۱ تا ۵۔ (۲) آیت ۱۵۔

## فضیلت سورۃ العلق:

عن عائشةؓ قالت: أول سورة نزلت من القرآن اقرأ باسم ربك، فاخبرت عن السورة (اقرأ باسم ربك) (اخرجه الحاكم فى المستدرك، كتاب التفسير: ۲/۵۷۶)

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں: پہلی سورت جو قرآن مجید میں نازل ہوئی وہ اقرأ باسم ربك ہے۔ میں نے سورت کی خبر دی۔

## خواب میں سورۃ العلق پڑھنے کی تعبیر:

حضرت ابن سیرینؒ نے فرمایا ہے۔ اگر خواب میں دیکھے کہ سورۃ العلق پڑھتا ہے۔ دلیل ہے کہ حق تعالیٰ اس کو علم اور قرآن خوانی عنایت کرے گا۔ (تعبير الرّؤيا: ۳۶۶)

ترتیب جمعی (96) ترتیب نزولی (1) آیات (19) رکوع (1) کلمات (72)

حروف (170) زبر (121) زیر (31) پیش (10) دو زبر (2) دو زیر (4)

دو پیش(0) کھڑا زبر(11) کھڑی زیر(0) الٹا پیش(1) جزم (51) شد (24) مد (3)

ربط آیات:

(۲،۱) اس رب کے نام سے پڑھ جس نے انسان کو بنایا۔(۳) پڑھ اور تیرا رب بڑا معزز ہے۔(۴) جس نے انسان کو قلم کے ذریعہ علوم سکھائے۔(۵) انسان کو جن چیزوں کا علم نہیں تھا۔ وہ سکھائیں۔(۷،۶) انسان اپنے آپ کو مستغنی خیال کر کے سرکش ہو جاتا ہے۔(۸) حالانکہ اس کا رجوع اللہ تعالیٰ کے ہاں ہونے والا ہے۔(۱۰،۹) کیا اس معاند حق کو آپ نے دیکھا۔ (۱۲،۱۱) بجائے حالت سابقہ کے یہ حالت ہوتی تو اس کے لئے مفید تھی۔

(۱۴،۱۳) تکذیب کے وقت اسے یہ خیال نہیں آیا کہ مالک الملک دیکھ رہا ہے۔(۱۶،۱۵) اگر یہ اپنی ناشائستہ حرکتوں سے باز نہ آیا تو اسے پیشانی کے بل گھسیٹ کر دوزخ میں پھینک دیں گے۔(۱۷ تا ۱۹) یہ بھی اپنے مجلسیوں کو بلائے ہم بھی دوزخ کے فرشتوں کو اس کے لئے بلائیں گے۔ آپ خدا تعالیٰ سے اپنا تعلق درست رکھیں اور ان کی پرواہ نہ کریں۔

# سورة القدر

## سورة القدر مكية، نزلت بعد سورة عبس

سورت العلق اور القدر کے درمیان ربط:

ماقبل میں تلاوت قرآن پر امر کا بیان ہے اور اس میں لیلۃ القدر میں قرآن کے انزال کا بیان ہے۔

تسمیہ سورۃ القدر:

(بسم اللہ) الذی اراد نزول القرآن فی اللیلة النصف من شعبان (الرحمن) بنزوله فی رمضان (الرحیم) بمن عمل به فی عمره.

ترجمہ: اس اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں جس نے قرآن مجید کو آدھے شعبان المعظم کی رات میں نازل کرنے کا ارادہ کیا۔ جس نے اسی قرآن مجید کو رمضان مبارک میں نازل کر کے بہت بڑی مہربانی کی۔ وہ (اللہ تعالیٰ) جو ان لوگوں پر بہت رحم کرنے والا ہے۔ جنہوں نے اپنی زندگیوں میں اس قرآن مجید پر عمل کیا۔

وجہ تسمیہ سورت القدر:

سورت القدر کو القدر اس لیے کہا جاتا ہے کہ اس سورت میں یہ لفظ مکرر ذکر ہوا ہے۔ یہ اس رات کے نام سے موسوم ہے جس میں قرآن مجید کا نزول ہوا ہے۔ قال تعالیٰ: إنا أنزلنه فی لیلة القدر

عن ابن عباس ؓ قال: نزلت سورة إنا أنزلنه فی لیلة القدر بمكة.

ترجمہ: حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ سورت إنا أنزلنه فی لیلة القدر مکہ میں نازل ہوئی۔

## خلاصہ رکوع وموضوع سورت:

لیلۃ القدر میں قرآن مجید کا نزول لوح محفوظ سے آسمان دنیا پر ہوا ہے اور پھر تھوڑا تھوڑا حسب ضرورت نازل ہوتا رہا۔ ماخذ آیت ۱، ۵

## فضیلت سورۃ القدر:

عن أبی بن كعب ؓ عن رسول الله ﷺ قال: من قرأ سورة القدر أعطی من الأجر كمن صام رمضان وأحيا ليلة القدر.

(تفسیر الکشف والبیان: ۲۵۱/۱۳، تفسیر الزمخشری: ۲۲۶/۴، تفسیر الوسیط للواحدي: ۵۳۲/۴)

حضرت ابی بن کعب ؓ رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کی روایت نقل کرتے ہیں کہ جو شخص سورت قدر کی تلاوت کرتا رہے تو اس کو اتنا اجر دیا جائے گا گویا اس نے رمضان کے روزے رکھے اور لیلۃ القدر کو (عبادت کے واسطے) بیدار رہا۔

## خواب میں سورۃ القدر پڑھنے کی تعبیر:

حضرت ابن سیرین ؒ نے فرمایا ہے۔ اگر خواب میں دیکھے کہ سورۃ القدر پڑھتا ہے۔ دلیل ہے کہ دنیا سے شب قدر کا ثواب پا کر رحلت کرے گا۔ (تعبیر الرؤیا: ۳۶۶)

ترتیب جمعی (97) ترتیب نزولی (25) آیات (5) رکوع (1) کلمات (30)

حروف (121) زبر (45) زیر (20) پیش (8) دوزبر (0) دوزیر (2)

دوپیش (2) کھڑا زبر (5) کھڑی زیر (0) الٹا پیش (0) جزم (27) شد (8) مد (3)

## ربط آیات:

۱) اس قرآن حکیم کا نزول لیلۃ القدر میں ہوا ہے لہذا اس مبارک رات کی برکتوں کا یہ حال ہے۔ ۲ تا ۵) لیلۃ القدر کی بارگاہ الٰھی میں یہ قدر ہے۔

# سورة البيّنة

## سورة البيّنة مكية, نزلت بعد سورة الطلاق

**سورۃ القدر اور البینۃ کے مابین ربط:**

ماقبل میں لیلۃ القدر میں نزول قرآن کا بیان تھا اور اس میں قرآن اور رسالت کا بیان ہے۔

**تسمیۃ سورۃ البینۃ:**

(بسم اللّٰہ)الذی اظھر نبیه بینة(الرحمن)بتبیانه ببینة یتلوا صحفا مطھرة(الرحیم)باشتماله صحیفة من صحف الانبیآء.

ترجمہ:اس اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں جس نے اپنے نبی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کو حجت (دلیل) کے ساتھ ظاہر کیا۔وہ بہت مہربان ہے۔ پیغمبر ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) محبت کے طور پر پاکیزہ صحیفوں (سورتیں) تلاوت کرتے رہتے ہیں۔وہ بہت رحم کرنے والا ہے جس نے تمام انبیاء کرام علیھم السلام کے صحیفوں میں سے ایک صحیفہ (قرآن) کو بھی شامل کیا ہے۔

**وجہ تسمیہ سورت البینۃ:**

:سورت کو سورت بینہ اس لیے کہتے ہیں کہ اس سورت کے ابتداہی میں یہ لفظ وارد ہوا ہے۔

## دوسرا نام لم یکن الذین کفروا:

عن أنس بن مالكؓ قال :قال رسول الله ﷺ لأبی بن کعبؓ :إن اللّٰه أمرنی أن أقرأ علیك "﴿لم یکن الذی کفروا من اهل الکتاب والمشرکین منفکین حتی تاتیهم البینه(١)﴾ قال :وسماني؟قال":نعم"فبکی . (اخرجه البخاری :رقم الحدیث:4959)

ترجمہ:انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہا کہ رسول ﷺ تسلیماً کثیراً کثیراً نے ابی بن کعبؓ سے فرمایا":اللہ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمھارے سامنے ﴿لم یکن الذی کفروا من اهل الکتاب والمشرکین منفکین حتی تاتیهم البینه(١)﴾ پڑھوں (تمھیں سناؤں)۔آپؓ نے پوچھ: کیا خدا نے میرا نام لیا تھا؟ آپ ﷺ تسلیماً کثیراً کثیراً نے فرمایا":ہاں" آپؓ نے کہا:اچھا۔اور رو دیے۔

تیسرا نام: لم یکن:

(الاتقان 149؛ احکام القرآن لجصاص: 474/3)

عن ابن عباسؓ نزلت سورۃ لم یکن بمکۃ. (الدر المنثور: 585/8)

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ سورت لم یکن مکہ میں نازل ہوئی۔

خلاصہ رکوع وموضوع سورت:

۱) ضرورت بعثت محمدیہ (علی صاحبہا الصلوۃ والسلام)۔۲) آپ کا دین ادیان سابقہ سے اصولاً متفق ہے تعلیم اسلام کے مؤید خیر البریہ اور مخالف شر البریہ ہیں۔ ماخذ (۱) آیت ا۔(۲) آیت ۵۔(۳) آیت ۶،۷۔

فضیلت سورۃ البینۃ:

عن انسؓ قال: قال رسول اللہ ﷺ لأبی بن کعبؓ: ان اللہ امرنی أن أقرأ علیک (لم یکن الذین کفروا) قال: وسمانی؟ قال: نعم، فبکی. (رواہ الدر المنثور: ۵۸۵/۸)

حضرت انسؓ نے کہا: رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) نے حضرت ابی بن کعبؓ سے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں آپ پر (لم یکن الذین کفروا) پڑھو۔ حضرت ابی بن کعبؓ نے پوچھا کیا اللہ تعالیٰ نے میرا نام لیا تھا۔ آپ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) نے فرمایا۔ ہاں۔ تو حضرت ابی بن کعبؓ (خوشی سے) رونے لگے۔

خواب میں سورۃ البینہ پڑھنے کی تعبیر:

حضرت ابن سیرینؒ نے فرمایا ہے۔ اگر خواب میں دیکھے کہ سورۃ البینہ پڑھتا ہے۔ دلیل ہے کہ دنیا سے توبہ کر کے رحلت کرے گا۔ (تعبیر الرؤیا: ۳۶۶)

ترتیب جمعی (98) ترتیب نزولی (100) آیات (8) رکوع (1) کلمات (94)

حروف (196) زبر (117) زیر (68) پیش (49) دو زبر (3) دو زیر (1)

دو پیش (3) کھڑا زبر (20) کھڑی زیر (0) الٹا پیش (1) جزم (68) شد (32) مد (8)

ربط آیات:

(۱،۲) اہل کتاب اور مشرک اپنی تعلّی، غرور سے باز آنے والے نہ تھے۔ جب تک ان کے پاس اللہ تعالیٰ کا رسول نہ آتا۔(۳) وہ رسول ایسے صحیفے پڑھ کر سناتا ہے جن میں ناقابل ترمیم وتنسیخ احکام ہیں۔(۴) اہل کتاب بینہ (رسول) کے

آنے کے بعد مختلف گروہ بن گئے۔(۵) حالانکہ رسول اللہ ﷺ تسلیما کثیرا کثیرا کی تعلیم اصولاً ان کی سابقہ تعلیم سے متحد ہے۔(۶) نہ ماننے والوں کا ٹھکانہ دوزخ اور وہ بدترین مخلوقات ہیں۔(۷) ایمان لانے والے بہترین مخلوقات ہیں۔(۸) اوران کی جزاء خیر جنت اور رضائے الٰہی ہے

# سورة الزلزال

## سورة الزلزال مدنية، نزلت بعد سورة النساء

سورۃ البینۃ اور الزلزال کے مابین ربط:

ماقبل سورت میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ" هم خير البرية "۔اور سورۃ الزلزال میں فرمایا:"فمن يعمل مثقال ذرة خير يره"۔یعنی قیامت کے دن اللہ تعالیٰ نیک اعمال کا بدلہ دے گا۔

تسمیہ سورۃ الزلزال:

(بسم اللّٰه)القادر بزلزلة الارض(الرحمن)بالمؤمن في الدنيا(الرحيم)به في الاخرة بقصر يوم الدين.

ترجمہ:اس اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں جوزمین کے زلزلے (ہلانے) پر قادر ہے۔جو دنیا میں مؤمن پر بہت مہربان ہے۔جو کہ آخرت میں بھی اس پر قیامت کے دن کو کم محسوس کرنے میں اس پر رحم کرنے والا ہے۔

وجہ تسمیہ سورت الزلزال و إذا زلزلت:

اس سورت کو سورت زلزال اور اذا زلزلت کہتے ہیں؛ کیونکہ اس کی ابتدا قیامت سے پہلے پیدا ہونے والے زلزلوں کی پیشن گوئیوں سے ہوئی ہے۔اللہ کا ارشاد ہے:اذا زلزلت الارض زلزالها(۱)

عن انس بن مالکؓ قال :قال رسول الله :من قرأ إذا زلزلت عدلت له بنصف القران.

(أخرجه البخاري:رقم الحديث:2898)

ترجمہ: حضرت انس بن مالکؓ روایت کرتے ہیں کہا کہ رسول اللہ ﷺ تسلیما کثیرا کثیرا نے فرمایا: جوسورت اذا زلزلت پڑھے تو یہ اس کے لیے (ثواب میں) آدھے قران پڑھنے کے برابر ہے۔

خلاصہ رکوع و موضوع سورت:

ابتداء وقائع قیامت۔ ماخذ آیت ۱تا۴۔

## فضیلت سورۃ الزلزال:

**عن انسؓ قال: قال رسول اللّٰہ ﷺ: من قرأ: اذا زلزلت عدلت له بنصف القرآن، ومن قرأ: قل یایها الکافرون عدلت له بربع القرآن ومن قرأ قل هو اللّٰه احد عدلت له بثلث القرآن.**

(اخرجه الترمذی، کتاب فضائل القرآن: ۱۳۲/۲)

حضرت انسؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) نے فرمایا: جو آدمی اذا زلزلت الارض کی تلاوت کرے تو یہ اس کے لئے نصف قرآن (کی تلاوت کے ثواب) کے برابر ہوگا۔ اور جو قل یایها الکفرون پڑھے تو اس کے لئے ایک چوتھائی قرآن (کی تلاوت کے ثواب) کے برابر ہوگا۔ اور جو قل هو اللّٰه احد پڑھے تو اس کے لئے ایک ثلث قرآن (کی تلاوت کے ثواب) کے برابر ہوگا۔

## خواب میں سورۃ الزلزال پڑھنے کی تعبیر:

حضرت ابن سیرینؒ نے فرمایا ہے۔ اگر خواب میں دیکھے کہ سورۃ الزلزال پڑھتا ہے۔ دلیل ہے کہ اس کا کسی سے کام پڑے گا اور عدل وانصاف کرے گا۔ (تعبیر الرؤیا: ۳۶۶)

ترتیب جمعی (99) ترتیب نزولی (93) آیات (8) رکوع (1) کلمات (35)

حروف (135) زبر (69) زیر (13) پیش (11) دوزبر (3) دوزیر (4)

دوپیش (0) کھڑا زبر (1) کھڑی زیر (0) الٹا پیش (2) جزم (28) شد (13) مد (0)

## ربط آیات:

۱،۲: قیامت کے دن زلزلہ آئے گا۔ اس سے سارے آدمی زمین سے باہر آجائیں گے۔ (۳) انسان تعجب کرے گا۔ (۴) اس دن زمین سارے حالات بیان کرے گی۔ (۵) کیونکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسے حکم ہوگا۔ (۶) اس دن لوگ قبروں سے اٹھ کر مختلف گروہ ہوکر محشر میں آئیں گے۔ (۷،۸) فیصلہ اس طرح ہوگا۔









# سورة العٰدیٰت

## سورة العٰديٰت مكية، نزلت بعد سورة العصر

**سورۃ الزلزال اور العٰدیٰت کے مابین ربط:**

ماقبل سورۃ میں خیر اور شر کے جزا کا بیان تھا اور یہاں جزاء کے وقت کا بیان ہے۔

**تسمیۃ سورۃ العدیت:**

**(بسم اللّٰـه) الذی اقسم علی العادیات وجعلها آلة الجهاد (الرحمن) بالمؤمن فی الدنيا وبالايمان (الرحيم) بالمؤمن من المجاهد الشاكر بالنعمة يوم القيامة.**

ترجمہ: اس اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں جس نے تیز دوڑنے والے گھوڑوں کی قسم کھائی اور ان کو جہاد فی سبیل اللہ کے لئے آلہ بنایا ہے۔ دنیا میں دنیوی نعمتوں اور ایمان کی نعمت سے نواز کر مؤمن پر مہربانی کی۔ وہ (اللہ تعالیٰ) قیامت کے دن نعمتوں کے شکرگزار اور جہاد کرنے والوں پر رحم کرنے والا ہے۔

**وجہ تسمیہ سورت العدیت:**

اس سورت کو سورت عادیات اس لیے کہا جاتا ہے کہ اس سورت کی ابتداء لفظ عادیات سے ہوئی ہے، جس کے معنی جہادی گھوڑوں کے ہیں و العادیات ضبحاً (۱)۔۔۔اور یہ لفظ اس سورت کے علاوہ کسی اور سورت میں وارد نہیں ہوا ہے۔

**عن ابن عباسؓ قال: نزلت سورة العاديات بمكة.** **(الدر المنثور: 599/8)**

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے فرمایا کہ سورت عادیات مکہ میں نازل ہوئی۔

**خلاصہ رکوع و موضوع سورت:**

۱) بیان مرض، ۲) سبب مرض، ۳) علاج مرض۔ ماخذ آیت ۶، ۸، ۹۔

**فضیلت سورۃ العادیات:**

**عن الحسن قال: قال رسول اللهﷺ: اذا زلزلت، تعدل نصف القرآن، والعاديات، تعدل نصف القرآن.**

**(أخرجه ابو عبيده فی فضائله، ص: ۱٤۱)**

حضرت حسنؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) نے فرمایا: جو اذا زلزلت پڑھے تو اس کے لیے یہ

نصف قرآن (پڑھنے کے ثواب) کے برابر ہوگا اور جو سورت العادیات پڑھے تو اس کے لئے نصف قرآن (پڑھنے کے ثواب) کے برابر ہوگا۔

**خواب میں سورۃ العادیات پڑھنے کی تعبیر:**

حضرت ابن سیرینؒ نے فرمایا ہے۔ اگر خواب میں دیکھے کہ سورۃ العادیات پڑھتا ہے۔ دلیل ہے کہ اس کے اہل بیت اس کی محبت رکھیں گے۔ (تعبیر الرّؤیا: ۳٦٦)

**ترتیب جمعی (100) ترتیب نزولی (14) آیات (11) رکوع (1) کلمات (40)**

**حروف (163) زبر (50) زیر (32) پیش (13) دو زبر (5) دو زیر (1)**

**دو پیش (4) کھڑا زبر (6) کھڑی زیر (3) الٹا پیش (2) جزم (28) شد (9) مد (0)**

**ربط آیات:**

(۱ تا ۵) گھوڑے کے ان حالات میں غور کرنے سے معلوم ہو جائے گا۔ (٦) کہ انسان اپنے رب کا نافرمان ہے۔ (۷) اور وہ اس پر گواہ ہے۔ (۸) نافرمانی کا باعث حب مال ہے۔ (۹ تا ۱۱)

تذکیر بما بعد الموت تا کہ انسان اپنی اصلاح کر لے۔

# سورة القارعه

## سورة القارعه مكية، نزلت بعد سورة القريش

**سورۃ العٰدیٰت اور القارعۃ کے مابین ربط:**

سورۃ عادیات میں یہ ذکر تھا کہ "اذا بعثر ما فی القبور"۔ جب قبروں سے نکالا جائے گا۔ اب اس سورت میں قیامت کا ذکر ہے کہ جب قبروں سے اٹھائے جائیں گے تو ان کی حالت کیا ہوگی۔

**تسمیہ سورۃ القارعۃ:**

(بسم اللّٰه) الذی جعل ای خلق الجبال ثم جعل کالعهن (الرحیم) بوزن اعمال الخیر (الرحیم) علی المؤمنین بجعلهم فی عیشة راضیة.

ترجمہ: اس اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں جس نے بڑے بڑے پہاڑ بنائیں پھر ان کو دُھنکی ہوئی رنگین اون کی طرح کر دے گا۔ وہ (اللہ تعالیٰ) بہت مہربان ہے کہ وہ اچھے نیک اعمال کا وزن کرے گا۔ وہ (اللہ تعالیٰ) مؤمنوں پر بہت رحم کرنے والا ہے کہ وہ ان کے لئے مرضی خوشی کی زندگی مہیا کر دے گا۔

**وجہ تسمیہ سورت القارعۃ:**

اس سورت کے شروع میں لفظ القارعہ کے آنے کی وجہ سے اس سورت کا نام سورت القارعہ ہے۔ قال تعالیٰ: القارعة (۱) ما القارعة (۲)

**خلاصہ رکوع و موضوع سورت:**

انتہائے واقعہ قیامت۔ ماخذ آیت ۶ تا ۹۔

## فضیلت سورة القارعة:

عن أبی بن کعبؓ عن رسول اللہ ﷺ من قرأ سورة القارعة ثقل اللّٰہ بھا میزانه یوم القیامة.

(تفسیر الکشف والبیان: ۲۸۸/۱۳، تفسیر الزمخشری: ۲۳۱/۴، تفسیر الوسیط للواحدی: ۵۴۶/۴، تفسیر البیضاوی: ۳۳۳/۵، اللباب فی علوم الکتاب: ۴۷۴/۲۰، السراج المنیر: ۵۸۰/۴، تفسیر حدائق الروح والریحان: ۶۶۶/۳۲، تفسیر أبی السعود: ۱۹۴/۹)

حضرت ابی بن کعبؓ رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کی حدیث نقل کرتے ہیں کہ جو سورت القارعہ کی تلاوت کرتا رہے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے ترازو (کے نیکیوں والے پلڑے) کو بھاری کر دیں گے۔

**خواب میں سورۃ القارعہ پڑھنے کی تعبیر:**

حضرت ابن سیرینؒ نے فرمایا ہے۔ اگر خواب میں دیکھے کہ سورۃ القارعہ پڑھتا ہے۔ دلیل ہے کہ قیامت کے دن اس کے نیک اعمال سے ترازو بھاری ہوگا۔ (تعبیر الرؤیا: ۳۶۶)

ترتیب جمعی (101) ترتیب نزولی (30) آیات (11) رکوع (1) کلمات (36)

حروف (152) زبر (59) زیر (17) پیش (17) دوزبر (0) دوزیر (2)

دوپیش (3) کھڑا زبر (2) کھڑی زیر (0) الٹا پیش (3) جزم (26) شد (6) مد (2)

ربط آیات:

(۱ تا ۳) قیامت کی عظمت شان کے لئے بار بار سوال کیا گیا ہے۔ (۴) قیامت کے دن انسان کی یہ حالت ہوگی۔ (۵) اور پہاڑوں کی یہ حالت ہوگی۔ (۶، ۷) اعمال صالحہ جن کے زیادہ ہونگے ان کی یہ جزا ہوگی۔ (۸ تا ۱۱) اور جن کے برے اعمال غالب ہوں گے ان کا ٹھکانہ دوزخ ہوگا۔

# سورۃ التکاثر

## سورة التكاثر مكية، نزلت بعد سورة الكوثر

سورۃ التکاثر اور سورۃ القارعۃ کے مابین ربط:

سورۃ القارعۃ میں یہ ذکر تھا کہ بعض لوگ ایسے ہونگے جن کے موازین بھاری ہونگے اور کچھ لوگ ایسے ہونگے کہ جن کے موازین ہلکے ہونگے اب سورۃ التکاثر میں ایسے ہی لوگوں کا ذکر ہے جن کی نیکیاں کم ہو۔

تسمیہ سورۃ التکاثر:

(بسم اللّٰه) الذی نبه الانسان علی غفلته (الرحمن) بالمؤمن بایمانه بالحشر و النشر (الرحیم) بالمؤمن فی الاخرة بالقرآن.

ترجمہ: اس اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں جس نے انسان کو اس کی غفلت پر متنبہ کر دیا ہے۔ بہت زیادہ مہربان ہے کہ اس نے مؤمن کو حشر و نشر پر ایمان رکھنے کی توفیق دی۔ بہت رحم کرنے والا ہے کہ وہ آخرت میں قرآن کے ساتھ مؤمن شخص پر رحم کرنے والا ہے۔

وجہ تسمیہ سورت التکاثر:

پہلی آیت میں لفظ التکاثر ذکر ہونے کی وجہ سے اس سورت کو سورۃ التکاثر کہتے ہیں۔ قال تعالیٰ: الهاكم التكاثر

عن ابن عباسؓ قال نزلت بمكة سورة التكاثر (الدر المنثور ۸/۶۰۹)

دوسرا نام: سورت الهاكم التكاثر:

عن ابن عمرؓ قال: قال رسول الله ﷺ: الا يستطيع احدكم ان يقرا الف آية في كل يوم؟ قالوا: ومن يستطيع ان يقرا الف آية؟ قال: اما يستطيع احدكم ان يقرا الهاكم التكاثر.

(اخرجه البيهقي في شعب الايمان: 498/2)

**خلاصہ رکوع و موضوع سورت:**

فرض منصبی سے غافل کرنے والا مرض تکاثر اموال ہے۔ ماخذ آیت ا۔

**فضیلت سورۃ التکاثر:**

عن ابن عمرؓ قال: قال رسول اللہ ﷺ الا يستطيع أحدكم أن يقرأ ألف آية في كل يوم؟ قالوا: ومن يستطيع أن يقرأ ألف آية؟ قال: أما يستطيع أحدكم أن يقرأ الهاكم التكاثر.

(أخرجه البيقهي في الشعب، باب تعظيم القرآن: ۲/۴۹۸)

حضرت ابن عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) نے فرمایا: تم میں سے کوئی ایک ہزار آیات ہر روز پڑھنے کی طاقت رکھ سکتا ہے۔ صحابہؓ نے عرض کیا: بھلا کون ہزار آیتیں پڑھنے کی طاقت رکھ سکتا ہے، آپ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) نے فرمایا: کیا تم میں سے کوئی الھکم التکاثر پڑھنے کی طاقت رکھتا ہے؟ (یعنی یہی پڑھتا رہے)

**خواب میں سورۃ التکاثر پڑھنے کی تعبیر:**

حضرت ابن سیرینؒ نے فرمایا ہے۔ اگر خواب میں دیکھے کہ سورۃ التکاثر پڑھتا ہے۔ دلیل ہے کہ تمام نیک لوگوں کی زیارت کرے گا۔ (تعبیر الرؤیا: ۳۶۷)

ترتیب جمعی (102) ترتیب نزولی (16) آیات (8) رکوع (1) کلمات (28)

حروف (120) زبر (53) زیر (11) پیش (17) دو زبر (0) دو زیر (1)

دو پیش (1) کھڑا زبر (2) کھڑی زیر (0) الٹا پیش (0) جزم (23) شد (12) مد (0)

**ربط آیات:**

(۱) فرض منصبی سے غافل کرنے والی چیز کثرت طلبی مال ہے۔ (۲) اور یہ غفلت عموماً موت تک رہتی ہے۔ (۳،۴) اس غلطی کا تمہیں عنقریب احساس ہو جائے گا۔ (۵،۶) اگر ان ارشادات الٰہیہ پر یقین کرتے تو تمہیں ایسا معلوم ہوتا کہ گویا دوزخ سامنے ہے۔ (۷) پھر مرنے کے بعد اسے اپنی آنکھوں سے بھی مشاہدہ کر لیتے۔ (۸) یاد رکھو۔ قیامت کے دن تم سے تمام نعمتوں کے متعلق حساب لیا جائے گا۔

# سورۃ العصر

## سورة العصر مكية، نزلت بعد سورة الانشراح

سورۃ التکاثر اور العصر کے درمیان ربط:

پہلی سورت میں ذکر تھا: ”الهكم التكاثر“ کا کہ اس تکاثر یعنی مال کی کثرت نے اولاد کی کثرت نے تمہیں غفلت میں ڈالا۔ اب اس سورت میں ”والعصر“ زمانے کی قسم اٹھاتے ہیں کہ یہ تکاثر تمہیں زمانے میں ہوا۔

تسمیہ سورۃ العصر:

(بسم الله)الذی انعم بالعمر علی الانسان وهو رأس مالية (الرحمن)عليه بالحواس الخمسة فی الدنيا وباعطآء اسباب الربح فی رأس ماليۃ(الرحيم)عليه بالعقل فی الاخرة وبالمؤمنين بتوفيق جعل الاسباب فی الطاعة.

ترجمہ: اس اللہ تعالیٰ کے نام شروع کرتا ہوں جس نے انسان کو زندگی (عمر) عطا کر احسان کیا یہ عمر انسان کی تجارتی سرمایہ ہے۔ جو انسان پر بہت زیادہ مہربان ہے کہ اس نے دنیا میں انسان کو حواس خمسہ اور اپنی تجارتی سرمائے یعنی زندگی (عمر) میں کمائی کے اسباب بھی عطا کئے۔ وہ انسان پر رحم کرنے والا ہے۔ آخرت میں عقل سمجھ عطا کرنے کے ساتھ اور مؤمنوں پر رحم کرنے والا ہے جس نے بندگی کے اسباب اختیار کرنے کی توفیق دی۔

وجہ تسمیہ سورت العصر:

اس سورت کے ابتدا میں اللہ نے لفظ عصر (زمانے) کی قسم کھائی ہے: اس لیے اس سورت کا نام سورت العصر ہے۔ قال تعالیٰ :والعصر(١)ان الانسان لفی خسر(٢)

عن ابن عباس ؓ قال :نزلت سورة (والعصر) فی مكة. (الدر المنثور: 621/8)

ابن عباس ؓ سے روایت ہے فرمایا: سورت والعصر مکہ میں نازل ہوئی۔

خلاصہ رکوع وموضوع سورت:

اقوام عالم کی کامیابی کے اصول اربعہ۔ ماخذ آیت ٣۔

## فضیلت سورۃ العصر:

**عن أبی مدینة الدارمی: اسمه عبد اللّٰہ بن حصن قال: کان الرجلان من أصحاب رسول ﷺ إذا التقیا وارادا أن یفترقا قرأ أحدهما علی الآخر سورة العصر الی آخرها، ثم یسلم أحدهما علی الآخر.**

(أخرجه البیهقی فی الشعب، باب فی مقاربة وموادة أهل الدین: ٦/٥٠١)

ابی مدینہ دارمی جس کا نام عبداللہ بن حصن ہے روایت کرتے ہیں: حضور ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کے دو صحابی جب آپس میں ملتے اور پھر ایک دوسرے سے الگ ہونے کا ارادہ کر لیتے تو ایک دوسرے پر سورت العصر پڑھا کرتے پھر ایک دوسرے کو سلام کرتے۔

## خواب میں سورۃ العصر پڑھنے کی تعبیر:

حضرت ابن سیرینؒ نے فرمایا ہے۔ اگر خواب میں دیکھے کہ سورۃ العصر پڑھتا ہے۔ دلیل ہے کہ سب کاموں میں صابر اور قانع ہوگا۔ (تعبیر الرؤیا: ٣٦٧)

ترتیب جمعی (103) ترتیب نزولی (13) آیات (3) رکوع (1) کلمات (14)

حروف (68) زبر (22) زیر (13) پیش (3) دو زبر (0) دو زیر (1)

دو پیش (0) کھڑا زبر (3) کھڑی زیر (0) الٹا پیش (0) جزم (12) شد (6) مد (0)

## ربط آیات:

(۱،۲) زمانہ گواہ ہے کہ انسان نے ہمیشہ نقصان اٹھایا۔ (۳) مگر ان اصول اربعہ کے پابند ہمیشہ کامیاب ہوئے۔









# سورۃ الھمزۃ

## سورة الهمزة مكية، نزلت بعد سورة القيامة

### سورۃ العصر اور الھمزۃ کے مابین ربط:

سورۃ العصر میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''ان الانسان لفی خسر''۔ اور سورۃ الھمزۃ میں خسارہ پانے والے انسان کا بیان ہے اللہ تعالیٰ کا قول ہے: ''لینبذن فی الحطمة''۔

(۲) ماقبل میں خاسرین کا بیان ہے اور یہاں خسران کے اسباب کا بیان ہے۔

### تسمیہ سورۃ الھمزۃ:

**(بسم اللّٰه) الذی یسخط بالمعاصی وبجمع المال والعدد (الرحمن) فی الدنیا باعطاء الفهم الانسان وعدم العذاب له (الرحیم) علی الانسان بالایمان وصونه عن الحطمة فی الاخرة.**

ترجمہ: اس اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو کہ گناہ کرنے اور مال شمار کر کے جمع رکھنے پر ناراض ہوتا ہے۔ دنیا میں انسان کو عقل و سمجھ سے نوازنے اور اسے اپنے عذاب سے دور رکھ کر اس پر بہت زیادہ مہربان ہے۔ وہ انسان کو ایمان دینے اور آخرت میں اس کو حطمہ (روند کر ڈالنے والے) عذاب سے نجات دلا کر بہت رحم کرنے والا ہے۔

### وجہ تسمیہ سورت الھمزہ:

اس سورت کو سورت ہمزہ اس لیے کہتے ہیں کہ اس کی ابتدا اللہ کے اس قول ﴿ویل لکل همزة لمزة (۱)﴾ سے ہوئی ہے۔

### دوسرا نام: ویل لکل ہمزۃ:

عن ابن عباسؓ قال: انزلت ویل لکل همزة بمکة. (الدر المنثور: 603/8)

ترجمہ: ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ سورت ویل لکل ہمزۃ مکہ میں نازل ہوئی۔

### خلاصہ رکوع و موضوع سورت:

زر پرستوں سے سلوک الٰہی۔ ماخذ آیت ۱، ۲۔

## فضیلت سورۃ الھمزۃ:

**عن ابی بن کعبؓ عن رسول اللہ ﷺ من قرأ سورة ويل لكل همزة لمزة أعطي عشر حسنات بعدد من استهزأ بمحمد ﷺ و أصحابه.**

(تفسير الكشف والبيان: ۳۰۱/۱۳، تفسير الزمخشري: ۲۳۳/٤، تفسير الوسيط للواحدي: ٥٥٢/٤، تفسير البيضاوي: ۳۳۸/٥، السراج المنير: ٥٨٧/٤، تفسير ابي السعود: ١٩٩/٩)

حضرت ابی بن کعبؓ رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) سے روایت کرتے ہیں کہ جو شخص سورت **ويل لكل همزة** کی تلاوت کرے تو اس کو ان تمام لوگوں میں سے ہر ہر ایک کے بدلے میں دس دس نیکیاں دی جاتی ہے جنہوں نے حضور ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) اور ان کے صحابہ کرام کا مذاق اڑایا تھا۔

## خواب میں سورۃ الھمزہ پڑھنے کی تعبیر:

حضرت ابن سیرینؒ نے فرمایا ہے۔ اگر خواب میں دیکھے کہ سورۃ الھمزہ پڑھتا ہے۔ دلیل ہے کہ باتیں بہت کرے گا اور لوگوں کے سامنے روشناس ہوگا۔ (تعبير الرّؤيا: ٣٦٧)

ترتیب جمعی (104) ترتیب نزولی (32) آیات (9) رکوع (1) کلمات (33)

حروف (96) زبر (59) زیر (15) پیش (14) دو زبر (1) دو زیر (3)

دو پیش (2) کھڑا زبر (2) کھڑی زیر (0) الٹا پیش (3) جزم (17) شد (16) مد (2)

## ربط آیات:

(۱) ان بری صفتوں والے کے لئے ہلاکت ہے۔ (۲) جسے اخلاق مطلوب نہیں ہیں جمع مال زندگی کا مقصد ہے خواہ بداخلاقی سے ہو۔ (۳) یہ مال کو ہر مصیبت کا علاج خیال کرتا ہے۔ (۴) اس کا یہ خیال غلط ہے بلکہ یہ شخص اور اس کا مال دونوں دوزخ میں جائیں گے۔ (۶،۵) حطمہ دوزخ کا نام ہے۔ (۷) چونکہ دل سب سے زیادہ مجرم ہے اس لئے اول دل پر اس کا اثر ہو گا۔ (۹،۸) وہ آگ لمبے لمبے ستونوں میں بند کی جاوے گی تا کہ زیادہ تکلیف ہو۔

# سورة الفيل

## سورة الفيل مكية، نزلت بعد سورة الكافرون

### سورۃ الھمزۃ اور سورۃ الفیل کے مابین ربط:

ماقبل سورۃ میں ہلاکت اخرویہ کا بیان ہے اور اس میں دنیاوی اصحاب فیل کی ہلاکت کا بیان ہے۔

### تسمیہ سورۃ الفیل:

**(بسم اللّٰه) الذی انزل القهر باصحاب الفيل وانتقم من عدوه (الرحمن) بالمؤمن في الدنيا بالايمان وبثبات قهره علىٰ اعدآئه (الرحيم) بالمؤمن في الاخرة بدخول الجنة ويجعل اولياء ه امنين عن عذابه۔**

ترجمہ: اس اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں جس نے ہاتھیوں والوں پر اپنا قہر و غضب نازل کیا اور اپنے دشمن سے خود بدلہ لے لیا۔ وہ بہت زیادہ مہربان ہے کہ اس نے دنیا میں مؤمن کو ایمان کی نعمت دی اور اس کے دشمنوں پر اپنا قہر و غضب ثابت کر رکھا۔ وہ آخرت میں مؤمن کو جنت میں داخل کرنے اور اپنے دوستوں کو عذاب سے محفوظ رکھنے میں بہت زیادہ رحم کرنے والا ہے۔

### وجہ تسمیہ سورت الفیل:

اس سورت کو سورت الفیل کہنے کی وجہ یہ ہے کہ اس سورت میں ہاتھی (والے لشکر) کا قصہ مذکور ہے اور اس سورت کے علاوہ یہ لفظ کسی اور سورت میں وارد نہیں ہوا ہے۔ قال تعالیٰ: **الم تر كيف فعل ربك باصحاب الفيل (١)**

### دوسرا نام سورت الم تر کیف:

**عن عمرو بن ميمونؓ قال: صلينا المغرب خلف عمر بن الخطابؓ فقرأ في الاولى ﴿والتين والزيتون﴾ وفي الثانية: الم تر كيف و لايلاف قريش،** (اخرجه ابن ابی شیبه: 358/1)

ترجمہ: عمرو بن میمونؓ نے فرمایا کہ ہم نے عمر بن خطابؓ کے پیچھے نماز پڑھی تو آپؓ نے پہلی رکعت میں ﴿والتين والزيتون﴾ دوسری رکعت میں الم تر کیف و لایلاف قریش پڑھی۔

خلاصہ رکوع وموضوع سورت:

توہین شعائر اللہ سے دائمی ذلت کا لزوم۔ ماخذ آیت ا۔

فضیلت سورۃ الفیل:

قال عمرو بن ميمون: صلى بنا عمر بن الخطابؓ صلاة المغرب فقرأفي الركعة الأولىٰ(بالتين والزيتون)وفي الركعة الثانية:(ألم تر كيف فعل ربك،ولا يلاف قريش)

(أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، كتاب الصلاة: ۱/۳۵۸)

حضرت عمرو بن میمون فرماتے ہیں کہ عمر بن خطابؓ نے ہم کو نماز مغرب پڑھائی تو پہلی رکعت میں سورت التین اور دوسری میں الم تر کیف و قریش کی تلاوت فرمائی۔

خواب میں سورۃ الفیل پڑھنے کی تعبیر:

حضرت ابراہیم کرمانیؒ نے فرمایا ہے کہ دشمن پر فتح پائے گا اور اس کی مراد پوری ہوگی۔

(تعبير الرؤيا: ۳٦۷)

ترتیب جمعی (105) ترتیب نزولی (19) آیات (5) رکوع (1) کلمات (23)

حروف (76) زبر (39) زیر (15) پیش (4) دو زبر (1) دو زیر (5)

دو پیش (0) کھڑا زبر (1) کھڑی زیر (0) الٹا پیش (0) جزم (27) شد (5) مد (0)

ربط آیات:

ا: تمہیں معلوم نہیں کہ تیرے رب نے اصحاب فیل کے ساتھ کیا سلوک کیا۔ (۲) کیا ہدم کعبہ کے متعلق ان کے تدابیر بے کار نہ کردی تھیں۔ (۳ تا ۵) اور ان پر یہ عذاب نازل ہوا تھا۔









# سورة القريش

## سورة القريش مكية، نزلت بعد سورة التين

### سورۃ الفیل اور قریش کے مابین ربط:

ماقبل سورت میں عام نعمتوں کا بیان تھا اور اس میں قریش مکہ پر خاص نعمتوں کا بیان ہے۔

### تسمیہ سورۃ القریش:

**(بسم الله)الذى اظهر بيته وجعل ايلاف القريش فى الشتاء(الرحمن)بايلاف قريش فى الدنيا للتجارة (الرحيم)بطلب عبادته منهم والنجاة من عذابه.**

ترجمہ:اس اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں جس نے اپنے گھر میں برکت ظاہر کی۔اور قریش کو موسم سرما سے مانوس کیا۔وہ بہت زیادہ مہربان ہے کہ دنیا میں قریش کو تجارت کے لئے مانوس کیا۔وہ بہت رحم کرنے والا ہے جس نے قریش سے بندگی کا مطالبہ کیا اس پر عذاب سے ان کو نجات دلایا۔

### وجہ تسمیہ سورت قریش:

اس سورت کو سورت قریش اس لیے کہتے ہیں کہ اس سورت کے ابتدا میں اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ﴿لايلاف قريش(١)﴾ نازل ہوا ہے۔اور یہ لفظ اس سورت کے علاوہ کسی اور جگہ وارد نہیں ہوا ہے۔

### دوسرا نام:لایلاف قریش:

**عن ام هانئؓ بنت ابى طالب ان رسول الله ﷺ قال:فضل الله قريش بسبع خصال لم يعطها احد قبلهم وذكرمنها:.......ونزلت فيهم سورة من القرآن لم يذكرفيها احد غيرهم ،لايلاف قريش.**

**(اخرجه الحاكم فى المستدرك:584/2)**

ترجمہ:ام ہانیؓ بنت ابو طالب سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ تسلیما کثیرا کثیرا نے فرمایا: اللہ نے قریش کو سات خصوصیات سے نوازا ہے۔اللہ نے یہ کسی اور کو عطا نہیں فرمائی۔ان میں یہ یہ ذکر کیے۔اور ان کے متعلق قرآن کی سورت نازل ہوئی۔اس میں سوائے قریش کے اور کسی کا ذکر نہیں۔

خلاصہ رکوع وموضوع سورت:

:فرائض علمائے کرام وصوفیائے عظام۔ماخذ آیت ۳،۴۔

فضیلت سورۃ القریش:

وعن معرور بن سويدؓ قال: خرجنا مع عمر بن الخطابؓ حجاجا فصلى بنا الفجر فقرأ: ألم تر، ولايلاف قريش. (أخرجه البيهقي في الشعب،باب في تعظيم القرآن: ٢/٤٠٦)

حضرت معرور بن سوید فرماتے ہیں کہ ہم عمر بن خطابؓ کے ساتھ حج ادا کرنے کے لئے نکلے۔انہوں نے ہمیں نماز فجر پڑھائی اوراس میں الم تر کیف اور لایلاف قریش پڑھی۔

خواب میں سورۃ القریش پڑھنے کی تعبیر:

حضرت ابن سیرینؒ نے فرمایا ہے۔اگر خواب میں دیکھے کہ سورۃ القریش پڑھتا ہے۔دلیل ہے کہ خوف اور دہشت سے امن میں ہوگا۔ (تعبير الرّؤيا: ٣٦٧)

ترتیب جمعی (106) ترتیب نزولی (29) آیات (4) رکوع (1) کلمات (17)

حروف (73) زبر (20) زیر (13) پیش (6) دوزبر (0) دوزیر (3)

دوپیش (0) کھڑا زبر (4) کھڑی زیر (1) الٹا پیش (0) جزم (18) شد (7) مد (2)

ربط آیات:

(۱،۲) قریش پر اللہ تعالیٰ کا یہ احسان ہے۔(۳،۴) اس لئے ان کا فرض منصبی ہے کہ اس گھر کے رب کی عبادت کریں۔






# سورة الماعون

## سورة الماعون مكية، نزلت بعد سورة التكاثر

### سورۃ القریش اور الماعون کے درمیان ربط:

سورۃ قریش میں یہ ذکر تھا کہ قریش مکہ والوں سے اللہ تعالیٰ نے بھوک ختم کی اور خوف دور کیا۔اب اس سورت میں ان لوگوں کا بیان ہے کہ ان احساسات کے باوجود ان میں سے بعض ایسے بھی ہیں جنہوں نے قیامت کی تکذیب کی۔" یکذب یا لدین"۔

### تسمیہ سورۃ الماعون:

(بسم اللّٰہ)الذی ارسل الینا الدین ونبہ قبیہ بامور الدین (الرحمن) فی الدنیا بالیتیم والمسکین(الرحیم)بمن ادی حقھما فی الاخرۃ.

ترجمہ؛اس اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں جس نے ہمیں دین اسلام بھیج دیا اور اپنے نبی ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کو دین کے کاموں کی خبر دی۔وہ دنیا میں یتیم و مسکین پر بہت مہربان ہے۔وہ آخرت میں رحم کرنے والا ہے ان لوگوں پر جو یتیم و مسکین کے حقوق ادا کرتے ہیں۔

### وجہ تسمیہ سورت الماعون:

اس سورت کے بالکل آخر میں لفظ ماعون کے آنے کی وجہ سے اس سورت کا نام ماعون پڑ گیا۔یہ لفظ اس سورت کے علاوہ کسی اور جگہ واقع نہیں ہوا۔قال تعالیٰ:ویمنعون الماعون

### دوسرا نام:سورت ارایت الذی یکذب:

عن ابن عباسؓ قال:انزلت سورۃ (ارایت الذی یکذب)بمکۃ. (الدر المنثور:641/8)

### خلاصہ رکوع وموضوع سورت:

اوصاف مکذبین قیامت۔ماخذ آیت ا تا ۳۔

### فضیلت سورۃ الماعون:

عن ابی بن کعبؓ عن رسول اللہ ﷺ:من قرا سورۃ أرأیت غفر اللہ لہ أن کان للزکاۃ مؤدیا .

(تفسیر الکشف والبیان: ۱۳/ ۲۳۰، تفسیر الزمخشری: ۴/ ۲۳۷، تفسیر الوسیط للواحدی: ۴/ ۵۵۸، اللباب فی علوم الکتاب: ۲۰/ ۵۱۸، تفسیر حدائق الروح والریحان: ۳۲/ ۳۶۱، تفسیر البیضاوی: ۵۱/ ۳۴۱)

حضرت ابی بن کعبؓ رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) سے نقل کرتے ہیں کہ جس نے سورت أرایت پڑھی تو اس کی مغفرت کردی جائے گی بشرطیکہ وہ زکوٰۃ کی ادائیگی کرتا رہتا ہو۔

### خواب میں سورۃ الماعون پڑھنے کی تعبیر:

حضرت ابن سیرینؒ نے فرمایا ہے۔ اگر خواب میں دیکھے کہ سورۃ الماعون پڑھتا ہے۔ دلیل ہے کہ نماز پڑھے گا۔

(تعبیر الرؤیا: ۳۶۸)

ترتیب جمعی (107) ترتیب نزولی (17) آیات (7) رکوع (1) کلمات (25)

حروف (125) زبر (38) زیر (18) پیش (14) دو زبر (0) دو زیر (0)

دو پیش (1) کھڑا زبر (2) کھڑی زیر (0) الٹا پیش (0) جزم (24) شد (10) مد (1)

### ربط آیات:

(۱تا۳) منکرین قیامت کے یہ اوصاف ہیں۔ (۴تا۷) نمازی ہو کر اگر خلق خدا تعالیٰ کی دل آزاری کرے اور اس کی حقیری خدمت بھی نہ کرے تو معلوم ہوتا ہے کہ اس نے نماز کا مقصد ہی نہیں سمجھا اور یہ بھی مکذب کی طرح دوزخ میں جائے گا۔

# سورۃ الکوثر

## سورۃ الکوثر مکیۃ، نزلت بعد سورۃ العٰدیٰت

### سورۃ الماعون اور الکوثر کے مابین ربط:

ماقبل سورت میں مکذبین کے اوصاف کا بیان ہے اور اس میں متقین اور مخلصین کے اوصاف کا بیان ہے۔ اور اسی طرح ماقبل میں مکذبین کا بیان تھا اور یہاں یہ بیان ہے کہ ان کا یہ تکذیب نبی ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کے حزن کا سبب ہے۔

### تسمیۃ سورۃ الکوثر:

(بسم اللّٰہ) المتجلی بکمالاتہ فی حیاۃ رسولہ ﷺ (الرحمن) باعطاہ الکوثر لہ (الرحیم) بامرہ بالصلوٰۃ

والنحر.

ترجمہ:اس اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو کہ اپنے رسول ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کی زندگی میں اپنے کمالات کے ساتھ جلوہ نما ہے۔وہ بہت زیادہ مہربان ہے جس نے اپنے رسول ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کو حوض کوثر عطا کی۔وہ بہت زیادہ رحم کرنے والا ہے جس نے آپ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کو نماز اور قربانی کا حکم دیا۔

## وجہ تسمیہ سورت الکوثر:

اس سورت کے ابتدا میں لفظ کوثر کے انے کی وجہ سے اس سورت کا نام سورت الکوثر ہے۔قال تعالیٰ:انا اعطیناك الکوثر(۱)

## دوسرا نام:انا اعطیناک الکوثر:

عن ابن عباسؓ قال:نزلت سورة انا اعطیناك الکوثر بمکة. (الدر المنثور:646/8)

ترجمہ:ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ سورت انا اعطیناک الکوثر مکہ میں نازل ہوئی۔

## خلاصہ رکوع وموضوع سورت:

اصول ہزیمت اعدائے اسلام۔ماخذ آیت ۳،۲۔

## فضیلت سورۃ الکوثر:

عن أبی بن کعبؓ عن رسول اللہ ﷺ قال:من قرأ سورة أنا أعطینا ك الکوثر سقاه اللہ من أنهار الجنة،وأعطی من الأجر عشر حسنات بعدد کل قربان قربة العباد فی کل یوم عید ویقربون أهل الکتاب والمشرکون.

(تفسیر الکشف والبیان:۱۲/۳۳۵،تفسیر الزمخشری:۴/۲۳۸،تفسیر الوسیط للواحدی:۴/۵۶۰،اللباب فی علوم الکتاب:۲۰/۵۲۶)

## خواب میں پڑھنے کی تعبیر:

حضرت ابن سیرینؒ نے فرمایا ہے۔اگر خواب میں دیکھے کہ سورۃ الکوثر پڑھتا ہے۔دلیل ہے کہ مال اور نعمت پائے گا۔

(تعبیر الرؤیا:۳۶۸)

ترتیب جمعی(108)ترتیب نزولی(15)آیات(3)رکوع(1)کلمات(10)

حروف (42) زبر (20) زیر (6) پیش (2) دو زبر (0) دو زیر (0) دو پیش (0) کھڑا زبر (1) کھڑی زیر (0) الٹا پیش (0) جزم (8) شد (4) مد (1)

**ربط آیات:**

(۱) ہم نے آپ کو خیر کثیر (قرآن حکیم) عطا فرمایا۔ (۲) لہٰذا یہ کام بالالتزام کیجئے۔ (۳) آپ کے دشمن ہی دم بریدہ ہوں گے (ان کی تحریک خود بخود فنا ہو جائے گی)۔

# سورة الكافرون

## سورة الكافرون مكية، نزلت بعد سورة الماعون

**سورۃ الکوثر اور الکفرون کے مابین ربط:**

ماقبل سورت میں کوثر کے مقام کا بیان تھا اور اس میں کفار سے مقاطعت کا بیان ہے اور اسی طرح دونوں میں نبی ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کو خطاب بھی ہے۔

**تسمیۃ سورۃ الکافرون:**

**(بسم الله)الذى هو لطيف بعبادته(الرحمن)بتو فيقه اياهم للعبادة وفى الدنيا بالايمان(الرحيم)بهم فى الآخرة بالنعيم فى الجنة وبتخصيصه اياهم بكمال الفوائد.**

ترجمہ: اس اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو اپنے عبادت کرنے والوں پر مہربان ہے۔ اس نے دنیا میں ان کو ایمان اور بندگی و عبادت کی توفیق دیکر بہت مہربانی کی۔ وہ بہت رحم کرنے والا ہے کہ اس نے مؤمنوں کو آخرت میں جنت کی نعمتوں اور پورے پورے فائدوں مزوں حاصل کرنے کے لئے خاص کیا۔

**وجہ تسمیہ سورت الکافرون:**

اس سورت کے شروع میں لفظ کافرون آیا ہے؛ اس لیے یہ سورت، سورت کافرون کہلایا۔ قال تعالیٰ: قل یـــا ایهــــا الکافرون(۱)

**دوسرا نام: قل یاایها الکافرون:**

عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ ﷺ قرا فی رکعتی الفجر :قل یاایھا الکافرون،وقل ھو اللہ احد.

(اخرجہ مسلم:رقم الحدیث:726)

ترجمہ:حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ تسلیما کثیرا کثیرا نے صبح کی دونوں رکعتوں میں قل یاایھا الکافرون اور قل ھو اللہ احد پڑھا۔

## خلاصہ رکوع وموضوع سورت:

مقاطعہ عن الکفار۔ ماخذ آیت ۶۔

## فضیلت سورۃ الکافرون:

وعن عبد اللہ بن عمروؓ قال: کان رسول اللہ ﷺ یقرا فی المغرب (قل یایھا الکافرون،وقل ھو اللہ احد)

(أخرجہ ابن ماجہ، کتاب اقامۃ الصلاۃ والسنۃ فیھما: ۱/۲۷۲)

حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) نے نماز مغرب میں قل یایھا الکافرون اور قل ھو اللہ احد پڑھا۔

## خواب میں سورۃ الکافرون پڑھنے کی تعبیر:

حضرت ابن سیرینؒ نے فرمایا ہے۔اگر خواب میں دیکھے کہ سورۃ الکافرون پڑھتا ہے۔دلیل ہے کہ بدعت کی راہ چلے گا اور دنیا پر مغرور ہوگا۔ (تعبیر الرؤیا:۳۶۸)

ترتیب جمعی (109) ترتیب نزولی (18) آیات (6) رکوع (1) کلمات (26)

حروف (74) زبر (31) زیر (8) پیش (19) دوزبر (0) دوزیر (0)

دوپیش (1) کھڑا زبر (4) کھڑی زیر (0) الٹا پیش (0) جزم (20) شد (3) مد (7)

## ربط آیات:

(۱،۲) اے کافرو! مجھے تمہارا مسلک ہرگز پسند نہیں۔(۳) اور نہ تمہیں میرا مسلک پسند ہے۔

(۴) اور نہ آئندہ مجھے تمہارے مسلک شرک سے کبھی اتفاق ہوسکتا ہے۔(۵) اور یہ توقع بھی نظر نہیں آتی کہ تم شرک سے باز آجاؤ گے۔(۶) لہٰذا آئندہ میرا تمہارا قطع تعلق ہے۔

# سورة النصر

## سورة النصر مدنية، نزلت بعد سورة التوبة

**سورۃ الکافرون اور النصر کے مابین ربط:**

ماقبل سورت میں کفار سے مقاطعت کا بیان تھا اور یہاں کفار سے مقاطعت پر نصرت الٰہی کا بیان ہے۔

**تسمیہ سورۃ النصر:**

(بسم اللّٰه)المتجلي بكمالاته في نصره حتى جعله سبب ظهور دينه وهو الناصر لدينه(الرحمن)بالمؤمن بفتح بلاد الاسلام (الرحيم)بدخول الناس في الاسلام افواجا.

ترجمہ:اس اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو اپنی مدد ونصرت میں اپنے کمالات کے ساتھ جلوہ نما ہے یہاں تک کہ اس نے اپنی مدد ونصرت کو اپنے دین اسلام کے ظہور کا سبب بنایا۔ اور وہ اپنے دین کی مدد کرنے والا ہے۔ وہ (اللہ تعالیٰ) بہت زیادہ مہربان ہے کہ اس نے مؤمن کو اسلامی علاقوں کی فتح دلائی۔ وہ اللہ تعالیٰ بہت زیادہ رحم کرنے والا ہے کہ لوگ جوق در جوق دین اسلام میں داخل ہوئے۔

**وجہ تسمیہ سورت النصر:**

افتتاح سورت میں لفظ نصر آیا ہے؛ اس لیے یہ سورت، سورت نصر کہلاتا ہے۔ قال تعالیٰ: اذا جاء نصر الله و الفتح(۱)

**دوسرا نام اذا جاء نصر اللّٰه و الفتح:**

عن عائشةؓ قالت:ما صلى النبي ﷺ صلاة بعد ان نزلت عليه ﴿اذا جاء نصر الله و الفتح(۱)﴾الا ان يقول فيها:سبحانك ربناوبحمدك اللهم اغفرلي. (اخرجه البخاري:رقم الحديث:4967)

عائشہؓ فرماتی ہے کہ سورت ﴿اذا جاء نصر الله و الفتح (۱)﴾ کے نازل ہونے کے بعد نبی ﷺ جو بھی نماز پڑھتے تھے تو اس کے بعد سبحانك ربناوبحمدك اللهم اغفر لي کا ورد کیا کرتے تھے۔

**خلاصہ رکوع وموضوع سورت:**

رسول اللہ ﷺ تسلیماً کثیراً کثیراً کی کامیاب زندگی کی حد اور انتقال پر ملال کی پیش گوئی۔ ماخذ آیت ۱ تا ۳۔

**فضیلت سورۃ النصر:**

**عن ابن عباسؓ قال: لما نزلت (اذا جاء نصر الله والفتح) قال رسول الله ﷺ: نعيت الیّ نفسی أنی مقبوض فی تلك السنة.** (أخرجه أحمد فی مسنده: ١/٢٦٩)

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں: جب (اذا جاء نصر الله والفتح) نازل ہوئی تو آپ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) نے فرمایا: کہ مجھے میرے نفس نے خبر دی کہ اس سال میرا انتقال ہوگا۔

**خواب میں سورۃ النصر پڑھنے کی تعبیر:**

حضرت ابن سیرینؒ نے فرمایا ہے۔ اگر خواب میں دیکھے کہ سورۃ النصر پڑھتا ہے۔ دلیل ہے کہ حق کی راہ میں متوکل ہوگا۔

(تعبیر الرؤیا: ٣٦٨)

ترتیب جمعی (110) ترتیب نزولی (114) آیات (3) رکوع (1) کلمات (23)
حروف (77) زبر (28) زیر (12) پیش (5) دو زبر (2) دو زیر (0)
دو پیش (0) کھڑا زبر (2) کھڑی زیر (0) اُلٹا پیش (1) جزم (14) شد (7) مد (1)

**ربط آیات:**

(۱،۲) جب اسلام اس درجہ تک غالب آجائے۔ (۳) تو پھر آپ تسبیح وتحمید واستغفار میں شاغل ہوں اور حضور الٰہی میں حاضری کے لئے تیار ہو جائیں۔

# سورۃ اللھب

## سورۃ اللھب مکیة، نزلت بعد سورة الفاتحة

**سورۃ النصر اور اللھب کے مابین ربط:**

سورۃ نصر میں نصرت الٰہی کا ذکر تھا: "اذا جاء نصر الله والفتح" اور اس سورۃ میں دشمنان نبی ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کا ذکر ہے۔

**تسمیہ سورۃ اللھب:**

**(بسم الله) المتجلی بکمالاته فی هذا الدین بجماله فی اهله وجلاله فی مخالفیه والقاهر باعدآء**

ہ(الرحمن) بالمؤمن فی الدنیا بارشادہ ونجاتہ عن الالتھاب(الرحیم)بالمؤمنین باھلاك اعدآئھم.

ترجمہ:اس اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو کہ اس دین حق میں اپنے کمالات کے ساتھ جلوہ نما ہے یعنی اہل دین کے لئے اپنی اچھائی کے ساتھ اوران کے مخالفین کے لئے رعب، دبدبے کے ساتھ اوران کے دشمنوں کے لئے قہر وغضب کے ساتھ جلوہ نما ہے۔وہ مؤمن پر بہت مہربان ہے کہ دنیا میں اس کو اپنی راہنمائی کی اور آگ کے شعلوں سے نجات دی۔وہ مؤمنوں پر بہت رحم کرنے والا ہے کہ اس نے ان کے دشمنوں کو ہلاک کیا۔

وجہ تسمیہ سورت اللہب:

اس سورت کی پہلی آیت میں کلمہ لہب کے آنے کی وجہ سے اس سورت کا نام سورت لہب ہے۔قال تعالیٰ:تبت یدا ابی لھب و تب(۱)

دوسرا نام :تبت یدا ابی لھب و تب:

عن ابن عباسؓ وابن الزبیرؓ وعائشةؓ ...انھم قالوا:انزلت (تبت یدا ابی لھب )بمکة.

(الدرالمنثور:665/8)

ترجمہ:ابن عباس،ابن زبیراور عائشہؓ سے روایت ہے کہ سورت تبت یدا ابی لھب مکہ میں نازل ہوئی۔

خلاصہ رکوع وموضوع سورت:

تبلیغ حق میں حارج نوع ابی لہب میں داخل ہے۔ماخذ آیت ا۔

فضیلت سورۃ اللھب:

عن ابی بن کعبؓ عن رسول اللہ ﷺ قال:من قرأ سورة تبت رجوت أن لایجمع اللہ بینہ وبین ابی لھب فی دار واحدة.

(تفسیر الکشف والبیان:۱۲/۳۷۱،تفسیر الوسیط للواحدی:۴/۵۷۰،تفسیر الزمخشری:۴/۸۱۴،تفسیر أبی السعود:۹/۲۱۱)

حضرت ابی بن کعبؓ رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کی روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ (تسنیماً کثیراً کثیراً) نے فرمایا:جو شخص سورت تبت یدا کی تلاوت کرتا ہو تو میری یہی امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو اور ابولہب کو ایک ہی گھر (یعنی دوزخ) میں جمع نہیں فرمائیں گے۔

خواب میں سورۃ اللھب پڑھنے کی تعبیر:

حضرت ابن سیرینؒ نے فرمایا ہے: اگر خواب میں دیکھے کہ سورۃ اللھب پڑھتا ہے۔ دلیل ہے کہ مکار اور فریبی ہوگا اور خدائی عذابوں کے خطرات میں ہوگا۔ (تعبیر الرؤیا:۳۶۸)

ترتیب جمعی (111) ترتیب نزولی (6) آیات (5) رکوع (1) کلمات (23)

حروف (77) زبر (35) زیر (6) پیش (3) دو زبر (1) دو زیر (3)

دو پیش (1) کھڑا زبر (2) کھڑی زیر (0) الٹا پیش (2) جزم (11) شد (7) مد (2)

ربط آیات:

(۱) ابولہب (عداوت اسلام کے باعث) ہلاک ہوا۔ (۲) اور اس کے مال و متاع نے اسے عذاب الٰہی سے نہیں بچایا۔ (۳) عنقریب دوزخ میں داخل ہو جائے گا۔ (۴) اور اسکی بیوی بھی۔ (اپنی عداوت اسلام کے باعث)۔ (۵) دوزخ میں اس کی یہ حالت ہوگی۔

# سورۃ الاخلاص

## سورۃ الاخلاص مکیۃ، نزلت بعد سورۃ الناس

سورۃ اللھب اور الاخلاص کے مابین ربط:

ماقبل میں نبی ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) پر انعامات کا بیان ہے اور اس میں توحید کا امر ہے کہ کہو: "قل ھو اللہ احد"۔ اور اسی طرح ماقبل میں ابولہب کی ہلاکت کا بیان تھا اور یہاں پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کا امر ہے۔ اور ان دونوں سورتوں کا ربط مابعد کے ساتھ یہ ہے کہ مکمل قرآن کا اختتام ہو گیا اور تین سورۃ باقی ہیں اور یہی تین سورتیں قرآن کا حاصل جو پانچ امور پر مشتمل ہے۔ توحید، رسالت، بشارت، تخویف اور کفار کے ساتھ جہاد۔ پس یہ تینوں سورتیں قرآن کا حاصل اور خلاصہ ہے۔ کہ اس میں بھی پانچ امور کا بیان ہے۔

تسمیہ سورت اخلاص:

(بسم اللہ) المتجلی بکمالاتہ فی صفاتہ القائمۃ بذاتہ (الرحمن) بتعریف ذاتہ بھا (الرحیم) بالجمع بین

الصفات المعرفة على وجوه الترتيب.

ترجمہ: اس اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو کہ اپنی ذاتی صفات میں اپنے کمالات کے ساتھ جلوہ نما ہے۔ جس نے اپنی ذات کی تعریف وتعارف اپنی صفات کے ساتھ کر کے بہت بڑی مہربانی کی جس نے اپنی تعریفی صفات کو ترتیب کے اچھے طریقے سے جمع کر کے بہت رحم کیا۔

**وجہ تسمیہ سورت الاخلاص:**

اس سورت کا نام سورت اخلاص ہے؛ کیونکہ یہ سورت اخلاص کے ساتھ اللہ کی عبادت کرنے، اللہ کی وحدانیت، اس کی ہر عیب وشرک سے پاکی پر مشتمل ہے۔ یہ سورت لوگوں کے واسطے تعلیم ہے کہ اللہ کی عبادت بالکل اخلاص کے ساتھ ادا کی جائے۔

**دوسرا نام قل هو الله احد:**

اس سورت کی پہلی آیت ہونے کی وجہ سے اس سورت کا نام قل هو الله احد بھی ہے۔

**عن ابی الدرداء عن النبی ﷺ قال: ایعجز احدکم ان یقرا فی لیلة ثلث القرآن ؟قالوا: وکیف یقرا ثلث القرآن ؟قال :قل هو الله احد تعدل ثلث القرآن.**

خلاصہ رکوع وموضوع سورت: ممتاز توحید اسلام کا ذکر۔ ماخذ آیت ا تا ۴۔

## ﴿ فضائل سورة الاخلاص ﴾

# مایوس کیوں؟

## چالیس احادیث یاد کر کے جنت کے کسی بھی دروازے سے داخل ہونا چاہو، داخل ہو جا

﴿۱﴾ عن أبی هُرَیرة قال : قال رسول الله ﷺ : لکل شیء نسبة ، ونسبة الله : ﴿ قُل هُوَ اللّٰهُ أَحَد اللّٰهُ الصَّمَدُ﴾ (رواہ الطبرانی فی المعجم الأوسط برقم: ۳۴۲۳)

ترجمہ: حضرت ابوھریرہؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) نے فرمایا ہر چیز کے لئے ایک خاص نسبت ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی نسبت ﴿ قُل هُوَ اللّٰهُ أَحَد اللّٰهُ الصَّمَدُ﴾ ہے۔

﴿۲﴾ عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ: اُحْشُدُوْا فَاِنِّی سَاَقْرَاُ عَلَیْکُمْ ثُلُثَ الْقُرْآنِ، فَحَشَدَ مَنْ حَشَدَ، ثُمَّ خَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ: فَقَرَاَ: (قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ) ثُمَّ

دَخَلَ. فَقَالَ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ: إِنَّا نَرىٰ هٰذَا خَبَرًا جَاءَهُ مِنَ السَّمَاءِ فَذَاكَ الَّذِيْ أَدْخَلَهُ، ثُمَّ خَرَجَ نَبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنِّي قُلْتُ لَكُمْ سَأَقْرَأُ عَلَيْكُمْ ثُلُثَ الْقُرْآنِ أَلَا إِنَّهَا تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ.

(أخرجه مسلم، كتاب فضائل القرآن: ۱/۲۷۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) نے ارشاد فرمایا: سب جمع ہو جاؤ (میں تم لوگوں کو تہائی قرآن سناؤں گا) لوگ جمع ہو گئے پھر نبی کریم ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) تشریف لائے اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ کی تلاوت فرمائی، پھر (اپنے حجرہ میں) داخل ہو گئے ہم آپس میں بات کرنے لگے کہ ہمارا یہ خیال ہے کہ نبی کریم ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) پر کوئی وحی آنے والی ہے جس کی وجہ سے آپ تشریف لے گئے، پھر نبی کریم ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) باہر تشریف لائے اور فرمایا میں نے تم سے کہا تھا کہ (میں تم لوگوں کو تہائی قرآن سناؤں گا) یہ سورت تہائی قرآن کے برابر ہے۔

﴿۳﴾ وَعَنْ أَبِي أَيُّوبَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيَعْجِزُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَقْرَأَ فِي لَيْلَةٍ ثُلُثَ الْقُرْآنِ، مَنْ قَرَأَ: اللّٰهُ الْوَاحِدُ الصَّمَدُ فَقَدْ قَرَأَ ثُلُثَ الْقُرْآنِ.

(أخرجه الترمذى، كتاب فضائل القرآن: ۲/۱۳۳)

حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) نے ارشاد فرمایا: کیا تم میں سے کوئی اس بات سے عاجز ہے کہ ایک رات میں قرآن کا تہائی حصہ پڑھ لے؟ جس نے سورۃ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَد پڑھ لی تو گویا اس نے قرآن کا تہائی حصہ پڑھ لیا۔

﴿۴﴾ وَعَنْ أَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا سَمِعَ رَجُلًا يَقْرَأُ: (قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ) يُرَدِّدُهَا. فَلَمَّا أَصْبَحَ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ، وَكَأَنَّ الرَّجُلَ يَتَقَالُّهَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ إِنَّهَا لَتَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ.

(أخرجه البخارى، كتاب فضائل القرآن: ۵۰۰۷، سنن ابو داود: ۱/۴۸۱، رقم الحديث: ۱۴۴۷)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے کسی شخص کو بار بار قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَد کی سورت پڑھتے ہوئے سنا، صبح کو یہ شخص نبی کریم ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور اس بات کا ذکر کیا گویا کہ اسکے پڑھنے کو کم سمجھ رہا تھا، نبی کریم ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) نے ارشاد فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں محمد ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کی جان ہے کہ یہ سورت تہائی قرآن کے برابر ہے۔

﴿۵﴾ عن الزهری، عن حُمَيد بن عبد الرحمٰن :۔أن نَفَرامن أصحاب محمد ﷺ حدثوه عن النبی ﷺ أنه قال : ﴿قُل هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ تعدلُ ثُلُثَ القرآن لمن صلى بها )

( سنن النسائی الکبری برقم : ۱۰۵۳۲ ابحواله تفسیر القرآن العظیم: ۵۲۴/۸)۔

ترجمہ: امام زہری حمید بن عبدالرحمٰن سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کے اصحاب میں سے ایک گروہ (جماعت) نے نبی ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) سے یہ نقل کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) نے فرمایا کہ جس نے ﴿قُل هُوَ اللّٰهُ أَحَد﴾ کے ساتھ نماز پڑھی اس کے لئے یہ (اجر میں) ثلث قرآن کے برابر ہے۔

﴿۶﴾ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ رَجُلاً عَلٰى سَرِيَّةٍ وَكَانَ يَقْرَأُلِاَصْحَابِهٖ فِي صَلَاتِهِمْ فَيَخْتِمُ(بِقُلْ هُوَاللّٰهُ أَحَدٌ)فَلَمَّا رَجَعُوْا ذَكَرُوْا ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ،فَقَالَ:سَلُوْهُ لِاَيِّ شَيْءٍ يَصْنَعُ ذٰلِكَ؟فَسَأَلُوْهُ، فَقَالَ:لِاَنَّهَاصِفَةُ الرَّحْمٰنِ،وَأَنَا أُحِبُّ أَنْ أَقْرَأَبِهَا،فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:أَخْبِرُوْهُ أَنَّ اللّٰهَ يُحِبُّهٗ.

(اخرجه مسلم ،کتاب فضائل القرآن : ۲۷۱/۱ )

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہے کہ نبی کریم ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) نے ایک شخص کو ایک لشکر کا امیر بنا کر بھیجا ،وہ اپنے ساتھیوں کی امامت کرتے تھے اور ہر قرأت کے ختم ہونے پر سورۃ قل ھو اللہ احد ضرور پڑھتے تھے، یہ لوگ جب واپس لوٹے تو انہوں نے نبی کریم ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کے سامنے یہ واقعہ بیان کیا، آپ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) نے فرمایا: ان سے پوچھو کہ یہ ایسا کیوں کرتے تھے؟ لوگوں نے ان سے پوچھا تو انہوں نے جواب دیا کہ یہ سورت اللہ تعالیٰ کی صفات کا بیان ہے اور مجھے اس کا پڑھنا پسند ہے نبی کریم ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) نے فرمایا انہیں بتادو کہ اللہ تعالیٰ کو ان سے محبت ہے۔

﴿۷﴾ عَنْ اَنَسٍ قَالَ:قَالَ رَجُلٌ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِنِّيْ أُحِبُّ هٰذِهِ السُّوْرَةَ(قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ) قَالَ:حُبُّكَ اِيَّاهَاادخلَكَ الْجَنَّةَ.

(أخرجه البخاری،باب الجمع بين السورتين في ركعة:(۲۵۵/۲) والبيهقي في السنن : ۶۱/۲ ، وفي شعب الايمان ۴۸۳/۵ ،وابو يعلى في المسند ۳۴۸/۳، ۳۴۹، وأخرجه الدارمي في فضائل القرآن: ۲۳۰/۲،وابن السني في عمل اليوم والليلة:ص:۳۲۴،والترمذي،باب ماجاء في سورة الاخلاص :۱۳۳/۲ ، كنز العمال ،كتاب الاذكار ، ۲۹۹/۱،رقم الحديث :۲۷۳۷ )

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (تسلیماً کثیراً کثیراً) کے پاس ایک شخص آئے اور کہا کہ مجھے اس سورت (قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَد) سے محبت ہے تو رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) نے فرمایا کہ تمہاری اس سے محبت تجھے جنت میں داخل کردے گی۔

**﴿۸﴾ عن أنس بن مالک عن رسول الله ﷺ قال: من قرأ ﴿قُل هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ خمسین مرة غُفرت له ذنوب خمسین سنة**

**(الدارمی فی السنن رقم الحدیث: ۳۴۳۸).**

ترجمہ: حضرت انس بن مالکؓ رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) سے روایت نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ جس نے پچاس مرتبہ ﴿قُل هُوَ اللّٰهُ أَحَد﴾ پڑھی تو اس کے لئے پچاس سال کے (صغیرہ) گناہوں کو معاف کیا جائیگا۔

**﴿۹﴾ عن أنس قال: قال رسول الله ﷺ: من قرأ فی یوم ﴿قُل هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ ما ئتی مرة، کتب الله له ألفاو خمسما ئة حسنة الا أن یکون علیه دین**

**(مسند أبی یعلی (۶/ ۱۰۳)).**

ترجمہ: حضرت انسؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) نے فرمایا جس نے ایک دن میں دوسو مرتبہ ﴿قُل هُوَ اللّٰهُ أَحَد﴾ پڑھی اگر اس پر کوئی دین (کسی کا حق) نہ ہو تو اس کے لئے اللہ تعالیٰ پندرہ سو نیکیاں لکھ دیتے ہیں۔

**﴿۱۰﴾ عن أنس قال: قال رسول الله ﷺ من قرأ: ﴿قُل هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ ما ئتی مرة، حط الله عنه ذنوب ما ئتی سنة**

**(رواه ابن الضریس فی فضا ئل القرآن، رقم الحدیث: ۲۶۷).**

ترجمہ: حضرت انسؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) نے فرمایا جس نے دوسو مرتبہ ﴿قُل هُوَ اللّٰهُ أَحَد﴾ پڑھی تو اللہ تعالیٰ اس سے دوسو سال کی گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔

**﴿۱۱﴾ حد ثنا عبد الرحمن، حدثنا زید بن الحباب، حد ثنا ما لک بن مِغول، حد ثنا عبد الله بن بُرَیدة، عن أبیه: أنه دخل مع رسول الله ﷺ المسجد فاذا رجل یصلی، یدعو یقول: اللهم انی أسألک بأنی أشهد أن لا اله الا أنت الأحد الصمد الذی لم یلد ولم یولد ولم یکن له کفوا أحد. قال: ((والذی نفسی بیده، لقد سأله باسمه الأعظم، الذی اذا سئل به أعطی، واذا دعا به أجاب))**

(سنن النسائی الکبری کما فی تحفۃ الأشراف للمزی (۲/ ۹۰) وسنن ابن ماجہ رقم الحدیث: ۳۸۵۷).

ترجمہ: ہمیں عبداللہ بن بریدہؓ نے اپنے باپ سے نقل کرتے ہوئے یہ بیان کیا ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کے ساتھ مسجد میں داخل ہوئے اچانک دیکھا کہ ایک شخص نماز پڑھ کر دعا کرتے ہوئے کہتا ہے اے اللہ میں تجھ سے اس گواہی کے ساتھ کہ تمہارے سوا کوئی عبادت کالائق نہیں تو یکتا ہے بے نیاز ہے وہ ذات ہے جس نے نہ کسی کو جنا ہے اور نہ کسی نے اسے جنا ہے (نہ کسی کا باپ ہے اور نہ کسی کا بیٹا) اور نہ اس کا کوئی ھمسر ہے۔ (برابر ہے) سوال کرتا ہوں تو رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) نے فرمایا اسی ذات کی قسم جس کی قدرت میں میری جان ہے اس نے اپنے اسم اعظم کے ساتھ سوال کیا کہ جس کے ساتھ جب سوال کیا جائے تو اللہ تعالیٰ دیتا ہے اور اس کے ساتھ دعا مانگی جائے۔ تو اللہ تعالیٰ دعا کو قبول کرتا ہے۔

﴿۱۲﴾ عَنْ اَنَسٍؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَنْ قَرَأَ کُلَّ یَوْمٍ مِائَتَیْ مَرَّۃٍ (قُلْ ھُوَ اللّٰہُ أَحَدٌ) مُحِیَتْ عَنْہُ ذُنُوْبُہٗ خَمْسِیْنَ سَنَۃً اِلَّا اَنْ یَّکُوْنَ عَلَیْہِ دَیْنٌ.

(أخرجہ الترمذی فی فضائل القرآن، باب ماجاء فی سورۃ الاخلاص ۲/ ۱۳۳)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے ہر روز دوسو (200) مرتبہ (قل هو الله احد) پڑھی تو اس کے پچاس سال کے گناہ معاف کردیے جائیں گے مگر یہ کہ اس پر قرض نہ ہو۔

﴿۱۳﴾ عَنْ اَنَسٍؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَنْ أَرَادَ اَنْ یَّنَامَ عَلٰی فِرَاشِہٖ فَنَامَ عَلٰی یَمِیْنِہٖ ثُمَّ قَرَأَ (قُلْ ھُوَ اللّٰہُ أَحَدٌ) مِائَۃَ مَرَّۃٍ فَاِذَا کَانَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ یَقُوْلُ لَہُ الرَّبُّ تَبَارَکَ وَ تَعَالٰی یَا عَبْدِیْ اُدْخُلْ عَلٰی یَمِیْنِکَ الْجَنَّۃَ.

(أخرجہ الترمذی فی فضائل القرآن، باب ماجاء فی سورۃ الاخلاص ۲/ ۱۳۳)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے بچھونے پر سوتے وقت سو (100) مرتبہ (قُلْ ھُوَ اللّٰہُ أَحَدٌ)

دائیں کروٹ پڑھا تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے فرمائے گا کہ اے بندے! دائیں جانب سے جنت میں داخل ہوجا۔

﴿۱٤﴾ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: اَقْبَلْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ فَسَمِعَ رَجُلًا یَقْرَأُ: (قُلْ ھُوَ اللّٰہُ أَحَدٌ، اَللّٰہُ الصَّمَدُ، لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ، وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا أَحَدٌ) فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ: وَجَبَتْ، فَسَأَلْتُہٗ مَا ذَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ؟ فَقَالَ: الْجَنَّۃُ، فَقَالَ اَبُوْھُرَیْرَۃَ: فَأَرَدْتُ أَنْ أَذْھَبَ اِلَی الرَّجُلِ فَأُبَشِّرَہٗ، ثُمَّ فَرِقْتُ أَنْ یَفُوْتَنِی الْغَدَاءُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ، ثُمَّ ذَھَبْتُ اِلَی الرَّجُلِ

فَوَجَدْتُهُ قَدْ ذَهَبَ. (البشير والنذير، كتاب قراءة القرآن: ۵۷۲/۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کے ساتھ آرہا تھا آپ نے ایک شخص کو قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَد پڑھتے ہوئے سنا، آپ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) نے فرمایا لازم ہوگئی، میں نے پوچھا کیا لازم ہوگئی؟ آپ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) نے فرمایا جنت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے چاہا اس شخص کے پاس جا کر اس کو یہ خوشخبری دوں، پھر مجھے یہ ڈر ہوا کہ رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کے ساتھ دوپہر کا کھانا نہ نکل جائے۔ پھر میں اس شخص کے پاس گیا تو دیکھا کہ وہ نکل چکا تھا۔

﴿۱۵﴾ عَنْ معاذ بن انس الجهنيؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَنْ قَرَأَ (قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ) عَشْرَ مَرَّاتٍ بَنَى اللّٰهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ قَالَ عُمَرُؓ: إِذَا نَسْتَكْثِرُ قَالَ: اَللّٰهُ أَكْثَرَ وَأَطْيَبُ.

(كنزل العمال، كتاب الاذكار: ۲۹۸/۱، رقم الحديث ۲۷۲۸)

حضرت معاذ بن انس الجہنیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ جس شخص نے دس بار (قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ) پڑھا۔ تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں ایک گھر بناتا ہے۔ حضرت عمرؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) تو ہم بہت محل حاصل کرلیں گے۔ آپ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں کس چیز کی کمی ہے اور وہاں ہر چیز بہتر سے بہتر موجود ہے۔

﴿۱۶﴾ عَنْ اِبْنِ مَسْعُوْدٍؓ اَنَّ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ: اَيَعْجِزُ اَحَدُكُمْ اَنْ يَقْرَأَ ثُلُثَ الْقُرْآنِ كُلَّ لَيْلَةٍ؟ قُلْنَا: وَمَنْ يُطِيْقُ ذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ ثُلُثُ الْقُرْآنِ.

(اخرجه النسائي في الكبرى رقم الحديث: ۱۰۵۲۹، والطبراني: ۲۵۵/۱۷، رقم الحديث: ۷۱۵۰، وابن ماجه رقم الحديث: ۳۷۸۹، عن ابي سعيد عند البخاري، كتاب فضائل القرآن، رقم الحديث: ۵۰۱۵)

حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) نے فرمایا: کیا تم میں سے کوئی آدمی اس بات سے عاجز ہے کہ ہر رات تہائی قرآن پڑھا کرے؟ ہم نے عرض کی۔ یا رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) اس کی کون طاقت رکھتا ہے؟ آپ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) نے فرمایا: (قل هو الله احد) پڑھنا تہائی قرآن پاک پڑھنے کے برابر ثواب ملتا ہے۔

﴿۱۷﴾ عَنْ جابر بن عبدالله قَالَ: قَالَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ: ثَلَاثٌ مَنْ جَآءَ بِهِنَّ مَعَ الْاِيْمَانِ دَخَلَ مِنْ اَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شَآءَ وَزَوَّجَ مِنَ الْحُوْرِ الْعَيْنِ حَيْثُ شَآءَ، مَنْ عَفَا عَنْ قَاتِلِهٖ وَاَدّٰى دَيْنًا خَفِيًا وَقَرَأَ فِيْ دُبُرِ كُلِّ

صَلٰوۃٍ مَکْتُوْبَۃٍ عَشْرَ مَرَّاتٍ (قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ) قَالَ : فَقَالَ ابوبکرؓ أَوْ اِحْدَاهُنَّ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ: أَوْ اِحْدَاهُنَّ.

(تفسیر ابن کثیر: ۴/۵٦۹)

حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) نے ارشاد فرمایا: کہ تین باتیں ایسی ہیں کہ جس نے ان کو ایمان کے ساتھ ادا کیا تو وہ جنت میں جس دروازے سے چاہے داخل ہو جائے اور جس حور العین سے چاہے (نکاح) جوڑا بنائے۔ ایک یہ کہ جس نے قتل کرنے والے سے عفو کیا اور دوسرا جس نے پوشیدہ قرضہ ادا کیا۔ اور تیسرا یہ کہ ہر فرض نماز کے بعد دس مرتبہ (قل ھو اللہ احد) پڑھے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) اگر کسی نے ان تین خصلتوں میں سے ایک ہی پر عمل کیا تو آپ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) نے فرمایا کہ ہاں یعنی ایک ہی پر عمل کرنا بھی یہی ثواب رکھتا ہے۔

﴿۱۸﴾ عَنْ واثلة بن الاسقعؓ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ مَنْ صَلّٰی صَلَاةَ الصُّبْحِ ثُمَّ قَرَءَ (قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ) مِائَةَ مَرَّةٍ قَبْلَ اَنْ یَتَکَلَّمَ غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ ذَنْبَ سَنَةٍ

(اخرجه ابن السنی فی عمل الیوم واللیلة ص: ٦۳، وکنز العمال، کتاب الاذکار: ۲/٦۸ رقم الحدیث ۳۵۴۳)

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا۔ جس شخص نے صبح کی نماز پڑھی پھر بولنے سے پہلے سو مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھی (قل ھو اللہ احد) تو اللہ تعالیٰ اس کے ایک سال کے گناہوں کی مغفرت فرما دیں گے۔

﴿۱۹﴾ عَنْ سعید بن المسیبؒ یقول ان النبی ﷺ قال: من قرأ (قل هو الله احد) عشر مرات بنی الله له قصرا فی الجنة و من قرأها عشرین مرة بنی الله له قصرین فی الجنة و من قرأها ثلاثین مرة بنی الله له ثلاثة قصور فی الجنة فقال عمرؓ اذا نکثر قصورنا، فقال رسول الله ﷺ: الله أوسع من ذلك.

(تفسیر ابن کثیر: ۴/۵٦۸)

حضرت سعید بن مسیبؒ فرماتے ہے کہ نبی کریم ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کا ارشاد ہے جو شخص دس بار (۱۰) سورت اخلاص پڑھ لے، اس کے لئے جنت میں ایک عظیم الشان محل تیار کر دیا جاتا ہے اور جو بیس (۲۰) مرتبہ پڑھ لے تو جنت میں دو محل تیار کر دئے جاتے ہیں اور جو تیس (۳۰) مرتبہ پڑھ لیں تو جنت میں تین محل تیار کر دئے جاتے ہیں حضرت عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) پھر تو ہم اپنے محلات بہت بنوالیں گے۔ رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) نے فرمایا اللہ تعالیٰ بہت زیادہ وسعت والے ہیں۔

﴿۲۰﴾عَنْ ابی هريرةؓ قال: أقبلتُ مع النبی ﷺ فسمع رجلاً يقرأ: (قل هو الله احد) فقال رسول الله ﷺ وجبت قلت وما وجبت ؟ قال الجنة.

(اخرجه الترمذی ،ابواب فضائل القرآن ،باب ما جاء فی سورة الاخلاص : ۱۴۳/۲)

حضرت ابوهریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص سے آنحضرت ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) نے (قل هو الله احد) پڑھتے ہوئے سنا۔ تو رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) نے فرمایا واجب ہوگئی۔ میں نے کہا کیا واجب ہوگئی؟ آپ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) نے فرمایا: جنت واجب ہوگئی۔

﴿۲۱﴾عن سهل بن سعدؓ جاء رجل الی النبی ﷺ و شکا الیه الفقر فقال اذا دخلت بيتك فسلم ان كان فيه أحد وان لم يكن فيه احد فسلم على نفسك ،واقرأ (قل هو الله احد) مرة واحدة ففعل الرجل فادر الله عليه رزقاً حتیٰ أفاض على جيرانه. (تفسير كبير : ۱۷۴/۳۲)

حضرت سہل بن سعدؓ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ایک شخص حضور ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور فقر و فاقہ اور تنگ دستی کی شکایت کی تو رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) نے اس سے فرمایا جب تم اپنے گھر میں داخل ہوا کرو تو اس میں خواہ کوئی شخص موجود ہو یا نہ ہو۔ بہر حال سلام کیا کرو اس کے بعد ایک مرتبہ (قل هو الله احد) والی سورت پڑھا کرو۔ اس شخص نے اس پر عمل کیا تو اس پر رزق کے دروازے (بارش کی طرح) اللہ تعالیٰ نے کھول دیے۔ حتیٰ کہ اس نے اپنے پڑوسیوں پر بھی مال پانی کی طرح بہایا۔

﴿۲۲﴾عن جرير بن عبد الله قال: قال رسول الله ﷺ: من قرأ ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ حين يدخل منزله ، نفت الفقر عن أهل ذلك المنزل والجيران (المعجم الكبير : ۳۴۰/۲).

ترجمہ: جریر بن عبداللہ سے روایت ہے وہ فرماتے کہ رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) نے فرمایا جس نے اپنے گھر میں داخل ہوتے وقت ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ پڑھی تو اس اہل مکان اور پڑوس سے فقر (غربت) ختم ہو جائیگی۔

﴿۲۳﴾ عَنْ عَائِشَةَؓ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ : مَنْ قَرَأَ بَعْدَ صَلٰوةِ الْجُمُعَةِ (قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ و قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ و قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ) سَبْعَ مَرَّاتٍ اَعَاذَهُ اللّٰهُ بِهَا مِنَ السُّوْءِ اِلَى الْجُمُعَةِ الْاُخْرٰى.

(اخرجه ابن السنی فی عمل اليوم و الليلة : ۱۴۵/۱)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ جو شخص جمعہ کی نماز کے بعد (قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ و قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ و قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاس ) سات سات مرتبہ پڑھے تو اللہ تعالیٰ آئندہ جمعہ تک

اس کو برائی سے پناہ میں رکھیں گے۔

﴿۲۴﴾ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ :مَنْ قَرَأَ إِذَا سَلَّمَ الْإِمَامُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَبْلَ أَنْ يُثْنِيَ رِجْلَيْهِ (فَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ وَ قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَ قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ) سَبْعًا سَبْعًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ وَ أُعْطِيَ مِنَ الْأَجْرِ بِعَدَدِ كُلِّ مَنْ آمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ.

(الخصال المکفرة للذنوب المتقدمة والمتاخرة لابن حجر عسقلانیؒ ، ص : ۹۸)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم (تسلیماً کثیراً کثیراً) نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص جمعہ کے دن امام کے سلام پھیرنے کے بعد اسی ہیئت پر بیٹھے ہوئے (سورة الفاتحہ ، قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ، قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ، قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ) سات سات مرتبہ پڑھے تو اس کے اگلے پچھلے گناہوں کی مغفرت کر دی جائے گی اور جتنے لوگ اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں ان کے عدد کے بقدر اس کو اجر عطا کیا جائے گا۔

﴿۲۵﴾ عَنْ ابن عباس قَالَ رَسُوْلُ اللّٰه ﷺ : مَنْ قَرَأَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَد دُبر كُلِّ صَلَاةٍ مَكْتُوْبَة عَشْرَ مَرَّاتٍ أَوْجَبَ اللّٰهُ لَهُ رِضْوَانَهُ وَمَغْفِرَتَهُ. (کنز العمال ، کتاب الاذکار : ۱ ( ۲۹۸)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (تسلیماً کثیراً کثیراً) نے ارشاد فرمایا: جو شخص ہر فرض نماز کے بعد دس مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھے اس کے لئے اللہ تعالیٰ اپنی رضامندی اور مغفرت واجب کر دیتے ہیں۔

﴿۲۶﴾ و عن ايفع بن عبد الكلامی قال قال رَجُلٌ يا رسول الله اَیُّ سورة القرآن اعظم قال : (قل هو اللّٰه احد) قال : فایُّ ايةٍ في القرآن اعظم قال :(اية الكرسی :اللّٰه لا اله الاّ هو الحی القيوم )قال :فایُّ ايةٍ يا نبیَّ اللّٰه تُحِبُّ اَنْ تُصيبك و اُمّتك ،قال خاتمة سورة البقرة فانها من خزائنِ رحمة اللّٰه تعالىٰ من تحت عَرْشِهٖ اعطاها هٰذهِ الاُمَّة لم تَتْرُكْ خَيْراً من خير الدُّ نيا والاٰخرةِ اِلاَّ اشْتَمَلَتْ عليه.

(رواه مشكوة المصابيح ،كتاب فضائل القرآن : ۱/ ۲۰۵، ۲۰۶)

حضرت ایفع بن عبد الکلامیؒ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ: قرآن مجید میں سب سے عظیم الشان سورت کون سی ہے؟ آپ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) نے فرمایا (قل هو الله احد )اس نے عرض کیا کہ قرآن مجید میں سب سے عظیم الشان آیت کون سی ہے؟ آپ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) نے فرمایا آیت الکرسی (اللّٰه لا اله الاّ هو الحی القيوم )اس نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ وہ کونسی آیت ہے جس کے بارے میں آپ

ﷺ پسند کرتے ہیں آپ ﷺ (تسلیما کثیرا کثیرا) کو اور آپ ﷺ کی امت پہنچے، آپ ﷺ (تسلیما کثیرا کثیرا) نے فرمایا: سورۃ بقرۃ کا آخری حصہ، بے شک وہ آخری (آیتیں) اللہ تعالیٰ کی رحمت کے خزانوں میں عرش کے نیچے سے اتری ہیں اور جو اس امت کو عطا کی گئی ہیں اور دنیا و آخرت کی ایسی بھلائی نہیں ہے جو اس میں نہ ہو۔

﴿۲۷﴾ عن ابن عمر قال: من قرأ قل هو الله احد عشية عرفة ألف مرّة اعطاه الله عزوجل ما سأل.

(كنز العمال، كتاب الاذكار: ۱/۲۹۹)

حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں: کہ جو شخص شام کو (یعنی زوال آفتاب کے بعد شام تک) ایک ہزار مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھے، اس کو اللہ تعالیٰ وہی چیز عطا فرما دیتے ہیں جو وہ مانگتا ہے۔

﴿۲۸﴾ عن تميم الداريؓ قال: قال رسول الله ﷺ: من قال لا اله الا الله واحداً احداً صمداً لم يتخذ صاحبة ولا ولد ولم يكن له كفواً احد عشر مرات كتب الله له اربعين مائة الف حسنة.

(رواه ابن كثير: ٤/٥٦٨)

حضرت تمیم داریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ (تسلیما کثیرا کثیرا) نے فرمایا کہ: جس شخص نے دس مرتبہ (لا الـه الا اللـه واحداً احداً صمداً لم يتخذ صاحبة ولا ولد ولم يكن له كفواً احد) کہا تو اللہ تعالیٰ ان کے لئے چالیس لاکھ نیکیاں لکھتے ہیں۔

﴿۲۹﴾ عن انس بن مالكؓ يقول: كنا مع رسول الله ﷺ بتبوك فطلعت الشمس بضياء و شعاع و نور لم نرها طلعت فيما مضى بمثله فاتى جبرئيل الى النبى ﷺ فقال: يا جبريل مالى أرى الشمس طلعت اليوم بضياء و شعاع و نور لم أرها طلعت بمثله فيما مضى؟ قال: ان ذلك معاوية بن الليثى مات بالمدينة اليوم فبعث الله اليه سبعين الف ملك يصلون عليه قال: و فيم ذلك؟ قال كان يكثر قراءة (قل هو الله احد) في الليل و في النهار وفي ممشاه و قيامه و قعوده فهل لك يا رسول الله ان اقبض الارض فتصلى عليه، قال نعم فصلى عليه.

(رواه تفسير ابن كثير: ٤/٥٦٩، مسند ابى يعلىٰ: ٧/٢٥٦، دلائل النبوة: ٥/٢٤٥)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ (تسلیما کثیرا کثیرا) کے ہمراہ تبوک میں تھے ایک دن آفتاب طلوع ہوا تو اس میں ایسی روشنی و شعاع اور ایسا نور تھا کہ ہم نے اس سے پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا، (چنانچہ رسول اللہ ﷺ (تسلیما کثیرا کثیرا) سورج کی اس روشنی و نور کے بارے میں اظہار تعجب ہی فرما رہے تھے) کہ اچانک حضرت جبرائیلؑ تشریف لے آئے

ان سے پوچھا کہ سورج کے لئے ایسا کیا سبب پیش آیا کہ میں اس کو ایسی روشنی و نور کے ساتھ دیکھ رہا ہوں کہ پہلے کبھی اس طرح طلوع ہوتے نہیں دیکھا؟ انہوں نے کہا کہ اس کا سبب یہ ہے کہ آج مدینہ میں معاویہ ابن معاویہ اللیثیؓ کا انتقال ہو گیا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف ستر ہزار فرشتے بھیجے تا کہ وہ ان کی نماز جنازہ پڑھیں آپ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیرا) نے پوچھا کہ اے جبرائیلؑ: اس فضیلت و کرامت کا سبب کیا ہے حضرت جبرائیلؑ نے کہا کہ اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ (قل ھو اللہ احد) بہت زیادہ پڑھتے تھے کھڑے بیٹھے چلتے اور دن رات کے دوسرے اوقات میں اس سورت کو بہت زیادہ پڑھتے تھے پھر حضرت جبرائیلؑ نے کہا کہ کیا میں آپ کے لئے زمین سمیٹ لوں تا کہ آپ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیرا) ان کی نماز جنازہ پڑھ سکیں؟ آپ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیرا) نے کہا ہاں چنانچہ آپ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیرا) نے ان کی نماز جنازہ پڑھی۔

﴿۳۰﴾ عن أنس قال : نزل جبريل على النبي ﷺ فقال : مات معاوية بن معاوية الليثي ، فتحب أن تصلي عليه ؟ قال : نعم فضرب بجناحه الأرض ، فلم تبق شجرة ولا أكمة ألا تضعضعت ، فرفع سريره فنظر أليه ، فكبر عليه وخلفه صفان من الملائكة ، في كل صف سبعون ألف ملك ، فقال النبي ﷺ : يا جبريل ، بم نال هذه المنزلة من الله تعالى ؟ . قال بحبه : ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ﴾، وقراءته اياها ذاهبا وجائيا قائماً وقاعداً ، وعلى كل حال (مسند أبي يعلى (۲۵۸/۷).

ترجمہ: حضرت انسؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کے پاس جبریلؑ تشریف لائے اور فرمایا معاویہ بن معاویہ اللیثی وفات ہوئے تو اس پر نماز جنازہ پڑھنا چاہیئے تو آپ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) نے فرمایا جی ہاں! تو جبریلؑ نے زمین پر اپنے پر مارے تو کوئی درخت اور کوئی ٹیلہ ایسا نہیں رہا مگر وہ حرکت کر گیا تو اس کی چارپائی اٹھائی گئی تو آپ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) نے اسے دیکھا اس پر تکبیر کہی اور آپ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کے پیچھے فرشتوں کے دو صف تھے اور ہر صف میں 70 ہزار فرشتے تھے تو نبی ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) نے فرمایا اے جبریلؑ اس شخص نے یہ مقام و منزلت کس چیز کے ذریعے پایا تو جبریلؑ نے فرمایا ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ﴾ کے ساتھ محبت پر اٹھنے بیٹھنے آنے جانے اور ہر حال میں اس کی تلاوت پر۔

﴿۳۱﴾ عن عبداللہ بن عمروؓ : ان ابا ايوب الانصاریؓ كان في المجلس و هو يقول : الا يستطيع احدكم ان يقوم بثلث القرآن كل ليلة ؟فقالوا : و هل يستطيع ذلک احد؟ قال : فان (قل هو الله احد)ثلث القرآن. قال : فجاء النبي ﷺ و هو يسمع ابا ايوب : فقال : صدق ابو ايوب.

(رواہ تفسیر ابن کثیر ، تفسیر سورۃ الاخلاص : ۵۶۷/۴)

حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ ایک مجلس میں حضرت ابوایوب انصاریؓ نے فرمایا کہ کیا تم میں سے کوئی ساری رات میں ایک تہائی قرآن کے قیام کی طاقت رکھ سکتا ہے؟ تو انہوں نے کہا کیا اس کی بھی کوئی طاقت رکھتا ہے؟ فرمایا کہ (قل هو الله احد) ایک تہائی قرآن ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمروؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) تشریف لائے اور ابوایوب انصاریؓ کی بات سنی تو فرمایا کہ ابوایوب نے سچ کہا ہے۔

﴿۴۲﴾ عَنْ اَبِیْ الدرداءؓ ان رسول الله ﷺ قال: ایعجز کم احدکم ان یقرأ فی لیلة ثلث القرآن؟ قالوا و کیف یقرا ثلث القرآن قال (قل هو الله احد) تعدل ثلث القرآن و فی الروایة الاخری: ان الله جزّا القرآن ثلاثة اجزاء فجعل (قل هو الله احد) جزاً من اجزاء القرآن.

(اخرجه مسلم، کتاب فضائل القرآن: ۱/ ۲۷۱)

حضرت ابوالدرداءؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) نے فرمایا: کیا تم میں سے کوئی اس سے عاجز ہے کہ ایک رات میں تہائی قرآن پڑھ لیا کرے؟ صحابہؓ نے عرض کیا کہ ایک رات میں تہائی قرآن کیسے پڑھا جا سکتا ہے۔ آپ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) نے ارشاد فرمایا کہ (قل هو الله احد) تہائی قرآن کے برابر ہے اور دوسری روایت میں ہے کہ آپ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کو تین اجزاء میں تقسیم کیا ہے اور (قل هو الله احد) (ایک تہائی) ثلث قرآن ہے۔

﴿۴۳﴾ عن ابی سعیدؓ قال: قال رسول الله ﷺ لا صحابه (ایعجز کم احدکم ان یقرأ ثلث القرآن فی لیلة) فشق ذلک علیهم و قالوا اینا یطیق ذلک یا رسول الله، فقال: (الله الواحد الصمد ثلث القرآن)

(رواه البخاری، فضائل القرآن: ۲/ ۷۵۰)

حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) نے اپنے صحابہ کرام سے فرمایا: تم میں سے کوئی طاقت رکھتا ہے کہ رات میں ایک تہائی قرآن پڑھے۔ یہ ان پر گراں گزری اور کہنے لگے کہ کون اس کی طاقت رکھتا ہے اے رسول ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً)؟ تو آنحضرت ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) نے فرمایا:

(الله الواحد الصمد) ایک تہائی قرآن ہے۔

﴿۴۴﴾ عن ابن عبد الرحمٰن عن ابیه: ان النبی ﷺ کان یقرا فی الوتر (سبح اسم ربک الاعلیٰ، و قل یا ایها الکافرون، و قل هو الله احد) فاذا سلّم قال: سبحان الملک القدوس ثلاث مرّاتٍ یرفع با لثالث صوته.

(مسند ابوداؤد طیالسی: ۱/ ۳۷۲،واحمد، رقم الحدیث: ۱۵۳۹۱، والنسائی، رقم الحدیث ۱۷۳۱. ۱۷۳۲. ۱۷۳۵، والبیھقی: ۴۱/۳، والدار قطنی: ۳۱/۲، والسنن لابن ماجہ، رقم الحدیث: ۱۱۸۲، الکبری للنسائی، رقم الحدیث: ۱۴۳۲، وابن حبان، رقم الحدیث: ۲۴۵۰، وابو دائود، رقم الحدیث: ۱۴۲۳، والبغوی فی الجعدیات، رقم الحدیث ۴۹۱، وابو نعیم فی الحلیة: ۱۸۱/۷، والحاکم: ۲۵۷/۲، والطبرانی فی الاوسط، رقم الحدیث: ۱۶۶۶)

حضرت ابن عبدالرحمانؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) وتروں میں (سبح اسم ربک الاعلی، اور قل یا ایھا الکافرون، اور قل ھو اللہ احد) پڑھتے تھے، جب سلام پھیرتے تو پڑھتے :(سبحان الملک القدوس) تین مرتبہ اور تیسری مرتبہ بلند آواز پڑھتے۔

﴿۳۵﴾ عن انس بن مالک قال کان رجل من الانصار یؤمھم فی مسجد قباء فکان کلما افتتح سورة یقرأ لھم فی الصلاة یقرأ بھا افتتح (بقل ھو اللہ احد) حتی یفرغ منھا ثم یقرأ سورة اخری معھا و کان یصنع ذلک فی کل رکعة فکلمه اصحابه فقالوا انک تقرأ ھذه السورة ثم لا تری انھا تجزئک حتی تقرأ بسورة اخری فاما ان تقرأ بھا واما ان تدعھا وتقرأ بسورة اخری، قال: ما انا بتارکھا ان احببتم ان اؤمکم بھا فعلت وان کرھتم ترکتکم و کانوا یرونه افضلھم و کرھوا ان یؤمھم غیرہ فلما اتاھم النبی ﷺ اخبروہ الخبر فقال: یا فلان ما یمنعک مما یامر به اصحابک وما یحملک ان تقرأ ھذه السورة فی کل رکعة فقال یا رسول اللہ ﷺ انی احبھا فقال رسول اللہ ﷺ: ان حبھا ادخلک الجنة. (رواہ الترمذی، فضائل القرآن: ۱۳۳/۲)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ مسجد قبا کے لوگوں کا ایک انصاری صحابی امام تھا، اس کا قاعدہ یہ تھا کہ جب نماز پڑھانے کے لئے کھڑا ہوتا، تو الحمد کے بعد سورة (قل ھو اللہ احد) پڑھتا تھا، اس کے بعد دوسری سورت پڑھتا اور یہی قرأة سب رکعتوں میں اس کا معمول تھا، ان لوگوں نے اس سے کہا کہ تو یہ سورت شروع فرماتا ہے، مگر پھر اسی قدر کو جائز نہیں سمجھتا کہ اس کے بعد دوسری سورت بھی پڑھتا ہے، پس اگر تو چاہے اس کو چھوڑ کر دوسرے ہی سورت پر اکتفا کر، اس نے کہا کہ میں اس طریقہ کو نہیں چھوڑونگا، تمہارا جی چاہے تو مجھے امام بناؤ نہیں تو میں امامت چھوڑ دونگا یہ لوگ اپنے نزدیک اس کو سب سے افضل سمجھتے تھے ان کو گوارا نہ ہوا کہ ان کے سوا کوئی دوسرا امامت کرے، لہذا رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) ان کے یہاں آئے تو انہوں نے رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) سے یہ حال عرض کیا تو رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) نے

اس صحابی سے فرمایا کہ فلاں: تو اپنے لوگوں کا کہنا کیوں نہیں مانتا اور کیا سبب ہے کہ ضرور ہر رکعت میں یہ سورت پڑھا کرتا ہے۔ اس نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ (تسلیما کثیرا کثیرا) مجھے اس سورت مبارکہ سے محبت ہے، رسول اللہ ﷺ (تسلیما کثیرا کثیرا) نے فرمایا کہ اس کی محبت نے تجھے جنت پہنچا دیا۔

﴿۳۶﴾ عن ابن عباس ؓ قال :قال رسول اللہ ﷺ: اذا زلزلت تعدل نصف القرآن ، و قل ھو اللہ احد تعدل ثلث القرآن ، و قل یایھا الکافرون تعدل ربع القرآن .

(اخرجہ الترمذی ، کتاب فضائل القرآن ،باب ما جاء فی اذا زلزلت ، رقم الحدیث : ۲۸۹۹)

حضرت عبداللہ بن عباس ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ (تسلیما کثیرا کثیرا) نے فرمایا: سورۃ (اذا زلزلت) (اجر وثواب میں) آدھے قرآن کی برابر ہے اور (قل ھو اللہ احد) تہائی قرآن کی برابر ہے اور (قل یایھا الکافرون) چوتھائی قرآن کی برابر ہے۔

﴿۳۷﴾ عن انس ؓ قال : قال رسول اللہ ﷺ من قرأ قل ھو اللہ احد مرۃً بُوْرِكَ علیہ فَإِنْ قَرَاھَا مَرَّتَیْنِ بُوْرِكَ عَلیہ و علی اھلہ فان قَرَأھَا ثلاثًا بُوْرِكَ عَلَیہ و عَلیٰ اھلہ و جیرانہ وان قراھا اثنتی عَشْرَۃَ مرَّۃً بنی اللہ لہ بھا اثنی عشر قصراً فی الجنۃ و تقول الحفظۃ انطلقوا بنا ننظر الی قصور اخینا،فان قراھا مائۃ مرۃ کُفِرَ عنہ ذنوب خمس و عشرین سنۃ ما خلا الدماءُ والاموال فان قراھا مائتی مرۃ کفر عنہ ذنوب خمسین سنۃ ما خلاالدماءُ والاموال وان قراھا ثلاث مائۃ مرۃ کتب اللہ لہ اجر اربع مائۃ شھید کل قد عقر جوارہ و اھریق دمہ وانْ قراھا الف مرۃ لم یمت حتی یری مکانہ من الجنۃ او یُریَ لہ.

(کنز العمال، کتاب الاذکار: ۱/۲۹۹، حدیث :۲۷۳۵)

حضرت انس ؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ (تسلیما کثیرا کثیرا) نے فرمایا جس نے ایک بار (قل ھو اللہ احد) پڑھا اس پر برکت ڈالی جائے گی اگر اس نے دو بار پڑھا تو اس پر اور اس کے اہل وعیال پر برکت ڈالی جائیگی اگر اس نے تین بار پڑھا تو اس پر اور اس کے اھل وعیال اور ہمسائیوں پر برکت ڈالی جائیگی۔ اور اگر اس نے بارہ مرتبہ یہ سورت پڑھی تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں اس کے لئے جنت میں بارہ محل بنائیگا۔ اور کراما کاتبین فرشتے کہیں گے کہ ہمیں لے جاؤ کہ ہم اپنے بھائی کے محل کو دیکھ لیں۔ اور اگر اس نے ایک سو مرتبہ یہ سورۃ پڑھی تو خون (قتل) اور (حرام) مال کے سوا پچیس (۲۵) سال کی گناہوں کو مٹا دیئے جائینگے۔ اور اگر اس نے دو سو مرتبہ یہ سورۃ پڑھی تو اس سے خون اور (حرام) مال کے سوا پچاس (۵۰) سال کی گناہوں کو مٹا دیئے جائینگے اور اگر اس نے تین سو مرتبہ یہ سورۃ پڑھی تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ۴۰۰

شہیدوں کا اجر لکھے گا جس کے اندام زخمی اور خون بہایا گیا ہو، اور اگر ایک ہزار مرتبہ یہ سورۃ پڑھی تو اس وقت تک وہ نہیں مریگا جب تک جنت میں وہ اپنا مکان دیکھ نہ لے یا اسے نہ دکھایا جائے۔

﴿۳۸﴾ عن علی بن ابی طالبؓ قال : قال رسول اللہ ﷺ من مر علی المقابر وقرأ (قل ھو اللہ احد) احدی عشر مرۃ ثم وھب اجرہ للاموات اعطی من الاجر بعدد الاموات.

(فضائل سورۃ الاخلاص وما لقارئها : ۱/۱۰۲/۵۴، مطالب اولی النهی فی شرح غایۃ المنتهی : ۹/۵ مواهب الجلیل فی شرح مختصر الخلیل : ۵/۴۵۲، مراقی الفلاح : ۱/۲۳۳، ردالمختار : ۲/۵۹۶، فتح القدیر : ۳/۱۴۳)

حضرت علی ابن ابی طالبؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص کسی مقبرے پر گزرا۔ اور اس نے ۱۱ مرتبہ (قل ھو اللہ احد) الخ پڑھا۔ اور اسکا اجر مردوں کو بخشا تو اسے مردوں کے تعداد کے برابر اجر دیا جائیگا۔

﴿۳۹﴾ عن انس بن مالکؓ ان رسول اللہ ﷺ قال لرجل من اصحابہ : ھل تزوجت یا فلان؟ قال: لا واللہ یا رسول اللہ ، ولا عندی ما اتزوج بہ ،قال: الیس معک قل ھو اللہ احد ؟ قال :بلی ،قال :ثلث القرآن قال :الیس معک اذا جآء نصر اللہ والفتح ؟ قال: بلی، قال: ربع القرآن ، قال الیس معک قل یایھا الکافرون ؟ قال: بلی،قال: ربع القرآن ، قال الیس معک اذا زلزلت الارض ؟ قال : بلی،قال :ربع القرآن ،قال : تزوج تزوج .

(اخرجہ الترمذی ، کتاب فضائل القرآن ، باب ما جآء فی اذا زلزلت رقم الحدیث: ۲۹۰۰)

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) نے اصحاب میں سے ایک آدمی کو فرمایا اے فلاں کیا تو نکاح نہیں کرتا؟ تو اس نے کہا نہیں اللہ کی قسم یارسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) میرے پاس کچھ ہے نہیں کہ جس پر میں نکاح کروں۔ رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) نے فرمایا۔ کیا تیرے پاس (قل ھو اللہ احد) نہیں تو اس نے کہا کیوں نہیں رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) نے فرمایا یہ قرآن کا ثلث یعنی تیسرا حصہ ہے پھر فرمایا کیا تیرے پاس (اذا جآء نصر اللہ والفتح) الخ نہیں تو اس نے کہا کیوں نہیں۔ رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) نے فرمایا یہ قرآن کا چوتھائی حصہ ہے پھر فرمایا کیا تیرے پاس (قل یایھا الکافرون) الخ نہیں اس نے کہا کیوں نہیں رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) نے فرمایا یہ بھی قرآن کی چوتھائی ہے۔ پھر فرمایا کیا تیرے پاس (اذا زلزلت الارض) الخ نہیں۔ اس نے کہا کیوں نہیں۔ رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) نے فرمایا یہ بھی قرآن کی چوتھائی ہے۔ تب رسول اللہ ﷺ

(تسلیماً کثیراً کثیرا) نے فرمایا نکاح کرونکاح کرو۔

﴿٤٠﴾ عن عبد الله بن شخير قال رسول الله ﷺ من قرأ (قل هو الله احد) فی مرضه الذی يموت فيه لم يفتن فی قبره، وأمن من ضغطة القبر، وحملته الملائكة يوم القيامة بأكفها حتى تجيز ه الصراط الى الجنة.

(اخرجه الطبرانی فی المعجم الاوسط : ٣٦٧/٦)

حضرت عبداللہ بن شخیرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیرا) نے فرمایا کہ جس نے (قل هو الله احد) الخ اس مرض میں پڑھی جس میں وہ فوت ہو جائے۔ عذاب قبر کے آزمائش میں نہیں ڈالا جائیگا۔ اور قبر کے تنگ ہونے سے مامون رہے گا۔ اور اسے قیامت کے دن فرشتے اپنے کندھوں پر اٹھا کر پل صراط سے پار کر کے جنت پہنچ جائیگا۔

﴿٤١﴾ عن ابی هريرةؓ قال رسول الله ﷺ من قرأ (قل هو الله احد) اثنتی عشرة مرةً بعد صلاة الفجر فكا نها قرأ القرآن أربع مرات و كان افضل اهل الارض يو مئذٍ اذاا تقى.

(رواه الطبرانی فی المعجم الصغير : ٦١/١، و كنزالعمال : ٢٩٨/١)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیرا) نے فرمایا کہ جس نے فجر کی نماز کے بعد ۱۲ مرتبہ (قل هو الله احد) پڑھا گویا کہ اس نے چار مرتبہ قرآن کریم پڑھا۔ اور اگر گناہوں سے بچتا رہا تو وہ اسی دن زمین والوں میں سب سے افضل ہوگا۔

﴿٤٢﴾ عن عقبةؓ : أن النبی ﷺ قال له : ألا اعلمك سوراً ما أنزل فی التوراة ولا فی الزبور ولا فی الانجيل ولا فی الفرقان مثلها ؟ قلت: بلى، قال :(قل هو الله احد) و (قل اعوذ برب الناس).

(الاتقان فی علوم القرآن، ص : ٨٠٥)

حضرت عقبہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیرا) نے فرمایا کہ کیا میں تمہیں ایسی سورتیں نہ بتاؤں جس کی طرح کوئی سورت نہ تورات میں نازل ہوئی اور نہ زبور اور انجیل میں اور نہ فرقان میں (راوی فرماتا ہے) میں نے کہا کیوں نہیں رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیرا) نے فرمایا (قل هو الله احد) الخ اور (قل اعوذ برب الناس)

﴿٤٣﴾ عن عقبة بن عامر قال : لقيت رسول الله ﷺ، فا بتد أته فا خذتُ بيده، فقلت : يا رسول الله، بم نجاة المومن ؟ قال : يا عقبة احرُس لسا نك وليسَعك بيتُك، وابكِ على خطيئتك قال :ثم لقينی رسول الله ﷺ، فا بتد أنی فا خذ بيدی، فقال : ياعقبة بن عامر، ألا أعلمك خير ثلاث سُورَ أنزلت فی التوراة، والأنجيل، والزبور، والقرآن العظيم ؟ . قال : قلت : بلى، جعلنی

الله فداك. قال: فا قرأ نی: ﴿قُل هُوَ اللّٰهُ اَحَدَ﴾و﴿قُل أَعُوذُ بِرَب الفَلَقِ﴾و﴿قُل اَعُو ذُ بِرَ بَ النَّا س﴾
ثم قال : يا عقبة ، لا تنسهن ولا تبت ليلة حتى تقرأهن ) . قال : فما نسيتهن منذ قال: ( لا تنسهن ) ،
وما بت ليلة قط حتى أقرأهن . قال عقبة: ثم لقيت رسول الله ﷺ فابتد أته ، فأخذت بيده ، فقلت :
يا رسول الله ، أخبرني بفواضل الأعمال . فقال : (( يا عقبة ، صِل من قطعك ، وأعطِ من حرمك ،
وأعرض عمن ظلمك )

(تفسير القرآن العظيم : ۹/ ۵۳۷، المسند ( ۴/ ۱۴۸ ).

ترجمہ: حضرت عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) سے ملا۔ ملتے ہی میں نے رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کا دست مبارک پکڑ کر کہا یا رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) مومن کی نجات کس چیز پر ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) نے فرمایا اپنی زبان کی حفاظت کر اور گناہوں پر رو۔ حضرت عقبہ بن عامرؓ فرماتے ہیں پھر اس کے بعد مجھے رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) ملے اور پہلے میرے ہاتھ کو پکڑ کر فرمایا اے عقبہ بن عامر کیا میں تمہیں ایسی بہترین تین سورتوں کا خبر نہ دوں جو تورات، زبور، انجیل اور قرآن عظیم میں بھی نازل ہوئی ہیں۔ عقبہؓ فرما تے ہیں میں نے کہا کیوں نہیں اللہ تعالیٰ مجھے آپ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) پر قربان کر دے، تو رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) نے مجھے ﴿قُل هُوَ اللّٰهُ أَحَد﴾، ﴿قُل اَعُوذُ بِرَبِّ الفَلَق﴾ اور ﴿قُل اَعُوذُ بِرَبِّ النَّاس﴾ پڑھایا پھر رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) نے فرمایا۔ اے عقبہؓ سے نہ بھول اور ایسی کوئی رات نہ گزار جس میں تم نے یہ سورتیں نہ پڑھی ہو۔ حضرت عقبہؓ فرماتے ہیں جب سے رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) نے مجھے یہ فرمایا ہے کہ اسے نہ بھول۔ میں نے نہیں بھلایا اور میں نے کوئی رات ایسی نہیں گزاری جس میں یہ سورتیں نہ پڑھی ہو۔ حضرت عقبہؓ فرماتے ہیں پھر میں رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) سے ملا اور پہلے میں نے رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کا دست مبارک پکڑ کر کہا اے اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) مجھے افضل اعمال کے بارے میں خبر دیں تو رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) نے فرمایا اے عقبہؓ جو تجھ سے توڑتا ہے اس سے صلہ رحمی کر اور جو تجھے محروم کر دیتا ہے اسے دو اور جو تجھ پر ظلم کرتا ہے اس سے اعراض کر۔

﴿۴۴﴾ عن انس بن مالكؓ قال : قال رسول الله ﷺ: من قرأ : اذا زلزلت، عدلت له بنصف القرآن ، ومن قرأ : قل يايها الكافرون عدلت له بربع القرآن ومن قرأ : قل هو الله احد عدلت له بثلث القرآن .

(اخرجه الترمذی، کتاب فضائل القرآن : ١٣٢/٢، والبیهقی فی شعب الایمان : ٤٩٧/٢)

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) نے فرمایا جس نے (اذا زلزلت) الخ پڑھی تو اس کے لئے نصف قرآن کے برابر (اجر وثواب ہوگا۔ اور جس نے (قل ایہا الکافرون) سورۃ پڑھی تو اس کے لئے قرآن کے چوتھائی حصے کے برابر اجر ہے۔ اور جس نے (قل ھو اللہ احد) الخ پڑھی تو اس کے لئے تہائی قرآن کے اجر کے برابر ثواب ہے۔

﴿٤٥﴾ عن ابی ھریرةؓ ان رسول اللہ ﷺ قرأ فی رکعة الفجر : (قل یایها الکافرون، و قل هو اللہ احد).

(اخرجه مسلم، کتاب صلاة المسافرین و قصرها، باب استحباب رکعتی سنة الفجر : ٥٠٢/١)

حضرت ابو ھریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) نے فجر کی دو رکعتوں میں قل یایها الکافرون اور قل هو الله احد پڑھی۔

﴿٤٦﴾ عن عبد اللہ بن عمروؓ قال : کان رسول اللہ ﷺ یقرأ فی المغرب (قل یایها الکافرون، و قل هو اللہ احد). (اخرجه ابن ماجه، باب القرأة فی صلاة المغرب: ٢٧٢/١)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) مغرب کی نماز میں (قل یایها الکافرون) اور (قل هو اللہ احد) پڑھتے تھے۔

﴿٤٧﴾ عن ابی بن کعبؓ قال: قال رسول اللہ ﷺ: من قرأ (قل هو اللہ احد) فکانما قرأ ثلث القرآن. (اخرجه ابو عبید فی فضائله، باب (فضل قل هو الله احد) ص: ١٤٤، واحمد فی المسند: ١٨٦/٥، سنن النسائی الکبری، برقم: ١٠٥٢١)

حضرت ابی ابن کعبؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) نے فرمایا جس نے (قل ھو اللہ احد) سورۃ پڑھی گویا کہ اس نے تہائی (تیسرا حصہ) قرآن پڑھا۔

﴿٤٨﴾ عن ابن عمرؓ قال: قال رسول اللہ ﷺ من دخل یوم الجمعة المسجد فصل اربع رکعات یقرأ فی کل رکعة (بفاتحة الکتاب و قل هو اللہ احد) خمسین مرة فذلك مائتا مرة فی اربع رکعات، لم یمت حتی یری منزله فی الجنة أو یری له. (کتاب الشعب تفسیر القرطبی: ٧٣٣٩/٨)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) نے فرمایا: جو شخص جمعۃ المبارک کے دن مسجد میں

داخل ہوکر چار رکعات کی (نفل) کا نیت باندھا اور ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ اور اس کے بعد (قل ہو اللہ احد) پچاس (50) مرتبہ پڑھے، تو یہ چار رکعات میں (مجموعی طور پر) دوسو (200) مرتبہ ہوئی، تو اس وقت تک وہ نہیں مرے گا جب تک جنت میں وہ اپنا مکان دیکھ نہ لے یا اسے نہ دکھایا جائے۔

﴿٤٩﴾ عن جابر بن عبداللّٰہ فی حدیث طویل قال فیہ : ثم نفذ الی مقام ابراھیمؑ فقرأ : ( وتخذوا من مَّقام ابراھیم مصلّی ) فجعل المقام بینہ و بین البیت : کان یقرأ فی الرکعتین (قل ھو اللّٰہ احد، و قل یایھا الکافرون ...الخ).

(اخرجہ مسلم ،کتاب الحج ، باب حجۃ النبی ﷺ: ٨٨٦/٢)

حضرت جابر بن عبداللہ سے ایک طویل حدیث میں نقل ہے وہ اس میں فرماتے ہیں کہ پھر نبی کریم ﷺ مقام ابراہیم تشریف لائے۔ اور ( وتخذوا من مَّقام ابراھیم مصلّی ) یہ آیت پڑھی۔ اور مقام ابراہیم اور بیت اللہ کے درمیان دو رکعتوں میں (قل ھو اللّٰہ احد) اور ( قل یایھا الکافرون ) پڑھنے لگے۔

## خواب میں سورۃ اخلاص پڑھنے کی تعبیر:

حضرت ابن سیرینؒ نے فرمایا ہے۔ اگر خواب میں دیکھے کہ سورۃ الاخلاص پڑھتا ہے۔ دلیل ہے۔ کہ راہ دین میں مخلص اور توفیق زہد وعبادت پائے گا۔ (تعبیر الرؤیا: ٣٦٩)

ترتیب جمعی (112) ترتیب نزولی (22) آیات (4) رکوع (1) کلمات (15)

حروف (47) زبر (17) زیر (1) پیش (9) دو زبر (1) دو زیر (0)

دو پیش (2) کھڑا زبر (2) کھڑی زیر (0) الٹا پیش (1) جزم (8) شد (4) مد (0)

ربط آیات:

(۱) اللہ تعالیٰ وحدہ لاشریک ہے۔ ۲: وہ سب سے بے نیاز ہے۔ (۳،۴) نہ اس کا کوئی مولود ہے نہ والد، نہ کوئی عزیز وقریب۔









# سورۃ الفلق

## سورة الفلق مكية. نزلت بعد سورة الفيل

سورۃ الاخلاص اور الفلق کے مابین ربط:

ماقبل میں اس کا بیان تھا کہ اللہ احد، صمد، لم یلد اور لم یولد ہے اور اس میں یہ بھی بیان ہے کہ وہی اللہ تعالیٰ مضرات جسمانیہ سے بچانے اور پناہ دینے کے لئے کافی ہے۔

تسمیہ سورۃ الفلق:

(بسم اللّٰہ) المتجلی بکمالاتہ فی نور الفلق (الرحمن) بافشاء ذالك النور فی السمآء والارض (الرحیم) باستعاذ من عاذبه من الشرور.

ترجمہ: اس اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو کہ صبح کی روشنی میں اپنے کمالات کے ساتھ جلوہ نما ہے۔ وہ (اللہ تعالیٰ) بہت زیادہ مہربان ہے کہ اس نے روشنی کو آسمان اور زمین میں پھیلائی دی۔ وہ (اللہ تعالیٰ) بہت زیادہ رحم کرنے والا ہے۔ وہ اس شخص کو پناہ دیتا ہے جو اس (اللہ تعالیٰ) کے ساتھ شروفتنوں سے پناہ مانگتا ہے۔

وجہ تسمیہ سورت الفلق:

لفظ فلق آنے کی وجہ سے اس سورت کا نام سورت فلق ہے۔ قال تعالیٰ: قل اعوذ برب الفلق

دوسرا نام: قل اعوذ برب الفلق:

عن عقبة بن عامرؓ قال: قال رسول اللهﷺ: الم تر آيات انزلت الليلة لم ير مثلهن قط؟ قل اعوذ برب الفلق و قل اعوذ برب الناس. (مسلم: 558/1)

تیسرا نام سورت المعوذتین:

عن ابن عابس الجهنیؓ ان رسول اللهﷺ قال له: يا ابا عابس! الا اخبرك بافضل ما تعوذ به المتعوذون؟ قال: بلى يا رسول اللهﷺ قال: قل اعوذ برب الفلق وقل اعوذ برب الناس. هما المعوذتان. (النسائی: رقم الحدیث: 5432)

ترجمہ: حضرت ابن عابسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ تسلیماً کثیراً نے اس سے فرمایا: اے ابو عابس! کیا میں تجھے وہ بہترین سورتیں نہ بتا دوں جن کے ذریعے (شیطان سے) پناہ ڈھونڈنے والے پناہ پا لیتے ہیں؟ میں نے عرض کیا: کیوں نہیں فرما دیجئے۔ آپ ﷺ تسلیماً کثیراً نے فرمایا: قل اعوذ برب الفلق و قل اعوذ برب الناس

## خلاصہ رکوع و موضوع سورت:

مضرات جسمانی سے بچ کر اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آنے کی تلقین۔ ماخذ آیت ۱ تا ۵۔

## فضائل معوذتین:

**(۱) عن عبد اللّٰہ بن خُبیبؓ عن ابیه انه قال: خَرجنا فی لیلة مطر وظلمة شدیدة نطلُبُ رسول اللّٰہ ﷺ لیصلّی لنا فادرکناه فقال: قُل فلم اقل شیأ، ثم قال: قل فلم اقل شیأ، ثم قال: قل فقلت ما اقول یا رسول اللّٰہ ﷺ، قال: قُل هو اللّٰہ احد والمعوّذتین حین تمسی وحین تصبح ثلٰث مرّات تکفیک من کل شئ**

(أخرجهٗ ابو داؤد، کتاب الدعوات: ۵۹۲/۳، والترمذی، کتاب الدعوات: ۲۲۰/۲، والنسائی: ۲۵۰/۸)

حضرت عبداللہ بن خبیبؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ ہم ایک سخت اندھیری اور بارش کی رات میں رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کی تلاش میں نکلے تا کہ آپ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) ہمیں نماز پڑھائیں۔ سو ہم نے آپ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کو پالیا۔ آپ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) نے فرمایا کہہ۔ میں نے کچھ نہ کہا۔ آپ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) نے پھر فرمایا کہ کہہ۔ میں نے پھر کچھ نہیں کہا، آپ ﷺ (تسلیماً کثیراً) نے پھر فرمایا کہ کہہ۔ میں نے کہا کیا کہوں یا رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً)! آپ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) نے فرمایا: صبح وشام تین بار (قل هو اللّٰہ احد) اور معوذتین (قل اعوذ برب الفلق، قل اعوذ برب الناس) پڑھو، ہر چیز سے تیری کفایت کریں گی۔

**(۲) عن عائشةؓ قالت: أن النبیﷺ کان اذا أوی الی فراشه کلّ لیلة جمع کفیه ثم نفث فیهما فقرأ فیهما (قل هو اللّٰہ احد) و (قل اعوذ برب الفلق) و (قل اعوذ برب الناس) ثم یمسح بهما مااستطاع من جسده یبدأ بهما علٰی رأسه ووجهه وما أقبل من جسده، یفعل ذلک ثلاث مرّات.**

(رواه البخاری فی فضائل القرآن: ۷۵۰/۲، ومسلم فی الذکر، رقم الحدیث: ۲۷۱۴، والترمذی فی الدعوات، رقم الحدیث: ۳۴۰۲، وابن ماجه، رقم الحدیث: ۳۸۷۵، والنسائی فی عمل الیوم واللیلة، رقم الحدیث: ۷۸۸، واحمد: ۱۱۶/۶، والطبرانی فی الدعوات، رقم الحدیث: ۲۷۳)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) ہر رات جب بچھونے پر آتے تو اپنے دونوں ہاتھ مبارک ملا کر ان میں دم کرتے اور ان میں (قل هو اللّٰہ احد، قل اعوذ برب الفلق، قل اعوذ برب الناس)

پڑھتے، پھر دونوں سے اپنے تمام بدن کو جہاں تک ہاتھ پہنچتے تھے مسح کرتے اور پہلے سر سے شروع کرتے کہ ان کو سر پر اور منہ پر اور سامنے رُخ بدن پر پھیرتے، ایسا تین مرتبہ کرتے تھے۔

(۳) عن عائشةؓ ان رسول اللهﷺ كان اذا اشتكى يقرأ على نفسه بالمعوّذاتِ وينفثُ فلما اشتدّ وجعه كنت اقرأ عليه وامسح بيده رجاء بركتها. (أخرجه البخاري، في فضائل القرآن: ۲/۷۵۰)

حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کو جب بیماری پیش آتی تو آپ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) ان دونوں سورتوں (قل اعوذ برب الفلق، قل اعوذ بوب الناس) کو پڑھ کر اپنے ہاتھوں پر دم کرتے اور پورے بدن پر پھیر لیتے تھے، پھر جب مرض وفات میں آپ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کی تکلیف بڑھی تو میں یہ سورتیں پڑھ کر آپ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کے ہاتھوں پر دم کر دیتی تھی، آپ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) اپنے تمام بدن پر پھیر لیتے تھے اور میں یہ کام اس لئے کرتی تھی کہ آپ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کے ہاتھوں کا بدل میرے ہاتھ نہ ہو سکتے تھے۔

(۴) عن عقبه بن عامرؓ قال: امر نی رسول اللهﷺ ان اقرأ بالمعوذتين فی دبر كل صلوٰة.

(أخرجه الترمذی، فضائل القرآن: ۲/۱۳۳)

حضرت عقبہ بن عامرؓ فرماتے ہے کہ رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) نے مجھ کو ان دونوں سورتوں کو ہر نماز کے بعد پڑھنے کی تلقین فرمائی ہے۔

(۵) عن عقبه بن عامر قال كنت اقود برسول اللهﷺ ناقته فی السفر فقال لی یا عقبةؓ الا أعلمك خير سورتين قرئتا فعلّمنی (قل اعوذ برب الفلق، وقل اعوذ برب الناس) قال فلم يرنی سررت بهما جدًا فلما نزل لصلوٰة صلّى بهما صلوٰة الصبح للناس فلما فرغ رسول اللهﷺ من الصلوٰة التفت الّى فقال يا عقبةؓ كيف رأيت. (أخرجه ابو داؤد، باب: ۵۰۹، فی المعوّذين: ۱/۴۸۲)

حضرت عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ میں سفر میں رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کے اونٹ کو کھینچا کرتا تھا۔ آپ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) نے فرمایا: اے عقبہؓ! کیا میں تجھ کو دو بہترین سورتیں نہ سکھاؤں؟ پھر آپ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) نے مجھے (قل اعوذ برب الفلق، وقل اعوذ برب الناس) سکھائیں۔ آپ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) نے محسوس کیا کہ مجھے یہ سورتیں سیکھ کر زیادہ خوشی نہیں ہوئی تو آپ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) نے صبح کو اتر کر فجر کی نماز میں یہی دونوں سورتیں پڑھیں۔ جب آپ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) نماز پڑھا کر فارغ ہوئے تو میری طرف

متوجہ ہو کر فرمایا: اے عقبہؓ! کیا اب بھی سمجھے تم ان سورتوں کا مرتبہ؟

(٦)عن عقبةؓ بن عامر قال بينا انا اسير مع رسول اللهﷺ بين الجحفة والا بواء اذا غشيتنا ريح و ظلمة شديدة فجعل رسول اللهﷺ يتعوذ (با عوذ برب الفلق واعوذ برب الناس) ويقول ياعقبة تعوّذ بهما فما تعوّذ متعوّذ بمثلهما قال و سمعته يؤمّنا بهما فی الصّلوٰة.

(أخرجه ابو داؤد، باب(٥٠٩): ٤٨٢/١)

حضرت عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) کے ساتھ جحفہ اور ابواء (نامی دو مقاموں) کے درمیان چل رہا تھا۔ اچانک تیز ہوا اور تاریکی نے ہم کو ڈھانپ لیا تو رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) نے (قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس) پڑھنی شروع کر دی اور فرمایا: اے عقبہؓ! ان دونوں سورتوں کے ذریعہ سے پناہ مانگا کر کیونکہ کسی پناہ مانگنے والے نے اس جیسی پناہ نہیں مانگی ہے۔ حضرت عقبہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے ان سورتوں کو آپ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) سے نماز کی حالت میں سنا ہے۔

(٧)عن عقبة بن عامرؓ قال: قال رسو اللهﷺ: ألم تر آيات اُنزلت اللّيلة لم ير مثلهن قط(قل أعوذ برب الفلق، وقل أعوذ برب الناس)

(أخرجه مسلم، رقم الحديث: ٨١٤، ٢٨٢/١، والنسائي، رقم الحديث: ٩٥٢، والطبراني: ٣٥٠/١٧، والدارمي رقم الحديث: ٣٤٤٤ والترمذى: ١٢٣/٢، مسند ابى داؤد الطيالسى: ٣٠/٢)

حضرت عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) نے ارشاد فرمایا: تم نے وہ آیتیں نہیں دیکھی جو آج ہی رات نازل ہوئیں ہیں۔ ان جیسی آیتیں کبھی بھی دیکھنے میں نہیں آئیں (وہ ہیں) قل اعوذ برب الفلق، قل اعوذ برب الناس۔

(٨)عن جابر بن عبد اللہؓ قال: رسول اللهﷺ: اقرأ يا جابر، فقلت: وما أقرأ بابى و امّى؟ قال(قل اعوذ برب الفلق، وقل اعوذ برب الناس) فقرأتهما، فقال: أقرأبهما، ولن تقرأ بمثلها.

(رواه النسائي، باب: الفضل فی قراءة المعوذتين: ١٥٩/٢)

حضرت جابر بن عبد اللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) نے ارشاد فرمایا: اے جابر: پڑھو، میں نے عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر قربان، کیا پڑھوں؟ ارشاد فرمایا: قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس، میں نے دونوں سورتیں پڑھیں، ارشاد فرمایا: ان دونوں سورتوں کو پڑھتے رہنا اس لئے کہ ان جیسی سورتیں نہیں پڑھ

سکتے (یعنی افضلیت میں ان دونوں سورتوں کی طرح کوئی سورت نہیں)

(۹)عن عقبہ بن عامرؓ قال: قلت: یا رسول اللہ ﷺ اقرئنی آیا من سورۃ ھود وآیا من سورۃ یوسف، فقال النبی ﷺ: یا عقبۃ، انك لن تقرأ سورۃ أحب الی اللّٰہ، ولا أبلغ عندہ من أن تقرأ: (قل اعوذ برب الفلق) فان استطعت أن لا تفوتك فی الصلاۃ فافعل۔

(الترغیب والترھیب: ۲/۵۷۴)

حضرت عقبہ بن عامرؓ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً)! کیا میں (پناہ چاہنے اور شر و برائی کے دفعیہ کے لئے) سورۃ ھود کی آیتیں یا سورۃ یوسف کی آیتیں پڑھ لیا کروں؟ حضور ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) نے ارشاد فرمایا: اے عقبہ تم اللہ تعالیٰ کے نزدیک (قل اعوذ بربّ الفلق) سے زیادہ بہتر کوئی چیز (یعنی سورت یا آیت) ہرگز نہیں پڑھ سکتے، اگر تم سے ہو سکے کہ کسی نماز میں یہ تم سے نہ چھوٹنے پائے تو اس کو ہر نماز میں پڑھا کرو۔

(۱۰) عن أبی سعید الخدریؓ قال: کان رسول اللّٰہ ﷺ یتعوّذ من الجان وعین الانسان، حتیٰ نزلت المعوّذتان فلما نزلتا أخذ بھما، وترك ما سواھما۔

(أخرجہ الترمذی، ابواب الطب: ۲/۳۵)

حضرت ابو سعید الخدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) جنات اور نظر بد سے پناہ مانگا کرتے تھے، یہاں تک کہ معوذتین نازل ہوئیں تو آپ ﷺ (تسلیماً کثیراً کثیراً) نے ان دونوں کو الاستعاذہ (اللہ تعالیٰ کی پناہ لینے کے لئے) اختیار فرما لیا اور ان کے علاوہ (استعاذہ کی) سب دعاؤں کو چھوڑ دیا۔

## خواب میں سورۃ الفلق پڑھنے کی تعبیر:

حضرت ابن سیرینؒ نے فرمایا ہے۔ اگر خواب میں دیکھے کہ سورۃ الفلق پڑھتا ہے۔ دلیل ہے کہ اس پر جادو کارگر نہ ہوگا۔

(تعبیر الرؤیا: ۳۶۹)

ترتیب جمعی (113) ترتیب نزولی (20) آیات (5) رکوع (1) کلمات (23)

حروف (69) زبر (27) زیر (18) پیش (4) دو زبر (0) دو زیر (2)

دو پیش (0) کھڑا زبر (2) کھڑی زیر (0) الٹا پیش (0) جزم (8) شد (7) مد (0)

ربط آیات:

(۱) جس خالق نے انسان کو بنایا ہے۔ جسمانی ضرر رسانوں سے بچنے کے لئے اس کی پناہ میں آنے کی تلقین۔ (۲ تا ۵) تفصیل اشیاء ضارہ۔

# سورة الناس

## سورة الناس مكية، نزلت بعد سورة الفلق

**سورۃ الفلق اور سورۃ الناس کے درمیان ربط:**

ماقبل میں تعوذ کا بیان تھا اور اس میں بھی اسی طرح تعوذ کا بیان ہے۔

**تسمیۃ سورۃ الناس:**

**(بسم الله)المتجلي باسمآء ه وصفاته وافعاله في الناس(الرحمن)بتكميله بها بعد افاضة انوار الوجود (الرحيم) بحفظانه من شر ما فيه ومن شر ما ظهر عنه.**

ترجمہ: اس اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو کہ لوگوں میں اپنے اسماء اپنی صفات اور اپنے افعال کے ساتھ جلوہ نما ہے۔ وہ بہت مہربان ہے کہ اس نے لوگوں پر اپنے وجود کے انوار اتوں کے برسانے کے بعد اس (قرآن مجید) کو اپنی صفات کے ساتھ مکمل کیا۔ وہ بہت رحم کرنے والا ہے کہ اس نے لوگوں کو باطنی اور ظاہری شر سے محفوظ کیا۔

**وجہ تسمیہ سورت الناس:**

اس سورت کو سورت ناس اس لیے کہتے ہیں کہ اس کی ابتداہی اس لفظ سے ہوئی ہے۔ یہ لفظ اس سورت میں پانچ مرتبہ آیا ہے۔

**دوسرا نام قل اعوذ برب الناس:**

**عن عقبة بن عامرؓ قال :قال رسول اللهﷺ:الم تر آيات انزلت الليلة لم ير مثلهن قط؟قل اعوذ برب الفلق و قل اعوذ برب الناس.** (مسلم:558/1)

ترجمہ: حضرت عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ تسلیماً کثیراً کثیراً نے فرمایا: کیا تم نے اس رات نازل ہونے والی ایسی آیات دیکھی ہے جس طرح کی آیتیں کبھی بھی (نازل ہوتے ہوئے) نہیں دیکھی گئیں۔ آپ ﷺ تسلیماً کثیراً کثیراً نے فرمایا: ﴿قل اعوذ برب الفلق و قل اعوذ برب الناس﴾

**خلاصہ رکوع و موضوع سورت:**

مضرات روحانی سے بچ کر اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آنے کی تلقین۔ ماخذ آیت ۱ تا ۶۔

## خواب میں سورۃ الناس پڑھنے کی تعبیر:

حضرت ابن سیرینؒ نے فرمایا ہے۔ اگر خواب میں دیکھے کہ سورۃ الناس پڑھتا ہے۔ دلیل ہے کہ حق تعالیٰ اس کو نظر بد سے محفوظ رکھے گا اور نیز اس پر روزی فراخ ہوگی۔ (تعبیر الرّؤیا: ۳۶۹)

ترتیب جمعی (114) ترتیب نزولی (21) آیات (6) رکوع (1) کلمات (20)

حروف (79) زبر (17) زیر (22) پیش (7) دو زبر (0) دو زیر (0)

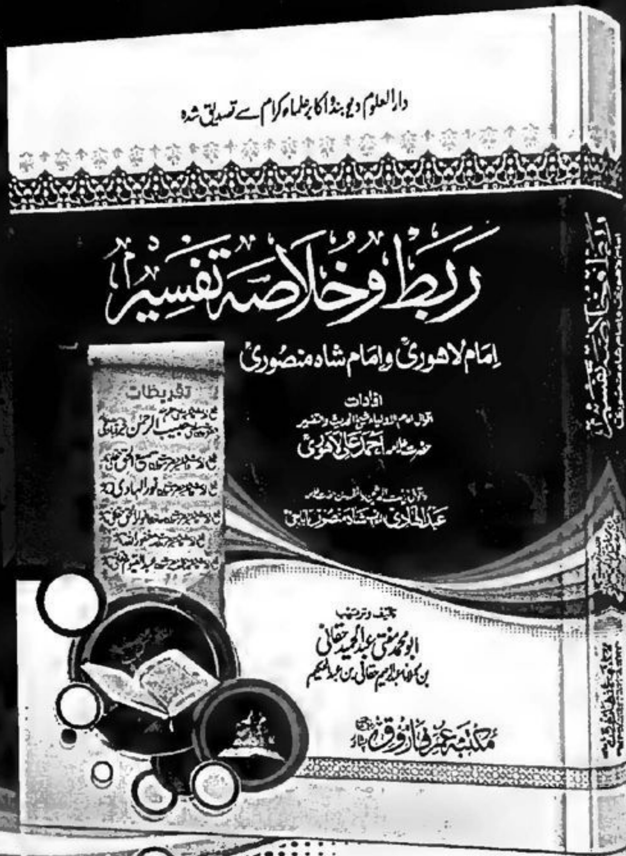
دو پیش (0) کھڑا زبر (1) کھڑی زیر (0) الٹا پیش (0) جزم (11) شد (10) مد (0)

رابط آیات:

(۱ تا ۶) دونوں قسم کے شیطانوں (جن اور انسان) سے بچنے کے لئے رب الناس، ملك الناس، اله الناس کی پناہ لینے کی تلقین۔







دار العلوم دیوبند اکابر علماء کرام سے تصدیق شدہ
ربط و خلاصہ تفسیر
امام لاہوریؒ و امام شاہ منصوریؒ
تقریظات
مکتبہ عمر فاروق




الجنت پرنٹرز
0333-9385927